وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام الحافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ تا حدیث نمبر ۱۲۲۷۱

مترجم

مولانا محمد اویس سرور صاحب

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اردو بازار لاہور

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ تا حدیث نمبر ۱۲۲۷۱

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

(جلد نمبر ۳)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور طلعت

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۱ ابتدا تا حدیث نمبر ۴۰۳۶ باب: إذا نسی أن یقرأ حتی رکع، ثم ذکر وھو راکع

جلد نمبر ۲

حدیث نمبر ۴۰۳۷ باب: في کنس المساجد تا حدیث نمبر ۸۱۹۶ باب: في الکلام في الصلاۃ

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ باب: في مسیرۃ کم تقصر الصلاۃ
تا
حدیث نمبر ۱۲۲۷۱ باب: من کرہ أن یستقی من الآبار التی بین القبور

جلد نمبر ۴

حدیث نمبر ۱۲۲۷۲ کتاب الأیمان والنذور
تا
حدیث نمبر ۱۶۱۵۱ کتاب المناسك: باب: في المحرم یجلس علی الفراش المصبوغ

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۶۱۵۲ کتاب النکاح تا حدیث نمبر ۱۹۶۴۸ کتاب الطلاق باب: ما قالوا في الحیض؟

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۴۹ کتاب الجھاد
تا
حدیث نمبر ۲۳۸۷۹ کتاب البیوع باب: الرجل یقول لغلامہ ما أنت إلا حر

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُسْتَشْهِدُ يغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغَسَّلُ الشَّهِيدُ

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهْدِ باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الْأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کتنی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا ۲۹

جو حضرات فرماتے ہیں کہ صرف لمبے سفر میں قصر کیا جائے گا ۳۴

جو حضرات سفر میں قصر نماز پڑھا کرتے تھے ۳۵

کیا اہلِ مکہ منی میں قصر کریں گے؟ ۴۲

جن حضرات کے نزدیک مسافر اگر چاہے تو دو رکعتیں پڑھ لے اور اگر چاہے تو چار ۴۲

جو آدمی کسی گاؤں، جنگل یا صحرا کی طرف جائے تو کیا وہ نماز میں قصر کرے گا یا نہیں؟ ۴۳

اگر کسی مسافر کا شہر میں قیام طویل ہو جائے ۴۴

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب اکٹھے پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے گا ۴۷

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص منزل پر پہنچ جائے تو پوری نماز پڑھے ۴۸

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مسافر دو نمازوں کو جمع کر سکتا ہے ۴۹

جن حضرات نے دو نمازوں کے جمع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے ۵۳

کیا چرواہا دو نمازوں کو جمع کر سکتا ہے؟ ۵۴

جب تلواریں چل رہی ہوں تو نماز کیسے پڑھنی چاہئے؟ ۵۵

نمازِ خوف کا طریقہ ۵۷

سورج گرہن کی نماز کا طریقہ ۶۴

سورج گرہن کی نماز میں کہاں سے تلاوت کی جائے؟ ۷۱

سورج گرہن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کی جائے گی یا آہستہ آواز سے؟ ۷۲

اگر عصر کے بعد سورج گرہن ہو تو نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟ ۷۳

زلزلے کی نماز کا بیان ۷۳

جو حضرات نمازِ استسقاء (بارش طلب کرنے کی نماز) پڑھا کرتے تھے ۷۴
جو حضرات استسقاء کی نماز نہ پڑھا کرتے تھے ۷۵
رکوع وسجود افضل ہیں یا قیام؟ ۷۶
اگر ایک آدمی نے نماز میں کچھ کھا لیا یا پی لیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ۷۸
کیا آدمی چلتے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟ ۷۹
کیا آدمی نماز میں ایک آیت کو بار بار دہرا سکتا ہے؟ ۸۰
ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِىءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کی تفسیر ۸۲
اگر نکسیر نہ رکے تو کیا کیا جائے؟ ۸۳
جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت ۸۴
اگر کوئی آدمی لوگوں کو دکھا کر اچھی نماز پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۸۷
کیا آدمی ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے جن میں جماع کیا ہو؟ ۸۷
سجدۂ شکر کا بیان ۸۸
جن حضرات نے نماز میں ایک انگلی سے دعا کرنے کی رخصت دی ہے ۹۱
جن حضرات نے دعا میں ہاتھوں کے اٹھانے کو مکروہ قرار دیا ہے ۹۴
کیا کوئی آدمی نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر دعا کر سکتا ہے؟ ۹۵
دعا میں آواز بلند کرنے کا بیان ۹۶
کس وقت میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے؟ ۹۸
اگر کسی آدمی کا قعدۂ اخیرہ میں وضو ٹوٹ جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟ ۹۸
جن حضرات کے نزدیک تشہد یا قعدۂ اخیرہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۹۹
جس شخص کو مغرب کی ایک رکعت ملے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ۱۰۰
تہجد کی نماز کی رکعات ۱۰۱
نماز میں اشارہ کرنے کا بیان ۱۰۳
جو حضرات اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے، خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو ۱۰۵
کیا آدمی حطیم کے اندر نماز پڑھ سکتا ہے؟ ۱۰۹
اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں امام کے ساتھ ملے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟ ۱۱۰

- قرآن مجید کی تعشیر کا بیان ۱۱۰
- جن حضرات کے نزدیک چھوٹی چیز پر قرآن کو لکھنا مکروہ ہے ۱۱۳
- مصحف کو مسلسل اور بار بار دیکھنے کا بیان ۱۱۴
- قرآنِ مجید کو حرزِ جان اور وظیفۂ حیات بنانے کا حکم ۱۱۵
- قرآن مجید کو کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے ۱۱۶
- جن حضرات کے نزدیک اس بات کی اجازت ہے کہ ایک رات میں اور ایک رکعت میں ختم کرلیا جائے ۱۱۹
- فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کی تفسیر ۱۲۰
- نماز کے بارے میں سوال کرنے کا بیان ۱۲۵
- نبی پاک ﷺ پر درود پڑھنے کے الفاظ اور طریقہ ۱۲۶
- جو حضرات سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف رخ پھیر لیا کرتے تھے ۱۲۸
- جو حضرات قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا کرتے تھے ۱۲۹
- اگر کسی آدمی کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو وہ کیا کرے؟ ۱۳۰
- جن حضرات کے نزدیک پیاز یا تھوم کھا کر مسجد میں آنا مکروہ ہے ۱۳۱
- شبِ قدر کا بیان، شبِ قدر کون سی رات ہے؟ ۱۳۳
- حضور ﷺ پر درود بھیجنے کے فضائل ۱۴۰
- اگر کوئی آدمی تشہد پڑھنا بھول جائے تو وہ کیا کرے؟ ۱۴۳
- انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی پر درود پڑھنے کا بیان ۱۴۵
- نماز میں ازار ڈھیلا کرنے کا بیان ۱۴۵
- قرآن مجید کی قراءت کا بیان ۱۴۶
- قرآن مجید کو خوبصورت آواز سے پڑھنے کا حکم ۱۴۹
- تشہد کو اونچی آواز سے پڑھا جائے گا یا آہستہ آواز سے؟ ۱۵۰
- اُس شخص کے بیان میں جو دورانِ سفر مغرب کی دو رکعتیں پڑھے ۱۵۱
- اَدبار السجود اور ادبار النجوم کی نمازوں سے کیا مراد ہے؟ ۱۵۱
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت نماز کو قطع نہیں کرتی ۱۵۲

جو حضرات فرماتے ہیں کہ امام صف کی امامت کرتا ہے ۱۵۴
اگر کوئی آدمی بہت سے رکوع بغیر سجدوں کے کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۱۵۴
اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعات پڑھ لے تو کیا کرے؟ ۱۵۴
اگر کوئی آدمی صرف ایک سورت ٹھیک طرح پڑھ سکتا ہو تو کیا وہ لوگوں کی امامت کرا سکتا ہے؟ ۱۵۴
چھت پر نماز پڑھنے کا بیان ۱۵۵
جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب کسی جگہ آئیں تو قرآن کی تلاوت کریں ۱۵۵
کیا کفار مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں؟ ۱۵۶
بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان ۱۵۷
کسی آدمی کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت ۱۵۸
اگر کوئی کسی سے ملاقات کے لئے جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو کیا کیا جائے؟ ۱۵۹
ظہر اور عصر کی قراءت کا بیان ۱۶۰
مصحف پر زیور چڑھانے کا بیان ۱۶۰
کیا نشے میں مدہوش آدمی امامت کروا سکتا ہے؟ ۱۶۱
قتل ہونے سے پہلے نماز کا بیان ۱۶۱
کیا شفق ''سفیدی'' کا نام ہے؟ ۱۶۲
نفلوں میں امامت کرانے کا حکم ۱۶۳
جماعت کتنے آدمیوں سے مل کر بنتی ہے؟ ۱۶۴
رکوع میں ہاتھ بلند کرنے کا حکم ۱۶۴
اگر کسی آدمی نے نماز میں اظہارِ درد کے لئے ''ہاہ'' کہا تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۱۶۴
کیا آدمی نماز میں کبھی ایک سورت سے اور کبھی دوسری سورت سے پڑھ سکتا ہے؟ ۱۶۵
بغیر قراءت کے پڑھی گئی نماز کا حکم ۱۶۶
جو حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں ''ہماری جماعت فوت ہوگئی'' ۱۶۶
جو حضرات رکوع میں کہنیوں کو رانوں سے دور رکھتے تھے ۱۶۷
اگر کسی آدمی کے کپڑوں میں تختیاں وغیرہ ہوں تو کیا وہ اس حال میں نماز پڑھ سکتا ہے ۱۶۷
سجدہ کرتے ہوئے اوپر سے نیچے گرنے کا بیان ۱۶۸
مسجد میں کنکریاں بچھانے کا بیان ۱۶۸

ایسی جگہ نماز پڑھنے کا حکم جو صاف نہ ہو ۱۶۸
دو سجدوں کے درمیان کیا کہا جائے؟ ۱۶۹
نماز پڑھنے سے پہلے اپنے سامنے ایک لکیر کھینچنے کا بیان ۱۷۰
بغیر رکوع کے سجدہ کرنے کا بیان ۱۷۰
امام کن کن چیزوں کو آہستہ پڑھے گا؟ ۱۷۱
اگر نماز میں آدمی کی زبان پر کوئی کلام جاری ہو جائے تو اس کا حکم ۱۷۲
چادر کو اس طرح اوڑھ کر نماز پڑھنا کہ چادر کا ایک کنارہ بائیں کندھے پر ہو اور دایاں کندھا ننگا ہو ۱۷۲
اگر ایک آدمی پر قمیص اور چادر ہو تو وہ کیا کرے؟ ۱۷۳
صف کی ابتداء کہاں سے ہوگی؟ ۱۷۳
اگر کسی عورت کا حیض مخصوص دن رہتا ہو لیکن کبھی زیادہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ ۱۷۴

كِتَابُ الصَّوْمِ

رمضان کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ۱۷۶
روزے دار کے لئے بات چیت کی کمی اور جھوٹ چھوڑنے کا حکم ۱۷۹
روزے کی فضیلت اور ثواب کا بیان ۱۸۱
جو حضرات کثرت سے روزے رکھتے تھے اور اس کا حکم دیتے تھے ۱۸۵
جو حضرات کم روزے رکھا کرتے تھے ۱۸۵
جن حضرات نے سحری کھانے کا حکم دیا ہے ۱۸۶
جو حضرات سحری میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے ۱۸۸
افطار میں جلدی کرنے کا بیان ۱۹۱
جن حضرات کے نزدیک دورانِ سفر رمضان کا روزہ رکھنا مکروہ ہے ۱۹۵
جو حضرات سفر میں روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے ۱۹۷
جو حضرات فرماتے ہیں کہ کچھ مسافر روزہ رکھ لیں اور کچھ چھوڑ دیں ۱۹۹
جن حضرات کے نزدیک سفر میں رکھا جانے والا روزہ قابلِ قبول نہیں ۲۰۱
اگر ایک آدمی رمضان کا روزہ رکھے اور پھر اسے سفر پیش آ جائے تو وہ کیا کرے؟ ۲۰۱

- مسافر کتنی مسافت کے بعد رمضان کا روزہ چھوڑ سکتا ہے؟ ۲۰۴
- جن حضرات کے نزدیک رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا مکروہ ہے ۲۰۵
- جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ رمضان سے پہلے شعبان کے روزے رکھے جائیں ۲۰۸
- اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۲۰۸
- اگر کوئی شخص غروبِ شمس کا گمان کرتے ہوئے روزہ افطار کرلے لیکن پھر معلوم ہو کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ۲۰۹
- اگر کسی آدمی کو فجر کے بارے میں شک ہو کہ فجر طلوع ہوئی ہے یا نہیں، تو وہ کیا کرے؟ ۲۱۲
- فجر کی حقیقت ۲۱۴
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ نفلی روزے کے بارے میں روزہ دار کو اختیار ہے ۲۱۶
- اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھ کر اسے توڑ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ۲۱۸
- جو حضرات نفلی روزہ توڑنے پر قضاء کے قائل نہ تھے ۲۱۹
- اگر کسی کو کھانا نہ ملے تو وہ روزہ رکھ لے ۲۲۱
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک رات سے روزے کی نیت نہ کی جائے روزہ نہیں ہوتا ۲۲۲
- رمضان کی قضاء متفرق کر کے کرنے کا بیان ۲۲۲
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضاء کو متفرق نہیں کرسکتا ۲۲۵
- روزہ دار کے لئے مسواک کرنے کی اجازت ۲۲۷
- روزہ دار کے لئے تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے کا بیان ۲۲۹
- جن حضرات کے نزدیک روزہ دار کے لئے تازہ مسواک استعمال کرنا مکروہ ہے ۲۳۰
- جن حضرات نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کی اجازت دی ہے ۲۳۱
- جن حضرات نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے ۲۳۱
- روزے کی حالت میں قے اور اس کے احکام ۲۳۲
- کیا روزہ دار افطار کے وقت کلی کرسکتا ہے؟ ۲۳۴
- کیا روزہ دار پانی سے لذت لے سکتا ہے؟ ۲۳۵
- عشرۂ ذوالحجہ کے روزوں کا بیان ۲۳۶
- محرم اور اشہرِ حرم میں روزہ رکھنے کا بیان ۲۳۷
- پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان ۲۳۸

- جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان ۲۴۰
- کسی دن یا مہینے کو مقرر کر کے روزہ رکھنا یا کسی رات کو مقرر کر کے اس میں عبادت کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے ۲۴۳
- جن حضرات نے جمعہ کے روزہ کی رخصت دی ہے ۲۴۴
- کیا روزہ دار ناک میں دوائی ڈال سکتا ہے؟ ۲۴۴
- کیا روزہ دار آنکھوں میں ایلوا ڈال سکتا ہے؟ ۲۴۵
- جن حضرات نے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے ۲۴۵
- کیا روزہ دار کوئی چیز چکھ سکتا ہے؟ ۲۴۶
- کیا روزہ دار حلق میں دوائی لگا سکتا ہے؟ ۲۴۷
- جن حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایک آدمی نفلی روزے رکھے جبکہ اس پر رمضان کی قضا باقی ہو ۲۴۸
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر رمضان کی قضاء ہو اور وہ نفلی روزہ رکھ لے تو یہ اس کی قضا کا روزہ ہوگا ۲۴۸
- روزہ کی حالت میں سرین سے دوا داخل کرنا کیسا ہے؟ ۲۴۹
- کیا روزہ دار خاتون اپنے بچے کے لئے کوئی چیز چبا سکتی ہے؟ ۲۴۹
- روزے کی حالت میں آنکھ میں خشک دوائی ڈالنے کا بیان ۲۴۹
- جن حضرات کے نزدیک روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانا مکروہ ہے ۲۵۰
- جن حضرات نے روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے ۲۵۲
- اگر کسی عورت کو رمضان میں دن کے ابتدائی حصہ میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟ ۲۵۶
- اگر کوئی مسافر رمضان کے دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے مقام پر واپس آجائے ۲۵۷
- اگر کسی آدمی نے ماہِ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا تو کیا وہ کچھ کھالے یا کھانے سے رکا رہے؟ ۲۵۷
- یومِ عاشوراء کے روزے کا بیان ۲۵۸
- عاشوراء کا دن کون سا دن ہے؟ ۲۶۳
- جن حضرات نے روزہ دار کے لئے بیوی کا بوسہ لینے کی اجازت دی ہے ۲۶۵
- جن حضرات کے نزدیک روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہے ۲۶۸
- روزے کی حالت میں بیوی کے ساتھ معانقہ وغیرہ کرنے کا حکم ۲۷۱
- اگر روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کیا کہے؟ ۲۷۳
- کیا آدمی روزے کی حالت میں حمام میں داخل ہو سکتا ہے؟ ۲۷۴
- اگر دن کے وقت چاند نظر آجائے تو روزہ توڑ دیا جائے گا یا نہیں؟ ۲۷۵

اگر کچھ لوگ گواہی دیں کہ انہوں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا تو کیا کیا جائے؟ ۲۷۸

جو حضرات چاند کی رؤیت پر ایک آدمی کی گواہی کو بھی کافی سمجھتے تھے ۲۷۸

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا ۲۷۹

اگر چاند اس وقت نظر آیا جب کچھ لوگ کھا چکے تھے تو وہ کیا کریں؟ ۲۸۱

اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا ۲۸۱

اگر وضو کرتے ہوئے روزہ دار کے حلق میں پانی چلا جائے تو کیا حکم ہے؟ ۲۸۲

یومِ شک کے روزے کے بارے میں، کیا اس دن روزہ رکھا جا سکتا ہے؟ ۲۸۳

رمضان کے آخری عشرے کا بیان ۲۸۷

عشرۂ ذوالحجہ میں رمضان کی قضا کا بیان ۲۸۹

شبِ قدر اور اس کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ۲۹۰

جو حضرات رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت میں خوب کوشش کیا کرتے تھے ۲۹۳

جن حضرات کے نزدیک ''صوم دہر'' (یعنی کچھ کھائے پیے بغیر مسلسل روزے رکھنا) مکروہ ہے ۲۹۴

جن حضرات نے صومِ دہر کی اجازت دی ہے ۲۹۶

اگر کچھ لوگ چاند دیکھیں اور کچھ نہ دیکھیں تو کیا حکم ہے؟ ۲۹۷

اگر کوئی آدمی حالتِ جنابت میں صبح کرے، پھر غسل کرلے تو اس کا روزہ ہو جائے گا ۲۹۷

جن حضرات نے صومِ وصال سے منع فرمایا ہے ۳۰۱

جن حضرات نے صومِ وصال کی اجازت دی ہے ۳۰۳

ایک مہینے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟ ۳۰۴

اگر کوئی روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کھائے تو روزہ دار کو کیا ملتا ہے؟ ۳۰۷

جن حضرات کے نزدیک بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا ۳۰۸

معتکف کون کون سے اعمال کر سکتا ہے اور کون سے نہیں کر سکتا؟ ۳۰۹

معتکف کے لئے کس وقت اعتکاف کی جگہ داخل ہونا مستحب ہے ۳۱۲

کیا معتکف دن کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آ سکتا ہے؟ ۳۱۲

جن حضرات نے معتکف کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ چھت کے نیچے جائے ۳۱۳

جن حضرات نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا ۳۱۴

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوتا ہے ۳۱۵

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ وہ چاند رات مسجد میں گذار کر اگلے دن عید گاہ جائے ۳۱۶
اگر معتکف نے جماع کر لیا تو کیا حکم ہے؟ ۳۱۷
کیا معتکف اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے اور کیا اس سے گلے مل سکتا ہے؟ ۳۱۸
کیا معتکف خرید و فروخت کر سکتا ہے؟ ۳۱۸
اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے اور اس پر اعتکاف لازم ہو تو کیا کیا جائے؟ ۳۱۹
کیا معتکف اپنے کپڑے دھو سکتا ہے اور کیا کپڑے سی سکتا ہے؟ ۳۱۹
کیا معتکف اپنا سر دھو سکتا ہے؟ ۳۲۰
اگر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی خاتون کو حیض آ جائے تو وہ کیا کرے؟ ۳۲۰
کیا معتکف قبر میں داخل ہو سکتا ہے؟ ۳۲۰
کیا آدمی کسی آدمی کے کہنے پر روزہ توڑ سکتا ہے؟ ۳۲۱
اگر ایک آدمی نے نفلی روزہ رکھا ہو اور اس کی ماں اسے روزہ توڑنے کو کہے تو وہ کیا کرے؟ ۳۲۱
عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی ۳۲۲
یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں ۳۲۳
شوال کے چھ روزوں کا بیان ۳۲۵
رمضان کی قضا تاخیر سے کرنے کا بیان ۳۲۵
جب چاند نظر آئے تو کیا کہنا چاہئے؟ ۳۲۶
نیروز کے روزے کا بیان ۳۲۸
سردیوں کے روزے کا بیان ۳۲۹
روزہ دار افطاری کے وقت کیا کہے؟ ۳۲۹
ایک دن کے روزہ اور مسکین کو کھانا کھلانے کا ثواب ۳۳۰
نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کس طرح روزہ رکھا کرتے تھے؟ ۳۳۰
روزہ دار کے لیے کلی میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے ۳۳۱
جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ ان کے روزے کا کسی کو علم نہ ہو ۳۳۱
رجب کے روزے کا بیان ۳۳۲
شعبان کے روزے کا بیان ۳۳۳
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے کی ممانعت ۳۳۴

اگر کسی شخص نے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ہے؟ ۳۳۶
جو حضرات فرماتے ہیں کہ ساری زندگی بھی روزے رکھ لے تو رمضان کے روزے کی قضا نہیں ہو سکتی ۳۳۷
اگر کوئی آدمی روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ۳۳۸
جو حضرات فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز سے پہلے افطاری کر لینا افضل ہے ۳۳۹
اگر روزہ دار کے منہ میں مکھی چلی جائے تو کیا حکم ہے؟ ۳۳۹
جو حضرات کھجور اور پانی سے افطار کرنے کو مستحب قرار دیتے تھے ۳۴۰

کِتَابُ الزَّکَاۃِ

یہ باب صدقہ کی ترغیب اور اس کے حکم کے بیان میں ہے ۳۴۲
ترک زکوٰۃ پر جو وعیدیں وارد ہوئی ہیں ان کا بیان ۳۴۹
دراہم اور دنانیر میں جتنی زکوٰۃ فرض ہے اس کا بیان ۳۵۳
دو سو درھم سے کم میں کچھ نہیں ہے اس کا بیان ۳۵۴
دو سو دراہم سے زائد جب چالیس ہو جائیں تو ان پر زکوٰۃ آئے گی ۳۵۶
جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو سو سے زائد جتنے بھی ہو جائیں اس حساب سے زکوٰۃ آئے گی اس کا بیان ۳۵۷
دیناروں پہ کتنی زکوٰۃ ہے اس کا بیان ۳۵۷
اگر کسی کے پاس سو درہم اور دس دینار ہوں ان پر زکوٰۃ کا بیان ۳۵۹
''اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان'' ۳۶۰
بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اس کا بیان ۳۶۴
جو حضرات فرماتے ہیں کہ ایک سو بیس اونٹوں سے زائد ہو جائیں تو فریضے کو از سر نو شروع کیا جائیگا اس کا بیان ۳۶۷
''جو اونٹ زکوٰۃ وصول کرنے والے کیلئے لینا مکروہ ہے اس کا بیان'' ۳۶۷
''گائے کی زکوٰۃ کتنی ہے اس کا بیان'' ۳۶۸
''جو حضرات فرماتے ہیں کہ تیس گائیں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اس کا بیان'' ۳۷۲
''تبیع کونسا جانور کہلائے گا؟'' ۳۷۴
بعض حضرات کے نزدیک چرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے ۳۷۴
بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ گائے جو کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہوتی ہو اس پہ زکوٰۃ نہیں ہے ۳۷۴

بکریوں پر کب اور کتنی زکوٰۃ فرض ہے؟ ۳۷۶
بعض کی رائے یہ ہے کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے ۳۷۸
''جب بکریاں تین سو سے زائد ہو جائیں تو ان پر کیا واجب ہے؟'' ۳۷۹
''اس آدمی کے بارے میں فقہاء کیا فرماتے ہیں جس نے شہر میں بکریاں رکھی ہوں اور ان کا دودھ استعمال کرتا ہو'' ۳۸۰
بھیڑ کا بچہ کیا بکریوں کے مالک پر حساب کیا جائیگا؟ ۳۸۰
زکوٰۃ لینے والا بکریوں کی زکوٰۃ میں کیا رویہ اختیار کرے ۳۸۲
''زکوٰۃ میں کیا چیز جائز نہیں ہے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا نہیں وصول کرے گا'' ۳۸۳
''کھانے میں کتنی زکوٰۃ ہے'' ۳۸۵
''وسق کتنا ہوتا ہے؟'' ۳۸۶
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور کشمش کے علاوہ چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہے ۳۸۷
''زمین سے جو کچھ بھی نکلے اس پر زکوٰۃ ہے'' ۳۸۸
بعض حضرات کہتے ہیں کہ سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے ۳۸۹
زیتون پر زکوٰۃ نہیں؟ ۳۹۱
شہد میں زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟ ۳۹۱
بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے ۳۹۲
بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے ۳۹۳
ہیرے اور زمرد کی زکوٰۃ کا بیان ۳۹۴
جس زمین کو جاری پانی اور ڈول سے سیراب کیا ہو اس پر زکوٰۃ میں جو فقہاء کہتے ہیں اس کے بیان میں ۳۹۶
''جس زمین کو جاری پانی (آسمان کی بارش یا چشمہ) سے سیراب کیا یا ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس پر زکوٰۃ کس حساب سے فرض ہے'' ۳۹۹
جو آدمی زمین میں ڈالنے کے بیج اور ہل چلانے والے جانور پر خرچ کرتا ہو تو کیا وہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ دے گا؟ ۴۰۰
زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کے بیان میں ۴۰۱
اس شخص کی زکوٰۃ کے بارے میں کہ جو اپنی زمین سے اناج نکال لینے کے بعد زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے کہ فقہاء اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ۴۰۲
یتیم کے مال پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو کون ادا کرے گا؟ ۴۰۳
''بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یتیم جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کے مال پر زکاۃ نہیں ہے'' ۴۰۵

- گھوڑوں پر زکوۃ کا بیان ۴۰۷
- گدھوں پر زکوۃ ہے کہ نہیں؟ ۴۱۰
- زیورات پر زکوۃ کا بیان ۴۱۰
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے ۴۱۲
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زکوۃ بادشاہ کو دی جائے گی ۴۱۴
- بعض حضرات نے رخصت دی ہے کہ بادشاہ کو اگر زکوۃ ادا نہ کرے تو بھی زکوۃ ادا ہو جائے گی ۴۱۸
- مال مستفاد پر زکوۃ کب واجب ہے؟ ۴۱۹
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس وقت فائدہ ہو اسی وقت زکوۃ ادا کرے سال گزرنا ضروری نہیں ہے ۴۲۱
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مکاتب غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے ۴۲۲
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ غلام پر زکوۃ نہیں ہے ۴۲۳
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ غلام پر اس کے مال کی زکوۃ ہے ۴۲۴
- قرض پر زکوۃ کا بیان ۴۲۴
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک قرض واپس وصول نہ کر لے اس پر زکوۃ نہیں ہے ۴۲۶
- بعض حضرات نے اجازت دی ہے کہ غلام صدقہ ادا کر سکتا ہے ۴۲۷
- بعض حضرات نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کوئی چیز صدقہ کرے ۴۲۹
- یہ باب ہے اس مسکین کے بارے میں کہ جس کو (یعنی اس مسکین کے لیے) کچھ دینے کا حکم دیا گیا لیکن وہ چیز نہ مل سکی ۴۳۰
- بعض حضرات نے رخصت دی ہے کہ اس سے جو چاہے کرے ۴۳۱
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ عشر وصول کرنے والا وصول کرے اسکو بھی زکوۃ میں شمار کرے ۴۳۲
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس مال کو زکوۃ میں شمار نہیں کریں گے ۴۳۳
- زکوۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کرنے کو بعض حضرات نے ناپسندیدہ کہا ہے ۴۳۴
- بعض حضرات نے زکوۃ دوسرے شہر میں منتقل کرنے کی اجازت دی ہے ۴۳۵
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زکوۃ وصول کرنے والا ایک جگہ بیٹھ جائے۔ جو لوگ اسکو ادا کریں اسکو وہ وصول کرلے ۴۳۵
- صدقۃ الفطر نماز عید سے قبل ادا کیا جائیگا ۴۳۶
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر نصف صاع گندم ہے ۴۳۸
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع جو یا کھجور یا ایک صاع گیہوں ہے ۴۴۱

- ''صدقۃ الفطر میں درہم ادا کرنے کا بیان'' ۴۴۳
- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اپنے نصرانی غلام کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے گا ۴۴۴
- اگر غلام آقا سے غائب ہوں اس ہی کی زمین میں تو کیا اس کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا کیا جائے گا؟ ۴۴۵
- مکاتب کا صدقۃ الفطر آقا ادا کرے گا کہ نہیں اس کا بیان ۴۴۷
- صدقۃ الفطر کس صاع سے ادا کیا جائے گا ۴۴۷
- غیر مسلموں کو زکوٰۃ دینے کا بیان ۴۴۸
- اہل ذمہ پر صدقہ کرنے کا بیان ۴۵۰
- جس کے پاس اپنا گھر اور خادم موجود ہوں اسکو زکوٰۃ دینے کا بیان ۴۵۱
- زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کرنے کا بیان ۴۵۲
- بعض حضرات نے اس کی اجازت دی ہے کہ زکوٰۃ سے غلام خرید کر آزاد کر دیا جائے ۴۵۳
- زکوٰۃ کی کتنی مقدار (کسی ایک شخص کو) عطاء کرنا چاہئے ۴۵۳
- جس شخص کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اسکو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ۴۵۴
- اہل اھواء کو زکوٰۃ دینے کا بیان ۴۵۵
- زکوٰۃ میں سامان وصول کرنا ۴۵۵
- بعض حضرات نے زکوٰۃ میں سامان دینے کو ناپسند فرمایا ہے ۴۵۶
- مصارف زکوٰۃ میں سے کسی ایک مصرف کو پوری زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان ۴۵۷
- آدمی کے پاس سامان ہو جس پر سال گذر جائے اس پر زکوٰۃ کا بیان ۴۵۸
- بیت المال سے سال یا چھ ماہ بعد جو وظائف وغیرہ ملتے ہیں اس پر زکوٰۃ کا بیان ۴۶۰
- یہ باب ہے اللہ کے ارشاد ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کی تفسیر میں ۴۶۱
- کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور وہ ضائع (ہلاک) ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے ۴۶۴
- دو آدمیوں کا مال مشترک ہو تو اس پر زکوٰۃ کا بیان ۴۶۵
- آدمی کا اونٹ یا بکری صدقہ (زکوٰۃ) کرنے کے بعد دوبارہ اس کا مصدق سے خریدنے کا بیان ۴۶۵
- آدمی کوئی چیز صدقہ کرے اور پھر اسکو بعد میں دیکھے (اور خریدنے کا ارادہ رکھتا ہو) ۴۶۶
- زکوٰۃ کے مال کی خرید و فروخت کا بیان ۴۶۸
- جس مال پر زکوٰۃ ادا کر دی گئی وہ کنز شمار نہیں ہوگا ۴۶۹
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں ۴۷۰

آدمی کا قرابت داروں کو زکوٰۃ دینا ۴۷۱
آدمی کا نہ جانتے ہوئے کسی غنی کو زکوٰۃ ادا کر دینا ۴۷۳
زیورات سے مرقع تلوار اور پٹکا میں زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟ ۴۷۴
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس پر قرض ہو وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا ۴۷۵
کھجوروں کے تخمینہ لگانے سے متعلق جو ذکر کیا گیا ہے ۴۷۶
کھجوروں کا تخمینہ کب لگایا جائے گا؟ ۴۷۸
جتنا مال نکلتا ہے اس سے زیادہ اس پر قرض ہو سو اس پر زکوٰۃ کا بیان ۴۷۸
عشر وصول کرنے والا قسم اٹھوائے گا یا کسی سے تفتیش کرے گا ۴۷۹
بعض حضرات کے نزدیک مسلمانوں پر عشر نہیں ہے ۴۸۰
بنو تغلب کے نصاریٰ سے کیا وصول کیا جائے گا ۴۸۱
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عشر صرف سال میں ایک مرتبہ (واجب) ہے ۴۸۳
فقراء اور مساکین کون لوگ ہیں؟ ۴۸۴
دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر ہے کہ نہیں؟ ۴۸۵
آدمی نصرانی غلام کو آزاد کر دے اس کا بیان ۴۸۵
خراجی زمین کے بارے میں فقہاء نے کیا کہا ہے اس کا بیان ۴۸۶
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ایک ہی زمین سے خراج اور عشر وصول نہیں کیا جائیگا ۴۸۶
اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ کا بیان ۴۸۷
کچھ سالوں کیلئے مال چلا جائے اور وہ پھر اس کو پالے تو کیا زکوٰۃ ادا کرے گا؟ ۴۸۷
اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ (زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) کا بیان ۴۸۸
صاع کی مقدار کتنی ہے؟ ۴۹۱
صدقات (زکوٰۃ) اغنیاء سے لے کر فقراء میں تقسیم کر دیئے جائیں گے ۴۹۲
زکوٰۃ کے اونٹوں پر سواری کرنا ۴۹۳
ایک غلام اگر دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو کیا اس پر صدقۃ الفطر ہے؟ ۴۹۴
غلام کو صدقہ ادا کیا جائے گا کہ نہیں؟ ۴۹۴
جو شخص پسند کرتا ہو کہ مساکین کو اپنے ہاتھ سے صدقہ دے ۴۹۵
کسی کے پاس مال مضاربۃ ہو تو کیا وہ اس پر زکوٰۃ ادا کرے گا؟ ۴۹۵

غارمین سے کون لوگ مراد ہیں؟ ۴۹۵
غنی اور قوی کو صدقہ دینے کا بیان ۴۹۶
سوال کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید اور تشدید ۴۹۷
بعض حضرات نے کچھ مخصوص لوگوں کیلئے سوال کرنے کی گنجائش اور رخصت دی ہے ۵۰۰
سوال کرنے سے استغناء کرنا، کہا گیا ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے ۵۰۲
مال میں بخل اور خزانے سے متعلق جو مذکور ہے اسکا بیان ۵۰۴
بنو ہاشم کو صدقہ (زکوٰۃ) دینا جائز نہیں ہے ۵۰۶
عامل کا صدقہ میں جو اجر اور حصہ ہے اس کا بیان ۵۹۰
انگور کی بیل، تر اور خشک کھجور اور جو کچھ زمین اگلے اس پر زکوٰۃ کا بیان ۵۱۰
ایسا آدمی جسے اتنا صدقہ فطر ملے کہ ایک گراں قدر مالیت اسے حاصل ہو جائے تو وہ کیا کرے ۵۱۲
سال میں صرف ایک بار وصول کریں گے ۵۱۳
بعض حضرات نے بنو ہاشم پر صدقہ کرنے کی گنجائش بیان فرمائی ہے ۵۱۳
بعض حضرات فرماتے ہیں صدقات فقراء اور مہاجرین کیلئے ہیں ۵۱۳
پیٹ کے بچے کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا ۵۱۴
زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل اگر مقررہ عمر سے چھوٹا یا بڑا جانور وصول کرے تو کیا حکم ہے؟ ۵۱۴
اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان y سے جو منقول ہے اس کا بیان ۵۱۵
بھینسوں کو بھی زکوٰۃ ادا کرتے وقت شمار کیا جائے گا؟ ۵۱۷
کسی شخص نے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت برتی اور مال ہلاک ہو گیا ۵۱۷
گندم یا جو پر پانچ وسق (زکوٰۃ کی ادائیگی) ہے ۵۱۷
بعض حضرات کے نزدیک تیس سے کم گائے ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ ہے ۵۱۸
کوئی شخص زکوٰۃ کے مال سے غلام (باندی) خریدے پھر اسکو آزاد کردے اور وہ مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے ۵۱۸
عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہو تو اس پر زکوٰۃ کا بیان ۵۱۹
کسی شخص کے پاس انیس دینار ہوں تو اس پر زکوٰۃ کا بیان ۵۱۹
زکوٰۃ (صدقہ) وصول کرنے والا اونٹ والے سے رسی بھی لے گا ۵۱۹
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر فرض ہے ۵۲۰
مؤلفۃ القلوب کو آج کل زکوٰۃ دی جائے گی کہ نہیں؟ ۵۲۱

دو ولی (امراء) ایک ہی شخص سے زکوٰۃ ادا کرنے کا مطالبہ کریں تو وہ کس کو ادا کرے ۵۲۱
مجوس سے جزیہ وصول کرنے کا بیان ۵۲۲
کسی قوم کو کوئی خزانہ ملے تو اس پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟ ۵۲۳
گھٹیا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے ۵۲۵
کسی شخص کیلئے تخمینہ لگایا جائے لیکن اس میں زیادتی نہ پائے تو کیا کرے؟ ۵۲۷
زکوٰۃ کون قبول کر سکتا ہے ۵۲۷
صدقۃ الفطر یوم عید سے ایک دو دن قبل ادا کرنے کا بیان ۵۲۷
کوئی شخص کسی سے سوال کرتے وقت یوں کہے کہ میں تجھ سے اللہ کیلئے سوال کرتا ہوں ۵۲۸
شراب پر عشر لیا جائیگا کہ نہیں؟ ۵۲۹

كِتَابُ الْجَنَائِز

بخار اور بیماری پر ثواب کا بیان ۵۳۰
مریض کی عیادت کا ثواب ۵۳۷
مریض کی عیادت اور جنازے کی اتباع کا حکم ۵۴۰
جب مریض کے متعلق سوال کیا جائے تو کیا کہا جائے اور جب اس کے پاس آئیں تو وہ کیا کہے ۵۴۱
مریض کی جان کنی کے وقت کیا کہا جائے ۵۴۲
حائضہ عورت کا میت کے پاس حاضر ہونا ۵۴۳
مرنے والے کو تلقین کرنے کا بیان ۵۴۳
میت کا رخ (کس طرف) رکھا جائے۔ اس کا بیان ۵۴۶
مردے کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا پڑھا جائے ۵۴۷
میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان ۵۴۸
میت کو غسل دیتے وقت ستر رکھا جائے گا اس کو برہنہ نہیں کیا جائے گا ۵۴۸
میت کے بطن پر کوئی چیز رکھنے کا بیان ۵۵۰
غسل میت کی ابتداء کس جانب سے کی جائے گی ۵۵۰
غسل دیتے وقت میت کو کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ اور جس پانی سے غسل دیا جا رہا ہے اس پانی میں کیا ملایا جائے گا؟ ... ۵۵۱

- میت کو غسل دینے کیلئے بیری کے پتے نہ ملیں تو خطمی اور اشنان کے پودوں سے غسل دیا جائے گا ۵۵۵
- میت کو کتنا غسل دینا کافی ہو جائے گا ۵۵۶
- میت کو غسل دینے کے بعد اگر اس سے کچھ (گندگی) نکلے اس کا بیان ۵۵۶
- میت کے پیٹ کو نچوڑا (دبایا) جائے گا ۵۵۷
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو حرکت دی جائے لیکن الٹا (اوندھے منہ) نہ کیا جائے ۵۵۸
- میت کو گرم پانی سے غسل دینے کا بیان ۵۵۸
- میت کو غسل دینے کے بعد اس کے ناخن وغیرہ کاٹیں گے کہ نہیں؟ ۵۵۹
- میت کے ناخن یا بال کاٹنے کے بعد ان کا کیا کیا جائے؟ ۵۶۰
- جنبی اور حائضہ عورت کا میت کو غسل دینے کا بیان ۵۶۱
- آدمی عورتوں کے ساتھ مر جائے اور وہاں کوئی مرد نہ ہو یا عورت مردوں کیساتھ مر جائے اور وہاں عورت کوئی نہ ہو ۵۶۱
- کیا عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینا جائز ہے؟ ۵۶۳
- آدمی اپنی بیوی کو غسل دے گا ۵۶۴
- آدمی کا اپنی بیٹی کو غسل دینے کا ذکر ۵۶۶
- عورتوں کا بچوں کو غسل دینے کا بیان ۵۶۶
- غسل دینے کے بعد عورت کے بالوں کو کس طرح رکھا جائے؟ ۵۶۷
- جو آدمی قتل یا شہید ہو جائے اسکو اسی طرح دفن کر دیا جائے گا یا اسکو غسل دیا جائے؟ ۵۶۷
- جس کا رجم ہوا ہے اسکو غسل دیں گے کہ نہیں؟ ۵۷۱
- جو غرق ہو کر (ڈوب کر) مرے اسکو غسل دیں گے کہ نہیں؟ ۵۷۱
- جنبی اور حائضہ فوت ہو جائیں تو ان کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا؟ ۵۷۱
- میت کو خوشبو کیسے اور کہاں لگائی جائے گی؟ ۵۷۲
- میت کے چہرے پر روئی رکھی جائے گی ۵۷۳
- میت کے پائخانے کی جگہ پر اور جہاں سے کچھ نکلنے کا خوف ہو وہاں کچھ لگا دیا جائے ۵۷۳
- مشک میں اور خوشبو میں بعض حضرات نے رخصت دی ہے ۵۷۴
- بعض حضرات میت کو مشک لگانے کو ناپسند سمجھتے ہیں ۵۷۶
- میت کو کتنے کپڑوں سے کفن دیا جائے ۵۷۷
- عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے ۵۸۳

خرقہ کو کفن دیتے وقت عورت کے کس حصے پر رکھیں گے؟ ۵۸۴

بچے کو کتنے کپڑوں سے کفن دیں گے؟ ۵۸۵

بچی کو کتنے کپڑوں میں کفن دیں گے؟ ۵۸۵

عورت کو کفن دیتے وقت اوڑھنی کیسے اوڑھیں گے؟ ۵۸۶

مرد میت کے سر کو کس طرح باندھیں گے؟ ۵۸۶

میت کے کپڑوں کو دھونی دینا، دھونی تب دیں گے جب کفن اس پر ہو یا نہ ہو؟ ۵۸۷

کفن کو طاق مرتبہ دھونی دیں گے ۵۸۷

جو حضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ کفن موٹے کپڑے کا ہو اس کا بیان ۵۸۸

کفن سفید کپڑے کا ہونا چاہئے، اور اس کے علاوہ میں بھی رخصت دی گئی ہے ۵۸۹

میت کے کفن کو زیب و زینت دینا اور جس نے اس کو پسند کیا ہے، اور بعض نے رخصت دی ہے کہ وہ اگر ایسا نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں ۵۹۰

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص میت کو غسل دے اس کو غسل کرنا ضروری نہیں ہے ۵۹۱

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل کرنا لازم ہے ۵۹۳

مسلمان کسی مشرک کو غسل دینے کے بعد غسل کریں کہ نہ کریں؟ ۵۹۵

میت کو غسل دینے کا ثواب ۵۹۵

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ خوشبودار (پاؤڈر یا مٹی) چارپائی یا تابوت پر ہو ۵۹۵

میت کو چارپائی پر کیسے رکھیں گے؟ اس کا بیان ۵۹۶

میت کی چارپائی کو دھونی دیں گے کہ نہیں؟ ۵۹۷

دھونی دان کو میت کے ساتھ (پیچھے) لے جانے کا بیان ۵۹۷

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو اپنی گردن تختہ کے دونوں پاؤں کے درمیان رکھنا چاہئیں یا نہیں ۵۹۹

کوئی شخص جنازے کے پیچھے یہ کہتا ہو چلے کہ اس کے لیے استغفار کرو اللہ تمہاری مغفرت کرے گا، اس کا کیا حکم ہے ۶۰۱

جنازہ میں آواز بلند کرنے کا بیان ۶۰۲

جنازہ کے اعلان کرنے کو مکروہ کہا گیا ہے ۶۰۳

بعض حضرات نے جنازے کے اعلان کی اجازت دی ہے ۶۰۵

بعض حضرات نے جنازے کے آگے چلنے کی اجازت دی ہے ۶۰۷

جو شخص جنازے کے پیچھے چلنے کو پسند کرتا ہے ۶۰۹

بعض حضرات نے جنازے کے آگے سوار ہو کر چلنے کی اجازت دی ہے ۶۱۱
بعض حضرات نے جنازے میں سوار ہو کر اور اسکے آگے چلنے کو ناپسند سمجھا ہے ۶۱۳
جنازے میں جلدی چلنے کو ناپسند کہا گیا ہے ۶۱۴
جب جنازے کو قبرستان کی طرف لیکر جائیں تو تیز لے کر جائیں یا نہیں؟ ۶۱۴
جنازے کی چار پائی اٹھاتے وقت کس جانب سے پہل کرے؟ ۶۱۶
میت کو کتنا کندھا دینا (اٹھانا) کافی ہے ۶۱۷
بعض حضرات نے عورتوں کا جنازہ کے ساتھ نکلنے کو ناپسند کیا ہے ۶۱۹
بعض حضرات نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے کی اجازت دی ہے اور ان کے پیچھے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ۶۲۰
اگر کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ میری نماز جنازہ فلاں شخص پڑھائے ۶۲۱
امام وقت (امام محلّہ) کو جنازہ پڑھانے کے لیے مقدم کرنا ۶۲۲
طلوع شمس اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھانے کا بیان ۶۲۴
نماز جنازہ اور فرض نماز میں سے پہلے کس کو ادا کریں گے ۶۲۶
کوئی شخص جنازے کو کندھا دے تو اس وقت کیا کہے ۶۲۷
مرد یا عورت کا سواری پر سوار ہو کر نماز جنازہ ادا کرنا ۶۲۷
میت پر نوحہ کرنے (چیخ و پکار) اور گریبان چاک کرنے سے منع کیا گیا ہے ۶۲۷
مرنے پر کھانا کھلانا اور نوحہ کرنا ۶۲۹
جنازے کے پیچھے (مقتدی کا) تلاوت کرنا ۶۳۰
کوئی شخص جنازے میں شریک ہو لیکن اسکو کندھا نہ دے ۶۳۰
نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان ۶۳۱
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لئے کوئی مقرر دعا نہیں ہے بلکہ جو جی میں وہ کرلے ۶۳۵
جنازے کی تکبیرات اربع کے بعد کیا پڑھے گا ۶۳۶
آدمی کا نماز جنازہ کی تکبیرات میں رفع یدین کرنا بعض کہتے ہیں ہر تکبیر میں رفع یدین ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں صرف ایک بار رفع یدین ہے ۶۳۷
جو نماز جنازہ کی دو تکبیروں کے درمیان اتصال و موافقت اختیار کرتا ہے ۶۳۹
جو حضرات نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں ۶۴۰
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جنازے میں قراءت نہیں ہے ۶۴۱

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں ۶۴۳
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات ہیں ۶۴۸
بعض حضرات نماز جنازہ میں تین تکبیریں پڑھتے ہیں ۶۴۹
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سات یا نو تکبیریں ہیں ۶۵۰
کسی شخص کا وضو نہ ہو اور اس کو یہ خوف ہو کہ اگر وضو کیلئے گیا تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی ۶۵۲
بعض حضرات نے اجازت دی ہے کہ وہ نماز جنازہ ادا کرے تیمم نہ کرے ۶۵۳
کسی شخص کی نماز جنازہ کی کچھ تکبیریں فوت ہو جائیں تو کیا وہ ان کی قضا کرے یا نہ کرے اس بارے میں جو وارد ہوا ہے اس کا بیان ۶۵۴
جو شخص (نماز جنازہ میں) امام تک پہنچے تو وہ تکبیر کہہ چکا ہو تو کیا وہ فوراً نماز میں شامل ہو جائے یا امام کی تکبیر کا انتظار کرے؟ ۶۵۵
بعض حضرات فرماتے ہیں نماز جنازہ کا سلام بلند آواز سے نہ پھیرے ۶۵۵
نماز جنازہ میں کتنے سلام ہیں؟ ۶۵۵
کوئی شخص جنازے کے ساتھ (قبرستان) جائے تو جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جائے وہ نہ بیٹھے ۶۵۸
بعض حضرات نے جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنے کی اجازت دی ہے ۶۶۰
کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرے تو کیا اسکو بغیر اجازت واپس جانے کی اجازت ہے؟ ۶۶۱
عورت کے کہاں کھڑا ہوا جائے نماز جنازہ میں اور مرد کے کہاں کھڑا ہوا جائے ۶۶۴
جب مرد اور عورت کا جنازہ اکھٹا ہو تو اس کے کہاں کھڑا ہوا جائے ۶۶۵
مردوں اور عورتوں کے جنازے میں بعض فرماتے ہیں مردوں کو امام کے قریب اور عورتوں کو ان کے آگے رکھا جائے گا ۶۶۷
بعض حضرات فرماتے ہیں عورت کی میت کو امام کے قریب رکھا جائے گا ۶۶۹
بعض حضرات فرماتے ہیں مردوں کی نماز جنازہ علیحدہ (الگ) اور عورتوں کی نماز جنازہ علیحدہ ادا کی جائے گی ۶۷۰
جب کسی مرد اور بچے کا جنازہ اکھٹا ہو جائے تو! ۶۷۱
جنازہ رکھنے کے بعد کسی شخص کا انتظار کیا جائے گا؟ ۶۷۱
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جنین کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی ۶۷۱
بعض حضرات فرماتے ہیں بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک چیخے نہ تب تک اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کریں گے ۶۷۳
ولد الزنا پر نماز جنازہ کا حکم ۶۷۵
نماز جنازہ ادا کرنے اور میت کو دفنانے تک ساتھ رہنے کا ثواب ۶۷۶

لوگوں کی دعائے جنازہ میں سے کیا چیز میت تک پہنچتی ہے ۶۷۸
میت کے لیے لحد کا حکم ہے اور شق کو ناپسند کیا گیا ہے ۶۷۹
میت کو قبر میں کتنے لوگ داخل کریں گے ۶۸۲
عورت کو کتنے لوگ قبر میں اتاریں گے اور عورت کا قریبی کون ہے جو اس کا زیادہ حقدار ہو ۶۸۳
دو شخصوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا ۶۸۳
قبر کی گہرائی کے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان ۶۸۴
قبر پر کپڑا لٹکانے کا بیان ۶۸۵
میت کی گرہ کھولنے کا بیان ۶۸۶
کفن کھولنے (پھاڑنے) کا بیان ۶۸۷
میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے گا ۶۸۷
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے گا ۶۸۸
میت کو قبر میں اتارتے وقت کون سی دعا پڑھی جائے گی ۶۸۹
میت کو دفنانے اور اس پر مٹی برابر کرنے کے بعد دعا کرنا ۶۹۲
قبر میں میت پر مٹی ڈالی جائے گی ۶۹۴
جو شخص یہ پسند کرے کہ اس پر مٹی ڈالی جائے ۶۹۵
بعض حضرات فرماتے ہیں کہ لحد پر بانس، سرکنڈے رکھے جائیں گے ۶۹۵
اینٹوں کو قبر پر گاڑ دیا جائے گا یا ان کو کھڑا کیا جائے گا؟ ۶۹۶
قبر کو کوہان نما بنایا جائے گا ۶۹۷
قبر پر نشانی لگانا اور اس پر کچھ لکھنا ۶۹۸
بعض حضرات قبر بلند بنانے کو پسند فرماتے ہیں ۶۹۹
قبر پر گھر کا خیمہ لگانا ۶۹۹
قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا ۷۰۰
آدمی کا قبر پر کھڑا ہونا تا کہ دفن کر کے اس سے فارغ ہو جائے ۷۰۱
بعض حضرات نے قبر پر کھڑے ہونے کو ناپسند فرمایا ہے ۷۰۱
قبر پکی کرنا ۷۰۲

قبروں کو پاؤں سے روندنے کو ناپسند سمجھا گیا ہے ۴۰۳
کوئی شخص قبروں کے درمیان پیشاب یا قضائے حاجت کرے اس کا بیان ۴۰۵
جب قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کرے، اور کچھ حضرات نے اس میں رخصت دی ہے ۴۰۵
بعض حضرات قبروستان والوں کو سلام کرنے کو ناپسند کرتے ہیں ۴۰۷
جو شخص روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہو وہ سلام پڑھے ۴۰۷
قبروں کو برابر کرنے کا بیان ۴۰۸
قبر کو گارے سے لیپنے کا بیان ۴۰۹
قبروں کی زیارت کی رخصت کا بیان ۴۱۰
بعض حضرات قبروں کی زیارت کو ناپسند فرماتے ہیں ۴۱۳
رات کو دفن کرنے کا بیان ۴۱۵
کسی شخص کا قریبی رشتہ دار مشرک مرجائے تو کیا وہ اس کے جنازے میں شریک ہوگا؟ ۴۱۷
کوئی شخص سمندر میں ہلاک ہو جائے اس کا کیا کیا جائے گا ۴۱۹
راستہ بدل کر جنازے کے ساتھ ملنے کا بیان ۴۱۹
کوئی شخص اگر یہ وصیت کرے کہ مجھے فلاں جگہ دفن کیا جائے ۴۲۰
کوئی شخص خودکشی کرلے یا عورت کو زنا کے بعد نفاس آئے (بچہ ہو جائے) تو کیا ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ ۴۲۱
کافر یا قیدی ایک بار شہادت کا اقرار کرے اور پھر فوت ہو جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی ۴۲۳
کسی شخص کا کوئی بچہ انتقال کر جائے تو اس کے ثواب کا بیان ۴۲۴
مرد اور عورت کا ایک ہی قبر میں دفن کیا جانا ۴۲۹
نصرانیہ عورت فوت ہو جائے لیکن اس کے پیٹ میں کسی مسلمان کا بچہ ہو تو اس عورت کو کہاں دفن کیا جائے گا؟ ۴۲۹
حائضہ عورت نماز جنازہ ادا کرے کہ نہ کرے؟ ۴۳۰
ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی نماز جنازہ ادا کرنا ۴۳۰
جب جنازہ گزرے اس کے لیے کھڑا ہوا جائے گا ۴۳۱
بعض حضرات نے جنازے کیلئے کھڑے ہونے کو ناپسند کیا ہے ۴۳۴
یہود و نصاریٰ (کافروں) کی عیادت کا بیان ۴۳۵
میت کو دفنانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنا، کس نے اس طرح کیا ہے؟ ۴۳۶

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو دفن کرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی ۴۳۹

نجاشی بادشاہ کی نماز جنازہ سے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان ۴۴۰

شوہر اور بھائی میں سے نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون ہے ۴۴۱

بعض حضرات کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۴۴۳

بعض حضرات مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کو ناپسند سمجھتے ہیں ۴۴۴

کسی کی موت کی خبر سن کر کیا کہے ۴۴۴

مردوں کو گالی دینے کو ناپسند کیا گیا ہے ۴۴۶

بعض حضرات نے جنازے میں ازدحام کو ناپسند فرمایا ہے ۴۴۷

جنازہ قریب سے گزرنے پر اس کی تعریف بیان کرنا ۴۴۸

بعض حضرات فرماتے ہیں جو جنازے کو کندھا دے وہ وضو کرے ۴۵۰

میت کو دفنانے میں جلدی کرے اس کو روک کر نہ رکھے ۴۵۰

اچانک آنے والی موت کا ذکر ۴۵۱

موت کے وقت میت کی پیشانی سے پسینہ صاف کرنا ۴۵۲

مقتول کے ساتھ جن چیزوں کے دفن کرنے کی ممانعت آئی ہے ان کا بیان ۴۵۳

کوئی شخص فوت ہو جائے لیکن اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک قرض نہ ادا کرلیا جائے نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی ۴۵۳

آدمی کوئی چیز چھوڑ کر مرے اس کا بیان ۴۵۵

عذاب قبر کا بیان ۴۵۶

جن چیزوں سے عذاب قبر میں کمی ہوتی ہے ۴۶۰

قبر میں سوال و جواب کا بیان ۴۶۲

مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کا بیان ۴۶۵

حضور ﷺ کے لاڈلے حضرت ابراہیم t کی وفات کا بیان ۴۶۵

قبر پر پانی چھڑکنا ۴۶۶

مؤمن کی روح کس طرح قبض کی جاتی ہے اور کافر کی روح کس طرح قبض کی جاتی ہے ۴۶۶

کوئی شخص جنازے کو اٹھائے تو کیا کہے؟ ۴۷۳

مرنے کے بعد میت کو بوسہ دینا ۷۷۳
جس کی تعزیت کی جائے تو اس کو کیا کہنا چاہیے؟ ۷۷۴
جو شخص میت کو کفن پہنائے اس کا ثواب ۷۷۵
موت کے بعد میت کو کیا چیز پہنچتی ہے (ثواب کے اعمال میں سے) ۷۷۶
حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر ہی کیا جائے ۷۷۸
قبروں کا اکھاڑنا (کسی اور جگہ منتقل کرنا) ۷۷۹
میت پر نوحہ کرنے کا بیان ۷۸۰
بعض حضرات نے نوحہ سننے کی اجازت دی ہے ۷۸۳
میت پر رونے کی ممانعت ۷۸۳
بعض حضرات نے میت پر رونے کی اجازت دی ہے ۷۸۵
اس بات کے بیان میں کہ حضور اقدس ﷺ نہیں روتے تھے ۷۸۸
میت یا مقتول کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ۷۹۰
قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلنا ۷۹۱
قبرستان میں موجود کنوؤں سے پانی بھرنے کی کراہت کا بیان ۷۹۲

(۷۳۷) فی مسیرۃ کَمْ تُقصر الصَّلاَۃ

کتنی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا

(۸۱۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرْسَخًا قَصَرَ الصَّلاَةَ. (عبد بن حمید ۹۴۷)

(۸۱۹۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک فرسخ سفر کرتے تو نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۱۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ النَّزَّالِ :أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ إِلَى النُّخَيلَةِ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ يَوْمِهِ فَقَالَ :أَرَدْتُ أَنْ أُعَلِّمَكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۸۱۹۸) حضرت نزال فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام نخیلہ گئے اور وہاں انہوں نے ظہر اور عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر اسی دن واپس آگئے اور فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھاؤں۔

(۸۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ :صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ، يَعْنِي الْعَصْرَ.

(۸۱۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۸۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، سَمِعَا أَنَسًا يَقُولُ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ.

(ترمذی ۵۴۶۔ ابو داؤد ۱۱۹۵)

(۸۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعتیں ادا کیں۔

(۸۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا قَصَرَ الصَّلاَةَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

(۸۲۰۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے ارادے سے نکلتے تو ذوالحلیفہ سے نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِيمَا بَيْنَ الْكُوفَةِ وَالْمَدَائِنِ.

(۸۲۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کوفہ اور مدائن کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۸۲۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۰۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خُلَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ ثَلاَثَةِ أَمْيَالٍ.

(۸۲۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین میل کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى وَاسِطٍ.

(۸۲۰۵) حضرت مسروق واسط جانے کے لئے نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ مَسْرُوقٍ إِلَى السِّلْسِلَةِ فَقَصَرَ الصَّلاَةَ وَأَقَامَ بِهَا سَنَتَيْنِ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ وَقَصَرَ حِينَ رَجَعَ حَتَّى دَخَلَ.

(۸۲۰۶) حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ میں حضرت مسروق کے ساتھ مقام سلسلہ کی طرف روانہ ہوا انہوں نے راستے میں نماز کا قصر کیا، وہ وہاں دو سال رہائش پذیر رہے اور وہاں بھی قصر کرتے رہے اور واپسی پر راستے میں بھی قصر کرتے رہے یہاں تک کہ واپس پہنچ کر انہوں نے پوری نماز پڑھنا شروع کی۔

(۸۲۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلاَثَةِ أَمْيَالٍ ، أَوْ ثَلاَثَةِ فَرَاسِخَ ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. (مسلم ۱۲۔ ابوداؤد ۱۱۹۴)

(۸۲۰۷) حضرت یحییٰ بن یزید ہنائی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز کے قصر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے فاصلے کا سفر کرتے تھے تو قصر فرماتے تھے۔

(۸۲۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ اللَّيْلَتَيْنِ.

(۸۲۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تین راتوں کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ لَهُ الْحَارِثُ : أَتَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى الْمَدَائِنِ؟ قَالَ : إِنَّ الْمَدَائِنَ لَقَرِيبٌ وَلَكِنْ إِلَى الأَهْوَازِ وَنَحْوِهَا.

(۸۲۰۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا آپ مدائن کے سفر کے لئے قصر فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مدائن تو قریب ہے البتہ اہواز اور اس جیسے شہروں کے لئے میں قصر کرتا ہوں۔

(۸۲۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ لاَ يَقْصُرُونَ

إِلَى وَاسِطٍ وَالْمَدَائِنِ وَأَشْبَاهِهِمَا.

(۸۲۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے شاگرد واسط، مدائن اور ان جیسے فاصلوں پر مشتمل شہروں کے لئے قصر نہیں کیا کرتے تھے۔

(۸۲۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : لَوْ سَافَرْتُ إِلَى دَيْرِ الثَّعَالِبِ لَقَصَرْتُ.

(۸۲۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر میں دیر الثعالب کی طرف سفر کروں تو میں قصر کروں گا۔

(۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا قَالَ : لَوْ خَرَجْتُ.

(۸۲۱۲) ایک اور سند سے معمولی لفظی فرق کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۸۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : تُقْصَرُ فِي مَسِيرَةِ سِتَّةِ أَمْيَالٍ.

(۸۲۱۳) حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ چھ میل کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ ثَلاَثٍ.

(۸۲۱۴) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ تین دن کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى وَاسِطٍ.

(۸۲۱۵) حضرت شعبی واسط کے سفر میں نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى وَاسِطٍ.

(۸۲۱۶) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو واسط کے سفر میں نماز میں قصر کرتے دیکھا ہے۔

(۸۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ شُبَيْلٌ ، عَنْ أَبِي جِبْرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَقْصُرُ إِلَى الأُبُلَّةِ ؟ فَقَالَ : تَذْهَبُ وَتَجِيءُ فِي يَوْمٍ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : لاَ إِلاَّ فِي يَوْمٍ مَتَاحٍ.

(۸۲۱۷) حضرت ابو جبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا میں ابلہ کی طرف سفر کرتے ہوئے نماز میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا وہاں آنا جانا ایک دن میں ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم قصر نہیں کر سکتے البتہ اگر (گرمیوں کا) لمبا دن ہو تو پھر ایک دن کی مسافت پر قصر کر سکتے ہو۔

(۸۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلاَّ فِي الْيَوْمِ التَّامِّ.

قَالَ هِشَامٌ :وَسَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۲۱۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سوائے پورے دن کی مسافت کے قصر نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت مکحول بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۸۲۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ سَفَرُك يَوْمًا إلَى الْعَتَمَةِ فَلاَ تُقَصِّرِ الصَّلاَةَ ، فَإِنْ جَاوَزْتَ ذَلِكَ فَقَصِّرِ الصَّلاَةَ.

(۸۲۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا سفر ایک پورے دن کو عشاء کی نماز تک محیط ہو تو نماز میں قصر نہ کرو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو قصر کرو۔

(۸۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمٍ :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ إلَى أَرْضٍ لَهُ بِذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا.

(۸۲۲۰) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مقام ذات النصب میں موجود اپنی ایک زمین پر گئے اور وہاں انہوں نے قصر کیا، یہ زمین سولہ فرسخ کے فاصلے پر تھی۔

(۸۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ اللَّجْلاَجِ ، قَالَ :كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَيَسِيرُ ثَلاَثَةَ أَمْيَالٍ فَيَتَجَوَّزُ فِي الصَّلاَةِ وَيُفْطِرُ.

(۸۲۲۱) حضرت لجلاج فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، وہ تین میل کی مسافت کے بعد نماز کو مختصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

(۸۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :أَقْصُرُ إلَى عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ :لاَ ، قُلْتُ :أَقْصُرُ إلَى مَرٍّ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ أَقْصُرُ إلَى الطَّائِفِ وَإِلَى عُسْفَانَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ مِيلاً وَعَقَدَ بِيَدِهِ.

(۸۲۲۲) حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا میں عرفہ میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ مرّ کے سفر میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ طائف اور عسفان کے سفر میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، یہ اڑتالیس میل ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے گنا۔

(۸۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :إنِّي لأُسَافِرُ السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ فَأَقْصُرُ.

(۸۲۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں دن کے کچھ حصے میں بھی سفر کروں تو قصر کروں گا۔

(۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ:أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَقْصُرْ إلَى عَرَفَةَ وَبَطْنِ

نَخْلَةٍ ، وَاقْصُرْ إِلَى عُسْفَانَ وَالطَّائِفِ وَجُدَّةَ فَإِذَا قَدِمْتَ عَلَى أَهْلٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَأَتِمَّ.

(۸۲۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم عرفہ اور بطن نخلہ کی طرف سفر کرو تو قصر نہ کرو اور جب عسفان، طائف اور جدہ کی طرف سفر کرو تو قصر کرو، پھر جب تم اپنے گھر والوں کے پاس یا اپنے جانوروں کے پاس آجاؤ تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۲۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ :اُقْصُرْ بِعَرَفَةَ.

(۸۲۲۵) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ عرفہ میں قصر کرو۔

(۸۲۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ أَقْصُرُ بِعَرَفَةَ ؟ قَالَ :لاَ.

(۸۲۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ کیا میں عرفہ میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۸۲۲۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ مَكَّةَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ هَذَا ؟ قَالَ :إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

(مسلم ۴۸۱۔ احمد ۱/ ۳۰)

(۸۲۲۷) حضرت ابن سمط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے ذوالحلیفہ کا سفر کیا، وہاں پہنچ کر انہوں نے قصر نماز پڑھی تو میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یونہی کرتے دیکھا تھا۔

(۸۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :خَرَجَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ الْجُعْفِيُّ ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْبُيُوتِ قَصَرَ الصَّلاَةَ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :تَقْصُرُ الصَّلاَةَ ، قَالَ أُتِمُّ الْيَوْمَ وَأَقْصُرُ غَدًا.

(۸۲۲۸) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حارث بن قیس جعفی ایک سفر پر نکلے، جب وہ آبادی سے آگے بڑھے تو قصر نماز پڑھنا شروع کردی، ان سے کسی نے کہا کہ آپ نے ابھی سے قصر کرنا شروع کردیا؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا میں آج پوری اور کل قصر نماز پڑھوں؟

(۸۲۲۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْفَانِشِيِّ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ إِلَى صِفِّينَ فَصَلَّى بَيْنَ الْجِسْرِ وَالْقَنْطَرَةِ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۲۹) حضرت عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کی طرف نکلے انہوں نے جسر اور قنطرہ کے درمیان دو رکعتیں ادا کیں۔

(۸۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَلْقَمَةُ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَحْرَمَ مِنَ النَّجَفِ وَقَصَرَ.

(۸۲۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب حج کے لیے جاتے تو نجف سے احرام باندھتے اور قصر کرتے۔

(۸۲۳۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :تُقْصَرُ الصَّلاَةَ فِي الْيَوْمِ التَّامِّ ، وَلاَ تُقْصَرُ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ.

(۸۲۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک پورے دن کی مسافت پر قصر کیا جائے گا اس سے کم میں قصر نہیں کیا جائے گا۔

(۸۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ إلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِقَنْطَرَةِ الْحِيرَةِ.

(۸۲۳۲) حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا انہوں نے حیرہ کے پل پر دو رکعتیں ادا کیں۔

(۷۳۸) مَنْ قَالَ لاَ تُقْصَرُ الصَّلاَةَ إلاَّ فِي السَّفَرِ الْبَعِيدِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ صرف لمبے سفر میں قصر کیا جائے گا

(۸۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تُقْصَرُ الصَّلاَةَ إلاَّ فِي حَجٍّ أَوْ جِهَادٍ.

(۸۲۳۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف حج اور جہاد کے سفر میں قصر نماز پڑھی جائے گی۔

(۸۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ لِي ابْنُ مَسْعُودٍ :لاَ يَغُرَّنَّكُمْ سَوَادُكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ كُوفَتِكُمْ.

(۸۲۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارا اپنے مویشیوں کو لے کر شہر کے کناروں میں جانا تمہیں تمہاری نماز کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ یہ جگہیں تمہارے شہر کوفہ کا حصہ ہیں۔

(۸۲۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَّاءِ كِتَابِ عُثْمَانَ أَوْ قُرِءَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً مِنْكُمْ يَخْرُجُونَ إلَى سَوَادِهِمْ ، إمَّا فِي جَشْرٍ وَإِمَّا فِي جِبَايَةٍ وَإِمَّا فِي تِجَارَةٍ فَيَقْصُرُونَ الصَّلاَةَ أَوْ لاَ يُتِمُّونَ الصَّلاَةَ ، فَلاَ تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلاَةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا أَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ.

(۸۲۳۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خط میں لکھا: اما بعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے یا انہیں پانی پلانے کے لئے یا تجارت کے لئے شہر کے کناروں میں جاتے ہیں اور قصر نماز پڑھتے ہیں۔ وہ ایسا نہ کریں کیونکہ قصر نماز صرف وہی پڑھے گا جس نے دور کا سفر کرنا ہو یا دشمن سے مقابلہ کرنا ہو۔

(۸۲۳٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ :كَانَ إبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لاَ يَرَى الْقَصْرَ إلاَّ فِي حَجٍّ ، أَوْ جِهَادٍ ، أَوْ عُمْرَةٍ.

(۸۲۳۶) حضرت عوام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم صرف حج، جہاد یا عمرہ کے سفر میں قصر نماز کے قائل تھے۔

(۸۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : السَّفَرُ الَّذِی تُقْصَرُ فِيهِ الصَّلاَةُ الَّذِی يُحْمَلُ فِيهِ الزَّادُ وَالْمَزَادُ.

(۸۲۳۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ صرف اس سفر میں قصر کیا جائے گا جس میں زادِراہ اور رزادِراہ کے اٹھانے والے ساتھ ہوں۔

(۸۲۳۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِیِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لاَ يَغُرَّنَّكُمْ سَوَادُكُمْ هَذَا مِنْ صَلاَتِكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ مِصْرِكُمْ.

(۸۲۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارا (کسی ضرورت کے لئے) شہر کے کناروں میں جانا تمہیں تمہاری نماز کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ یہ جگہیں تمہارے شہر کوفہ کا حصہ ہیں۔

(۸۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُعَاذًا وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالُوا : لاَ يَغُرَّنَّكُمْ مَوَاشِيكُمْ يَطَأُ أَحَدُكُمْ بِمَاشِيَتِهِ أَحْدَابَ الْجِبَالِ ، أَوْ بُطُونَ الأَوْدِيَةِ وَتَزْعُمُونَ بِأَنَّكُمْ سَفْرٌ لاَ وَلاَ كَرَامَةَ ، إِنَّمَا التَّقْصِيرُ فِی السَّفَرِ الْبَاتِّ مِنَ الأُفُقِ إِلَی الأُفُقِ.

(۸۲۳۹) حضرت معاذ، حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ تمہیں اپنے مویشیوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں یا وادیوں میں جانا نماز کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے کہ تم اسے سفر سمجھنے لگو۔ اس میں کوئی کرامت نہیں۔ قصر نماز کی اجازت تو ایسے طویل سفر میں ہے جو ایک افق سے دوسرے افق تک کیا جائے۔

(۷۳۹) مَنْ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ

جو حضرات سفر میں قصر نماز پڑھا کرتے تھے

(۸۲۴۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَيْلَی ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : صَلاَةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَی لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۸۲۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سفر کی دو رکعتیں پوری پوری ہیں ان میں کمی نہیں۔

(۸۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ شُفَیٍّ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّا قَوْمٌ كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا كَانَ مَعَنَا مَنْ يَكْفِينَا الْخِدْمَةَ مِنْ غِلْمَانِنَا فَكَيْفَ نُصَلِّی ؟ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ صَلَّی رَكْعَتَيْنِ حَتَّی يَرْجِعَ ، قَالَ : ثُمَّ عُدْتُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ عُدت فَقَالَ لِی بَعْضُ الْقَوْمِ : أَمَا تَعْقِلُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ لَكَ. (احمد ۱/ ۲۴۱۔ طبرانی ۱۲۷۷۲)

(۸۲۴۱) حضرت سعید بن شفی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ہم لوگ جب سفر کرتے ہیں تو ہمارے ساتھ اتنے خادم وغیرہ ہوتے ہیں جو ہماری ضروریات کا انتظام کردیتے ہیں، سو ہم کیسے نماز پڑھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب کسی سفر پر تشریف لے جاتے تو واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ میں نے پھر یہی سوال کیا انہوں نے وہی جواب دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو ایک آدمی نے مجھے کہا کہ تمہیں ان کی بات سمجھ نہیں آرہی؟ تم نہیں سنتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

(۸۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ : رَكْعَتَانِ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۲/ ۱۳۵)

(۸۲۴۲) حضرت ابو حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سفر میں دو رکعتیں پڑھنا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سنت ہے۔

(۸۲٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاه ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ ، فَقَالَ : عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ. (مسلم ۴۔ ابوداؤد ۱۱۹۲)

(۸۲۴۳) حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) جب تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ کافر تمہیں تکلیف پہنچائیں گے تو یہ بات حرج سے خالی ہے کہ تم نماز میں قصر کرلو۔ میں نے کہا کہ اب تو امن کا زمانہ ہے، لہٰذا قصر کیا جائے گا یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس بات پر تمہیں اشکال ہوا ہے مجھے بھی اسی بات پر اشکال ہوا تھا، اس پر میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے تم پر صدقہ ہے، اس صدقے کو قبول کرو۔

(۸۲٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : خَرَجَ سَلْمَانُ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزَاةً وَسَلْمَانُ أَسَنُّهُمْ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَالُوا لَهُ : تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَتَقَدَّمُ وَأَنْتُمُ الْعَرَبُ مِنْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ ، فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلاَةَ قَالَ سَلْمَانُ : وَمَا لِلْمُرَبَّعَةِ ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِينَا رَكْعَتَانِ نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ.

(۸۲۴۴) حضرت ابو لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک جنگ کے لئے نکلے، وہ عمر میں ان سب سے زیادہ تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو سب نے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! آپ امامت کرائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں امامت

کا استحقاق نہیں رکھتا، تم عرب ہو اور نبی پاک صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تمہی میں سے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے کوئی آگے بڑھ کر امامت کرائے۔ اس پر ایک صاحب آگے بڑھے اور انہوں نے چار رکعات پڑھائیں۔ جب ہم نے نماز مکمل کر لی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم چار رکعات کیوں پڑھیں؟ ہمارے لئے چار کا نصف دو رکعتیں ہی کافی ہیں۔

(٨٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِي ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ :خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ وَنَحْنُ اثْنَا عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَاكِبًا كُلُّهُمْ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي ، قَالَ :فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَتَدَافَعَ الْقَوْمُ فَتَقَدَّمَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ سَلْمَانُ :مَا لَنَا وَلِلْمَرْبُوعَةِ يَكْفِينَا نِصْفُ الْمَرْبُوعَةِ ، نَحْنُ إِلَى التَّخْفِيفِ أَفْقَرُ فَقَالُوا :تَقَدَّمْ أَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ فَصَلِّ بِنَا ، فَقَالَ :أَنْتُمْ بَنُو إِسْمَاعِيلَ الأَئِمَّةُ وَنَحْنُ الْوُزَرَاءُ.

(٨٢٤٥) حضرت ربیع بن نضلہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں بارہ یا تیرہ آدمی روانہ ہوئے، میرے علاوہ باقی سب رسول اللہ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صحبت یافتہ افراد رضی اللہ عنہم تھے۔ جب نماز کا وقت آیا تو وہ سب ایک دوسرے کو امامت کے لئے آگے کرنے لگے۔ ان میں سے ایک نوجوان آگے بڑھے اور انہوں نے چار رکعات پڑھائیں۔ جب نماز پڑھا چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم چار رکعات کیوں پڑھیں؟ ہمارے لئے چار کا نصف دو رکعتیں ہی کافی ہیں۔ ہم تخفیف کے زیادہ محتاج ہیں۔ اس پر سب نے کہا کہ اے ابو عبداللہ! آپ ہی نماز پڑھایا کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بنو اسماعیل ائمہ ہو اور ہم وزراء ہیں۔

(٨٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَجُلٌ تَاجِرٌ أَخْتَلِفُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

(٨٢٤٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں ایک تاجر آدمی ہوں اور میرا بحرین آنا جانا لگا رہتا ہے۔ میں کیسے نماز پڑھوں؟ آپ نے اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

(٨٢٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَلَمَةَ بْنَ صُهَيْبٍ وَنَحْنُ بِسِجِسْتَانَ ، عَنِ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ :رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِكَ ، هَكَذَا كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ.

(٨٢٤٧) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہم بجستان میں تھے، میں نے حضرت سلمہ بن صہیب سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس وقت تک دو دو رکعتیں پڑھو جب تک اپنے گھر والوں کے پاس واپس نہ چلے جاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(٨٢٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَنَحْنُ آمِنُونَ لاَ نَخَافُ شَيْئًا رَكْعَتَيْنِ.

(ترمذی ۵۴۷۔ احمد ۱/ ۲۲۶)

(۸۲۴۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن کی حالت میں بغیر کسی خوف کے دو رکعتیں ادا کی ہیں۔

(۸۲٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ. (احمد ۴/ ۳۰۹۔ طبرانی ۲۵۱)

(۸۲۴۹) حضرت ابوجحیفہ سوائی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں ظہر کی دو رکعتیں ادا کی ہیں۔ پھر آپ مدینہ واپس آنے تک دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔

(۸۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلاَةُ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ زِيدَ فِيهَا فَجُعِلَ لِلْمُقِيمِ أَرْبَعًا. (بخاری ۳۵۰۔ مسلم ۴۷۸)

(۸۲۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دراصل نماز کی دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں، پھر ان میں اضافہ کیا گیا اور مقیم کے لیے چار رکعات کردی گئیں۔

(۸۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : الرَّكْعَتَانِ فِي السَّفَرِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ.

(۸۲۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں دو رکعتیں پوری پوری ہیں ان میں کمی نہیں۔

(۸۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ : أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ فِي السَّفَرِ ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ.

(۸۲۵۲) حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک سفر میں نکلے وہ واپس آنے تک دو دو رکعتیں ادا کرتے رہے۔

(۸۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ : أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنَ الْبَصْرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّا إِذَا جَاوَزْنَا هَذَا الْخُصَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۵۳) حضرت ابوحرب بن ابی اسود فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ سے نکلے اور انہوں نے چار رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر ارشاد فرمایا کہ جب ہم اس جھونپڑے کو عبور کرلیں گے تو دو رکعتیں پڑھیں گے۔

(۸۲۵٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أُتِمُّ الصَّلاَةَ وَأَصُومُ فِي السَّفَرِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَإِنِّي أَقْوَى عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَى مِنْكَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خِيَارُكُمْ مَنْ قَصَرَ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ. (عبدالرزاق ۴۴۸۰۔ طبرانی ۶۵۵۴)

(۸۲۵۴) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ کیا میں سفر میں پوری نماز پڑھ سکتا ہوں اور روزہ رکھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ تم سے زیادہ قوی تھے۔ آپ دورانِ سفر نماز میں قصر فرماتے اور روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو دوران سفر نماز میں قصر کرے اور روزہ نہ رکھے۔

(۸۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ بِالْمَدَائِنِ فَقُلْتُ :إِنِّي إِمَامُ قَوْمِي وَإِنِّي أُرِيدُ الرُّجُوعَ إِلَى أَهْلِي فَكَمْ أُصَلِّي ؟ قَالَ :أَرْبَعًا ، ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ بِالرِّيِّ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَكَمْ تَأْمُرُنِي أَنْ أُصَلِّيَ ؟ قَالَ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۵۵) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں مدائن میں حضرت عبد اللہ بن معقل سے ملا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میں اپنی قوم کا امام ہوں اور میں اپنے گھر واپس جانا چاہتا ہوں، میں کتنی رکعات پڑھاؤں؟ انہوں نے فرمایا چار۔ پھر میں بعد میں انہیں رَی میں ملا اور میں نے کہا کہ میں اپنی قوم کا امام ہوں اور اپنے گھر واپس جانا چاہتا ہوں، آپ مجھے کتنی رکعتیں پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دو۔

(۸۲۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ :كَانَ أَبِي يَقْصُرُ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ.

(۸۲۵۶) حضرت ابن طاوس فرماتے ہیں کہ میرے والد گھر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک قصر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَارُوَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :إِنِّي وَصَاحِبٌ لِي كُنَّا فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ أُتِمُّ وَكَانَ صَاحِبِي يَقْصُرُ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :بَلْ أَنْتَ الَّذِي كُنْتَ تَقْصُرُ وَصَاحِبُكَ الَّذِي كَانَ يُتِمُّ.

(۸۲۵۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں اور میرا ایک دوست ہم دونوں سفر میں تھے، میں پوری نماز پڑھتا تھا اور وہ قصر کرتا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم قصر کرتے تھے اور تمہارا دوست پوری نماز پڑھتا تھا۔

(۸۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :مَرَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَجْلِسِنَا ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَتًى مِنَ الْقَوْمِ فَسَأَلَهُ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْغَزْوِ وَالْعُمْرَةِ ، فَجَاءَ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَقَالَ :إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تَسْمَعُوهُ ، أَوْ كَمَا قَالَ :غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، يَقُولُ لأَهْلِ

الْبَلَدِ : صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ ، وَاعْتَمَرْتُ مَعَهُ ثَلاثَ عُمَرٍ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَغَزَوْتُ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَجَّاتٍ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ سَبْعَ سِنِينَ مِنْ إِمَارَتِهِ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ صَلاَّهَا بِمِنًى أَرْبَعًا.

(۸۲۵۸) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہماری مجلس کے پاس سے گذرے تو ایک نوجوان نے کھڑے ہوکران سے کہا کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج، جہاد اور عمرے میں کیسی نماز ادا فرماتے تھے؟ وہ آئے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اس نے مجھ سے ایسی بات کے بارے میں سوال کیا ہے جو میں تمہیں بھی سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا ہے۔ آپ مدینہ واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے آپ کے ساتھ حج کیا ہے آپ مدینہ آنے تک دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ والے سال مکہ میں قیام پذیر ہوا، آپ نے اٹھارہ راتیں وہاں قیام فرمایا۔ اس دوران آپ دو رکعات نماز پڑھاتے اور پھر سلام پھیر کر مکہ والوں سے کہتے تھے کہ اپنی چار رکعات پوری کرلو ہم مسافر لوگ ہیں۔

میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج اور جہاد کیا وہ مدینہ آنے تک دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی حج کیے وہ مدینہ آنے تک دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت میں سات سال حج کیا وہ بھی دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔ پھر انہوں نے منیٰ میں چار رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۸۲۵۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ صَلاَةَ الْمُسَافِرِ.

(۸۲۵۹) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ظہر کی دو رکعتیں مسافر کی نماز کے مطابق ادا فرمائیں۔

(۸۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ.

(بخاری ۱۶۵۷۔ مسلم ۱۹)

(۸۲۶۰) حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں ادا فرمائیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اب تمہارے راستے مختلف ہوگئے ہیں۔ میری خواہش یہ ہے کہ چار میں سے میری دو رکعتیں قبول ہو جائیں۔

(۸۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَه رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۱۰۸۳۔ مسلم ۲۱)

(۸۲۶۱) حضرت حارثہ بن وہب خزاعی کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں لوگوں کے انتہائی امن میں ہونے کے باوجود دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

(۸۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ بِمِنًى فَقَالَ : هَلْ سَمِعْتَ بِمُحَمَّدٍ وَآمَنْتَ بِهِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

(احمد ۲/ ۲۴)

(۸۲۶۲) حضرت داؤد بن ابی عاصم ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منیٰ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا اور ان پر ایمان لائے ہو؟ وہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ صَلَّوْا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۶۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی امارت کے ابتدائی دنوں میں منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۸۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَطَاوُسا عَنِ الصَّلاَةِ بِمِنًى، فَقَالُوا: قَصر.

(۸۲۶۴) حضرت حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم، حضرت سالم اور حضرت طاوس سے منیٰ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہاں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُصَلِّي الْمُسَافِرُ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَ مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ فَيُصَلِّيَ بِصَلاَتِهِمْ.

(۸۲۶۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مسافر گھر واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھے گا البتہ اگر وہ کسی شہر میں جائے تو اس شہر والوں کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(۸۲٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ : إِنَّ الصَّلاَةَ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَزِيدَتْ فِي صَلاَةِ الْحَضَرِ وَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ : مَا بَالُ عَائِشَةَ كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَهِيَ تَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ : تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. (مسلم ۶۷۸)

(۸۲۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز کو جوں کا توں باقی رکھا گیا۔ حضرت زہری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بات بھی فرماتی ہیں اور

سفر میں پوری نماز بھی پڑھتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ وہی تاویل کرتی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی ہے، میں نے ان سے نہیں پوچھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی کیا تاویل کی ہے۔

(۷۴۰) فی أهل مَكَّةَ يَقْصُرُونَ إِلَى مِنًى

کیا اہلِ مکہ منیٰ میں قصر کریں گے؟

(۸۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ أَنَّهُمَا كَانَ يَقُولاَنِ : أَهْلُ مَكَّةَ إِذَا خَرَجُوا إِلَى مِنًى قَصَرُوا.

قَالَ : وَكَانَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ يَقُولاَنِ : يُتِمُّونَ.

(۸۲۶۷) حضرت سالم اور حضرت قاسم فرمایا کرتے تھے کہ اہل مکہ جب منیٰ کے لئے نکلیں گے تو قصر کریں گے۔ حضرت عطاء اور حضرت زہری فرمایا کرتے تھے کہ وہ پوری نماز پڑھیں گے۔

(۸۲۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ بِمَكَّةَ فَإِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى قَصَرَ.

(۸۲۶۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں قیام پذیر تھے، جب وہ منیٰ کے لئے جاتے تو قصر کرتے تھے۔

(۸۲۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الصَّلاَةِ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ؟ قَالَ : صَلِّ بِصَلاَتِهِ.

قَالَ : وَسَأَلْت سَالِمًا وَطَاوُوسا فَقَالاَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۲۶۹) حضرت حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے عرفہ میں امام کے ساتھ نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی نماز کے مطابق نماز پڑھو۔ میں نے اس بارے میں حضرت سالم اور حضرت طاوس سے سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(۸۲۷۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بنُ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَصْرُ صَلاَةٍ فِي حَجٍّ.

(۸۲۷۰) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اہل مکہ پر حج کے دوران کوئی قصر نماز نہیں۔

(۷۴۱) فی المسافر إِنْ شَاءَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شَاءَ أَرْبَعًا

جن حضرات کے نزدیک مسافر اگر چاہے تو دو رکعتیں پڑھ لے اور اگر چاہے تو چار

(۸۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتِمُّ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ وَيَصُومُ وَيُفْطِرُ وَيُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ

الْعِشَاءَ. (دارقطنی ۴۵۔ طحاوی ۱۶۴)

(۸۲۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں کبھی قصر نماز پڑھتے تھے اور کبھی پوری، کبھی روزہ رکھتے تھے اور کبھی روزہ نہ رکھتے تھے، ظہر کو تاخیر سے پڑھتے تھے اور عصر کو جلدی، مغرب کو تاخیر سے پڑھتے تھے اور عشاء کو جلدی۔

(۸۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إِنْ صَلَّيْتَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فَالسُّنَّةُ ، وَإِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَالسُّنَّةُ.

(۸۲۷۲) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سفر میں دو رکعتیں پڑھو تو یہ بھی سنت ہے اور اگر چار پڑھو تو یہ بھی سنت ہے۔

(۸۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ :أَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ.

(۸۲۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز پڑھا کرتی تھیں۔

(۸۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُضَيْرٍ ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ :اصْطَحَبَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيْرِ ، فَكَانَ بَعْضُهُمْ يُتِمُّ وَبَعْضُهُمْ يَقْصُرُ وَبَعْضُهُمْ يَصُومُ وَبَعْضُهُمْ يُفْطِرُ، فَلاَ يَعِيبُ هَؤُلاَءِ عَلَى هَؤُلاَءِ ، وَلاَ هَؤُلاَءِ عَلَى هَؤُلاَءِ.

(۸۲۷۴) حضرت ابونجیح مکی کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں اکٹھے جاتے تھے، بعض پوری نماز پڑھتے تھے اور بعض قصر کرتے تھے، بعض روزے رکھتے تھے اور بعض روزے نہیں رکھتے تھے۔ اس کے باوجود کوئی کسی کو برا نہیں کہتا تھا۔

(۸۲۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ قَصْرِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ: إِنْ قَصَرْتَ فَرُخْصَةٌ وَإِنْ شِئْتَ أَتْمَمْتَ.

(۸۲۷۵) حضرت بسطام بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سفر میں قصر کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم قصر کرو تو یہ رخصت ہے اور اگر چاہو تو پوری پڑھ لو۔

(۸۲۷٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ :إِنْ شِئْتَ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ فَأَرْبَع.

(۸۲۷۶) حضرت میمون بن مہران نے حضرت سعید بن مسیب سے سفر میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر چاہو تو دو رکعتیں پڑھ لو اور اگر چاہو تو چار رکعتیں پڑھ لو۔

(۷٤۳) في الرجل يَبْدُو أَيَقْصُرُ الصَّلاَةَ أَمْ لاَ

جو آدمی کسی گاؤں، جنگل یا صحرا کی طرف جائے تو کیا وہ نماز میں قصر کرے گا یا نہیں؟

(۸۲۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :الرَّجُلُ يَبْدُو عَشَرَةَ أَيَّامٍ أَيَقْصُرُ

الصَّلاَۃ ؟ قَالَ : فَقَالاَ : لاَ.

(۸۲۷۷) حضرت اشعث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت محمد سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی دس دن کے لئے کسی گاؤں میں جائے تو کیا وہاں قصر کرے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۸۲۷۸) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، عَنْ حَبِیبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ہَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الْقَوْمِ یَبْدُونَ مِنْ مِصْرِہِمْ إِلَی الْبَرِّیَّۃِ أَیُصَلُّونَ ثِنْتَیْنِ مَا دَامُوا بُدَاۃً حَتَّی یَرْجِعُوا إِلَی مِصْرِہِمْ ؟ قَالَ : لاَ لِیُتِمُّوا الصَّلاَۃَ فِی الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مَا دَامُوا بُدَاۃً.

(۸۲۷۸) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کچھ لوگ اپنے شہر سے گاؤں کی طرف جائیں تو کیا وہ واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، جب تک وہ دیہات کے رہنے والے ہیں وہ قریب اور دور جا کر بھی پوری نماز پڑھیں گے۔

(۷۴۴) فی المسافر یُطِیلُ الْمُقَامَ فِی الْمِصْرِ

اگر کسی مسافر کا شہر میں قیام طویل ہو جائے

(۸۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ أَبِی نَضْرَۃَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ، قَالَ : شَہِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَکَّۃَ ثَمَانَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً لاَ یُصَلِّی إِلاَّ رَکْعَتَیْنِ ، ثُمَّ یَقُولُ لأَہْلِ الْبَلَدِ : صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ.

(۸۲۷۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے مکہ میں اٹھارہ دن قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں سے کہتے کہ ہم مسافر لوگ ہیں تم اپنی نماز پوری کرلو۔

(۸۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ عُبَیْدِ اللہِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَیْثُ فَتَحَ مَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ یَقْصُرُ الصَّلاَۃَ حَتَّی سَارَ إِلَی حُنَیْنٍ.

(ابو داؤد ۱۲۲۴۔ نسائی ۵۱۱)

(۸۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد پندرہ دن قیام فرمایا، آپ نماز میں قصر کیا کرتے تھے پھر آپ حنین کی طرف تشریف لے گئے۔

(۸۲۸۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُولُ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَرَ الصَّلاَۃَ حَتَّی أَتَیْنَا مَکَّۃَ وَأَقَامَ بِہَا عَشْرًا یَقْصُرُ الصَّلاَۃَ حَتَّی رَجَعَ إِلَی الْمَدِینَۃِ. (بخاری ۱۰۸۱۔ مسلم ۱۵)

(۸۲۸۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر نکلے، آپ نے مکہ پہنچنے تک نماز میں قصر کیا، پھر دس دن یہاں قیام کیا اور نماز میں قصر کرتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ واپس پہنچ کر آپ نے قصر کو ترک کر دیا۔

(۸۲۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ.

(۸۲۸۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سترہ دن قیام فرمایا آپ نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنْ أَقَمْتَ فِي بَلَدٍ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ فَاقْصُرِ الصَّلاَةَ.

(۸۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تم نے کسی شہر میں پندرہ دن رہنا ہو تو تم قصر نماز پڑھو۔

(۸۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِسْوَرٍ ، قَالَ : أَقَمْنَا مَعَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ شَهْرَيْنِ ، قَالَ سُفْيَانُ : بِعُمَّانَ ، وَقَالَ مِسْعَرٌ : بِعُمَّانَ ، أَوْ عَمَّانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ وَنَحْنُ نُتِمُّ ، فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ : نَحْنُ أَعْلَمُ.

(۸۲۸۴) حضرت عبد الرحمن بن مسور فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک کے ساتھ عمان میں دو مہینے ٹھہرے۔ وہ نماز میں قصر کیا کرتے تھے اور ہم پوری نماز پڑھا کرتے تھے، ہم نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم زیادہ جانتے ہیں۔

(۸۲۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ يُكَنَّى أَبَا الْمِنْهَالِ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ : إِنِّي أُقِيمُ بِالْمَدِينَةِ حَوْلاً لاَ أَشُدُّ عَلَى سَيْرٍ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۵) حضرت ابو المنہال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں مدینہ میں ایک سال تک قیام کرتا ہوں اور سفر کے لئے سامان نہیں باندھتا تو میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز میں قصر کرو۔

(۸۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ ، قَالَ : قلت لابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّا نُطِيلُ الْقِيَامَ بِالْغَزْوِ بِخُرَاسَانَ فَكَيْفَ تَرَى ؟ فَقَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ أَقَمْتَ عِشْرِينَ سَنَةً.

(۸۲۸۶) حضرت ابو جمرہ نصر بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہمیں خراسان میں جہاد کے لئے زیادہ عرصہ گذارنا پڑتا ہے، ہم نماز کیسے پڑھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو خواہ تمہیں بیس سال قیام کرنا پڑے۔

(۸۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ شَتَى بِكَابُلَ شَتْوَةً ، أَوْ شَتْوَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کابل میں ایک یا دو گرمیاں ٹھہرے، وہاں انہوں نے جمعہ نہیں پڑھا وہ دو رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَقَامَ بِسَابُورَ سَنَةً ، أَوْ سَنَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نیشاپور میں ایک یا دو سال قیام فرمایا وہ دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۸۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ :أُقِيمُ بِكَسْكَرٍ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَأَنَا شِبْهُ الأَهْلِ ، فَقَالَ :صَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۹) حضرت مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ میں کسکر میں ایک یا دو سال تک رہائش پذیر رہتا ہوں اور وہاں رہنے والوں کی طرح ہو جاتا ہوں، اب میں کتنی رکعات پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو۔

(۸۲۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَقَمْتُ مَعَهُ سَنَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بِالسِّلْسِلَةِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا يَا أَبَا عَائِشَةَ ؟ فَقَالَ :الْتِمَاسُ السُّنَّةِ.

(۸۲۹۰) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ میں حضرت مسروق کے ساتھ سلسلہ میں دو سال تک دو رکعتیں پڑھتا رہا، پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ اے ابو عائشہ! آپ کو ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت پر عمل کرنے کے شوق نے۔

(۸۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ بِنَحْوِ ذَلِكَ.

(۸۲۹۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ بِخَوَارِزْمَ سَنَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت علقمہ کے ساتھ خوارزم میں دو سال قیام پذیر رہا وہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ :أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ لَيْلَةً يُصَلِّي صَلاَةَ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ.

(بیہقی ۱۵۲۔ عبدالرزاق ۴۳۳۵)

(۸۲۹۳) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس راتیں قیام فرمایا اور آپ مسافر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ :أَقَامَ عَلْقَمَةُ بِمَرْوَ سَنَتَيْنِ فِي الْغَزْوِ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ.

(۸۲۹۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ مرو میں دو سال تک جہاد کے لئے رہے اور یہاں نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ ، قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَنْ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ الصَّلاَةَ وَمَنْ أَقَامَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

أَتَمَّ. (بخاری ۱۰۸۰۔ ابو داؤد ۱۲۳۳)

(۸۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ دن قیام فرمایا اور آپ نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے سترہ دن قیام کیا وہ نماز میں قصر کرے اور جس نے اس سے زیادہ قیام کرنا ہو وہ پوری نماز پڑھے۔

(٧٤٤) مَنْ قَالَ إذَا أُجْمِعَ عَلَى إقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب اکٹھے پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے گا

(٨٢٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إذَا أَجْمَعَ الرَّجُلُ عَلَى إقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلاَةَ.

(۸۲۹۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مسافر کا جب اکٹھے پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے گا۔

(٨٢٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إذَا أَقَمْت عَشْرًا فَأَتِمَّ.

(۸۲۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھو۔

(٨٢٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ بِنَحْوِهِ.

(۸۲۹۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٨٢٩٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ ابى جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَنْ أَقَامَ عَشْرًا أَتَمَّ.

(۸۲۹۹) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جب دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔

(٨٣٠٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ فِي عَشْرٍ.

(۸۳۰۰) حضرت ابو جعفر دس دن رہنے کے ارادے پر پوری نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٨٣٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إذَا أَجْمَعَ عَلَى إقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَرَّحَ ظَهْرَهُ وَصَلَّى أَرْبَعًا.

(۸۳۰۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی سواری کو چرنے کے لئے چھوڑ دیتے اور چار رکعات پڑھتے۔

(٨٣٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إذَا أَقَمْت أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَتِمَّ الصَّلاَةَ.

(۸۳۰۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب تم نے پندرہ دن سے زیادہ قیام کرنا ہو تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا أَقَمْتَ أَرْبَعًا فَصَلِّ أَرْبَعًا.

(۸۳۰۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب چار دن رہنا ہو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(۸۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حُكَيْمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : إِذَا أَقَمْتَ ثَلاَثًا فَأَتِمَّ الصَّلاَةَ.

(۸۳۰۴) حضرت ابوحکیمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تین دن رہنا ہو تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۳۰٥) قَالَ وَكِيعٌ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا أَجْمَعَ عَلَى مُقَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلاَةَ حِينَ يَدْخُلُ ، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ مَتَى يَخْرُجُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ أَقَامَ حَوْلاً وَهُوَ الْقَوْلُ عِنْدَهُ.

(۸۳۰۵) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کسی جگہ پندرہ دن قیام کرنا ہو وہاں داخل ہونے کے بعد سے پوری نماز پڑھے۔ اور جب خروج کے وقت کا فیصلہ نہ کیا ہو تو دو رکعتیں پڑھتا رہے خواہ ایک سال گذر جائے۔

(۷٤٥) مَنْ قَالَ إِذَا وَضَعَ رَحْلَهُ وَنَزَلَ أَتَمَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص منزل پر پہنچ جائے تو پوری نماز پڑھے

(۸۳۰٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا وَضَعْتَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ فَصَلِّ أَرْبَعًا وَكَانَ طَاوُوس إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى أَرْبَعًا.

(۸۳۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تم زادِ راہ اور سواری کو چھوڑ دو تو پوری نماز پڑھو۔ حضرت طاوس مکہ آ کر چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۳۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا اطْمَأَنَّ صَلَّى أَرْبَعًا ، يَعْنِي إِذَا نَزَلَ.

(۸۳۰۷) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ وہ دو رکعتیں پڑھے گا اور جب اسے اطمینان حاصل ہو جائے تو چار پڑھے گا۔

(۸۳۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى مَاشِيَتِكَ فَأَتِمَّ.

(۸۳۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی منزل پر پہنچ جاؤ تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

(۸۳۰۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۳۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَدِمَ مُسَافِرٌ مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ صَلَّى أَرْبَعًا.

(۸۳۱۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب مسافر کسی شہر میں پہنچ جائے تو چار رکعتیں پڑھے۔

(٧٤٦) مَنْ قَالَ يَجْمَعُ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مسافر دو نمازوں کو جمع کرسکتا ہے

(٨٣١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. (بخاری ۱۱۰۶۔ مسلم ۴۵)

(۸۳۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے راستے میں چل رہے ہوتے تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے تھے۔

(٨٣١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ ، قَالَ : وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ. (بخاری ۵۴۳۔ ابوداؤد ۱۲۰۷)

(۸۳۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعتیں ایک ساتھ اور سات رکعتیں ایک ساتھ پڑھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو الشعثاء! میرا خیال ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز کو تاخیر سے اور عصر کی نماز کو جلدی پڑھا، اور مغرب کو تاخیر سے اور عشاء کو جلدی پڑھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

(٨٣١٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۸۳۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کی نماز کو جمع کیا۔

(٨٣١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ.

(مسلم ۵۲۔ ابوداؤد ۱۱۹۹)

(۸۳۱۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کی نماز کو جمع کیا۔

(٨٣١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلاَ مَطَرٍ ، قَالَ : فَقِيلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : أَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَى أُمَّتِهِ. (احمد ۱/ ۳۴۶۔ ابو یعلی ۲۶۷۰)

(۸۳۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ امت کی آسانی کے لئے۔

(۸۳۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ : الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : الصَّلَاةَ ثَلَاثًا ، فَقَالَ : لَا أُمَّ لَكَ أَنْتَ تُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ ، قَدْ كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَعْنِي فِي السَّفَرِ.

(مسلم ۵۸۔ احمد ۳۵۱)

(۸۳۱۶) حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا۔ وہ خاموش رہے، اس نے پھر کہا نماز کا وقت ہوگیا۔ وہ خاموش رہے، اس نے جب تیسری مرتبہ کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تیرا برا ہو، تو ہمیں نماز سکھاتا ہے، ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔

(۸۳۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَكَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ ، لَمْ يَرْكَبْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ ، فَإِذَا رَاحَ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ صَلَّى الْعَصْرَ ، فَإِنْ سَارَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ قُلْنَا لَهُ : الصَّلَاةَ ، فَيَقُولُ : سِيرُوا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، ثُمَّ يَقُولُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا وَصَلَ ضَحْوَتَهُ بِرَوْحَتِهِ صَنَعَ هَكَذَا. (عبدالرزاق ۴۳۹۵)

(۸۳۱۷) حضرت حفص بن عبیداللہ بن انس کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، جب سورج زائل ہو جاتا اور وہ کسی منزل پر ہوتے تو عصر پڑھنے سے پہلے سوار نہ ہوتے تھے اور جب کوچ کر جاتے اور عصر کا وقت ہو جاتا تو عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

اگر زوالِ شمس سے پہلے وہ کسی منزل سے کوچ کرتے تو ہم ان سے کہتے کہ نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ وہ فرماتے کہ چلتے رہو۔ پھر جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت آتا تو اترتے اور ظہر اور عصر کی نماز کو ادا فرماتے۔ پھر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۳۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَقْبَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الطَّائِفِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْمَغْرِبِ.

(۸۳۱۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف سے واپس آرہے تھے، آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا پھر قیام کیا اور عشاء اور مغرب کی نماز کو جمع کر کے پڑھا۔

(۸۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَسَعْدٌ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ يُؤَخِّرُ مِنْ هَذِهِ وَيُعَجِّلُ مِنْ هَذِهِ وَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ.

(۸۳۱۹) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں اور حضرت سعد مکہ کی طرف گئے، وہ ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔ ایک کو تاخیر سے اور دوسری کو جلدی پڑھتے۔ ان دونوں کو اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔ وہ مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کو جلدی پڑھتے، پھر ان دونوں کو اکٹھے پڑھا کرتے تھے، وہ مکہ پہنچنے تک یونہی کرتے رہے۔

(۸۳۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : صَحِبْتُهُ فِي سَفَرٍ ، فَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۸۳۲۰) حضرت شہاب کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، وہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَا يَجْمَعَانِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۸۳۲۱) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید کے ساتھ سفر کیا، وہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ.

(۸۳۲۲) حضرت عبدالجلیل بن عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کے ساتھ سفر کیا، وہ دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ فِي السَّفَرِ.

(۸۳۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو جلدی پڑھتے، مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کو جلدی پڑھا کرتے تھے۔

(۸۳۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ. (طیالسی ۳۷۶)

(۸۳۲۴) حضرت ہذیل بن شرحبیل اودی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع فرمایا۔

(۸۳۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةً إِلاَّ لِوَقْتِهَا إِلاَّ الْعِشَاءَ وَالْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ جَمَعَهُمَا يَوْمَئِذٍ بِجَمْعٍ ، وَصَلَّى الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. (بخاری ۱۶۸۲۔ ابو داؤد ۱۹۲۹)

(۸۳۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے نہیں دیکھا، البتہ آپ نے مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کی نماز کو اکٹھے پڑھا اور اس دن فجر کی نماز کو اس کے وقت سے پہلے ادا فرمایا۔

(۸۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ.

(۸۳۲۶) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو وہ دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ وَالْمَغْرِبِ فِي السَّفَرِ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۸۳۲۷) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے ظہر اور مغرب کی تاخیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۸۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ وَتَعْجِيلِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۸۳۲۸) حضرت زید ابو اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے مغرب کی تاخیر اور عشاء کی تعجیل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ درست ہے۔

(۸۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ. (احمد ۱۷۹)

(۸۳۲۹) حضرت عمرو بن شعیب کے دادا فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی المصطلق میں دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

(۸۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ ، ثُمَّ يَتَعَشَّى ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ عَلَى إِثْرِهَا ، ثُمَّ يَقُولُ :هَكَذَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. (ابو داؤد ۱۲۲۷۔ نسائی ۱۵۷۱)

(۸۳۳۰) حضرت عمر بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں مغرب کی نماز پڑھتے پھر شام کا کھانا کھاتے پھر فوراً عشاء کی نماز پڑھ لیتے۔ پھر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۳۳۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ.

(طبرانی ۹۸۸۱۔ ابو یعلی ۵۴۱۳)

(۸۳۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دونمازوں کو جمع فرمایا۔

(۷۴۷) من كره الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ

جن حضرات نے دونمازوں کے جمع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے

(۸۳۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ وَأَصْحَابُهُ يَنْزِلُونَ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلاَةٍ فِي السَّفَرِ فَيُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ يَتَعَشَّوْنَ، ثُمَّ يَمْكُثُونَ سَاعَةً، ثُمَّ يُصَلُّونَ الْعِشَاءَ.

(۸۳۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور ان کے ساتھی سفر میں ہر نماز کے لئے الگ پڑاؤ ڈالتے تھے اور مغرب کو اس کے وقت پر پڑھتے، پھر شام کا کھانا کھاتے، پھر کچھ دیر ٹھہرتے پھر عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

(۸۳۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنْ لاَ تَجْمَعُوا بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۸۳۳۳) حضرت ابی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خط آیا انہوں نے اس میں لکھا کہ دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع نہ کرو۔

(۸۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ جَمْعِ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ ، فَكَانَ لاَ يُعْجِبُهُ ذَلِكَ إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۸۳۳۴) حضرت یونس کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے دونمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سوائے عذر کے ایسا کرنا درست نہیں۔

(۸۳۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّ الأَسْوَدَ كَانَ يَنْزِلُ لِوَقْتِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ وَلَوْ عَلَى حَجَرٍ.

(۸۳۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود ہر نماز کے لئے الگ پڑاؤ ڈالتے تھے خواہ پتھر پر نماز پڑھنی پڑے۔

(۸۳۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَا كَانَ إِلاَّ رَاهِبًا إذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلاَةِ نَزَلَ وَلَوْ عَلَى حَجَرٍ.

(۸۳۳۶) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود تو ایک راہب ہی تھے، جب بھی نماز کا وقت آتا وہ پڑاؤ ڈالتے خواہ پتھر پر نماز پڑھنی پڑے۔

(۸۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۸۳۳۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۸۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۸۳۳۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۸۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ سَالِمًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عُمَرَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ :لاَ إِلاَّ أَنْ يَعْجَلَنِي سَيْرٌ.

(۸۳۳۹) حضرت عبد الرحمٰن بن موہب کہتے ہیں کہ میں حضرت سالم کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابو عمر! کیا آپ سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، البتہ اگر مجھے چلنے کی جلدی ہو تو پھر کرتا ہوں۔

(۸۳٤۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :ذُكِرَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ ، فَقَالَ :مَا أَرَى أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ إِلاَّ مِنْ أَمْرٍ.

(۸۳۴۰) حضرت محمد بن سیرین کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت جابر بن زید دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ کسی وجہ سے ہی دو نمازوں کو جمع کرتے ہوں گے۔

(۸۳٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :مَا نَعْلَمُ مِنَ السُّنَّةِ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي حَضَرٍ وَلاَ سَفَرٍ إِلاَّ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ.

(۸۳۴۱) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں سفر و حضر میں دو نمازوں کو جمع کرنا دین کا حصہ نہیں۔ البتہ عرفات میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کیا جائے گا۔

(۷٤۸) في الراعي يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ

کیا چرواہا دو نمازوں کو جمع کر سکتا ہے؟

(۸۳٤۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ :أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ: إِنِّي رَاعِي إِبِلٍ أَطْلُبُهَا حَتَّى إِذَا أَمْسَيْتُ صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ طَرَحْتُ نَفْسِي فَرَقَدْتُ عَنِ الْعَتَمَةِ ، فَقَالَ :لاَ تَنَمْ حَتَّى تُصَلِّيَهَا ، فَإِنْ خِفْتَ أَنْ تَرْقُدَ فَاجْمَعْ بَيْنَهُمَا.

(۸۳۴۲) حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعید بن مسیب کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں اونٹوں کا چرواہا ہوں۔ میں انہیں تلاش کرتا ہوں اور جب شام ہوتی ہے میں مغرب کی نماز پڑھتا ہوں۔ پھر میں اپنے نفس کو آرام دیتا ہوں پھر میں عشاء کی نماز سے پہلے سو جاتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سوؤ اگر تمہیں نیند کا خوف ہو تو دونوں

نمازوں کو جمع کرلو۔

(۸۳۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الْمَرِيضِ يُصَلِّي ، قَالاَ :إِنْ شَاءَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ.

(۸۳۴۳) حضرت عطاء اور حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ مریض اگر چاہے تو دو نمازوں کو جمع کرسکتا ہے۔

(۸۳٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّاعِي يَقْصُرُ ، قَالَ :إِنَّمَا يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ.

(۸۳۴۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ چرواہا سفر کی نماز پڑھے گا۔

(۷٤۹) في الصلاة عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ

جب تلواریں چل رہی ہوں تو نماز کیسے پڑھنی چاہئے؟

(۸۳٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَأَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :أَظُنُّ فِيهِ وَأَصْحَابِهِمْ قَالُوا :إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ وَضَرَبَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقُلْ :سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَتِلْكَ صَلاَتُكَ ، ثُمَّ لاَ تُعِدْ.

(۸۳۴۵) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابو البختری فرماتے ہیں کہ جب تلواریں چل رہی ہوں اور لوگ ایک دوسرے کو مار رہے ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو تم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ لو، یہی تمہاری نماز ہے، پھر نماز کا اعادہ نہ کرو۔

(۸۳٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ :إِذَا كَانَ عِنْدَ الطِّرَادِ وَعِنْدَ سَلِّ السُّيُوفِ أَجْزَأَ الرَّجُلَ أَنْ تَكُونَ صَلاَتُهُ تَكْبِيرًا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلاَّ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ أَجْزَأَتْهُ أَيْنَمَا كَانَ وَجْهُهُ.

(۸۳۴۶) حضرت مجاہد اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب گھڑ سوار ایک دوسرے میں گھسے ہوں اور تلواریں چل رہی ہوں تو آدمی کے لئے نماز کے وقت میں تکبیر کہنا ہی کافی ہے۔ اگر وہ کسی بھی طرف منہ کر کے ایک تکبیر بھی کہہ لے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(۸۳٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي قوله تعالى :﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾ قَالَ :إِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فِي الْمُطَارَدَةِ فَأَوْمِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَاجْعَلِ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۸۳۴۷) حضرت ابراہیم فرمان باری تعالیٰ (ترجمہ) اگر تمہیں خوف ہو تو سوار ہو کر یا پیدل۔ کے بارے میں فرماتے ہیں، جب جنگ کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو جس طرف چاہو رخ کر کے اشارے سے نماز پڑھ لو۔ اور اپنے سجود کو رکوع سے زیادہ جھکا ہوا رکھو۔

(۸۳٤۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ غُرَابٍ وَكَانَ سَيِّدَ النَّمِرِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ هَرِمِ بْنِ حَيَّانَ فِي جَيْشٍ نُقَاتِلُ الْعَدُوَّ ، فَقَالَ هَرِمٌ :لِيَسْجُدْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ سَجْدَةً تَحْتَ جُنَّتِهِ.

(۸۳۴۸) حضرت جابر بن غراب فرماتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں ھرم بن حیان کے ساتھ جنگ کر رہے تھے کہ ھرم نے کہا کہ ہر شخص اپنی ڈھال کے نیچے سجدہ کرلے۔

(٨٣٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا حَضَرَتِ الْمُسَايَفَةُ كَيْفَ يُصَلِّى ؟ فَقَالَ :يُصَلِّى رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ.

(۸۳۴۹) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر دوران قتال نماز کا وقت ہو جائے تو کیسے نماز پڑھی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرف رخ ہو اسی طرف ایک رکعت پڑھے اور دو سجدے کرے۔

(٨٣٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ صَلاَةِ الْمُسَايَفَةِ ، فَقَالاَ :رَكْعَةً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِءُ إِيمَاءً.

(۸۳۵۰) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دورانِ قتال نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اشارے سے جس طرف بھی منہ ہو اسی طرف ایک رکعت پڑھو۔

(٨٣٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :الصَّلاَةُ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ رَكْعَةٌ يُومِءُ إِيمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

(۸۳۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تلواریں چل رہی ہوں تو جس طرف منہ ہو اسی طرف رخ کر کے ایک رکعت پڑھ لو۔

(٨٣٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِى نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :تُجْزِئه تَكْبِيرَةٌ عِنْدَ السَّلَّةِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ.

(۸۳۵۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب قتال کے دوران زیادہ نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو ایک تکبیر ہی کافی ہے۔

(٨٣٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِى صَلاَةِ الْمُسَايَفَةِ :يُومِءُ إِيمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

(۸۳۵۳) حضرت ابن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ جب تلواریں چل رہی ہوں تو جس طرف بھی رخ ہو اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔

(٨٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :تَكْبِيرَتَيْنِ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ.

(۸۳۵۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ قتال کے وقت دو تکبیریں ہیں۔

(٨٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الصَّلاَةُ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ رَكْعَةٌ.

(۸۳۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قتال کے وقت کی نماز ایک رکعت ہے۔

(٨٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :كَانَ ثَابِتُ بْنُ السِّمْطِ ، أَوِ

السَّمْطُ بْنُ ثَابِتٍ فِي مَسِيرٍ فِي خَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّوْا رُكْبَانًا فَنَزَلَ الأَشْتَرُ ، فَقَالَ : مَا لَهُ ؟ قَالُوا : نَزَلَ فَصَلَّى ، قَالَ : مَا لَهُ خَالَفَ خُولِفَ بِهِ.

(۸۳۵۶) حضرت رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ ثابت بن سمط یا سمط بن ثابت ایک جنگ میں تھے کہ نماز کا وقت ہوگیا، لوگوں نے سوار ہونے کی حالت میں نماز پڑھ لی۔ حضرت اشتر اترے اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے کیا کیا؟ آپ کو بتایا گیا کہ انہوں نے اتر کر نماز پڑھی ہے، اشتر نے کہا کہ انہوں نے مخالفت کیوں کی جس پر ان کی مخالفت کی گئی؟

(۷۵۰) فی صلاۃ الْخَوْفِ كَمْ هِيَ

نمازِ خوف کا طریقہ

(۸۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بن صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ ، فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ ، صَفٌّ خَلْفَهُ ، وَصَفٌّ مُوَازِ الْعَدُوِّ ، فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلاَءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلاَءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً.

(احمد ۱/ ۲۳۲۔ عبدالرزاق ۳۵۷)

(۸۳۵۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کی زمین ذی قرد میں نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں باندھیں، ایک صف آپ کے پیچھے تھی اور دوسری دشمن کے سامنے، آپ نے اپنے پیچھے موجود صف کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے ان کی جگہ آ گئے۔ پھر آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی۔

(۸۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةَ الْخَوْفِ.

قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (نسائی ۱۹۱۹۔ ابن خزیمۃ ۱۳۴۵)

(۸۳۵۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بن أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ سَعِيدٌ : أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ ؟ فَقَالَ : حُذَيْفَةُ : أَنَا ، قَالَ : فَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ.

قَالَ سُفْيَانُ : فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. (ابوداؤد ۱۲۴۰۔ احمد ۵/ ۳۹۹)

(۸۳۵۹) حضرت ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی

ہمارے ساتھ تھے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم میں سے کس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ پھر انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(۸۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ: أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِي كَانَ بِالدَّارِ مِنْ أَصْبَهَانَ وَمَا بِهِمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرُ خَوْفٍ وَلَكِنْ أَحَبَّ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ فَجَعَلَهُمْ صَفَّيْنِ ، طَائِفَةٌ مَعَهَا السِّلاَحُ مُقْبِلَةٌ عَلَى عَدُوِّهَا وَطَائِفَةٌ وَرَائَهَا ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَه رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصُوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الآخَرِينَ يَتَخَلَّلُونَهُمْ حَتَّى قَامُوا وَرَائَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَقَامَ الَّذِينَ يَلُونَ وَالآخَرُونَ فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً فَسَلَّمَ بِهِمْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَتَمَّتْ لِلإِمَامِ رَكْعَتَانِ فِي جَمَاعَةٍ وَلِلنَّاسِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ. (طبرانی ۷۔۱۹۷۔ بیہقی ۲۵۳)

(۸۳۶۰) حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اصبہان کے ایک علاقے میں تھے، انہیں دشمن کا بہت زیادہ خوف نہ تھا، لیکن وہ لوگوں کو دین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تعلیم دینا چاہتے تھے۔ پس انہوں نے لوگوں کی دو جماعتیں بنائیں، ایک جماعت کو اسلحہ کے ساتھ دشمن کے سامنے کھڑا کر دیا اور دوسری جماعت کو اپنے پیچھے رکھا، انہوں نے اپنے پیچھے موجود جماعت کو ایک رکعت پڑھائی، پھر وہ الٹے پاؤں دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے سامنے چلے گئے، پھر وہ جماعت آ کر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑی ہو گئی انہوں نے اس جماعت کو دوسری رکعت پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا، پھر وہ لوگ جو پہلی رکعت پڑھ کر دشمن کے سامنے چلے گئے تھے وہ آئے اور انہوں نے ایک رکعت ادا کی، اور دوسروں نے بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر انہوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا، اس طرح امام کی دو رکعتیں پوری ہو گئیں اور دونوں جماعتوں کی امام کے پیچھے ایک ایک رکعت ہو گئی۔

(۸۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبدِ الله ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَجَاءَ الآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلاَءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلاَءِ فَصَلَّوْا لأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمُوا ، ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمُوا. (ابوداؤد ۱۲۳۷۔ احمد ۳۷۵)

(۸۳۶۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی، لوگ دو صفوں میں کھڑے ہوئے، ایک صف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بنائی گئی اور دوسری صف دشمن کی طرف منہ کر کے بنائی گئی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر دوسری جماعت آئی اور ان کی جگہ کھڑی ہو گئی۔ یہ پہلی رکعت پڑھانے والی جماعت دشمن کی طرف چلی گئی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کو ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ ان لوگوں نے اپنی ایک رکعت خود پڑھی، پھر

سلام پھیر دیا۔ پھر دشمن کی طرف چلے گئے اور وہاں موجود جماعت آ گئی انہوں نے اپنی ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔

(۸۳٦۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلاَةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ وَجَاءَ أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ هَؤُلاَءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ. (نسائی ۱۹۳۳۔ احمد ۳/ ۲۹۸)

(۸۳٦۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خوف کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے۔ آپ نے اپنے پیچھے موجود جماعت کو ایک رکعت پڑھائی، پھر دشمن کے سامنے والی جماعت آئی اور ان لوگوں کی جگہ کھڑی ہوگئی، پھر آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوگئیں اور دونوں جماعتوں کی ایک ایک۔

(۸۳٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ،

قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعَهُ مِنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ بِعُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُونَ بِضَجْنَانَ ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَآهُ الْمُشْرِكُونَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَائْتَمَرُوا أَنْ يُغِيرُوا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ صَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا جَمِيعًا وَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي الَّذِينَ بِسِلاَحِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوهِهِمْ ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ رَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي بِسِلاَحِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوهِهِمْ ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي.

قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ، فَكَانَ تَكْبِيرُهُمْ وَرُكُوعُهُمْ وَتَسْلِيمُهُ عَلَيْهِمْ سَوَاءً وَتَنَاصَفُوا فِي السُّجُودِ. قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ فَلَمْ يُصَلِّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ قَبْلَ يَوْمِهِ، وَلاَ بَعْدَهُ. (عبدالرزاق ۴۲۳۵)

(۸۳٦۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عسفان میں تھے اور مشرکین ضجنان میں، جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکین نے آپ کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھا تو ارادہ کیا کہ ان پر حملہ کردیں۔ پھر جب عصر کا وقت ہوا تو آپ نے لوگوں کی اپنے پیچھے دو صفیں بنائیں، جب آپ نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی، جب رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا، جب سجدہ کیا تو آپ کے پیچھے موجود صف نے سجدہ کیا اور دوسری صف کے لوگ دشمن کی طرف منہ کرکے ہتھیار لئے کھڑے رہے۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو دوسری صف نے سجدہ کیا۔ جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور سب لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے موجود صف نے سجدہ کیا، اور دوسری صف کے لوگ دشمن کی

طرف ہتھیار لئے کھڑے رہے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو دوسری صف کے لوگوں نے سجدہ کیا۔
حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ لوگ تکبیر، رکوع اور سلام میں اکٹھے اور سجدوں میں آگے پیچھے تھے۔
حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّیْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے خوف کی نماز نہ اس سے پہلے کبھی پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

(٨٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ. (ابوداؤد ۱۲۲۹۔ ابن حبان ۲۸۷۶)

(۸۳۶۴) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(٨٣٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ ، وَزَادَ فِيهِ كَمَا يَفْعَلُ حَرَسُكُمْ هَؤُلاَءِ بِأُمَرَائِهِمْ. (مسلم ۳۰۸۔ احمد ۳/ ۳۷۴)

(۸۳۶۵) ایک اور سند سے کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ یہی منقول ہے۔

(٨٣٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ.

(۸۳۶۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّیْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز میں دو رکعتیں پڑھائیں، وہ اس طرح پر کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے ایک ایک۔

(٨٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ وَمِسْعَرٌ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلاَةُ الْخَوْفِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ.

(۸۳۶۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز کی ایک ایک رکعت ہے۔

(٨٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى صَلاَةَ الْحَضَرِ أَرْبَعَةً وَالسَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَالْخَوْفِ رَكْعَةً عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(مسلم ۴۷۹۔ ابوداؤد ۱۲۴۱)

(۸۳۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی صَلَّیْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضر کی نماز میں چار اور سفر کی نماز میں دو رکعتیں فرض فرمائی ہیں اور خوف کی ایک رکعت فرض کی ہے۔

(٨٣٦٩) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَضَ اللَّهُ صَلاَةَ الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَصَلاَةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَالْخَوْفِ رَكْعَةً عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ، أَوْ قَالَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۴۷۹۔ احمد ۱/ ۲۴۳)

(۸۳۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی صَلَّیْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضر کی نماز میں چار اور سفر

کی نماز میں دو رکعتیں فرض فرمائی ہیں اور خوف کی ایک رکعت فرض کی ہے۔

(۸۳۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً. قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا ، أَوْ قَائِمًا تُومِىءُ إِيمَاءً.

(بخاری ۹۴۳۔ مسلم ۳۰۶)

(۸۳۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خوف کی نماز پڑھائی، ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے، آپ کے ساتھ موجود جماعت نے ایک رکعت پڑھی پھر وہ دشمن کی طرف چلی گئی، پھر دوسری جماعت آئی اور آپ نے اسے ایک رکعت پڑھائی، پھر دونوں جماعتوں نے بعد میں ایک ایک رکعت کی قضا کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دشمن کا خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو اشارے سے کھڑے ہو کر یا سوار ہو کر نماز پڑھ لو۔

(۸۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : صَلَّيْت صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلاَّ الْمَغْرِبَ ، فَإِنَّهُ صَلاَّهَا ثَلاَثًا.

(۸۳۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی دو دو رکعتیں پڑھی ہیں، البتہ مغرب میں آپ نے تین رکعتیں پڑھائیں۔

(۸۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ ، فَقَالَ : نُبِّئْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الآخَرِينَ فَجَاءَ الآخَرُونَ فَصَلَّوْا فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

(نسائی ۱۹۴۲۔ بیہقی ۲۵۹)

(۸۳۷۲) حضرت حسن سے نمازِ خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک جماعت کو آپ نے نماز پڑھائی اور ایک جماعت دشمن کی طرف رخ کیے کھڑی رہی، آپ نے اپنے پیچھے موجود جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر یہ جماعت دشمن کی طرف چلی گئی اس جماعت نے آکر آپ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(۸۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : أَبَانُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ نُودِيَ

بِالصَّلاَةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ : فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. (مسلم ۳۱۱۔ ابن حبان ۲۸۸۴)

(۸۳۷۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے، جب ہم مقام ذات الرقاع میں پہنچے تو نماز کے لئے اذان ہوگئی۔ آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر وہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور آپ نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چار اور دونوں جماعتوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

(۸۳۷٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : صَلاَةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ ، فَإِنْ أَعْجَلَكَ الْعَدُوُّ فَقَدْ حَلَّ لَكَ الْقِتَالُ وَالْكَلاَمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۸۳۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز کی دو رکعتیں اور چار سجدے ہیں۔ اگر دشمن جنگ کے لئے جلدی کر رہا ہو تو تمہارے لئے دو رکعتوں کے درمیان گفتگو اور قتال کرنا حلال ہے۔

(۸۳۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ السَّلُولِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : إِنْ هَاجَ بِكَ هَيْجٌ فَقَدْ حَلَّ لَكَ الْقِتَالُ وَالْكَلاَمُ ، يَعْنِي فِي الصَّلاَةِ.

(۸۳۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم پر حملہ ہو رہا ہو تو نماز میں کلام اور قتال کرنا حلال ہے۔

(۸۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ أَبَا مُوسَى صَلَّى بِأَصْحَابِهِ بِأَصْبَهَانَ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصُوا وَأَقْبَلَ الآخَرُونَ يَتَخَلَّلُونَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلَّتَا رَكْعَةً رَكْعَةً.

(۸۳۷۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اصبہان میں اپنے ساتھیوں کو خوف کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی رہی اور دوسری دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑی ہوئی، آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور وہ جماعت دشمن کی طرف چلی گئی۔ پھر دوسری جماعت آ گئی اور آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں جماعتوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھی۔

(۸۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الْخَوْفِ ؟ فَقَالَ : كَمَا يَصْنَعُ أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلاَءِ.

(۸۳۷۷) حضرت ابو الزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خوف کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح آج تمہارے یہ امراء کرتے ہیں۔

(۸۳۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَصَلَّى بِهِمْ

النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ ، ثُمَّ قَالَ الْمُشْرِکُونَ : إِنَّ لَہُمْ صَلاَۃً بَعْدَ ہَذِہِ ہِیَ أَحَبُّ إِلَیْہِمْ مِنْ أَمْوَالِہِمْ وَأَبْنَائِہِمْ ، قَالَ : فَصَلَّی بِہِمْ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَفَّہُمْ خَلْفَہُ صَفَّیْنِ ، قَالَ : فَرَکَعَ بِہِمْ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیعًا ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُوسَہُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِی یَلِیہِ وَقَامَ الآخَرُونَ ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُوسَہُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ لِرُکُوعِہِمْ مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ لِرُکُوعِہِمْ مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا فِی مَقَامِ صَاحِبِہِ ، ثُمَّ رَکَعَ وَقَامَ الآخَرُونَ ، فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِہِمْ سَجَدَ الآخَرُونَ ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ.

(نسائی ۱۹۳۷۔ احمد ۴/ ۶۰)

(۸۳۷۸) حضرت ابوعیاش زرقی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عسفان میں دشمن کے سامنے برسرپیکار تھے، مشرکین کی قیادت اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکین نے کہا کہ اس کے بعد ان کی ایک اور نماز ہے جو انہیں ان کے اموال واولاد سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کو ان کے اس ارادے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے لوگوں کو اپنے پیچھے دوصفوں میں تقسیم فرمایا۔ چنانچہ جب آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا۔ جب لوگوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا اور دوسری صف کے لوگ کھڑے رہے، جب پہلی صف نے سجدہ سے سر اٹھایا تو نبی پاک ﷺ کے ساتھ رکوع کر لینے کی وجہ سے اب سجدہ کیا۔ پھر اگلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے آگئی تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکوع کریں۔ پھر پچھلی صف مؤخر ہوگئی اور اگلی صف مقدم، پھر دونوں میں سے ہر ایک دوسری کی جگہ پر کھڑی ہوئی۔ جب وہ سجدے سے فارغ ہوگئے تو دوسری جماعت نے سجدہ کی۔ پھر نبی پاک ﷺ نے سب کو سلام کہا۔

(۸۳۷۹) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ، عَنْ سَہْلِ بْنِ أَبِی حَثْمَۃَ فِی صَلاَۃِ الْخَوْفِ ، قَالَ : یَقُومُ الإِمَامُ إِلَی الْقِبْلَۃِ وَمَعَہُ طَائِفَۃٌ وَطَائِفَۃٌ مُوَاجِہَۃُ الْعَدُوِّ فَیُصَلِّی بِمَنْ مَعَہُ رَکْعَۃً فَإِذَا قَامَ وَقَفَ قَائِمًا وَصَلَّی الَّذِینَ وَرَائَہُ لأَنْفُسِہِمْ رَکْعَۃً وَسَجَدُوا وَسَلَّمُوا ، ثُمَّ ذَہَبُوا حَتَّی یَقُومُوا مَقَامَ إِخْوَانِہِمُ الَّذِینَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَرَجَعَ الآخَرُونَ عَلَی أَعْقَابِہِمْ فَوَقَفُوا خَلْفَ الإِمَامِ فَصَلَّی بِہِمْ رَکْعَۃً أُخْرَی ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَ الَّذِینَ وَرَائَہُمْ فَرَکَعُوا لأَنْفُسِہِمْ وَسَجَدُوا وَسَلَّمُوا.

(بخاری ۴۱۳۱۔ ابوداؤد ۱۲۳۲)

(۸۳۷۹) حضرت سہل بن ابی حثمہ نمازِ خوف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام قبلے کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگا اور اس کے ساتھ ایک جماعت نماز پڑھے گی اور دوسری جماعت دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑی ہوگی۔ وہ اس جماعت کو ایک رکعت پڑھائے گا۔ جب وہ دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو کھڑا رہے یہاں تک کہ اس کے پیچھے موجود جماعت اپنی ایک رکعت پڑھیں۔

گے اور سجدہ کر کے سلام پھیر دیں گے۔ پھر یہ لوگ دشمن کی طرف چلے جائیں گے اور دشمن کے ساتھ پہلے سے موجود جماعت امام کے پیچھے آ کر کھڑی ہو جائے، امام انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے۔ پھر ان کے پیچھے لوگ خود رکوع کریں، سجدہ کریں اور سلام پھیر دیں۔

(۸۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :رَكْعَةٌ كَيْفَ تَكُونُ مَقْصُورَةً وَهُمَا رَكْعَتَانِ.

(۸۳۸۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز میں ایک رکعت پر قصر کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ دو رکعتیں ہیں!

(۸۳۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ قَالَ : صَلاَةُ الْخَوْفِ يَقُومُ الإِمَامُ وَيَصُفُّونَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ ، ثُمَّ يَرْكَعُ الإِمَامُ فَيَرْكَعُ الَّذِينَ يَلُونَهُ ، ثُمَّ يَسْجُدُ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ فَإِذَا قَامَ تَأَخَّرَ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَجَاءَ الآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ فَرَكَعَ بِهِمْ وَسَجَدَ بِهِمْ وَالآخَرُونَ قِيَامٌ ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَقْضُونَ رَكْعَةً رَكْعَةً فَيَكُونُ لِلإِمَامِ رَكْعَتَانِ فِي جَمَاعَةٍ وَيَكُونُ لِلْقَوْمِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ فِي جَمَاعَةٍ وَيَقْضُونَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ.

(۸۳۸۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز میں امام کھڑا ہوگا اور لوگ اس کے پیچھے دو صفیں بنائیں گے۔ پھر امام رکوع کرے گا اور اس کے پیچھے موجود صف کے لوگ بھی رکوع کریں گے۔ پھر امام سجدہ کرے گا اور اس کے ساتھ موجود صف کے لوگ بھی سجدہ کریں گے۔ پھر جب امام دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگا تو اس صف کے لوگ پیچھے ہو جائیں گے اور دوسری جماعت کے لوگ آ کر ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ امام ان کے ساتھ رکوع کرے گا اور سجدہ کرے گا۔ دوسرے لوگ کھڑے رہیں گے، پھر یہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت کی قضا کریں گے، اس طرح جماعت میں امام کی دو رکعتیں اور لوگوں کی ایک ایک رکعت ہوگی، پھر وہ دوسری رکعت کی قضا کریں گے۔

(۸۳۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۳۸۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۵۱) صلاۃ الکسوف کم ھِیَ

سورج گرہن کی نماز کا طریقہ

(۸۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّاسُ :إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا. (بخاری ۱۰۴۱۔ مسلم ۲۳)

(۸۳۸۳) حضرت ابومسعود انصاری عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ سورج کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن ہوا ہے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند اور سورج کو کسی کی زندگی اور کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو۔

(۸۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ نَحْوًا مِنْ صَلاَتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ. (ابو داؤد ۱۱۸۶۔ احمد ۴/ ۲۶۷)

(۸۳۸۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز تمہاری نماز جیسی پڑھی، اس میں رکوع اور سجدہ بھی فرمایا۔

(۸۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ إِحْدَاهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ. (نسائی ۱۸۶۷)

(۸۳۸۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا، آپ اور ہم کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، جب ان میں سے کسی کو گرہن لگے تو مسجدوں کی طرف چل پڑو۔

(۸۳۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(مسلم ۱۸۔ ابو داؤد ۱۱۷۶)

(۸۳۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گرہن کی نماز آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائی۔

(۸۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

(۸۳۸۷) حضرت طاوس کا اپنا قول بھی یہی منقول ہے۔

(۸۳۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَفَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ حِينَ تَجَلَّى عَنِ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا. (بخاری ۱۰۴۴۔ مسلم ۶۱۸)

(۸۳۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوگیا۔ آپ جلدی سے نماز میں مصروف ہوگئے اور اس وقت تک نماز پڑھتے رہے جب تک سورج روشن نہ ہوگیا۔ جب سورج روشن ہوگیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور صدقہ دو۔

(۸۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ : فَكَبِّرُوا وَادْعُوا. (مسلم ۶۱۸)

(۸۳۸۹) ایک اور سند سے مختلف الفاظ کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۸۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّاسُ : إِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ، بَدَأَ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَائَةَ ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَائَةً دُونَ الْقِرَائَةِ الأُولَى ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَقَرَأَ قِرَائَةً دُونَ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ مِنْهَا رَكْعَةٌ إِلاَّ الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ، ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ أَضَاءَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ. (مسلم ۹۔ ابوداؤد ۱۱۷۲)

(۸۳۹۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سورج کو گرہن لگ گیا، لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔ آپ نے سب سے پہلے تکبیر کہی پھر قراءت کی اور لمبی قراءت کی، پھر قیام کے برابر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا، پھر پہلی قراءت سے کم قراءت کی، پھر قیام کے برابر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دوسری قراءت سے کم قراءت کی، پھر اس قیام کے برابر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدوں کے لئے جھک گئے اور دو سجدے کئے، پھر کھڑے ہو کر تین رکوع فرمائے، ہر رکوع سے پہلے رکوع اس سے زیادہ لمبا ہوتا تھا۔ اور آپ کے رکوع آپ کے سجدوں کے برابر ہوتے تھے۔ پھر آپ پیچھے آئے اور آپ کے پیچھے صفوں میں کھڑے لوگ بھی پیچھے آئے، یہاں

تک کہ خواتین تک پہنچ گئیں۔ پھر آپ آگے ہوئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی آگے ہوئے یہاں تک کہ آپ اپنی جگہ آ کھڑے ہوئے۔ پھر جب سورج روشن ہوگیا تو آپ نے نماز کو مکمل فرمالیا اور پھر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو ان کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

(۸۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۳۹۱) حضرت سائب بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۸۳۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عَلِيًّا صَلَّى فِي الْكُسُوفِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۸۳۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گرہن کی نماز دس رکوعات اور چار سجدوں کے ساتھ ادا فرمائی۔

(۸۳۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُوس: أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَصَلَّى عَلَى صُفَّةِ زَمْزَمَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعُ سَجَدَاتٍ.

(۸۳۹۳) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوگیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے پاس دو رکعتیں پڑھائیں اور ہر رکعت میں چار سجدے کئے۔

(۸۳۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوِ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ. (بخاری ۱۰۴۰۔ نسائی ۱۸۴۷)

(۸۳۹۴) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج یا چاند کو گرہن لگا تو آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو ان کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

(۸۳۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَصَلاَتِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَ.

(۸۳۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ جب سورج گرہن ہو تو اس کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

(۸۳۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَجَلاَّنِي الْغَشْيُ ، قَالَ: قَالَتْ: فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتْ. (بخاری ۸۶۔ مسلم ۶۲۴)

(۸۳۹۶) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھی کہ میں بے ہوش ہوگئی۔ آپ نے سورج کے روشن ہونے کے بعد نماز کو مکمل فرمایا۔

(۸۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ كُسُوفَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَة. (بزار ۱۳۷۱۔ طبرانی ۱۰۹۴)

(۸۳۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چاند اور سورج کو گرہن لگنا اللہ کی ایک نشانی ہے، جب ایسا ہو تو نماز پڑھو۔

(۸۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا ، فَقُلْتُ : وَاللَّهِ لأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلاَة رَافِعًا يَدَيْهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا ، قَالَ : فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَالَ قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(مسلم ۲۷۔ ابو داؤد ۱۱۸۸)

(۸۳۹۸) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، اس وقت میں تیر اندازی کر رہا تھا، میں نے ان تیروں کو پھینکا اور بھاگا تاکہ دیکھ سکوں کہ رسول اللہ ﷺ سورج گرہن کے موقع پر کیا حکم فرماتے ہیں۔ میں حاضر ہوا تو آپ نماز میں اپنے ہاتھوں کو بلند کئے کھڑے تھے۔ آپ نے اس میں اللہ کی تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل بیان کی پھر دعا کی۔ یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ جب سورج روشن ہوا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

(۸۳۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ : أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمًا خُطْبَةً لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ سَمُرَةُ : بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلاَمٌ مِنَ الأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ ، فَقَالَ أَحَدُنَا لصاحبه : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَتُحْدِثَنَّ هَذِهِ الشَّمْسُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا ، فَقَالَ : فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ مُحْتَفِلٌ ، قَالَ : وَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلاَةٍ قَطُّ لاَ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلاَةٍ قَطُّ لاَ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ، قَالَ : ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ.

(ابو داؤد ۱۱۷۷۔ نسائی ۱۸۶۹)

(۸۳۹۹) حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضر تھا، انہوں نے ذکر کیا کہ میں اور ایک انصاری لڑکا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شکار کو نشانہ بنا رہے تھے کہ سورج افق سے دیکھنے والے کی آنکھ کے لئے دو یا تین نیزوں کے برابر رہ گیا۔ وہ تنومہ نامی کالی بوٹی کی طرح کالا ہوگیا۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو مسجد چلتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں اپنی امت سے ضرور کوئی بات فرمائیں گے۔ ہم فوراً مسجد کی طرف گئے تو دیکھا کہ مسجد میں لوگوں کا رش ہے اور لوگ جمع ہیں۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسجد جانے کے لئے تشریف لائے تو ہمیں آپ کے ساتھ جانا نصیب ہوگیا۔ آپ آگے بڑھے اور آپ نے لوگوں کو اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ اتنی لمبی نماز کبھی نہ پڑھائی تھی۔ ہم نے اس میں آپ کی آواز نہیں سنی۔ پھر آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ اتنا لمبا سجدہ آپ نے کبھی نہ کیا تھا۔ ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ آپ نے دوسری رکعت میں بھی یوں ہی کیا۔ جب آپ دوسری رکعت کے قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو سورج روشن ہوگیا۔ پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(۸٤۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :صَلاَةُ الآيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۸۴۰۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سورج اور چاند گرہن میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

(۸٤۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُهَرْوِلُ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي كُسُوفٍ وَمَعَهُ نَعْلاَهُ.

(۸۴۰۱) حضرت عاصم بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سورج گرہن کے وقت مسجد کی طرف بھاگ کر جا رہے تھے، آپ کے ساتھ آپ کی جوتیاں بھی تھیں۔

(۸٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَبِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْكُسُوفِ.

(۸۴۰۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ گرہن کی نماز میں دو دو رکعتیں پڑھی جائیں گی۔

(۸٤۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ بْنِ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ : كَانَتْ بِالْكُوفَةِ ظُلْمَةٌ فَجَاءَ هُنَيُّ بْنُ نُوَيْرَةَ مَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ حَتَّى دَخَلاَ عَلَى تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ، فَوَجَدَاهُ يُصَلِّي ، قَالَ :فَقَالَ لَهُمَا :ارْجِعَا إِلَى بُيُوتِكُمَا وَصَلِّيَا حَتَّى يَنْجَلِيَ مَا تَرَوْنَ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُؤْمَرُ بِذَلِكَ.

(۸۴۰۳) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوفہ میں اندھیرا ہوگیا، اس پر حضرت ھنی بن نویرہ آئے ان کے ساتھ ان کے ایک ساتھی بھی تھے۔ وہ دونوں حضرات حضرت تمیم بن حذلم کے پاس گئے۔ حضرت تمیم بن حذلم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ ان دونوں حضرات نے تمیم بن حذلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور اس وقت تک نماز پڑھو جب تک سورج روشن نہ ہو جائے۔ کیونکہ اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

(۸٤۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إِذَا فَزِعْتُمْ مِنْ أُفُقٍ مِنْ

آفَاقِ السَّمَاءِ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

(۸۴۰۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ جب آسمان کے افق میں کچھ تبدیلی نظر آئے تو فوراً نماز پڑھو۔

(۸٤٠٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : فَزِعَ النَّاسُ فِي انْكِسَافِ شَمْسٍ ، أَوْ قَمَرٍ ، أَوْ شَيْءٍ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : عَلَيْكُمْ بِالْمَسْجِدِ ، فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ.

(۸۴۰۵) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ کہتے ہیں کہ لوگ سورج گرہن، چاند گرہن یا ایسی کسی صورت میں گھبرا گئے تو حضرت شعبی نے فرمایا کہ مسجد میں جاؤ کیونکہ اس موقع پر مسجد میں جانا سنت ہے۔

(۸٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي الْكُسُوفِ.

(۸۴۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم گرہن میں دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔

(۸٤٠٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ : فِي صَلَاةِ الْكُسُوف ، قَالَ : يَقُومُ فَيَقْرَأُ وَيَرْكَعُ ، فَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ ، فَإِنْ كَانَ لَمْ يَنجَلِ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ ، فَإِنْ كَانَ لَمْ يَنجَلِ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا قَالَ . سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ ، فَإِنْ كَانَ انْجَلَى سَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ فَشَفَعَهَا بِرَكْعَةٍ ، وَإِنْ لَمْ يَنْجَلِ لَمْ يَسْجُدْ أَبَدًا حَتَّى تَنْجَلِي مَتَى مَا تَجَلَّى ، ثُمَّ إِنْ كَانَ كُسُوفٌ بَعْدُ لَمْ يُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ.

(۸۴۰۷) حضرت علاء بن زیاد چاند گرہن کی نماز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام قیامت میں قراءت کرے گا اور رکوع کرے گا۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو چاند کی طرف دیکھے۔ اگر چاند روشن نہ ہوا تو قراءت کرے پھر رکوع کرے پھر سر اٹھائے۔ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو چاند کی طرف دیکھے، اگر روشن نہ ہوا ہو تو قراءت کرے پھر رکوع کرے پھر سر اٹھائے، جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو چاند کی طرف دیکھے۔ اگر وہ روشن ہو گیا ہو تو سجدہ کرے، پھر کھڑا ہو کر اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے۔ اگر چاند روشن نہ ہوا ہو تو اس وقت تک سجدہ نہ کرے جب تک چاند کا کچھ حصہ روشن نہ ہو جائے۔ پھر اگر اس کے بعد دوبارہ گرہن ہو جائے تو یہ نماز نہ پڑھے۔

(۸٤٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْبَصْرَةِ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ أَمِيرٌ عَلَيْهَا فَقَامَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَائَةَ ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : هَكَذَا صَلَاةُ الْآيَاتِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ فِيهِمَا ؟ قَالَ : بِالْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ.

(۸۴۰۸) حضرت ابو ایوب ہجری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں سورج گرہن ہو گیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وہاں کے امیر تھے۔ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں طویل قراءت فرمائی۔ پھر لمبا رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت

میں بھی یونہی کیا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ گرہن کے موقع پر رسول اللہ ﷺ یونہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا ان رکعتوں میں آپ ﷺ نے کون سی سورتوں کی قراءت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کی۔

(٨٤٠٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ :أَنَّهُ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ وَلَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ. (بخاری ۱۰۴۵۔ مسلم ۲۰)

(۸۴۰۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوگیا تو اعلان ہوا کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے۔ اس نماز میں آپ نے ایک سجدے کے ساتھ دو رکوع کئے، پھر کھڑے ہوئے اور ایک سجدے کے ساتھ دو رکوع کئے۔ پھر سورج روشن ہوگیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس سے لمبے سجدے اور اس سے لمبے رکوع کبھی نہیں کئے۔

(٨٤١٠) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ :سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ :انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ، فَقَالَ النَّاسُ : انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ.

(بخاری ۶۱۹۹۔ احمد ۴/ ۲۴۹)

(۸۴۱۰) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو لوگوں نے کہا کہ سورج کو حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے گرہن لگا ہے۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی زندگی اور موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ان کو گرہن لگا دیکھو تو اس وقت تک دعا اور نماز میں مصروف رہو جب تک یہ روشن نہ ہو جائیں۔

(۷۵۲) ما يقرأ بِهِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز میں کہاں سے تلاوت کی جائے؟

(٨٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فِي إِحْدَاهُمَا بِالنَّجْمِ.

(۸۴۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سورج گرہن کی نماز میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ایک میں سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی۔

(۸٤۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنِ الْمَاجِشُونِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَرَأَ فِي كُسُوفٍ : ﴿سَأَلَ سَائِلٌ﴾.

(۸۴۱۲) حضرت ماجشون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابان بن عثمان کو سنا انہوں نے سورج گرہن کی نماز میں سورۃ المعارج کی تلاوت کی۔

(۸٤۱۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حِينَ انْكَسَفَ الْقَمَرُ مِثْلَ صَلاَتِنَا هَذِهِ فِي رَمَضَانَ ، قَالَ وَقَرَأَ أَوَّلَ شَيْءٍ قَرَأَ ﴿يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ﴾ .

(۸۴۱۳) حضرت عبد اللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے چاند گرہن کی نماز ہمیں رمضان کی نماز کی طرح پڑھائی اور سورۃ یٰس سے تلاوت شروع کی۔

(۸٤۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي زَلْزَلَةٍ كَانَتْ بِالشَّامِ ، أَنِ اخْرُجُوا يَوْمَ الإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ كَذَا وَكَذَا وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُخْرِجَ صَدَقَةً فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾.

(۸۴۱۴) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہمیں شام کے زلزلے کے بارے میں خط لکھا کہ فلاں مہینے دوسری تاریخ کو باہر نکلو اور جو تم میں سے صدقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ صدقہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے پاکی حاصل کی اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی۔

(۷۵۴) فی الجهر بِالْقِرَائَةِ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کی جائے گی یا آہستہ آواز سے؟

(۸٤۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ ، وَلاَ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

(ترمذی ۵۶۲۔ نسائی ۱۸۸۲)

(۸۴۱۵) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں گرہن کی نماز پڑھائی اور ہمیں آپ کی آواز نہیں سنائی دی۔

(٨٤١٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ :أَنَّ عَلِيًّا جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِي الْكُسُوفِ.

(۸۴۱۶) حضرت حنش کنانی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورج گرہن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کی۔

(٧٥٤) في الصلاة إذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ بَعْدَ الْعَصْرِ

اگر عصر کے بعد سورج گرہن ہو تو نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟

(٨٤١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ الْكُسُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَامُوا فَذَكَرُوا رَبَّهُمْ ، وَلاَ يُصَلُّونَ.

(۸۴۱۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر عصر یا فجر کے بعد سورج گرہن ہو تو لوگ کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کریں گے، نماز نہیں پڑھیں گے۔

(٨٤١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي وَقْتٍ لاَ تَحِلُّ فِيهِ الصَّلاَة ، قَالَ :يَدْعُونَ.

(۸۴۱۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت میں سورج گرہن ہو جس میں نماز حلال نہیں، تو وہ دعا مانگیں گے۔

(٧٥٥) في الصلاة فِي الزَّلْزَلَةِ

زلزلے کی نماز کا بیان

(٨٤١٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى بِهِمْ فِي زَلْزَلَةٍ كَانَتْ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ رَكَعَ فِيهَا سِتًّا.

(۸۴۱۹) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو زلزلہ کی نماز پڑھائی جس میں انہوں نے چار سجدے کئے اور چھ رکوع کئے۔

(٨٤٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، قَالَ :زُلْزِلَتِ الْمَدِينَةُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكُمْ يَسْتَعْتِبُكُمْ فَأَعْتِبُوهُ.

(۸۴۲۰) حضرت شہر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینے میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا رب تمہیں خیر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے لہٰذا تم خیر کی طرف لگ جاؤ۔

(٨٤٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَتْ :زُلْزِلَتِ الأَرْضُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ حَتَّى اصْطَفَقَتِ السُّرُرُ فَوَافَقَ ذَلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَدْرِ ، قَالَتْ :فَخَطَبَ عُمَرُ

لِلنَّاسِ فَقَالَ :أَحدَثتُم لَقَدْ عَجِلتُمْ ، قَالَت :وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ قَالَ :لَئِنْ عَادَتْ لأَخْرُجَنَّ مِنْ بَيْنِ ظَهْرَانِيكُمْ.

(۸۴۲۱) حضرت صفیہ بنت ابی عبید فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مرتبہ اتنا زلزلہ آیا کہ چار پائیاں ہلنے لگیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے انہیں اس زلزلہ کا بالکل احساس نہیں ہوا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم نے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کی ہیں اور تم نے بہت جلدی کی ہے۔ حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ میرے علم کے مطابق انہوں نے اس کے بعد صرف اتنا فرمایا کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو میں تمہارے درمیان سے نکل جاؤں گا۔

(۷۵۶) مَنْ كَانَ يُصَلِّي صَلاَةَ الاِسْتِسْقَاءِ

جو حضرات نمازِ استسقاء (بارش طلب کرنے کی نماز) پڑھا کرتے تھے

(۸۴۲۲) وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الاِسْتِسْقَاءِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلاً مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَسِّلاً ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ. (ترمذی ۵۵۸۔ ابوداؤد ۱۱۶۰)

(۸۴۲۲) حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک امیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں سوال کروں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے خود اس بارے میں سوال کیوں نہیں کیا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تواضع کے ساتھ، بغیر زینت اختیار فرمائے، خشوع وتضرع کے ساتھ، آہستہ آہستہ چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے اس طرح نماز پڑھائی جس طرح آپ عید کی نماز پڑھایا کرتے تھے، لیکن اس میں خطبہ نہ دیا۔

(۸۴۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى نَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ.

(۸۴۲۳) حضرت حارثہ بن مضرب عبدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے، انہوں نے ہمیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے دو رکعتیں پڑھائیں۔

(۸۴۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ نَسْتَسْقِي ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَخَلْفَهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ.

(۸۴۲۴) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن یزید انصاری کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے، انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے تھے۔

(٨٤٢٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ :أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ بَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ :وَرَأَيْتُهُ اسْتَسْقَى فَحَوَّلَ رِدَائَهُ.

(٨٤٢٥) حضرت محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ بارش کی دعا میں شرکت کی، انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی اور چادر کو پلٹ کر بارش کے لئے دعا مانگی۔

(٨٤٢٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، وَوَلَّى ظَهْرَهُ النَاس ، وَحَوَّلَ رِدَائَهُ ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ. (بخاری ١٠٢٥۔ ابوداؤد ١١٥٥)

(٨٤٢٦) حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش کی دعا کے لئے گیا۔ آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا اور اپنی پشت کو لوگوں کی طرف کیا، اپنی چادر کو پلٹا اور دو رکعت نماز پڑھائی جس میں اونچی آواز سے قراءت فرمائی۔

(٨٤٢٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي ، فَلَمَّا دَعَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ. (بخاری ١٠٢٨۔ مسلم ٦١١)

(٨٤٢٧) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش کی دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف گیا، جب آپ نے دعا کی قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنی چادر کو پلٹ لیا۔

(٧٥٧) مَنْ قَالَ لاَ يُصَلِّي فِي الاِسْتِسْقَاءِ

جو حضرات استسقاء کی نماز نہ پڑھا کرتے تھے

(٨٤٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَسْتَسْقِي فَمَا زَادَ عَلَى الاِسْتِغْفَارِ.

(٨٤٢٨) حضرت ابومروان اسلمی کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے، انہوں نے صرف استغفار کی دعا کی۔

(٨٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ : ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ ، ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا :يَا

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوِ اسْتَسْقَيْتَ ، فَقَالَ :لَقَدْ طَلَبْتُهُ بِمَجَادِيحِ السَّمَاءِ الَّتِي يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْقَطْرُ.

(۸۴۲۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارش کی دعا کے لئے نکلے اور آپ نے منبر پر چڑھ کر یہ آیات پڑھیں (ترجمہ) اپنے رب سے استغفار کرو، سورۃ نوح ۱۰ سے ۱۲ پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ بارش کے لئے دعا کرتے تو اچھا ہوتا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے اس جگہ سے طلب کیا جہاں سے بارش برستی ہے۔

(۸٤۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :خَرَجَ أُنَاسٌ مَرَّةً يَسْتَسْقُونَ وَخَرَجَ إِبْرَاهِيمُ مَعَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغُوا قَامُوا يُصَلُّونَ فَرَجَعَ إِبْرَاهِيمُ ، وَلَمْ يُصَلِّ مَعَهُمْ.

(۸۴۳۰) حضرت اسلم عجلی فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک مرتبہ بارش کی دعا کرنے نکلے، حضرت ابراہیم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابراہیم نے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی بلکہ واپس آگئے۔

(۸٤۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ يَسْتَسْقِي ، قَالَ : فَصَلَّى الْمُغِيرَةُ فَرَجَعَ إِبْرَاهِيمُ حَيْثُ رَآهُ صَلَّى.

(۸۴۳۱) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت مغیرہ بن عبداللہ ثقفی کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے۔ حضرت مغیرہ نماز پڑھنے لگے تو حضرت ابراہیم انہیں نماز پڑھتا دیکھ کر واپس آگئے۔

(۷۵۸) الركوع والسجود أَفْضَلُ أَوِ الْقِيَامُ

رکوع وسجود افضل ہیں یا قیام؟

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :

(۸٤۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلاَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :طُولُ الْقُنُوتِ. (مسلم ۵۲۰۔ ابن ماجه ۱۴۲۱)

(۸۴۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا لمبے قیام والی۔

(۸٤۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الصَّلاَةِ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ :أَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

(۸۴۳۳) ایک صحابی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنی دیر قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک ورم آلود ہو جاتے، آپ سے کسی نے اس بارے میں کمی کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

(٨٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (بخاری ۴۸۳۶۔ مسلم ۷۹)

(۸۴۳۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٨٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : طُولُ الْقِيَامِ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۸۴۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ لمبا قیام مجھے رکوع وسجود کی کثرت سے زیادہ پسند ہے۔

(٨٤٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ : سَمِعت أَبَا مِجْلَزٍ ، أَوْ سَأَلْتُ أَبَا مِجْلَزٍ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ أَطُولُ الْقِرَائَةِ أَحَبُّ إلَيْك ، أَوْ كَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَلْ طُولُ الْقِرَائَةِ.

(۸۴۳۶) حضرت حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومجلز سے تہجد کی نماز کے بارے میں سوال کیا کہ لمبی قراءت آپ کو زیادہ پسند ہے یا زیادہ رکوع وسجود؟ انہوں نے فرمایا لمبی قراءت مجھے زیادہ پسند ہے۔

(٨٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لاَ تُطِيلُ الْقِرَائَةَ فِي الصَّلاَةِ فَيَعْرِضُ لَكَ الشَّيْطَانُ فَيَفْتِنُكَ.

(۸۴۳۷) حضرت یحییٰ بن رافع فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ نماز میں لمبی قراءت نہ کرو ورنہ شیطان تمہیں فتنے میں ڈال دے گا۔

(٨٤٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَنَّ رَجُلاً أَتَى إلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقَالَ : أَيْنَ أَبُو ذَرٍّ ؟ فَقَالُوا : هُوَ فِي سَفْحِ ذَلِكَ الْجَبَلِ فِي غُنَيمَةٍ لَهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي وَإِذَا هُوَ يُقِلُّ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، قَالَ : فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ : يَا أَبَا ذَرٍّ رَأَيْتُك تُصَلِّي تُقِلُّ الْقِيَامَ وَتُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، فَقَالَ : إنِّي حُدِّثْتُ أَنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.

(۸۴۳۸) حضرت سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ ابوذر کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ہیں۔ میں ان کے پاس آیا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ قیام کو مختصر رکھتے اور رکوع وسجود زیادہ کر رہے تھے۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے عرض کیا اے ابوذر! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نماز میں قیام کو مختصر رکھتے اور رکوع وسجود زیادہ کرتے تھے، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے ایک درجہ کو بڑھا دیتے ہیں اور اس سے ایک گناہ کو کم کردیتے ہیں۔

(٨٤٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الأَسْلَمِيِّ ؛ أَنَّ غُلاَمًا مِنْ أَسْلَمَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفَّ لَهُ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ا ى أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ ، أَوْ يَجْعَلَنِي فِي شَفَاعَتِكَ ، قَالَ: نَعَمْ، وَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُودِ. (مسلم ٢٢٦. ١٣١٤)

(۸۴۳۹) حضرت ابومصعب اسلمی کہتے ہیں کہ اسلم ا بی پاک ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے جنت میں داخل کردے یا مجھے آپ کی شفاعت نصیب کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، تم زیادہ سجدوں کے ذریعے میری مدد کرو۔

(٨٤٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي حَتَّى تَجْلِسَ امْرَأَتُهُ تَبْكِي خَلْفَهُ.

(۸۴۴۰) حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق اتنی لمبی نماز پڑھتے تھے کہ ان کے پیچھے ان کی اہلیہ بیٹھ کر رونے لگتی تھیں۔

(٨٤٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّكَ مَا دُمْتَ فِي صَلاَةٍ تَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ وَمَنْ يُكْثِرْ قَرْعَ بَابِ الْمَلِكِ يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ.

(۸۴۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم نماز میں ہوتے ہو تو تم بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہوتے ہو اور جو زیادہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھول ہی دیا جاتا ہے۔

(٨٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :طُولُ الْقِيَامِ فِي الصَّلاَةِ أَفْضَلُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۸۴۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لمبا قیام رکوع وسجود سے افضل ہے۔

(٨٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَعَجِّلْهُ ، وَإِذَا أَتَاكَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ :إِنَّكَ تُرَائِي فَزِدْهَا طُولاً.

(۸۴۴۳) حضرت حارث بن قیس فرماتے ہیں کہ جب تم کسی بھلائی کا ارادہ کرلو تو اسے جلدی سے کر گذرو، جب تمہارے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو تو ریاکار ہے۔ اس صورت میں تم قیام کو اور لمبا کردو۔

(٧٥٩) الرجل يأكل ويشرب في الصَّلاَة

اگر ایک آدمی نے نماز میں کچھ کھالیا یا پی لیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(٨٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي الصَّلاَةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلاَةَ.

(۸۴۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے نماز میں کچھ کھالیا یا پی لیا تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨٤٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ :سُئِلَ طَاوُس عَنِ الشُّرْبِ فِي

الصَّلَاۃ ؟ قَالَ : لَا .

(۸۴۴۵) حضرت طاوس سے نماز میں پینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں۔

(۸٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُمَا كَرِهَا الشُّرْبَ فِي الصَّلَاةِ.

(۸۴۴۶) حضرت حجاج اور حضرت ابراہیم نے نماز میں پینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸٤٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَا يَحِلُّ الأَكْلُ فِي الصَّلَاةِ.

(۸۴۴۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نماز میں کھانا جائز نہیں۔

(۸٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۸۴۴۸) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران پینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۷٦۰) الرجل يصلي وَهُوَ يَمْشِي

کیا آدمی چلتے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۸٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ ، قَالَ : فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ وَذَلِكَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ دُونَهُ مُحَاوَلَةٌ أَوْ مُزَاوَلَةٌ ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِي. (ابوداؤد ۱۲۴۳۔ احمد ۳/ ۴۹۶)

(۸۴۴۹) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن اُنیس کو خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اس کے پاس پہنچا تو یہ عصر کا وقت تھا، مجھے خوف تھا کہ مجھے اس تک پہنچنے کے لئے کچھ کوشش کرنی پڑے گی، لہٰذا میں نے چلتے ہوئے نماز پڑھ لی۔

(۸٤٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا أَقْبَلَ مِنَ الْبُطْحَاءِ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَرَأَ سَجْدَةً فَسَجَدَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَطَاءٍ ، قَالَ : وَمَا تَعْجَبُ مِنْ ذَا ؟ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ وَهُمْ يَمْشُونَ.

(۸۴۵۰) حضرت ابو الصہباء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو دیکھا وہ بطحاء سے آرہے تھے، جب وہ مسجد حرام پہنچے تو انہوں نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے اس بات کا حضرت عطاء سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب چلتے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸٤٥۱) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ

يَمْشِي ؟ قَالَ :لَا بَأْسَ يُومِيءُ إِيمَاءً.

(۸۴۵۱) حضرت سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے سوال کیا کہ کوئی شخص چلتے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اشارے سے نماز پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٨٤٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيُصَلِّي وَهُوَ يَسْعَى ، يَعْنِي فِي الْحَرْبِ.

(۸۴۵۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جنگ میں ہم چلتے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٨٤٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ :أَنَّهُ صَلَّى وَهُوَ مُمْسِكٌ بِعَنَانِ دَابَّتِهِ وَهُوَ يَمْشِي.

(۸۴۵۳) حضرت ازرق بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ نے اپنی سواری کی لگام تھامے ہوئے چلتے ہوئے نماز پڑھی ہے۔

(٧٦١) الرجل يردد الآيَةَ فِي الصَّلاَةِ

کیا آدمی نماز میں ایک آیت کو بار بار دہرا سکتا ہے؟

(٨٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قُدَامَةُ الْعَامِرِيُّ ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى أَصْبَحَ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ ، فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (نسائی ۱۰۸۳۔ احمد ۵/ ۱۷۰)

(۸۴۵۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی (ترجمہ) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اگر تو انہیں معاف کردے تو تو غالب، حکمت والا ہے۔

(٨٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يُرَدِّدُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الأَغْلاَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلاَسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ﴾.

(۸۴۵۵) حضرت سعید بن عبید طائی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان میں حضرت سعید بن جبیر نماز پڑھتے ہوئے اس آیت کو دہرا رہے تھے (ترجمہ) وہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور گھسیٹے جائیں گے یعنی کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

(٨٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ﴾.

(۸۴۵۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری نے اس آیت کو بار بار دہرایا ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ﴾ (ترجمہ) وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوں گے؟

(٨٤٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نُسَيْرِ أَبِي طُعْمَةَ مَوْلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يُصَلِّي فَمَرَّ بِهَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ حَتَّى خَتَمَهَا يُرَدِّدُهَا حَتَّى أَصْبَحَ.

(۸۴۵۷) حضرت نسیر بن ابی طعمہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نماز پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے (ترجمہ) وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوں گے؟ تو صبح تک اسے ہی دہراتے رہے۔

(٨٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ : قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فِي عَامِ الْفَتْحِ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِي قِرَائَتِهِ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : وَلَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَائَتَهُ. (بخاری ۴۲۸۱۔ مسلم ۲۳۹)

(۸۴۵۸) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال اپنی سواری پر بار بار سورۃ الفتح کی تلاوت فرماتے رہے۔ حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے لوگوں کے جمع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں قراءت کا انداز بتاتا۔

(٨٤٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يُرَجِّعُوا بِالآيَةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(۸۴۵۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ اسلاف کو یہ بات پسند تھی کہ رات کے آخری حصہ میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھیں۔

(٨٤٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : أُرَاهُ عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقِفَ الرَّجُلُ عِنْدَ الآيَةِ فَيُرَدِّدُهَا.

(۸۴۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی ایک آیت پر ٹھہر جائے اور اسے بار بار پڑھے۔

(٧٦٢) فی قوله تعالی (وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا)

ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کی تفسیر

(٨٤٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قوله تعالى : ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالَ : فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۸۴۶۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز سے ہے۔

(٨٤٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، أُخبرنا عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : فِي خُطْبَةِ الإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۸۴۶۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق جمعہ کے دن امام کے خطبہ سے ہے۔

(٨٤٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

(۸۴۶۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز اور ذکر سے ہے۔

(٨٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْث ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ . وَعَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ : فِي قوله تعالى : ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالُوا : فِي الصَّلاَةِ.

(۸۴۶۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز سے ہے۔

(٨٤٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ : عِنْدَ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

(۸۴۶۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز اور ذکر سے ہے۔

(٨٤٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلاَةِ فَنَزَلَتْ : ﴿وَإِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ ، قَالُوا : هَذَا فِي الصَّلاَةِ.

(۸۴۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَإِذَا قُرِیءَ

الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) اس پر کہا گیا کہ یہ نماز کے بارے میں ہے۔

(٨٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ فَنَزَلَ : ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾.

(۸۴۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں قراءت فرمارہے تھے کہ ایک آدمی بھی قراءت کرنے لگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو)

(٨٤٦٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي حُرَّةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالَ : فِي الصَّلاَةِ وَالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۸۴۶۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق جمعہ کے دن امام کے خطبہ سے ہے۔

(٨٤٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالَ : فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۸۴۶۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز سے ہے۔

(٧٦٣) فِي الرعاف إِذَا لَمْ يَسْكُنْ

اگر نکسیر نہ رکے تو کیا کیا جائے؟

(٨٤٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَسْكُنِ الرُّعَافُ شَدَّهُ ، ثُمَّ بَادَرَ فَصَلَّى.

(۸۴۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر نکسیر نہ رکے تو ناک باندھ کر نماز پڑھ لے۔

(٨٤٧١) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَنْقَطِعِ الرُّعَافُ أَوْمَأَ صَاحِبُهُ إِيمَاءً.

(۸۴۷۱) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر نکسیر نہ رکے تو آدمی اشارے سے نماز پڑھ لے۔

(٨٤٧٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ رَعَفَ فَلَمْ يَرْقَأ عَنْهُ حَتَّى يَخْشَى فَوْتَ الصَّلاَةِ ، قَالَ : يَشُدُّ مَنْخِرَيْهِ بِخِرْقَةٍ وَيُبَادِرُ فَيُصَلِّي ، قُلْتُ : إِذًا يَقَعُ فِي جَوْفِهِ ، قَالَ : وَلَوْ.

(۸۴۷۲) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جس کی نکسیر نہ رک رہی ہو اور اسے نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ناک کو کسی کپڑے سے باندھ کر نماز پڑھ لے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اس طرح تو وہ اس کے پیٹ میں جائے گی۔ انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٨٤٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُدَارِى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَخَافَ فَوْتَ الْوَقْتِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ بَادَرَ فَصَلَّى ، يَعْنِى الرُّعَافَ.

(۸۴۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک نکسیر کا مقابلہ کرے گا جب تک اسے نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر اس کا اندیشہ ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے۔

(٨٤٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا.

(۸۴۷۴) حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

(٧٦٤) ما جاء فِي فَضْلِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى غَيْرِهَا

جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

(٨٤٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِى الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :فَضْلُ صَلاَةِ الرَّجُلِ فِى جَمَاعَةٍ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً.

(احمد ۱/ ۳۷۶۔ بزار ۴۵۸)

(۸۴۷۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے بیس اور کچھ درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

(٨٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِىِّ ، عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلاَةُ الرَّجُلِ فِى جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ، وَإِنْ صَلاَّهَا بِأَرْضِ فَلاَةٍ فَأَتَمَّ وُضُوئَهَا وَرُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ صَلاَتُهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً.

(ابوداؤد ۵۶۱۔ ابن ماجہ ۷۸۸)

(۸۴۷۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی کسی جنگل میں نماز پڑھے، اچھی طرح وضو کرے، پھر پوری طرح رکوع وسجود کرے تو اس کی نماز پچاس درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

(۸٤۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تَفْضُلُ الصَّلاَةُ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلاَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. (بخاری ٦٤٨۔ مسلم ٢٤۵)

(۸۴۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(مسلم ٤۵١۔ ابن ماجہ ۷۸۹)

(۸۴۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّلاَةُ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلاَةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(بخاری ٦٤٨۔ مسلم ٤۵٠)

(۸۴۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۸٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : فَضْلُ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے چوبیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۸١) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : تُضَاعَفُ صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الْوَحْدَةِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۸٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ أَوْ وَحْدَهُ بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ، قَالَ : وَكَانَ يُؤْمَرُ أَنْ يُقَارَبَ بَيْنَ الْخُطَى.

(۸۴۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب بازار میں یا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس اور

کچھ گنا زیادہ بڑھادیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ مسجد کی طرف آنے کے لئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھے جائیں۔

(٨٤٨٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ ثَابِتِ بنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : فَضْلُ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الْوَحْدَةِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۳) حضرت ثابت بن عبید فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ ایک چٹائی پر نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(٨٤٨٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الصَّلاَةُ مَعَ الإِمَامِ تَفْضُلُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(٨٤٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَضْلُ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الْوَحْدَةِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً ، فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ فَعَلَى عَدَدِ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : وَإِنْ كَانُوا عَشْرَةَ الآفٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَإِنْ كَانُوا أَرْبَعِينَ أَلْفًا.

(۸۴۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر لوگ زیادہ ہوں تو مسجد میں موجود لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر دس ہزار آدمی ہوں تو پھر کتنا ثواب ہے؟ انہوں نے کہا کہ چالیس ہزار ہوں تو چالیس ہزار کا ثواب ملے گا۔

(٨٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : عَلَى عَدَدِ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ.

(۸۴۸۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مسجد میں موجود لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(٨٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي دَارِ أَبِي يُوسُفَ فِي حِسَابٍ لَنَا نَحْسِبُهُ وَمَعَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَقَالَ : صَلاَةُ الرَّجُلِ مَعَ الإِمَامِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۷) حضرت کثیر بن افلح فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں حضرت ابو یوسف کے مکان میں ایک حساب کے سلسلے میں موجود تھے۔ ہمارے ساتھ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ گنا افضل ہے۔

(٨٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَزِيدُ صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ، أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے چوبیس درجے یا پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(٧٦٥) الرجل يحسن صَلاَتَهُ حَيْثُ يَرَاهُ النَّاسُ

اگر کوئی آدمی لوگوں کو دکھا کر اچھی نماز پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٨٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ ، قَالُوا :وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: أَنْ يَقُومَ أَحَدُكُمْ يُزَيِّنُ صَلاَتَهُ جَاهِدًا لِيَنْظُرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ، فَذَلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ. (بیهقی ۲۹۰۔ احمد ۵/ ۴۲۹)

(۸۴۸۹) حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھپے ہوئے شرک سے بچو، چھپے ہوئے شرک سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ چھپا ہوا شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی نماز کو اس وجہ سے مزین کرے تاکہ لوگ اسے دیکھیں تو یہ چھپا ہوا شرک ہے۔

(٨٤٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ صَلَّى صَلاَةً وَالنَّاسُ يَرَوْنَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا خَلاَ مِثْلَهَا وَإِلاَّ فَإِنَّمَا هِيَ اسْتِهَانَةٌ يَسْتَهِينُ بِهَا رَبَّهُ.

(۸۴۹۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے لوگوں کے دیکھنے کی صورت میں نماز پڑھی تو اسے چاہئے کہ وہ اکیلے میں بھی ایسی نماز پڑھے، وگرنہ اس نے اپنے رب کی توہین کی۔

(٨٤٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ.

(۸۴۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٧٦٦) الرجل يصلي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ

کیا آدمی ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے جن میں جماع کیا ہو؟

(٨٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ. (احمد ۲۱۷)

(۸۴۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ ان کپڑوں میں نماز پڑھا کرتے تھے جن میں جماع کیا ہوتا۔

(٨٤٩٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ أُصَلِّي فِي الثَّوْبِ وَأُجَامِعُ فِيهِ ؟ قَالَ :إِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ فَاغْسِلْهُ ، وَإِن لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ.

(۸۴۹۳) حضرت عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا میں ان کپڑوں میں

نماز پڑھ سکتا ہوں جن میں جماع کیا ہو؟ فرمایا کہ اگر کپڑوں پر کچھ لگ جائے تو اسے دھولے اور اگر کچھ نہ لگا ہو تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٨٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ هَذِهِ لَتَعْلَمُ أَنَّا نُجَامِعُ فِيهِ وَنُصَلِّي فِيهِ.

(۸۴۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جانتی ہے کہ جن کپڑوں میں ہم جماع کرتے ہیں انہی میں نماز پڑھتے ہیں۔

(٨٤٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ أَيُصَلِّي فِيهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ ؟ قَالَ : لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ نَتْنًا.

(۸۴۹۵) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ آدمی نے جن کپڑوں میں جماع کیا ہو ان میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس پر پانی چھڑک لیا جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے بدبو ہی پیدا ہوگی۔

(٨٤٩٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ كَانَ فِيهِ مَا كَانَ. (بخاری ۲۸۸۔ احمد ۶/ ۳۲۵)

(۸۴۹۶) حضرت محمد بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جو مجھ پر اور آپ پر تھا اور اس میں جو ہوا تھا سو ہوا تھا۔

(٨٤٩٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ : أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُهَا فِيهِ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى. (ابوداؤد ۳۶۹۔ احمد ۶/ ۴۲۷)

(۸۴۹۷) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھا کرتے تھے جن میں آپ نے جماع کیا ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، اگر اس میں گندگی نہ لگی ہو تو آپ ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(٧٦٧) في سجدة الشُّكرِ

سجدۂ شکر کا بیان

(٨٤٩٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً قَصِيرًا يُقَالُ لَهُ : زُنَيْمٌ فَسَجَدَ ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مِثْلَ هَذَا. (ابوداؤد ۲۷۶۸۔ ترمذی ۱۵۷۸)

(۸۴۹۸) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پستہ قد آدمی کو دیکھا جسے ''زنیم'' (ناقص الخلقت) کہا جاتا تھا۔

آپ نے اسے دیکھ کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس جیسا نہیں بنایا۔

(٨٤٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا فَتَحَ الْيَمَامَةَ سَجَدَ.

(۸۴۹۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب یمامہ کو فتح کیا تو سجدہ کیا۔

(٨٥٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ بِهِ زَمَانَةٌ فَسَجَدَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۸۵۰۰) حضرت یحیٰی بن جزار فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے اسے ایک پرانا مرض تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اسے دیکھ کر سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ أَتَاهُ فَتْحٌ مِنْ قِبَلِ الْيَمَامَةِ فَسَجَدَ.

(۸۵۰۱) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یمامہ کی فتح کا پیغام آیا تو انہوں نے سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ يُكَنَّى أَبَا مُوسَى قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۸۵۰۲) ایک بزرگ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نامکمل جسمانی ساخت والا شخص آیا تو آپ نے سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۸۵۰۳) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نامکمل جسمانی ساخت والا شخص لایا گیا تو آپ نے سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، قَالَ مَنْصُورٌ : وَبَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ سَجَدَا سَجْدَةَ الشُّكْرِ.

(۸۵۰۴) حضرت ابراہیم نے سجدۂ شکر کو مکروہ قرار دیا اور حضرت منصور فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے سجدۂ شکر کیا ہے۔

(٨٥٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنُغَاشِيٍّ فَسَجَدَ وَقَالَ : اسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۸۵۰۵) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گذرے جو بہت چھوٹے قد کا، کمزور اور

ناقص خلقت کا مالک تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر سجدۂ شکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔

(٨٥٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْكَلْبِيُّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ نِكَاحُ زَيْنَبَ انْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى اسْتَأْذَنَ عَلَى زَيْنَبَ ، قَالَ : فَقَالَتْ زَيْنَبُ : مَا لِي وَلِزَيْدٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكِ ، قَالَ : فَأَذِنَتْ لَهُ ، فَبَشَّرَهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ زَوَّجَهَا مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَخَرَّتْ سَاجِدَةً لِلَّهِ شُكْرًا. (ابن سعد ١٠٢)

(٨٥٠٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کی آیت نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ان کی آواز سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرا اور زید کا کیا واسطہ؟ انہوں نے پیغام بھیجا اور کہا کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں اور آپ کے پاس ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔ انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دے دی تو حضرت زید نے حضرت زینب کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح اپنے نبی سے کر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں پڑ گئیں۔

(٨٥٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سَجْدَةَ الْفَرَحِ ، وَيَقُولُ : لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلاَ سُجُودٌ.

(٨٥٠٧) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے خوشی کے سجدہ کو مکروہ قرار دیا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ خوشی کے رکوع اور سجدے نہیں ہوتے۔

(٨٥٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيّ ، عَنْ أَبِي مُؤْمِنٍ الْوَائِلِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(٨٥٠٨) حضرت ابو مؤمن واصلی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ناقص الخلقت شخص لایا گیا تو انہوں نے اسے دیکھ کر سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَجْدَةُ الشُّكْرِ بِدْعَةٌ.

(٨٥٠٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سجدۂ شکر بدعت ہے۔

(٨٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَرْبِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبَّانُ بْنُ صَبِرَةَ الْحَنَفِيُّ : أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ : وَكُنْتُ فِيمَنِ اسْتَخْرَجَ ذَا الثُّدَيَّةِ فَبَشَّرَ بِهِ عَلِيًّا قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرِحًا بِهِ.

(۸۵۱۰) حضرت ربان بن صبرہ حنفی کہتے ہیں کہ وہ یوم نہروان میں موجود تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ذوالثدیہ کو نکالا۔ ہمارے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچنے سے پہلے انہیں اس کی اطلاع ہوگئی تھی، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ خوشی کی وجہ سے سجدے میں پڑے ہوئے تھے۔

(۸۵۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ :انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ :أَطَلْتَ السُّجُودَ ، قَالَ :إِنِّي سَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّي فِيمَا أَبْلاَنِي فِي أُمَّتِي. (احمد ۱/ ۱۹۱۔ ابو یعلی ۸۴۳)

(۸۵۱۱) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سجدے میں تھے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سجدے کو لمبا فرمایا! آپ نے فرمایا کہ میں نے اس بات پر سجدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے بارے میں احسان فرمایا ہے۔

(۷۶۸) في الدعاء فِي الصَّلاَةِ بِإِصْبَعٍ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے نماز میں ایک انگلی سے دعا کرنے کی رخصت دی ہے

(۸۵۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَهُوَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ :يَا سَعْد أَحِّد أَحِّد. (ترمذی ۳۵۵۷۔ ابو داؤد ۱۴۹۴)

(۸۵۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نماز میں دو انگلیوں سے دعا مانگتے دیکھا تو فرمایا کہ اے سعد! ایک انگلی سے دعا مانگو، ایک انگلی سے دعا مانگو۔

(۸۵۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ كِلْتَيْهِمَا فَنَهَاهُ ، وَقَالَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ بِالْيُمْنَى.

(۸۵۱۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شہادت کی دونوں انگلیوں سے دعا مانگتے دیکھا تو فرمایا کہ ایک انگلی سے اور داہنی انگلی سے دعا مانگو۔

(۸۵۱۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَاشِدٍ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاَةِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ. (مسلم ۳۰۸۔ ابو داؤد ۹۷۹)

(۸۵۱۴) حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر رکھتے

اور دعا میں انگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۸۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُوَ الإِخْلاَصُ ، يَعْنِي الدُّعَاءَ بِالأُصْبُعِ.

(۸۵۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انگلی سے دعا مانگنا یا اخلاص ہے۔

(۸۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، يَعْنِي الإِشَارَةَ بِالأُصْبُعِ فِي الدُّعَاءِ.

(۸۵۱۶) حضرت سلیمان بن ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ دعا میں انگلی سے اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الدُّعَاءُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ مِقْمَعَةُ الشَّيْطَانِ.

(۸۵۱۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ دعا میں انگلی سے اشارہ کرنا شیطان کو کوڑا مارنے کے مترادف ہے۔

(۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُدْعَا هَكَذَا وَأَشَارَتْ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(۸۵۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ دعا میں یوں کیا جائے۔ یہ فرما کر انہوں نے ایک انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(۸۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الْقَعْدَةِ قُلْتُ هَكَذَا وَأَشَارَ ابْنُ عُلَيَّةَ بِإِصْبَعَيْهِ ، فَقَبَضَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ ، يَعْنِي الْيُسْرَى.

(۸۵۱۹) حضرت کثیر ابن افلح کہتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اور قعدۂ اخیرہ میں شہادت کی دونوں انگلیوں کو اٹھایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میری بائیں انگلی کو پکڑ لیا۔

(۸۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۵۲۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی انگلی سے دعا کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طلحة ، عَنْ خَيْثَمَةَ : أَنَّهُ كَانَ يَعْقِدُ ثَلاَثًا وَخَمْسِينَ ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

(۸۵۲۱) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ انگلی سے ترپن تک گنتے تھے اور انگلی سے نماز میں دعا کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَوْا إِنْسَانًا يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ضَرَبُوا إِحْدَاهُمَا وَقَالُوا : إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

(۸۵۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف جب کسی کو نماز میں دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھتے تو ایک انگلی پر

مارتے تھے اور فرماتے کہ معبود تو ایک ہے۔

(۸۵۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاَةِ فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ التَّوْحِيدُ ، وَلَكِنْ لاَ يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ ، فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

(۸۵۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنی نماز میں ایک انگلی سے اشارہ کرے تو یہ اچھا ہے اور توحید کا اظہار ہے۔ البتہ دو انگلیوں سے اشارہ نہ کرے یہ مکروہ ہے۔

(۸۵۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ ، وَلاَ يُحَرِّكُهَا.

(۸۵۲۴) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔

(۸۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ لاَ يُزَادُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۸۵۲۵) حضرت معبد بن خالد فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد اس سے زیادہ نہیں کیا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر انہوں نے ایک انگلی سے اشارہ کیا۔

(۸۵۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الصَّلاَةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

(ابو داؤد ۹۸۳۔ ابن حبان ۱۹۴۶)

(۸۵۲۶) حضرت نمیر خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھا ہوا تھا اور انگلی سے اشارہ فرما رہے تھے۔

(۸۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سَعْدًا يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ، فَقَالَ : أَحِّدْ ، أَحِّدْ.

(۸۵۲۷) حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نماز میں دو انگلیوں سے دعا مانگتے دیکھا تو فرمایا کہ اے سعد! ایک انگلی سے دعا مانگو، ایک انگلی سے دعا مانگو۔

(۸۵۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَعَدَ يَدْعُو ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى ، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

(مسلم ۱۱۳۔ ابو داؤد ۹۸۰)

(۸۵۲۸) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب قعدہ میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھ کر دعا مانگتے اور بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر رکھتے۔ آپ اپنی انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی

درمیانی انگلی پر رکھتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے گھٹنے پر بچھا رہنے دیتے۔

(۸۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا حَدَّ مِرْفَقِهِ الأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَحَلَّقَ بِالإِبْهَامِ وَالْوُسْطَى ، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا. (ابوداؤد ۷۲۶۔ احمد ۴/ ۳۱۹)

(۸۵۲۹) حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا، پھر انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنایا اور پھر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر دعا کی۔

(۸۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَى رَجُلَيْنِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ. (ابویعلی ۷۴۴۰)

(۸۵۳۰) حضرت ابو برزہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دو آدمیوں پر بددعا کرتے ہوئے ہاتھوں کو بلند فرمایا۔

(۸۵۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، يَعْنِي فِي الدُّعَاءِ.

(۸۵۳۱) حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دعا میں ہاتھوں کو بلند فرمایا۔

(۷۶۹) من كره رَفْعَ الْيَدِ فِي الدُّعَاءِ

جن حضرات نے دعا میں ہاتھوں کے اٹھانے کو مکروہ قرار دیا ہے

(۸۵۳۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى مِنْبَرٍ وَلاَ غَيْرِهِ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُو. (ابوداؤد ۱۰۹۸۔ احمد ۵/ ۳۳۷)

(۸۵۳۲) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو اپنے ہاتھ سر مبارک سے اوپر کرتے نہیں دیکھا، نہ منبر پر اور نہ بغیر منبر کے۔ البتہ آپ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرمایا کرتے تھے۔

(۸۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلاَّ فِي الاِسْتِسْقَاءِ. (بخاری ۱۰۳۱۔ ابوداؤد ۱۱۶۳)

(۸۵۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سوائے دعاء استسقاء کے کسی موقع پر ہاتھوں کو دعا میں بلند نہیں فرماتے تھے۔

(۸۵۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ،

قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ. (مسلم ۱۱۹۔ ابوداؤد ۹۰۹)

(۸۵۳۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے ہاتھوں کو نماز میں سرکش اور بے قابو گھوڑے کی دم کی طرح اٹھا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ نماز میں سکون اختیار کرو۔

(۸۵۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ شَكَا إِلَيْهِ النَّاسُ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ. (بخاری ۶۱۲۔ مسلم ۶۱۲)

(۸۵۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو بلند فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، ایک مرتبہ جمعہ کے دن لوگ آپ کے پاس قحط سالی کی شکایت لے کر آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! بارشیں نہیں ہو رہیں، زمین بنجر ہوگئی ہے، مال ہلاک ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور دعا کی۔ اس موقع پر مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی بھی نظر آ رہی تھی۔

(۷۷۰) في الرجل يُصَلِّي ثُمَّ يَقُومُ يَدْعُو

کیا کوئی آدمی نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر دعا کر سکتا ہے؟

(۸۵۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لَا تَقُومُوا تَدْعُونَ كَمَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ فِي كَنَائِسِهَا.

(۸۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر دعا نہ کرو جس طرح یہود اپنے کنیسوں میں کرتے ہیں۔

(۸۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو قَائِمًا بَعْدَ مَا انْصَرَفَ فَسَبَّهُ ، أَوْ شَتَمَهُ.

(۸۵۳۷) حضرت ابو عبدالرحمٰن نے ایک آدمی کو نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر دعا کرتے دیکھا تو اسے برا بھلا کہا۔

(۸۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۸۵۳۸) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ثِنْتَانِ هُمَا بِدْعَةٌ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَأَنْ يَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يُلْزِقَ أَلْيَتَيْهِ بِالأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ.

(۸۵۳۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو چیزیں بدعت ہیں: ایک یہ کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ کی طرف کھڑا

ہوکر دعا مانگے اور دوسری یہ کہ وہ دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے اپنے کولہوں کو زمین سے لگانا ضروری سمجھے۔

(۸۵۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقِيَامَ بَعْدَهَا يَتَشَبَّهُ بِالْيَهُودِ.

(۸۵۴۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد قیام کرنا مکروہ ہے اور اس میں یہودیوں کے ساتھ مشابہت ہے۔

(۸۵۴۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ . قَالَ : قُلْتُ لِلْمُغِيرَةِ : أَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ إِذَا انْصَرَفَ أَنْ يَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۸۵۴۱) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ سے عرض کیا کہ کیا حضرت ابراہیم نماز سے فارغ ہونے کے بعد قبلے کی طرف رخ کر کے ہاتھ بلند کرنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۸۵۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا فَأَتَاهُمْ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ النَّكْرَاءُ ؟ قَالُوا : سَمِعْنَا اللَّهَ يَقُولُ : ﴿فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ﴾ ، فَقَالَ : هَذَا إِنَّمَا إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الرَّجُلُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا صَلَّى قَاعِدًا.

(۸۵۴۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ کچھ لوگ کھڑے ہوکر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، وہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ کیسا عجیب کام ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے (ترجمہ) اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اور اپنے پہلو کے بل لیٹے ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حکم تو اس وقت ہے جب آدمی کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔

(۸۵۴۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَحَوَّلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَتَرَكْتُهُ قَائِمًا يَدْعُو وَيُكَبِّرُ.

(۸۵۴۳) حضرت جمیل بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر جگہ بدلی اور رکن کے قریب جا کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر میں انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور وہ کھڑے ہوکر دعا مانگ رہے تھے اور تکبیر کہہ رہے تھے۔

(۸۵۴۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ يَدْعُو وَهُوَ قَائِمٌ.

(۸۵۴۴) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نماز میں کھڑے ہوکر آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دعا مانگتے تھے۔

(۷۷۱) فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ

دعا میں آواز بلند کرنے کا بیان

(۸۵۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالدُّعَاءِ ، فَرَمَاهُ

بِالْحَصَى.

(۸۵۴۵) حضرت مجاہد نے ایک آدمی کو دعا میں آواز بلند کرتے سنا تو اس کو ایک کنکر مارا۔

(۸۵٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا ، يَعْنِي فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ.

(۸۵۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دعا میں آواز اونچی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تم کسی بہرے یا دور والے کو نہیں پکار رہے۔

(۸۵٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ . وَعَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْمِعَ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ شَيْئًا مِنَ الدُّعَاءِ.

(۸۵۴۷) حضرت انس اور حضرت حسن نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی کی دعا اس کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص سن سکے۔

(۸۵٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَجْتَهِدُونَ فِي الدُّعَاءِ ، وَلاَ تَسْمَعُ إِلاَّ هَمْسًا.

(۸۵۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلاف خوب دعا کیا کرتے تھے لیکن ان کی آواز کی صرف بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔

(۸۵٤۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ بِمَا يُنَاجِيهِ ، وَلاَ يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(احمد ۲/ ٦۷۔ بزار ۷۲٦)

(۸۵۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس تم میں سے ہر ایک کو جان لینا چاہئے کہ وہ کس سے مناجات کر رہا ہے، لہٰذا نماز میں آپس کی باہمی گفتگو کی طرح آواز اونچی نہ کرو۔

(۸۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُم لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلاَ غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.

(بخاری ۲۹۹۲۔ ابوداؤد ۱۵۲۳)

(۸۵۵۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگ اونچی آواز سے تکبیر کہنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے لوگو! اپنی جانوں کے ساتھ نرمی کرو، تم کسی بہرے یا دور والے کو نہیں بلکہ سننے والے اور قریب والے کو پکار رہے ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

(۸۵۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُسَيْبٍ قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الْمَغْرِبَ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ رَفَعْتُ صَوْتِي بِالدُّعَاءِ فَانْتَهَرَنِي ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ لَهُ : مَا كَرِهْتَ مِنِّي؟

قَالَ : ظَنَنْتَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِقَرِيبٍ مِنْكَ؟.

(۸۵۵۱) حضرت عبداللہ بن نسیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، جب میں دوسری رکعت میں بیٹھا تو میں نے دعا میں آواز کو بلند کیا، انہوں نے مجھے اس پر جھڑکا۔ جب میں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے ان سے کہا کہ میرا کون سا عمل آپ کو ناپسند ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قریب نہیں ہے؟

(۷۷۲) أي السَّاعَاتِ يُسْتَجَابُ الدُّعَاء

کس وقت میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے؟

(۸۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدُّعَاءُ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ لاَ يُرَدُّ. (ترمذی ۲۱۲۔ احمد ۳/ ۱۱۹)

(۸۵۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔

(۸۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي مُرَارَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَفْضَلُ السَّاعَاتِ مَوَاقِيتُ الصَّلَوَاتِ فَادْعُوا فِيهَا.

(۸۵۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے افضل ساعات نمازوں کے اوقات ہیں ان میں اللہ سے دعا کرو۔

(۸۵۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ ، وَقَالَ : إِنَّهَا سَاعَةٌ يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ.

(۸۵۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مغرب کی اذان کے وقت دعا کو مستحب قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

(۷۷۳) في الإمام يرفع رأسه من الركعة ثم يحدث قبل أن يتشهد

اگر کسی آدمی کا قعدۂ اخیرہ میں وضو ٹوٹ جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

(۸۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَدْرَكَ مَعَهُ الصَّلاَةَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ. (ترمذی ۴۰۸۔ ابوداؤد ۶۱۷)

(۸۵۵۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام قعدہ اخیرہ میں بیٹھے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی اور ان لوگوں کی نماز بھی ہوگئی جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۸۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ فِي الرَّابِعَةِ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ فَلْيَقُمْ حَيْثُ شَاءَ.

(۸۵۵٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام قعدۂ اخیرہ میں بیٹھے اور اس کا وضوٹوٹ جائے تو اس کی نماز ہوگئی اور وہ جب چاہے کھڑا ہو جائے۔

(۸۵۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا رَعَفَ فِي صَلاَتِهِ بَعْدَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ.

(۸۵۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی نکسیر قعدۂ اخیرہ میں پھوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

(۸۵۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ أَجْزَأَتْهُ صَلاَتُهُ.

(۸۵۵۸) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد کسی کا وضوٹوٹ گیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

(۸۵۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فَقَدْ مَضَتْ صَلاَتُهُ.

(۸۵۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے آخری سجدے سے سر اٹھایا اور اس کا وضوٹوٹ گیا تو اس کی نماز ہوگئی۔

(۸۵٦۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ بَعْدَ تَمَامِ الصَّلاَةِ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ أَوْ بَعْدَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الإِمَامُ ، فَقَدْ جَازَتْ وَلْيَنْصَرِفْ.

(۸۵٦۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب نماز پوری کرنے کے بعد کسی آدمی کا وضوٹوٹ گیا، خواہ تشہد پڑھنے سے پہلے یا بعد میں ہو یا امام کے سلام پھیرنے سے بھی پہلے ہو تو اس کی نماز ہوگئی اب وہ چاہے تو نماز سے نکل جائے۔

(۸۵٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَتَمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدِ انْقَضَتْ صَلاَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ.

(۸۵٦۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے رکوع وسجود کو پورا کرلیا، پھر اس کا وضوٹوٹ گیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی، خواہ اس نے تشہد نہ پڑھی ہو۔

(۷۷٤) مَنْ قَالَ لاَ يُجْزِيهِ حَتَّى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَجْلِسَ

جن حضرات کے نزدیک تشہد یا قعدۂ اخیرہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

(۸۵٦۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَعَفَ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ فَلْيَنْصَرِفْ

فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيَتَشَهَّدْ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ.

(۸۵۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آخری سجدہ کرنے کے بعد کسی کی نکسیر پھوٹ گئی تو وہ جائے اور وضو کر کے آئے، پھر آ کر اگر اس نے کسی سے بات نہ کی ہو تو تشہد پڑھے اور اگر کسی سے بات کر لی تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨٥٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۵۶۳) حضرت عطاء بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٨٥٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :حَتَّى يُسَلِّمَ.

(۸۵۶۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا تو نماز مکمل نہیں ہوئی۔

(٨٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَجْزَأَهُ.

(۸۵۶۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر تشہد میں "السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ" کہنے کے بعد وضو ٹوٹا تو اس کی نماز ہوگئی۔

(٨٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَا :حَتَّى يَتَشَهَّدَ ، أَوْ يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ.

(۸۵۶۶) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی تشہد نہ پڑھ لے یا تشہد کی مقدار بیٹھ نہ جائے اس وقت تک نماز مکمل نہیں ہوتی۔

(٨٥٦٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَشَهَّدُ ثُمَّ يُحْدِثُ ، قَالَ :هَذَا قَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

(۸۵۶۷) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جس شخص کو تشہد پڑھنے کے بعد حدث لاحق ہوگا اس کی نماز مکمل ہوگی۔

(٧٧٥) فيمن أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ

جس شخص کو مغرب کی ایک رکعت ملے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(٨٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :هَلْ تَعْلَمُونَ صَلَاةً يُقْعَدُ فِيهَا كُلِّهَا ؟ فَقَالَ :ذَلِكَ رَجُلٌ أَدْرَكَ مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَيَقْعُدُ فِيهِنَّ جَمِيعًا.

(۸۵۶۸) حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو ایسی کون سی نماز ہے جس کی ہر رکعت کے بعد بیٹھا جائے گا؟ یہ اس شخص کی نماز ہے جسے مغرب کی ایک رکعت ملے، وہ ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے گا۔

(٨٥٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَدْرَكَ مَسْرُوقٌ وَجُنْدُبٌ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ قَامَ مَسْرُوقٌ فَأَضَافَ إِلَيْهَا رَكْعَةً ، ثُمَّ جَلَسَ وَقَامَ جُنْدُبٌ فِيهِمَا جَمِيعًا ، ثُمَّ جَلَسَ فِي

آخِرِهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : كِلاَهُمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ مَسْرُوقٌ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۸۵۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق اور حضرت جندب کو مغرب کی ایک رکعت ملی، جب امام نے سلام پھیرا تو حضرت مسروق کھڑے ہوئے، ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے، جندب نے دو رکعتیں پڑھیں پھر قعدہ کیا۔ اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے اچھا کیا البتہ مسروق کا عمل مجھے زیادہ پسند ہے اور میں بھی یہی کروں گا۔

(۸۵۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ جُنْدُبًا وَمَسْرُوقًا خَرَجَا يُرِيدَانِ صَلاَةَ الْمَغْرِبِ فَأَدْرَكَا مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةً ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامِ جَلَسَ مَسْرُوقٌ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، وَلَمْ يَجْلِسْ جُنْدُبٌ ، قَالَ وَقَرَأَ جُنْدُبٌ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي أَدْرَكَ وَلَمْ يَقْرَأْ مَسْرُوقٌ ، فَأَتَيَا ابْنَ مَسْعُودٍ فَذَكَرَا لَهُ مَا صَنَعَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : كِلاَكُمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ مَسْرُوقٌ.

(۸۵۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت جندب اور حضرت مسروق ایک مرتبہ مغرب کی نماز کے ارادے سے نکلے، ان دونوں حضرات کو امام کے ساتھ مغرب کی ایک رکعت ملی، جب امام نے سلام پھیرا تو اپنی باقی نماز کی ادائیگی کے دوران حضرت مسروق دوسری رکعت کے بعد بیٹھ گئے، جبکہ حضرت جندب نہ بیٹھے۔ جو رکعت امام کے ساتھ ملی تھی اس میں حضرت جندب نے قراءت کی لیکن حضرت مسروق نے قراءت نہ کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ان دونوں حضرات کے عمل کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے اچھا کیا لیکن میں وہ کروں گا جو مسروق نے کیا ہے۔

(۸۵۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى الْجُهَنِيُّ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ : إِذَا أَدْرَكَ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةً مِنَ الأَرْبَعِ فَلاَ يَقْعُدُ إِلاَّ فِي آخِرِهِنَّ ، فَإِنَّه لاَ يُقْعَدُ مِنَ الصَّلاَةِ إِلاَّ فِي قَعْدَتَيْنِ.

(۸۵۷۱) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ جس شخص کو امام کے ساتھ چار رکعتوں میں سے ایک رکعت ملے وہ صرف آخری رکعت کے بعد قعدہ کرے کیونکہ نماز میں صرف دو قعدے ہوتے ہیں۔

(۸۵۷۲) حَدَّثَنَا يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ ، قَالَ : يَقْعُدُ فِي كُلِّهِنَّ.

(۸۵۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس شخص کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملے وہ ہر رکعت کے بعد بیٹھے گا۔

(۷۷۶) فی فضل صَلاَةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کی رکعات

(۸۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابن أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قُلْتُ : أَخْبِرِينِي عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ : كَانَتْ صَلاَتُهُ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ. (ترمذی ۴۳۹۔ ابوداؤد ۱۳۳۵)

(۸۵۷۳) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد کے بارے میں آگاہ کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے جن میں فجر کی دو سنت رکعتیں بھی شامل ہیں۔

(۸۵۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (بخاری ۱۱۳۸۔ مسلم ۱۹۴)

(۸۵۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۵۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ مُعَاذٌ : مَنْ يُسْقِينَا فِي أَسْقِيَتِنَا ، قَالَ : فَخَرَجْتُ فِي فِتْيَانٍ مَعِي حَتَّى أَتَيْنَا الأُثَايَةَ فَأَسْقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ عَتَمَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا رَجُلٌ يُنَازِعُهُ بَعِيرُهُ الْمَاءَ ، قَالَ : فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذْتُ رَاحِلَتَهُ فَأَنَخْتُهَا فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ صَلَّى ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (احمد ۳/ ۳۸۰۔ ابویعلی ۲۲۱۳)

(۸۵۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ حدیبیہ سے واپس آرہے تھے، جب ہم مقام صہباء پر پہنچے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں پانی کون پلائے گا؟ اس پر میں کچھ نوجوانوں کے ساتھ نکلا اور ہم نے اثایہ سے پانی خود بھی پیا اور برتنوں میں بھی بھرا۔ جب رات کا اندھیرا ہوگیا تو ایک آدمی پانی پر اپنے اونٹ سے الجھ رہا تھا۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے آپ کی سواری کو پکڑ کر بٹھا دیا۔ آپ آگے بڑھے اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی، میں آپ کے دائیں طرف تھا۔ پھر آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔

(۸۵۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَوْمَةً فَصَلَّى إِمَّا إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَإِمَّا ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (بخاری ۶۳۱۶۔ مسلم ۱۸۱)

(۸۵۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رات کو اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ اس رات رسول اللہ ﷺ بھی ان کے یہاں تھے۔ رات کو میں نے دیکھا کہ آپ اٹھے اور آپ نے گیارہ یا تیرہ رکعتیں پڑھیں۔

(۸۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ. (ترمذی ۴۴۳۔ احمد ۶/ ۲۵۳)

(۸۵۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ رات کو نو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۷۷) فی الایماء فِی الصَّلاَۃ

نماز میں اشارہ کرنے کا بیان

(۸۵۷۸) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : صَلَّی عُمَرُ صَلاَۃً عِنْدَ الْبَیْتِ فَقَرَأَ ﴿لإِیلاَفِ قُرَیْشٍ﴾ فَجَعَلَ یُومِیءُ إلَی الْبَیْتِ وَیَقُولُ: ﴿فَلْیَعْبُدُوا رَبَّ ہَذَا الْبَیْتِ الَّذِی أَطْعَمَہُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَہُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾.

(۸۵۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے بیت اللہ کے پاس نماز پڑھی، جب آپ نے (قریش کو پناہ دینے کے بہ سبب) پڑھا تو آپ نے بیت اللہ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر یہ پڑھا (ترجمہ) انہیں چاہئے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف میں امن بخشا۔

(۸۵۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَۃَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِی أَوْسٍ، قَالَ: کَانَ جَدِّی أَوْسٌ أَحْیَانًا یُصَلِّی فَیُشِیرُ إلَیَّ وَہُوَ فِی الصَّلاَۃِ فَأُعْطِیہِ نَعْلَیْہِ.

(۸۵۷۹) حضرت ابن ابی اوس کہتے ہیں کہ میرے دادا حضرت اوس بعض اوقات نماز میں میری طرف اشارہ کرتے اور میں انہیں ان کے جوتے دیا کرتا تھا۔

(۸۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، قَالَ : کَانَ أَبِی یُومِیءُ فِی الصَّلاَۃِ ، قَالَ : وَکَانَتْ عَائِشَۃُ تَفْعَلُہُ.

(۸۵۸۰) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد نماز میں اشارہ کرتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایسا کرتی تھیں۔

(۸۵۸۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ إبْرَاہِیمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بالإِیمَاءِ فِی الصَّلاَۃِ.

(۸۵۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نماز میں اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۸۵۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، قَالَ : أَصَابَنِی رُعَافٌ وَأَنَا أَطُوفُ بِالْبَیْتِ فَمَرَرْتُ بِطَاوُوس وَہُوَ یُصَلِّی فَأَشَارَ إلَیَّ أَنِ اغْسِلْہُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ عُدْ.

(۸۵۸۲) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے میری نکسیر پھوٹ گئی، میں حضرت طاوس کے پاس سے گذرا وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے میری طرف اشارہ کیا میں اسے پانی سے دھو کر دوبارہ وضو کروں۔

(۸۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : کَانَ مُحَمَّدٌ رُبَّمَا أَشَارَ بِیَدِہِ وَہُوَ فِی الصَّلاَۃِ.

(۸۵۸۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بعض اوقات نماز میں اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۸۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاہِیمَ : الرَّجُلُ یُشِیرُ إلَی الشَّیْءِ فِی الصَّلاَۃِ ؟ قَالَ : إنَّ فِی الصَّلاَۃِ لَشُغْلاً.

(۸۵۸۴) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا آدمی نماز میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز کی اپنی ایک مصروفیت ہے۔

(۸۵۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُومِیءَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَة.

(۸۵۸۵) حضرت زہری اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نماز میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرے۔

(۸۵۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ قُلْت لَهُ :تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ وَأَنَا فِي الصَّلاَة فَأُومِیءُ إلَى الْجَارِيَةِ بِيَدَيَّ ، قَالَ :إنَّا لَنَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۸۵۸۶) حضرت اجلح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ بعض اوقات نماز میں مجھے کوئی ضرورت ہوتی ہے تو میں اپنی باندی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دیتا ہوں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایسا تو ہم بھی کرتے ہیں۔

(۸۵۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ إِلَى رَجُلٍ بِيَدِهِ.

(۸۵۸۷) حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو نماز میں اشارہ کرتے دیکھا ہے۔

(۸۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :صُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ فَوَقَعَ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنِ اجْلِسُوا.

(۸۵۸۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے نیچے گرے اور کھجور کے ایک تنے پر گئے جس سے آپ کے پاؤں میں چوٹ آگئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک کمرے میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے کھڑے آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء شروع کر دی تو آپ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

(۸۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتِ :اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا.

(۸۵۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کچھ بیمار ہو گئے تو آپ کے کچھ صحابہ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں اشارے سے کہا کہ بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے۔

(۸۵۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الإِيمَاءِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ فِي الصَّلاَةِ لَشُغْلاً.

(۸۵۹۰) حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے نماز میں اشارہ کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز کی اپنی مصروفیت ہے۔

(۷۷۸) مَنْ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

جو حضرات اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے، خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو

(۸۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ.

(بخاری ۴۱۴۰۔ احمد ۳/ ۳۰۰)

(۸۵۹۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو غزوۂ انمار میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا اس وقت آپ کا رخ مشرق کی طرف تھا۔

(۸۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ . وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً ، السُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ. (مسلم ۳۲)

(۸۵۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو اور آپ رکوع سجدہ اشارے سے اس طرح فرماتے کہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھکا ہوا ہوتا تھا۔

(۸۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ.

(مسلم ۴۸۷۔ ابوداؤد ۱۲۱۹)

(۸۵۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ خیبر کی طرف جاتے ہوئے آپ اپنے حمار پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ مشرق کی جانب تھا۔

(۸۵۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ ، قَالَ : فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ.

(ترمذی ۳۵۱۔ ابوداؤد ۱۲۲۰)

(۸۵۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا، جب میں آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا سجدہ آپ کے رکوع سے زیادہ جھکا ہوا تھا۔

(۸۵۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. (مالك ۲۶)

(۸۵۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۸۵۹۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، وَيَجْعَلُ السُّجُودَ دُونَ الرُّكُوعِ.

(۸۵۹۶) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ وہ سجود کو رکوع سے زیادہ جھکا ہوا بناتے تھے۔

(۸۵۹۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ : أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَهُوَ يَخْفِقُ بِرَأْسِهِ فَقِيلَ لَهُ : كُنْتَ نَائِمًا ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنْ كُنْتُ أُصَلِّي.

(۸۵۹۷) حضرت ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سر کو جھکا کر مشرق کی طرف رخ کر کے اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ سو رہے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں میں نماز پڑھ رہا تھا۔

(۸۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. (بخاری ۱۰۹۹۔ مسلم ۳۸۳)

(۸۵۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کر کے نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور جب آپ نے فرض نماز ادا فرمانی ہوتی تو سواری سے نیچے اتر کر قبلہ کی طرف رخ فرمایا کرتے تھے۔

(۸۵۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ التَّمِيمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلاَةِ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. (ابوداؤد ۱۲۱۸۔ دارقطنی ۳۹۵)

(۸۵۹۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر نفل نماز پڑھنا چاہتے تو قبلے کی طرف منہ کر کے نماز کے لئے تکبیر کہتے۔ پھر اپنی سواری پر نماز پڑھتے رہتے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو جاتا۔

(٨٦٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. (مسلم ۴۸۶۔ ترمذی ۲۹۵۸)

(۸۶۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے رہتے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو جاتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(٨٦٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ فِي السَّفَرِ.

(۸۶۰۱) حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سفر میں جس طرف بھی سواری کا رخ مڑ جاتا اسی طرف نماز پڑھتے رہتے تھے۔

(٨٦٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَتِيقٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۰۲) حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سفر میں جس طرف بھی سواری کا رخ مڑ جاتا اسی طرف نماز پڑھتے رہتے تھے۔

(٨٦٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ يُومِءُ بِغَيْرِ الْقِبْلَةِ.

(۸۶۰۳) حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے حمار پر قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔

(٨٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ قَارِظٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : صَحِبْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

(۸۶۰۴) حضرت عبد اللہ بہی مولی آل زبیر کہتے ہیں کہ میں مکہ سے لے کر مدینہ تک حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، وہ اپنی سواری پر قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(٨٦٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ نَزَلَ فَصَلَّى.

(۸۶۰۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ سے مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا وہ اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہوتا۔ البتہ جب انہوں نے فرض نماز پڑھنی ہوتی تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔

(٨٦٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۰۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب اپنی سواری پر سوار ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف مڑ جاتا۔

(۸٦٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَوْ غَيْرِهِ الشَّكُّ مِنِّي :أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِي أَسْفَارِهِمْ عَلَى دَوَابِّهِمْ حَيْثُمَا كَانَتْ وُجُوهُهُمْ.

(۸۶۰۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے سفروں میں اپنی سواریوں پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ ان کا رخ کسی بھی طرف ہو جاتا۔

(۸٦٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى رَوَاحِلِهِمْ وَدَوَابِّهِمْ حَيْثُمَا كَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ وَالْوِتْرَ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَهُمَا بِالأَرْضِ.

(۸۶۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سواریوں پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ ان کا رخ کسی بھی طرف ہوتا، البتہ فرض نماز اور وتروں کو زمین پر اتر کر پڑھا کرتے تھے۔

(۸٦٠٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ:سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ :يُصَلِّي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۸۶۰۹) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، پڑھ سکتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اپنے سجود کو رکوع سے زیادہ جھکائے گا؟ انہوں نے فرمایا ہاں، ایسا ہی کرے گا۔

(۸٦١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ ، فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ نَزَلَ.

(۸۶۱۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو، البتہ فرض پڑھنے کے لئے نیچے اترے گا۔

(۸٦١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ :أَنَّ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۱۱) حضرت ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت علی بن حسین اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۸٦١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۱۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۸۶۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْهَزْهَازِ :سَأَلْتُ الضَّحَّاكَ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الدَّابَّةِ ؟ فَقَالَ :حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يَجْعَلُ السُّجُودَ أَسْفَلَ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۸۶۱۳) حضرت ابو ہزہاز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جس طرف بھی اس کا رخ ہو، نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ اپنے سجود کو رکوع سے زیادہ جھکائے۔

(۸۶۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي عَلَى دَوَابِّنَا فِي الْغَزْوِ حَيْثُمَا تَوَجَّهْنَا.

(۸۶۱۴) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوات میں اپنی سواریوں پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ ان کا رخ کسی بھی طرف ہوتا۔

(۸۶۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.(بخاری ۱۰۹۷۔ مسلم ۴۰)

(۸۶۱۵) حضرت عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۷۷۹) الصلاة في الْحِجْرِ وَمَا جَاءَ فِيهِ

کیا آدمی حطیم کے اندر نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۸۶۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا أُبَالِي صَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ أَوْ فِي الْكَعْبَةِ.

(۸۶۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے لئے حطیم میں نماز پڑھنا اور کعبہ کے اندر نماز پڑھنا برابر ہے۔

(۸۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا أُبَالِي صَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ أَوْ فِي الْبَيْتِ.

(۸۶۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے لئے حطیم میں نماز پڑھنا اور کعبہ کے اندر نماز پڑھنا برابر ہے۔

(۸۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ إذَا قَضَى طَوَافَهُ دَخَلَ الْحِجْرَ فَصَلَّى فِيهِ، وَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۸۶۱۸) حضرت عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے طواف پورا کرنے کے بعد حطیم کے

اندر نماز پڑھی۔ میں نے حضرت علی بن حسین کو بھی یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الْحِجْرُ مِنَ الْكَعْبَةِ.

(۸۶۱۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حطیم کعبہ کا حصہ ہے۔

(۸۶۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قِمْطَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ (فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا) قَالَ :قِبْلَةُ إِبْرَاهِيمَ تَحْتَ الْمِيزَابِ ، يَعْنِي فِي الْحِجْرِ.

(۸۶۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (ترجمہ) ہم ضرور بضرور آپ کو ایسے قبلے کی طرف پھیریں گے جس کو آپ پسند کرتے ہیں۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ میزاب کے نیچے یعنی حطیم میں تھا۔

(۸۶۲۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ ، فَقَالَ :هُوَ مِنَ الْبَيْتِ.(بخاری ۲۲۳۳۔ مسلم ۴۰۵)

(۸۶۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حطیم کعبہ کا حصہ ہے۔

(۷۸۰) فی الرجل يُدْرِكُ الإِمَامَ وَهُوَ جَالِسٌ

اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں امام کے ساتھ ملے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

(۸۶۲۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جُلُوسٌ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَجْلِسُ ؟ فَقَالاَ :إِذَا قَامَ اعْتَدَّ بِتِلْكَ التَّكْبِيرَةِ.

(۸۶۲۲) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی جماعت کے ساتھ اس حال میں شریک ہو کہ وہ قعدہ میں بیٹھے ہوں تو کیا وہ تکبیر کہہ کر بیٹھ جائے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ جب وہ کھڑا ہو تو وہ اس تکبیر کو شمار کرے گا۔

(۷۸۱) فی التعشير فِي الْمُصْحَفِ

قرآن مجید کی تعشیر ❶ کا بیان

(۸۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ :أَنَّهُ

❶ قرآن مجید کی تعشیر کا معنی یہ ہے کہ قرآن مجید کے اجزاء، سپارے اور ربع، نصف، ثلث وغیرہ بنائے جائیں۔ اسلاف اس عمل کو ناپسند فرماتے تھے کیونکہ حواشی کی وجہ سے ان چیزوں کے بارے میں خطرہ تھا کہ قرآن کا حصہ بن جائیں گی جو درحقیقت قرآن مجید کا حصہ نہیں۔ البتہ جب یہ خوف ختم ہو گیا تو کراہیت بھی زائل ہو گئی۔ اب کئی سالوں سے مسلمانوں کا عمل تعشیر پر ہے۔

كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مصحف کی تعشیر کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٨٦٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ ، وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۸۶۲۴) حضرت عطاء مصحف کی تعشیر کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس بات کو بھی کہ مصحف میں قرآن کے علاوہ کوئی اور بات لکھی جائے۔

(٨٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۸۶۲۵) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٦٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ فِي الْمُصْحَفِ تَعْشِيرٌ أَوْ تَفْصِيل ، وَيَقُولَ : سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَيَقُولُ : السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ.

(۸۶۲۶) حضرت مجاہد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ مصحف میں تعشیر یا تفصیل کی کتابت کی جائے۔ یا یہ کہا جائے یہ سورۃ البقرۃ ہے یا یہ کہا جائے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں گائے کا ذکر ہے۔

(٨٦٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ ، أَوْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۸۶۲۷) حضرت عطاء مصحف کی تعشیر کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس بات کو بھی کہ مصحف میں قرآن کے علاوہ کوئی اور بات لکھی جائے۔

(٨٦٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ : إنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ وَأَكْتُبَ عِنْدَ أَوَّلِ كُلِ سُورَةٍ آيَةَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ أَبُو رَزِينٍ : لاَ تَزِيدن فِيهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ.

(۸۶۲۸) حضرت زبرقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورزین سے کہا کہ میرے پاس ایک مصحف ہے میں اسے سونے کا پانی چڑھانا چاہتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ میں ہر سورت کے شروع میں لکھوں کہ یہ اتنی اتنی آیت ہے۔ ابورزین نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دنیا کی کسی تھوڑی یا زیادہ چیز کا اضافہ مت کرو۔

(٨٦٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْفَوَاتِحَ وَالْعَوَاشِرَ الَّتِي فِيهَا قَافٌ وَكَافٌ.

(۸۶۲۹) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ان فواتح اور عواشر کو مکروہ قرار دیتے تھے جن میں قاف اور کاف ہو۔

(٨٦٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ رَأَى خَطًّا فِي مُصْحَفٍ فَحَكَّهُ وَقَالَ : لاَ تَخْلِطُوا بِهِ غَيْرَهُ.

(۸۶۳۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مصحف میں ایک مرتبہ ایک خط کھینچا ہوا دیکھا تو اسے مٹا دیا اور فرمایا کہ قرآن میں غیر قرآن کو نہ ملاؤ۔

(٨٦٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۳۱) حضرت ابراہیم نے مصحف میں تعشیر کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٨٦٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۳۲) حضرت عطاء نے مصحف میں تعشیر کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٨٦٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ:أَنَّهُ كَرِهَ النَّقْطَ وَخَاتِمَةَ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا.

(۸۶۳۳) حضرت ابراہیم نے قرآن میں نقطوں اور سورتوں کے خاتمے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٨٦٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ ، وَلاَ تَلْبِسُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ.

(۸۶۳۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو اور اس میں وہ چیز نہ ملاؤ جو اس کا حصہ نہیں۔

(٨٦٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٨٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ يُقَال :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٨٦٣٧) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٨٦٣٨) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ سَأَلْتَ كَمَا سَأَلَ إبْرَاهِيم ؟ فَقَالَ :كَانَ يُقَالُ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۸) حضرت حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن اسود سے کہا کہ آپ کو کس چیز نے اس بات سے روکا کہ آپ بھی اس طرح سوال کرتے جس طرح حضرت ابراہیم نے سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٨٦٣٩) حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَعَفَّانُ ، قَالاَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ :أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ كَانَ يَكْرَهُ الْجُمَلَ الَّتِي تُكْتَبُ فِي الْمَصَاحِفِ فَاتِحَةً وَخَاتِمَةً ، وَقَالَ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۹) حضرت ابوالعالیہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ مصاحف کے شروع اور اختتام پر کچھ جملے لکھے جائیں۔ وہ فرماتے تھے کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۷۸۲) من كره أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الشَّيْءِ الصَّغِيرِ

جن حضرات کے نزدیک چھوٹی چیز پر قرآن کولکھنا مکروہ ہے

(٨٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الْمَصَاحِفِ الصِّغَارِ.

(۸۶۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کومکروہ قرار دیا ہے کہ قرآن کو چھوٹے مصاحف میں لکھا جائے۔

(٨٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : عَظِّمُوا الْقُرْآنَ ، يَعْنِي كَبِّرُوا الْمَصَاحِفَ.

(۸۶۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مصاحف کو بڑا رکھو۔

(٨٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حُكَيمَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ : كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ فَيَقُومُ فَيَنْظُرُ فَيُعْجِبُهُ خَطُّنَا وَيَقُولُ : هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۸۶۴۲) حضرت ابوحکیمہ عبدی فرماتے ہیں کہ ہم کوفہ میں مصاحف لکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرے اور ہمیں دیکھنے لگے، انہیں ہمارا خط اچھا محسوس ہوا، انہوں نے فرمایا کہ اس طرح اس چیز کو منور کرو جس طرح اللہ نے اسے روشنی بخشی ہے۔

(٨٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الأَزْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي حُكَيمَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ : كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَكْتُبُ فَيَقُولُ : أَجِلَّ قَلَمَكَ ، قَالَ : فَقَطَطْتُ مِنْهُ ثُمَّ كَتَبْتُ ، فَقَالَ : هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۸۶۴۳) حضرت ابوحکیمہ عبدی فرماتے ہیں کہ ہم کوفہ میں مصاحف لکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ ہم لکھ رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرے اور انہوں نے فرمایا کہ اپنے قلم کی نوک موٹی رکھو۔ چنانچہ میں نے اپنے قلم کو کاٹ کر موٹا کیا پھر لکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس طرح اس چیز کو منور کرو جس طرح اللہ نے اسے روشنی بخشی ہے۔

(٨٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الْمُصْحَفِ الصَّغِيرِ.

(۸۶۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کومکروہ قرار دیا ہے کہ قرآن کو چھوٹے مصاحف میں لکھا جائے۔

(٨٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ مُصَيْحِفٌ.

(۸۶۴۵) حضرت مجاہد اس بات کومکروہ خیال فرماتے ہیں کہ کسی مصحف کو ''مصیحف'' چھوٹا مصحف کہا جائے۔

(۷۸۳) فی إدامۃ النَّظَرِ فِی الْمُصْحَفِ

مصحف کو مسلسل اور بار بار دیکھنے کا بیان

(۸٦٤٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: أَدِیمُوا النَّظَرَ فِی الْمُصْحَفِ.

(۸۶۴۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو ہمیشہ دیکھتے رہا کرو۔

(۸٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَیْثَمَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : انْتَهَیْتُ إِلَیْهِ وَهُوَ یَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ ، فَقَالَ : هَذَا حِزْبِی الَّذِی أُرِیدُ أَنْ أَقُومَ بِهِ اللَّیْلَۃَ.

(۸۶۴۷) حضرت خیثمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ مصحف میں سے تلاوت کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا روزانہ کا وظیفہ ہے جسے میں رات کو انجام دیتا ہوں۔

(۸٦٤٨) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَیْثَمَۃَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَی عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ یَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ فَقَالَ : هَذَا حِزْبِی الَّذِی أُرِیدُ أَنْ أَقُومَ بِهِ اللَّیْلَۃَ.

(۸۶۴۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ مصحف میں سے تلاوت کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا روزانہ کا وظیفہ ہے جسے میں رات کو انجام دیتا ہوں۔

(۸٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ یُونُسَ ، قَالَ : کَانَ خُلُقَ الأَوَّلِینَ النَّظَرُ فِی الْمَصَاحِفِ ، قَالَ : وَکَانَ الأَحْنَفُ بْنُ قَیْسٍ إِذَا خَلَی نَظَرَ فِی الْمُصْحَفِ.

(۸۶۴۹) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ اسلاف کا طریقہ مصحف میں دیکھنے کا تھا۔ حضرت احنف بن قیس جب اکیلے ہوتے تو مصحف میں دیکھا کرتے تھے۔

(۸٦٥٠) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنْ شُمَیْسَۃَ أُمِّ سَلَمَۃَ ، عَنْ عَائِشَۃَ : أَنَّهَا کَانَتْ تَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ فَإِذَا مَرَّتْ بِالسَّجْدَۃِ قَامَتْ فَسَجَدَتْ.

(۸۶۵۰) حضرت شمیسہ ام سلمہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مصحف میں سے تلاوت کیا کرتی تھیں، جب وہ کسی آیت سجدہ سے گذرتی تو سجدہ کیا کرتی تھیں۔

(۸٦٥١) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِی سُرِّیَّۃُ الرَّبِیعِ بْنِ خُثَیمٍ قَالَتْ : إِنْ کَانَ الرَّبِیعُ لَیَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَیْهِ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ.

(۸۶۵۱) حضرت ربیع مصحف سے دیکھ کر پڑھا کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی آتا تو اسے ڈھانپ دیتے۔

(۸٦٥٢) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَی إِبْرَاهِیمَ وَهُوَ یَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ ، فَاسْتَأْذَنَ

عَلَيْهِ رَجُلٌ فَغَطَّاهُ ، وَقَالَ :لاَ يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۸۶۵۲) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے پاس آیا وہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے۔ ایک آدمی نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اسے ڈھانپ دیا اور فرمایا کہ یہ نہ دیکھ لے کہ میں ہر وقت اس کی تلاوت کرتا ہوں۔

(۸۶۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ وَالْمُصْحَفُ فِي حِجْرِهِ.

(۸۶۵۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور قرآن مجید ان کی گود میں تھا۔

(۸۶۵٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَلاَءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۸۶۵۴) حضرت ابوصالح عقیلی کہتے ہیں کہ حضرت ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر مصحف سے دیکھ کر پڑھتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔

(۸۶۵۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۵۵) حضرت لیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کو مصحف سے دیکھ کر پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۸٤) ما أمر بِهِ مِنْ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآنِ مجید کو حرزِ جان اور وظیفۂ حیات بنانے کا حکم

(۸۶۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ ، فَلَهِيَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ ، فَلاَ يَقُولُ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ هُوَ نُسِّيَ. (مسلم ۲۲۹۔ نسائی ۱۰۵۶۱)

(۸۶۵۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان مصاحف کو حرزِ جان بنا کر رکھو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اونٹوں کے رسیوں سے بھاگنے سے زیادہ نکلنے والا ہے۔ تم میں سے یہ کوئی نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید بھلا دیا جاتا ہے۔

(۸۶۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ الإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا. (بخاری ۵۰۳۳۔ مسلم ۵۴۵)

(۸۶۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان مصاحف کو حرزِ جان بنا کر رکھو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اونٹوں کے رسیوں سے بھاگنے سے زیادہ نکلنے والا ہے۔

(۸۶۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ.

(مسلم ۲۲۷۔ احمد ۲/ ۳۶)

(۸۶۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کی مثال ان اونٹوں کی سی ہے جنہیں رسی سے باندھا گیا ہو۔ اگر ان کا مالک انہیں باندھے رکھے گا تو روک سکے گا اور اگر انہیں کھول دیا تو وہ بھاگ جائیں گے۔

(۸۶۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنِّي لأَقْرَأُ حِزْبِي ، أَوْ عَامَّةَ حِزْبِي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى فِرَاشِي.

(۸۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بستر پر لیٹ کر بھی اپنی روزانہ کی تلاوت کے معمول کو پورا کرتی ہوں۔

(۸۶۶۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا. (احمد ۴/ ۱۴۶۔ طبرانی ۸۰۲)

(۸۶۶۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو، کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اونٹوں کے رسیوں سے بھاگنے سے زیادہ نکلنے والا ہے۔

(۷۸۵) فِي الْقُرْآنِ فِي كَمْ يُخْتَمُ

قرآن مجید کو کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے

(۸۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ لَمْ يَفْقَهْهُ.

(ترمذی ۲۹۴۹۔ ابوداؤد ۱۳۸۹)

(۸۶۶۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے اسے نہیں سمجھا۔

(۸۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ.

(۸۶۶۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا وہ رجز پڑھنے والا ہے۔

(۸۶۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :

كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ثَلاَثٍ وَقَلَّمَا يَسْتَعِينُ بِالنَّهَارِ.

(۸۶۶۳) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، وہ دن میں بہت کم تلاوت کرتے تھے۔

(٨٦٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أُبَيٍّ :أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي ثَمَانٍ.

(۸۶۶۴) حضرت ابی رضی اللہ عنہ آٹھ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي ثَمَانٍ ، وَأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ.

(۸۶۶۵) حضرت تمیم داری سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ.

(۸۶۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٨٦٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَتَيْنِ وَيَخْتِمُهُ فِي سِوَى رَمَضَانَ فِي سِتٍّ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ يَخْتِمُهُ فِي خَمْسٍ.

(۸۶۶۷) حضرت اسود رمضان میں دوراتوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے اور رمضان کے علاوہ چھ دنوں میں۔ حضرت علقمہ پانچ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي خَمْسٍ، وَكَانَ الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ يَقْرَؤُهُ فِي سِتٍّ.

(۸۶۶۸) حضرت علقمہ پانچ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ حضرت اسود بن یزید چھ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعٍ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ يَقْرَؤُهُ أَحَدُهُمَا فِي خَمْسٍ وَالآخَرُ فِي سِتٍّ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقْرَؤُهُ فِي سَبْعٍ.

(۸۶۶۹) حضرت عبد الرحمن بن یزید سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ حضرت علقمہ اور حضرت اسود میں سے ایک پانچ دن میں اور دوسرے چھ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعٍ.

(۸۶۷۰) حضرت عروہ سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٧١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ يَوْمُ الْحَيِّ فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَخْتِمُ

فِی سَبْعٍ.

(۸۶۷۱) حضرت ابو مجلز رمضان میں اپنے علاقے والوں کو تراویح پڑھاتے تھے اور سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(۸۶۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ ، قَالَ : فَأُنْزِلْنَا فِي قُبَّةٍ لَهُ وَنَزَلَ إِخْوَانُنَا الأَحْلاَفُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُحَدِّثُنَا وَكَانَ أَكْثَرُ حَدِيثِهِ تَشَكِّيهِ قُرَيْشًا وَيَقُولُ : وَلاَ سَوَاءَ كُنَّا بِمَكَّةَ مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ كَانَتِ الْحَرْبُ سِجَالاً عَلَيْنَا وَلَنَا.

قَالَ : فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَطْوَلَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ أَبْطَأْتَ عَلَيْنَا ، قَالَ : إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أَقْضِيَهُ ، فَسَأَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه يُحَزِّبُ الْقُرْآنَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يُحَزِّبُهُ ثَلاَثًا وَخَمْسًا وَسَبْعًا وَتِسْعًا وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلاَثَ عَشْرَةَ وَحِزْبَ الْمُفَصَّلِ. (احمد ۴/ ۳۴۳۔ ابن ماجہ ۱۳۴۵)

(۸۶۷۲) حضرت اوس بن حذیفہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے پاس ثقیف کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں ایک قبہ میں ٹھہرایا۔ ہمارے کچھ حلیف بھائی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس عشاء کے بعد تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ کی اکثر گفتگو قریش کی شکایات پر مشتمل ہوتی تھی۔ آپ فرماتے کہ دونوں جگہ پریشانی ہے، مکہ میں کمزور اور لاچار تھے، مدینہ آئے تو لڑائیوں نے ہمیں گھیر لیا ہے، کچھ ہمارے خلاف جاتی ہیں اور کچھ ہمارے حق میں۔

ایک رات آپ نے تشریف لانے میں دیر کردی، جب آپ تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج آپ نے تشریف لانے میں دیر کردی! آپ نے فرمایا کہ میرے روز کی تلاوت کے معمول میں کچھ کمی رہ گئی تھی اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میں اسے پورا کیے بغیر جاؤں۔ ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ روزانہ کتنا قرآن پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ قرآن مجید کو تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ اور حزب المفصل میں تقسیم فرماتے تھے۔

(۸۶۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَلأَنْ أَقْرَأَهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَهُ فِي عَشْرٍ ، وَلأَنْ أَقْرَأَهُ فِي عَشْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَهُ فِي سَبْعٍ أَقِفُ وَأَدْعُو.

(۸۶۷۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مہینے میں قرآن پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں پندرہ دن میں پڑھوں۔ میں اسے پندرہ دن میں پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے دس دنوں میں پڑھوں۔ میں اسے دس دن میں مکمل کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے سات دن میں پڑھوں۔ میں رکتا ہوں اور دعا

کرتا ہوں۔

(٨٦٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ وَلاَ تَقْرَأْهُ فِي ثَلاثٍ.

(۸۶۷۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو سات دنوں میں پڑھو تین دنوں میں نہ پڑھو۔

(٨٦٧٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ثَلاثٍ ، ثُمَّ يُصْبِحُ الْيَوْمَ الَّذِي يَخْتِمُ فِيهِ صَائِمًا.

(۸۶۷۵) حضرت مسیب بن رافع قرآن مجید کو تین دن میں ختم فرماتے تھے، پھر جس رات قرآن ختم ہوتا اگلے دن روزہ رکھتے تھے۔

(٨٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مَسْرُوقٍ فَقَالَ :مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي جُمُعَةٍ ؟ فَقَالَ مَسْرُوقٌ :حَسَنٌ لَوْ أَخَذْتَ مُصْحَفًا كُلَّ جُمُعَةٍ فَأَدْخَلْتَهُ بَيْتًا لأَوْشَكَ أَنْ تَمْلأَه.

(۸۶۷۶) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت مسروق کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو جمعہ کو قرآن کی تلاوت کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اچھا ہے، اگر تم ہر جمعہ کو مصحف پکڑو اور اسے کسی کمرے میں داخل کرو تو امید ہے کہ یہ اسے بھر دے گا۔

(٧٨٦) من رخص أَنْ يُقْرَأَ الْقُرْآنُ فِي لَيْلَةٍ وَقِرَائَتُهُ فِي رَكْعَةٍ

جن حضرات کے نزدیک اس بات کی اجازت ہے کہ ایک رات میں اور ایک رکعت میں ختم کرلیا جائے

(٨٦٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ.

(۸۶۷۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری نے پورا قرآن مجید ایک رکعت میں ختم فرمایا۔

(٨٦٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : قُمْتُ خَلْفَ الْمَقَامِ أُصَلِّي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لاَ يَغْلِبَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي يَغْمِزُنِي فَلَمْ أَلْتَفِتْ إِلَيْهِ ، ثُمَّ غَمَزَنِي فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْت وَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۸۶۷۸) حضرت عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا، میں یہ چاہتا تھا کہ اس رات اس جگہ میرے سوا کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ اتنے میں ایک آدمی نے مجھے پیچھے سے متوجہ کیا۔ میں متوجہ نہ ہوا اس نے مجھے پھر متوجہ

کیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں پیچھے ہٹ گیا اور وہ وہاں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھنے کے بعد نماز مکمل فرمائی۔

(٨٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ : قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي الْكَعْبَةِ فِي رَكْعَةٍ.

(٨٦٧٩) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے کعبہ میں ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کیا ہے۔

(٨٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُثْمَانَ : أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي لَيْلَةٍ.

(٨٦٨٠) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک رات میں ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم فرمایا۔

(٨٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ : أَنَّهُ قَرَأَهُ فِي لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ.

(٨٦٨١) حضرت علقمہ نے مکہ میں ایک رات میں قرآن مجید ختم فرمایا۔

(٨٦٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهُ.

(٨٦٨٢) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(٨٦٨٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي الْكَعْبَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ.

(٨٦٨٣) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے کعبہ میں دو رکعت میں قرآن مجید ختم کیا ہے۔

(٨٦٨٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ الأَزْدِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

(٨٦٨٤) حضرت علی ازدی رمضان کی ہر رات میں قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔

(٧٨٧) فی قوله تعالی (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى)

فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کی تفسیر

(٨٦٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ : شَغَلُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مَلأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا ، ثُمَّ صَلاَّهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. (مسلم ٢٠٥۔ احمد ١/ ٨١)

(٨٦٨٥) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز کے وقت میں مصروف رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے عصر کی نماز کو مغرب اور

عشاء کے درمیانی وقت میں ادا فرمایا۔

(٨٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ ، فَقَالَ : شَغَلُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى صَلاَةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ وَأَجْوَافَهُمْ نَارًا. (مسلم ۲۰۳۔ احمد ۱/ ۱۵۲)

(٨٦٨٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی گہرائی میں تھے، آپ نے اس موقع پر فرمایا کہ ان کافروں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز سے دور رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ اللہ ان کے گھروں، ان کی قبروں، ان کے پیٹوں اور ان کے سینوں کو آگ سے بھر دے۔

(٨٦٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(٨٦٨٧) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(٨٦٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ .

(٨٦٨٨) حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ اور اللہ کے لئے خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔

(٨٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : أَنَّهَا اسْتَكْتَبَتْ مُصْحَفًا ، فَلَمَّا بَلَغَتْ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ ، قَالَتِ : اُكْتُبِ الْعَصْرَ.

(٨٦٨٩) حضرت عبداللہ بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مصحف کی کتابت کرا رہی تھیں، جب وہ اس آیت پر پہنچیں ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) تو انہوں نے فرمایا کہ لکھو اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(٨٦٩٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا أُمَامَةَ عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى ، فَقَالَ : لاَ أَحْسَبُهَا إِلاَّ الصُّبْحَ.

(٨٦٩٠) حضرت موسیٰ بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ فجر کی نماز ہے۔

(٨٦٩١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ زُهْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الْوُسْطَى فَقَالَ : هِيَ الظُّهْرُ ، فَمَرَّ أُسَامَةُ فَسُئِلَ فَقَالَ : هِيَ

الظُّهْرُ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِالْهَجِيرِ. (نسائی ۳۵۶۔ احمد ۵/ ۲۰۶)

(۸۶۹۱) حضرت زہرہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے، ان سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ گذرے ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اسے دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

(۸۶۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هِيَ صَلَاةُ الْفَجْرِ.

(۸۶۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مَنْظُورِ بْنِ أَبِي ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : هِيَ الظُّهْرُ.

(۸۶۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

(۸۶۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۸۶۹۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتِ : الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(۸۶۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : هِيَ الْعَصْرُ.

(۸۶۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ : أَنَّ عَبِيدَةَ سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى ؟ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ. (بخاری ۲۹۳۱۔ ابوداؤد ۴۱۲)

(۸۶۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس حدیث جیسی حدیث نقل کی۔

(۸۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(۸۶۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

(۸۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی

کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هِيَ الَّتِي فَرَّطَ فِيهَا ابْنُ دَاوُد وَهِيَ الْعَصْرُ.

(۸۷۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ نماز ہے جس میں حضرت ابن داود (سلیمان) علیہ السلام سے سستی ہوئی اور وہ عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الصَّلاَةُ الْوُسْطَى الَّتِي فَرَّطَ فِيهَا سُلَيْمَانُ صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز وہ ہے جس میں حضرت سلیمان علیہ السلام سے سستی ہوئی اور وہ عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سُئِلَ شُرَيْحٌ عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى فَقَالَ :حَافِظُوا عَلَيْهَا تُصِيبُوهَا.

(۸۷۰۲) حضرت شریح سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان سب نمازوں کی حفاظت کرو اسے خود پالوگے۔

(۸۷۰۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَبِيعِ بن خُثَيْم :سُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى ، فَقَالَ :هِيَ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَحَافِظُوا عَلَيْهَا.

(۸۷۰۳) حضرت ربیع بن خثیم سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازوں میں سے ایک ہے ان سب کی پابندی کرو۔

(۸۷۰۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :هِيَ الْعَصْرُ.

(۸۷۰۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ صَلاَةِ الْعَصْرِ.

قَالَ :وَكَانَ عَطَاءٌ يَرَى أَنَّ الصَّلاَةَ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْغَدَاةِ.

(۸۷۰۵) حضرت عبید بن عمر فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔ حضرت عطاء کے مطابق یہ فجر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَيَّانُ الأَزْدِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسُئِلَ عَنِ

الصَّلاَة الْوُسْطَى وَقِيلَ لَهُ :إنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :هِيَ الْعَصْرُ ، فَقَالَ :إنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ ، ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : هِيَ الصُّبْحُ.

(۸۷۰۶) حضرت حیان ازدی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔ یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ . وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :الصَّلاَة الْوُسْطَى صَلاَةُ الظُّهْرِ.

(۸۷۰۷) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَيَّاطِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :هِيَ الظُّهْرُ قَبْلَهَا صَلاَتَانِ وَبَعْدَهَا صَلاَتَانِ.

(۸۷۰۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے، اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو۔

(۸۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :هِيَ الصُّبْحُ.

(۸۷۰۹) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الصَّلاَة الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۱۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَة الْوُسْطَى﴾ الصُّبْحُ.

(۸۷۱۱) حضرت مجاہد فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَة الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

(۸۷۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الصَّلاَة الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ. (ترمذی ۱۸۲۔ احمد ۵/ ۱۲)

(۸۷۱۲) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔

(۸۷۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :الصَّلاَة الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۱۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز فجر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۴) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: هِيَ الْعَصْرُ. (مسلم ۲۰۶۔ احمد ۱/ ۳۹۲)

(۸۷۱۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ: هَذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى.

(۸۷۱۷) حضرت ابو رجاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ کی مسجد میں فجر کی نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ درمیانی نماز ہے۔

(۸۷۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: الْوُسْطَى صَلَاةُ الصُّبْحِ.

(۸۷۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔

(۷۸۸) باب مسألة فِي الصَّلَاةِ

نماز کے بارے میں سوال کرنے کا بیان

(۸۷۱۹) سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ فِي رَجُلٍ زَالَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي الْحَضَرِ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى السَّفَرِ كَيْفَ يُصَلِّي ، قَالَ: إِنْ كَانَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

وَقَالَ حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ: إِذَا زَالَتْ له الشَّمْسُ هَاهُنَا صَلَّى فِي السَّفَرِ أَرْبَعًا.

قَالَ: وَقَالَ سُفْيَانُ فِي مُسَافِرٍ دَخَلَ مَعَ مُقِيمٍ فَصَلَّى مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ رَأَى شَيْئًا فَتَكَلَّمَ فَصَلَّى الإِمَامُ فَقَالَ: يُعِيدُ الْمُسَافِرُ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الأَصْلِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ: يُصَلِّي أَرْبَعًا لأَنَّهُ قَدْ أَوْجَبَهَا عَلَى نَفْسِهِ.

(۸۷۱۹) حضرت سفیان سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی سورج کے زائل ہونے کے وقت حضر میں تھا، پھر سفر پر روانہ ہو گیا، وہ کیسے

نماز پڑھے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ظہر کے وقت میں پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ جب یہاں سورج زائل ہو جائے تو سفر میں چار رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت سفیان اس مسافر کے بارے میں جو کسی مقیم کے ساتھ نماز میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھے، پھر کچھ دیکھے اور بات کرے، اتنے میں امام نماز پڑھ لے، فرماتے ہیں کہ مسافر دو رکعتوں کا اعادہ کرے گا پھر اس اصل کی طرف لوٹ آئے گا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ چار رکعتیں پڑھے گا کیونکہ اس نے اپنے اوپر چار رکعتیں فرض کر لی ہیں۔

(۸۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ الإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَعَفَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ صَلَّى الإِمَام ، وَلَمْ يَتَكَلَّمِ الرَّجُلُ ، قَالَ سُفْيَانُ : يُصَلِّي صَلاَةَ الإِمَام رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ : يُصَلِّي أَرْبَعًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلَّى مَعَهُ رَكْعَةً.

(۸۷۲۰) حضرت سفیان سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن امام کے ساتھ جماعت میں داخل ہوا، پھر اس کی نکسیر جاری ہو گئی، جب وہ وضو کر کے آیا تو امام نماز پڑھ چکا تھا، لیکن اس نے کسی سے بات نہیں کی، اب وہ کیا کرے؟ حضرت سفیان نے فرمایا کہ وہ امام کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھے۔ حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ وہ چار رکعتیں پڑھے البتہ اگر اس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی ہو تو پھر دو رکعتیں پڑھے۔

(۷۸۹) الصلاة على النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ هِيَ

نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود پڑھنے کے الفاظ اور طریقہ

(۸۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلاَمَ عَلَيْك فَكَيْفَ الصَّلاَة عَلَيْك ؟ قَالَ : قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إبْرَاهِيمَ وَآلِ إبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إبْرَاهِيمَ وَآلِ إبْرَاهِيمَ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (بخاری ۶۳۵۷۔ مسلم ۶۶)

(۸۷۲۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے یہ تو سیکھ لیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھا جائے اور آپ پر درود کیسے بھیجا جائے، یہ ہمیں سکھا دیجئے؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم یہ الفاظ کہو (ترجمہ) اے اللہ حضرت محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ حضرت محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۸۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (احمد ۴/ ۲۴۴)

(۸۷۲۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۷۲۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا السَّلاَمُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : قُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. (بخاری ۶۳۵۸۔ ابن ماجہ ۹۰۳)

(۸۷۲۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ پر سلام پڑھنا تو سیکھ لیا اب آپ ہمیں درود پڑھنا بھی سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو (ترجمہ) اے اللہ! اپنے بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔

(۸۷۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلاَمَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : قُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (نسائی ۱۲۱۳۔ احمد ۱/ ۱۶۲)

(۸۷۲۴) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ لیا آپ ہمیں درود کا طریقہ بھی سکھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ الفاظ کہو (ترجمہ) اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۸۷۲٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ.

وَأَمَّا الصَّلاَةُ فَأَخْبِرْنَا بِهَا كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ؟ قَالَ : فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَدِدْنَا أَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي سَأَلَهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (مسلم ۶۵۔ ابوداؤد ۹۷۳)

(۸۷۲۵) حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے سیکھ لیا آپ ہمیں درود کے بارے میں بتا دیجئے کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش یہ اس بارے میں سوال نہ کرتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم درود پڑھو تو یہ کہو (ترجمہ) اے اللہ نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۸۷۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ وَعَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ : قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلاَمَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(۸۷۲۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ لیا آپ ہمیں درود کا طریقہ بھی سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم یوں کہو (ترجمہ) اے اللہ! اپنی رحمتوں اور برکتوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے بنا دے جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بنایا، تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۷۹۰) مَنْ كَانَ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ

جو حضرات سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف رخ پھیر لیا کرتے تھے

(۸۷۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَهُوَ يُهَلِّلُ يَقُولُ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ.

(۸۷۲۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سلام پھیرنے کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہتے ہوئے ہماری طرف رخ کر لیا کرتے تھے۔

(۸۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَلِيٌّ الْعَصْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

(۸۷۲۸) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر رخ ہماری طرف کر لیا۔

(۷۹۱) مَنْ كَانَ إِذَا قَرَأَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى) قَالَ سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى

جو حضرات قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا کرتے تھے

(۸۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۲۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جمعہ میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۷۳۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ : أَنَّ عَلِيًّا قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى ، قَالَ عَبْدَةُ : وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقْرَأُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۷۳۲) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقْرَأُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ قَرَأَ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ.

(۸۷۳۵) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۷۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ إِذَا أَمَّ النَّاسَ هَاهُنَا فَقَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، قَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۶) حضرت عبید بن حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن مغیرہ نے اس جگہ لوگوں کو نماز پڑھائی، انہوں نے قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلند رب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، قَالَ : سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۷) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلند رب پاک ہے) کہتے۔

(۸۷۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، قَالَ سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلند رب پاک ہے) کہتے۔

(۷۹۲) فی الرجل يُدْرِكُ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةً

اگر کسی آدمی کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو وہ کیا کرے؟

(۸۷۳۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لَكَ وِتْرٌ وَلِلإِمَامِ شَفْعٌ فَلاَ تَشَهَّدْ.

(۸۷۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تمہاری ایک رکعت ہوئی ہو اور امام کی دو ہو گئی ہوں تو تم تشہد نہ پڑھو۔

(۸۷٤٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : تَتَشَهَّدُ.

(۸۷۴۰) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں وہ تشہد پڑھے گا۔

(۸۷٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ رَكْعَةً مَعَ الإِمَامِ ، قَالَ : يَتَشَهَّدُ.

(۸۷۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو وہ تشہد پڑھے گا۔

(۸۷٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ مَعَ الإِمَامِ وِتْرًا مِنَ الصَّلاَةِ ، قَالَ : لاَ يَتَشَهَّدُ.
وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ.

(۸۷۴۲) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جسے امام کے ساتھ ایک رکعت ملے فرماتے ہیں کہ وہ تشہد نہیں پڑھے گا۔ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

(۸۷٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ نَافِعًا وَابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يُسْبَقُ بِرَكْعَةٍ فَيَجْلِسُ مَعَ الإِمَامِ ؟ قَالاَ : يَتَشَهَّدُ.

(۸۷۴۳) حضرت مالک بن انس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع اور حضرت ابن شہاب سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جسے ایک رکعت ملے، تو کیا وہ امام کے ساتھ قعدہ کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تشہد پڑھے گا۔

(۷۹۳) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ إِذَا أَكَلَ بَصَلاً أَوْ ثُومًا أَنْ يَحْضُرَ الْمَسْجِدَ

جن حضرات کے نزدیک پیاز یا تھوم کھا کر مسجد میں آنا مکروہ ہے

(۸۷٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، أَوِ الْمَسْجِدَ.

(۸۷۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ بری سبزی کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

(۸۷٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ هَذِهِ الْبَقْلَةَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، يَعْنِي الثُّومَ.

(بخاری ۴۲۱۵۔ مسلم ۶۹)

(۸۷۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ سبزی یعنی تھوم کھائے وہ اس وقت

تک مسجد میں نہ آئے جب تک اس کی بدبو ختم نہ ہو جائے۔

(۸۷۴۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا ، يَعْنِي الثُّومَ. (بخاری ۲۶۴۔ احمد ۵/ ۲۶)

(۸۷۴۶) حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تھوم کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

(۸۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :أَكَلْتُ ثُومًا ، ثُمَّ أَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِرَكْعَةٍ ، فَلَمَّا قُمْتُ أَقْضِي وَجَدَ رِيحَ الثُّومِ ، فَقَالَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، وقَالَ مُغِيرَةُ ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ إنَّ لِي عُذْرًا فَنَاوِلْنِي يَدَكَ ، قَالَ :فَوَجَدْتُهُ وَاللَّهِ سَهْلًا ، فَنَاوَلَنِي يَدَهُ فَأَدْخَلْتهَا فِي كُمِّي إلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا فَقَالَ :إنَّ لَكَ عُذْرًا. (ابوداؤد ۳۸۲۲۔ ابن حبان ۲۰۹۵)

(۸۷۴۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے تھوم کھایا اور پھر میں نبی پاک ﷺ کی مسجد میں آگیا۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو آپ ﷺ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب میں اپنی رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو آپ ﷺ کو تھوم کی بدبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ جو یہ سبزی کھائے وہ اس وقت تک مسجد میں نہ آئے جب تک اس کی بدبو ختم نہ ہو جائے۔ حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ جب میں نے نماز پوری کر لی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا ایک عذر ہے، آپ اپنا ہاتھ مجھے دیجئے۔ خدا کی قسم! میں نے آپ ﷺ کو بہت نرم مزاج پایا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مجھے دیا تو میں نے آپ کے دست مبارک کو اپنے سینے پر پھیرا۔ آپ نے اسے بندھا ہوا پایا تو فرمایا کہ تمہیں واقعی عذر ہے۔

(۸۷۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا يُونُسُ بنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُمَيمٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، يَعْنِي الثُّومَ.

(۸۷۴۸) حضرت شریک بن حنبل عبسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ بری سبزی یعنی تھوم کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

(۸۷۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ جُمُعَةٍ خَطِيبًا ، أَوْ خَطَبَنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا

النَّاس إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لاَ أُرَاهُمَا إِلاَّ خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومَ وَهَذَا الْبَصَلَ ، لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لاَبُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. (مسلم ۳۹۷۔ احمد ۱/ ۲۷)

(۸۷۴۹) حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم دو سبزیاں ایسی کھاتے ہو جو میرے خیال میں بری ہیں۔ ایک تھوم اور دوسری پیاز۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اگر کوئی ان سبزیوں کو کھاتا اور اس کے منہ سے ان کی بدبو محسوس ہوتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت البقیع کی طرف لے جایا جاتا تھا۔ اگر کسی نے انہیں کھانا بھی ہو تو انہیں پکا کر ان کی بو کو مار دے۔

(۸۷۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ ، قَالَتْ : صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، وَقَالَ : إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي.

(ترمذی ۱۸۱۰۔ احمد ۴۳۳)

(۸۷۵۰) حضرت ام ایوب فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مرتبہ کھانا تیار کیا جس میں کچھ سبزیاں بھی تھیں۔ آپ نے ان سبزیوں کو نہیں کھایا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اپنے ساتھ والوں کو تکلیف دوں۔

(۷۹٤) في ليلة القَدْرِ ، أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ ؟

شبِ قدر کا بیان، شبِ قدر کون سی رات ہے؟

(۸۷۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (بخاری ۲۰۲۰۔ ترمذی ۷۹۲)

(۸۷۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ؛ لِتِسْعٍ بَقَيْنَ ، أَوْ لِسَبْعٍ ، أَوْ لِخَمْسٍ ، أَوْ لِثَلاَثٍ ، أَوْ لآخِرِ لَيْلَةٍ. (ترمذی ۷۹۴۔ احمد ۵/ ۳۶)

(۸۷۵۲) حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا آخری رات میں تلاش کرو۔

(۸۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (مسلم ۲۰۶۔ ابو داؤ۹ ۱۳۸۰)

(۸۷۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۵٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ ، وَمُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (مسلم ۸۱۴۔ احمد ۲/ ۸۱)

(۸۷۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ :كَانَ أَسْأَلَ النَّاسِ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَانَتْ تَكُونُ عَلَى عَهْدِ الأَنْبِيَاءِ ، فَإِذَا ذَهَبُوا رُفِعَتْ ؟ قَالَ: لاَ ، وَلَكِنْ تَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَخْبِرْنَا بِهَا ، قَالَ :لَوْ أُذِنَ لِي فِيهَا لأَخْبَرْتُكُمْ ، وَلَكِنِ الْتَمِسُوهَا فِي أَحَدِ السَّبْعَيْنِ ، ثُمَّ لاَ تَسْأَلْنِي عَنْهَا بَعْدَ مَقَامِي ، أَوْ مَقَامِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخَذَ فِي حَدِيثٍ ، فَلَمَّا انْبَسَطَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِلاَّ حَدَّثْتَنِي بِهَا ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ .فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضْبَةً لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا مِثْلَهَا. (نسائی ۳۴۲۷۔ ابن خزیمۃ ۲۱۷۰)

(۸۷۵۵) حضرت ابو مرثد فرماتے ہیں کہ میں جمرۂ وسطی کے پاس حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سب سے زیادہ سوال میں کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! شب قدر انبیاء کے زمانوں میں ہوتی ہے، جب انبیاء دنیا سے تشریف لے جاتے تو یہ رات بھی اٹھالی جاتی تھی، کیا ایسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ شب قدر قیامت تک باقی رہے گی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر مجھے اس کے بارے میں بتادیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کے بتانے کی اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتادیتا۔ البتہ میں اتنا کہوں گا کہ تم اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں سے ایک میں تلاش کرو۔ اب تم مجھ سے اس بارے میں سوال مت کرنا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری باتوں میں مشغول ہو گئے۔ جب آپ کی طبیعت مبارکہ میں مجھے انبساط محسوس ہوا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں آپ کو قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس رات کے بارے میں بتادیجئے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر اتنا غصہ آیا کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آپ کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔

(۸۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ :أَتَيْنَا ابْنَ

مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَوَجَدْنَاهُ فَوْقَ الْبَيْتِ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَقُلْنَا لَهُ : سَمِعْنَاكَ تَقُولُ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَقَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ مِنَ النِّصْفِ الآخِرِ ، وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ بَيْضَاءَ لاَ شُعَاعَ لَهَا ، فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ فَرَأَيْتُهَا كَمَا حُدِّثْتُ فَكَبَّرْتُ.

(احمد ۱/ ۴۰۶۔ طیالسی ۳۹۴)

(۸۷۵۶) حضرت ابوعقرب اسدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے انہیں کمرے کی چھت پر موجود پایا، ہم نے سنا کہ وہ نیچے اترنے سے پہلے کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے آپ کو سنا کہ آپ نے نیچے اترنے سے پہلے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شبِ قدر رمضان کے دوسرے نصف کے سات دنوں میں ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس رات میں سورج جب طلوع ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے اور کرنوں کے بغیر ہوتا ہے۔ جب میں نے سورج کو دیکھا تو اسے اسی حالت میں پایا جس حالت میں مجھے بتایا گیا تھا، چنانچہ میں نے خوشی سے اللہ کی کبریائی بیان کی۔

(۸۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُتِيتُ وَأَنَا نَائِمٌ فِي رَمَضَانَ فَقِيلَ لِي : إِنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، قَالَ : فَقُمْتُ وَأَنَا نَاعِسٌ فَتَعَلَّقْتُ بِبَعْضِ أَطْنَابِ فُسْطَاطِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَنَظَرْتُ فِي اللَّيْلَةِ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلاثٍ وَعِشْرِينَ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ مَعَ الشَّمْسِ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلاَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، وَذَلِكَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ بَيْضَاءَ لاَ شُعَاعَ لَهَا. (احمد ۱/ ۲۵۵۔ طبرانی ۱۱۷۷۷)

(۸۷۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رمضان میں سویا ہوا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آج شبِ قدر ہے۔ میں نیند کی حالت میں بیدار ہوا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خیمہ کی رسی کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے رات کا اندازہ لگایا تو وہ رمضان کی تیئسویں رات تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان شبِ قدر کے علاوہ ہر رات سورج کے ساتھ برآمد ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شبِ قدر کے دن سورج سفید حالت میں بغیر کرنوں کے طلوع ہوتا ہے۔

(۸۷۵۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ قَنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عُمَرُ وَحُذَيْفَةُ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَشُكُّونَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، تَبْقَى ثَلاَثٌ ، قَالَ زِرٌّ : فَوَاصِلْهَا.

(۸۷۵۸) حضرت قنان بن عبداللہ نہمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زر سے شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت حذیفہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ شبِ قدر رمضان کی ستائیسویں

رات ہے۔ جب رمضان کے تین دن باقی رہ جائیں۔

(۸۷۵۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۵۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۸۷٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ بِلاَلاً عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۶۰) حضرت صنابحی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تیئیس رمضان کی رات ہے۔

(۸۷٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ : اُطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ وِتْرًا.

(احمد ۱/ ۴۳۔ ابویعلی ۱۶۵)

(۸۷۶۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِسَبْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوْهَا لِتِسْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوْهَا لإِحْدَى عَشْرَةَ تَبْقَى صَبِيحَةَ بَدْرٍ ، فَإِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ كُلَّ يَوْمٍ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ إِلاَّ صَبِيحَةَ بَدْرٍ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْضَاءَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ.

(۸۷۶۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر کو رمضان کی تیئسویں، اکیسویں اور انیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ اور شب قدر کو چودھویں رات کی صبح میں تلاش کرو۔ کیونکہ سورج ہر روز شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، سوائے چودھویں کی صبح کے، کیونکہ اس میں سورج صاف ہوتا ہے اور اس میں کرنیں نہیں ہوتیں۔

(۸۷٦۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (طبرانی ۱۹۴۱)

(۸۷۶۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ أَيْقَظَ أَهْلَهُ ، وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ . قِيلَ لأَبِي بَكْرٍ : مَا رَفْعُ الْمِئْزَرِ ؟ قَالَ :

اعْتِزَالُ النِّسَاءِ. (ترمذی ۷۹۵۔ احمد ۱/ ۹۸)

(۸۷۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ازار کو بلند رکھتے۔ حضرت ابوبکر بن عیاش سے سوال کیا گیا کہ ازار کو بلند رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ خواتین سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔

(۸۷۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابن عُمَر قَالَ :لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي كُلِ شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۸۷۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ہر رات میں ہو سکتی ہے۔

(۸۷۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (ترمذی ۷۹۵۔ ابو یعلی ۳۷۲)

(۸۷۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنی ازواج کو جگایا کرتے تھے۔

(۸۷۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُدْرِكْهَا، قَالَ :وَقَالَ أُبَيٌّ :لَقَدْ عَلِمَ عَبْدُ اللهِ أَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. (مسلم ۲۲۰۔ ابو داؤد ۱۳۷۳)

(۸۷۶۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورا سال رات کو قیام کرے گا وہ شب قدر کو پالے گا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۸۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ الأَسَدِيَّ يَقُولُ :سَمِعْتُ أُبَيًّا يَقُولُ :هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۶۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۸۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ :إِذَا كَانَتْ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَاغْتَسِلُوا ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُؤَخِّرَ فِطْرَهُ إِلَى السَّحَرِ فَلْيَفْعَلْ ، وَلْيُفْطِرْ عَلَى ضَيَاحِ لَبَنٍ.

(۸۷۶۹) حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ جب رمضان کی ستائیسویں رات ہو تو غسل کرو۔ اس رات میں اگر تم میں سے کوئی اپنی افطاری کو سحر تک مؤخر کر سکے تو کر لے، نیز اسے چاہئے کہ اس دن لسی سے افطار کرے۔

(۸۷۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ بَلْجَةٌ سَمْحَةٌ ، تَطْلُعُ شَمْسُهَا لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ.

(۸۷۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شب قدر ایک روشن اور چمکدار رات ہے، اس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔

(۸۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ قَارِظٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ ، لَيْلَةُ جُمُعَةٍ.

(۸۷۷۱) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں کہ شب قدر سترہویں رات ہے، جو کہ جمعہ کی رات ہے۔

(۸۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَأَبُوهُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُجَيْرٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ ، فَإِنَّهَا صَبِيحَةُ بَدْرٍ ، يَوْمَ الْفُرْقَانِ ، يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ.

(۸۷۷۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر کو سترہویں رات میں تلاش کرو، کیونکہ یہ چودھویں کے چاند کی صبح ہے، یہ فیصلہ کا دن ہے جب دو فریق ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہوئے تھے۔

(۸۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ.

(۸۷۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شب قدر پورے رمضان میں ہوسکتی ہے۔

(۸۷۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَهُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ ، فَقَالَ : إِنِّي خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَلَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ. (بخاری ۴۹۔ احمد ۵/ ۳۱۳)

(۸۷۷۴) حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے باہر تشریف لائے تو دو آدمی لڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے آیا تھا، لیکن فلاں اور فلاں دونوں لڑ رہے تھے، شاید اسی میں خیر ہوگی، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

(۸۷۷۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ ، وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(ابو داؤد ۱۳۷۴۔ احمد ۳/ ۴۹۵)

(۸۷۷۵) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آج کی رات میں تلاش کرو۔ وہ تیئسویں رات تھی۔

(۸۷۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِهِ الْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيتُهَا ، فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ وِتْرًا. (طبرانی ۸۵۹)

(۸۷۷۶) حضرت فلتان بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شب قدر دیکھی تھی پھر مجھے

بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(٨٧٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْضَاءَ تَرَقْرَقُ. (مسلم ۱۷۹۔ ابو داؤد ۱۳۷۳)

(۸۷۷۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہے، یہ وہی رات ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس رات سورج سفید اور روشن طلوع ہوتا ہے۔

(٨٧٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وَيُشَمِّرُ فِيهِنَّ.

(۸۷۷۸) حضرت عبد الرحمن بن سابط فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنی خواتین کو جگاتے تھے اور انہیں عبادت کی ترغیب دوسرے لوگوں سے زیادہ دیا کرتے تھے۔

(٨٧٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُوقِظُ أَهْلَهَا لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۷۹) حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیئسویں رات کو اپنے گھر والوں کو جگاتی تھیں۔

(٨٧٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرُشُّ عَلَى أَهْلِهِ الْمَاءَ لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۸۰) حضرت عبید اللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تیئسویں رات کو اپنے گھر کے لوگوں پر پانی چھڑکا کرتے تھے۔

(٨٧٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(۸۷۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کو آخری عشرے میں جگایا کرتے تھے۔

(٨٧٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ كَصَلاَتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ ، فَإِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ اجْتَهَدَ.

(۸۷۸۲) حضرت عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ رمضان میں اسی طرح معمول کی عبادت کرتے تھے جیسے باقی دنوں میں، البتہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو بہت کوشش فرمایا کرتے تھے۔

(٨٧٨٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ اجْتِهَادًا ، لاَ يَجْتَهِدُ

فِي غَيْرِهِ. (مسلم ۸۔ ترمذی ۷۹۶)

(۸۷۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جتنی کوشش فرماتے تھے اتنی اور کسی وقت میں نہ فرماتے۔

(۸۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْحُكْمِ ، ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْحُكْمِ.

(۸۷۸۴) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ فیصلے کی رات ہے اور ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ کے بارے میں بھی فرماتے ہیں کہ یہ فیصلے کی رات ہے۔

(۸۷۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يَوْمُهَا كَلَيْلَتِهَا ، وَلَيْلَتُهَا كَيَوْمِهَا.

(۸۷۸۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ شب قدر کا دن اس کی رات کی طرح اور اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔

(۸۷۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَدْ أَخَذَ بِنَصِيبِهِ مِنْهَا.

(۸۷۸۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شب قدر میں مغرب اور عشاء کی نماز جماعت سے ادا کر لی اس نے شب قدر میں سے اپنا حصہ لے لیا۔

(۷۹٥) فِي ثَوَابِ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے فضائل

(۸۷۸۷) أَخْبَرَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَانَ الْحَجَّاجِ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا لَنَرَى الْبِشْرَ فِي وَجْهِكَ ، فَقَالَ : أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ : أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لاَ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلاَّ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ؟ قَالَ : بَلَى. (احمد ۴/ ۲۹۔ دارمی ۲۷۷۳)

(۸۷۸۷) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت آپ کے چہرہ مبارک سے خوشی کے آثار نمایاں تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں، کیا کوئی خاص بات پیش آئی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! آپ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ اگر آپ کی امت کا کوئی شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا۔ اور جو کوئی

آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر راضی کیوں نہ ہوں۔

(۸۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ لِيُكْثِرْ. (احمد ۳/ ۴۴۶۔ طیالسی ۱۱۴۲)

(۸۷۸۸) حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندے کی اپنی مرضی ہے کہ فرشتوں کی زیادہ دعائیں لیتا ہے یا کم دعائیں لیتا ہے۔

(۸۷۸۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَم ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلاَتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ ؟ يَعْنِي بَلِيتَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ.

(۸۷۸۹) حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن چیخ آئے گی، اس دن تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو، تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا رہے گا۔ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جاتا رہے گا، جبکہ آپ وصال مبارک کے بعد زمین کا حصہ بن جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر اس بات کو حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے۔

(۸۷۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(۸۷۹۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(۸۷۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ؛ أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِمَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فُلاَنًا مِنْ أُمَّتِكَ صَلَّى عَلَيْكَ.

(۸۷۹۱) حضرت یزید رقاشی فرماتے ہیں کہ ایک فرشتے کی یہ ذمہ داری ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی شخص نبی پاک ﷺ پر درود بھیجے وہ اس کا درود حضور ﷺ تک پہنچا دے کہ آپ کے فلاں امتی نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

(۸۷۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَإِنَّهَا مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ.

(۸۷۹۲) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(۸۷۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَفَى بِهِ شُحًّا أَنْ أُذْكَرَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ لَا يُصَلِّي عَلَيَّ.

(۸۷۹۳) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے بخل کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۸۷۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ.

(۸۷۹۴) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔

(۸۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ. (بخاری ۶۴۳۔ احمد ۳/ ۲۶۱)

(۸۷۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔

(۸۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَيَّ ، فَإِنَّ صَلَاةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ. (ترمذی ۳۶۱۲۔ احمد ۲/ ۳۶۵)

(۸۷۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا میرے اوپر درود بھیجنا تمہارے لئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

(۸۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

(احمد ۱/ ۳۸۷۔ دارمی ۲۷۷۴)

(۸۷۹۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین پر

پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(۸۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلاَتِي كُلَّهَا صَلاَةً عَلَيْكَ ؟ قَالَ :إِذًا يَكْفِيكَ اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ. (ترمذی ۲۴۵۷۔ احمد ۵/ ۱۳۶)

(۸۷۹۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں اپنی نماز کو آپ پر درود بنالوں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ عمل تمہارے دنیا اور آخرت کے تمام کاموں کے لئے کافی ہے۔

(۸۷۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّي فِيمَا أَبْلاَنِي فِي أُمَّتِي ، مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ.

(۸۷۹۹) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے رب نے مجھے میری امت کے بارے میں ایک خوشخبری دی تو میں نے سجدہ کیا۔ وہ خوشخبری یہ تھی کہ اگر میری امت کا کوئی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

(۷۹۶) فی الرجل یَنْسَی التَّشَهُّدَ

اگر کوئی آدمی تشہد پڑھنا بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

(۸۸۰۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى التَّشَهُّدَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ صَلاَتِهِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ خَرَجَ مِنْهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا تَشَهَّدَ ، قَالَ : كَأَنَّ الْخُرُوجَ عِنْدَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، أَوْ يَدْخُلَ فِي صَلاَةٍ أُخْرَى ، أَوْ يُوَلِّيَ ظَهْرَهُ الْقِبْلَةَ.

(۸۸۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول گیا اور نماز سے خارج ہوگیا تو اس کی نماز ہوگئی اور اگر نماز سے خارج نہیں ہوا تو تشہد پڑھے۔ حضرت حسن کے نزدیک نماز سے خارج ہونا یہ ہے کہ آدمی بات کرلے، یا کسی دوسری نماز کو شروع کردے یا اپنے رخ کو قبلے سے پھیر لے۔

(۸۸۰۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِي صَلاَتِهِ ، فَقَالَ :لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ، صَلاَتُهُ جَائِزَةٌ.

(۸۸۰۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھنا بھول جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں، اس کی نماز جائز ہے۔

(۸۸۰۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى التَّشَهُّدَ ؟ فَقَالاَ : أَكُلُّ النَّاسِ يُحْسِنُ يَتَشَهَّدُ ؟ جَازَتْ صَلاَتُهُ.

(۸۸۰۲) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو تشہد پڑھنا بھول جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا سب لوگ اچھی طرح تشہد پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی نماز جائز ہے۔

(۸۸۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَتَشَهَّدَ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

(۸۸۰۳) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دو رکعتوں کے بعد نہ بیٹھے تو انہوں نے اپنی نماز کے آخر میں دو مرتبہ تشہد پڑھی۔

(۸۸۰۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ غَالِبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ ، لأَنَّ لَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يُحْسِنَ أَنْ يَتَشَهَّدَ.

(۸۸۰۴) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ جو شخص تشہد کی مقدار بیٹھا پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز ہوگئی کیونکہ ہر شخص تو اچھی طرح تشہد نہیں پڑھ سکتا۔

(۸۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، أَوْ غَيْرُهُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِتَشَهُّدٍ.

(۸۸۰۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۸۸۰۶) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ صَلاَةٍ إِلاَّ وَفِيهَا قِرَائَةٌ ، وَجُلُوسٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، وَتَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا تُسَلِّمُ ، وَأَنْتَ جَالِسٌ.

(۸۸۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت، دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا، تشہد اور سلام پھیرنا ہے، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو سجدے کرو۔

(۸۸۰۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَلَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ : قَالَ عُمَرُ : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِتَشَهُّدٍ.

(۸۸۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۷۹۷) فی الصلاۃ عَلَی غَیْرِ الأَنْبِیَاءِ

انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی پر درود پڑھنے کا بیان

(۸۸۰۸) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیمٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا أَعْلَمُ الصَّلاَةَ تَنْبَغِی مِنْ أَحَدٍ عَلَی أَحَدٍ إِلاَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۸۸۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پر درود پڑھنا جائز نہیں۔

(۸۸۰۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ نُبَیْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعِینُهُ فِی دَیْنٍ کَانَ عَلَی أَبِی ، قَالَ : انْصَرِفْ أَنَا آتِیکُمْ ، فَأَتَانَا وَقَدْ قُلْتُ لِلْمَرْأَةِ لاَ تُکَلِّمِینَ رَسُولَ اللهِ ، وَلاَ تُؤْذِینَهُ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَتِ الْمَرْأَةُ : یَا رَسُولَ اللهِ ، صَلِّ عَلَیَّ وَعَلَی زَوْجِی ، فَقَالَ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : صَلَّی اللَّهُ عَلَیْکِ وَعَلَی زَوْجِکِ ، قَالَتْ : یَا رَسُولَ اللهِ ، تَأْتِینَا وَلاَ تَدْعُو لَنَا ؟

(احمد ۳/ ۳۰۳۔ دارمی ۴۵)

(۸۸۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ایک قرضے کے سلسلے میں مدد حاصل کرنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم چلے جاؤ، میں خود تمہارے گھر آتا ہوں۔ میں نے گھر آکر اپنی بیوی سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہ کرنا اور آپ کو تکلیف نہ دینا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے اور میرے خاوند کے لئے رحمت کی دعا کردیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحمت نازل فرمائے۔ اس عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ہمیں کیوں نہیں بلا لیا۔

(۸۸۱۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی أَوْفَی ، قَالَ : أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ أَبِی فَقَبِلَهَا ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَی آلِ أَبِی أَوْفَی. (بخاری ۱۴۹۷۔ مسلم ۱۷۶)

(۸۸۱۰) حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے والد کی زکوۃ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔

(۷۹۸) فِی الرَّجُلِ یسترخی إِزَارُهُ فِی الصَّلاَةِ

نماز میں ازار ڈھیلا کرنے کا بیان

(۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سُلَیْمَان ، عَنْ سَعِید ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی الرَّجُلِ یَسْتَرْخِی إِزَارُهُ وَهُوَ فِی الصَّلاَة ، قَالَ : لاَ یَحِلُّهُ ، وَلاَ یُفَرِّجُهُ وَلَکِنَّهُ یُدْرِجُهُ وَیَرْفَعُهُ.

(۸۸۱۱) حضرت ابراہیم سے نماز میں ازار کو ڈھیلا کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہ اسے کھولے گا نہ کشادہ کرے گا بلکہ اسے لپیٹے گا اور اسے اوپر کرے گا۔

(۸۸۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَتَّزِرَ وَعَلَيْكَ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ ، فَأَرْخِ رِدَائَكَ وَاتَّزِرْ . قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُوس ، فَقَالَ : هُوَ خَيْرٌ ، أَوْ ذَاكَ خَيْرٌ.

(۸۸۱۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب نماز میں تم پر ازار اور چادر ہو اور تم ازار باندھنا چاہو تو اپنی چادر کو ڈھیلا کر کے ازار باندھ لو۔ ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر ہے۔

(۸۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ شَيْئًا حَتَّى زَرَّ الْقَمِيصِ . قَالَ : وَكَانَ إبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا اسْتَرْخَى إِزَارُهُ فِي الصَّلاَةِ أَنْ يَرْفَعَهُ.

(۸۸۱۳) حضرت ابراہیم نے نماز میں کسی بھی عمل کے کرنے یہاں تک کہ قمیص کے بٹن لگانے کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابراہیم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ نماز میں ازار کو ڈھیلا کرنے کے لئے اسے اوپر کرے۔

(۸۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ شَدَّادٍ أَبُو طَالُوتِ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ غَزْوَانَ بْنِ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى رُسْغِهِ ، فَلاَ يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَرْكَعَ مِثْلَ مَا رَكَعَ ، إِلاَّ أَنْ يُصْلِحَ ثَوْبَهُ ، أَوْ يَحُكَّ جَسَدَهُ.

(۸۸۱۴) حضرت جریر ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی کلائی پر رکھتے اور رکوع کرنے تک اسی حالت میں رہتے۔ البتہ کپڑا درست کرنے یا خارش کرنے کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۸۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَوَشَّحَ ، أَوْ يَرْتَدِيَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۸۱۴) حضرت جریر ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی کلائی پر رکھتے اور رکوع کرنے تک اسی حالت میں رہتے۔ البتہ کپڑا درست کرنے یا خارش کرنے کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۷۹۹) فی قراءة الْقُرْآنِ

قرآن مجید کی قراءت کا بیان

(۸۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : رَتِّلْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، فَإِنَّهُ زَيْنُ الْقُرْآنِ.

(۸۸۱۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے

ماں باپ تم پر قربان ہوں، ترتیل سے پڑھو کیونکہ یہ قرآن کی زینت ہے۔

(۸۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً) ، قَالَ : بَيِّنْهُ تَبْيِينًا.

(۸۸۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن کو خوب واضح کر کے پڑھو۔

(۸۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ (وَرَتِّلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً) ، قَالَ : بَعْضُهُ عَلَى إِثْرِ بَعْضٍ.

(۸۸۱۸) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو ترتیب سے پڑھو۔

(۸۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ ، يُقَالُ لَهُ : نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ ، أَيَاءً تَجِدُهُ ، أَمْ أَلِفًا ؟ ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ﴾ ، أَوْ ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ﴾ ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : وَكُلَّ الْقُرْآنِ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ : إِنِّي لأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ ، قَالَ : هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ ، إِنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يَتَجَاوَزُ تَرَاقِيَهُمْ ، وَلَكِنَّ الْقُرْآنَ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ نَفَعَ ، إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ ، قَالَ : وَقَالَ عَبْدُاللهِ : إِنِّي لأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۷۷۵۔ مسلم ۲۷۶)

(۸۸۱۹) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ بنو بجیلہ کا ایک آدمی جس کا نام نہیک بن سنان تھا وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ اس لفظ کو کیسے پڑھیں گے یاء کے ساتھ یا الف کے ساتھ یعنی ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ﴾ پڑھیں گے یا ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم نے اس مقام کے علاوہ باقی سارا قرآن مجید یاد کر لیا اور سمجھ لیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں ایک رکعت میں مفصل کی تلاوت کرتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اشعار کی طرح قرآن کو بھی بغیر سوچے سمجھے پڑھتے ہو! بعض لوگ ایسے ہیں جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا، قرآن نفع تب دے گا جب دل میں اتر کر راسخ ہو جائے۔ افضل نماز وہ ہے جس میں رکوع اور سجدے زیادہ ہوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ان سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۸۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الأَزْدِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ ، عَنْ قِرَائَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا. (بخاری ۵۰۴۵۔ احمد ۳/ ۱۱۹)

(۸۸۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ کی آواز کو بہت لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

(۸۸۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، تَعْنِي حَرْفًا حَرْفًا.

(ترمذی ۲۹۲۷۔ ابوداؤد ۳۹۹۷)

(۸۸۲۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کو ایک ایک حرف کر کے پڑھتے تھے۔

(۸۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا قَرَأَ مَضَى فِي قِرَائَتِهِ.

(۸۸۲۲) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت محمد جب قراءت کرتے تو قراءت کرتے جاتے۔

(۸۸۲۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ يَهُذَّانِ الْقُرْآنَ هَذًّا.

(۸۸۲۳) حضرت عطاء اور حضرت مجاہد قرآن کو تیز تیز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ : لأَنْ أَقْرَأَ : ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ﴾ ، ﴿وَالْقَارِعَةُ﴾ لَيْلَةً أُرَدِّدُهُمَا ، وَأَتَفَكَّرُ فِيهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَبِيتَ أَهُذُّ الْقُرْآنَ.

(۸۸۲۴) حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ میں ساری رات سورۃ الزلزال اور سورۃ القارعۃ کی بار بار تلاوت کرتا رہوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک رات میں پورا قرآن تیزی سے پڑھ لوں۔

(۸۸۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى الْحَنَّاطُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ ، وَلاَ تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ ، وَقِفُوا عِنْدَ عَجَائِبِهِ ، وَحَرِّكُوا بِهِ الْقُلُوبَ.

(۸۸۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو اشعار کی طرح تیزی سے اور بلا سوچے سمجھے نہ پڑھو، اسے خراب کھجوروں کی طرح ادھر ادھر مت کرو، اس کے عجائب پر ٹھہر کر غور کرو اور اس کی تلاوت کے دوران دلوں کو حرکت دو۔

(۸۸۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : إِنَّكُمْ لاَ تَسْتَطِيعُونَهَا ، فَقِيلَ لَهَا : أَخْبِرِينَا بِهَا ، فَقَرَأَتْ قِرَائَةً تَرَسَّلَتْ فِيهَا.

(۸۸۲۶) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان سے عرض کیا گیا کہ آپ بتا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بہت آہستہ آہستہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۸۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، قَالَ : سُئِلَ مُجَاهِدٌ عَنْ رَجُلَيْنِ قَرَأَ أَحَدُهُمَا

الْبَقَرَةَ ، وَقَرَأَ الآخَرُ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَكَانَ رُكُوعُهُمَا وَسُجُودُهُمَا وَجُلُوسُهُمَا سَوَاءً ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ قَالَ :الَّذِي قَرَأَ الْبَقَرَةَ ، ثُمَّ قَرَأَ مُجَاهِدٌ :﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلاً﴾.

(۸۸۲۷) حضرت مجاہد سے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں سے ایک نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی اور دوسرے نے سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کی۔ ان دونوں کے رکوع، سجود اور جلوس برابر تھے، ان میں سے کس نے افضل عمل کیا؟ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ جس نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی۔ پھر حضرت مجاہد نے یہ آیت پڑھی ﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا﴾ [الاسراء:۱۰۶]

(۸۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَيَانٌ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ مِنْ أَقْرَأِ النَّاسِ مُنَافِقًا لاَ يَتْرُكُ وَاوًا ، وَلاَ أَلِفًا يَلْفِتُهُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ الْخَلاَ بِلِسَانِهَا ، لاَ يُجَاوِزُ تَرْقُوَتَهُ.

(۸۸۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات قرآن کا سب سے زیادہ تلاوت کرنے والا وہ منافق ہوتا ہے جو نہ کوئی الف چھوڑتا ہے اور نہ کوئی واؤ، اس کی زبان ایسے چلتی ہے جیسے گائے کی زبان جگالی میں چلتی ہے لیکن قرآن اس کے حلق سے آگے نہیں بڑھتا۔

(۸۰۰) فی حسن الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

قرآن مجید کو خوبصورت آواز سے پڑھنے کا حکم

(۸۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

(ابو داؤد ۱۴۶۳۔ نسائی ۱۰۸۸)

(۸۸۲۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے خوبصورت بناؤ۔

(۸۸۳۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . يَسْتَغْنِي بِهِ.

(ابو داؤد ۱۴۶۵۔ احمد ۱/ ۱۷۹)

(۸۸۳۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے (قرآن سے استغناء برتتے ہوئے) اسے خوبصورت آواز سے نہیں پڑھا۔

(۸۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

نَهِيكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ.

(۸۸۳۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے (قرآن سے استغناء برتتے ہوئے) اسے خوبصورت آواز سے نہیں پڑھا۔

(۸۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ ، يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ. (عبدالرزاق ۴۱۶۹)

(۸۸۳۲) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی آواز کو اتنے دھیان سے نہیں سنتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو جو قرآن مجید خوبصورت اور بلند آواز سے پڑھتا ہے۔

(۸۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ. (بخاری ۵۰۲۳۔ مسلم ۵۴۵)

(۸۸۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۸۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ قِرَاءَةً ؟ قَالَ : الَّذِي إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ رَأَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ.

(بزار ۲۳۳۶۔ عبدالرزاق ۴۱۸۵)

(۸۸۳۴) حضرت طاوس کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جسے تم قرآن پڑھتے ہوئے دیکھو تو تمہیں محسوس ہو جائے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

(۸۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ إِبْرَاهِيمَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُمَدِّدُ ، وَلاَ يُرَجِّعُ ، وَلاَ يُحَسِّنُ صَوْتَهُ.

(۸۸۳۵) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انہیں آواز کو کھینچتے ہوئے، دہراتے ہوئے اور بتکلف خوبصورت بناتے نہیں دیکھا۔

(۸۰۱) التشهد يجهر بِهِ، أَوْ يُخفَى

تشہد کو اونچی آواز سے پڑھا جائے گا یا آہستہ آواز سے؟

(۸۸۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كَانُوا يُخْفُونَ التَّشَهُّدَ ، وَلاَ

يَجْهَرُونَ بِهِ.

(۸۸۳۶) حضرت اسحاق فرماتے ہیں کہ اسلاف تشہد کو آہستہ آواز سے پڑھتے تھے اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

(۸۸۳۷) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : مَنْ جَهَرَ بِالتَّشَهُّدِ كَانَ كَمَنْ جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهَا.

(۸۸۳۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اونچی آواز سے تشہد پڑھی وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے آہستہ قراءت کرنے کی جگہ میں اونچی آواز سے قراءت کی۔

(۸۰۲) فی الرجل يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ

اُس شخص کے بیان میں جو دورانِ سفر مغرب کی دو رکعتیں پڑھے

(۸۸۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يرجعَ ، قَالَ : يُعِيدُ كُلَّ صَلاَةٍ صَلاَّهَا.

(۸۸۳۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دورانِ سفر مغرب کی نماز میں دو رکعتیں پڑھتا رہا تو وہ ساری نمازیں دوبارہ پڑھے گا۔

(۸۰۳) فی أَدْبَارَ السُّجُودِ ، وَإِدْبَارَ النُّجُومِ

اَدبار السجود اور ادبار النجوم کی نمازوں سے کیا مراد ہے؟

(۸۸۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُلْوَانَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَدْبَارَ السُّجُودِ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، ﴿وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۸۸۳۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اَدبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں اور ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔

(۸۸۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۸۸۴۰) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۸۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : ﴿أَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۱) حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں کہ اَدبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(۸۸٤۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُولُ : ﴿إِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ الرَّکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(۸۸٤۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی الْعَنْبَسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَاذَانَ یَقُولُ ، مِثْلَهُ.

(۸۸۴۳) حضرت زاذان سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۸٤٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إسْرَائِیلَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِیِّ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیعَةَ ، عَنْ عَلِیٍّ ، مِثْلَهُ.

(۸۸۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : ﴿أَدْبَارَ السُّجُود﴾ رَکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، ﴿وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۸۸۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَدبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں اور ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔

(۸۸٤٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ أَبِی الْعَنْبَسِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : ﴿إِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ رَکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(۸۸٤۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : ﴿إِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ رَکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(۸۰٤) مَنْ قَالَ لاَ تَقْطَعُ الْمَرْأَةُ الصَّلاَةَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت نماز کو قطع نہیں کرتی

(۸۸٤۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلاَتَهُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَوْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

(مسلم ۲۶۶)

(۸۸۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے تھے میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی، جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے جگا دیتے اور میں وتر ادا کرتی۔

(۸۸۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْجُمَحِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِينَا امْرَأَةٌ بَعْدَ مَا قَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَةً ، أَوْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمْ يُبَالِ بِهَا.

(۸۸۴۹) حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک یا دو رکعتیں پڑھنے کے بعد ایک عورت ہمارے آگے سے گذری تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

(۸۸۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُبَيْدِ الله بن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ، وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ ، وَعَلَيَّ مِرْطٌ لِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ. (مسلم ۲۷۴۔ احمد ۶/ ۶۷)

(۸۸۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں رات کے وقت لیٹی ہوتی تھی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، میری چادر کا کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا اور کچھ مجھ پر۔

(۸۸۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي ؟ قَالَ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ.

(۸۸۵۱) حضرت ابوجعفر فراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی عورت اس کے سامنے سے گذر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

(۸۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ أَنَّ الْمَرْأَةَ وَالْحِمَارَ وَالْكَلْبَ يَقْطَعُونَ الصَّلاَةَ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : (إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ) لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ ، وَلَكِنَّهُ يُكْرَهُ.

(۸۸۵۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت، گدھے اور کتے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ انہوں نے جواب میں اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ یعنی پاکیزہ کلمے اللہ کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل بھی اسی کی طرف بلند ہوتا ہے۔ پھر فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۸۰۵) مَنْ قَالَ الإِمَامُ يَؤُمُّ الصَّفَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ امام صف کی امامت کرتا ہے

(۸۸۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الإِمَامُ يَؤُمُّ الصَّفَّ، وَالصُّفُوفُ يَؤُمُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۸۸۵۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ امام سب صفوں کی امامت کرتا ہے اور صفیں ایک دوسرے کی امامت کرتی ہیں۔

(۸۸۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ : النَّاسُ أَئِمَّةٌ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ فِي الصُّفُوفِ.

(۸۸۵۴) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ لوگ صفوں میں ایک دوسرے کے امام ہیں۔

(۸۰٦) الرجل يركع ركعات لَيْسَ بَيْنَهُنَّ سُجُودٌ

اگر کوئی آدمی بہت سے رکوع بغیر سجدوں کے کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۸۸۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَكَعَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ سُجُودٌ ، فَهِيَ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۸۸۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی بہت سے رکوع بغیر سجدوں کے کرے تو اس کی ایک ہی رکعت ہوگی۔

(۸۰۷) من صلى الْمَغْرِبَ أَرْبَعًا

اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعات پڑھ لے تو کیا کرے؟

(۸۸۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَرْبَعًا، قَالَ: يُعِيدُ الصَّلاَةَ.

(۸۸۵۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعات پڑھے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

(۸۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَرْبَعًا ، قَالَ : يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۸۸۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعات پڑھے تو وہ سجدۂ سہو کرے گا۔

(۸۰۸) في الرجل لاَ يُحْسِنُ إِلاَّ سُورَةً، يَؤُمُّ الْقَوْمَ ؟

اگر کوئی آدمی صرف ایک سورت ٹھیک طرح پڑھ سکتا ہو تو کیا وہ لوگوں کی امامت کرا سکتا ہے؟

(۸۸۵۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ لاَ يُحْسِنُ

إِلاَّ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ أَيَؤُمُّ قَوْمَهُ وَيُعِيدُهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۸۸۵۸) حضرت سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو صرف سورۃ الاخلاص ٹھیک طرح آتی ہو اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسی سورت کو بار بار پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۸۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَ الرَّجُلِ مِنَ الْقُرْآنِ إِلاَّ سُورَةٌ وَاحِدَةٌ ، قَرَأَ بِهَا فِي صَلاَتِهِ وَرَدَّدَهَا.

(۸۸۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو صرف ایک ہی سورت ٹھیک طرح آتی ہو تو وہ اسے نماز میں بار بار پڑھے۔

(۸۸۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ سَأَلَ الْحَسَنَ ، فَقَالَ : أَؤُمُّ قَوْمِي وَلَسْتُ أَقْرَأُ إِلاَّ : ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ أُرَدِّدُهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۸۸۶۰) حضرت ابونضر نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ مجھے صرف سورۃ الاخلاص آتی ہے تو کیا میں اسے نماز میں بار بار پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۸۰۹) الصلاة في السَّطْحِ

چھت پر نماز پڑھنے کا بیان

(۸۸۶۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : السَّطْحُ بِمَنْزِلَةِ الصَّحْرَاءِ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ حِجَابٌ.

(۸۸۶۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر چھت کی چار دیواری نہ ہو تو اس کا حکم صحراء میں نماز پڑھنے کا ہے۔

(۸۱۰) مَنْ كَانَ يُحِبُّ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب کسی جگہ آئیں تو قرآن کی تلاوت کریں

(۸۸۶۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا دَخَلُوا مَكَّةَ أَنْ لاَ يَخْرُجُوا حَتَّى يَخْتِمُوا بِهَا الْقُرْآنَ.

(۸۸۶۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب مکہ آئیں تو قرآن مکمل کیے بغیر وہاں سے نہ جائیں۔

(۸۸۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَرَأَ عَلْقَمَةُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ ، طَافَ بِالْبَيْتِ سُبوعا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ ، فَقَرَأَ بِالْمِئِينَ ، ثُمَّ طَافَ سُبوعًا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ ، فَقَرَأَ بِالْمَثَانِي ، ثُمَّ طَافَ سبوعًا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ ، فَقَرَأَ بَقِيَّةَ الْقُرْآنِ.

(۸۸۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے مکہ میں ایک رات میں قرآن مجید اس طرح ختم فرمایا کہ بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور وہاں مئین کی تلاوت کی۔ پھر طواف کے سات چکر لگائے۔ پھر مقامِ ابراہیم کے پاس آئے اور اس کے پاس نماز پڑھی پھر مثانی کی تلاوت کی، پھر بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر نماز پڑھی اور اس کے پاس باقی قرآن مجید کی تلاوت کی۔

(۸۸٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا قَدِمُوا لِلْحَجِّ ، أَوْ الْعُمْرَةِ أَنْ لاَ يَخْرُجُوا حَتَّى يَقْرَؤُوا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۸۸۶۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب حج یا عمرہ کے لئے آئیں تو جتنا قرآن انہیں یاد ہے اس کی تلاوت کئے بغیر وہاں سے نہ جائیں۔

(۸۸٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ يُحِبُّ ، أَوْ يَسْتَحِبُّ إِذَا قَدِمَ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ أَنْ لاَ يَخْرُجَ حَتَّى يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، أَوْ مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، أَوْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(۸۸۶۵) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اس بات کو مستحب قرار دیا جاتا تھا کہ جب ان مسجدوں میں آئیں تو قرآن مجید کی مکمل تلاوت کئے بغیر یہاں سے نہ جائیں: مسجد حرام، مسجدِ مدینہ اور مسجد بیت المقدس

(۸۱۱) فی الکفار یَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ

کیا کفار مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں؟

(۸۸٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلُوا قُبَّةً كَانَتْ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، حَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَهَؤُلاَءِ قَوْمٌ كُفَّارٌ وَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ الأَرْضَ لاَ تَنْجُسُ ، أَوْ نَحْوَ هَذَا. (ابوداؤد ۱۷)

(۸۸۶۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب بنو ثقیف وفد کی صورت میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہیں مسجد کے پچھلے حصہ میں ٹھہرایا گیا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے اور یہ کافر مسجد میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۸۸٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فِي قُبَّةٍ لَهُ فَقِيلَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ ، فَقَالَ : إِنَّ الأَرْضَ

لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ.

(۸۸۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بنوثقیف وفد کی صورت میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وقت مسجد میں تھے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ تو مشرک ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ زمین کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۸۸۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلاَنِيِّ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَنْ رَأَى ابْنَ مُحَيْرِيزٍ صَافَحَ نَصْرَانِيًّا فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ.

(۸۸۶۸) حضرت ابوعبداللہ عسقلانی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے ابن محیریز کو دمشق کی مسجد میں ایک عیسائی سے مصافحہ کرتے دیکھا۔

(۸۸۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَجْلِسَ أَهْلُ الْكِتَابِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۸۸۶۹) حضرت مجاہد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اہل کتاب مسجد میں بیٹھیں۔

(۸۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لاَ تُجلسْ قَاضِيًا فِي مَسْجِدٍ ، يَدْخُلُ عَلَيْهِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ فِيهِ.

(۸۸۷۰) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ تم قاضی کو مسجد میں نہ بٹھاؤ جہاں یہودی اور عیسائی ان کے پاس آئیں۔

(۸۸۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ إِلاَّ خَائِفِينَ.

(۸۸۷۱) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ مشرکین صرف خوف کی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(۸۱۲) الرجل يصلي وَهُوَ جَالِسٌ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

(۸۸۷۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ ، وَيَقْعُدُ كَمَا تَقْعُدُونَ أَنْتُمْ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۸۷۲) حضرت ابوعزہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے، اور اس طرح بیٹھتے تھے جس طرح تم نماز میں بیٹھتے ہو۔

(۸۸۷۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ فِي صَلاَةِ الْقَاعِدِ : يَقْعُدُ كَيْفَ شَاءَ.

(۸۸۷۳) حضرت عطاء بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جیسے چاہے بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔

(٨٨٧٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، مِثْلَ صَنِيعِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَفْعله.

(۸۸۷۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ طاوس بھی حضرت شعبی کی طرح بیٹھا کرتے تھے۔

(٨١٣) من كره أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ

کسی آدمی کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت

(٨٨٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُمَر بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَظِيمٌ مِنْ عُظَمَاءِ الأَعَاجِمِ عَلَى عُمَرَ فَسَأَلَ عَنْ عُمَرَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُ خَارِجٌ عَنِ الْمَدِينَةِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ ، فَأَهْوَى الدِّهْقَانُ فَسَجَدَ ، أَوْ لِيَسْجُدَ ، شَكَّ عَبْدُ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : ارْفَعْ رَأْسَك لِلْوَاحِدِ الْقَهَّارِ.

(۸۸۷۵) حضرت عمر بن عمر بن محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عجم کا ایک بڑا سردار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا۔ اسے بتایا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر ہیں۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے چلا تو وہ اسے واپس آتے ہوئے مل گئے۔ اس سردار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے سر کو واحد قہار کے لئے بلند کرلو۔

(٨٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : مُثَنَّى ، قَالَ : جَاءَ قَسٌّ إِلَى عَلِيٍّ فَسَجَدَ لَهُ ، فَنَهَاهُ ، وَقَالَ : اُسْجُدْ لِلَّهِ.

(۸۸۷۶) حضرت مثنی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عیسائی پادری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ اللہ کو سجدہ کرو۔

(٨٨٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْت آمِرًا أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ ، لأَمَرْت النِّسَاءَ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ.

(احمد ۵/ ۲۲۷۔ طبرانی ۳۷۳)

(۸۸۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(٨٨٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّ الْعَجَمَ كَانُوا إِذَا سَجَدُوا لِسَلْمَانَ طَأْطَأَ رَأْسَهُ ، وَقَالَ : خَشَعْت لِلَّهِ.

(۸۸۷۸) حضرت میسرہ کہتے ہیں کہ نجم جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرتے تو وہ اپنا سر جھکاتے اور فرماتے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۸۸۷۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ ، لَكَانَ النِّسَاءُ لأَزْوَاجِهِنَّ. (ابوداؤد ۲)

(۸۸۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(۸۸۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ ، لأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ. (احمد ۶/ ۷۶۔ نسائی ۹۱۴۷)

(۸۸۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(۸۱۴) الرجل يجلس إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي

اگر کوئی کسی سے ملاقات کے لئے جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو کیا کیا جائے؟

(۸۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَوْجِزْ.

(۸۸۸۱) حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ان کے گھر ملاقات کے لئے گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مختصر نماز پڑھو۔

(۸۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا جَلَسَ إِلَى أَحَدِكُمْ رَجُلٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ.

(۸۸۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دورانِ نماز کوئی آدمی تمہارے انتظار میں بیٹھا ہو تو سلام پھیر دو۔

(۸۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ الْكَلْبِيُّ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ:جَلَسْنَا خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُصَلِّي خَلْفَ الْمَقَامِ، وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَهُ، قَالَ:فَتَكَلَّمْنَا، فَلَمَّا سَمِعَ أَصْوَاتَنَا انْصَرَفَ.

(۸۸۸۳) حضرت ابو جویریہ جرمی فرماتے ہیں مقام ابراہیم کے پیچھے ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے بیٹھے تھے، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے اپنی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اتنے میں ہم نے گفتگو شروع کی تو انہوں نے ہماری آواز سن کر سلام پھیر دیا۔

(۸۱۵) فی القراءۃ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی قراءت کا بیان

(۸۸۸٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا کَثِیرُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّہُ سُئِلَ عَنِ الْقِرَائَۃِ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ ؟ فَقَالَ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطِیلُ الْقِیَامَ وَیُحَرِّکُ شَفَتَیْہِ. (احمد ۵/ ۱۸۶۔ طبرانی ۴۸۸۶)

(۸۸۸۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں لمبا قیام فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

(۸۸۸٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَۃَ ، عَنْ أَبِی مَعْمَرٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِخَبَّابٍ : بِأَیِّ شَیْئٍ کُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَائَۃَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِہِ.

(۸۸۸۵) حضرت ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ظہر اور عصر میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا اندازہ کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔

(۸۸۸٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ. (ابوداؤد ۸۰۵۔ احمد ۱/ ۲۴۴)

(۸۸۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قراءت فرمایا کرتے تھے۔

(۸۸۸۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِیَاضٍ الثُّمَالِیِّ ، قَالَ : مَا صَلَّیْتُ صَلاَۃً إِلاَّ قَرَأْتُ فِیھَا.

(۸۸۸۷) حضرت سعید بن عیاض ثمالی فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز میں قراءت کرتا ہوں۔

(۸۱٦) فی المصحف یُحَلَّی

مصحف پر زیور چڑھانے کا بیان

(۸۸۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاھِیمَ ؛ أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یُحَلَّی الْمُصْحَفُ.

(۸۸۸۸) حضرت ابراہیم مصحف پر زیور چڑھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۸۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاھِدٍ ، قَالَ : أَتَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِی لَیْلَی بِتِبْرٍ ، فَقَالَ : ھَلْ عَسَیْتَ أَنِّی أُحَلِّیَ بِہِ مُصْحَفًا

(۸۸۸۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمن ابی لیلیٰ کے پاس سونے یا چاندی کی ایک ڈلی لے کر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم امید کرتے ہو کہ میں اسے قرآن مجید پر چڑھاؤں گا؟

(۸۸۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُحَلَّى الْمَصَاحِفُ.

(۸۸۹۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مصاحف پر زیور چڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۸۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ : إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ ، فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۸۸۹۱) حضرت ابی فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے مصاحف پر زیور چڑھانے لگو گے اور اپنی مسجدوں کو سجانے لگو گے تو تباہی تمہیں آلے گی۔

(۸۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُحَلَّى الْمَصَاحِفُ.

(۸۸۹۲) حضرت ابوامامہ نے مصاحف پر زیور چڑھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۱۷) فِي السَّكْرَانِ يَؤُمُّ

کیا نشے میں مدہوش آدمی امامت کرواسکتا ہے؟

(۸۸۹۳) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي السَّكْرَانِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ ، قَالَ : إِذَا أَتَمَّ بِهِمُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَعَنْهُمْ . وَقَالَ مُحَمَّدٌ : يُعِيدُونَ جَمِيعًا وَالإِمَامُ.

(۸۸۹۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر نشے کے شکار آدمی نے لوگوں کی امامت کراتے ہوئے رکوع وسجدہ ٹھیک طرح سے کیا تو اس کی نماز بھی ہو جائے گی اور سب لوگوں کی نماز بھی ہو جائے گی۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ وہ بھی دوبارہ نماز پڑھے گا اور لوگ بھی۔

(۸۱۸) في الصلاة عِنْدَ الْقَتْلِ

قتل ہونے سے پہلے نماز کا بیان

(۸۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَرْصَاءَ ، قَالَ : أُتِيَ بِخُبَيْبٍ فَبِيعَ بِمَكَّةَ ، فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ ، فَقَالَ : دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَتَرَكُوهُ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْلاَ أَنْ تَظُنُّوا بِي جَزَعًا لَزِدْتُ.

(۸۸۹۴) حضرت حارث بن برصاء کہتے ہیں کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور مکہ میں بیچ دیا گیا۔ مشرکین نے انہیں قتل کرنے کے لئے حرم سے نکالا تو انہوں نے کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے دو۔ مشرکین نے انہیں اس کی اجازت دے دی تو انہوں نے دو

رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے تمہارے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ میں نے موت کے خوف سے لمبی نماز پڑھی ہے تو میں اور لمبی نماز پڑھتا۔

(۸۸۹۵) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَمَّا أُنْطِلِقَ بِحُجْرٍ إلَى مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لأَقْتُلَنَّكَ ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَ بِهِ لِيُقْتَلَ ، قَالَ : دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ، فَقَالَ : لاَ تَرَوْنَ أَنِّي خَفَّفْتُهُمَا جَزَعًا ، وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُطَوِّلَ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ قُتِلَ.

(۸۸۹۵) حضرت محمد کہتے ہیں کہ جب حجر بن عدی کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ پر سلامتی ہو! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں امیر المؤمنین ہوں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پھر بھی تجھے قتل کروں گا۔ پھر آپ نے حجر بن عدی کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ حجر نے کہا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دیجئے۔ اجازت ملنے پر انہوں نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا کہ تم میرے بارے میں یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے کسی خوف کی وجہ سے مختصر نماز پڑھی بلکہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں تمہارے سامنے لمبی نماز پڑھوں۔ پھر انہیں قتل کر دیا گیا۔

(۸۱۹) مَنْ قَالَ الشَّفَقُ هُوَ الْبَيَاضُ

کیا شفق ''سفیدی'' کا نام ہے؟

(۸۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الشَّفَقُ النَّهَارُ.

(۸۸۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شفق دن کے باقی ماندہ حصے کا نام ہے۔

(۸۸۹۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : صَلُّوا الْمَغْرِبَ حِينَ فِطْرِ الصَّائِمِ ، ثُمَّ ذَكَرَ لِي : أَنَّ أُنَاسًا يُعَجِّلُونَ صَلاَةَ الْعِشَاءِ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ بَيَاضُ الأُفُقِ مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَلاَ تُصَلِّهَا حَتَّى يَذْهَبَ بَيَاضُ الأُفُقِ مِنَ الْمَغْرِبِ ، وَتَغْشَى ظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، وَمَا عَجَّلْتَ بَعْدَ ذَهَابِ بَيَاضِ الأُفُقِ مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَإِنَّهُ أَحْسَنُ وَأَصْوَبُ ، وَاعْلَمْ أَنَّ مِنْ تَمَامِهَا وَإِصَابَةِ وَقْتِهَا مَا ذَكَرْتُ لَكَ فِي كِتَابِي هَذَا مِنْ ذَهَابِ بَيَاضِ الأُفُقِ ، فَإِنَّهُ بَقِيَّةٌ مِنْ بَقِيَّةِ النَّهَارِ.

(۸۸۹۷) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہماری طرف خط لکھا کہ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرو جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس بعض لوگ ایسے ہیں جو عشاء کی نماز کو افق کی سفیدی ختم ہونے سے پہلے پڑھ لیتے ہیں تم عشاء کی نماز اس وقت تک ادا نہ کرو جب تک مغرب کی جانب سے افق کی سفیدی ختم نہ ہو جائے اور جب تک رات کی تاریکی چھا نہ جائے۔ تم مغرب کی جانب سے افق کی سفیدی ختم ہونے کے بعد جتنی دیر کرو اتنا ہی اچھا ہے۔ جان لو کہ نماز کا

بہترین اور اصل وقت وہی ہے جو میں نے اپنے خط میں ذکر کیا یعنی افق کی سفیدی ختم ہونے کے بعد کا وقت، کیونکہ دن کے ختم ہونے کا اصل وقت یہی ہے۔

(٨٨٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ لبيبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : صَلِّ الْعِشَاءَ إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ ، وَادْلَامَ اللَّيْلِ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ ، وَمَا عَجَّلْت بَعْدَ ذَهَابِ بَيَاضِ الأُفُقِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(٨٨٩٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شفق غائب ہو جائے اور رات چھا جائے تو اس کے بعد سے ایک تہائی رات سے پہلے پہلے عشاء کی نماز ادا کرو۔ تم افق سے سفیدی کے ختم ہونے کے بعد جتنی تاخیر کرو اتنا ہی اچھا ہے۔

(٨٨٩٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : كَانَ طَاوُوس يُصَلِّي الْعِشَاءَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الْبَيَاضُ.

(٨٨٩٩) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس شفق کی سفیدی غائب ہونے سے پہلے عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٨٩٠٠) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الشَّفَقُ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ.

(٨٩٠٠) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ شفق دن کے باقی ماندہ حصے کا نام ہے۔

(٨٢٠) في الرجل يَتَطَوَّعُ، يَؤُمُّ ؟

نفلوں میں امامت کرانے کا حکم

(٨٩٠١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فِي التَّطَوُّعِ ، فِي سِوَى رَمَضَانَ.

(٨٩٠١) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ باقی دنوں میں اپنے ساتھیوں کو نفلوں کی امامت کرایا کرتے تھے۔

(٨٩٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي ، فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَ فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَنَفْعَلُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَتْبَعَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۴۲۴۔ مسلم ۴۵۵)

(٨٩٠٢) حضرت عتبان بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بعض اوقات سیلاب مجھے اپنی قوم کی مسجد

میں جانے نہیں دیتا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کسی دن میرے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھیں میں اس جگہ کو مسجد بنالوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسا کریں گے۔ چنانچہ اگلے دن نبی پاک ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر میرے گھر تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا تم کس جگہ کو مسجد بنانا چاہتے ہو میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو آپ اس جگہ کھڑے ہوئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

(۸۲۱) فی الجماعۃ کَمْ ہِیَ ؟

جماعت کتنے آدمیوں سے مل کر بنتی ہے؟

(۸۹۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الاثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ. (ابن ماجه ۹۷۲۔ ابو يعلى ۷۱۸۸)

(۸۹۰۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں۔

(۸۹۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ مَعَ الرَّجُلِ فَهُمَا جَمَاعَةٌ ، لَهُمَا التَّضْعِيفُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً.

(۸۹۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمی مل کر نماز پڑھیں تو یہ جماعت ہے اور انہیں پچیس گنا زیادہ ثواب ملے گا۔

(۸۹۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الثَّلاَثَةُ جَمَاعَةٌ.

(۸۹۰۵) حضرت حسن فرماتے ہیں جماعت تین آدمیوں سے مل کر بنتی ہے۔

(۸۲۲) فی رفع الْيَدِ مِنَ الرَّكْعَةِ

رکوع میں ہاتھ بلند کرنے کا حکم

(۸۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا حَكَكْت شَيْئًا مِنْ جَسَدِكَ وَأَنْتَ رَاكِعٌ ، فَلاَ تَرْفَعْ رَأْسَك حَتَّى تُعِيدَ يَدَكَ إِلَى مَوْضِعِهَا.

(۸۹۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر تم نے نماز میں دوران رکوع خارش کرنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو اپنے سر کو اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک ہاتھ کو اس کی جگہ واپس نہ رکھ دو۔

(۸۲۳) مَنْ قَالَ هَاهْ فِي الصَّلاَةِ

اگر کسی آدمی نے نماز میں اظہارِ درد کے لئے ''ہاہ'' کہا تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۸۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ :هَاهْ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(۸۹۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے نماز میں اظہارِ درد کے لئے ''ہاہ'' کہا تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(٨٩٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّأَوُّهَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۹۰۸) حضرت ابراہیم نے نماز میں اظہارِ درد کے لئے آواز نکالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٨٩٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الزَّفْرَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : يُشَبَّهُ بِالْكَلاَمِ.

(۸۹۰۹) حضرت شعبی نے نماز میں زور سے سانس لینے کو مکروہ قرار دیا اور اسے کلام کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(٨٢٤) الرَّجُلُ يقرأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ

کیا آدمی نماز میں کبھی ایک سورت سے اور کبھی دوسری سورت سے پڑھ سکتا ہے؟

(٨٩١٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلاَلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ : مَرَرْتُ بِكَ يَا بِلاَلُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ، إنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخْلِطَ الطَّيِّبَ بِالطَّيِّبِ ، قَالَ : اقْرَإِ السُّورَةَ عَلَى نَحْوِهَا. (ابو داؤد ۱۳۲۴۔ عبدالرزاق ۴۲۱۰)

(۸۹۱۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے وہ کبھی ایک سورت سے پڑھتے اور کبھی دوسری سورت سے۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بلال! میں تمہارے پاس سے گذرا تھا تم کبھی ایک سورت سے پڑھتے تھے اور کبھی دوسری سورت سے! انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے باپ آپ پر قربان ہوں، میں چاہتا تھا کہ خوشبو کو خوشبو کے ساتھ ملاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ہی سورت کو پوری طرح پڑھو۔

(٨٩١١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَمَّارٌ يَخْلِطُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : أَتَرَوْنِي أَخْلِطُ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ ؟

(۸۹۱۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ دورانِ تلاوت مختلف سورتوں سے پڑھا کرتے تھے۔ ان کے اس عمل پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ میں سورت میں ان الفاظ کو داخل کر دوں گا جو اس کا حصہ نہیں؟

(٨٩١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الَّذِي يَقْرَأُ مِنْ هَاهُنَا ، وَمِنْ هَاهُنَا ؟ فَقَالَ : لِيَتَّقِي ، لاَ يَأْثَم إِثْمًا عَظِيمًا وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ.

(۸۹۱۲) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی دورانِ قراءت مختلف حصوں سے پڑھے تو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے اس سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ کہیں بے دھیانی میں وہ کسی بڑے گناہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھے!

(٨٩١٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَثِقُ بِهِ ؛ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ

بِالْحِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَرَأَ مِنْ سُوَرٍ شَتَّى ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا حِينَ انْصَرَفَ ، فَقَالَ : شَغَلَنِي الْجِهَادُ عَنْ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ.

(۸۹۱۳) حضرت ولید بن جمیع ایک ثقہ راوی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ میں لوگوں کی امامت کرائی، انہوں نے مختلف سورتوں سے پڑھا، پھر سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ جہاد نے مجھے قرآن سیکھنے نہ دیا۔

(٨٩١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ مِنْ سُورَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَ وَاحِدَةً، ثُمَّ يَأْخُذَ فِي أُخْرَى.

(۸۹۱۴) حضرت حسن دو سورتوں سے تلاوت کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک سورت کو مکمل کرنے کے بعد دوسری کو شروع کیا جائے۔

(٨٢٥) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِغَيْرِ قِرَائَةٍ

بغیر قراءت کے پڑھی گئی نماز کا حکم

(٨٩١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي الَّذِي يُصَلِّي بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ قَوْلاً شَدِيدًا ، أَهَابُ أَنْ أَقُولَهُ.

(۸۹۱۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف بغیر قراءت کے نماز پڑھنے والے کے بارے میں ایک سخت بات کہا کرتے تھے جسے میں زبان پر نہیں لاسکتا۔

(٨٩١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا لَمْ يَقْرَإِ الإِمَامُ، وَلاَ مَنْ خَلْفَهُ أَعَادُوا الصَّلاَةَ كُلُّهُمْ.

(۸۹۱۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اور اس کے مقتدیوں نے قراءت نہ کی تو وہ دوبارہ نماز پڑھیں گے۔

(٨٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَوْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ لاَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَقْرَأُ أَعَدْتُ صَلاَتِي.

(۸۹۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی آدمی کے پیچھے نماز پڑھوں اور مجھے اس کی قراءت کا علم نہ ہو تو میں دوبارہ نماز پڑھوں گا۔

(٨٢٦) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ

جو حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں ''ہماری جماعت فوت ہوگئی''

(٨٩١٨) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ ، وَيَقُولُ : لَمْ أُدْرِكْ مَعَ بَنِي فُلاَنٍ.

(۸۹۱۸) حضرت محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے ''ہماری جماعت فوت ہوگئی'' وہ فرماتے تھے کہ اسے یہ کہنا

چاہئے "میں فلاں لوگوں کے ساتھ شریک نہیں ہوسکا"

(۸۲۷) مَنْ كَانَ يُجَافِي مِرْفَقَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

جوحضرات رکوع میں کہنیوں کورانوں سے دور رکھتے تھے

(۸۹۱۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ طَاوُس يُخَوِّي إِذَا سَجَدَ ، وَيُجَافِي مِرْفَقَيْهِ عَنْ فَخِذَيْهِ إِذَا رَكَعَ.

(۸۹۱۹) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس سجدے میں پیٹ کورانوں سے اور رکوع میں کہنیوں کورانوں سے دور رکھتے تھے۔

(۸۹۲۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ نَافِعٌ يُجَافِي مِرْفَقَيْهِ عَنْ فَخِذَيْهِ.

(۸۹۲۰) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت نافع نماز میں کہنیوں کورانوں سے دور رکھتے تھے۔

(۸۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا يُجَافِي مِرْفَقَيْهِ عَنْ عَارِضِ فَخِذَيْهِ ، وَهُوَ سَاجِدٌ فِي الصَّلَاةِ ، وَرَأَيْتُ عَطَاءً يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۹۲۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد کو میں نے دیکھا کہ دوران سجدہ انہوں نے اپنی کہنیوں کو اپنی رانوں سے دور رکھا۔ حضرت عطاء کو بھی میں نے یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۲۸) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَفِي حُجْزَتِهِ الأَلْوَاحُ

اگر کسی آدمی کے کپڑوں میں تختیاں وغیرہ ہوں تو کیا وہ اس حال میں نماز پڑھ سکتا ہے

(۸۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَعَطَاءٍ، وَطَاوُوس، وَالْقَاسِمِ، وَمُجَاهِدٍ، قَالُوا: لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الْمَكْتُوبَةَ وَغَيْرَهَا وَفِي كُمِّهِ الأَلْوَاحُ ، وَالصَّحِيفَةُ فِيهَا الشِّعْرُ وَأَشْبَاهُهُ.

(۸۹۲۲) حضرت عامر، حضرت محمد بن علی، حضرت عطاء، حضرت طاوس، حضرت قاسم اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی آستین میں لکھی یا ان لکھی تختیاں ہوں یا ایسے صحیفے ہوں جن پر اشعار وغیرہ لکھے ہوں تو اس حال میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۸۹۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَفِي حُجْزَتِهِ الأَلْوَاحُ وَالصَّحِيفَةُ.

(۸۹۲۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑوں میں تختیاں اور صحیفے موجود ہوں۔

(۸۹۲٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ وَفِي حُجْزَتِهِ الدَّرَاهِمُ.

(۸۹۲۴) حضرت قاسم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑوں میں دراہم موجود ہوں۔

(۸۲۹) مَنْ كَانَ يَحُطُّ إذَا سَجَدَ فِي صَلاَتِهِ

سجدہ کرتے ہوئے اوپر سے نیچے گرنے کا بیان

(۸۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَحُطُّ إذَا سَجَدَ.

(۸۹۲۵) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت یسیر بن عمرو سجدہ کرتے ہوئے اوپر سے نیچے گرتے ہوئے نہیں جاتے تھے۔

(۸۳۰) فِي تَحْصِيبِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں کنکریاں بچھانے کا بیان

(۸۹۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ لاَ يُحَصَّبَ الْمَسْجِدَ ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : بَلَى ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهُ أَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ وَأَوْطَأُ لِلْمَجْلِسِ ، فَقَالَ عُمَرُ : احْصِبُوهُ.

(۸۹۲۶) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ مسجد میں کنکریاں نہ بچھائی جائیں۔ حضرت سفیان بن عبداللہ نے انہیں مشورہ دیا کہ اے امیر المؤمنین! کنکریاں تھوک کو چھپا دیتی ہیں اور بیٹھنے میں آرام دہ ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریاں بچھانے کا حکم صادر فرمایا۔

(۸۳۱) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ الَّذِي لَيْسَ بِنَظِيفٍ

ایسی جگہ نماز پڑھنے کا حکم جو صاف نہ ہو

(۸۹۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ : كَانَ أَبِي فِي مَكَانٍ لَيْسَ بِنَظِيفٍ ، وَحَضَرَتْهُ ، فَأَمَرَ بِبِسَاطٍ فَبُسِطَ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ.

(۸۹۲۷) حضرت ابن طاوس فرماتے ہیں کہ اگر میرے والد کسی ایسی جگہ ہوتے جو صاف نہ ہوتی، اتنے میں نماز کا وقت ہو جاتا تو وہ ایک چٹائی منگوا کر بچھاتے اور اس پر نماز پڑھ لیتے تھے۔

(۸۹۲۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : رَآنِي مُجَاهِدٌ وَأَنَا أَنْضَحُ مَكَانًا مِنْ سَطْحٍ لَنَا نُصَلِّي فِيهِ ، فَقَالَ : لاَ تَنْضَحْ ، إنَّ النَّضْحَ لاَ يَزِيدُهُ إلاَّ شَرًّا ، وَلَكِنِ انْظُرْ إلَى الْمَكَانِ الَّذِي تُرِيدُهُ تَسْجُدُ فِيهِ فَانْفُخْهُ.

(۸۹۲۸) حضرت عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مجاہد نے مجھے دیکھا کہ میں چھت پر نماز پڑھنے کی جگہ پر پانی

چھڑک رہا تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ یہاں پانی نہ چھڑکو کیونکہ اس سے گندگی میں اور اضافہ ہوگا۔ البتہ جس جگہ تم نے سجدہ کرنا ہے اسے پھونک مار کر صاف کرلو۔

(۸۳۲) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان کیا کہا جائے؟

(۸۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي.

(۸۹۲۹) حضرت حارث کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے مضبوطی عطا فرما اور مجھے رفعت عطا فرما۔

(۸۹۳۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي. (ترمذی ۲۸۴۔ احمد ۳۱۵)

(۸۹۳۰) حضرت مکحول دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے مضبوطی عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

(۸۹۳۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ ، أَوِ السَّجْدَتَيْنِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ السَّبِيلَ الأَقْوَمَ.

(۸۹۳۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا دونوں سجدوں یا دو رکعتوں کے درمیان یہ کہا کرتی تھیں (ترجمہ) اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔

(۸۹۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَقْرَأُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قُرْآنًا كَثِيرًا.

(۸۹۳۲) حضرت ابن طاوس فرماتے ہیں کہ میرے والد دونوں سجدوں کے درمیان بہت تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۸۹۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ :أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. (ابو داؤد ۸۷۰۔ نسائی ۶۵۶)

(۸۹۳۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان استغفر اللہ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) استغفر اللہ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) کہا کرتے تھے۔

(۸۹۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُوقَتٌ.

(۸۹۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کے لئے کوئی وظیفہ مخصوص نہیں۔

(۸۹۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ : أَقْرَأُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ شَيْئًا ؟ قَالَ : لاَ .

(۸۹۳۵) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا میں دونوں سجدوں کے درمیان کچھ پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۸۲۳) مَنْ قَالَ يُجْزِيه أَنْ يَخُطَّ بَيْنَ يَدَيْهِ إذَا صَلَّى

نماز پڑھنے سے پہلے اپنے سامنے ایک لکیر کھینچنے کا بیان

(۸۹۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي أَرْضٍ فَلاَةٍ فَلْيَنْصِبْ عَصًا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا بِالأَرْضِ ، وَلاَ يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ : يَعْنِي رِوَايَةً. (ابو داؤد ۶۹۰۔ ابن ماجه ۹۴۳)

(۸۹۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی کسی صحراء وغیرہ میں نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ اپنے سامنے اپنی لاٹھی کھڑی کرلے۔ اگر لاٹھی نہ ہو تو زمین پر ایک لکیر کھینچ لے، اس سے اس کے سامنے سے گذرنے والی کوئی چیز اس کی نماز کو نقصان نہ پہنچائے گی۔

(۸۹۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ إِنْسَانٌ أَنْ يَنْصِبَ بَيْنَ يَدَيْ طَاوُوس شَيْئًا وَهُوَ يَؤُمُّنَا ، فَمَنَعَهُ.

(۸۹۳۷) حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت طاوس نماز پڑھا رہے ہوتے اور کوئی ان کے سامنے کوئی چیز رکھنا چاہتا تو اسے منع کردیتے۔

(۸۲۴) فِي الَّذِي يَسْجُدُ بِغَيْرِ رُكُوعٍ

بغیر رکوع کے سجدہ کرنے کا بیان

(۸۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ دَخَلَ عَلَى أُخْتِهِ وَهِيَ تَسْجُدُ مِنْ غَيْرِ رُكُوعٍ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْهَا.

(۸۹۳۸) حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنی بہن کے پاس تشریف لائے وہ بغیر رکوع کے سجدہ کررہی تھیں، حضرت ابو موسیٰ نے انہیں ایسا کرنے سے منع نہ کیا۔

(۸۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي فِي رَكْعَةٍ ثَلاَثَ سَجَدَاتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ رَضِيَ لِكُلِّ رَكْعَةٍ بِسَجْدَتَيْنِ.

(۸۹۳۹) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے ایک آدمی کو دیکھا وہ ہر رکعت میں تین سجدے کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر رکعت میں دو سجدے پسند ہیں۔

(۸۳۵) مَا يستحب أَنْ يُخْفِيَهُ الإِمَام

امام کن کن چیزوں کو آہستہ پڑھے گا؟

(۸۹٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَرْبَعٌ لاَ يَجْهَرُ بِهِنَّ الإِمَام ؛ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم ، وَالاسْتِعَاذَةُ ، وَآمِينَ ، وَاللَّهُم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ چار چیزوں میں امام جہر نہیں کرے گا: بِسْمِ اللهِ ، اسْتِعَاذَہ، آمِينَ اور اللَّهُم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(۸۹٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَمْسٌ يُخْفِيهِنَّ الإِمَام ؛ الاسْتِعَاذَةُ ، وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم ، وَآمِينَ ، وَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پانچوں چیزوں کو امام آہستہ آواز سے کہے گا: استعاذہ، ثناء، بسم اللہ، آمین اور اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(۸۹٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُخْفِيَانِ الاسْتِعَاذَةَ.

(۸۹۴۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین استعاذہ کو آہستہ آواز سے کہتے تھے۔

(۸۹٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ :إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ ، قَالَ الأَسْوَدُ :يُسْمِعُنَاهَا.

(۸۹۴۳) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر یہ کلمات ہمیں سنایا کرتے تھے۔

(۸۹٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُخْفِي الإِمَام بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيم ، وَالاسْتِعَاذَةَ ، وَآمِينَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام ان چیزوں کو آہستہ کہے گا: بِسْمِ اللهِ ، اسْتِعَاذَہ، آمِينَ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹٤۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَرْزُبَانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْفِي بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم ، وَالاسْتِعَاذَةَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۵) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللهِ ، اسْتِعَاذَه اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کو آہستہ آواز سے کہتے تھے۔

(۸۳٦) الرَّجُلُ يَجْرِي عَلَى لِسَانِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكَلاَمِ

اگر نماز میں آدمی کی زبان پر کوئی کلام جاری ہو جائے تو اس کا حکم

(۸۹٤٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَعْفَرٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا جَرَى عَلَى لِسَانِ الإِنْسَانِ فِي الصَّلاَةِ مِمَّا لَهُ أَصْلٌ فِي الْقُرْآنِ ، فَلَيْسَ بِكَلاَمٍ.

(۸۹۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں آدمی کی زبان پر کوئی کلام جاری ہو جائے اور اس کی اصل قرآن مجید میں موجود ہو تو یہ کلام نہیں۔

(۸۳۷) الرَّجُلُ يُصَلِّي وَهُوَ مُضْطَبِعٌ

چادر کو اس طرح اوڑھ کر نماز پڑھنا کہ چادر کا ایک کنارہ بائیں کندھے پر ہو اور دایاں کندھا ننگا ہو

(۸۹٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَمِلْحَفَةٌ غَسِيلَةٌ ، وَهُوَ يُصَلِّي مُضْطَبِعًا ، قَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ الْيُمْنَى.

(۸۹۴۷) حضرت خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ کو دیکھا کہ وہ اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ ان پر ایک جبہ اور ایک دھلی ہوئی چادر تھی، انہوں نے بائیں کندھے کو ڈھانپا ہوا تھا اور دایاں کندھا ننگا تھا۔ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کو باہر نکالا ہوا تھا۔

(۸۹٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :إِنَّهُمْ يَقُولُونَ :يُكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَقَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ عِنْدِ نَحْرِهِ ، قَالَ الْحَسَنُ :لَوْ وَكَّلَ اللَّهُ دِينَهُ إِلَى هَؤُلاَءِ لَضَيَّقُوا عَلَى عِبَادِهِ.

(۸۹۴۸) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آدمی کا اس حال میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ اپنا ہاتھ گردن کے پاس سے نکالے! حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنا دین ان لوگوں کے حوالے کر دیتا تو وہ اسے بندوں کے لئے مشکل بنا دیتے۔

(۸۹٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي قَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ عِنْدِ نَحْرِهِ ، فَقَالَ :اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْ لَهُ :يَضَعُ يَدَهُ مِنْ مَكَانِ يَدِ الْمَغْلُولِ ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ :إِنَّ قَيْسًا يَقُولُ :ضَعْ يَدَكَ مِنْ مَكَانِ يَدِ الْمَغْلُولِ ، فَوَضَعَهَا.

(۸۹۴۹) حضرت حیان بن عمیر کہتے ہیں کہ میں حضرت قیس بن عباد کے ساتھ تھا، انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہاتھ کو گردن کے

پاس سے نکال کر نماز پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہتھکڑیاں لگے شخص کی طرح ہاتھ نہ رکھو۔ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا کہ حضرت قیس کہہ رہے ہیں کہ ہتھکڑیاں لگے شخص کی طرح نماز نہ پڑھو۔ اس پر اس نے اپنا ہاتھ نیچے کرلیا۔

(۸۹۵۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي ضَابِعًا بُرْدَهُ مِنْ تَحْتِ عَضُدِهِ.

(۸۹۵۰) حضرت ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ انہوں نے اپنی چادر کو اپنے کندھے کے نیچے سے نکال رکھا تھا۔

(۸۹۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لاَ يَضُرُّهُ لَوِ الْتَحَفَ بِهِ حَتَّى يُخْرِجَ إحْدَى يَدَيْهِ.

(۸۹۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی چادر اوڑھ کر ایک ہاتھ اس کے نیچے سے نکال لے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۸۳۸) إذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ قَمِيصٌ وَمِلْحَفَةٌ ، كَيْفَ يَصْنَعُ ؟

اگر ایک آدمی پر قمیص اور چادر ہو تو وہ کیا کرے؟

(۸۹۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إنْ كَانَ عَلَيْك قَمِيصٌ وَمِلْحَفَةٌ فَتَوَشَّحْ بِالْمِلْحَفَةِ ، وَإِنْ كَانَ تُبَّانٌ وَمِلْحَفَةٌ فَالْتَفِعْ بِالْمِلْحَفَةِ.

(۸۹۵۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے پاس قمیص اور چادر ہو تو وہ چادر کو بائیں کندھے پر ڈالے اور دائیں کندھے کو ظاہر رکھے۔ اگر اس کے پاس چھوٹا پاجامہ اور چادر ہو تو چادر کو اوپر سے نیچے تک ڈال لے۔

(۸۹۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا كَانَ عَلَيْك قَمِيصٌ دَقِيقٌ وَمِلْحَفَةٌ فَتَوَشَّحْ بِالْمِلْحَفَةِ ، وَإِنْ كَانَ قَمِيصٌ ضَيِّقٌ وَمِلْحَفَةٌ فَالْتَفِعْ بِالْمِلْحَفَةِ.

(۸۹۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے اوپر پتلی قمیص اور چادر ہو چادر کو احرام کی طرح ڈال لو اور اگر تنگ قمیص اور چادر ہو تو چادر کو اوپر سے نیچے تک ڈال لو۔

(۸۳۹) فِي مُبْتَدَأ الصَّفِّ ، مِنْ أَيْنَ هُوَ ؟

صف کی ابتداء کہاں سے ہوگی؟

(۸۹۵۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مُبْتَدَأُ الصَّفِّ قَصْدُ الإِمَامِ ،

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الإِمَامِ إِلاَّ وَاحِدٌ أَقَامَهُ خَلْفَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَرْكَعَ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُصَلِّي بِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ حَتَّى يَرْكَعَ لَحِقَ الإِمَامَ فَقَامَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَإِنْ جَاءَ وَالصَّفُّ تَامٌّ فَلْيَقُمْ قَصْدَ الإِمَامِ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُصَلِّي بِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَجِئْ أَحَدٌ فَلْيَدْخُلْ فِي الصَّفِّ ، ثُمَّ كَذَاكَ وَكَذَاكَ.

(۸۹۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صف کی ابتداء امام کی جانب سے ہوگی۔ اگر امام کے ساتھ صرف ایک آدمی ہو تو وہ اسے اپنے پیچھے اتنے فاصلے پر کھڑا کرے گا کہ وہ رکوع کر سکے۔ اگر ایک اور آ جائے تو امام اسے بھی نماز پڑھائے گا۔ اگر امام کے رکوع کرنے تک کوئی نہ آئے تو پیچھے کھڑا شخص امام کے ساتھ مل جائے اور اس کے دائیں جانب کھڑا ہو۔ اگر کوئی آدمی نماز پڑھنے آئے اور صف مکمل ہو تو وہ امام کی جہت میں کھڑا ہو جائے، اگر ایک اور آئے تو وہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ اگر کوئی اور شخص نہ آئے تو یہ صف میں داخل ہو جائے۔ پھر اسی طرح سارا سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔

(۸۹۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا جَاءَ وَقَدْ تَمَّ الصَّفُّ فَلْيَقُمْ بِحِذَاءِ الإِمَامِ.

(۸۹۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص آئے اور صف مکمل ہو چکی ہو تو وہ امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔

(۸۴۰) الْمَرْأَةُ تَكُونُ حَيْضَتُهَا أَيَّامًا مَعْلُومَةً

اگر کسی عورت کا حیض مخصوص دن رہتا ہو لیکن کبھی زیادہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(۸۹۵۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَكُونُ حَيْضَتُهَا أَيَّامًا مَعْلُومَةً ، فَتَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ ؟ قَالَ : النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ.

قَالَ : وَسَأَلْتُ قَتَادَةَ ، قُلْتُ : الْمَرْأَةُ تَحِيضُ الأَيَّامَ الْمَعْلُومَةَ ، فَتَزِيدُ عَلَى خَمْسَةِ أَيَّامٍ ؟ قَالَ : تُصَلِّي ، قُلْتُ : فَأَرْبَعَةُ أَيَّامٍ ؟ قَالَ : تُصَلِّي ، قُلْتُ : فَثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ؟ قَالَ : تُصَلِّي ، قُلْتُ : فَيَوْمَيْنِ ؟ قَالَ : ذَاكَ مِنْ حَيْضِهَا ، فَرَأَيْتُهُ قَالَ بِرَأْيِهِ.

(۸۹۵۶) حضرت سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کا حیض مخصوص دن رہتا ہو لیکن کبھی زیادہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورتیں اس معاملے کو زیادہ جانتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ سے اس بارے میں سوال کیا اور کہا کہ اگر عورت کا حیض مخصوص دنوں تک رہتا ہو اور اس سے پانچ دن زیادہ ہو جائیں تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا اگر چار دن زیادہ ہو جائیں؟ انہوں نے کہا وہ نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا اگر تین دن زیادہ ہو جائیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا اگر دو دن زیادہ ہو جائیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ حیض کے دن ہیں۔ میرے خیال میں یہ بات انہوں نے اپنی رائے سے کہی۔

(۸۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ

طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا زَادَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى حَيْضِهَا فَلْتَغْتَسِلْ . وَقَالَ حَمَّادٌ فِي الْمَرْأَةِ تُجَاوِزُ أَيَّامَ حَيْضَتِهَا ، قَالَ : لاَ تَغْتَسِلُ ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ رُبَّمَا فَعَلَتْ ذَلِكَ.

(۸۹۵۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا حیض اس کی مقررہ مدت سے زیادہ ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا حیض مقررہ مدت سے زیادہ بھی ہو جائے تب بھی وہ پاکی کا غسل نہ کرے کیونکہ عورتوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہتا ہے۔

(۸۹۵۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، قَالَ : إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الصُّفْرَةَ فِي أَيَّامِ غَيْرِ حَيْضَتِهَا ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضَتِهَا يَوْمًا ، أَوْ يَوْمَيْنِ ، عَدَّتْهُ مِنْ حَيْضَتِهَا ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ، إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ سِتَّةَ أَيَّامٍ فَرَأَتِ الدَّمَ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ عَدَّتْهُ مِنْ حَيْضَتِهَا ، فَإِنْ رَأَتْهُ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(۸۹۵۸) حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے حیض کے دنوں کے علاوہ میں زرد پانی دیکھا تو اگر یہ اس کے حیض کے دنوں سے ایک یا دو دن زیادہ ہے تو وہ اسے اپنے حیض میں شمار کرے۔ اگر دو دن سے زیادہ ہو جائے تو استحاضہ شمار کرے۔ اگر چھ دن کا حیض ہو اور وہ آٹھ دن تک خون دیکھے تو اسے حیض شمار کرے اور اگر آٹھ دن سے زیادہ تک خون دیکھے تو اسے استحاضہ شمار کرے۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

یہ کتاب احکام روزہ کے بیان میں ہے

(۱) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ رَمَضَانَ وَثَوَابِهِ

رمضان کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان

(۸۹۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ : قَدْ جَائَكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ ، افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ ، فِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. (مسلم ۷۵۸۔ احمد ۲/ ۲۳۰)

(۸۹۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو رمضان کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے اوپر رمضان کا مہینہ آگیا ہے، جو کہ ایک برکت والا مہینہ ہے۔ اس کے روزے کو تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اس میں شیطانوں کو ہتھکڑیاں لگادی جاتی ہیں، اس مہینے میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ حقیقی محروم ہے۔

(۸۹۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَرْفَجَةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا عَنْ فَضْلِ رَمَضَانَ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَكَتَ عُتْبَةُ وَكَأَنَّهُ هَابَهُ ، فَلَمَّا جَلَسَ ، قَالَ لَهُ عُتْبَةُ : يَا أَبَا فُلاَنٍ ، حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ ، وَتُصَفَّدُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ ، وَيُنَادِي مُنَادٍ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ

أَقْصِرْ. (احمد ۵/ ۴۱۱)

(۸۹۶۰) حضرت عرفجہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عتبہ بن فرقد کے پاس تھا، وہ رمضان کی فضیلت بیان کرر ہے تھے، اتنے میں ایک صحابی تشریف لائے تو وہ خاموش ہو گئے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ان کے رعب کی وجہ سے خاموش ہوئے ہیں۔ جب وہ بیٹھ گئے تو حضرت عتبہ نے ان سے کہا کہ اے ابوفلاں! آپ ہمیں وہ حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اس میں شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے اور رمضان کی ہر رات ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے خیر کو تلاش کرنے والے آگے بڑھ، اے شر کو تلاش کرنے والے بس کر دے۔

(۸۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ ، وَقَالَ :إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ. (بخاری ۱۸۹۸۔ مسلم ۵۲۳)

(۸۹۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رمضان میں قیام کی خصوصی ترغیب دیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

(۸۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(۸۹۶۲) حضرت سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۸۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْفَضْلِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَ تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجِنَانِ، وَتُغَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ ، بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيهِ ، إِذَا لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيهِ فَمَتَى ؟

(طبرانی ۷۶۲۳)

(۸۹۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اس میں شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے، اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، اگر رمضان میں بھی وہ اپنی مغفرت نہ کروا سکا تو کب کرائے گا؟

(٨٩٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ إِذَا حَضَرَ رَمَضَانُ يَقُولُ : هَذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ ، وَلَمْ يَفْتَرِضْ عَلَيْكُمْ قِيَامَهُ.

(۸۹۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے اور اس میں ارشاد فرماتے: یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے روزے کو فرض فرمایا ہے، اس کے قیام کو فرض نہیں فرمایا۔

(٨٩٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۹۶۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(٨٩٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُصِيبُ صَاحِبُ رَمَضَانَ الَّذِي يُحْسِنُ قِيَامَهُ وَصِيَامَهُ ، أَنْ يَفْرُغَ مِنْهُ وَهُوَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الذُّنُوبِ.

(۸۹۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان کے قیام اور صیام کی پابندی کرے اسے سب سے پہلے جو انعام ملے وہ یہ ہے کہ اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جیسے وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

(٨٩٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (بخاری ۲۰۱۴۔ مسلم ۱۷۵)

(۸۹۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(٨٩٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هَذَا بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ ، وَلاَ دَخَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ أَجْرَهُ وَنَوَافِلَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُوجِبَهُ ، وَيَكْتُبُ وِزْرَهُ وَشَقَاءَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ ، وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعِدُّ لَهُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقُوَّةِ وَالْعِبَادَةِ ، وَيُعِدُّ لَهُ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلاَتِ الْمُسْلِمِينَ ، وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ ، فَهُوَ غُنْمٌ لِلْمُؤْمِنِ ، وَنِقْمَةٌ لِلْفَاجِرِ ، أَوْ قَالَ : يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ. (احمد ۵۲۴۔ ابن خزیمہ ۱۸۸۴)

(۸۹۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر یہ مہینہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ سن لو کہ مسلمانوں پر اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں آیا اور منافقین پر اس سے بدتر مہینہ کوئی نہیں آیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس مہینے کے اجر اور نوافل کو اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اور عذاب

کو اس کے آنے سے پہلے لکھ لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے مومن کے لئے عبادات اور نیکیوں کی توفیق اور قوت بڑھا دی جاتی ہے اور منافقین کے لئے مسلمانوں کے عیبوں کو تلاش کرنا اور انہیں پھیلانا آسان کر دیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ مومن کے لئے غنیمت اور فاجر کے لئے مصیبت ہے۔

(۸۹۶۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا مَضَى مِنْ عَمَلِهِ. (نسائی ۲۵۰۲)

(۸۹۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۲) مَا يُؤْمَرُ بِهِ الصَّائِمُ مِنْ قِلَّةِ الْكَلاَمِ وَتَوَقِّي الْكَذِبِ

روزے دار کے لئے بات چیت کی کمی اور جھوٹ چھوڑنے کا حکم

(۸۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَخِيهِ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ :قَالَ أَبُو ذَرٍّ :إِذَا صُمْتَ فَتَحَفَّظْ مَا اسْتَطَعْتَ ، فَكَانَ طَلِيقٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِهِ دَخَلَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلاَّ لِصَلاَةٍ.

(۸۹۷۰) حضرت طلیق بن قیس کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم روزہ رکھو تو جہاں تک ہو سکے روزے کی حفاظت کرو۔ ابو صالح حنفی کہتے ہیں کہ جب حضرت طلیق روزہ رکھتے تو اپنے گھر چلے جاتے اور صرف نماز کے لئے باہر نکلا کرتے تھے۔

(۸۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ ، وَلاَ يَجْهَلْ ، فَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ :إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ.

(۸۹۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے نہ جہالت کی، اگر کوئی اس سے جہالت کی بات کرے تو اسے کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۸۹۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ ، وَلاَ يَجْهَلْ ، فَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ :إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ.

(بخاری ۱۹۰۴۔ مسلم ۸۵۷)

(۸۹۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے نہ جہالت کی، اگر کوئی اس سے جہالت کی بات کرے تو اسے کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۸۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ جَابِرٌ : إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ عَنِ الْكَذِبِ وَالْمَآثِمِ ، وَدَعْ أَذَى الْخَادِمِ ، وَلْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارٌ وَسَكِينَةٌ يَوْمَ صِيَامِكَ، وَلاَ تَجْعَلْ يَوْمَ فِطْرِكَ وَيَوْمَ صِيَامِكَ سَوَاءً.

(۸۹۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اس کے کانوں اور زبان کا جھوٹ اور گناہ سے بھی روزہ ہونا چاہئے۔ وہ خادم کو تکلیف دینے سے بچے۔ اور روزے کے دن اس پر وقار اور سکینت غالب رہے۔ وہ روزے کے دن اور روزے سے خالی دن کو ایک جیسا نہ بنائے۔

(۸۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إِذَا صَامُوا جَلَسُوا فِي الْمَسْجِدِ.

(۸۹۷۴) حضرت ابو متوکل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور ان کے ساتھی جب روزہ رکھتے تھے تو مسجد میں بیٹھتے تھے۔

(۸۹۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَحْدَهُ ، وَلَكِنَّهُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ وَالْحَلِفِ.

(۸۹۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ صرف کھانے اور پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو جھوٹ، باطل اور جھوٹی قسم سے بھی بچنے کا نام ہے۔

(۸۹۷٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ مَيْمُونًا يَقُولُ : إِنَّ أَهْوَنَ الصَّوْمِ تَرْكُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۸۹۷۶) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ سب سے آسان روزہ کھانے اور پینے کو چھوڑنا ہے۔

(۸۹۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَكِنْ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ.

(۸۹۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ صرف کھانے اور پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو جھوٹ، باطل اور لغویات سے بھی بچنے کا نام ہے۔

(۸۹۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۹۷۸) حضرت مسروق نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یونہی نقل کیا ہے۔

(۸۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَصُومُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لِسَانِهَا ، فَقَالَ : مَا صَامَتْ فَتَحَفَّظَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ كَادَتْ ، ثُمَّ تَحَفَّظَتْ ، فَقَالَ :الآنَ.

(۸۹۷۹) حضرت ابوبختری فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت روزہ رکھا کرتی تھی لیکن وہ اپنی زبان کی حفاظت نہ کرتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اس نے زبان کی حفاظت کرنا شروع کی تو آپ نے فرمایا کہ اب عنقریب اس کا روزہ درست ہو جائے گا۔ اس نے مزید حفاظت کی تو آپ نے فرمایا کہ اب اس کا روزہ ہوگیا۔

(۸۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: خَصْلَتَانِ مَنْ حَفِظَهُمَا سَلِمَ لَهُ صَوْمُهُ؛ الْغِيبَةُ وَالْكَذِبُ.

(۸۹۸۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس کا روزہ سلامت ہوگا جو ان دو خصلتوں سے اجتناب کرے ایک غیبت اور دوسری جھوٹ۔

(۸۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :الْكَذِبُ يُفْطِرُ الصَّائِمَ.

(۸۹۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۸۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: الصَّائِمُ فِي عِبَادَةٍ مَا لَمْ يَغْتَبْ.

(۸۹۸۲) حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار عبادت میں ہوتا ہے جب تک غیبت نہ کرے۔

(۸۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا صَامَ مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ لُحُومَ النَّاسِ.

(۸۹۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا گوشت کھاتا رہے اس کا روزہ نہیں ہوا۔

(۲) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَثَوَابِهِ

روزے کی فضیلت اور ثواب کا بیان

(۸۹۸٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فَدَعَا لِي بِلَبَنِ لَقْحَةٍ ، فَقُلْتُ :إِنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ ، وَصِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. (نسائی ۲۵۳۹۔ احمد ۴/ ۲۱)

(۸۹۸۴) حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عثمان ابن ابی العاص کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لئے حاملہ اونٹنی کا دودھ منگوایا۔ میں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ جہنم کے مقابلے میں اس طرح ڈھال ہے جیسے تم دشمن کے مقابلے کے لئے ڈھال لیتے ہو۔ بہترین روزہ رکھنے کی صورت یہ ہے کہ ہر مہینے تین روزے رکھے جائیں۔

(۸۹۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ الرَّجُلِ إِذَا حَمَلَ مِنَ السِّلاَحِ مَا أَطَاقَ.

(۸۹۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روزہ جہنم کے مقابلے میں ایسے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص دشمن کے مقابلے میں ہتھیار کے طور پر اپنی بساط کے مطابق ڈھال استعمال کرتا ہے۔

(۸۹۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ ؛ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

(مسلم ۸۰۷۔ احمد ۳/ ۵)

(۸۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دیتا ہوں۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت وہ خوش ہوتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور خوش ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بد بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۸۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ ؛ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ ، وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ.

(مسلم ۱۶۴۔ احمد ۲/ ۴۴۳)

(۸۹۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کا ہر عمل کئی گنا بڑھایا جاتا ہے۔ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سوائے روزے کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ روزہ دار میرے لئے اپنے کھانے اور اپنی شہوت کو چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک وہ خوشی جو اسے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری وہ خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے روزہ ڈھال ہے۔

(۸۹۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مُرْنِي بِعَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لاَ مِثْلَ لَهُ ، قَالَ :فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ لاَ يُرَى فِي بَيْتِهِ الدُّخَانُ نَهَارًا إِلاَّ إِذَا نَزَلَ بِهِ ضَيْفٌ.

(نسائی ۲۵۳۰۔ احمد ۵/ ۲۴۹)

(۸۹۸۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ تم روزے رکھا کرو کیونکہ اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔ اس کے بعد حضرت ابو امامہ کا یہ حال تھا کہ ان کے گھر سے اس وقت دھواں نظر آتا تھا جب ان کے گھر میں کوئی مہمان ہوتا۔

(۸۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ :لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يَدْخُلُ فِيهِ الصَّائِمُونَ ، قَالَ :فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ. (طبرانی ۶۔ ابن حبان ۳۴۲۱)

(۸۹۸۹) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے، اس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔ جب آخری روزہ دار جنت میں داخل ہوگا تو اسے بند کر دیا جائے گا۔

(۸۹۹۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (بخاری ۱۸۹۶۔ مسلم ۱۶۶)

(۸۹۹۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ ، فَقَالَ :الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ تَخْرِقه.

(۸۹۹۱) حضرت عیاض بن غطیف فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک آدمی اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَال :حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنِ أَبِي سَيْف ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فِي مَرَضِهِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا. (احمد ۱/ ۱۹۶۔ بیہقی ۱۷۱)

(۸۹۹۲) حضرت عیاض بن غطیف فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے مرض الوفات میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک آدمی اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(۸۹۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا وَفْدًا إلَى مُعَاوِيَةَ ، فَمَرَرْنَا بِرَاهِبٍ يَجِيءُ بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ الْقَوْمُ ، وَلَمْ آكُلْ ، فَقَالَ لِي :مَا لَكَ لاَ تَأْكُلُ ؟ فَقُلْتُ : إنِّي صَائِمٌ ، قَالَ :أَلاَ أُلْسِمُكَ عَلَى صَوْمِكَ ، تُوضَعُ الْمَوَائِدُ فَأَوَّلُ مَنْ يَأْكُلُ مِنْهَا الصَّائِمُونَ.

(۸۹۹۳) حضرت عبد اللہ بن رباح فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک راہب سے ہماری ملاقات ہوئی۔ ہم اس کے پاس تھے کہ کھانا لایا گیا۔ لوگوں نے کھانا کھایا لیکن میں نے کھانا نہیں کھایا۔ اس راہب نے مجھ سے پوچھا کہ تم کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں روزے رکھنے کی

تلقین کرتا ہوں کیونکہ ایک وقت دسترخوان بچھائے جائیں گے اور ان سے سب سے پہلے کھانے والے روزہ دار ہوں گے۔

(٨٩٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي لَقِيطٌ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :كُنَّا فِي الْبَحْرِ فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ وَقَدْ رَفَعْنَا الشِّرَاعَ ، وَلاَ نَرَى جَزِيرَةً ، وَلاَ شَيْئًا إِذْ سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي :يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ ، قِفُوا أُخْبِرُكُمْ فَقُمْنَا نَنْظُرُ فَلَمْ نَرَ شَيْئًا، فَنَادَى سَبْعًا ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّابِعَةُ قُمْتُ فَقُلْتُ :يَا هَذَا ، أَخْبِرْنَا مَا تُرِيدُ أَنْ تُخْبِرَنَا بِهِ فَإِنَّك تَرَى حَالَنَا ، وَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَقِفَ عَلَيْكَ ، قَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللَّهُ عَلَى نَفْسِهِ ؟ أَيُّمَا عَبْدٍ أَظْمَأَ نَفْسَهُ فِي اللهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَرْوَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . زَادَ أَبُو أُسَامَةَ :فَكُنْتَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَرَى أَبَا مُوسَى صَائِمًا فِي يَوْمٍ بَعِيدٍ مَا بَيْنَ الطَّرَفَيْنِ إِلاَّ رَأَيْتَهُ.

(٨٩٩٤) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے، ہم نے اپنے بادبان بلند کر رکھے تھے۔ ہمیں کوئی جزیرہ دکھائی نہ دے رہا تھا اور نہ کوئی دوسری چیز ہمیں نظر آ رہی تھی۔ اتنے میں ہمیں آواز آئی اے کشتی والو! ٹھہر جاؤ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ ہم کھڑے ہو کر دیکھنے لگے لیکن ہم کو کچھ نظر نہ آیا۔ اس پکارنے والے نے سات مرتبہ آواز دی۔ ساتویں مرتبہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ تو جو کوئی بھی ہے ہمیں وہ بات بتا دے جو بتانا چاہتا ہے، تو ہماری حالت کو دیکھ رہا ہے اور جانتا ہے کہ ہم تیرے پاس کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اس نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے! وہ یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے لئے خود کو ایک گرم دن میں پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سیراب فرمائیں گے۔ ابو اسامہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ کبھی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بغیر روزے کے نہ دیکھ سکتے تھے۔

(٨٩٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ سَعْدٍ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الصَّائِمُ لاَ تُرَدُّ دَعْوَتُهُ. (ابن ماجه ١٧٥٢۔ احمد ٢/ ٤٤٥)

(٨٩٩٥) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔

(٨٩٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ أَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُدْعَوْنَ مِنْهُ بِذَلِكَ الْعَمَلِ ، وَلأَهْلِ الصِّيَامِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ :الرَّيَّانُ. (بخاری ١٨٩٧۔ مسلم ٨٥)

(٨٩٩٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ہر عمل کے لئے ایک مخصوص دروازہ ہے، اس عمل والوں کو اس دروازے سے پکارا جائے گا۔ روزہ داروں کے دروازے کا نام "ریان" ہے۔

(٤) مَنْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّوْمَ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ

جوحضرات کثرت سے روزے رکھتے تھے اور اس کا حکم دیتے تھے

(٨٩٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يُكْثِرُ الصَّوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ لاَ يُفْطِرُ بَعْدَهُ إِلاَّ مِنْ وَجَعٍ.

(٨٩٩٧) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بدوں کسی بیماری کے روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

(٨٩٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَكَادُ يُفْطِرُ فِي الْحَضَرِ إِلاَّ أَنْ يَمْرَضَ

(٨٩٩٨) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضر میں صرف بیماری کی حالت میں روزہ چھوڑا کرتے تھے۔

(٨٩٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مِمَّنْ يُكْثِرُ الصَّوْمَ : ابْنُ عُمَرَ ، وَعَائِشَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

(٨٩٩٩) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

(٩٠٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ سَرَدَ الصَّوْمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَتَيْنِ.

(٩٠٠٠) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے دو سال تک مسلسل روزے رکھے ہیں۔

(٩٠٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ جُمْهَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. (ابن ماجه ١٧٤٥)

(٩٠٠١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی ایک پاکیزگی ہوا کرتی ہے اور جسم کی پاکیزگی روزہ میں ہے۔

(٥) مَنْ كَانَ يُقِلُّ الصَّوْمَ

جوحضرات کم روزے رکھا کرتے تھے

(٩٠٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ : إِنَّكَ تُقِلُّ الصَّوْمَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمْنَعَنِي مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ ، وَقِرَائَةُ الْقُرْآنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّوْمِ.

(۹۰۰۲) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ کم روزے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس لئے کہ روزہ مجھے تلاوت سے روک لے گا اور تلاوت کرنا مجھے روزہ رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۹۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الصَّوْمَ أَقَلُّ الأَنْوَاعِ أَجْرًا.

(۹۰۰۳) حضرت سفیان بن مہاجر فرماتے ہیں کہ اسلاف کا خیال یہ تھا کہ روزہ اجر کے اعتبار سے کم محسوس ہونے والے اعمال میں سے ہے۔

(۹۰۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لأَبِي ذَرٍّ : الصِّيَامُ ، لاَ أَسْمَعُكَ ذَكَرْته ؟ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : قُرْبَةٌ ، وَلَيْسَ هُنَالِكَ.

(۹۰۰۴) حضرت میمون کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ کو روزہ کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ یقیناً ثواب کی چیز ہے لیکن یہاں نہیں۔ یعنی بعض مقامات پر روزہ کے مقابلے میں دوسرے اعمال کا ثواب زیادہ ہوتا ہے جیسے جہاد وغیرہ۔ اسی طرح سفر میں روزہ نہ رکھنا بھی بعض اوقات افضل ہو جاتا ہے۔

(۹۰۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ مِنْ أَقَلِّ أَعْمَالِهِمَ الصَّوْمُ.

(۹۰۰۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اسلاف کے کم کئے جانے والے اعمال میں سے ایک روزہ تھا۔

(٦) في السحور مَنْ أَمَرَ بِهِ

جن حضرات نے سحری کھانے کا حکم دیا ہے

(۹۰۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَحَّرُوا ، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً. (مسلم ۷۷۰۔ بخاری ۱۹۲۳)

(۹۰۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(۹۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَحَّرُوا ، فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً. (احمد ۲/ ۴۷۷۔ ابو یعلی ۶۳۶۶)

(۹۰۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(۹۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِكُمْ وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السَّحَرِ. (مسلم ۷۷۱۔ احمد ۴/ ۱۹۷)

(۹۰۰۸) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں

میں فضیلت کے اعتبار سے سحری کھانے کا فرق ہے۔

(۹۰۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَتَسَحَّرْ ، وَلَوْ بِشَيْءٍ. (ابویعلی ۱۹۲۶۔ احمد ۳/ ۳۶۷)

(۹۰۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو روزہ رکھنا چاہے اسے سحری بھی کھانی چاہئے خواہ تھوڑی سی کھائے۔

(۹۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :تَسَحَّرُوا وَلَوْ حَسْوَةً مِنْ مَاءٍ. (ابن حبان ۳۴۷۶۔ ابو یعلی ۳۳۴۰)

(۹۰۱۰) ایک صحابی فرماتے ہیں کہ سحری کھاؤ خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پیو۔

(۹۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :كَانَتْ تُرْجَى بَرَكَةُ السُّحُورِ.

(۹۰۱۱) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ سحری کی برکت کی امید کی جاتی تھی۔

(۹۰۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، قَالَتْ :تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ، فَإِنَّهَا قَدْ ذُكِرَتْ فِيهِ دَعْوَةٌ.

(۹۰۱۲) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سحری کھاؤ خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس میں دعوت کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۹۰۱۳) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَسَحَّرُوا ، فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً. (احمد ۳/ ۳۲)

(۹۰۱۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(۹۰۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مِنْ أَخْلاَقِ النَّبِيِّينَ الإِبْلاَغُ فِي السُّحُورِ.

(۹۰۱۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ایک سحری کھانے میں مبالغہ کرنا بھی ہے۔

(۹۰۱۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ الْعَنْسِيُّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ :دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى السَّحُورِ ، فَقَالَ :هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

(ابو داؤد ۲۳۳۷۔ احمد ۴/ ۱۲۶)

(۹۰۱۵) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سحری کے لئے بلایا اور فرمایا کہ آؤ بابرکت کھانا کھالو۔

(۷) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَ السُّحُورِ

جو حضرات سحری میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے

(۹۰۱۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. (بخاری ۶۱۷۔ ترمذی ۲۰۳)

(۹۰۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال رات کو اذان دے دیتے ہیں تم ان کی اذان کے بعد کھاتے پیتے رہا کرو۔ جب ابن ام مکتوم اذان دیں تو اس وقت کھانا پینا بند کرو۔

(۹۰۱۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سَحُورِهِ ، فَإِنَّهُ يُنَادِي ، أَوْ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَيَنْتَبِهُ نَائِمُكُمْ ، وَيَرْجِعُ قَائِمُكُمْ. (بخاری ۶۲۱۔ ابو داؤد ۲۳۳۹)

(۹۰۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے۔ کیونکہ وہ تو رات ہی میں اذان دے دیتے ہیں تا کہ سویا ہوا جاگ جائے اور رات کا قیام کرنے والا واپس چلا جائے۔

(۹۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ بِلاَلاً كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. (بخاری ۱۹۱۹۔ مسلم ۷۶۸)

(۹۰۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیا کرتے تھے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے دیں اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔

(۹۰۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يمنعُكم أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سُحُورِكُمْ ، فَإِنَّ فِي بَصَرِهِ شَيْئًا. (احمد ۳/ ۱۴۰۔ ابو یعلی ۲۹۱۰)

(۹۰۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری سے نہ روک دے کیونکہ ان کی بینائی کمزور ہے۔

(۹۰۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْهِلاَلِيُّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ مِنَ السُّحُورِ أَذَانُ بِلاَلٍ ، وَلاَ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيلُ ، وَلَكِنِ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الأُفُقِ. (ترمذی ۷۰۶۔ احمد ۵/ ۱۳)

(۹۰۲۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان اور طول کی صورت میں

پھیلنے والی صبح تمہیں سحری سے نہ روکے، البتہ جب صبح افق سے چوڑائی میں ظاہر ہو تو کھانا پینا چھوڑ دو۔

(۹۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلاَةِ ، قُلْنَا : كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : قِرَائَةُ خَمْسِينَ آيَةً.

(مسلم ۱۷۷۔ ترمذی ۷۰۴)

(۹۰۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کے لئے اٹھے۔ ان سے پوچھا گیا سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تقریباً پچاس آیات پڑھنے کے برابر۔

(۹۰۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : قُمْ فَاسْتُرْنِي مِنَ الْفَجْرِ ، ثُمَّ أَكَلَ.

(۹۰۲۲) حضرت سالم بن عبید اشجعی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ صبح کا خیال رکھنا۔ پھر انہوں نے سحری کا کھانا تناول فرمایا۔

(۹۰۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، قَالَ : تَسَحَّرْتُ مَعَ عَلِيٍّ ، ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ أَنْ يُقِيمَ.

(۹۰۲۳) حضرت ابو عقیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی، سحری کھانے کے بعد انہوں نے اپنے مؤذن کو اذان کا حکم دیا۔

(۹۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ فِي دَارِهِ فَأَخْرَجَ لَنَا فَضْلَ سُحُورِهِ فَتَسَحَّرْنَا مَعَهُ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَخَرَجْنَا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

(۹۰۲۴) حضرت عامر بن مطر کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا، انہوں نے ہمارے لئے اپنی سحری کا بچا ہوا کھانا رکھا۔ ہم نے ان کے ساتھ سحری کی، پھر نماز کھڑی ہوگئی اور ہم نے جا کر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۹۰۲۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرٍو ، يَعْنِي ابْنَ حُرَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلَ النَّاسِ إِفْطَارًا ، وَأَبْطَأَهُمْ سُحُورًا.

(۹۰۲۵) حضرت عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ صحابہ کرام افطاری میں جلدی کرنے والے اور سحری میں تاخیر کرنے والے تھے۔

(۹۰۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ : كَانُوا يَتَسَحَّرُونَ حِينَ.

(۹۰۲۶) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اسلاف آخری وقت میں سحری کیا کرتے تھے۔

(۹۰۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ أَبِي الْعَنْبَسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : مِنَ السُّنَّةِ تَأْخِيرُ السُّحُورِ.

(۹۰۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سحری کو مؤخر کرنا سنت ہے۔

(۹۰۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ؛ أَنَّهُ تَسَحَّرَ فِي أَهْلِهِ فِي الْجَبَّانَةِ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ فِي دَارِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ فَوَجَدَهُ ، فَحَلَبَ لَهُ نَاقَةً فَنَاوَلَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ ، فَقَالَ : وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ ، فَشَرِبَ حُذَيْفَةُ ، وَأَخَذَ بِيَدِهِ فَدَفَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ حِينَ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ.

(۹۰۲۸) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ میں نے جبانہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سحری کی، پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ حارث بن ابی ربیعہ کے گھر تھے۔ اس وقت حارث بن ابی ربیعہ نے اپنی اونٹنی کا دودھ دوہا اور اسے پی لیا اور کہا کہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی دودھ پیا۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور انہیں مسجد لے گئے جہاں نماز کھڑی ہوگئی تھی۔

(۹۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : يَكُونُ بَيْنَ سُحُورِ الرَّجُلِ وَبَيْنَ إِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ سُورَةَ يُوسُفَ.

(۹۰۲۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ آدمی کی سحری اور موذن کی اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہئے جتنی دیر میں سورۃ یوسف کی تلاوت کی جا سکے۔

(۹۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ حُذَيْفَةَ إِلَى الْمَدَائِنِ فِي رَمَضَانَ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ ، قَالَ : هَلْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آكِلاً ، أَوْ شَارِبًا ؟ قُلْنَا : أَما رَجُلٌ يُرِيدُ الصَّوْ فَلاَ ، ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى اسْتَبْطَأْنَاهُ فِي الصَّلاَةِ ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى.

(۹۰۳۰) حضرت ابراہیم تیمی کے والد کہتے ہیں کہ میں رمضان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر پر نکلا، جب فجر طلوع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیا تم میں سے کسی نے کچھ کھایا یا پیا ہے؟ ہم نے کہا کہ جو لوگ روزہ کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے کچھ نہیں کھا پیا۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں نماز کا کہا اور وہ سواری سے اترے اور نماز پڑھی۔

(۹۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مِنْ أَخْلاَقِ الأَنْبِيَاءِ تَأْخِيرُ السُّحُورِ.

(۹۰۳۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سحری کو موخر کرنا انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔

(۹۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ يُعَجِّلُ بَعْضَ سُحُورِهِ لِيُدْرِ الصَّلاَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ يُرْسِلُ إِلَ فَيَأْكُلُ مَعَهُ حَتَّى يَخْرُجَا إِلَى الصَّلاَةِ جَمِيعًا.

(۹۰۳۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت کی نماز میں شریک ہونے کے لئے جلدی سحری کھا لیتے تھے۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ کسی کو بھیج کر انہیں بلا لیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ سحری کھاتے تھے، پھر دونوں حضرات اکٹھے جماعت کے لئے جاتے تھے۔

(٩٠٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّتِي تَقُولُ ، وَكَانَتْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي بِلَيْلٍ ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ بِلاَلٌ ، وَإِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، قَالَتْ : وَكَانَ يَصْعَدُ هَذَا وَيَنْزِلُ هَذَا ، فَكُنَّا نَتَعَلَّقُ بِهِ فَنَقُولُ : كَمَا أَنْتَ حَتَّى نَتَسَحَّرَ.

(طیالسی ۱۶۶۱۔ طبرانی ۳۸۱)

(۹۰۳۳) حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک پھوپھی جنہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ حج کیا تھا سے فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن ام مکتوم رات کو اذان دے تو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ بلال اذان دے دے۔ اگر بلال رات کو اذان دے دے تو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں مؤذنین میں سے ایک منارے پر چڑھتا تھا اور دوسرا اترتا تھا۔ ہم ان سے کہتے تھے کہ تم جو بھی کرو ہم سحری کھائیں گے۔

(٨) تعجيل الإِفْطَارِ ، وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

افطار میں جلدی کرنے کا بیان

(٩٠٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا ، وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. (ابوداؤد ۲۳۴۳۔ احمد ۱/ ۲۸)

(۹۰۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف کو چلا جائے تو روزہ دار افطار کرلے۔

(٩٠٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ ، قَالَ : يَا فُلاَنُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ، قَالَ : انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا رَأَيْتُمَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

قُلْتُ : وَأَنْتَ مَعَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۱۹۴۱۔ مسلم ۷۷۳)

(۹۰۳۵) حضرت ابن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کا روزہ تھا۔ جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! نیچے اترو اور ستو بناؤ۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! ابھی دن کا کچھ حصہ باقی ہے۔ آپ نے فرمایا نیچے اترو

اور ستو بناؤ۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی تو وہ نیچے اترا اور اس نے ستو بنایا۔ آپ نے ستو کا شربت پیا اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ اس طرف سے رات آگئی ہے تو روزہ دار افطار کرلے۔ شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۹۰۳۶) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، وَكَانَ ثِقَةً ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُفْطِرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَمَضَانَ ، فَكَانَ إِذَا أَمْسَى بَعَثَ رَبِيبَة لَهُ تَصْعَدُ ظَهْرَ الدَّارِ ، فَإِذَا غَابَت الشَّمْسُ أَذَّنَ ، فَيَأْكُلَ وَنَأْكُلَ ، فَإِذَا فَرَغَ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَيَقُومُ يُصَلِّي وَنُصَلِّي مَعَهُ.

(۹۰۳۶) حضرت ابو جمرہ ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے رمضان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ افطاری کی ہے۔ جب شام ہونے لگتی تو وہ ایک بچی کو چھت پر بھیج دیتے۔ جب سورج غروب ہوتا تو وہ اعلان کردیتی، اس پر وہ کھانا کھاتے اور ہم بھی کھانا کھاتے۔ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو نماز کھڑی ہوجاتی وہ نماز پڑھاتے اور ہم ان کے ساتھ نماز پڑھتے۔

(۹۰۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ ، إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ.

(ابو داؤد ۲۳۴۵۔ احمد ۲/ ۴۵۰)

(۹۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کیا کرتے ہیں۔

(۹۰۳۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا إِفْطَارَهُمْ ، وَلَمْ يُؤَخِّرُوهُ تَأْخِيرَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ. (بخاری ۱۹۵۷۔ ترمذی ۶۹۹)

(۹۰۳۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہلِ مشرق کی طرح اس میں تاخیر نہیں کریں گے۔

(۹۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ إِلَى أُمَرَائِهِ أَنْ لاَ تَكُونُوا مِنَ الْمُسَوِّفِينَ لِفِطْرِكُمْ ، وَلاَ تَنْتَظِرُوا بِصَلاَتِكُمُ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ.

(۹۰۳۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو یہ خط لکھا کرتے تھے کہ افطار میں تاخیر نہ کرو اور نماز پڑھنے کے لئے ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار نہ کرو۔

(۹۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ثَرْوَانَ بْنِ مِلْحَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ : إِنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ : لاَ تُفْطِرُوا حِينَ تَبْدُو الْكَوَاكِبُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِعْلُ الْيَهُودِ.

(۹۰۴۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ستارے ظاہر ہونے پر افطاری نہ کرو کیونکہ اس طرح تو یہود کرتے ہیں۔

(۹۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِجَفْنَةٍ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : اُدْنُوا فَكُلُوا ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : مَا لَكَ ؟ قَالَ : إنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : هَذَا وَالَّذِي لاَ إلَهَ غَيْرُهُ حِينَ حَلَّ الطَّعَامُ لآكِلٍ.

(۹۰۴۱) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کا ایک برتن لایا گیا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آ ؤ اور کھاؤ۔ سب لوگ آ گئے ایک آدمی پیچھے رہا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا میرا روزہ ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ وہ وقت ہے جس میں روزہ دار کے لئے کھانا حلال ہو جاتا ہے۔

(۹۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَيْهِ فَأَفْطَرَ عَلَى عِرْقٍ ، وَأَنَا أَرَى الشَّمْسَ لَمْ تَغْرُبْ.

(۹۰۴۲) حضرت ایمن فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب انہوں نے افطار کیا تو مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی تک سورج غروب نہیں ہوا۔

(۹۰۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إنِّي كُنْت لآتِيَ ابْنَ عُمَرَ بِفِطْرِهِ ، فَأُغَطِّيهِ اسْتِحْيَاءً مِنَ النَّاسِ أَنْ يَرَوْهُ.

(۹۰۴۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے افطار کے وقت آیا کرتا تھا۔ میں ان پر اس حیاء کی وجہ سے پردہ کر دیتا تھا کہ کہیں لوگ انہیں دیکھ نہ لیں۔

(۹۰۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَوَادَةَ ، قَالَ : انْطَلَقْت إلَى حُذَيْفَةَ ، فَنَزَلْت مَعَهُ ، فَكَانَ إذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ حُذَيْفَةُ وَأَصْحَابُهُ ، لَمْ يَلْبَثْ إلاَّ قَلِيلاً حَتَّى يُفْطِرَ.

(۹۰۴۴) بنو سوادہ کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا، جب سورج غروب ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی سورج غروب ہونے کے فوراً بعد افطار کر لیا کرتے تھے۔

(۹۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لاِبْنِ النَّبَّاحِ : غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَيَقُولُ : لاَ تَعْجَلْ ، فَيَقُولُ : غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَيَقُولُ : لاَ تَعْجَلْ ، فَيَقُولُ : غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَإِذَا قَالَ : نَعَمْ ، أَفْطَرَ ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى.

(۹۰۴۵) حضرت یزید کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابن نباح سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا سورج غروب ہو گیا؟ وہ عرض کرتے جلدی نہ کیجئے۔ وہ پھر پوچھتے کہ کیا سورج غروب ہو گیا؟ اور وہ کہتے جلدی نہ کیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر پوچھتے کہ کیا سورج

غروب ہو گیا؟ جب ابن نباح نے کہا کہ سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے روزہ افطار کیا پھر اتر کر نماز پڑھی۔

(۹۰۴۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الإِفْطَارَ. (مسلم ۷۷۱۔ ترمذی ۶۹۹)

(۹۰۴۶) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(۹۰۴۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا رَأَيْت أَنَّ الْعَصْرَ قَدْ فَاتَتْك فَاشْرَبْ.

(۹۰۴۷) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ عصر کی نماز کا وقت نکل گیا تو روزہ افطار کرلو۔

(۹۰۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ تَعْجِيلَ الإِفْطَارِ.

(۹۰۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ افطار میں جلدی کرنا سنت ہے۔

(۹۰۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يُصْعِدُ الْجَارِيَةَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَيَقُولُ : إِذَا اسْتَوَى الأُفُقُ فَآذِنِينِي.

(۹۰۴۹) حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک باندی کو گھر کے اوپر چڑھاتے اور اس سے فرماتے کہ جب افق برابر ہو جائے تو مجھے بتا دینا۔

(۹۰۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مِنْ أَخْلاَقِ النَّبِيِّينَ ؛ التَّبْكِيرُ فِي الإِفْطَارِ ، وَالإِبْلاَغُ فِي السُّحُورِ ، وَوَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ.

(۹۰۵۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں نبیوں کی عادات میں سے ہیں: افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا، نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

(۹۰۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : نَاوَلَ عُمَرُ رَجُلاً إِنَاءً إِلَى جَنْبِهِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ لَهُ : اشْرَبْ ، ثُمَّ قَالَ : لَعَلَّكَ مِنَ الْمُسَوِّفِينَ بِفِطْرِهِ ؛ سَوف سَوف.

(۹۰۵۱) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاس پانی رکھا اور جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا کہ اسے پی لو۔ پھر فرمایا کہ اس طرح تم افطاری میں جلدی کرنے والے بن جاؤ گے۔

(۹) من کرہ صِیامَ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ

جن حضرات کے نزدیک دورانِ سفر رمضان کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۹۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ. (ابن ماجه ۱۶۶۴۔ احمد ۴۳۴)

(۹۰۵۲) حضرت کعب بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

(۹۰۵۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَرَأَى رَجُلاً قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا لَهُ ؟ قَالُوا :رَجُلٌ صَائِمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ. (بخاری ۱۹۴۶۔ مسلم ۹۲)

(۹۰۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، اس سفر میں ایک آدمی کو دیکھا جس پر لوگ جمع تھے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں کے نے بتایا کہ یہ روزہ دار ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

(۹۰۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الأَبْنِيَةَ وَسَقَوا الرِّكَابَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالأَجْرِ. (مسلم ۷۸۸۔ بیهقی ۲۴۳)

(۹۰۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے، کچھ لوگوں کا روزہ تھا اور کچھ لوگوں کا روزہ نہ تھا۔ جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا انہوں نے خیمے لگائے اور مشکیزے بھرے۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ آج روزہ نہ رکھنے والے اجر کے اعتبار سے آگے بڑھ گئے۔

(۹۰۵۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

(۹۰۵۵) حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے والا حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

(۹۰۵۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ :عُسْرٌ وَيُسْرٌ ، خُذْ بِيُسْرِ اللهِ عَلَيْكَ.

(۹۰۵۶) حضرت ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سفر میں روزہ کے بارے میں سوال کیا کہ ایک مشکل چیز ہوتی ہے اور ایک آسان۔ اگر اللہ تمہیں کسی معاملے میں آسانی دیں تو اسے قبول کرو۔

(۹۰۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۵۷) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔

(۹۰۵۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُ : الإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ ، وَالْحَضَرُ رُخْصَةٌ.

(۹۰۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

(۹۰۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : الإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ عَزِيمَةٌ.

(۹۰۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا عزیمت کی بات ہے۔

(۹۰۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ.

(۹۰۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا ہے۔

(۹۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری ۲۹۵۳۔ احمد ۲۱۹)

(۹۰۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال روزہ رکھا اور جب آپ مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ کھول دیا۔ قاعدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر عمل کو لیا جائے گا۔

(۹۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْدٍ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : لاَ تَصُومَنَّ.

(۹۰۶۲) حضرت ابو عمیس کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعد سے سفر میں روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہرگز روزہ نہ رکھو۔

(۹۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ بِالشَّامِ رَمَضَانَيْنِ فَأَفْطَرَ.

(۹۰۶۳) حضرت عبداللہ بن ذکوان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو رمضان شام میں قیام فرمایا لیکن روزے نہیں رکھے۔

(۹۰۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : مَنْ صَحِبَنِي فِي سَفَرٍ فَلاَ يَصُومَنَّ.

(۹۰۶۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جو سفر میں میرے ساتھ رہے وہ ہرگز روزہ نہ رکھے۔

(٩.٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُضَرِّسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : إِنِّي أُقِيمُ بِالرَّيِّ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، قُلْتُ : فَالصَّوْمُ ؟ قَالَ : لاَ تَصُمْ ، أَفْطِرْ وَإِنْ أَقَمْتَ عَشْرَ سِنِينَ.

(۹۰۶۵) حضرت مضرس بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے کہا میں رَیّ میں رہتا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو۔ میں نے کہا روزے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ بھی نہ رکھو خواہ تم دس سال تک قیام کرو۔

(٩.٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ لَهُمَا : اُدْنُوَا فَكُلاَ ، فَقَالاَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا صَائِمَانِ ، فَقَالَ : ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ ، اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُم ، اُدْنُوَا فَكُلاَ. (نسائی ۲۵۷۲۔ احمد ۲/ ۳۳۶)

(۹۰۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ کے پاس کھانا لایا گیا تو آپ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ آؤ اور کھالو۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے کجاوہ تیار کرو، اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے کام کرو، دونوں قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔

(١٠) مَنْ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ ، يَقُولُ هُوَ أَفْضَلُ

جو حضرات سفر میں روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے

(٩.٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَفْطَرَ فَرُخْصَةٌ ، وَمَنْ صَامَ فَالصَّوْمُ أَفْضَلُ.

(۹۰۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دورانِ سفر روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو روزہ نہ رکھے اس کے لئے رخصت ہے اور اگر کوئی روزہ رکھے تو یہ افضل ہے۔

(٩.٦٨) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : صَحِبْتُ عَائِشَةَ فِي السَّفَرِ ، فَمَا أَفْطَرَتْ حَتَّى دَخَلَتْ مَكَّةَ.

(۹۰۶۸) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا۔ انہوں نے مدینہ پہنچنے تک روزے نہیں رکھے۔

(٩.٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقَيْسِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ.

(۹۰۶۹) حضرت نضر بن عبداللہ قیسی فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد سفر میں روزہ رکھتے تھے اور کبھی نہ بھی رکھتے تھے۔

(۹.۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُوسَى مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي السَّفَرِ فَصَامَ وَصُمْنَا.

(۹۰۷۰) حضرت موسیٰ مولی ابی عامر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے روزہ رکھا تو ہم نے بھی روزہ رکھا۔

(۹.۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۷۱) حضرت ابن اسود فرماتے ہیں کہ ان کے والد سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹.۷۲) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَصُومُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۷۲) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹.۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ قَدْ رَأَيْت عَائِشَةَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ حَتَّى أَذْلَقَهَا السَّمُومُ.

(۹۰۷۳) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں روزہ رکھا کرتی تھیں جس کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھیں۔

(۹.۷٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ يَقُولُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ قَوْلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

(۹۰۷۴) حضرت عثمان بن ابی العاص بھی حضرت انس بن مالک کی طرح فرماتے ہیں۔

(۹.۷٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلاَ يُفْطِرُ ، وَلاَ يَقْصُرُ

(۹۰۷۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کبھی صحراء کی طرف نکلتے تو روزہ نہ چھوڑتے تھے اور نماز بھی پوری پڑھتے تھے۔

(۹.۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ ، قَالَ :الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ ، وَالْفِطْرُ رُخْصَةٌ.

(۹۰۷۶) حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے اور روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

(۹.۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، قَالَ :سُئِلَ سَالِمٌ ، أَوْ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ :إِنْ صُمْتُمْ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْكُمْ ، وَإِنْ أَفْطَرْتُمْ فَقَدْ رُخِّصَ لَكُمْ.

(۹۰۷۷) حضرت کہمس کہتے ہیں کہ حضرت سالم سے سفر میں روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر روزہ رکھ لو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر روزہ نہ رکھو تو اس کی بھی رخصت موجود ہے۔

(۹.۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ حَمْزَةَ الأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ :صُمْ إِنْ شِئْتَ ، وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ. (بخاری ۱۹۴۳۔ مسلم ۱۰۳)

(۹۰۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حمزہ اسلمی نے حضور ﷺ سے دورانِ سفر روزے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

(۹.۷۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ :أَيُّ ذَلِكَ أَعْجَبُ إِلَيْك ؟ قَالَ :إِذَا كُنْتَ تُطِيقُ الصَّوْمَ فَالصَّوْمُ أَعْجَبُ إِلَيَّ.

(۹۰۷۹) حضرت عوام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے پوچھا کہ سفر میں روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے یا روزہ چھوڑنا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو میرے خیال میں روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۹.۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ .صَحِبْتُ أَبِي ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، وَالأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ ، وَأَبَا وَائِلٍ فَكَانُوا يَصُومُونَ رَمَضَانَ وَغَيْرَهُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۸۰) حضرت اشعث بن ابی شعثاء فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت ابوشعثاء اور حضرت عمرو بن میمون، اسود بن یزید اور ابووائل کے ساتھ رہا ہوں۔ یہ سب حضرات دوران سفر رمضان کے اور دوسرے روزے رکھا کرتے تھے۔

(۹.۸۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :اسْتَأْذَنْت حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ ، فَقَالَ لِي حُذَيْفَةُ بشرط عَلَى أَنْ لاَ تَقْصُرَ ، وَلاَ تُفْطِرَ.

(۹۰۸۱) حضرت ابراہیم تیمی کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھا۔ میں نے ان سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا کہ اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ تم نہ نماز میں قصر کرو گے اور نہ ہی روزہ چھوڑو گے۔

(۱۱) مَنْ قَالَ مُسَافِرُونَ ، فَيَصُومُ بَعْضٌ وَيُفْطِرُ بَعْضٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ کچھ مسافر روزہ رکھ لیں اور کچھ چھوڑ دیں

(۹.۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن مَكَّةَ إلَى حُنَيْنٍ ، فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَصَامَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَفْطَرَ آخَرُونَ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ. (مسلم ۹۳۔ احمد ۳/ ۹۲)

(۹۰۸۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی رمضان ختم ہونے میں بارہ دن باقی تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے۔ آپ کے کچھ ساتھیوں نے روزہ رکھا اور کچھ نے نہ رکھا۔ آپ نے کسی کو کچھ نہ کہا۔

(۹.۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَلاَ يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

(۹۰۸۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ جہاد کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کچھ لوگ روزہ رکھتے تھے اور کچھ روزہ نہ رکھتے تھے۔ کوئی روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔

(۹.۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : خَرَجْت فَصُمْت ، فَقَالُوا لِي : أَعِدْ ، قَالَ : فَقُلْتُ : إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُسَافِرُونَ ، فَلاَ يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ، فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ ، بِمِثْلِهِ.

(۹۰۸۴) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر پر تھا، میں نے روزہ رکھا تو لوگوں نے مجھے کہا کہ تمہیں اس روزے کا اعادہ کرنا ہوگا۔ میں نے کہا کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر کرتے تھے اور کوئی روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔ اس کے بعد میں حضرت ابن ابی ملیکہ سے ملا تو انہوں نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی بات بتائی۔

(۹.۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالُوا . كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَافِرُونَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ ، وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ ، فَلاَ يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

(۹۰۸۵) حضرت شعبی، حضرت حسن اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر پر ہوتے تو بعض لوگ روزہ رکھتے اور بعض نہ رکھتے، لیکن روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔

(۹.۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَلَمْ يَكُنْ يَعِيبُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

(۹۰۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے، ہم میں سے کچھ لوگ روزہ رکھتے اور کچھ روزہ نہ رکھتے لیکن روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔

(۹.۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ فِي سَفَرٍ ، فَصَامَ بَعْضُهُمْ وَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ.

(۹۰۸۷) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ہم کچھ صحابہ کرام کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ نہ رکھا۔

(۱۲) مَنْ قَالَ إذَا صَامَ فِي السَّفَرِ لَمْ يُجْزِهِ

جن حضرات کے نزدیک سفر میں رکھا جانے والا روزہ قابلِ قبول نہیں

(۹.۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَامَ رَمَضَانَ فِي سَفَرٍ ؟ فَقَالَ :لاَ يُجْزِيهِ.

(۹۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا سفر میں رکھا جانے والا روزہ کافی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۹.۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : صُمْتُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ ، فَأَمَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ أُعِيدَ الصِّيَامَ فِي أَهْلِي.

(۹۰۸۹) حضرت محرر بن ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے دورانِ سفر رمضان کا روزہ رکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے علاقے میں پہنچ کر یہ روزہ دوبارہ رکھو۔

(۹.۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَكَانَ عَلَيْنَا أَمِيرٌ ، فَقَالَ :لاَ تَصُومَنَّ ، فَمَنْ صَامَ فَلْيُفْطِرْ ، قَالَ أَبُو الْفَيْضِ :فَلَقِيتُ أَبَا قِرْصَافَةَ ، رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :لَوْ صُمْتُ ثُمَّ صُمْتُ مَا قَضَيْتُ.

(۹۰۹۰) حضرت ابو فیض فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے اور ایک صاحب ہمارے امیر تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔ ابو فیض کہتے ہیں کہ میں ایک صحابی حضرت ابو قرصافہ کو ملا اور میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں روزہ رکھوں اور پھر روزہ رکھوں تو میں نے قضا نہیں کی۔

(۹.۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْ يُعِيدَ.

(۹۰۹۱) ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے دورانِ سفر رمضان کا روزہ رکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزے کا اعادہ کرنے کا حکم دیا۔

(۱۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُهُ رَمَضَانُ ، فَيَصُومُ ثُمَّ يُسَافِرُ

اگر ایک آدمی رمضان کا روزہ رکھے اور پھر اسے سفر پیش آجائے تو وہ کیا کرے؟

(۹.۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ ؟ قَالَ :مَنْ شَهِدَ أَوَّلَهُ فَلْيَصُمْ آخِرَهُ ، أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَمَنْ

شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾.

(۹۰۹۲) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے قرآن مجید کی اس آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس نے اس مہینے کے شروع میں روزے رکھے وہ اس کے آخر میں بھی روزے رکھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

(۹۰۹۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلاَ يَخْرُجُ ، فَإِنْ أَبَى إِلاَّ أَنْ يَخْرُجَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

(۹۰۹۳) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے تو آدمی سفر پر نہ نکلے، اگر نکلنا ضروری ہی ہو تو روزے پورے رکھے۔

(۹۰۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ رحمه الله تعالى ، قَالَ : إِذَا أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَهُوَ مُقِيمٌ ثُمَّ سَافَرَ فَلْيَصُمْ.

(۹۰۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رمضان شروع ہونے کے بعد سفر اختیار کرے تو اسے روزے رکھنے ہوں گے۔

(۹۰۹٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَصُومُ مِنْ رَمَضَانَ أَيَّامًا ، ثُمَّ يَخْرُجُ ، قَالَ : يَصُومُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنْ شَاءَ صَامَ : وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

(۹۰۹۵) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رمضان کے کچھ روزے حالت حضر میں رکھتا رہا پھر اسے سفر پیش آ گیا تو وہ روزے رکھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو روزے رکھے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔

(۹۰۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرَ

(۹۰۹۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان میں ایک سفر پر نکلے اور انہوں نے روزے رکھے۔

(۹۰۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ، وَيُفْطِرُ إِنْ شَاءَ.

(۹۰۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رمضان میں سفر کا آغاز کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور وہ چاہے تو روزہ چھوڑ بھی سکتا ہے۔

(۹۰۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ.

(۹۰۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال روزے رکھے اور مقام کدید پہنچنے کے بعد آپ نے روزے نہیں رکھے۔

(۹۰۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ: أُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: لاَ.

(۹۰۹۹) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے سوال کیا کہ کیا میں رمضان میں روزے رکھوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۹۱۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ سَافَرُوا فِي رَمَضَانَ ؟ قَالَ يَصُومُونَ.

(۹۱۰۰) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کچھ لوگ رمضان میں سفر شروع کریں تو کیا وہ روزے رکھیں گے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، وہ روزے رکھیں گے۔

(۹۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، فِي قوله تعالى : ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ قَالَ :نَسَخَتْهَا ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾.

(۹۱۰۱) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ کو دوسری آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمَ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ نے منسوخ کردیا ہے۔

(۹۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِنَّهَا قَدْ نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا.

(۹۱۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ نے اپنے بعد والی آیت کو منسوخ کردیا ہے۔

(۹۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ قَالَتْ :أَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :مِنْ أَيْنَ جِئْتِ؟ فَقُلْتُ :مِنْ عِنْدِ أَخِي ، فَقَالَتْ :مَا شَأْنُهُ ؟ قُلْتُ :وَدَّعْتُهُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَحِلَ . قَالَتْ :فَأَقْرِئِيهِ مِنِّي السَّلاَمَ، وَمُرِيهِ فَلْيُقِمْ ، فَلَوْ أَدْرَكَنِي وَأَنَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ لأَقَمْتُ ، يَعْنِي رَمَضَانَ

(۹۱۰۳) حضرت ام ذرہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی انہوں نے کہا کہ تم کہاں سے آرہی ہو؟ میں نے کہا میں اپنے بھائی کے پاس سے آرہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا میں اسے رخصت کرکے آئی ہوں وہ سفر پر جانا چاہتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اس کو حکم دینا کہ ابھی مقیم رہے جب تک رمضان ہے۔ اگر وہ مجھے کہیں مل گیا تو میں اسے روکوں گی۔

(۹۱۰۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :خَرَجَ أَبُو مَيْسَرَةَ فِي رَمَضَانَ مُسَافِرًا ، فَمَرَّ بِالْفُرَاتِ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَخَذَ مِنْهُ حَسْوَةً ، فَشَرِبَهُ وَأَفْطَرَ.

(۹۱۰۴) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رمضان میں سفر کی غرض سے نکلے۔ وہ روزے کی حالت میں دریائے فرات کے پاس سے گذرے اور افطاری کے لئے اس میں سے ایک چلو پانی لے کر پانی پیا۔

(٩١.٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : يُفْطِرُ إِنْ شَاءَ.

(٩١٠٥) حضرت سعید بن میّب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رمضان میں سفر شروع کرے تو اگر وہ چاہے تو روزہ نہ رکھے۔

(١٤) مَا قَالُوا فِي الْمُسَافِرِ ، فِي مَسِيرَةِ كَمْ يُفْطِرُ ؟

مسافر کتنی مسافت کے بعد رمضان کا روزہ چھوڑ سکتا ہے؟

(٩١.٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ ، عَنِ اللَّجْلاَجِ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ عُمَرَ رضي الله عنه ثَلاَثَةَ أَمْيَالٍ ، فَيَتَجَوَّزُ فِي الصَّلاَةِ وَيُفْطِرُ.

(٩١٠٦) حضرت لجلاج فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کرتے تو وہ تین میل کی مسافت کے بعد نماز کو مختصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے تھے۔

(٩١.٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ : أَقْصِرُ الصَّلاَةَ وَأُفْطِرُ إِلَى رِيمٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَهُوَ بَرِيدَانِ مِنَ الْمَدِينَةِ.

(٩١٠٧) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میّب سے سوال کیا کہ کیا میں مقامِ ریم میں نماز میں قصر کروں اور روزہ چھوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ یہ جگہ مدینہ سے دو برید کے فاصلے پر ہے۔

(٩١.٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ مِثْلُ الصَّلاَةِ ، تَقْصُرُ إِذَا أَفْطَرْتَ ، وَتَصُومُ إِذَا وَفَّيْتَ الصَّلاَةَ.

(٩١٠٨) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نماز کی طرح ہے۔ جب تم نماز میں قصر کرو گے تو روزہ بھی چھوڑ سکتے ہو۔

(٩١.٩) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ : فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : فِي السَّفَرِ الْمُسْعِنِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الإِمْعَانُ فِي نَفْسِكَ ؟ قَالَ : يَوْمَيْنِ.

(٩١٠٩) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ کتنے سفر پر نماز میں قصر کیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تھکا دینے والے سفر پر۔ میں نے کہا کہ تھکا دینے والا سفر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا دو دن کا سفر۔

(٩١١.) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ ، قَالَ : فَاسْتَأْذَنْتُهُ بِالرُّجُوعِ إِلَى أَهْلِي ، فَقَالَ : لاَ آذَنُ لَكَ إِلاَّ عَلَى أَنْ تَعْزِمَ أَلاَّ تُفْطِرَ حَتَّى تَدْخُلَ ، قَالَ : وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، قُلْتُ : وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لاَ أُفْطِرَ ، وَلاَ أَقْصُرَ حَتَّى آتِيَ أَهْلِي.

(۹۱۱۰) حضرت ابراہیم تیمی کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھا میں نے ان سے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر اجازت دیتا ہوں کہ تم گھر پہنچنے تک رمضان کا روزہ نہیں چھوڑو گے۔ میں نے کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ گھر پہنچنے تک نہ رمضان کا روزہ چھوڑوں گا اور نہ نماز میں قصر کروں گا۔

(۹۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَرْثَدٍ ؛ أَنَّ أَبَا مَيْسَرَةَ سَافَرَ فِي رَمَضَانَ ، فَأَفْطَرَ عِنْدَ بَابِ الْجِسْرِ.

(۹۱۱۱) حضرت مرثد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ نے رمضان میں سفر کیا اور پل کے دروازے کے پاس روزہ افطار کیا۔

(۱۵) من كره أَنْ يَتَقَدَّمَ شَهْرَ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ

جن حضرات کے نزدیک رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۹۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَكَمِّلُوا ثَلاَثِينَ.

(ترمذی ۶۸۸۔ ابویعلی ۲۳۵۵)

(۹۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر عید مناؤ۔ اگر چاند دیکھنے میں بادلوں کی کوئی رکاوٹ ہو تو تیس دن پورے کرو۔

(۹۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ إِلاَّ أَنْ تَرَوُا الْهِلاَلَ ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ. (ابوداؤد ۲۳۲۰۔ نسائی ۲۴۳۶)

(۹۱۱۳) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان آنے سے پہلے روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔ اس وقت تک عید نہ مناؤ جب تک چاند نہ دیکھ لو یا تیس روزے پورے نہ کرلو۔

(۹۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِموا ثَلاَثِينَ.

(۹۱۱۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ، اگر بادل چھا جائیں تو تیس روزے پورے کرو۔

(۹۱۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَصِلُوا رَمَضَانَ بِشَيْءٍ ، وَلاَ تَقَدَّمُوا قَبْلَهُ بِيَوْمٍ ، وَلاَ بِيَوْمَيْنِ.

(۹۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رمضان کے ساتھ کسی چیز کو نہ ملاؤ، رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔

(۹۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ :صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ.

(مسلم ۵۔ احمد ۲/ ۱۳)

(۹۱۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ، اگر چاند نظر نہ آئے تو مقدار پوری کرلو۔

(۹۱۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلاَلَ ، فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلاَثِينَ. (مسلم ۲۰۔ ابویعلی ۶۲۵۲)

(۹۱۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ، اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرلو۔

(۹۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نُهِيَ أَنْ يُتَعَجَّلَ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ.

(۹۱۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۹۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ ، فَأَمْسِكُوا حَتَّى يَكُونَ رَمَضَانُ.

(ترمذی ۷۳۸۔ ابوداؤد ۲۳۳۰)

(۹۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نصف شعبان کے رمضان تک روزے سے رکے رہو۔

(۹۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ ، قَالَ :تَرَائَيْنَا الْهِلاَلَ ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا :إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلاَلَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ ، فَقَالَ :أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ ؟ قَالَ :فَقُلْنَا :لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ ، فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ. (مسلم ۲۹۔ طبرانی ۱۲۶۸۷)

(۹۱۲۰) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لئے روانہ ہوئے، جب ہم مقام بطنِ نخلہ پہنچے تو ہم نے کہا کہ ہمیں چاند نظر آگیا ہے، کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے، کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ اس پر ہم حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ سے ملے اور ہم نے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے یہ چاند کب دیکھا؟ ہم نے کہا کہ فلاں رات میں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کی رؤیت کو لمبا کیا ہے، چاند کی رات وہ ہوگی جس رات تم اسے دیکھو۔

(٩١٢١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلاً إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ. (مسلم ٣٠ احمد ١/ ٣٢٧)

(٩١٢١) حضرت ابو بختری فرماتے ہیں کہ ہم نے مقام ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا، ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جوان سے اس بارے میں سوال کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کی رؤیت کو لمبا کیا ہے اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تم تیس دن پورے کرلو۔

(٩١٢٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ إِذَا حَضَرَ رَمَضَانُ فَيَقُولُ : أَلاَ لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ ، إِذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ فَصُومُوا ، وَإِذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ فَأَفْطِرُوا ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ ، وَبَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(٩١٢٢) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے جس میں ارشاد فرماتے کہ خبردار! مہینے سے آگے نہ بڑھو، جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو۔ جب چاند دیکھو تو عید مناؤ، جب چاند تمہیں نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بات عصر کے بعد اور فجر کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

(٩١٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(٩١٢٣) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٩١٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :نُهِيَ أَنْ يُتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ.

(٩١٢٤) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ رمضان سے پہلے روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

(٩١٢٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا التَّعْجِيلَ قَبْلَ رَمَضَانَ.

(٩١٢٥) حضرت ابوجعفر اور حضرت عطاء نے رمضان سے پہلے روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩١٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَصُومُ فَيَحْضُرُ رَمَضَانُ ، قَالَ :يَفْصِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَمَضَانَ بِأَيَّامٍ.

(۹۱۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کا روزے رکھنے کا معمول ہو، اس دوران رمضان آجائے تو رمضان سے کچھ دن پہلے روزے رکھنے چھوڑ دے۔

(۹۱۲۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَنْظُرُونَ إِلَى الْهِلاَلِ فَإِنْ رَأَوْهُ صَامُوا ، وَإِنْ لَمْ يَرَوْهُ نَظَرُوا مَا يَقُولُ إِمَامُهُمْ.

(۹۱۲۷) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اسلاف چاند کو دیکھا کرتے تھے، جب وہ چاند دیکھتے تو روزہ رکھتے، اگر نہ دیکھتے تو اپنے امام کی بات کا انتظار کرتے۔

(۱۶) من رخص أَنْ يَصِلَ رَمَضَانَ بِشَعْبَانَ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ رمضان سے پہلے شعبان کے روزے رکھے جائیں

(۹۱۲۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ. (ترمذی ۷۳۶۔ احمد ۶/ ۳۰۰)

(۹۱۲۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملایا کرتے تھے۔

(۹۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ ، وَلاَ يَوْمَيْنِ إِلاَّ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ. (مسلم ۲۱۔ ترمذی ۶۸۵)

(۹۱۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے صرف وہ شخص روزہ رکھے جو پہلے سے روزے رکھنے کا عادی ہو۔

(۹۱۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ رَجُلٌ يُدِيمُ الصَّوْمَ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَصِلَهُ.

(۹۱۳۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ شعبان اور رمضان کو ملائے۔

(۱۷) فی الرجل يَتَسَحَّرُ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً

اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۹۱۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ؛ أَنَّ مُحَمَّدًا تَسَحَّرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً ، ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ أَنَّهُ تَسَحَّرَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنَا الْيَوْمَ فَمُفْطِرٌ.

(۹۱۳۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو فرمایا کہ آج میرا روزہ نہیں ہوا۔

(۹۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِيمَنْ تَسَحَّرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً ، فَبَانَ أَنَّهُ تَسَحَّرَ وَقَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ ؟ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ.

(۹۱۳۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ روزہ پورا کرے۔

(۹۱۳۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَسَحَّرُ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً ؟ قَالَ : يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۱۳۳) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ روزہ پورا کرے۔

(۹۱۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَضَى عَلَى صِيَامِهِ ، وَقَضَى يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۳۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے طلوع فجر کے بعد سحری کھائی تو وہ روزے کو پورا کرے اور اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۱۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ تَسَحَّرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً، قَالَ: يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۱۳۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ روزے کو پورا کرے۔

(۹۱۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۱۳۶) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ روزے کو پورا کرے۔

(۹۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَكَلَ أَوَّلَ النَّهَارِ فَلْيَأْكُلْ آخِرَهُ.

(۹۱۳۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے دن کے ابتدائی حصے میں کھایا ہے تو دن کے دوسرے حصے میں بھی کھائے۔

(١٨) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَرَى أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَرَبَتْ

اگر کوئی شخص غروبِ شمس کا گمان کرتے ہوئے روزہ افطار کر لے لیکن پھر معلوم ہو کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۹۱۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :

شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ ، وَقُرِّبَ إِلَيْهِ شَرَابٌ ، فَشَرِبَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَرَبَتْ ، ثُمَّ ارْتَقَى الْمُؤَذِّنُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَاللَّهِ لَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ لَمْ تَغْرُبْ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَنَعَنَا اللَّهُ مِنْ شَرِّكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، يَا هَؤُلاَءِ ، مَنْ كَانَ أَفْطَرَ فَلْيَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ يَوْمٍ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَفْطَرَ فَلْيُتِمَّ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۹۱۳۸) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان میں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ان کے لئے پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی۔ بعض لوگوں نے یہ خیال کرتے ہوئے اسے پی لیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ پھر مؤذن اوپر چڑھا اور اس نے اعلان کیا کہ اے امیر المؤمنین! خدا کی قسم ابھی سورج غروب نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہمیں تیرے شر سے بچائے۔ یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔ پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے آج وقت سے پہلے افطار کیا ہے وہ اس دن کے بدلے ایک روزہ رکھے، جس نے افطار نہیں کیا وہ غروب شمس کا انتظار کرے۔

(۹۱۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، نَحْوِهِ ، إِلاَّ أَنَّ سُفْيَانَ قَالَ : إِنَّا لَمْ نَبْعَثْكَ رَاعِيًا ، إِنَّمَا بَعَثْنَاكَ دَاعِيًا ، وَقَدِ اجْتَهَدْنَا وَقَضَاءُ يَوْمٍ يَسِيرٌ.

(۹۱۳۹) ایک اور سند سے یہ واقعہ منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہم نے تمہیں نگہبان نہیں بنایا، ہم نے تمہیں دعوت دینے والا بنایا تھا۔ ہم نے کوشش کرلی تھی۔ بہر حال ایک دن کی قضاء آسان ہے۔

(۹۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَمَّنْ سَمِعَ بِشْرَ بْنَ قَيْسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رحمه الله أَمَرَهُمْ بِالْقَضَاءِ.

(۹۱۴۰) حضرت بشر بن قیس کہتے ہیں کہ غروبِ شمس سے پہلے افطار کرنے کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قضاء کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۹۱۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهُمْ أَفْطَرُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ غَيْمٍ ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : فَقُلْتُ لِهِشَامٍ : فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ ؟ قَالَ : وَمِنْ ذَلِكَ بُدٌّ ؟ (ابو داؤد ۲۳۵۱۔ احمد ۶/ ۳۴۶)

(۹۱۴۱) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں نے ایک مرتبہ غروبِ شمس سے پہلے ایک بادلوں کے دن میں روزہ افطار کرلیا تھا اور سورج بعد میں غروب ہوا تھا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام سے کہا کہ کیا انہیں قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے سوا چارہ بھی کیا تھا؟

(۹۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يَقْضِي ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾.

(۹۱۴۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وقت سے پہلے افطار کرنے والا روزہ کی قضا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾

(٩١٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الَّذِي يَأْتِي.

(۹۱۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آگے آنے والی حدیث ایک اور سند سے منقول ہے۔

(٩١٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِيمَنْ أَفْطَرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ، ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ أَنَّهَا لَمْ تَغِبْ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۹۱۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غروبِ شمس کا گمان کرتے ہوئے روزہ افطار کرلے لیکن پھر معلوم ہو کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو اس کا روزہ ہوگیا۔

(٩١٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : أُخْرِجَتْ عِسَاسٌ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ وَعَلَى السَّمَاءِ سَحَابٌ ، فَظَنُّوا أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ فَأَفْطَرُوا ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ تَجَلَّى السَّحَابُ فَإِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا تَجَانَفْنَا مِنْ إِثْمٍ.

(۹۱۴۵) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے کھانے کا ایک بڑا برتن لایا گیا تو لوگ سمجھے کہ سورج غروب ہوگیا۔ اس دن بادل تھے، اس پر لوگوں نے روزہ افطار کرلیا۔ کچھ دیر بعد بادل چھٹے تو چمکتا سورج نظر آنے لگا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم گناہ سے نہیں بچ سکے۔

(٩١٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَطَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرُوا ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْضُوا.

(۹۱۴۶) حضرت قطن فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں نے رمضان کا روزہ غروب شمس سے پہلے افطار کرلیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں قضا کا حکم دیا۔

(٩١٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَفْطَرْتُ فِي يَوْمٍ مُغَيِّمٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَأَنَا أَحْسِبُهُ اللَّيْلَ ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ ، أَفَأَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ قَطُّ ، وَلاَ أُكَفِّرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۹۱۴۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ میں نے بادلوں والے دن میں رمضان کا روزہ یہ سمجھتے ہوئے افطار کرلیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، پھر سورج ظاہر ہوگیا تو کیا میں اس روزے کی قضا کروں اور کفارہ نہ دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ یونہی کرو۔

(٩١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ أَرْضَ الرُّومِ ، قَالَ :

فَأَهْلَلْنَا رَمَضَانَ فَصَامَ النَّاسُ وَفِيهِمْ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ ؛ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، وَسُمَيْعٌ ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَأَبُو مَعْمَرٍ ، وَأَبُو مُسَافِعٍ فَأَفْطَرَ النَّاسُ يَوْمًا وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ ، وَنَحْنُ بَيْنَ جَبَلَيْنِ ؛ الْحَارِثِ وَالْحُوَيْرِثِ ، وَلَمْ أُفْطِرْ أَنَا حَتَّى تبدّى اللَّيْل ، ثُمَّ إِنَّ الشَّمْسَ خَرَجَتْ فَأَبْصَرْنَاهَا عَلَى الْجَبَلِ ، فَقَالَ زِيَادٌ : أَمَّا هَذَا الْيَوْمُ فَسَوْفَ نَقْضِيهِ ، وَلَمْ نَتَعَمَّدْ فِطْرَهُ.

(۹۱۴۸) حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں سرزمین روم میں حضرت زیاد بن نضر کے ساتھ تھا۔ ہم نے رمضان کا چاند دیکھا تو لوگوں نے روزہ رکھا جن میں حضرت عبداللہ، عامر بن سعد، سمیع، ابوعبداللہ، ابومعمر اور ابومسافع تھے۔ لوگوں نے ایک دن روزہ رکھا اس دن آسمان پر بادل تھے۔ ہم حارث اور حویرث نامی دو پہاڑوں کے درمیان تھے۔ میں نے اس وقت تک افطار نہ کیا جب تک رات ظاہر نہ ہوگئی۔ پھر سورج نکلا اور ہم نے پہاڑوں پر اسے دیکھا۔ تو زیاد نے کہا کہ ہم اس دن کی قضا کریں گے اور ہم نے اس روزے کا اعتبار نہ کیا۔

(۹۱۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَفْطَرَ عُمَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقِيلَ لَهُ : قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : خَطْبٌ يَسِيرٌ ، قَدْ كُنَّا جَاهِدِينَ.

(۹۱۴۹) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان کے مہینے میں روزہ افطار کیا تو ان سے کہا گیا کہ سورج طلوع ہوگیا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ معمولی غلطی ہے، ہم نے تو پوری کوشش کی ہے لہٰذا ہم پر کوئی گناہ نہیں۔

(۱۹) فی الرجل يَشُكُّ فِي الْفَجْرِ طَلَعَ ، أَمْ لاَ ؟

اگر کسی آدمی کو فجر کے بارے میں شک ہو کہ فجر طلوع ہوئی ہے یا نہیں، تو وہ کیا کرے؟

(۹۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ السُّحُورِ ؟ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ : كُلْ حَتَّى لاَ تَشُكَّ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ هَذَا لاَ يَقُولُ شَيْئًا ، كُلْ مَا شَكَكْت حَتَّى لاَ تَشُكَّ.

(۹۱۵۰) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سحری کے بارے میں سوال کرنے کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک صاحب مجلس نے ان سے کہا کہ اس وقت کھانا نہ کھاؤ جب تمہیں شک ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس نے کوئی بات نہیں کی، اس وقت تک کھاؤ جب تک تمہیں شک ہو یہاں تک کہ شک نہ رہے۔

(۹۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلاَنِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ ، وَقَالَ الآخَرُ : لَمْ يَطْلُعْ بَعْدُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : كُلْ قَدِ اخْتَلَفَا.

(۹۱۵۱) حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت وہ سحری کھا رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے۔ دوسرے نے کہا کہ فجر ابھی تک طلوع نہیں ہوئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کھاؤ، ان دونوں کا اختلاف ہوگیا ہے۔

(۹۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، بِنَحْوِهِ.

(۹۱۵۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَخَذَ دَلْوًا مِنْ زَمْزَمَ ، فَقَالَ لِرَجُلَيْنِ : أَطَلَعَ الْفَجْرُ ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : لاَ ، وَقَالَ الآخَرُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَشَرِبَ.

(۹۱۵۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زمزم کے کنویں سے ایک ڈول پانی کا لیا۔ انہوں نے دو آدمیوں سے کہا کہ کیا فجر طلوع ہوگئی؟ ان میں سے ایک نے کہا نہیں، دوسرے نے کہا کہ ہاں۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پانی پی لیا۔

(۹۱۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلْ حَتَّى تَرَاهُ مُعْتَرِضًا.

(۹۱۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس وقت تک کھاؤ جب تک روشنی چوڑائی کی شکل میں ہو۔

(۹۱۵۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُلْ حَتَّى تَرَاهُ مِثْلَ شِقِّ الطَّيْلَسَانِ.

(۹۱۵۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک کھاؤ جب تک افق پر چادر کی پھٹن جیسی صورت ہو۔

(۹۱۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ لِغُلاَمَيْنِ لَهُ ، وَهُوَ فِي دَارِ أُمِّ هَانِيءٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ ، وَقَالَ الآخَرُ : لَمْ يَطْلُعْ ، قَالَ : اسْقِيَانِي.

(۹۱۵۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں رمضان کے مہینے میں سحری کھا رہے تھے۔ آپ کے دو غلاموں میں سے ایک نے کہا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے اور دوسرے نے کہا کہ فجر ابھی تک طلوع نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے پانی پلاؤ۔

(۹۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كُلْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الْفَجْرُ.

(۹۱۵۷) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ کھاؤ یہاں تک کہ فجر ظاہر ہو جائے۔

(۹۱۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَتَسَحَّرُ وَأَمْتَرِي فِي الصُّبْحِ ؟ فَقَالَ : كُلْ مَا امْتَرَيْتَ ، إِنَّهُ وَاللَّهِ لَيْسَ بِالصُّبْحِ خَفَاءٌ.

(۹۱۵۸) حضرت یزید بن زید نے کہا کہ حضرت حسن سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ جب مجھے صبح کے بارے میں شک ہو تو کیا میں سحری کھا سکتا ہوں؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ جب تک تمہیں شک ہو تو تم کھاتے رہو، خدا کی قسم! صبح کے اندر کوئی خفاء نہیں ہے۔

(۹۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا شَكَّ الرَّجُلاَنِ فِي الْفَجْرِ ، فَلْيَأْكُلاَ حَتَّى يَسْتَيْقِنَا.

(۹۱۵۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو آدمیوں کو فجر کے بارے میں شک ہو تو اس وقت تک کھاؤ جب تک ان دونوں کو یقین نہ ہو جائے۔

(۹۱۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : مَتَى أَدَعُ السُّحُورَ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ جَالِسٌ عِنْدَهُ : كُلْ حَتَّى إِذَا شَكَكْتَ فَدَعْهُ ، فَقَالَ : كُلْ مَا شَكَكْتَ حَتَّى لاَ تَشُكَّ.

(۹۱۶۰) حضرت مسلم بن صبیح فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں سحری کھانا کب چھوڑوں؟ ان کے پاس بیٹھے ایک آدمی نے کہا کہ جب تمہیں شک ہو تو اس وقت نہ کھاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تمہیں شک ہو اس وقت کھالو اور اس وقت تک کھاتے رہو جب تک شک نہ رہے۔

(۹۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدٌ : وَضَعْتُ الإِنَاءَ عَلَى يَدَيَّ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ ؟

(۹۱۶۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں نے برتن اپنے سامنے رکھا، پھر میں دیکھنے لگا کہ کیا فجر طلوع ہوگئی ہے؟

(۳۰) مَا قَالُوا فِي الْفَجْرِ ، مَا هُوَ ؟

فجر کی حقیقت

(۹۱۶۲) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُوا وَاشْرَبُوا ، وَلاَ يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ ، كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الأَحْمَرُ ، وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ. (ترمذی ۷۰۵۔ ابوداؤد ۲۳۴۰)

(۹۱۶۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک کھاؤ اور پیو، اوپر کو اٹھنے والی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے، اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سرخ روشنی عرض کی شکل میں ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

(۹۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْهِلاَلِيُّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ مِنَ السُّحُورِ ، وَلاَ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيلُ ، وَلَكِنِ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الأُفُقِ.

(۹۱۶۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے اور نہ ہی طول کی صورت میں پھیلنے والی صبح تمہیں سحری سے منع کرے۔ البتہ افق میں عرض کی صورت میں پھیلنے والی صبح

کے بعد سحری سے رک جاؤ۔

(٩١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْفَجْرُ فَجْرَانِ ؛ فَأَمَّا الَّذِي كَأَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ ، فَإِنَّهُ لاَ يُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ يُحَرِّمُهُ ، وَلَكِنِ الْمُسْتَطِيرُ.

(دار قطنی ۲۔ بیہقی ۲۱۵)

(۹۱۶۴) حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی دو قسمیں ہیں، جو صبح بھیڑیے کی دم کی طرح ہو وہ کسی چیز کو حلال وحرام نہیں کرتی، البتہ عرض کی صورت میں پھیلنے والی صبح کھانے پینے کو حرام کر دیتی ہے۔

(٩١٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :لَيْسَ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا ، يَعْنِي الْمُسْتَطِيلَ ، وَلَكِنِ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا ، يَعْنِي الْمُعْتَرِضَ .

(۹۱۶۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لمبائی کی صورت میں پھیلنے والی روشنی صبح نہیں ہوتی بلکہ چوڑائی کی صورت میں پھیلنے والی روشنی صبح ہوتی ہے۔

(٩١٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَوْشَبِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَهَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ : أَهُوَ السَّاطِعُ ، أَمِ الْمُعْتَرِضُ ؟ قَالَ :الْمُعْتَرِضُ ، وَالسَّاطِعُ :الصُّبْحُ الْكَاذِبُ.

(۹۱۶۶) حضرت جعفر بن نہار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے سوال کیا کہ فجر لمبائی کی صورت میں ہوتی ہے یا چوڑائی کی صورت میں؟ انہوں نے فرمایا کہ فجر چوڑائی کی صورت میں ہوتی ہے، لمبائی کی صورت میں تو صبح کاذب ہوتی ہے۔

(٩١٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :السَّاطِعُ ذَلِكَ الصُّبْحُ الْكَاذِبُ ، وَلَكِنْ إِذَا انْفَضَحَ الصُّبْحُ فِي الأُفُقِ.

(۹۱۶۷) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ لمبی روشنی صبح نہیں ہوتی بلکہ افق سے اٹھنے والی روشنی صبح ہوتی ہے۔

(٩١٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُونُوا يَعُدُّونَ الْفَجْرَ فَجْرَكُمْ هَذَا ، إِنَّمَا كَانُوا يَعُدُّونَ الْفَجْرَ الَّذِي يَمْلأُ الْبُيُوتَ وَالطُّرُقَ.

(۹۱۶۸) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ اسلاف تمہاری صبح کو فجر نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ اس روشنی کو فجر سمجھتے تھے جو راستوں اور گھروں کو روشن کر دے۔

(٩١٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :اخْتَلَفْنَا فِي الْفَجْرِ فَأَتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :الْفَجْرُ فَجْرَانِ ؛ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَالْفَجْرُ السَّاطِعُ فَلاَ يُحِلُّ الصَّلاَةَ وَلاَ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ ، وَأَمَّا الْفَجْرُ الْمُعْتَرِضُ الأَحْمَرُ ، فَإِنَّهُ يُحِلُّ الصَّلاَةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ.

(۹۱۶۹) حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں کہ ہمارا فجر کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ہم حضرت ابراہیم کے پاس آئے تو انہوں

نے کہا کہ فجر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فجرِ ساطع یعنی لمبائی میں پھیلنے والی فجر ہے یہ فجر کی نماز کو حلال اور کھانے کو حرام نہیں کرتی۔ اور ایک سرخ چوڑائی میں پھیلنے والی فجر ہے یہ نماز کو حلال اور کھانے پینے کو حرام کر دیتی ہے۔

(۹۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَعَطَاءٍ قَالاَ: الْفَجْرُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِى إِلَى جَنْبِهِ حُمْرَةٌ.

(۹۱۷۰) حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ فجر چوڑائی میں پھیلتی ہے اور اس کے ساتھ روشنی ہوتی ہے۔

(۹۱۷۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِىَّ وَمَيْمُونًا، فَقُلْتُ: أُرِيدُ الصَّوْمَ، فَأَرَى عَمُودَ الصُّبْحِ السَّاطِعِ؟ فَقَالاَ جَمِيعًا: كُلْ وَاشْرَبْ حَتَّى تَرَاهُ فِى أُفُقِ السَّمَاءِ مُعْتَرِضًا.

(۹۱۷۱) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری اور حضرت میمون سے سوال کیا کہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں، میں صبح کی روشنی کو ستون کی شکل میں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اس وقت تک کھا اور پی سکتے ہو جب تک آسمان کے افق میں چوڑائی کی صورت میں روشنی نظر نہ آنے لگے۔

(۹۱۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾، قَالَ: قَالَ عَدِىٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّى أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِى عِقَالَيْنِ؛ عِقَالاً أَسْوَدَ وَعِقَالاً أَبْيَضَ، فَأَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ وِسَادَكَ لَطَوِيلٌ عَرِيضٌ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ. (بخاری ۱۹۱۶۔ ابوداؤد ۲۳۴۱)

(۹۱۷۲) حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے تکیے کے نیچے دو دھاگے رکھے۔ ایک کالا دھاگا اور ایک سفید دھاگا۔ میں رات اور دن کو الگ الگ پہچاننے کی کوشش کرتا ہوں۔ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تمہارا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے، اس آیت میں مراد رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے۔

(۲۱) من قَالَ الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ فِى التَّطَوُّعِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ نفلی روزے کے بارے میں روزہ دار کو اختیار ہے

(۹۱۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ، مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ.

(۹۱۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نصف نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔

(۹۱۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِى مَالِكٍ الأَشْجَعِىِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ.

(۹۱۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصفِ نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔

(۹۱۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَمْتَدَّ النَّهَارُ.

(۹۱۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے دل میں روزے کا ارادہ کیا اسے اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ بات نہ کرے۔ یہ اختیار دن کے اکثر حصے کے گذر جانے تک باقی رہتا ہے۔

(۹۱۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَنْتَ تُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَنْتَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ ، إِلاَّ أَنْ تَفْرِضَ عَلَى نَفْسِكَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ.

(۹۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم روزے کے ارادے سے صبح کرو تو تمہیں اختیار ہے، اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔ البتہ اگر تم نے رات کو اپنے اوپر روزہ فرض کر لیا تو اب روزہ رکھنا ضروری ہے۔

(۹۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَحَدُكُمْ بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ يَأْكُلْ ، أَوْ يَشْرَبْ.

(۹۱۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم کھا پی نہ لو اس وقت تک تمہیں اختیار ہے۔

(۹۱۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :الرَّجُلُ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۹۱۷۸) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا نفلی روزے کے بارے میں آدمی کو نصفِ نہار تک اختیار ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۹۱۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ ، فَإِذَا جَاوَزَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا لَهُ بِقَدْرِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ.

(۹۱۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نصفِ نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔ جب نصفِ نہار سے آگے گذر جائے تو اس کے لئے دن کا باقی ماندہ حصہ ہے۔

(۹۱۸۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي الصَّوْمِ؛ يُتَخَيَّرُ مَا لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا، فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا صَامَ.

(۹۱۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی روزے کی نیت سے صبح نہ کرے تو اسے روزے کے بارے میں اختیار ہے، اگر روزے کی حالت میں صبح کرے تو روزہ پورا کرے۔

(۹۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الرَّجُلُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَطْعَمْ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَطْعَمَ طَعِمَ ، وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ صَوْمًا كَانَ صَائِمًا.

(۹۱۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی کوئی چیز کھا نہ لے نصف نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔ اگر اسے کھانے کا خیال ٹھہرے تو وہ کھانا کھالے اگر اس کے لئے روزہ رکھنے کا فیصلہ ٹھہرے تو روزہ رکھ لے۔

(۹۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ الصَّوْمَ ؟ قَالَ :هُوَ بِالْخِيَارِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ.

(۹۱۸۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نصف نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔

(۹۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا تَسَحَّرَ الرَّجُلُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ ، فَإِنْ أَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ هَمَّ بِالصَّوْمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ صَامَ ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ ، وَإِنْ سَأَلَهُ إِنْسَانٌ ، فَقَالَ :أَنْتَ صَائِمٌ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَإِنْ قَالَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ صَامَ ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

(۹۱۸۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے سحری کھالی تو اس پر روزہ واجب ہوگیا۔ اگر اس نے روزہ توڑ دیا تو اس پر قضاء واجب ہے۔ اگر اس نے روزے کا محض ارادہ کیا تو اسے اختیار ہے۔ اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو روزہ نہ رکھے۔ اگر کسی نے اس سے سوال کیا کہ کیا تمہارا روزہ ہے؟ اس نے جواب میں ہاں کہا تو اس پر روزہ واجب ہوگیا۔ البتہ اگر اس نے ان شاء اللہ کہا تو پھر روزہ واجب نہیں ہوا۔ اس صورت میں اسے اختیار ہے چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو نہ رکھے۔

(۹۱۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ فِي الصَّوْمِ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ.

(۹۱۸۴) حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زوال شمس کے بعد روزہ رکھنے کا خیال آیا اور انہوں نے روزہ رکھ لیا۔

(۲۲) فی الرجل یَصُومُ تَطَوُّعًا ثُمَّ یُفْطِرُ

اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھ کر اسے توڑ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۹۱۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ أَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرَتَا ، فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَائِهِ.

(۹۱۸۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روزہ رکھا اور پھر توڑ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس روزے کی قضا کرنے کا حکم دیا۔

(۹۱۸٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّي ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَعَطِشَ عَطَشًا

شَدِيدًا فَأَفْطَرَ ، فَسَأَلَ عِدَّةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۸۶) حضرت عثمان بتی فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن سیرین نے یوم عرفہ کو روزہ رکھا، لیکن انہیں شدید پیاس لگی اور انہوں نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں سوال کیا تو سب نے اس کے بدلے ایک دن کی قضاء کرنے کا حکم دیا۔

(۹۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفلی روزہ توڑنے کے بدلے ایک دن کی قضاء کرے گا۔

(۹۱۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بن جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَكْحُولاً عَنْ رَجُلٍ أَصْبَحَ صَائِمًا ، عَزَمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهُ أَنْ يُفْطِرَ ؟ قَالَ : كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۸۸) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو روزہ رکھے اور پھر اسے توڑ دے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک دن کی قضا کرے گا۔

(۹۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا تَسَحَّرَ الرَّجُلُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ ، فَإِنْ أَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۱۸۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے سحری کھائی تو اس پر روزہ واجب ہوگیا، اگر اس نے روزہ توڑا تو اس پر قضاء لازم ہے۔

(۹۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا زَارَا رَجُلاً وَ دُعِيَا إِلَى طَعَامٍ ، وَهُمَا صَائِمَانِ ، إِنْ سَأَلَهُمَا أَنْ يُفْطِرَا أَفْطَرَا ، كَانَا يَقُولاَنِ : نَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۹۰) حضرت عبداللہ بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء اور حضرت مجاہد اگر کسی آدمی سے ملاقات کے لئے جاتے اور ان حضرات کا روزہ ہوتا۔ اس حالت میں انہیں کھانے کی دعوت دی جاتی تو یہ روزہ توڑ دیتے اور فرماتے کہ ہم اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرلیں گے۔

(۳۳) من كان يُفْطِرُ مِنَ التَّطَوُّعِ وَلاَ يَقْضِي

جو حضرات نفلی روزہ توڑنے پر قضاء کے قائل نہ تھے

(۹۱۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَن ابن أُمِّ هَانِئٍ ، عَن أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : كُنْت قَاعِدَةً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَنِيهِ فَشَرِبْت قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ أَذْنَبْت فَاسْتَغْفِرْ لِي ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَتْ : كُنْت صَائِمَةً فَأَفْطَرْت ، قَالَ : أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْت تَقْضِينَهُ ؟

قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : لاَ يَضُرُّكِ. (ترمذی ۷۳۱۔ احمد ۶/ ۳۴۳)

(۹۱۹۱) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی۔ آپ کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی جو آپ نے پی لی۔ آپ نے وہ چیز مجھے دی میں نے بھی اس میں سے پی لیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے ایک گناہ کیا ہے، میرے لئے استغفار فرمادیجئے۔ آپ نے پوچھا تم نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں روزے سے تھی میں نے روزہ توڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم کسی روزے کی قضا کر رہی تھیں؟ میں نے کہا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس کا کوئی نقصان نہیں۔

(۹۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْطِرُ مِنْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ ، وَلاَ يُبَالِي.

(۹۱۹۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نفلی روزہ توڑ دیتے تھے اور اس کی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔

(۹۱۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ وَطِيءَ جَارِيَةً لَهُ وَهُوَ صَائِمٌ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : وَطِئْتَهَا وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ : هِيَ جَارِيَتِي أَعْجَبَتْنِي ، وَإِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ.

(۹۱۹۳) حضرت یوسف بن ماہک مکی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں اپنی ایک باندی سے جماع کیا۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے روزے کی حالت میں اس سے جماع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ میری باندی تھی، مجھے اچھی لگی۔ روزہ تو ویسے بھی نفلی تھا۔

(۹۱۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصْبِحَ الرَّجُلُ صَائِمًا ، ثُمَّ يُفْطِرَ.

(۹۱۹۴) حضرت شعبی اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی نفلی روزہ توڑ دے۔

(۹۱۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رُبَّمَا أُهْدِيَتْ لَنَا الطُّرْفَةُ ، فَنَقُولُ : لَوْلاَ صَوْمُكَ قَرَّبْنَاهَا إِلَيْكَ ، فَيَدْعُو بِهَا فَيُفْطِرُ عَلَيْهَا.

(۹۱۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات کوئی عمدہ اور نادر چیز ہمیں ہدیہ کی جاتی۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتیں کہ اگر آپ کا روزہ نہ ہوتا تو ہم آپ کو یہ چیز پیش کر دیتیں۔ آپ اس چیز کو منگواتے اور ہم اس پر روزہ افطار کر دیتے۔

(۹۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي دَعْوَةٍ ، فَقَالَ سَعِيدٌ : إِنِّي كُنْت حَدَّثَتْنِي نَفْسِي بِالصَّوْمِ ، ثُمَّ أَكَل . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : مَا يُعْجِبُنِي.

(۹۱۹۶) حضرت ابو مسکین کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر ایک دعوت میں تھے۔ حضرت سعید نے کہا کہ میں نے تو روزے کی بات کی تھی۔ پھر انہوں نے کھالیا اور حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہ تھی۔

(۹۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَصْبَحَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلاَ يُفْطِرُ.

(۹۱۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی روزے کی نیت کرلے تو اسے روزہ توڑنا نہیں چاہیے۔

(۲٤) من كان يَدْعُو بِغَدَائِهِ فَلاَ يَجِدُ، فَيَفْرِضُ الصَّوْمَ

اگر کسی کو کھانا نہ ملے تو وہ روزہ رکھ لے

(۹۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :رُبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَدَائِهِ فَلاَ يَجِدُهُ ، فَيَفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

(۹۱۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت کھانا منگواتے ، نہ ہوتا تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

(۹۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا دَعَا بِالْغَدَاءِ فَلاَ يَجِدُهُ ، فَيَفْرِضُ الصَّوْمَ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

(۹۱۹۹) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ صبح کے وقت کھانا منگواتے ، نہ ہوتا تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

(۹۲۰۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَقُولُ :هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ ؟ فَإِنْ قَالُوا لاَ ، قَالَ :فَإِنِّي صَائِمٌ . زَادَ الثَّقَفِيُّ :إِنْ كَانَ عِنْدَهُمْ أَفْطَرَ.

(۹۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں سے پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز ہے؟ وہ جواب دیتے نہیں۔ تو آپ روزہ رکھ لیتے۔ ثقفی کی روایت میں اضافہ ہے کہ اگر ان کے پاس کچھ ہوتا تو روزہ نہ رکھتے۔

(۹۲۰۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُعَاذٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ بَعْدَ الزَّوَالِ فَيَقُولُ :عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ ؟ فَيَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ ، فَيَقُولُ :إِنِّي صَائِمٌ بَقِيَّةَ يَوْمِي ، فَيُقَالُ لَهُ :تَصُومُ آخِرَ النَّهَارِ ! فَيَقُولُ :مَنْ لَمْ يَصُمْ آخِرَهُ ، لَمْ يَصُمْ أَوَّلَهُ.

(۹۲۰۱) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ زوال کے بعد اپنے گھر والوں کے پاس آتے اور ان سے پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ وہ معذرت کرتے تو حضرت معاذ فرماتے کہ باقی دن میرا روزہ ہے۔ ان سے کہا جاتا کہ آپ دن کے آخری حصہ میں روزہ رکھیں گے۔ وہ فرماتے کہ جس نے دن کے آخری حصہ میں روزہ نہیں رکھا اس نے اول حصہ میں روزہ نہیں رکھا۔

(۹۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَغْدُو أَحْيَانًا، فَيَجِيءُ فَيَسْأَلُ الْغَدَاءَ ، فَرُبَّمَا لَمْ يُوَافِقْهُ عِنْدَنَا ، فَيَقُولُ :إِنِّي إِذًا صَائِمٌ.

(۹۲۰۲) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دوپہر کو کھانا طلب کرتے ، اگر ہمارے پاس کھانا

نہ ہوتا تو وہ روزہ رکھ لیتے۔

(۹۲۰۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِی قَحْذَمٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِی الأَشْعَثِ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَأْتِی أَهْلَهُ بَعْدَ مَا يُضْحِی فَيَسْأَلُهُمْ فَيَقُولُ : عِنْدَكُمْ شَیْءٌ ؟ فَإِذَا قَالُوا لاَ ، صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

(۹۲۰۳) حضرت ابو اشعث کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ چاشت کے بعد اپنے گھر والوں کے پاس آتے اور ان سے کھانا طلب کرتے، اگر کھانا نہ ہوتا تو وہ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

(۲۵) من قَالَ لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک رات سے روزے کی نیت نہ کی جائے روزہ نہیں ہوتا

(۹۲۰٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِی بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُوَرِّضْهُ بِاللَّيْلِ. (ترمذی ۷۳۰۔ ابو داؤد ۲۴۴۶)

(۹۲۰۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رات سے اپنے اوپر روزہ فرض نہ کیا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

(۹۲۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۹۲۰۵) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس نے فجر سے پہلے روزے کا عزم نہ کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

(۳٦) مَا قَالُوا فِی تَفْرِيقِ رَمَضَانَ

رمضان کی قضاء متفرق کر کے کرنے کا بیان

(۹۲۰٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِیُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : بَلَغَنِی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : ذَاكَ إِلَيْك ، فَقَالَ : أَرَأَيْت لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ ، فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ ، أَلَمْ يَكُ قَضَى ؟ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ. (دار قطنی ۷۷)

(۹۲۰۶) حضرت محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رمضان کی قضاء میں تقطیع اور تفریق کی جاسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایسا کر سکتے ہو۔ دیکھو اگر تم میں سے کسی پر قرضہ ہو اور وہ ایک یا دو دو درہم کر کے اسے ادا کرے تو کیا قرضہ ادا نہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ تو زیادہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

(۹۲۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۰۷) حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کی قضاء متفرق کر کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۰۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَنْبَأَنِي بَكْرٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَاقْضِ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا، وَإِنْ شِئْتَ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو رمضان کے روزوں کی قضا ترتیب سے مسلسل کرلو اور اگر چاہو تو متفرق کر کے کرلو۔

(۹۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۹۲۰۹) حضرت عبید بن عمیر رمضان کے روزوں کی قضا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو متفرق کر کے قضا کرلے۔

(۹۲۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، قَالَ : أَحْصِ الْعِدَّةَ ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

(۹۲۱۰) حضرت ابن محیریز رمضان کی قضاء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(۹۲۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : أَحْصِ الْعِدَّةَ ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

(۹۲۱۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(۹۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، أَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُولُ : أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

(۹۲۱۲) حضرت رافع فرمایا کرتے تھے کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(۹۲۱۳) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ تَسْأَلُهُ عَنْ قَضَاءِ صِيَامِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : أَحْصِي الْعِدَّةَ وَفَرِّقِي ، قَالَ : وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةُ يَقُولاَنِ ذَلِكَ.

(۹۲۱۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ گنتی پوری کرو خواہ روزوں کو متفرق کر کے رکھو۔ حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عکرمہ بھی اسی بات کے

قائل تھے۔

(٩٢١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا : إِنْ شِئْتَ فَاقْضِ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا ، أَوْ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۱۴) حضرت عطاء، حضرت مجاہد، حضرت طاوس اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو رمضان کی قضا مسلسل کرو اور اگر چاہو تو متفرق کر کے کرو۔

(٩٢١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِتَفْرِيقِ قَضَاءِ رَمَضَانَ.

(۹۲۱۵) حضرت سعید بن جبیر، حضرت عطاء، حضرت مجاہد اور حضرت طاوس رمضان کی قضاء میں تفریق کو ممنوع قرار نہیں دیتے تھے۔

(٩٢١٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ ، فَيُفَرِّقُ صِيَامَهُ ، أَوْ يَصِلُهُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَرَادَ بِعِبَادِهِ الْيُسْرَ ، فَلْيَنْظُرْ أَيْسَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، إِنْ شَاءَ وَصَلَهُ ، وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۹۲۱۶) حضرت مجاہد سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی پر رمضان کے روزے ہوں وہ مسلسل روزے رکھے گا یا الگ الگ رکھ سکتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر آسانی چاہتا ہے۔ جو طریقہ اسے آسان لگتا ہے اس پر عمل کرلے اگر ملا کر رکھنا آسان ہے تو ایسا کرلے اور اگر جدا جدا کر کے رکھنا آسان ہے تو ایسا کرلے۔

(٩٢١٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زُهَيْرٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا مَيْسَرَةَ كَانَ يُقَطِّعُ قَضَاءَ رَمَضَانَ.

(۹۲۱۷) حضرت ابو میسرہ رمضان کے قضاء روزے الگ الگ کر کے رکھا کرتے تھے۔

(٩٢١٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنْ شَقَّ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ مُتَتَابِعًا ، فَرِّقْ فَإِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ.

(۹۲۱۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو مسلسل روزے رکھنا مشکل لگے تو الگ الگ کر کے رکھ لے، کیونکہ یہ دوسرے دنوں کی گنتی ہے۔

(٩٢١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ وَصَلَ ، وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۹۲۱۹) حضرت عکرمہ آیتِ قرآنی ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو ملائے اور اگر چاہے تو جدا

جدا رکھے۔

(۹۲۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا بَأْسًا.

(۹۲۲۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضاء کو الگ الگ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، إِنْ شِئْتَ مُتَتَابِعًا ، وَإِنْ شِئْتَ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۲۱) حضرت ضحاک رمضان کے قضاء روزوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مسلسل رکھے اور اگر چاہے تو الگ الگ۔

(۹۲۲۲) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : قَضَاءُ رَمَضَانَ عِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ.

(۹۲۲۲) حضرت جعفر بن میمون فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضاء دوسرے دنوں کی گنتی ہے۔

(۹۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَرِّقَ قَضَاءَ رَمَضَانَ.

(۹۲۲۳) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضا کو متفرق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، صُمْهُ كَيْفَ شِئْتَ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : صُمْهُ كَمَا أَفْطَرْتَه.

(۹۲۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رمضان کے قضاء روزوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جیسے چاہو رکھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں ایسے رکھو جیسے تم نے انہیں چھوڑا تھا۔

(۹۲۲۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، وَسُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا ؟ قَالَ : أَحْصِ الْعِدَّةَ ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

(۹۲۲۵) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے رمضان کے روزوں کی قضاء کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(۲۷) من كان يقول لاَ تفرقه

جو حضرات فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضاء کو متفرق نہیں کر سکتا

(۹۲۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ : يُتَابِعُ بَيْنَهُ.

(۹۲۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان کے قضاء روزے ترتیب سے رکھے گا۔

(۹۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا.

(۹۲۲۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے قضاء روزوں کو ترتیب سے رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(۹۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ ، فَلْيَصُمْهُ مُتَّصِلاً ، وَلاَ يُفَرِّقْهُ.

(۹۲۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس پر رمضان کے روزے باقی ہوں وہ انہیں ترتیب سے رکھے اوران کے درمیان جدائی نہ ڈالے۔

(۹۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يُوَاتِرُ قَضَاءَ رَمَضَانَ.

(۹۲۲۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کو تواتر سے رکھے گا۔

(۹۲۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَقْطَعُهُ إِذَا كَانَ صَحِيحًا.

(۹۲۳۰) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اگر تندرست ہو تو روزے تواتر سے رکھے گا۔

(۹۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : قَضَاءُ رَمَضَانَ تِبَاعًا.

(۹۲۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کی قضاء کے روزے ترتیب سے رکھے جائیں گے۔

(۹۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : يَقْضِيهِ كَهَيْئَتِهِ.

(۹۲۳۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جیسے قضاء ہوئے تھے ویسے قضاء کرے گا۔

(۹۲۳۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يُحِبُّ أَنْ يُتَابِعَ بَيْنَ قَضَاءِ رَمَضَانَ.

(۹۲۳۳) حضرت حسن اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ رمضان کے قضاء روزے ترتیب سے رکھے جائیں۔

(۹۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْضِيَهُ كَمَا أَفْطَرَهُ.

(۹۲۳۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جس طرح روزے قضا ہوئے تھے اسی طرح ان کی قضا کی جائے۔

(۹۲۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَصُومَهُ كَمَا أَفْطَرَهُ.

(۹۲۳۵) حضرت محمد رمضان کے قضاء روزوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح رکھے جس طرح چھوڑا تھا۔

(۹۲۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يُوَاتِرُهُ إِنْ شَاءَ.

(۹۲۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو تواتر سے رکھے۔

(۹۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ ؟ قَالَ : مُتَتَابِعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۹۲۳۷) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے رمضان کی قضاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ترتیب سے مسلسل رکھنا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔

(۹۲۳۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : صُمْهُ مُتَتَابِعًا إِلاَّ أَنْ يُقْطَعَ بِكَ كَمَا قَطَعَ بِكَ فِيهِ.

(۹۲۳۸) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ رمضان کے قضاء روزے ترتیب سے رکھو البتہ کوئی عذر پیش آجائے تو الگ بات ہے۔

(۹۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَقْضِيهِ مُتَتَابِعًا أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَإِنْ فَرَّقَ أَجْزَأَهُ.

(۹۲۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کی قضاء ترتیب سے کرنا مجھے زیادہ پسند ہے خواہ اس کے اجزاء کے درمیان جدائی ہو۔

(۲۸) من رخص فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے مسواک کرنے کی اجازت

(۹۲٤۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ. (ابو داؤد ۲۳۵۶۔ دار قطنی ۲)

(۹۲۴۰) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

(۹۲٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کے لئے مسواک کو مکروہ قرار نہ دیتے تھے۔

(۹۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَدْوَمَ سِوَاكًا وَهُوَ صَائِمٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۹۲۴۲) حضرت زیادہ بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے روزے کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو مسواک کی پابندی کرتے نہیں دیکھا۔

(۹۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، بِنَحْوِهِ.

(۹۲۴۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۲٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا : كَبْشَةُ قَالَتْ : جِئْت إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْت عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ؟ قَالَتْ : هَذَا سِوَاكِي فِي يَدِي وَأَنَا صَائِمَةٌ.

(۹۲۴۴) حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور میں نے ان سے روزہ دار کے لئے مسواک کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں روزہ دار ہوں اور یہ میرے ہاتھ میں مسواک ہے۔

(٩٢٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : نِعْمَ الطَّهُورُ ، اسْتَكْ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۹۲۴۵) حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں مسواک کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مسواک پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے، ہر حال میں مسواک کرو۔

(٩٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ مَرَّتَيْنِ ، غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۴۶) حضرت عروہ روزے کی حالت میں دو مرتبہ صبح اور شام کو مسواک کیا کرتے تھے۔

(٩٢٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اسْتَكْ أَوَّلَ النَّهَارِ ، وَلاَ تَسْتَكْ آخِرَهُ إِذَا كُنْتَ صَائِمًا ، قُلْتُ : لِمَ لاَ أَسْتَاكُ فِي آخِرِ النَّهَارِ ؟ قَالَ : إِنَّ خُلُوفَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

(۹۲۴۷) حضرت خصیف فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ جب تمہارا روزہ ہو تو دن کے ابتدائی حصہ میں مسواک کرو، دن کے آخری حصہ میں مسواک نہ کرو۔ میں نے کہا کہ دن کے آخری حصہ میں مسواک کیوں نہ کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(٩٢٤٨) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَسْتَاكُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، وَيَكْرَهُهُ مِنْ آخِرِهِ.

(۹۲۴۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد روزہ کی حالت میں دن کے شروع میں مسواک کرتے تھے لیکن دن کے آخر میں اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٩٢٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدفع إِلَى الظُّهْرِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں ظہر کے لئے جانے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

(٩٢٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۵۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٢٥١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ، إِلاَّ عِنْدَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ.

(۹۲۵۱) حضرت سالم عصر کے بعد سورج کے زرد پڑ جانے سے پہلے روزہ دار کے لئے مسواک کو مکروہ قرار نہ دیتے تھے۔

(٩٢٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

(۹۲۵۲) حضرت مجاہد نے ظہر کے بعد روزہ دار کے لئے مسواک کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يَسْتَاكُ الصَّائِمُ أَيَّ النَّهَارِ شَاءَ.

(۹۲۵۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ روزہ دار جب چاہے مسواک کر لے۔

(۹۲٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ، فَقَالَ : أَدْمَيْت فِمِي الْيَوْمَ مَرَّتَيْنِ.

(۹۲۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے مسواک کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میں دن میں دو مرتبہ مسواک سے اپنے منہ کا خون نکالتا ہوں۔

(۹۲٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، وَقَالَ :إِنَّمَا كُرِهَ لَهُ آخِرَ النَّهَارِ ، بَعْدَ مَا يَخلف فُوهُ يستحب أَنْ يَرْجِعَ فِي جَوْفِهِ.

(۹۲۵۵) حضرت حکم کے نزدیک روزہ دار کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں مسواک کرنا جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دن کے آخری حصہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے تا کہ معدے کے خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی بو واپس چلی جائے۔

(۹۲٥٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۹۲۵۶) حضرت سعید بن مسیب سے روزے میں مسواک کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۹) مَا ذُكِرَ فِي السِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے کا بیان

(۹۲٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۵۷) حضرت عروہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کیا کرتے تھے۔

(۹۲٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۵۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۵۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۶۰) حضرت حسن روزہ دار کے لئے تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۹۲۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۶۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۶۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَهْلٍ الْغُدَّانِيُّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي جَسْرة الْمَازِنِيِّ ، قَالَ : أَتَى ابْنَ سِيرِينَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَا تَرَى فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، قَالَ : إِنَّهُ جَرِيدَةٌ وَلَهُ طَعْمٌ ، قَالَ : وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تَمَضْمَضُ.

(۹۲۶۲) ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس آیا اور اس نے کہا آپ روزہ دار کے لئے مسواک کرنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ یہ ٹہنی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پانی کا بھی تو ذائقہ ہوتا ہے اور تم کلی کرتے ہو۔

(۹۲۶۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَاكَ بِالْعُودِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۶٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَاكَ الصَّائِمُ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ.

(۹۲۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار تازہ اور پرانی مسواک سے دانت صاف کر سکتا ہے۔

(۳۰) من كره السِّوَاكَ الرَّطْبَ لِلصَّائِمِ

جن حضرات کے نزدیک روزہ دار کے لئے تازہ مسواک استعمال کرنا مکروہ ہے

(۹۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ وَقَالَ : هُوَ حُلْوٌ وَمُرٌّ.

(۹۲۶۵) حضرت ضحاک نے روزہ دار کے لئے تازہ مسواک کے استعمال کو مکروہ بتایا اور فرمایا کہ یہ میٹھی اور کڑوی ہوتی ہے۔

(۹۲٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السِّوَاكَ الرَّطْبَ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۶۶) حضرت حکم نے روزہ دار کے لئے تازہ مسواک کے استعمال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السِّوَاكَ الرَّطْبَ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۶۷) حضرت ابو میسرہ نے روزہ دار کے لئے تازہ مسواک کے استعمال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ يَابِسًا فَبَلَّهُ.

(۹۲۶۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر مسواک خشک ہو تو اسے تر کر لو۔

(۹۲۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَسْتَاكُ ، وَلاَ يَبُلُّهُ.

(۹۲۶۹) حضرت شعبی مسواک کرتے تھے اور اسے تر نہیں کرتے تھے۔

(۳۱) من رخص فِي مَضْغِ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کی اجازت دی ہے

(۹۲۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي مَضْغِ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ ، مَا لَمْ يدخل حَلْقَهُ.

(۹۲۷۰) حضرت ابراہیم نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ حلق میں نہ اترے۔

(۹۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْعِلْكِ لِلصَّائِمِ مَا لَمْ يَبْلَعْ رِيقَهُ.

(۹۲۷۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں گوند چبانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ تھوک کو نہ نگلے۔

(۹۲۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ لاَ تَرَى بَأْسًا فِي مَضْغِ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ ، إِلاَّ الْقَارَ ، وَكَانَتْ تُرَخِّصُ فِي الْقَارِ وَحْدَهُ.

(۹۲۷۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روزے کی حالت میں گوند چبانے کو ناجائز قرار دیتی تھی البتہ قار (تارکول جیسی کوئی چبانے کی چیز) کے بارے میں وہ اجازت دیتی تھیں۔

(۹۲۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَمْضُغَ الصَّائِمُ الْعِلْكَ ، وَلاَ يَبْلَعُ رِيقَهُ.

(۹۲۷۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں گوند چبانے کی اجازت ہے بشرطیکہ وہ تھوک نہ نگلے۔

(۳۲) من كره مَضْغَ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے

(۹۲۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۷۴) حضرت ابراہیم نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲۷٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يَمْضُغَ الْعلكَ.

(۹۲۷۵) حضرت شعبی نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِد الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، وَقَالَ : هُوَ مَرْوَاةٌ.

(۹۲۷۶) حضرت عطاء نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہ سیرابی کا ذریعہ ہے۔

(۹۲۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهَا كَرِهَتْ مَضْغَ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۷۷) حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۳) ما جاء فِي الصَّائِمِ يَتَقَيَّأُ ، أَوْ يَبْدَأُهُ الْقَيْءُ

روزے کی حالت میں قے اور اس کے احکام

(۹۲۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِذَا اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۲۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی کو قے آ گئی تو اس پر قضا نہیں ہے اور اگر کسی نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے۔

(۹۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلاَ يُفْطِرُ ، وَمَنْ تَقَيَّأَ فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر روزہ دار کو قے خود بخود آ گئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ أَعَادَ. (ابوداؤد ۲۳۷۲۔ احمد ۲/ ۴۹۸)

(۹۲۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر روزہ دار نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ فَلاَ يُفْطِرُ ، وَإِذَا تَقَيَّأَ أَفْطَرَ.

(۹۲۸۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو قے خود بخود آ گئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الصَّائِمِ يَقِيءُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ ، وَإِنْ كَانَ ذَرَعَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ.

(۹۲۸۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار نے خود قے کی تو اس روزے کی قضاء کرے گا اور اگر خود بخود قے آ گئی تو قضا

نہیں کرے گا۔

(۹۲۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلاَ إعَادَةَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ تَهَوَّعَ فَعَلَيْهِ الإِعَادَةُ.

(۹۲۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو خود بخود قے آگئی تو اس پر اعادہ لازم نہیں، اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر اعادہ لازم ہے۔

(۹۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبَّانَ السُّلَمِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: الصَّائِمُ إذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۲۸۴) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو خود بخود قے آگئی تو اس پر قضا لازم نہیں، اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے۔

(۹۲۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيد ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَسْبِقُهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ ، أَيَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ :لاَ.

(۹۲۸۵) حضرت یعقوب بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کو روزے کی حالت میں قے آگئی تو کیا وہ اس روزے کی قضا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۹۲۸٦) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ إذَا تَقَيَّأَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۸٦) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إذَا تَقَيَّأَ الصَّائِمُ فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إذَا تَقَيَّأَ الرَّجُلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۲۸۸) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی آدمی نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے اور اگر خود بخود قے آگئی تو قضاء لازم نہیں۔

(۹۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إذَا تَقَيَّأَ الصَّائِمُ مُتَعَمِّدًا أَفْطَرَ ، وَإِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۹۲۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی آدمی نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے اور اگر

خود بخود قے آگئی تو قضاء لازم نہیں۔

(٩٢٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، مِثْلَهُ.

(۹۲۹۰) حضرت مجاہد سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٩٢٩١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ ، عَنْ بَلْجٍ الْمَهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ ، قَالَ : قِيلَ لِثَوْبَانَ : حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ. (احمد ۲۸۳۔ طحاوی ۹۶)

(۹۲۹۱) حضرت ابو شیبہ مہری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت ثوبان سے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے۔ انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قے کرنے کے بعد روزہ توڑ دیا تھا۔

(٩٢٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يعيش بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، أَنَّ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ ، قَالَ : فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ ، فَقَالَ : أَنَا صَبَبْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوئَهُ. (ترمذی ۸۷۔ ابوداؤد ۲۳۷۳)

(۹۲۹۲) حضرت معدان کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے قے آنے پر روزہ توڑ دیا تھا۔ معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ثوبان سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کا پانی دیا تھا۔

(٩٢٩٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الإِفْطَارُ مِمَّا دَخَلَ ، وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ.

(۹۲۹۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے ٹوٹتا ہے باہر آنے سے نہیں ٹوٹتا۔

(٩٢٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الصَّائِمِ يَقِيءُ ؟ قَالَ : إِذَا فَجَأَهُ الْقَيْءُ فَلَا يَقْضِي ، وَإِنْ كَانَ تَقَيَّأَ عَمْدًا فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۹۴) حضرت عامر سے روزہ دار کی قے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے خود بخود قے آگئی تو اس کی قضا نہ کرے گا اور اگر جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٣٤) في الصائم يُمَضْمِضُ فَاهُ عِنْدَ فِطْرِهِ

کیا روزہ دار افطار کے وقت کلی کر سکتا ہے؟

(٩٢٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ فَتَمَضْمَضَ ، فَلَا يَمُجُّهُ ، وَلَكِنْ يَسْتَرِطْه.

(۹۲۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار جب افطار کے وقت کلی کرے تو اسے باہر نہ تھوکے بلکہ نگل لے۔

(۹۲۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ أَنْ يَمُجَّهُ.

(۹۲۹۶) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے باہر تھوکنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ رضی اللَّهُ عَنْهُ :لاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَمَضْمَضَ فَلاَ يَمُجَّهُ ، وَلَكِنْ لِيَشْرَبْهُ ، فَإِنَّ خَيْرَهُ أَوَّلُهُ.

(۹۲۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک افطار میں جلدی کرتی رہے گی۔ اگر کسی کا روزہ ہو تو وہ افطار کے وقت کلی کر کے اسے باہر نہ پھینکے بلکہ نگل لے کیونکہ اس کا اول حصہ خیر ہے۔

(۹۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُمَضْمِضَ عِنْدَ الإِفْطَارِ.

(۹۲۹۸) حضرت عطاء افطاری کے وقت کلی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ عِنْدَ الإِفْطَارِ.

(۹۲۹۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ افطاری کے وقت کلی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُمَضْمِضَ الرَّجُلُ إِذَا أَفْطَرَ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ.

(۹۳۰۰) حضرت حسن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی افطاری کے وقت جب کوئی چیز پینے لگے تو کلی کرے۔

(۹۳۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الصَّائِمِ يُمَضْمِضُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۳۰۱) حضرت حکم سے روزہ دار کی کلی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۹۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشعبي؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يُمَضْمِضَ.

(۹۳۰۲) حضرت شعبی نے روزہ دار کے لئے کلی کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۵) مَا ذُكِرَ فِي الصَّائِمِ يَتَلَذَّذُ بِالْمَاءِ

کیا روزہ دار پانی سے لذت لے سکتا ہے؟

(۹۳۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ صَائِمٌ يَبُلُّ الثَّوْبَ ، ثُمَّ يُلْقِيهِ عَلَيْهِ.

(۹۳۰۳) حضرت عبداللہ بن ابی عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ روزے کی حالت میں کپڑا گیلا کر کے اپنے اوپر ڈال لیتے تھے۔

(۹۳۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَنْضَحَ فِرَاشَهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ يَنَامَ عَلَيْهِ.

(۹۳۰۴) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ روزہ دار اپنے بستر کو پانی سے گیلا کر کے اس پر سوئے۔

(۹۳۰٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ سِيرِينَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبُلَّ الثَّوْبَ ، ثُمَّ يُلْقِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ.

(۹۳۰۵) حضرت ابن سیرین اس بات کو جائز قرار دیتے ہیں کہ روزہ دار کپڑے کو گیلا کر کے اپنے اوپر ڈال لے۔

(۹۳۰٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، وَيُرَوِّحُ عَنْهُ وَهُوَ صَائِمٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، أَوْ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۹۳۰۶) حضرت عثمان بن ابی العاص عرفہ کے دن اپنے اوپر پانی ڈال کر راحت لیا کرتے تھے۔

(۹۳۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ يَنْقَعُ رِجْلَيْهِ فِي الْمَاءِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۰۷) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن اسود کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنے پاؤں پانی میں ڈال کر رکھتے تھے۔

(۹۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فِي يَوْمٍ صَائِفٍ.

(ابو داؤد ۲۳۵۷۔ احمد ۳/ ۲۳)

(۹۳۰۸) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گرم دن میں روزہ کی حالت میں اپنے سر مبارک پر پانی ڈالتے تھے۔

(۹۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَبُلَّ ثَوْبَهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ يَلْبَسَهُ.

(۹۳۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات کو مکروہ سمجھا جاتا تھا کہ آدمی روزہ کی حالت میں کپڑا گیلا کر کے اپنے اوپر ڈالے۔

(٣٦) مَا ذُكِرَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ

عشرۂ ذوالحجہ کے روزوں کا بیان

(۹۳۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ قَطُّ.

(۹۳۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے کبھی ذوالحجہ کے دس روزے نہیں رکھے۔

(۹۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ الْعَشْرَ قَطُّ. (مسلم ۱۰۔ ابوداؤد ۲۴۳۱)

(۹۳۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو عشرۂ ذوالحجہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(۹۳۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَصُومُ الْعَشْرَ ، عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ كُلِّهِ ، فَإِذَا مَضَى الْعَشْرُ وَمَضَتْ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ ، أَفْطَرَ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِثْلَ مَا صَامَ.

(۹۳۱۲) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد عشرۂ ذوالحجہ کے سارے روزے رکھا کرتے تھے اور جب ایام تشریق گذر جاتے تو آپ مزید نو روزے رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَصُومُ الْعَشْرَ ، قَالَ :وَكَانَ عَطَاءٌ يَتَكَلَّفُهَا.

(۹۳۱۳) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد عشرۂ ذوالحجہ کے روزے رکھا کرتے تھے اور حضرت عطاء بھی ان کا اہتمام کرتے تھے۔

(۳۷) مَا ذُكِرَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَأَشْهُرِ الْحُرُمِ

محرم اور اشہرِ حرم میں روزہ رکھنے کا بیان

(۹۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَخْبِرْنِي بِشَهْرٍ أَصُومُهُ بَعْدَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ :لَقَدْ سَأَلْتنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَمِعْت أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْهُ، بَعْدَ رَجُلٍ سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ :إِنْ كُنْت صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ ، فَإِنَّهُ شَهْرُ اللهِ ، وَفِيهِ يَوْمٌ تَابَ فِيهِ قَوْمٌ ، وَيُتَابُ فِيهِ عَلَى آخَرِينَ.

(ترمذی ۷۴۱۔ دارمی ۱۷۵۶)

(۹۳۱۴) حضرت نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میں رمضان کے بعد کس مہینے میں روزے رکھا کروں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے نبی پاک ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا ہے اس کے بعد سے تمہارے علاوہ کسی نے مجھ سے اس بارے میں نہیں پوچھا۔ جب میں نے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر تم نے رمضان کے بعد کسی مہینے میں روزہ رکھنا ہو تو محرم کے مہینے میں روزہ رکھو، کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں ایک قوم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوسروں کو معاف

فرمادیتے ہیں۔

(۹۳۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ.

(۹۳۱۵) حضرت حسن اشہرِ حرم میں روزے رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، وَسَلِيطٍ أَخِيهِ قَالاَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ بِمَكَّةَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ.

(۹۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اشہرِ حرم میں مکہ میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : شَهْرُ اللهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ.

(مسلم ۲۰۳۔ ابوداؤد ۲۴۲۱)

(۹۳۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! رمضان کے بعد سب سے افضل روزے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے اس مہینے کے روزے جسے تم محرم کہتے ہو۔

(۳۸) مَا ذُكِرَ فِي صَوْمِ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان

(۹۳۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۱۸) حضرت مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَفْصَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيس. (ابوداؤد ۲۴۴۳۔ احمد ۶/ ۲۸۷)

(۹۳۱۹) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۲۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ

وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۱) حضرت ابوعقبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٣٢٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۲) حضرت مکحول پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٣٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۹۳۲۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سے میں نے پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(٩٣٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ، ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۳۲۵) حضرت مجاہد پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٩٣٢٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ حَدَّثَهُ : أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ حَدَّثَهُ : أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى ، فَيَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ، فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ تَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ؟ فَقَالَ : رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُمَا ، فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ تَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُمَا يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الأَعْمَالُ. (ابوداؤد ۲۴۲۸۔ احمد ۵/ ۲۰۰)

(۹۳۲۶) حضرت مولی اسامہ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ مکہ میں اپنے مال و مویشی کے پاس جایا کرتے تھے۔ وہاں وہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ بوڑھے ہو کر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو دنوں میں روزہ رکھتے دیکھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس دن اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔

(٩٣٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَصُومُ أَيَّامًا مِنَ الْجُمُعَةِ ، يُتَابِعُ بَيْنَهُنَّ ، فَقِيلَ لَهُ : أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ؟ قَالَ : فَكَانَ يَصُومُهُمَا.

(۹۳۲۷) حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید ہفتے کے بہت سے دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور مسلسل روزے رکھتے تھے۔ ان سے کسی نے کہا کہ آپ پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ اسکے بعد سے انہوں نے ان دو دنوں

کا روزہ رکھنا بھی شروع کر دیا۔

(۹۳۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۲۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؟ فَقَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يُوَقِّتَ يَوْمًا يَصُومُهُ. إِلاَّ أَنَّ يَزِيدَ قَالَ: يَنْصِبُ يَوْمًا إِذَا جَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمُ صَامَهُ.

(۹۳۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کسی دن کو روزے کے لئے مقرر کرنا مکروہ ہے۔ حضرت یزید کی روایت میں ہے کہ ایک دن مقرر کرے اور جب وہ دن آئے تو روزہ رکھے۔

(۹۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلاَسٍ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۳۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۳۹) مَا ذُكِرَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

(۹۳۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ، أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ. (مسلم ۱۴۸۔ ابوداؤد ۲۴۱۲)

(۹۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ صرف اس صورت میں رکھے کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھے۔

(۹۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، قَالَ: فَقَالَ: صُمْتِ أَمْسِ؟ قَالَتْ: لاَ، قَالَ: تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لاَ، قَالَ: فَأَفْطِرِي إِذًا.

(احمد ۲/ ۱۸۹۔ ابن حبان ۳۶۱۱)

(۹۳۳۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارث

رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کا روزہ تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا کل تمہارا روزہ تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔

(٩٣٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ جُنَادَةَ الأَزْدِيِّ ؛ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ مِنَ الأَزْدِ ، أَنَا ثَامِنُهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ صِيَامٌ ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْنَا :إِنَّا صِيَامٌ ، قَالَ :هَلْ صُمْتُمْ أَمْسِ ؟ قُلْنَا :لاَ ، قَالَ :فَهَلْ تَصُومُونَ غَدًا ؟ قُلْنَا :لاَ ، قَالَ :فَأَفْطِرُوا ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْجُمُعَةِ ، فَلَمَّا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَهُ ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ،لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّهُ لاَ يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (نسائی ٢٧٧٤۔ حاکم ٦٠٨)

(٩٣٣٤) حضرت جنادہ ازدی کہتے ہیں کہ قبیلہ ازد کے ہم آٹھ لوگ جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سب کا روزہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوا کر ہمارے سامنے رکھوایا تو ہم نے کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا گذشتہ کل تم نے روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ کل تم روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ روزہ توڑ دو۔ پھر آپ جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے پانی منگوا کر پیا۔ لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے۔ دراصل آپ انہیں بتانا چاہتے تھے کہ جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہیں رکھتے۔

(٩٣٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، قَالَ:مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَطَوِّعًا مِنَ الشَّهْرِ أَيَّامًا فَلْيَكُنْ فِي صَوْمِهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَلاَ يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمُ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَذِكْرٍ ، فَيَجْمَعُ لِلهِ يَوْمَيْنِ صَالِحَيْنِ ، يَوْمَ صِيَامِهِ وَيَوْمَ نُسُكِهِ مَعَ الْمُسْلِمِينَ.

(٩٣٣٥) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی نے اگر کسی مہینے میں نفلی روزہ رکھنا ہو تو وہ جمعرات کو روزہ رکھے، جمعہ کو روزہ نہ رکھے کیونکہ جمعہ کا دن کھانے، پینے اور ذکر کا دن ہے۔ جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے آدمی دو صالح دنوں کو جمع کر دیتا ہے ایک روزہ کے دن کو اور دوسرا مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے کے دن کو۔

(٩٣٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَ :مَرَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي ذَرٍّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُمْ صِيَامٌ ، فَقَالَ :أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ لَتُفْطِرُنَّ ، فَإِنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ.

(٩٣٣٦) حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگرد جمعہ کے دن حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان سب کا روزہ تھا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم روزہ توڑ دو، کیونکہ یہ جمعہ کا دن دراصل عید کا دن ہے۔

(٩٣٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:لاَ تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُتَعَمِّدًا لَهُ.

(۹۳۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کا خاص عزم کر کے اس دن روزہ نہ رکھو۔

(۹۳۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ أَنْ تَصُومَ يَوْمًا قَبْلَهُ ، أَوْ بَعْدَهُ.

(۹۳۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ صرف اس صورت میں رکھے کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھے۔

(۹۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، يَتَعَمَّدُهُ وَحْدَهُ.

(۹۳۳۹) حضرت شعبی نے صرف جمعہ کے دن کو خاص کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۳۴۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا صَوْمَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَتَقَوَّوْا بِهِ عَلَى الصَّلاَةِ.

(۹۳۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے تا کہ جمعہ کی نماز بھر پور قوت کے ساتھ ادا کی جا سکے۔

(۹۳۴۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَتَكِيِّ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ : أَصُمْتِ أَمْسِ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَتَصُومِينَ غَدًا ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَأَفْطِرِي. (بخاری ۱۹۸۶۔ احمد ۶/ ۴۳۰)

(۹۳۴۱) حضرت ابوایوب عتکی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کا روزہ تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا کل تمہارا روزہ تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔

(۹۳۴۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زِيَادٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَنْتَ الَّذِي تَنْهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَرَبِّ هَذِهِ الْحُرْمَةِ ، أَوْ هَذِهِ الْبُنْيَةِ ، مَا أَنَا نَهَيْتُ عَنْهُ ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ. (نسائی ۲۷۴۴۔ احمد ۲/ ۵۲۶)

(۹۳۴۲) حضرت زیاد حارثی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ ہیں جو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حرمت کے رب کی قسم یا اس عمارت یعنی خانہ کعبہ کے رب کی قسم! میں نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

(٤٠) من كره أَنْ يَصُومَ يَوْمًا يُوَقِّتُهُ، أَوْ شَهرًا يُوَقِّتُهُ، أَوْ يَقُومَ لَيْلَةً يُوَقِّتُهَا

کسی دن یا مہینے کو مقرر کر کے روزہ رکھنا یا کسی رات کو مقرر کر کے اس میں عبادت کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے

(٩٢٤٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؟ قَالَ :لاَ تَصُمْ يَوْمًا تَجْعَلُ صَوْمَهُ عَلَيْكَ حَتْمًا ، لَيْسَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۲۴۳) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ رمضان کے علاوہ کوئی ایسا دن مقرر نہ کرو جس دن روزہ رکھنا ضروری سمجھو۔

(٩٢٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْهَى عَنِ افْتِرَادِ الْيَوْمِ كُلَّ مَا مَرَّ بِالإِنْسَان ، وَعَنْ صِيَامِ الأَيَّامِ الْمَعْلُومَةِ ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ صِيَامِ الأَشْهُرِ لاَ يُخطِئْنَ.

(۹۲۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کسی دن کو کوئی خصوصی امتیاز دینے ، یا مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے یا مخصوص مہینوں میں اس طرح روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اسے کبھی نہ چھوڑا جائے۔

(٩٢٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَفْرِضُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ شَيْئًا لَمْ يُفْتَرَضْ عَلَيْهِمْ.

(۹۲۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اپنے اوپر اس چیز کو فرض کرلیں تو جوان پر اللہ کی طرف سے فرض نہیں۔

(٩٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؟ قَالَ : لاَ تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ بَيْنَ الأَيَّامِ ، وَلاَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ بَيْنَ اللَّيَالِي.

(۹۲۴۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ روزہ کے لئے جمعہ کے دن کو اور عبادت کے لئے جمعہ کی رات کو خاص نہ کرو۔

(٩٢٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَحَرَّى شَهْرًا، أَوْ يَوْمًا يَصُومُهُ.

(۹۲۴۷) حضرت طاوس اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ روزے کے لئے کسی دن یا مہینے کا خیال رکھا جائے۔

(٩٢٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاللَّيْلَةَ كَذَلِكَ بِالصَّلاَةِ.

(۹۲۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جمعہ کے دن کو روزے اور رات کو عبادت کے لئے خاص کیا جائے۔

(۹۳۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَصُومَا يَوْمًا يُوَقِّتَانِهِ.

(۹۳۴۹) حضرت عامر اور حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کسی دن کو مقرر کر کے اس میں روزہ رکھا جائے۔

(۹۳۵۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؟ قَالَ :لاَ تَصُومُوا شَهْرًا كُلَّهُ تُضَاهُونَ بِهِ شَهْرَ رَمَضَانَ ، وَلاَ تَصُومُوا يَوْمًا وَاحِدًا مِنَ الْجُمُعَةِ فَتَتَّخِذُونَهُ عِيدًا ، إِلاَّ أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ ، أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا.

(۹۳۵۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کسی مہینے کو رمضان سے تشبیہ دے کر اس پورے مہینے میں روزے نہ رکھو، صرف جمعہ کے دن بھی روزہ نہ رکھو کہ کہیں تم اسے عید کا دن بنالو، بلکہ اگر جمعہ کو روزہ رکھنا ہو تو ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(۴۱) من رخص فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جن حضرات نے جمعہ کے روزہ کی رخصت دی ہے

(۹۳۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُهُ مُفْطِرًا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَطُّ.

(۹۳۵۱) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے دن کبھی بغیر روزہ کے نہیں دیکھا۔

(۹۳۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْطِرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَطُّ. (ابویعلی ۵۷۰۹)

(۹۳۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کبھی بغیر روزہ کے نہیں دیکھا۔

(۹۳۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (ترمذی ۷۴۲۔ ابوداؤد ۲۴۴۲)

(۹۳۵۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

(۴۲) فی الصائم يَسْتَسْعِطُ

کیا روزہ دار ناک میں دوائی ڈال سکتا ہے؟

(۹۳۵۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السَّعُوطِ بِالصَّبِرِ لِلصَّائِمِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۹۳۵۴) حضرت قعقاع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ ، وَكَرِهَ الصَّبَّ فِي الأُذُنِ.

(۹۳۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنا جائز ہے البتہ کان میں دوائی ڈالنا مکروہ ہے۔

(۹۳۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يَسْتَسْعِطَ.

(۹۳۵٦) حضرت حسن نے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۳۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السَّعُوطَ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۵۷) حضرت شعبی نے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۴۳) مَا ذُكِرَ فِي الصَّبِرِ ، يَكْتَحِلُ بِهِ الصَّائِمُ

کیا روزہ دار آنکھوں میں ایلوا ڈال سکتا ہے؟

(۹۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الصَّبِرُ يَكْتَحِلُ بِهِ الصَّائِمُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنْ شَاءَ.

(۹۳۵۸) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا روزہ دار آنکھوں میں ایلوا ڈال سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، اگر چاہے۔

(۴۴) من رخص فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے

(۹۳۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۵۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳٦۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳٦۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ مَا لَمْ يَجِدْ طَعْمَهُ.

(۹۳٦۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا ذائقہ محسوس نہ ہو۔

(۹۳٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْتَحِلُونَ بِالإِثْمِدِ وَهُمْ صِيَامٌ ، لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا.

(۹۳٦۲) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عامر، حضرت محمد بن علی اور حضرت عطاء روزے کی حالت میں اثمد سرمہ لگاتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۹۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۶۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

(۹۳٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، وَأَبِي هِلاَلٍ ، وَقَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۶۵) حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابو ہلال اور حضرت قتادہ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۳٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتَحِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۶۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۶۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٥) في الصائم يَتَطَعَّمُ بِالشَّيْءِ

کیا روزہ دار کوئی چیز چکھ سکتا ہے؟

(۹۳٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَوْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الصَّائِمُ مِنَ الْقِدْرِ.

(۹۳۶۸) حضرت مجاہد یا حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار ہانڈی میں سے کچھ چکھ لے۔

(۹۳٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَذُوقَ الْخَلَّ ، أَوِ الشَّيْءَ مَا لَمْ يَدْخُلْ حَلْقَهُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے سرکہ وغیرہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ حلق میں نہ جائے۔

(۹۳۷۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَاعَمَ الصَّائِمُ مِنَ الْقِدْرِ.

(۹۳۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار ہانڈی میں سے کچھ چکھ لے۔

(۹۳۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَطَاعَمَ الصَّائِمُ الْعَسَلَ وَالسَّمْنَ وَنَحْوَهُ ، ثُمَّ يَمُجَّهُ.

(۹۳۷۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار گھی یا شہد وغیرہ کو چکھ کر منہ سے باہر پھینک دے۔

(۹۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَائِمًا أَيَّامَ مِنًى ، وَهُوَ يَذُوقُ عَسَلاً.

(۹۳۷۲) حضرت ضحاک بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے منی کے دنوں میں حضرت عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ وہ روزے کی حالت میں شہد چکھ رہے تھے۔

(۹۳۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الصَّائِمِ يَلْحَسُ الأَنْقَاسَ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۹۳۷۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ کیا روزہ دار سیاہی چاٹ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَنَا وَرَجُلٌ مَعِي، وَذَلِكَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَدَعَتْ لَنَا بِشَرَابٍ ، ثُمَّ قَالَتْ :لَوْلاَ أَنِّي صَائِمَةٌ لَذُقْتُهُ.

(۹۳۷۴) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ عرفہ کے دن میں ایک آدمی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہمارے لئے پینے کی چیز منگوائی اور فرمایا کہ اگر میرا روزہ نہ ہوتا تو میں اسے چکھ لیتی۔

(٤٦) في الصائم يُدَاوِي حَلْقَهُ بِالْحُضَضِ

کیا روزہ دار حلق میں دوائی لگا سکتا ہے؟

(۹۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُدَاوِيَ الصَّائِمُ لِثَتَهُ.

(۹۳۷۵) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار اپنے مسوڑھے پر دوائی لگائے۔

(۹۳۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بِفِيهِ الْجُرْحُ وَالْعِلَّةُ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَضَعَ عَلَيْهِ الْحُضَضَ وَأَشْبَاهَهُ مِنَ الدَّوَاءِ.

(۹۳۷۶) حضرت حسن اس آدمی کے بارے میں جس کے منہ میں کوئی زخم یا بیماری ہو فرماتے ہیں کہ وہ اس پر حضض یا کوئی اور دوائی لگا سکتا ہے۔

(۹۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي رَجُلٍ أَصَابَهُ سُلاَقٌ فِي شَفَتَيْهِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْحُضَضِ.

(۹۳۷۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو ہونٹوں پر چھالے نکل آئیں تو وہ حضض نامی دوائی لگا سکتا ہے۔

(٤٧) من كره أَنْ يَتَطَوَّعَ بِصَوْمٍ ، وَعَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ

جن حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایک آدمی نفلی روزے رکھے جبکہ اس پر رمضان کی قضا باقی ہو

(٩٣٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يَتَطَوَّعُ الرَّجُلُ بِصَوْمٍ وَعَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۳۷۸) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایک آدمی نفلی روزے رکھے جبکہ اس پر رمضان کی قضا باقی ہو۔

(٩٣٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِصِيَامٍ وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ، إِلاَّ الْعَشْرَ.

(۹۳۷۹) حضرت حسن نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایک آدمی نفلی روزے رکھے جبکہ اس پر رمضان کی قضا باقی ہو، البتہ ذوالحجہ کے دس روزے رکھ سکتا ہے۔

(٩٣٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَثَلُ الَّذِي يَتَطَوَّعُ وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ ، مَثَلُ الَّذِي يُسَبِّحُ وَهُوَ يَخَافُ أَنْ تَفُوتَهُ الْمَكْتُوبَةُ.

(۹۳۸۰) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی مثال جو رمضان کی قضا کے باقی ہونے کے باوجود نفلی روزے رکھے اس شخص کی سی ہے جو نفل نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور فرض نماز چھوٹنے کا اندیشہ ہو۔

(٩٣٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :سُئِلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ تَطَوَّعَ وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ ؟ فَكَرِهَا ذَلِكَ.

(۹۳۸۱) حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار اور حضرت سعید بن مسیب سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو نفلی روزہ رکھے اور اس پر رمضان کی قضاء باقی ہو، ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٤٨) فيمن كَانَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَطَوَّعَ فَهُوَ قَضَاؤُهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر رمضان کی قضاء ہو اور وہ نفلی روزہ رکھ لے تو یہ اس کی قضا کا روزہ ہوگا

(٩٣٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ فَتَطَوَّعَ ، فَهُوَ قَضَاؤُهُ ، وَإِنْ لَمْ يُرِدْهُ.

(۹۳۸۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر رمضان کی قضاء ہو اور وہ نفلی روزہ رکھ لے تو یہ اس کی قضا کا روزہ ہوگا، خواہ وہ اس کا ارادہ نہ کرے۔

(٤٩) فی الحقنة لِلصَّائِمِ ، وَمَا ذُكِرَ فِيهَا

روزہ کی حالت میں سرین سے دوا داخل کرنا کیسا ہے؟

(٩٣٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَأَلَ مُغِيثٌ عَطَاءً : أَيَسْتَدْخِلُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ ؟ قَالَ : لاَ .

(۹۳۸۳) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت مغیث نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا روزے کی حالت میں سرین سے دوائی داخل کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٩٣٨٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحُقْنَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لأَكْرَهُهَا لِلْمُفْطِرِ ، فَكَيْفَ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۸۴) حضرت عامر سے روزے کی حالت میں سرین سے دوا داخل کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اسے روزے کے بغیر بھی مکروہ سمجھتا ہوں روزہ دار کے لئے کیسے درست قرار دے سکتا ہوں؟

(٥٠) فی الصائمة تَمْضُغُ لِصَبِيِّهَا

کیا روزہ دار خاتون اپنے بچے کے لئے کوئی چیز چبا سکتی ہے؟

(٩٣٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَمْضُغَ الْمَرْأَةُ لِصَبِيِّهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ ، مَا لَمْ يَدْخُلْ حَلْقَهَا.

(۹۳۸۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار خاتون اپنے بچے کے لئے کوئی چیز چبائے، بشرطیکہ اس کے حلق میں داخل نہ ہو۔

(٩٣٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَمْضُغَ الْمَرْأَةُ لِصَبِيِّهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ.

(۹۳۸۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار خاتون اپنے بچے کے لئے کوئی چیز چبائے۔

(٥١) فی الذرور لِلصَّائِمِ

روزے کی حالت میں آنکھ میں خشک دوائی ڈالنے کا بیان

(٩٣٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَذُرَّ الصَّائِمُ

عَيْنَهُ بِالذَّرُورِ.

(۹۳۸۷) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ روزہ دار اپنی آنکھوں میں خشک دوائی ڈالے۔

(۹۳۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالذَّرُورِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار اپنی آنکھوں میں خشک دوائی ڈالے۔

(۵۲) من كره أَنْ يَحْتَجِمَ الصَّائِمُ

جن حضرات کے نزدیک روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانا مکروہ ہے

(۹۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَحْتَجِمُ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(طحاوی ۹۸۔ احمد ۳/ ۴۷۴)

(۹۳۸۹) حضرت معقل بن سنان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اٹھارہ رمضان کو میں پچھنے لگوا رہا تھا کہ حضور ﷺ میرے پاس سے گذرے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَأَبْصَرَ رَجُلاً احْتَجَمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (ابوداؤد ۲۳۶۱۔ احمد ۴/ ۱۲۴)

(۹۳۹۰) حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ میں رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی پاک ﷺ کی معیت میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو پچھنے لگوا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (احمد ۴/ ۱۲۴)

(۹۳۹۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بِالْبَقِيعِ ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدَيَّ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (ابوداؤد ۲۳۶۱۔ احمد ۴/ ۱۲۵)

(۹۳۹۲) حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے ہاتھ پکڑے ہوئے رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو جنۃ البقیع میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے گذرے جو پچھنے لگوا رہا تھا۔ آپ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ مُصَدَّقٌ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (ابو داؤد ۲۳۶۲۔ احمد ۵/ ۲۸۲)

(۹۳۹۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ بِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (احمد ۶/ ۱۲۔ طبرانی ۱۱۲۲)

(۹۳۹۴) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (نسائی ۳۱۴۷۔ احمد ۲/ ۳۶۴)

(۹۳۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (نسائی ۳۱۸۲۔ ابویعلی ۶۳۶۵)

(۹۳۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(۹۳۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : يُكْرَهُ لِلْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ.

(۹۳۹۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ روزہ میں پچھنے لگانا اور لگوانا مکروہ ہیں۔

(۹۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ مُمْسِيًا ، فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَكَامَخًا ، وَقَدِ احْتَجَمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَلاَ تَحْتَجِمُ بِنَهَارٍ ؟

فَقَالَ :أَتَأْمُرُنِی أَنْ أُهْرِيقَ دَمِی وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۳۹۹) حضرت ابو عالیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جب بصرہ کے گورنر تھے، اس دوران شام کے وقت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ کھجور اور کوئی سالن کھا رہے تھے اور انہوں نے پچھنے لگوائے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے دن کو پچھنے کیوں نہیں لگوائے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں روزہ کی حالت میں اپنا خون بہاؤں؟

(٩٤٠٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی بِشْرٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(۹۴۰۰) حضرت طلق بن حبیب فرماتے ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٩٤٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لاَ يَحْتَجِمُ الصَّائِمُ.

(۹۴۰۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ روزہ دار پچھنے نہ لگوائے۔

(٩٤٠٢) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(۹۴۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٩٤٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لاَ يَحْتَجِمُ الصَّائِمُ.

(۹۴۰۳) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ روزہ دار پچھنے نہ لگوائے۔

(٥٣) من رخص لِلصَّائِمِ أَنْ يَحْتَجِمَ

جن حضرات نے روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے

(٩٤٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بَيْنَ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، مُحْرِمًا صَائِمًا. (ترمذی ۷۷۷۔ ابوداؤد ۲۳۶۵)

(۹۴۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کے سفر کے دوران روزہ اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٠٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ صَائِمًا. (نسائی ۳۲۲۴۔ احمد ۱/ ۲۸۶)

(۹۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(۹٤۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(نسائی ۳۲۲۲۔ عبدالرزاق ۷۵۳۶)

(۹۴۰۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(۹٤۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَفَعَهُ ، قَالَ : ثَلاَثٌ لاَ يُفْطِرن الصَّائِمَ ؛ الْحِجَامَةُ ، وَالْقَيْءُ ، وَالاِحْتِلاَمُ. (عبدالرزاق ۷۵۳۹۔ ابن خزیمۃ ۱۹۷۲)

(۹۴۰۸) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں روزے کو نہیں توڑتیں: پچھنے لگوانا، قے کرنا اور احتلام ہو جانا۔

(۹٤۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۹۴۰۹) حضرت مسلم بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٤۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : مَا كُنَّا نَحْسِبُ يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ جُهْدُهُ.

(۹۴۱۰) حضرت حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ ہم پچھنے لگوانے میں مبالغہ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۹٤۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ، قَالَ : الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ ، وَلَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ.

(۹۴۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ روزہ کسی چیز کے داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے خارج ہونے سے نہیں۔

(۹٤۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ، ثُمَّ تَرَكَهَا بَعْدُ ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ لَيْلاً.

(۹۴۱۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے روزے کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے پھر آپ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا پھر آپ رات کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

(۹٤۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بن الغاز ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ عِنْدَ اللَّيْلِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۱۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں رات کے وقت پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

(٩٤١٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۴۱۴) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ.

(۹۴۱۵) حضرت ابوسعید نے کمزوری کے بہ سبب روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩٤١٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ دِينَارٍ ، قَالَ : حَجَمْت زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۱۶) حضرت دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم کے پچھنے لگوائے حالانکہ ان کا روزہ تھا۔

(٩٤١٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : احْتَجَمَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَرَيَانِ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

(۹۴۱۸) حضرت مجاہد اور حضرت طاوس روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٩٤١٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ، نَحْوًا مِمَّا يُوَافِقُ شَرْطُهُ فِطْرَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ إِنَّمَا تُكْرَهُ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ ، قَالَ : إِنَّمَا تُكْرَهُ لَهُ مَخَافَةَ الضَّعْفِ.

(۹۴۱۹) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن سلمی کو دیکھا، انہوں نے غروبِ شمس سے پہلے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ تو روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ دار کے پچھنوں کو کمزوری پیدا ہونے کے خوف سے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(٩٤٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ، وَالْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ. (ابو داؤد ۲۳۶۶۔ احمد ۴/ ۳۱۴)

(۹۴۲۰) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کی آسانی کے لئے ان پر شفقت کرتے ہوئے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے اور صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٩٤٢١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ بُزَيْعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ

إِنَّمَا يُكْرَهُ ذَلِكَ لِلضَّعْفِ.

(۹۴۲۱) حضرت بزیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابووائل سے روزہ کے دوران پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی کراہت کمزوری کے اندیشے کی وجہ سے ہے۔

(٩٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۲۲) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ مَا لَمْ يَخَفْ ضَعْفًا.

(۹۴۲۳) حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو کمزوری کا خوف نہ ہو تو پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤٢٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، وَسَالِمٍ ، مِثْلَهُ.

(۹۴۲۴) حضرت قاسم اور حضرت سالم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٩٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا ، إِنَّمَا هِيَ مِثْلُ كَذَا وَكَذَا يَخْرُجُ مِنْكَ ، ذَكَرَ الْحَاجَةَ.

(۹۴۲۵) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عکرمہ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، یہ تمہارے جسم سے نکلنے والے پاخانے کی طرح ہے۔

(٩٤٢٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۲۶) حضرت عروہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

(٩٤٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ مَوْلًى لأُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ سَلَمَةَ تَحْتَجِمُ وَهِيَ صَائِمَةٌ.

(۹۴۲۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، وَعُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ، ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ ، فَلاَ أَدْرِي لأَيِّ شَيْءٍ تَرَكَهُ ؟ كَرِهَهُ ، أَوْ لِلضَّعْفِ.

(۹۴۲۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے، پھر انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ایسا کرنا کیوں چھوڑا، کسی کراہت کی وجہ سے چھوڑا یا کمزوری کی وجہ سے۔

(۹٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِث ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَرَّ بِنَا أَبُو طيبة ، فَقَالَ : حجَمْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ. (ترمذی ۳٦٦۔ ابویعلی ٤۲۱۰)

(۹٤۲۹) حضرت ابوطیبہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ روزہ کی حالت میں تھے اور میں نے آپ کے پچھنے لگائے۔

(۹٤۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ إِنَّمَا كُرِهَ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ.

(۹٤۳۰) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے کمزوری کے اندیشہ کے پیش نظر پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(٥٤) فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فِي رَمَضَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ

اگر کسی عورت کو رمضان میں دن کے ابتدائی حصہ میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

(۹٤۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَك ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ أَوَّلَ النَّهَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ.

(۹٤۳۱) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کو رمضان میں دن کے ابتدائی حصہ میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا وہ کھانا پینا شروع کردے۔

(۹٤۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَث ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ حَاضَتْ بَعْدَ مَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فِي رَمَضَانَ ، قَالَ : تُفْطِرُ ، قَالَ : وَإِنْ أَصْبَحَتْ حَائِضًا ، فَطَهُرَتْ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ؟ قَالَ : لاَ تَأْكُلُ بَقِيَّةَ يَوْمِهَا.

(۹٤۳۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت رمضان میں سورج کے زرد ہونے کے بعد حائضہ ہوئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اگر وہ حائضہ تھی، لیکن طلوع فجر کے بعد وہ پاک ہوگئی تو باقی دن کچھ نہ کھائے پیئے۔

(۹٤۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُصْبِحُ صَائِمَةً أَوَّلَ النَّهَارِ ، ثُمَّ تَحِيضُ ، قَالَ : تَأْكُلُ.

(۹٤۳۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے پاکی کی حالت میں روزے کے ساتھ دن شروع کیا، پھر اسے حیض آگیا تو وہ کھاسکتی ہے۔

(۹٤۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْحَائِضِ تَطْهُرُ فَلاَ تَأْكُلُ شَيْئًا ، كَرَاهَةَ أَنْ تُشْبِهَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى اللَّيْلِ.

(۹٤۳٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر رمضان کے دن میں کوئی عورت پاک ہوجائے تو مشرکین کی مشابہت سے بچنے کے لئے رات تک کچھ نہ کھائے۔

(۵۵) في المسافر يَقْدَمُ أَوَّلَ النَّهَارِ مِنْ رَمَضَانَ

اگر کوئی مسافر رمضان کے دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے مقام پر واپس آجائے

(۹٤۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَكَلَ أَوَّلَ النَّهَارِ فَلْيَأْكُلْ آخِرَهُ.

(۹۴۳۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے دن کے شروع کے حصہ میں کھایا ہے وہ آخری حصہ میں بھی کھائے۔

(۹٤۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي رَجُلٍ قَدِمَ فِي رَمَضَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ وَقَدْ أَكَلَ ، قَالَ : لاَ يَأْكُلُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ.

(۹۴۳۶) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں دن کے ابتدائی حصہ میں مسافر تھا، اس نے کچھ کھایا اور پھر اپنے مقام پر پہنچ گیا، وہ باقی دن کچھ نہ کھائے۔

(۹٤۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُسَافِرِ يَقْدَمُ وَقَدْ كَانَ أَكَلَ؟ قَالَ : لاَ يَأْكُلُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : لاَ يَأْكُلُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِالْمُشْرِكِينَ ، إِلَى اللَّيْلِ.

(۹۴۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سفر سے واپس پہنچا اور اس نے کچھ کھالیا تھا تو باقی دن کچھ نہ کھائے۔ عبد اللہ بن نمیر کی روایت میں ہے کہ وہ مشرکین کی مشابہت سے بچنے کے لئے کچھ نہ کھائے۔

(۹٤۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ الْمِصْرَ لَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا ، وَإِنْ كَانَ أَكَلَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ.

(۹۴۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مسافر جب اپنے شہر میں پہنچ جائے تو کچھ نہ کھائے، خواہ وہ پہلے کچھ کھا چکا ہو۔

(٥٦) في الرجل يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، يَأْكُلُ فِيهِ ، أَوْ يُمْسِكُ عَنِ الأَكْلِ ؟

اگر کسی آدمی نے ماہِ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا تو کیا وہ کچھ کھالے یا کھانے سے رکا رہے؟

(۹٤۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى أَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ : إِنْ كَانَ فَجَرَ ظَهْرُكَ ، فَلاَ يَفْجُرْ بَطْنُكَ.

(۹۴۳۹) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اس شخص سے جس نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا تھا، فرمایا کہ اگر تیری کمر نے گناہ کیا ہے تو تیرے پیٹ کو گناہ نہیں کرنا چاہئے۔

(۹٤٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ ، يَعْنِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ :إِنْ شَاءَ أَكَلَ وَشَرِبَ.

(۹۴۴۰) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو ماہِ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لے فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو کھا پی لے۔

(۹٤٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ :أَلَيْسَ كَذَا يُقَالُ فِي الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ ، لِيُتِمَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَيَقْضِيه ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۹۴۴۱) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا تو وہ اس دن کو بھی پورا کرے اور اس کی قضا بھی کرے، کیا یہ صحیح بات ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۹٤٤٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ :إِذَا غَشِيَ لاَ يُبَالِي أَكَلَ، أَوْ لَمْ يَأْكُلْ.

(۹۴۴۲) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے جماع کیا تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کچھ کھائے نہ کھائے۔

(٥٧) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

یومِ عاشوراء کے روزے کا بیان

(۹٤٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، قَالَ :قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ :مِنْكُمْ أَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ ؟ فَقُلْنَا :مِنَّا مَنْ طَعِمَ ، وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَطْعَمْ ، قَالَ :فَقَالَ أَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ ، مَنْ كَانَ طَعِمَ ، وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ ، وَأَرْسِلُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ، يَعْنِي أَهْلَ الْعَرُوضِ مِنْ حَوْلِ الْمَدِينَةِ. (نسائی ۲۶۲۹)

(۹۴۴۳) حضرت محمد بن صیفی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عاشوراء کے دن فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے آج کچھ نہ کھایا ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کچھ کھایا ہے اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے کچھ نہیں کھایا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باقی دن کو پورا کرو، جنہوں نے کھایا ہے وہ بھی اور جنہوں نے نہیں کھایا وہ بھی۔ یہ پیغام مدینہ کے کناروں میں رہنے والوں کو بھی بھجوا دو کہ باقی دن کو پورا کرو۔

(۹٤٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ تَتَّخِذُهُ عِيدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صُومُوهُ أَنْتُم.

(بخاری ۲۰۰۵۔ مسلم ۱۳۰

(۹۴۴۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود یومِ عاشوراء کا احترام کیا کرتے تھے، انہوں نے اسے عید کا دن قرار دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس دن روزہ رکھو۔

(٩٤٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مجزأة بْنِ زاهر ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۴۵) حضرت زاہر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(٩٤٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ كَانَتْ تَصُومُهُ الأَنْبِيَاءُ ، فَصُومُوهُ أَنْتُم. (بزار ۱۰۳۶)

(۹۴۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یومِ عاشورا کو انبیاء کرام علیہم السلام روزہ رکھا کرتے تھے، اس لئے تم بھی روزہ رکھو۔

(٩٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. (بخاری ۴۵۰۱۔ مسلم ۷۹۲)

(۹۴۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ جاہلیت عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشوراء کا دن اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

(٩٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةَ ، وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

(مسلم ۷۹۲۔ ابوداؤد ۲۴۳۴)

(۹۴۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو آپ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور عاشوراء کے روزے کی فرضیت ختم ہوگئی ہے۔ اگر کوئی چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔

(٩٤٤٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ ، أَوْ يَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ ، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

(مسلم ۱۳۵۔ احمد ۵/ ۱۰۵)

(۹۴۴۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے ، اس کی ترغیب دیتے اور اس کا اہتمام کرایا کرتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے نہ اس کا حکم دیا ، نہ اس سے منع کیا اور نہ اس کا اہتمام کرایا۔

(۹٤٥٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالُوا : هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْتُمْ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ ، فَصُومُوهُ. (بخاری ۴۷۳۷۔ مسلم ۷۹۶)

(۹۴۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود یوم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے یہودیوں سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے مقابلے میں فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کی یاد منانے کے زیادہ حقدار تم ہو اس لئے اس دن روزہ رکھا کرو۔

(۹٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : دَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، اُدْنُ إِلَى الْغَدَاءِ ، فَقَالَ : أَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ؟ فَقَالَ : وَهَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ ؟ قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يُنَزَّلَ شَهْرُ رَمَضَانَ ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ. (مسلم ۱۲۲۔ احمد ۱/ ۴۲۴)

(۹۴۵۱) حضرت عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اشعث بن قیس حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے ، آپ نے اشعث بن قیس کو بھی کھانے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ کیا آج عاشوراء کا دن نہیں؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو عاشوراء کا دن کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی فرضیت سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے ، جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے اس دن روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔

(۹٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ آمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَبِي مُوسَى.

(۹۴۵۲) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب یا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو عاشوراء کے

روزے کا حکم دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۹٤٥۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ أَحَدًا آمَرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَبِي مُوسَى.

(۹۴۵۳) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب یا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۹٤٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۵۴) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(۹٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ مَسَاءَ لَيْلَةِ عَاشُورَاءَ :أَنْ تَسَحَّرُوا ، وَأَصبحَ صَائِمًا ، وَأَصْبَحَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَائِمًا.

(۹۴۵۵) حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمٰن بن حارث کو عاشوراء کی رات کو پیغام بھیج کر کہا کہ سحری کھاؤ۔ پھر اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا اور حضرت عبد الرحمٰن نے بھی۔

(۹٤٥٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۵۶) حضرت قاسم عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹٤٥۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ. (احمد ۴۲۱۔ نسائی ۳/ ۲۸۴۱)

(۹۴۵۷) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۹٤٥۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا ، وَلَمْ يَنْهَنَا ، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ.

(۹۴۵۸) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم دیا، نہ اس سے منع کیا، ہم یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹٤٥۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، فَقَالَ :ائْتِ قَوْمَكَ فَمُرْهُمْ فَلْيَصُومُوا هَذَا الْيَوْمَ ، فَقَالَ :مَا أُرَانِي آتِيهِمْ حَتَّى يَصْطَبِحُوا ، فَقَالَ :مُرْ مَنِ اصْطَبَحَ مِنْهُمْ أَنْ يَصُومَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ، وَمَنْ لَمْ يَصْطَبِحْ مِنْهُمْ أَنْ يَصُومَ. (عبدالرزاق ۷۸۳۴)

(۹۴۵۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن قبیلہ اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو حکم دو کہ آج کے دن روزہ رکھیں۔ اس آدمی نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ جب میں ان کے پاس پہنچوں گا تو وہ ناشتہ

کر چکے ہوں گے۔ حضور صَلَّىَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو ناشتہ کر چکا ہوا سے کہو کہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے ناشتہ نہ کیا ہو اسے کہو کہ روزہ رکھے۔

(٩٤٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِصَوْمِهِ.

(۹۴۶۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّىَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو عاشوراء کے روزے کا حکم دیا۔

(٩٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۶۱) حضرت حسن کو یوم عاشوراء کا روزہ پسند تھا۔

(٩٤٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ؛ أَنَّ الأَشْعَثَ دَخَلَ عَلَى عَبْدِاللهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَطْعَمُ، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ.

(۹۴۶۲) حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں کہ حضرت اشعث عاشوراء کے دن حضرت عبداللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے حضرت اشعث کو کھانے کی دعوت دی، انہوں نے کہا میرا روزہ ہے۔ حضرت عبداللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا کہ یہ روزہ تو رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ہوا کرتا تھا۔

(٩٤٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لاَ يَصُومُهُ.

(۹۴۶۳) حضرت عبدالرحمن بن قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عاشوراء کا روزہ نہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : ادْنُ فَكُلْ.

(۹۴۶۴) حضرت عبداللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی مذکورہ روایت ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

(٩٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، أَنَّ عَمْرو بْنَ أَبِي يُوسُفَ ، أَخَا بَنِي نوفل ، أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمُ عِيدٍ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَقَدْ كَانَ يُصَامُ ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۹۴۶۵) حضرت معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عاشوراء کا دن عید کا دن ہے، اس میں جو چاہے روزہ رکھے کیونکہ اس دن روزہ رکھا جاتا تھا۔ جو چاہے چھوڑ دے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤٦٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : لاَ يَصْلُحُ لِرَجُلٍ يَصُومُ يَوْمًا يَرَى أَنَّهُ عَلَيْهِ وَاجِبٌ إِلاَّ رَمَضَانُ.

(۹۴۶۶) حضرت عکرمہ سے یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ رمضان کے علاوہ کسی دن کے روزے کو واجب سمجھنا درست نہیں۔

(۹٤٦۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَأْمُرُ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ عاشوراء کے روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۹٤٦۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو مَاوِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ : فَمَنْ كَانَ بَدَأَ فَلْيُتِمَّ ، وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ.

(۹۴۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عاشوراء کے دن فرمایا کہ جس شخص نے کچھ کھالیا ہے وہ اب کچھ نہ کھائے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔

(۹٤٦۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَوْمُ عَاشُورَاءَ كَفَّارَة سَنَةٍ ، وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَة سَنَتَيْنِ ؛ سَنَةٍ مَاضِيَةٍ ، وَسَنَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ. (نسائی ۲۸۰۹۔ احمد ۵/ ۳۰۷)

(۹۴۶۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں، ایک گذشتہ سال اور ایک آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۹٤۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ ؟ فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ أَنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا قَطُّ ، يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَنِ الأَيَامِ إِلاَّ هَذَا الْيَوْمِ ، وَلاَ شَهْرًا إِلاَّ هَذَا ، يَعْنِي رَمَضَان. (بخاری ۲۰۰۶۔ مسلم ۱۳۱)

(۹۴۷۰) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان کے علاوہ کسی دن اور کسی مہینے کی خاص فضیلت کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی دن اور کسی مہینے میں روزے نہیں رکھے۔

(۹٤۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ يَوْمًا ، مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَهُ.

(۹۴۷۱) حضرت طاوس یومِ عاشوراء سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد بھی روزہ رکھا کرتے تھے تاکہ عاشوراء کا دن ضائع نہ ہو جائے۔

(۵۸) فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ ، أَيُّ يَوْمٍ هُوَ ؟

عاشوراء کا دن کون سا دن ہے؟

(۹٤۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

وَهُو مُتَوَسِّدٌ رِدَائَه فِي زَمْزَم ، فَقُلْتُ :أَخْبِرنِى عَنْ صَومِ عَاشوراءَ ؟ فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتَ هِلالَ الْمُحَرَّم فاعْدُدْ، وَأَصبِحْ صَائِماً التَاسِع ، قُلْتُ :هَكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(مسلم ۱۳۲۔ ترمذی ۷۵۴)

(۹۴۷۲) حضرت حکم بن اعرج کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ زمزم کے کنویں سے ٹیک لگائے بیٹھتے تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے عاشوراء کے روزے کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تم محرم کے چاند کو دیکھو تو اس دن کی تیاری شروع کردو۔ پھر نو تاریخ کو روزہ رکھو۔ میں نے کہا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(٩٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَاحِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَئِن بَقِيتُ إِلى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَاسِعَ ، يَعنى يَوْمَ عَاشوراء . (مسلم ۱۳۳۔ احمد ۲۲۴)

(۹۴۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک حیات رہا تو میں نو محرم یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھوں گا۔

(٩٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيوب ، عَنْ أَبِى سُلَيْمان مَوْلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :يَوْمَ عَاشوراء صَبِيحَتُهُ تَاسِعَة لَيْلَةَ عَشْرٍ.

(۹۴۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دسویں کی رات اور نویں کی صبح ہے۔

(٩٤٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابن نُمَيْرٍ ، عَنْ سَلِمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاك ، قَالَ :عَاشوراءُ يَوْمُ التَّاسِع.

(۹۴۷۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء نو محرم ہے۔

(٩٤٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :عَاشُورَاءُ يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۷۶) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(٩٤٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ قَالُوا : عَاشُورَاءُ يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۷۷) حضرت سعید بن مسیب، حضرت حسن اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(٩٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۷۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(٩٤٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ يَوْمُ

التَّاسِعِ.

(۹۴۷۹) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء نو محرم ہے۔

(٩٤٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي السَّفَرِ ، وَيُوَالِي بَيْنَ الْيَوْمَيْنِ مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَهُ.

(۹۴۸۰) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سفر میں بھی یوم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ رکھتے تھے تاکہ عاشوراء کے دن کا روزہ ضائع نہ ہو جائے۔

(٩٤٨١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَاشُورَاءُ يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(٥٩) من رخص فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزہ دار کے لئے بیوی کا بوسہ لینے کی اجازت دی ہے

(٩٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ. (مسلم ۷۷۸۔ ابوداؤد ۲۳۷۵)

(۹۴۸۲) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رمضان میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

(٩٤٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَضَحِكَتْ ، فَظَنَنَّا أَنَّهَا هِيَ. (مسلم ٦٩)

(۹۴۸۳) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روزہ کی حالت میں اپنی زوجہ کا بوسہ لیا کرتے تھے۔ یہ فرما کر حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مسکرائیں جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ وہ زوجہ آپ ہی ہوں گی۔

(٩٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، وَعَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لأَرْبِهِ.

(بخاری ۱۹۲۷۔ مسلم ٦٨)

(۹۴۸۴) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور اپنی بیوی کے ساتھ معانقہ وغیرہ بھی کرتے تھے کیونکہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنی کیفیات پر تم سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

(٩٤٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۴۸۵) حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَتَّاب ، قَالَ : سُئِلَ سَعْدٌ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لآخُذُهُ مِنْهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۴۸۶) حضرت زید ابی عتاب فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے لئے بوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں روزہ کی حالت میں ایسا کرتا ہوں۔

(۹٤۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهَا ، مَا لَمْ يَعْدُ ذَلِكَ.

(۹۴۸۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روزے کی حالت میں بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر اس سے آگے نہ بڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٤۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عن أَبِي الضُّحَى ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. (مسلم ۷۷۹۔ طبرانی ۳۹۳)

(۹۴۸۸) ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

(۹٤۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَأَنَا صَائِمَةٌ ، وَهُوَ صَائِمٌ. (طبرانی ۶۵۴۔ احمد ۶/ ۳۲۰)

(۹۴۸۹) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیا کرتے تھے حالانکہ میرا بھی روزہ ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی روزہ ہوتا تھا۔

(۹٤۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَاب ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَرُفَّ شفتيها وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۴۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے لئے بوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ روزے کی حالت میں ہونٹوں کو ہونٹوں میں رکھوں۔

(۹٤۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۹۱) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرا بوسہ لیا کرتے تھے۔

(۹٤۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهَا.

(۹۴۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں بوسے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

٩٤٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَرَخَّصَ فِيهَا.

(۹۴۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روزے کی حالت میں بوسے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کی رخصت دے دی۔

٩٠٩٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ، وَالشَّعْبِيَّ عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَرَخَّصَا فِيهِمَا.

(۹۴۹۴) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت شعبی سے روزے کی حالت میں بوسے اور معانقہ وغیرہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کی رخصت دے دی۔

٩٤٩٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا ، وَإِنَّهَا لَبَرِيدُ سُوءٍ.

(۹۴۹۵) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے روزہ دار سے بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ ایک برا اڈا کیا ہے۔

٩٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :إِنِّي لأُقَبِّلُ الْكَلْبِيَّةَ وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۴۹۶) حضرت عبداللہ بن جمیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں روزے کی حالت میں کلبیہ (ام حسن بنت سعد بن اصبغ) کا بوسہ لیتا ہوں۔

٩٤٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِي وَأَنَا صَائِمَةٌ. (احمد ۶/ ۲۱۳)

(۹۴۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے چہرے سے گریز نہ فرمایا کرتے تھے حالانکہ میرا روزہ ہوتا تھا۔

٩٤٩٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :هَشَشْتُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَقَبَّلْتُهَا وَأَنَا صَائِمٌ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ بَأْسَ ، قَالَ :فَفِيمَ ؟

(ابوداؤد ۲۳۷۷۔ احمد ۱/ ۵۲)

(۹۴۹۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی بیوی دیکھ کر رہا نہیں گیا اور میں نے روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لے لیا، اب کیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم روزے کی حالت میں کلی کر سکتے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بیوی کا بوسہ

لینے میں کیا حرج ہے؟

(۹٤۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْدانبة ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ : لَوْ دَنَوْت ، لَوْ قَبَّلْت ، وَكَانَ تَزَوَّجَ فِي رَمَضَانَ.

(۹۴۹۹) حضرت ابو کثیر فرماتے ہیں کہ ان کی رمضان میں شادی ہوئی۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا چاہو یا اس کا بوسہ لینا چاہو تو ایسا کر سکتے ہو۔

(۹۵۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدٍ امْرَأَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَّلَتْهُ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلَمْ يَنْهَهَا.

(۹۵۰۰) حضرت عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عاتکہ بنت زید جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، انہوں نے روزے کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں منع نہیں کیا۔

(۹۵۰۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ، فَقَالَ : مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا ، أَوْ قَبَّلْتُ يَدِي.

(۹۵۰۱) حضرت مسروق سے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میرے نزدیک اس کا بوسہ لینا یا ہاتھ کا بوسہ لینا ایک جیسا ہے۔

(٦٠) من كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيهَا

جن حضرات کے نزدیک روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہے

(۹۵۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۵۰۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

(۹۵۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ : أَيُقَبِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَه وَهُوَ صَائِمٌ ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ : وَمَا إِرْبُكَ إِلَى خُلُوفِ فَمِ امْرَأَتِكَ ؟

(۹۵۰۳) حضرت عبید بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آدمی روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے یا نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے منہ کی بو کا کیا کرو گے؟

(۹۵۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنِ الْهَزْهَازِ ؛ أَنَّ رَجُلاً لَقِيَ ابْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ بِالتَّمَّارِينِ ، فَسَأَلَهُ عَنْ صَائِمٍ قَبَّلَ ؟ فَقَالَ : أَفْطَرَ.

(۹۵۰۴) حضرت ہزہاز کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مقام تمارین میں تھے، ایک آدمی نے ان سے روزے کی حالت

میں بوسے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٩٥٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَفَلا تُقَبِّلُ جَمْرَةً ؟

(۹۵۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم انگارے کا بوسہ کیوں نہیں لے لیتے ؟!

(٩٥٠٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَنَهَى عَنْهَا.

(۹۵۰۶) حضرت مورق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روزے کی حالت میں بوسے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس سے منع فرمایا۔

(٩٥٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَبِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۰۷) حضرت ابراہیم روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٩٥٠٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مُغَفَّلٍ ؟ فَكَرِهَهَا.

(۹۵۰۸) حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٩٥٠٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ (ح) وَجَرِيرٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :يَتَّقِي اللَّهَ وَلاَ يَعُودُ.

(۹۵۰۹) حضرت شریح سے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرے اور ایسا نہ کرے۔

(٩٥١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ: يَنْقُصُ صِيَامُهُ ، وَلاَ يُفْطِرُ بِهَا.

(۹۵۱۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں البتہ ناقص ہو جاتا ہے۔

(٩٥١١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَكْحُولاً ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ شَابٌّ ، فَقَالَ :إِنِّي أُقَبِّلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّ ، أَمَّا أَنَا فَأَفْعَلُ ذَلِكَ ، وَأَمَّا أَنْتَ فَلاَ تَفْعَلْهُ.

(۹۵۱۱) حضرت ہشام بن غاز فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت مکحول کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا ہے۔ حضرت مکحول نے فرمایا کہ بیٹا! میں تو ایسا کرتا ہوں لیکن تم ایسا نہ کرو۔

(٩٥١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْقُبْلَةُ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ ، وَتَجْرَحُ الصَّوْمَ.

(۹۵۱۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بیوی کا بوسہ لینا وضو کو توڑ دیتا ہے اور روزہ کو زخمی کر دیتا ہے۔

(٩٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ قَالَ: لاَ تُقَبِّلْ وَأَنْتَ صَائِمٌ.

(۹۵۱۳) حضرت حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ سے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ روزہ کی حالت میں بوسہ نہ لو۔

(٩٥١٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :مَا تَصْنَعُ بِخُلُوفِ فِيهَا ؟

(۹۵۱۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس کے منہ کی بو کا کیا کرو گے؟

(٩٥١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ.

(۹۵۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَر :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ، فَرَأَيْتُهُ لاَ يَنْظُرُنِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَأْنِي ؟ فَقَالَ : أَلَسْتَ الَّذِي تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، لاَ أُقَبِّلُ بَعْدَهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۵۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہیں دیکھ رہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیوں نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ نہیں لیتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔

(٩٥١٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :إِنَّمَا الصَّوْمُ مِنَ الشَّهْوَةِ ، وَالْقُبْلَةُ مِنَ الشَّهْوَةِ.

(۹۵۱۷) حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ روزہ شہوت سے خراب ہو جاتا ہے اور بوسہ شہوت کا حصہ ہے۔

(٩٥١٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۵۱۸) حضرت ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں بوسہ لینے سے منع کرتے تھے۔

(٩٥١٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضِّنِّيِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَائِمٍ قَبَّلَ ؟ فَقَالَ :أَفْطَرَ.

(احمد ۶/ ۴۶۳۔ طبرانی ۲

(۹۵۱۹) حضرت میمونہ مولاۃ النبی ﷺ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک روزہ دار نے بوسہ لے لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۵۲۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : اللَّيْلُ قَرِيبٌ.

(۹۵۲۰) حضرت مسروق سے روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا رات قریب ہی ہوتی ہے۔

(٦١) مَا ذُكِرَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزے کی حالت میں بیوی کے ساتھ معانقہ وغیرہ کرنے کا حکم

(۹۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَد ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لأَرْبِهِ.

(۹۵۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ معانقہ کیا کرتے تھے لیکن حضور ﷺ اپنے جذبات پر تم سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

(۹۵۲۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَالِمٍ الأَوْسِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِسَعْدٍ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، أَتُبَاشِرُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَآخُذُ بِجِهَازِهَا.

(۹۵۲۲) حضرت سالم اوسی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعد سے سوال کیا کہ اے ابو اسحاق! کیا آپ روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے معانقہ کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور میں اس کی حیاء کی جگہ کو بھی ہاتھ لگاتا ہوں۔

(۹۵۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں نصف نہار کے وقت اپنی بیوی سے معانقہ کیا کرتے تھے۔

(۹۵۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَعْرَابِيٌّ أَتَاهُ فَسَأَلَهُ ؟ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ وَوَضْعِ الْيَدِ ، مَا لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(۹۵۲۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں بیوی کے ساتھ تعلقات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے بوسے، معانقہ اور ہاتھ سے چھونے کی اجازت دے دی۔ بشرطیکہ اس سے آگے نہ بڑھے۔

(۹۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ لِلشَّيْخِ أَنْ يُبَاشِرَ، يَعْنِي وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بوڑھے کے لئے روزے کی حالت میں بیوی سے معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ، وَالشَّعْبِيَّ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ؟ فَرَخَّصَا فِيهَا، وَسَأَلْتُ ابْنَ مُغَفَّلٍ؟ فَكَرِهَهَا.

(۹۵۲۶) حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت شعبی سے روزے کی حالت میں بیوی سے معانقہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کی رخصت دی۔ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۹۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: أُبَاشِرُ امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ؟ فَقَالَ: لاَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: أُبَاشِرُ امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قُلْتَ لِهَذَا نَعَمْ، وَقُلْتَ لِهَذَا لاَ؟ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا شَيْخٌ وَهَذَا شَابٌّ.

(۹۵۲۷) حضرت وبرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ کیا میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے معانقہ وغیرہ کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے بھی یہی سوال کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں کرسکتے ہو۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے ایک آدمی کو اجازت دی اور ایک کو منع کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوان اور دوسرا بوڑھا تھا۔

(۹۵۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قِيلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: الْمُبَاشَرَةُ؟ قَالَ: أَعِفُّوا صَوْمَكُمْ.

(۹۵۲۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں معانقہ وغیرہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے روزے کو پاکیزہ رکھو۔

(۹۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقُبْلَةَ وَالْمُبَاشَرَةَ.

(۹۵۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں بوسے اور معانقہ وغیرہ کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ سَبْرَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ جُمَانَةَ بِنْتِ الْمُسَيَّبِ، وَكَانَتْ عِنْدَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي رَمَضَانَ، دَخَلَ مَعَهَا فِي لِحَافِهَا فَيُوَلِّيهَا ظَهْرَهُ لِيَسْتَدْفِءُ بِقُرْبِهَا، وَلاَ يُقْبِلُ عَلَيْهَا.

(۹۵۳۰) حضرت جمانہ بنت مسیب جو کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں فرماتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رمضان میں فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک لحاف میں ان کے ساتھ لیٹتے اور ان کی طرف کمر کر دیتے۔ تاکہ ان سے گرمی حاصل کرسکیں اور ان کی طرف رخ نہ کرتے تھے۔

(۲۲) من كان يَقُولُ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ

اگر روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کیا کہے؟

(۹۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ فَدَعَا لِي بِشَرَابٍ ، فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَقُلْتُ :لاَ أُرِيدُ ، قَالَ :صَائِمٌ أَنْتَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :إِذَا عُرِضَ عَلَى أَحَدِكُمْ طَعَامٌ ، أَوْ شَرَابٌ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۲) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت قیس بن حازم کے پاس آیا، انہوں نے میرے لئے کوئی پینے کی چیز منگوائی اور مجھ سے فرمایا کہ اسے پیو، میں نے کہا کہ میں نہیں پینا چاہتا۔ انہوں نے پوچھا کیا تمہارا روزہ ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے یا پینے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ أَجَابَ ، فَإِذَا جَاؤُوا بِالْمَائِدَةِ وَعَلَيْهَا الطَّعَامُ مَدَّ يَدَهُ ، ثُمَّ قَالَ :خُذُوا بِسْمِ اللهِ ، فَإِذَا أَهْوَى الْقَوْمُ كَفَّ يَدَهُ.

(۹۵۳۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو روزے کی حالت میں کھانے کی دعوت دی جاتی تو دعوت قبول فرماتے، جب دستر خوان بچھ جاتا اور اس پر کھانا ہوتا تو اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھاتے اور فرماتے کہ اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرو۔ جب لوگ کھانا شروع کر دیتے تو وہ ہاتھ کھینچ لیتے۔

(۹۵۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا عُرِضَ عَلَى أَحَدِكُمْ طَعَامٌ ، أَوْ شَرَابٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :أُتِيَ أَنَسٌ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ لِي : اُدْنُ ، فَقُلْتُ :لاَ أَطْعَمُ ، فَقَالَ :ما :لاَ أَطْعَمُ ؟ قُلْ :إنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۶) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ قریب آجاؤ۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ میں نہیں کھاؤں گا بلکہ یہ کہو کہ میرا روزہ ہے۔

(۹۵۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ :صَائِمٌ أَنْتَ ؟ فَلْيَقُلْ :إنِّي صَائِمٌ ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَدْعُو لَهُ بِخَيْرٍ ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ :مُرَائِي.

(۹۵۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی سے سوال کیا جائے کہ تمہارا روزہ ہے تو تم جواب میں کہو کہ میرا روزہ ہے۔ مومن اس کے لئے خیر کی دعا کرے گا اور منافق اسے ریا کار کہے گا۔

(۹۵۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَأْكُلُ ، فَقَالَ :اُدْنُ فَكُلْ ، قَالَ :قُلْتُ :إنِّي صَائِمٌ ، قَالَ :فَلَعَلَّك مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ صَائِمٌ وَلَيْسَ بِصَائِمٍ ، قُلْتُ : سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَ :قَدْ كَانَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْك يَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، ثُمَّ يَقُولُ :إنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۸) حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں ابو مجلز کے پاس حاضر ہوا اور وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ قریب آؤ اور کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ حضرت ابو مجلز نے فرمایا کہ شاید آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا روزہ نہیں ہوتا لیکن وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا روزہ ہے! میں نے کہا کہ اللہ پاک ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو ذات تم سے بہتر تھی وہ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ میرا روزہ ہے۔

(٦٣) في الرجل يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ

کیا آدمی روزے کی حالت میں حمام میں داخل ہوسکتا ہے؟

(۹۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ سَلاَّمُ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۳۹) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو روزے کی حالت میں حمام میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔

(۹۵٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ :أَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَأَنَا صَائِمٌ ؟ قَالَ :أَتُحِبُّ أَنْ تَنْظُرَ إلَى عَوْرتك وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :أَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِمِئْزَرٍ ؟ قَالَ :أَتُحِبُّ أَنْ تَنْظُرَ إلَى عَوْرَةِ غَيْرِك وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ.

(۹۵۴۰) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عالیہ سے سوال کیا کہ کیا میں روزے کی حالت میں حمام میں داخل ہو سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ روزہ کی حالت میں کوئی تمہارے ستر کو دیکھے؟ میں نے کہا کہ میں ازار باندھ کر حمام میں داخل ہوتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ روزے کی حالت میں کسی کے ستر کو دیکھو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔

(٩٥٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلِ الْحَمَّامَ وَأَنْتَ صَائِمٌ.

(۹۵۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں حمام میں داخل مت ہو۔

(٦٤) فِي الْهِلاَلِ يُرَى نَهَارًا ، أَيُفْطِرُ أَمْ لاَ

اگر دن کے وقت چاند نظر آجائے تو روزہ توڑ دیا جائے گا یا نہیں؟

(٩٥٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْهِلاَلَ ، هِلاَلَ الْفِطْرِ قَرِيبًا مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَأَفْطَرَ نَاسٌ ، فَأَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، فَذَكَرْنَا لَهُ رُؤْيَةَ الْهِلاَلِ وَإِفْطَارَ مَنْ أَفْطَرَ ، قَالَ : وَأَمَّا أَنَا فَمُتِمٌّ يَوْمِي هَذَا إِلَى اللَّيْلِ.

(۹۵۴۲) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے عید کا چاند ظہر کے وقت دیکھ لیا۔ اس پر کچھ لوگوں نے روزہ افطار کر لیا۔ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ساری بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس روزے کو رات تک پورا کروں گا۔

(٩٥٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْهِلاَلِ يُرَى بِالنَّهَارِ : لاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ مِنْ حَيْثُ يُرَى.

(۹۵۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دن کو چاند نظر آجائے تو اس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک تم اسے اس وقت نہ دیکھ لو جس وقت وہ دیکھا جاتا ہے۔

(٩٥٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : أَفْطَرَ النَّاسُ ، فَأَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ ، فَقُلْتُ : إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلاَلَ نِصْفَ النَّهَارِ ، فَقَالَ : ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾.

(۹۵۴۴) حضرت زبرقان فرماتے ہیں کہ دن کے وقت چاند دیکھ کر لوگوں نے روزہ توڑ دیا۔ میں حضرت ابو وائل کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں نے دن کے وقت چاند دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ روزے کو رات تک پورا کرو۔

(٩٥٤٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ؛ أَنَّ النَّاسَ رَأَوْا هِلاَلَ الْفِطْرِ حِينَ زَاغَتِ

الشَّمْسُ ، فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ :رَآهُ النَّاسُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ :أَمَّا أَنَا فَمُتِمٌّ صِيَامِي إِلَى اللَّيْلِ ، قَالَ :وَرُئِيَ فِي زَمَنِ مَرْوَانَ ، فَتَوَعَّدَ مَرْوَانُ مَنْ أَفْطَرَ ، قَالَ سَعِيدٌ :فَأَصَابَ مَرْوَانُ.

(۹۵۴۵) حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے سورج کی روشنی کم ہونے کے بعد چاند دیکھ لیا۔ اس پر بعض لوگوں نے روزہ توڑ دیا۔ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی لوگوں نے دن کے وقت چاند دیکھ کر روزہ توڑ دیا تھا۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تو اپنا روزہ پورا کروں گا۔ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے کہا کہ مروان کے زمانے میں بھی ایک مرتبہ چاند دن کے وقت نظر آ گیا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ توڑ دیا تھا۔ مروان نے روزہ توڑنے والے کو برا بھلا کہا تھا اور انہیں سرزنش کی تھی۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ مروان نے ٹھیک کیا۔

(٩٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ نَهَارًا فَلاَ تُفْطِرُوا ، فَإِنَّ مَجْرَاهُ فِي السَّمَاءِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ أَهَلَّ سَاعَتَئِذٍ.

(۹۵۴۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم دن کے وقت چاند دیکھ لو تو روزہ نہ توڑو کیونکہ چاند کے چلنے کی جگہ آسمان میں ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ اسی وقت ظاہر ہوا ہو۔

(٩٥٤٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ أَوَّلَ النَّهَارِ فَلاَ تُفْطِرُوا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَأَفْطِرُوا.

(۹۵۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاند کو دن کے ابتدائی حصہ میں دیکھو تو روزہ نہ توڑو اور اگر آخری حصہ میں دیکھو تو روزہ توڑ دو۔

(٩٥٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بِبَلَنْجَرَ ، فَرَأَيْنَا هِلاَلَ شَوَّالٍ يَوْمَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ ضُحًى ، فَقَالَ :أَرِنِيهِ ، فَأَرَيْتُهُ ، فَأَمَرَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا.

(۹۵۴۸) حضرت رکین کے والد فرماتے ہیں کہ ہم مقام بلنجر میں حضرت سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تھے۔ ہم نے انتیس رمضان کو چاشت کے وقت شوال کا چاند دیکھا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ مجھے بھی دکھاؤ۔ میں نے انہیں چاند دکھایا تو انہوں نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دے دیا۔

(٩٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، قَالَ :رُئِيَ الْهِلاَلُ آخِرَ رَمَضَانَ نَهَارًا ، فَوَقَعَ النَّاسُ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ، وَنَفَرٌ مِنَ الأَزْدِ مُعْتَكِفِينَ ، فَقَالُوا :يَا صَالِحُ ، أَنْتَ رَسُولُنَا إِلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَأَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :أَنْتَ مِمَّنْ رَآهُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :أَبَيْنَ يَدَيِ الشَّمْسِ رَأَيْتَهُ ، أَمْ رَأَيْتَهُ خَلْفَهَا ؟ قُلْتُ :لاَ ، بَيْنَ يَدَيْهَا ، قَالَ :فَإِنَّ يَوْمَكُمْ هَذَا مِنْ رَمَضَانَ ، إِنَّمَا رَأَيْتُمُوهُ فِي مَسِيرِهِ ، فَمُرْ

أَصْحَابَكَ يُتِمُّونَ صَوْمَهُمْ وَاعْتِكَافَهُمْ.

(۹۵۴۹) حضرت صالح دہان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان کے آخری دن دوپہر کے وقت چاند نظر آ گیا۔ چاند دیکھ کر لوگ کھانے پینے میں مشغول ہو گئے۔ اس وقت ازد کی ایک جماعت اعتکاف میں بیٹھی تھی۔ انہوں نے کہا اے صالح! آپ جابر بن زید کی طرف ہمارے قاصد بن کر جائیں۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے ساری بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے بھی چاند دیکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے اسے سورج کے سامنے دیکھا ہے یا سورج کے پیچھے؟ میں نے کہا میں نے اسے سورج کے سامنے دیکھا ہے۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ تمہارا آج کا دن رمضان کا دن ہے، تم نے چاند کو اس کی جولان گاہ میں دیکھا ہے۔ اپنے ساتھیوں کو حکم دو کہ روزے اور اعتکاف کو مکمل کریں۔

(۹۵۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ غَائِبًا بِالسَّوَادِ ، فَأَبْصَرُوا الْهِلاَلَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، فَأَفْطَرُوا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّ الْهِلاَلَ إِذَا رُئِيَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، فَإِنَّهُ لِلْيَوْمِ الْمَاضِي ، فَأَفْطِرُوا ، وَإِذَا رُئِيَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، فَإِنَّهُ لِلْيَوْمِ الْجَائِي فَأَتِمُّوا الصِّيَامَ.

(۹۵۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن فرقد دیہاتوں میں روپوش تھے۔ لوگوں نے دن کے آخری حصہ میں چاند دیکھا اور روزہ افطار کرلیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے خط لکھا جس میں فرمایا کہ چاند اگر دن کے شروع میں دیکھا جائے تو گذشتہ دن کا چاند ہے اس پر تم افطار کرلو اور اگر چاند دن کے آخری حصہ میں نظر آئے تو یہ آنے والے دن کا چاند ہے اس پر روزے کو پورا کرو۔

(۹۵۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : إِنْ رُئِيَ هِلاَلُ شَوَّالٍ نَهَارًا ، فَلاَ تُفْطِرُوا ، وَيَتْلُو : ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾.

(۹۵۵۱) حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ اگر دن کے وقت شوال کا چاند نظر آئے تو روزہ نہ توڑو۔ پھر وہ یہ آیت تلاوت کرتے ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

(۹۵۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْهِلاَلَ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ، فَأَتَيْتُ أَبَا بُرْدَةَ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُتِمَّ صَوْمِي.

(۹۵۵۲) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نصف نہار سے پہلے شوال کا چاند دیکھا، میں نے حضرت ابو بردہ کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں روزہ پورا کروں۔

(۹۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ ؛ أَنَّ الأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ نَهَارًا فَلاَ تُفْطِرُوا ، حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلاَنِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهَلاَّهُ بِالأَمْسِ.

(۹۵۵۳) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم مقام خانقین میں تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ بعض

چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں۔ جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو اس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انہوں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا۔

(٦٥) فِي القومِ يَشْهَدُونَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ فِي الْيَوْمِ الْمَاضِي ، مَا يُصْنَعُ ؟

اگر کچھ لوگ گواہی دیں کہ انہوں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا تو کیا کیا جائے؟

(٩٥٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمُومَتِي مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا : أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلاَلُ شَوَّالٍ ، فَأَصْبَحْنَا صِيَاماً ، فَجَاءَ رَكْبٌ آخِرَ النَّهَارِ ، فَشَهِدُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلاَلَ بِالأَمْسِ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا ، وَيَخْرُجُوا إِلَى عِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ. (ابو داؤد ١١٥٠۔ احمد ٥/ ٥٧)

(٩٥٥٤) حضرت ابو عمیر بن انس کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے ایک انصاری چچا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شوال کا چاند رات کو ہمیں نظر نہ آیا اور ہم نے اگلے دن روزہ رکھ لیا۔ دن کے آخری حصے میں کچھ گھڑ سوار آئے اور انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے گواہی دی کہ ہم نے گذشتہ کل چاند دیکھ لیا تھا۔ آپ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ آئندہ کل لوگ عید کی نماز کے لئے عید گاہ آئیں۔

(٩٥٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رُئِيَ هِلاَلُ رَمَضَانَ وَالْمُغِيرَةُ بن شُعْبَةَ عَلَى الْكُوفَةِ ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ ، فَخَرَجَ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى بَعِيرٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(٩٥٥٥) حضرت ابو یعفور کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے۔ وہاں رمضان کا چاند نظر آیا۔ وہ اس دن عید کے لئے تشریف نہیں لائے۔ اگلے دن آئے اور لوگوں کو اونٹ پر خطبہ دیا اور واپس تشریف لے گئے۔

(٩٥٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : شُهِدَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلاَلَ ، فَقَالَ : اُخْرُجُوا إِلَى عِيدِكُمْ مِنَ الْغَدِ ، وَقَدْ مَضَى مِنَ النَّهَارِ مَا شَاءَ اللَّهُ.

(٩٥٥٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گواہی دی گئی کہ لوگوں نے عید کا چاند دیکھ لیا ہے۔ اس وقت دن کا کافی حصہ گذر چکا تھا اس لئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کل عید کی نماز پڑھی جائے گی۔

(٦٦) مَنْ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ شَاهِدٍ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ

جو حضرات چاند کی رؤیت پر ایک آدمی کی گواہی کو بھی کافی سمجھتے تھے

(٩٥٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ ، فَقَالَ : أَتَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا. (ابوداؤد ۲۳۳۴۔ نسائی ۲۴۲۴)

(۹۵۵۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حضور ﷺ کے سامنے (رمضان کا) چاند دیکھنے کی گواہی دی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔

(۹۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفيان ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ فِي الْهِلاَلِ.

(۹۵۵۸) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چاند کے بارے میں ایک آدمی کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(۹۵۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ فِي هِلاَلِ صَوْمٍ ، أَوْ إِفْطَارٍ ، فَلَمْ يَشْهَدْ عَلَى الْهِلاَلِ إِلاَّ رَجُلٌ ، فَأَمَرَهُمُ ابْنُ عُمَرَ فَقَبِلُوا شَهَادَتَهُ.

(۹۵۵۹) حضرت عبدالملک بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رمضان یا شوال کا چاند دیکھا، چاند کے بارے میں صرف ایک آدمی نے گواہی دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی قبول کرنے کا حکم دیا۔

(۹۵۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلاَلَ اللَّيْلَةَ ، قَالَ : تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : يَا بِلاَلُ ، نَادِ فِي النَّاسِ ، فَلْيَصُومُوا غَدًا.

(ترمذی ۶۹۱۔ ابوداؤد ۲۳۳۳)

(۹۵۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی حضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔

(۶۷) من كان يَقُولُ لاَتَجُوزُ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا

(۹۵۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاَنِ وَافِدَانِ أَعْرَابِيَّانِ ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمُسْلِمَانِ أَنْتُمَا ؟ قَالاَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُمَا : أَهْلَلْتُمَا ؟ قَالاَ : نَعَمْ ، فَأَمَرَ النَّاسَ فَفَطِرُوا ، أَوْ صَامُوا. (دارقطنی ۱۶۷)

(۹۵۶۱) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو دیہاتی اکٹھے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم دونوں مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے چاند دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو روزہ رکھنے یا عید منانے کا حکم دے دیا۔

(٩٥٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْهِلاَلِ قَالَ :إِذَا شَهِدَ رَجُلاَنِ ذَوَا عَدْلٍ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ فَأَفْطِرُوا.

(۹۵۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ رؤیت ہلال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر دو عادل آدمی چاند دیکھنے کی گواہی دیں تو عید کرلو۔

(٩٥٦٣) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :أَبَى عُثْمَانُ أَنْ يُجِيزَ شَهَادَةَ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ.

(۹۵۶۳) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کی گواہی کو رؤیت ہلال کے بارے میں قبول نہیں فرمایا۔

(٩٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْهِلاَلَ وَحْدَهُ قَبْلَ النَّاسِ ، قَالَ :لاَ يَصُومُ إِلاَّ مَعَ النَّاسِ ، وَلاَ يُفْطِرُ إِلاَّ مَعَ النَّاسِ.

(۹۵۶۴) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جس نے اکیلے چاند دیکھا ہو فرماتے ہیں کہ وہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے اور لوگوں کے ساتھ عید منائے۔

(٩٥٦٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ شَهِدَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ وَحْدَهُ، قَالَ: لاَ يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ.

(۹۵۶۵) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جس نے اکیلے چاند دیکھا ہو فرماتے ہیں کہ وہ اپنی رؤیت کی طرف توجہ نہ کی جائے گی۔

(٩٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :كُنَّا بِخَانِقِينَ ، فَأَهْلَلْنَا هِلاَلَ رَمَضَانَ ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ :أَنَّ الأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ نَهَارًا فَلاَ تُفْطِرُوا ، إِلاَّ أَنْ يَشْهَدَ رَجُلاَنِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهَلاَّهُ بِالأَمْسِ.

(۹۵۶۶) حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ ہم مقام خانقین میں تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ بعض چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں۔ جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو اس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انہوں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا۔

(۶۸) فی الهلال يُرَى وَبَعْضُ النَّاسِ قَدْ أَكَلَ

اگر چاند اس وقت نظر آیا جب کچھ لوگ کھا چکے تھے تو وہ کیا کریں؟

(۹۵۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سُوَيْدٍ الْفِهْرِيَّ أَفْطَرَ ، أَوْ ضَحَّى قَبْلَ النَّاسِ بِيَوْمٍ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَفْطَرْتَ قَبْلَ النَّاسِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ: إِنَّهُ شَهِدَ عِنْدِي حِزَامُ بْنُ حَكِيمٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: أَوْ أَحَدُ النَّاسِ ، أَوْ ذُو الْيَدَيْنِ: هُوَ.

(۹۵۶۷) حضرت عمرو بن مہاجر فرماتے ہیں کہ محمد بن سوید فہری نے لوگوں سے ایک دن پہلے عید الفطر یا عید الاضحیٰ منائی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے انہیں خط لکھ کر اس کی وجہ پوچھی تو محمد نے ان کی طرف خط لکھا کہ حزام بن حکیم قرشی نے میرے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے انہیں خط لکھا کہ کیا ایک آدمی کی گواہی پر؟ کیا وہ دو آدمیوں کے برابر ہو سکتے ہیں؟

(۹۵۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّ قَوْمًا شَهِدُوا عَلَى هِلَالِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ النَّاسُ ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ ، وَمَنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ.

(۹۵۶۸) حضرت عبد الکریم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں لوگوں نے دن کے وقت چاند دیکھنے کی گواہی دی کہ گذشتہ رات ہم نے چاند دیکھ لیا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ پورا کرے اور جس نے کھالیا وہ باقی دن کھانے پینے سے رکا رہے۔

(۹۵۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَصْبَحَ أَهْلُ مَكَّةَ مُفْطِرِينَ ، أَوْ رَجُلٌ ، أَوْ رَجُلَانِ ، ثُمَّ جَائَهُمْ أَنْ قَدْ رُئِيَ الْهِلَالُ ، فَجَاءَهُمُ الْخَبَرُ بِذَلِكَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، أَوْ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، كَانُوا يَصُومُونَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ، أَوْ يَقْضُونَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ إِنْ شَاؤُوا ، وَلَمْ يُوجِبْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَصُومُوا بَقِيَّتَه.

(۹۵۶۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ اگر مکہ کے کچھ لوگ روزہ دار نہ ہونے کی حالت میں صبح کریں، یا ایک یا دو آدمی روزہ دار نہ ہونے کی حالت میں صبح کریں، پھر کچھ دیر بعد کوئی آدمی آئے اور کہے کہ گذشتہ رات چاند دیکھ لیا گیا تھا، یہ خبر ان کے پاس دن کے ابتدائی یا انتہائی حصہ میں آئی، تو کیا وہ باقی دن روزہ رکھیں یا بعد میں اس روزے کی قضا کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ چاہیں تو کھاتے پیتے رہیں باقی دن میں روزہ رکھنا ان پر ضروری نہیں ہے۔

(۶۹) ما قالوا فِي الصَّائِمِ يُفْطِرُ حِينَ يُمْنِي

اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا

(۹۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: إِذَا أَمْنَى الصَّائِمُ فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۵۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۵۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا أَمْنَى الصَّائِمُ أَفْطَرَ ، قُلْتُ :يُكَفِّرُ كَفَّارَةَ الْمَنِيِّ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۹۵۷۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ میں نے کہا کہ کیا وہ منی نکلنے کا کفارہ دے گا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۹۵۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَبَّلَ ، أَوْ لَمَسَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَمْنَى ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَامِعِ.

(۹۵۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا یا اسے چھوا اور اس کی منی نکل آئی تو یہ جماع کے درجہ میں ہے۔

(۹۵۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَأَمْنَى مِنْ شَهْوَتِهَا ، هَلْ يُفْطِرُ ؟ قَالَ :لاَ ، وَيُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۵۷۳) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی رمضان میں اپنی بیوی کو دیکھے اور شہوت کی وجہ سے اس کی منی نکل آئے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں، وہ اپنے روزے کو پورا کرے۔

(۹۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الصَّائِمِ يُلاَعِبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يُمْذِيَ ، أَوْ يُودِيَ ، قَالَ :لاَ يُوجِبُ عَلَيْهِ الْقَضَاءَ إِلاَّ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلَ.

(۹۵۷۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ملاعبت کی اور اس کی مذی یا ودی نکلی تو اس پر قضاء اس وقت تک واجب نہ ہوگی جب تک وہ چیز نہ نکلے جو غسل کو واجب کرتی ہے یعنی منی۔

(۹۵۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ أَمْنَى الصَّائِمُ أَفْطَرَ.

(۹۵۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۷۰) مَا قَالُوا فِي الصَّائِمِ يَتَوَضَّأُ ، فَيَدْخُلُ الْمَاءُ حَلْقَهُ

اگر وضو کرتے ہوئے روزہ دار کے حلق میں پانی چلا جائے تو کیا حکم ہے؟

(۹۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ مَرَّةً :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :إِنْ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلاَةِ قَضَى ، وَإِنْ كَانَ لِلصَّلاَةِ فَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ.

(۹۵۷۶) حضرت ابن عباس اور حضرت شعبی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر نماز کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے وضو کر رہا تھا تو اس

روزے کی قضا کرے گا۔ اگر نماز کے لئے وضو کر رہا تھا تو اس پر قضا لازم نہیں۔

(۹۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا مَضْمَضَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَدَخَلَ حَلْقَهُ شَيْءٌ لَمْ يَتَعَمَّدْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۵۷۷) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی نے روزے کی حالت میں کلی کی اور اس کے حلق میں بلاقصد پانی چلا گیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔ وہ روزہ پورا کرے گا۔

(۹۵۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الصَّائِمِ يُمَضْمِضُ ، فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ وُضُوءًا وَاجِبًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَإِنْ كَانَ مَضْمَضَ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

(۹۵۷۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کلی کرتے ہوئے روزہ دار کے حلق میں پانی چلا گیا، تو اگر وضو واجب تھا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ اگر وہ کسی اور وجہ سے کلی کر رہا تھا تو وہ روزے کا اعادہ کرے گا۔

(۹۵۷۹) حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ : اسْتَنْثَرْتُ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقِي ، فَلاَ بَأْسَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، لَمْ تَمْلِكْ.

(۹۵۷۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ میں ناک صاف کر رہا تھا کہ پانی میرے حلق میں چلا گیا، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں اس میں کوئی حرج نہیں، تم اس کا اختیار نہیں رکھتے۔

(۹۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الصَّائِمِ يَتَوَضَّأُ فَيَدْخُلُ حَلْقَهُ مِنْ وَضُوئِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۹۵۸۰) حضرت ابراہیم اس روزہ دار کے بارے میں جس کے حلق میں وضو کا پانی چلا جائے فرماتے ہیں کہ اگر اسے روزہ یاد ہو تو وہ قضاء کرے گا اور اگر اسے روزہ یاد نہ ہو تو اس پر کچھ لازم نہیں۔

(۹۵۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ كَانَ صَائِمًا فَتَوَضَّأَ ، فَسَبَقَهُ الْمَاءُ إِلَى حَلْقِهِ ، يُفْطِرُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ.

(۹۵۸۱) حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی روزے سے ہو اور وضو کرتے ہوئے اس کے حلق میں پانی چلا جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں، وہ روزے کو پورا کرے۔

(۷۱) مَا قَالُوا فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ، يُصَامُ ؟

یوم شک کے روزے کے بارے میں، کیا اس دن روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

(۹۵۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ ، وَعُمَرُ يَنْهَيَانِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ

مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۸۲) حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا کرتے تھے جس کے بارے میں شک ہو کہ وہ رمضان کا دن ہے یا نہیں۔

(۹۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الضَّرِيسِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، ثُمَّ أَقْضِيَهُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزِيدَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنه.

(۹۵۸۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ کر اسے بعد میں قضا کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں رمضان میں اس دن کا اضافہ کروں جو اس میں نہیں۔

(۹۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُول : لَوْ صُمْت السَّنَةَ كُلَّهَا لأَفْطَرْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ.

(۹۵۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں پورا سال بھی روزہ رکھوں تو اس دن روزہ نہیں رکھوں گا جس کے بارے میں مجھے شک ہو کہ یہ رمضان کا روزہ ہے یا نہیں۔

(۹۵۸٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ : لَوْ صُمْتُ السَّنَةَ كُلَّهَا ، مَا صُمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۸۵) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں کہ اگر میں پورا سال بھی روزہ رکھوں تو اس دن روزہ نہیں رکھوں گا جس کے بارے میں مجھے شک ہو کہ یہ رمضان کا روزہ ہے یا نہیں۔

(۹۵۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لِسَلَمَةَ بِنْتِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ بِنْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ.

(۹۵۸۶) حضرت بنت حذیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یوم شک کے روزے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۹۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَصْبَحْنَا يَوْمًا بِالْبَصْرَةِ ، وَلَسْنَا نَدْرِي عَلَى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ صَوْمِنَا فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ ، فَأَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ أَخَذَ خزيرة كَانَ يَأْخُذُهَا قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ ، ثُمَّ غَدَوْا ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا السَّوَّارِ الْعَتَكِيَّ فَدَعَا بِغَدَائِهِ ، ثُمَّ تَغَدَّى ، ثُمَّ أَتَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ فَوَجَدْتُهُ مُفْطِرًا.

(۹۵۸۷) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے اور ہمیں ۳۰ شعبان کے دن اس یوم شک کا سامنا کرنا پڑا جس کے بارے میں یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اس دن روزہ ہے یا نہیں ہے۔ چنانچہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ خزیرہ نامی ایک کھانا جو دوپہر کے کھانے سے پہلے کھایا کرتے تھے وہ کھا رہے تھے۔ پھر وہاں موجود سب لوگوں نے کھانا

کھایا۔ پھر میں ابوسوار عدوی کے پاس آیا انہوں نے بھی اپنا کھانا منگوا کر کھایا۔ پھر میں حضرت مسلم بن یسار کے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ ان کا بھی روزہ نہیں تھا۔

(۹۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تَصُمْ إلاَّ مَعَ جَمَاعَةِ النَّاسِ.

(۹۵۸۸) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ لوگوں کی جماعت کے ساتھ ہی روزہ رکھو۔

(۹۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ أَصُومُهُ أَبْغَضُ إلَيَّ مِنْ يَوْمٍ يَخْتَلِفُ النَّاسُ فِيهِ.

(۹۵۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جتنا مجھے اس دن روزہ رکھنا ناپسند ہے جس دن کے بارے میں شک ہو اتنا مجھے کسی اور دن میں روزہ رکھنا ناپسند نہیں۔

(۹۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ ، يُقَالُ لَهَا : حَفْصَةُ ، عَنْ بِنْتٍ أَوْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ ، قَالَتْ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ.

(۹۵۹۰) حضرت حفصہ بنت حذیفہ یا حضرت حفصہ اخت حذیفہ فرماتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یوم شک میں روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

(۹۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعِيزَارِ ، قَالَ : أَتَيْتُ إبْرَاهِيمَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ ، فَقَالَ : لَعَلَّك صَائِمٌ ، لاَ تَصُمْ إلاَّ مَعَ الْجَمَاعَةِ.

(۹۵۹۱) حضرت ابوعیزار کہتے ہیں کہ میں یوم شک کو حضرت ابراہیم کے پاس گیا انہوں نے فرمایا کہ شاید تمہارا روزہ ہے۔ جماعت کے ساتھ روزہ رکھا کرو۔

(۹۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ : أَتَكْرَهُ صَوْمَ آخِرِ يَوْمِ شَعْبَانَ الَّذِي يَلِي رَمَضَانَ؟ قَالَ : لاَ ، إلاَّ أَنْ يُغَمَّى الْهِلاَلُ.

(۹۵۹۲) حضرت داود بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے کہا کہ کیا آپ شعبان کے آخری دن جو رمضان کے ساتھ ملا ہو اس دن روزہ رکھنے کو ناپسند قرار دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر چاند بادلوں میں چھپا ہو تو پھر ٹھیک نہیں۔

(۹۵۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَصُومُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ لِشَهَادَةِ شَاهِدٍ ، أَوْ مَجِيءِ غَائِبٍ ، فَإِنْ جَاءَ ، وَإِلاَّ أَفْطَرَ.

(۹۵۹۳) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کسی گواہ یا آنے والے کے انتظار میں ۳۰ شعبان کو نصف نہار تک روزہ رکھتے اگر کوئی نہ آتا تو روزہ توڑ دیتے۔

(۹۵۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَصُومَ الْيَوْمَ

الَّذِی یُخْتَلَفُ فِیهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۹۴) حضرت سعید بن جبیر یوم شک میں روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّیُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِیٍّ ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ وَنَاسًا مَعَهُ أَتَوْهُمْ بِمَسْلُوخَةٍ مَشْوِیَّةٍ فِی الْیَوْمِ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ، أَوْ لَیْسَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَاجْتَمَعُوا وَاعْتَزَلَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ :تَعَالَ فَكُلْ ، قَالَ :فَإِنِّی صَائِمٌ ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ :إِنْ كُنْت تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ فَتَعَالَ فَكُلْ.

(۹۵۹۵) حضرت ربعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ موجود لوگوں کے پاس یوم شک میں بھنا ہوا گوشت لایا گیا۔ سب لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے لیکن ایک آدمی الگ ہو کر بیٹھ گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ آؤ اور کھاؤ۔ اس نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو آ کر کھاؤ۔

(۹۵۹۶) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ فَقَدْ عَصَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۲۳۲۷۔ دارمی ۱۶۸۲)

(۹۵۹۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جس نے یوم شک میں روزہ رکھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔

(۹۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَیَان ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :مَا مِنْ یَوْمٍ أَبْغَضُ إِلَیَّ أَنْ أَصُومَهُ مِنَ الْیَوْمِ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۹۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مجھے یوم شک سے زیادہ کسی دن روزہ رکھنا ناپسندیدہ نہیں۔

(۹۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِی الْیَوْمِ الَّذِی یَقُولُ النَّاسُ إِنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ، قَالَ :فَقَالَ : لاَ تَصُومَنَّ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ ، فَإِنَّمَا كَانَتْ أَوَّلُ الْفُرْقَةِ فِی مِثْلِ هَذَا.

(۹۵۹۸) حضرت عامر سے یوم شک میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ صرف اس دن روزہ رکھو جس دن کے بارے میں سب لوگ کہیں کہ یہ رمضان کا دن ہے۔ کیونکہ اختلافات کی بنیاد ایسے مسائل سے پڑتی ہے۔

(۹۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :مَا مِنْ یَوْمٍ أَبْغَضُ إِلَیَّ أَنْ أَصُومَهُ ، مِنَ الْیَوْمِ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے یوم شک سے زیادہ کسی دن روزہ رکھنا ناپسندیدہ نہیں۔

(۹۶۰۰) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لِیَتَّقِ أَحَدُكُمْ أَنْ یَصُومَ یَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ ، أَوْ یُفْطِرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، فَإِنْ تَقَدَّمَ قَبْلَ النَّاسِ ، فَلْیُفْطِرْ إِذَا أَفْطَرَ النَّاسُ.

(۹۶۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات سے اجتناب کرو کہ تم شعبان کے کسی دن رمضان سمجھ کر روزہ رکھو اور رمضان کے

کسی دن کا روزہ چھوڑ دو۔ اگر لوگوں سے پہلے روزے شروع بھی کر دیئے تو عید لوگوں کے ساتھ ہی مناؤ۔

(٩٦٠١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(٩٦٠١) حضرت ابو عثمان یومِ شک کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٧٢) فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرے کا بیان

(٩٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي عَقْرَبَ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : أَتَيْنَا ابْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَوَجَدْنَاهُ فَوْقَ الْبَيْتِ ، فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، سَمِعْنَاك تَقُولُ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَقَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ مِنَ النِّصْفِ الآخِرِ ، وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ بَيْضَاءَ لاَ شُعَاعَ لَهَا ، فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ فَوَجَدْتُهَا كَمَا حُدِّثْتُ ، فَكَبَّرْتُ.

(٩٦٠٢) حضرت ابو عقرب اسدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے انہیں کمرے کی چھت پر موجود پایا، ہم نے سنا کہ وہ نیچے اترنے سے پہلے کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے آپ کو سنا کہ آپ نے نیچے اترنے سے پہلے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شبِ قدر رمضان کے دوسرے نصف کے سات دنوں میں ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس رات میں سورج جب طلوع ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے اور کرنوں کے بغیر ہوتا ہے۔ جب میں نے سورج کو دیکھا تو اسے اسی حالت میں پایا جس حالت میں مجھے بتایا گیا تھا، چنانچہ میں نے خوشی سے اللہ کی کبریائی بیان کی۔

(٩٦٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ : اُطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(٩٦٠٣) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(٩٦٠٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ ، فَقَالَ : إِنِّي خَرَجْت وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، لَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ ، وَالسَّابِعَةِ ، وَالْخَامِسَةِ.

(٩٦٠٤) حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شبِ قدر کے بارے میں بتانے کے لئے

باہر تشریف لائے تو دو آدمی لڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے آیا تھا، لیکن فلاں اور فلاں دونوں لڑ رہے تھے، شاید اسی میں خیر ہوگی، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

(۹٦۰۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ ، وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹٦۰۵) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آج کی رات میں تلاش کرو۔ وہ تیئسویں رات تھی۔

(۹٦۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ أَسْأَلَ النَّاسِ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنَا بِهَا ، فَقَالَ : لَوْ أُذِنَ لِي فِيهَا لأَخْبَرْتُكُمْ ، وَلَكِنِ الْتَمِسُوهَا فِي إِحْدَى السَّبْعَيْنِ ، ثُمَّ لاَ تَسْأَلْنِي عَنْهَا بَعْدَ مُقَامِكَ ، أَوْ مُقَامِي هَذَا.

(۹٦۰٦) حضرت ابو مرثد فرماتے ہیں کہ میں جمرۂ وسطیٰ کے پاس حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سب سے زیادہ سوال میں کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! شب قدر انبیاء کے زمانوں میں ہوتی ہے، جب انبیاء دنیا سے تشریف لے جاتے تو یہ رات بھی اٹھالی جاتی تھی، کیا ایسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ شب قدر قیامت تک باقی رہے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر مجھے اس کے بارے میں بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کے بتانے کی اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا۔ البتہ میں اتنا کہوں گا کہ تم اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں سے ایک میں تلاش کرو۔ اب تم مجھ سے اس بارے میں سوال مت کرنا۔

(۹٦۰۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ قَنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عُمَرُ ، وَحُذَيْفَةُ ، وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَشُكُّونَ فِيهَا أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، قَالَ زِرٌّ : فَوَاصِلْهَا.

(۹٦۰۷) حضرت قنان بن عبداللہ نہمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زر سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت حذیفہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ جب رمضان کے تین دن باقی رہ جائیں۔

(۷۳) مَا قَالُوا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ

عشرۂ ذوالحجہ میں رمضان کی قضا کا بیان

(۹۶۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ.

(۹۶۰۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عشرۂ ذوالحجہ میں رمضان کی قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۶۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلاَ يَقْضِيهِ فِي ذِي الْحِجَّةِ ، فَإِنَّهُ شَهْرُ نُسُكٍ.

(۹۶۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس پر رمضان کی قضا واجب ہو وہ عشرۂ ذوالحجہ میں اسے ادا نہ کرے کیونکہ یہ نسک کا مہینہ ہے۔

(۹۶۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ابْدَأْ بِالْفَرِيضَةِ لاَ بَأْسَ أَنْ تَصُومَهَا فِي الْعَشْرِ.

(۹۶۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض کو مقدم رکھو اور عشرۂ ذوالحجہ میں اس کی قضاء کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : يَبْدَأُ بِالْفَرِيضَةِ ، لاَ بَأْسَ أَنْ يَصُومَهَا فِي الْعَشْرِ.

(۹۶۱۱) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ فرض کو مقدم رکھا جائے گا اور عشرۂ ذوالحجہ میں رمضان کے روزوں کی قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقْضِيَ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ.

(۹۶۱۲) حضرت سعید بن مسیب رمضان کے روزوں کی قضا عشرۂ ذوالحجہ میں کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۹۶۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ.

(۹۶۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزں کی قضا عشرۂ ذوالحجہ میں کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۶۱٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : اقْضِ رَمَضَانَ مَتَى شِئْتَ ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۹۶۱۴) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضا جب چاہو کرلو۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے

ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۹۶۱۵) حضرت حسن نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۷٤) مَا قَالُوا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاخْتِلاَفِهِمْ فِيهَا

شبِ قدر اور اس کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف

(۹۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أُتِيتُ فِي رَمَضَانَ وَأَنَا نَائِمٌ فَقِيلَ: إِنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، قَالَ: فَقُمْتُ وَأَنَا نَاعِسٌ فَتَعَلَّقْت بِبَعْضِ أَطْنَابِ فُسْطَاطِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَنَظَرْت فِي اللَّيْلَةِ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ، قَالَ:وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الشَّيْطَانُ يَطْلُعُ مَعَ الشَّمْسِ كُلَّ يَوْمٍ إِلاَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، قَالَ:وَذَلِكَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لاَ شُعَاعَ لَهَا.

(۹۶۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رمضان میں سویا ہوا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آج شبِ قدر ہے۔ میں نیند کی حالت میں بیدار ہوا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی ایک رسی کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے رات کا اندازہ لگایا تو وہ رمضان کی تیئسویں رات تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان شبِ قدر کے علاوہ ہر رات سورج کے ساتھ برآمد ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شبِ قدر کے دن سورج سفید حالت میں بغیر کرنوں کے طلوع ہوتا ہے۔

(۹۶۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ ، وَمُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ ، أَوْ قَالَ :فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ.

(۹۶۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۹۶۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ. (مسلم ۲۱۹۔ احمد ۶/ ۲۰۴)

(۹۶۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۹۶۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ

اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ بِلاَلاً عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۱۹) حضرت صنابحی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تیئس رمضان کی رات ہے۔

(۹۶۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيتُهَا ، فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ ، وِتْرًا.

(۹۶۲۰) حضرت فلتان بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شب قدر دیکھی تھی پھر مجھے بھلادی گئی۔ تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۹۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فِي رَمَضَانَ.

(۹۶۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان میں ہے۔

(۹۶۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِسَبْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوْهَا لِتِسْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوها لإِحْدَى عَشْرَةَ تَبْقَى ، صَبِيحَةَ بَدْرٍ ، فَإِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ كُلَّ يَوْمٍ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ إِلاَّ صَبِيحَةَ بَدْرٍ.

(۹۶۲۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر کو رمضان کی تیئسویں، اکیسویں اور انیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ اور شب قدر کو چودھویں رات کی صبح میں تلاش کرو۔ کیونکہ سورج ہر روز شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، سوائے چودھویں کی صبح کے، کیونکہ اس میں سورج صاف ہوتا ہے اور اس میں کرنیں نہیں ہوتیں۔

(۹۶۲۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۲۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۹۶۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ حَوْطٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ قَالَ : فَمَا تمارى وَلاَ شَكَّ ، قَالَ : لَيْلَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ ، لَيْلَةُ الْفُرْقَانِ لَيْلَةُ الْتَقَى الْجَمْعَانِ.

(۹۶۲۴) حضرت حوط خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بغیر کسی شک کے شب قدر انیسویں رات ہے، جو کہ فرقان کی رات ہے۔ یہ وہ رات ہے جس میں دو لشکر باہم ملے۔

(۹۶۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ مِنْ رَمَضَانَ ؛ لِتِسْعٍ تَبْقَيْنَ ، أَوْ لِسَبْعٍ تَبْقَيْنَ ، أَوْ لِخَمْسٍ ، أَوْ لِثَلاَثٍ ، أَوْ لآخِرِ لَيْلَةٍ.

(۹۶۲۵) حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا آخری رات میں تلاش کرو۔

(۹۶۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيًّا يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْضَاءَ ، تَرَقْرَقُ.

(۹۶۲۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہے، یہ وہی رات ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس رات سورج سفید اور روشن طلوع ہوتا ہے۔

(۹۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ.

(۹۶۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شبِ قدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

(۹۶۲۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَحَوَّلُ فِي لَيَالِي الْعَشْرِ كُلِّهَا.

(۹۶۲۸) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر آخری عشرے کی سب راتوں میں گھومتی ہے۔

(۹۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، ووَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ زِرًّا يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَإِذَا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلْيَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ ، وَلْيُفْطِرْ عَلَى لَبَنٍ ، وَلْيُؤَخِّرْ فِطْرَهُ إِلَى السَّحَرِ.

(۹۶۲۹) حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ جب رمضان کی ستائیسویں رات ہو تو غسل کرو۔ اس رات میں اگر تم میں سے کوئی اپنی افطاری کو سحر تک مؤخر کر سکے تو کر لے، نیز اسے چاہئے کہ اس دن لسی سے افطار کرے۔

(۹۶۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۳۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر تیئسویں رات ہے۔

(۹۶۳۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(۹۶۳۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

(۹۶۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيتُهَا ، أَوْ نَسِيتُهَا ،

فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ ، فِي الْوِتْرِ. (بخاری ۸۱۳۔ ابوداؤد ۱۳۷۷)

(۹۶۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شبِ قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۹٦٣٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُوقِظُ أَهْلَهَا لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان کی تیئسویں رات کو اپنے گھر والوں کو جگایا کرتی تھیں۔

(۹٦٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُشُّ عَلَى أَهْلِهِ مَاءً لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۳۴) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رمضان کی تیئسویں رات کو اپنے گھر والوں پر پانی چھڑکتے تھے۔

(۹٦٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۶۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

(۹٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ بَلْجَةٌ سَمْحَةٌ ، تَطْلُعُ شَمْسُهَا لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ.

(۹۶۳۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شبِ قدر ایک روشن اور چمکدار رات ہے، اس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔

(۷۵) من كان يَجْتَهِدُ إذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ

جو حضرات رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت میں خوب کوشش کیا کرتے تھے

(۹٦٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ أَيْقَظَ أَهْلَهُ وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ ، قِيلَ لأَبِي بَكْرٍ :مَا رَفْعُ الْمِئْزَرِ؟ قَالَ:اعْتِزَالُ النِّسَاءِ.

(۹۶۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ازار کو بلند رکھتے۔ حضرت ابوبکر بن عیاش سے سوال کیا گیا کہ ازار کو بلند رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ خواتین سے کنارہ کشی اختیار کرتے۔

(۹۶۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(۹۶۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے۔

(۹۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وَيُشَمِّرُ فِيهِنَّ.

(۹۶۳۹) حضرت عبد الرحمن بن سابط فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنی خواتین کو جگاتے تھے اور انہیں عبادت کی ترغیب دوسرے لوگوں سے زیادہ دیا کرتے تھے۔

(۹٦٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ كَصَلاَتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ ، فَإِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.

(۹۶۴۰) حضرت عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ رمضان میں اسی طرح معمول کی عبادت کرتے تھے جیسے باقی دنوں میں، البتہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو بہت کوشش فرمایا کرتے تھے۔

(۹٦٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ اجْتِهَادًا ، لاَ يَجْتَهِدُهُ فِي غَيْرِهِ.

(۹۶۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جتنی کوشش فرماتے تھے اتنی اور کسی وقت میں نہ فرماتے۔

(۷٦) من كره صَوْمَ الدَّهْرِ

جن حضرات کے نزدیک "صومِ دہر" (یعنی کچھ کھائے پئے بغیر مسلسل روزے رکھنا) مکروہ ہے

(۹٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، وَأَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالاَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، رَجُلٌ صَامَ الأَبَدَ ؟ قَالَ : لاَ صَامَ ، وَلاَ أَفْطَرَ.

(۹۶۴۲) حضرت عبد اللہ بن شداد اور حضرت ابو میسرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے صوم دہر رکھا اس کا کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نہ روزہ رکھنے والوں میں سے ہے اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں میں سے۔

(۹٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ. (بخاری ۱۹۷۹۔ مسلم ۱۸۷)

(۹۶۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ابد کا روزہ رکھا اس کا روزہ نہ ہوا۔

(٩٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِیِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت رَجُلاً يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ؟ قَالَ : لاَ صَامَ وَلاَ أَفْطَرَ ، أَوْ مَا صَامَ وَلاَ أَفْطَرَ. (مسلم ۸۱۸۔ ابوداؤد ۲۴۱۸)

(۹۶۴۴) حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے صومِ دہر رکھا اس کا کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نہ روزہ رکھنے والوں میں سے ہے اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں میں سے۔

(٩٦٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ الأَبَدَ فَلاَ صَامَ ، وَلاَ أَفْطَرَ. (ابن ماجه ۱۷۰۵۔ طیالسی ۱۱۴۷)

(۹۶۴۵) حضرت عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابد کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ رکھنے والوں میں سے ہے اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں میں سے۔

(٩٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هَكَذَا ، وَطَبَّقَ بِكَفِّهِ.

(۹۶۴۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے صومِ دہر رکھا اس پر جہنم کو یوں بند کیا جائے گا۔ اور انہوں نے اپنی ہتھیلی کو بند کیا۔

(٩٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ يَسَارٍ ، سَمِعَهُ مِنْ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ. (احمد ۴/ ۴۱۴۔ ابن حبان ۳۵۸۴)

(۹۶۴۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

(٩٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت رَجُلاً يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ؟ قَالَ : وَدِدْتُ أَنَّهُ لاَ يَطْعَمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ، قَالَ : ثُلُثَيْهِ ؟ قَالَ : أَكْثَرُ ، قَالَ : نِصْفَهُ ؟ قَالَ : أَكْثَرُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ مَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ : صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

(۹۶۴۸) حضرت عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کوئی آدمی صومِ دہر رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ پورے دہر کا روزہ نہ رکھے۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ اس کے دو تہائی کا رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی زیادہ ہے۔ اس نے کہا کہ نصفِ دہر کا روزہ رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں

ایک ایسی مقدار بتاتا ہوں جس سے اس کے دل کے وساوس اور کھوٹ دور ہو جائیں گے، وہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔

(٩٦٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً يَصُومُ الدَّهْرَ ، فَعَلاَهُ بِالدِّرَّةِ وَجَعَلَ يَقُولُ : كُلْ يَا دَهْرُ ، كُلْ يَا دَهْرُ.

(۹۶۴۹) حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک آدمی صوم دہر رکھتا ہے۔ آپ نے اسے کوڑا مارا اور فرمایا کہ اے دہر! کھاؤ، اے دہر! کھاؤ۔

(٩٦٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : ذُكِرَ لِلشَّعْبِيِّ أَنَّ عُبَيْدًا الْمُكْتِبَ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۶۵۰) حضرت حسن بن عمرو کہتے ہیں کہ حضرت شعبی کو بتایا گیا کہ عبید المکتب صوم دہر رکھتے ہیں۔ حضرت شعبی نے اس کو ناپسند قرار دیا۔

(٩٦٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۹۶۵۱) حضرت سعید بن جبیر سے صومِ دہر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٩٦٥٢) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ سَالِمٌ ، وَالْقَاسِمُ ، وَعُبَيْدُ اللهِ يَصُومُونَ الدَّهْرَ.

(۹۶۵۲) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عبید اللہ دہر کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ.

(۹۶۵۳) حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صومِ دہر رکھا اس کا روزہ نہیں ہوا۔

(٧٧) من رخص فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

جن حضرات نے صومِ دہر کی اجازت دی ہے

(٩٦٥٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ كَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ.

(۹۶۵۴) حضرت اسود صومِ دہر رکھا کرتے تھے۔

(٩٦٥٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ يَصُومُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَغَيْرِهِ.

(۹۶۵۵) حضرت عروہ سفر اور حضر میں صوم دہر رکھا کرتے تھے۔

(٩٦٥٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُهَيْمَةَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ عُثْمَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ إِلاَّ هَجْعَةً مِنْ أَوَّلِهِ.

(۹۶۵۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صوم دہر رکھتے تھے اور رات کو قیام کرتے تھے البتہ رات کے ابتدائی حصہ میں تھوڑا سا سوتے تھے۔

(۹۶۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ سَرَدَ الصَّوْمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَتَيْنِ.

(۹۶۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے دو سال پہلے مسلسل روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۷۸) فی القوم یَرَوْنَ الإِهلاَلَ، وَلاَ یَرَوْنَهُ الآخَرُونَ

اگر کچھ لوگ چاند دیکھیں اور کچھ نہ دیکھیں تو کیا حکم ہے؟

(۹۶۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :ذَكَرُوا بِالْمَدِينَةِ رُؤْيَةَ الْهِلاَلِ وَقَالُوا :إِنَّ أَهْلَ إِسْتَارَةَ قَدْ رَأَوْهُ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ ، وَسَالِمٌ :مَا لَنَا وَلأَهْلِ إِسْتَارَةَ.

(۹۶۵۸) حضرت عبداللہ بن سعید فرماتے ہیں کہ مدینہ میں چاند دیکھنے کا تذکرہ ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ استارہ والوں نے چاند دیکھا ہے۔ حضرت قاسم اور حضرت سالم نے فرمایا کہ ہمارا استارہ والوں کے چاند دیکھنے سے کیا واسطہ؟

(۷۹) فی الرجل يُصْبِحُ وَهُوَ جُنُبٌ يَغْتَسِلُ، وَيُجْزِيهِ صَوْمُهُ

اگر کوئی آدمی حالتِ جنابت میں صبح کرے، پھر غسل کرلے تو اس کا روزہ ہوجائے گا

(۹۶۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ جُنُبًا ، فَيَأْتِيهِ بِلاَلٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلاَةِ ، فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ ، فَأَنْظُرُ إِلَى تَحَدُّرِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِهِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَأَسْمَعُ صَوْتَهُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا ، قَالَ مُطَرِّفٌ :فَقُلْتُ لِعَامِرٍ :فِي رَمَضَانَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، سَوَاءٌ رَمَضَانُ وَغَيْرُهُ. (احمد ۶/ ۲۵۴۔ ابن حبان ۳۴۹۰)

(۹۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں رات گذارتے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے اور نماز کی اطلاع دیتے تو آپ اٹھ کر غسل فرماتے۔ میں آپ کے سر مبارک سے ٹپکتا پانی دیکھتی تھی۔ پھر آپ تشریف لے جاتے اور میں فجر کی نماز میں آپ کی آواز سنتی تھی۔ پھر آپ روزہ رکھتے۔ حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے کہا کہ یہ رمضان میں ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، رمضان اور غیر رمضان میں ایسا ہوتا تھا۔

(۹۶۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ ، ثُمَّ يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(بخاری ۱۹۲۵۔ ترمذی ۷۷۹)

(۹۶۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں صبح فرماتے، پھر غسل کرتے، پھر روزے کو پورا فرماتے تھے۔

(۹٦٦١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَخْرُجُ مِنْ مُغْتَسَلِهِ ، فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ، وَيَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ. (نسائی ۲۹۸۱۔ احمد ۶/ ۲۰۳)

(۹۶۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں صبح فرماتے، پھر غسل کرتے، غسل فرما کر آپ باہر نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر آپ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلاَمٍ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَمْضِي عَلَى صَوْمِهِ. (مسلم ۸۰۔ احمد ۶/ ۳۰۶)

(۹۶۶۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بغیر احتلام کے حالت جنابت میں صبح فرماتے تھے، پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔

(۹٦٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ :إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلاَمٍ ، ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا. (احمد ۶/ ۳۱۳۔ ابن حبان ۳۴۸۶)

(۹۶۶۳) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بغیر احتلام کے حالت جنابت میں صبح فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

(۹٦٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مِرْدَاسٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :إِنِّي أَصْبَحْتُ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَأُتِمُّ صَوْمِي ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَصْبَحْتَ فَحَلَّ لَكَ الصَّلاَةُ ، وَحَلَّ لَكَ الصِّيَامُ ، اغْتَسِلْ وَأَتِمَّ صَوْمَكَ.

(۹۶۶۴) حضرت اسود بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مرداس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے حالت جنابت میں صبح کی ہے۔ کیا میں روزے کو پورا کروں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے صبح کی، تمہارے لئے نماز بھی حلال اور روزہ بھی حلال ہے، تم غسل کرو اور روزے کو پورا کرو۔

(۹٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ ، قَالَ :تَدَارَأَ رَجُلاَنِ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَجُلٍ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَانْطَلَقَا إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا ، فَسَأَلَهُ أَحَدُهُمَا فَقَالَ : أَيَصُومُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ :وَإِنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ ، قَالَ :وَإِنْ نَامَ مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ :

وَإِنْ نَامَ مُتَعَمِّدًا.

(۹۶۶۵) حضرت ابوعطیہ وادعی کہتے ہیں کہ مسجد میں دو آدمیوں کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہوا جو حالت جنابت میں صبح کرے۔ وہ دونوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ ان میں سے ایک نے سوال کیا کہ کیا وہ روزہ رکھے گا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کے ساتھ یہ صورت پیش آئے؟ انہوں نے فرمایا کہ خواہ کسی عورت کے ساتھ یہ صورت پیش آئے۔ اس نے کہا کہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، خواہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرے۔

۹۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۹۶۶۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

۹۶۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَصْبَحَ الرَّجُلُ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَرَادَ أَنْ يَصُومَ ، فَلْيَصُمْ إِنْ شَاءَ.

(۹۶۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے حالت جنابت میں صبح کی اور وہ روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔

۹۶۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنُبٌ ، قَالُوا : يَمْضِي عَلَى صَوْمِهِ.

(۹۶۶۸) حضرت ابو ہریرہ، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے حالت جنابت میں صبح کی تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

۹۶۶۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : لَوْ أَصْبَحْتُ جُنُبًا مِنِ امْرَأَتِي لَصُمْتُ.

(۹۶۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی سے جماع کرنے کی وجہ سے جنبی ہو جاؤں اور اسی حال میں صبح کروں تو میں روزہ رکھوں گا۔

۹۶۷۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ، وَأُمُّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. (بخاری ۱۹۳۱۔ ترمذی ۷۷۹)

(۹۶۷۰) حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے ازدواجی ملاقات کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح کرتے تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔

۹۶۷۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَوْ نَادَى الْمُنَادِي وَأَنَا بَيْنَ

رِجْلَيْهَا لَقُمْتُ فَأَتْمَمْتُ الصِّيَامَ ، صِيَامَ رَمَضَانَ كَانَ ، أَوْ غَيْرَهُ.

(۹۶۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اعلان کرنے والا صبح کا اعلان کردے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی ملاقات میں مشغول ہوں تو میں اٹھ جاؤں گا اور روزے کو پورا کروں گا خواہ یہ رمضان کا روزہ ہو یا کوئی دوسرا۔

(۹۶۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُجْزِيهِ فِي التَّطَوُّعِ ، وَيَقْضِيهِ فِي الْفَرِيضَةِ.

(۹۶۷۲) حضرت منصور اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حالت جنابت میں روزہ رکھنا نفل میں تو جائز ہے البتہ فرض میں اس روزے کی قضا کرے گا۔

(۹۶۷۳) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۶۷۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ اس پر قضاء لازم ہے۔

(۹۶۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَجَعَ عَنْ فُتْيَاهُ ؛ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَلاَ صَوْمَ لَهُ.

(۹۶۷۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس فتوے سے رجوع کرلیا تھا کہ جس شخص نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں ہوا۔

(۹۶۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ طَاوُوس يَذْكُرُ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِنْ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ حَتَّى يُصْبِحَ ، فَإِنَّهُ يُتِمُّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَيَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَيْقِظْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بَدَلٌ.

(۹۶۷۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ماہ رمضان میں جنابت کا شکار ہوا، اب اگر وہ بیدار رہا اور اس نے صبح تک غسل نہ کیا تو وہ اس دن بھی روزے کو پورا کرے اور اس دن کے بدلے روزہ رکھے۔ اگر وہ صبح ہونے کے بعد بیدار ہوا تو اس پر بدل لازم نہیں۔

(۹۶۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، وَأَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَأَنَا بَيْنَ رِجْلَيِ امْرَأَتِي ، لاَغْتَسَلْتُ ثُمَّ صُمْتُ.

(۹۶۷۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن اذان دے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع میں مشغول ہوں تو میں غسل کر کے روزہ رکھ لوں گا۔

(۹۶۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ أَدْرَكَنِي النِّدَاءُ وَأَنَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا لَصُمْتُ ، أَوْ قَالَ : مَا أَفْطَرْتُ.

(۹۶۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن اذان دے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع میں مشغول ہوں تو میں غسل کر کے روزہ رکھ لوں گا۔

(۸۰) ما قالوا فِي الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ ، مَنْ نَهَى عَنْهُ

جن حضرات نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے

(۹۶۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاصَلْنَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَوْ أَنَّ الشَّهْرَ مُدَّ لِي لَوَاصَلْتُ وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. (بخاری ۱۹۶۱۔ ترمذی ۷۷۸)

(۹۶۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنا شروع کیا۔ اس پر ہم نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیا۔ جب اس بات کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایک ماہ تک صوم وصال رکھنا چاہوں تو رکھ سکتا ہوں پھر شدت اختیار کرنے والے اپنی شدت کو چھوڑ دیں گے۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّاسَ فَوَاصَلُوا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَظَلُّ عِنْدَ رَبِّي فَيُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي. (بخاری ۱۹۶۵۔ مسلم ۷۷۵)

(۹۶۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا، یہ بات لوگوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ ، فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّكَ تُوَاصِلُ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. (مسلم ۵۶۔ احمد ۲/ ۱۴۳)

(۹۶۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صوم وصال رکھا تو لوگوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیا۔ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا تو کسی نے کہا کہ آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ ، وَهَذِهِ أُخْتِي تُوَاصِلُ ، وَأَنَا أَنْهَاهَا.

(بخاری ۱۹۶۳۔ ابو داؤد ۲۳۵۳)

(۹۶۸۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال سے منع فرمایا ہے۔ یہ میری بہن صومِ وصال رکھتی ہے اور میں اسے منع کرتا ہوں۔

(۹۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ إِلَى السَّحَرِ. (طبرانی ۱۸۵۔ احمد ۱/ ۹۱)

(۹۶۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری تک وصال کا روزہ رکھا۔

(۹۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ ، وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ.

(۹۶۸۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال سے منع فرمایا اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے سے بھی منع فرمایا۔ آپ نے یہ ممانعت اپنے صحابہ پر شفقت کرتے ہوئے فرمائی۔

(۹۶۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ تُوَاصِلُ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَمِنَ السَّحَرِ إِلَى السَّحَرِ.

(۹۶۸۴) حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں رات گذارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ اگر تم نے صومِ وصال رکھنا ہی ہے تو سحری سے سحری تک رکھو۔

(۹۶۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ ، فَقَالُوا : إِنَّكَ تُوَاصِلُ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ، أَوْ نَحْوَ هَذَا

(۹۶۸۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال سے منع فرمایا تو لوگوں نے کہا کہ آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۸٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ أُوَاصِلُ أَبَدًا.

(۹۶۸٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کبھی صومِ وصال نہیں رکھوں گا۔

(۹۶۸۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی جَنَابٍ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : لاَ وِصَالَ فِی صِیَامٍ.

(۹۶۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزے میں وصال نہیں ہے۔

(۹۶۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِی زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُہُ یَقُولُ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : إیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالُوا : إنَّک تُوَاصِلُ یَا رَسُولَ اللہِ ، قَالَ : لَسْتُمْ فِی ذَلِکُمْ مِثْلِی ، إنِّی أَبِیتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَیَسْقِینِی ، فَاکْلَفُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِیقُونَ.

(بخاری ۱۹۶۶۔ احمد ۲/ ۲۳۱)

(۹۶۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ صومِ وصال سے بچو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ بھی تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں اس طرح رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ تم ان اعمال کا خود کو مکلف بناؤ جن کی طاقت رکھتے ہو۔

(۹۶۸۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ قُدَامَةَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : (ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّیَامَ إلَی اللَّیْلِ) مَعْنَاهَا عَلَی أَنَّهَا کَرِهَتِ الْوِصَالَ.

(۹۶۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّیَامَ إلَی اللَّیْلِ﴾ کا معنی ہے کہ صومِ وصال مکروہ ہے۔

(۸۱) من رخص فِی الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے صومِ وصال کی اجازت دی ہے

(۹۶۹۰) حَدَّثَنَا إسْمَاعِیلُ بْنُ إبْرَاهِیمَ ، عَن دَاوُدَ ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ ؛ أَنَّہُ قَالَ فِی الْوِصَالِ فِی الصِّیَامِ : قَالَ اللَّہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی : (ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّیَامَ إلَی اللَّیْلِ) ، فَإِذَا جَاءَ اللَّیْلُ فَهُوَ مُفْطِرٌ ، ثُمَّ إنْ شَاءَ صَامَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَکَ.

(۹۶۹۰) حضرت ابو العالیہ صومِ وصال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّیَامَ إلَی اللَّیْلِ﴾ پس اس آیت کی روشنی میں جب رات آئے تو اس کا روزہ پورا ہو گیا اب اگر وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔

(۹۶۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ أَبِی نُعْمٍ یُوَاصِلُ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا حَتَّی نَعُودَهُ.

(۹۶۹۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی نعم نے پندرہ دن تک وصال کا روزہ رکھا۔ پھر ہم نے انہیں اس سے روک دیا۔

(٩٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ صَبِيحَةَ خَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الشَّهْرِ ، وَهُوَ مُوَاصِلٌ.

(۹۶۹۲) حضرت ابونوفل بن ابی عقرب فرماتے ہیں کہ میں مہینے کی پندرہ تاریخ کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ صوم وصال سے تھے۔

(۸۳) ما قالوا فِي الشَّهْرِ ، كَمْ هُوَ يَوْمًا ؟

ایک مہینے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟

(٩٦٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الأُخْرَى ، ثُمَّ قَالَ : الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ، ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا. (مسلم ۷۶۴ـ احمد ۱/ ۱۸۴)

(۹۶۹۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہوتا ہے، مہینہ اس طرح ہوتا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ ایک انگلی کم رکھی۔

(٩٦٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ شَهْرًا ، فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَمَّ ، وَقَدْ بَرَرْتَ.

(۹۶۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک اپنی ازواج سے دور رہے، جب انتیس دن گذر گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ مہینہ گذر چکا ہے اور آپ نے قسم کو پورا کر دیا۔

(٩٦٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ؟ قُلْنَا : مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُونَ يَوْمًا ، وَبَقِيَتْ ثَمَانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ مَضَتْ ثِنْتَانِ وَعِشْرُونَ ، وَبَقِيَتْ سَبْعٌ ، الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّهْرُ هَكَذَا ، وَالشَّهْرُ هَكَذَا ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَأَمْسَكَ وَاحِدَةً.

(احمد ۲/ ۲۵۱ـ ابن حبان ۳۴۵۰)

(۹۶۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینے کے کتنے دن گذر گئے؟ ہم نے کہا کہ بائیس دن گذر گئے اور آٹھ باقی رہ گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ بائیس دن گذر گئے اور سات دن باقی رہ گئے۔ اَلْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ یوں ہوتا ہے، مہینہ یوں ہوتا ہے۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی اور ایک مرتبہ

رک گئے۔

(۹۶۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : حَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ أَقْسَمَ شَهْرًا ، فَصَعِدَ عُلية ، فَلَمَّا كَانَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ جَائَهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : انْزِلْ ، فَقَدْ تَمَّ الشَّهْرُ.

(۹۶۹۶) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور اونچے کمرے میں تشریف لے گئے۔ جب انتیس دن گذر گئے تو حضرت جبریل حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک مہینہ گذر گیا آپ نیچے تشریف لے آئیں۔

(۹۶۹۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ ، الشَّهْرُ هَكَذَا ، وَهَكَذَا ، وَهَكَذَا ، وَعَقَدَ الإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ؟ وَالشَّهْرُ هَكَذَا ، وَهَكَذَا ، وَهَكَذَا ، يَعْنِي : تَمَامَ الثَّلاَثِينَ.

(بخاری ۱۹۱۳۔ مسلم ۷۶۱)

(۹۶۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ایک ان پڑھ امت ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ میں انگوٹھے سے گرہ بنائی۔ (یعنی انتیس تک گنوایا) پھر فرمایا کہ مہینہ اتنا ہوتا ہے اتنا ہوتا ہے اتنا ہوتا ہے۔ اس مرتبہ آپ نے پورے تیس تک گنوایا۔

(۹۶۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الشَّهْرُ هَكَذَا ، وَهَكَذَا ، وَهَكَذَا ، ثُمَّ نقص إبْهَامَهُ ، يَعْنِي : تِسْعًا وَعِشْرِينَ. (مسلم ۷۵۹۔ ابوداؤد ۲۳۱۴)

(۹۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ مہینہ اتنا ہوتا ہے، اتنا اور اتنا۔ تیسری مرتبہ آپ نے اپنے انگوٹھے کو شمار نہ کیا۔ یعنی انتیس تک گنوایا۔

(۹۶۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا ، فَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ ، ثُمَّ نَزَلَ فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّك آلَيْتَ شَهْرًا ؟ فَقَالَ : إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ. (بخاری ۱۹۱۱)

(۹۶۹۹) حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینے کا ایلاء کیا اور اپنے اونچے کمرے میں تشریف لے گئے۔ پھر آپ انتیس دن بعد نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کا ایلاء کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(۹۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ ، الشَّهْرُ كَذَا ، وَكَذَا ، وَضَرَبَ

بِيَدِهِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ نَقَصَ وَاحِدَةً. (احمد ۲/ ۱۲۹)

(۹۷۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم ایک ان پڑھ امت ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے ایک انگلی کم کی۔ یعنی انتیس تک گنوایا۔

(۹۷۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ، ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ ، وَطَبَّقَ الثَّالِثَةَ ، وَقَبَضَ الإِبْهَامَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :غَفَرَ اللَّهُ لأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّمَا هَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ شَهْرًا ، فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّك آلَيْتَ شَهْرًا ؟ فَقَالَ :وَإِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ. (احمد ۲/ ۳۱)

(۹۷۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دو مرتبہ پورا پورا کھولا اور تیسری مرتبہ انگوٹھے کو بند رکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سنی تو فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے۔ دراصل رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک کے لئے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا تھا۔ آپ انتیس دن بعد تشریف لے آئے تو لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک مہینے کا ایلاء کیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(۹۷۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :شَهْرٌ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ، وَشَهْرٌ ثَلاَثُونَ.

(۹۷۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کوئی تیس دن کا۔

(۹۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : الشُّهُور ؛ شَهْرٌ ثَلاَثُونَ ، وَشَهْرٌ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

(۹۷۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ کبھی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن کا۔

(۹۷۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:رَمَضَانُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

(۹۷۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان انتیس دن کا ہے۔

(۹۷۰٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :صُمْنَا رَمَضَانَ فِي عَهْدِ عَلِيٍّ عَلَى غَيْرِ رُؤْيَةٍ ، ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ أَمَرَنَا أَنْ نَقْضِيَ يَوْمًا.

(۹۷۰۵) حضرت ولید بن عتبہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چاند دیکھے بغیر رمضان میں اٹھائیس دن روزے

رکھے۔ عید الفطر کے دن انہوں نے ہمیں ایک روزے کی قضا کا حکم دیا۔

(۹۷۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا صُمْنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلاَثِينَ.

(۹۷۰۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رمضان کے ہم نے کم از کم انتیس اور زیادہ سے زیادہ تیس روزے رکھے ہیں۔

(۸۳) مَا ذُكِرَ فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

اگر کوئی روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کھائے تو روزہ دار کو کیا ملتا ہے؟

(۹۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُلَيْلٍ ، قَالَ : الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ ، سَبَّحَتْ مَفَاصِلُهُ.

(۹۷۰۷) حضرت یزید بن خلیل کہتے ہیں کہ اگر کوئی روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کھائے تو اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں۔

(۹۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا : لَيْلَى ، عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ، قَالَتْ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ ، فَكَانَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ صِيَامًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ. (ترمذی ۷۸۶۔ احمد ۶/ ۳۶۵)

(۹۷۰۸) حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ کے پاس موجود ایک شخص کا روزہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کوئی کھاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(۹۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ سَبَّحَتْ مَفَاصِلُهُ.

(۹۷۰۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کھائے تو اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں۔

(۹۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ.

(۹۷۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب روزہ دار کے پاس کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(٨٤) من قَالَ لاَ اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ

جن حضرات کے نزدیک بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا

(۹۷۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْمُعْتَكِفُ عَلَيْهِ الصَّوْمُ.

(۹۷۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معتکف پر روزہ لازم ہے۔

(۹۷۱۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَائِشَةَ ، قَالاَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ ، وَقَالَ عَلِيٌّ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ : لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ ، إِلاَّ أَنْ يَفْرِضَهُ هُوَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۱۳) حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس پر روزہ اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ خود اپنے اوپر فرض نہ کرے۔

(۹۷۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصوم

(۹۷۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۹۷۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۹۷۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : الْمُعْتَكِفُ لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ ذَلِكَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۱۶) حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس پر روزہ اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ خود اپنے اوپر فرض نہ کرے۔

(۹۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الصَّوْمُ عَلَيْهِ وَاجِبٌ.

(۹۷۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معتکف پر روزہ لازم ہے۔

(۹۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۱۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ يُرَى اعْتِكَافٌ إِلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : عَلَى الْمُعْتَكِفِ الصَّوْمُ ، وَإِنْ لَمْ يَفْرِضْهُ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے خواہ وہ اپنے اوپر واجب نہ کرے۔

(۹۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَوْجَبَ ذَلِكَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معتکف پر اس وقت تک روزہ واجب نہیں جب تک وہ خود اپنے اوپر واجب نہ کرے۔

(۹۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْل قَوْلِ إبْرَاهِيمَ.

(۹۷۲۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۷۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۲۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۸۵) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفِ ، مَا لَهُ إِذَا اعْتَكَفَ مِمَّا يَفْعَلُهُ ؟

معتکف کون کون سے اعمال کرسکتا ہے اور کون سے نہیں کرسکتا؟

(۹۷۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ فَلْيَشْهَدِ الْجُمُعَةَ ، وَلْيَعُدِ الْمَرِيضَ ، وَلْيَحْضُرِ الْجِنَازَةَ ، وَلْيَأْتِ أَهْلَهُ ، وَلْيَأْمُرْهُمْ بِالْحَاجَةِ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۹۷۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اعتکاف میں بیٹھے تو اسے چاہئے کہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہو، مریض کی عیادت کرے، جنازہ میں شریک ہو، کھڑے کھڑے اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور ضروریات پوری کرلے۔

(۹۷۲۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيُجِيبُ الإِمَامَ.

(۹۷۲۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ پڑھ سکتا ہے، مریض کی عیادت کرسکتا ہے اور امام کے بلانے پر جائے گا۔

(۹۷۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا عَمْرَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ كَانَتْ لاَ تَعُودُ الْمَرِيضَ مِنْ أَهْلِهَا وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ ، إِلاَّ وَهِيَ مَارَّةٌ.

(۹۷۲۶) حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اعتکاف کی حالت میں چلتے چلتے ہی اپنے اہل میں سے کسی مریض کی عیادت کیا کرتی تھیں۔

(۹۷۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَشْهَدُ الْجِنَازَةَ ، وَيَخْرُجُ إِلَى الْحَاجَةِ ، وَيُجِيبُ الإِمَامَ ، وَذَلِكَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ ارسل إِلَيْهِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمْ يَأْتِهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ.

(۹۷۲۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہوگا، مریض کی عیادت کرے گا، جنازہ میں شریک ہوگا، ضرورت کے لئے جائے گا، امام کے بلانے پر جائے گا۔ یہ بات انہوں نے اس لئے فرمائی کہ انہوں نے حضرت عمرو بن حریث کو بلایا تھا، وہ اعتکاف میں ہونے کی وجہ سے نہیں آئے تو حضرت سعید بن جبیر نے ان کی طرف یہ بات لکھ بھیجی جس پر وہ آگئے تھے۔

(۹۷۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَشْتَرِطَ هَذِهِ الْخِصَالَ وَهِيَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ ؛ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ ، وَأَنْ يَتْبَعَ الْجِنَازَةَ ، وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ.

(۹۷۲۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف معتکف کے ان عادات کو شرط قرار دیئے بغیر پسند فرماتے تھے: مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے پیچھے جانا، جمعہ کی نماز ادا کرنا۔

(۹۷۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَخْرُجُ إِلَى الْغَائِطِ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ ، وَيَقُومُ عَلَى الْبَابِ.

(۹۷۲۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ معتکف رفع حاجت کے لئے باہر جاسکتا ہے، مریض کی عیادت کرسکتا ہے، جمعہ کی نماز کے لئے جاسکتا ہے لیکن وہ دروازے میں کھڑا ہوگا۔

(۹۷۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَأْتِي الْجُمُعَةَ.

(۹۷۳۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ کے لئے جاسکتا ہے۔

(۹۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَقُومُ مَعَ الرَّجُلِ فِي الطَّرِيقِ يُسائله.

(۹۷۳۱) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ معتکف مریض کی عیادت کرے گا، جمعہ کی نماز ادا کرے گا اور راستے میں کسی آدمی کے ساتھ کھڑے ہوکر بات چیت کرسکتا ہے۔

(۹۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَأْتِي الْغَائِطَ ، وَيَتْبَعُ الْجِنَازَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ.

(۹۷۳۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ معتکف رفع حاجت کے لئے باہر جاسکتا ہے، جنازے کے پیچھے جاسکتا ہے اور مریض کی عیادت کرسکتا ہے۔

(۹۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَحْضُرُ

الْجِنَازَةَ ، قَالَ مَرَّةً :وَيُجِيبُ الإِمَامَ.

(۹۷۳۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا، جنازہ پڑھے گا اور امام کے بلانے پر جائے گا۔

(۹۷۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أخبرنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا لَمْ يَدْخُلِ الْبَيْتَ ، إِلاَّ لِحَاجَةٍ.

(بخاری ۲۰۲۹۔ احمد ۶/ ۲۳۵)

(۹۷۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں بیٹھتے تو صرف کسی ضرورت کے لئے ہی گھر آیا کرتے تھے۔

(۹۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَمُرُّ بِالْمَرِيضِ مِنْ أَهْلِهَا وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ ، فَلاَ تَعْرِضُ لَهُ.

(۹۷۳۵) حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حالت اعتکاف میں اپنے متعلقین میں سے کسی مریض کے پاس سے گذرتیں تو اس کی طرف متوجہ نہ ہوتی تھیں۔

(۹۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالاَ :الْمُعْتَكِفُ لاَ يَشْهَدُ جِنَازَةً ، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا.

(۹۷۳۶) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ معتکف نہ جنازے میں شریک ہوگا اور نہ مریض کی عیادت کرے گا۔

(۹۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:لاَ يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا، وَلاَ يُجِيبُ دَعْوَةً.

(۹۷۳۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ معتکف نہ جنازے میں شریک ہوگا، نہ مریض کی عیادت کرے گا اور نہ ہی کسی کے بلانے پر جائے گا۔

(۹۷۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْمُعْتَكِفُ لاَ يَتْبَعُ جِنَازَةً ، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا.

(۹۷۳۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ معتکف نہ جنازے کے ساتھ جائے گا اور نہ مریض کی عیادت کرے گا۔

(۹۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ يُجِيبُ دَعْوَةً ، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا ، وَلاَ يَحْضُرُ جِنَازَةً.

(۹۷۳۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ معتکف نہ کسی کے بلانے پر جائے گا، نہ مریض کی عیادت کرے گا اور نہ ہی جنازے میں شریک ہوگا۔

(۸٦) ما يستحب لِلْمُعْتَكِفِ مِنَ السَّاعَاتِ أَنْ يَدْخُلَ

معتکف کے لئے کس وقت اعتکاف کی جگہ داخل ہونا مستحب ہے

(٩٧٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِى يَعْتَكِفُ فِيهِ.

(مسلم ۸۳۱۔ ابو داؤد ۲۴۵٦)

(۹۷۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ تشریف لے جاتے جہاں آپ نے اعتکاف کرنا ہوتا تھا۔

(٩٧٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ الرَّجُل أَنْ يَعْتَكِفَ ، فَلْتَغْرُبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِى يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۹۷۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اعتکاف کرنا ہو تو اس کو چاہئے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد پہنچ جائے۔

(۸۷) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفِ يَأْتِي أَهْلَهُ بِالنَّهَارِ

کیا معتکف دن کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آ سکتا ہے؟

(٩٧٤٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُعْتَكِفِ يَشْتَرِطُ أَنْ يَعْتَكِفَ بِالنَّهَارِ وَيَأْتِيَ أَهْلَهُ بِاللَّيْلِ ، قَالَ : لَيْسَ هَذَا بِاعْتِكَافٍ.

(۹۷۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر معتکف شرط رکھے کہ وہ دن کے وقت اعتکاف کرے اور رات کو اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ تو یہ اعتکاف نہیں ہے۔

(٩٧٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَشْتَرِطَ أَنْ يَتَعَشَّى فِي أَهْلِهِ وَيَتَسَحَّرَ.

(۹۷۴۳) حضرت قتادہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ معتکف رات کا کھانا اور سحری اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانے کی شرط لگائے۔

(٩٧٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ اشْتَرَطَ أَنْ يَتَعَشَّى فِي أَهْلِهِ ، وَلاَ يَدْخُلُ ظِلَّهُ ، وَلَكِنْ يُؤْتَى بِعَشَائِهِ فِي فِنَاءِ دَارِهِ.

(۹۷۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ معتکف اگر چاہے تو رات کا کھانا اپنے گھر والوں کے ساتھ کھائے، وہ اپنے گھر کے سائے والی جگہ نہ جائے گا بلکہ اس کا کھانا گھر کے صحن میں لایا جائے گا۔

(٩٧٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَعْتَكِفُ فِيهِ سَاعَةً.

(۹۷۴۵) حضرت یعلی بن امیہ اپنے ساتھی سے کہتے کہ چلو مسجد چلیں اور پھر وہاں تھوڑی دیر کا اعتکاف فرماتے۔

(٨٨) من كره لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَدْخُلَ سَقْفًا

جن حضرات نے معتکف کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ چھت کے نیچے جائے

(٩٧٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ضَرَبَ خِبَاءً ، أَوْ فُسْطَاطًا فَقَضَى فِيهِ حَاجَتَهُ ، وَلاَ يَأْتِي أَهْلَهُ ، وَلاَ يَدْخُلُ سَقْفًا.

(۹۷۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اعتکاف کرنا چاہتے تو اپنے لئے ایک خیمہ بنا لیتے، اسی میں اپنی ضروریات پوری فرماتے۔ پھر نہ اپنے گھر والوں کے پاس آتے اور نہ چھت کے نیچے جاتے۔

(٩٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى قَوْمًا اعْتَكَفُوا فِي الْمَسْجِدِ ، وَقَدْ سَتَرُوا فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : إِنَّمَا نَسْتُرُهُ عَلَى طَعَامِنَا ، قَالَ : فَاسْتُرُوهُ ، فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَاهْتِكُوهُ.

(۹۷۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے مسجد میں اعتکاف کے لئے پردے لگائے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کیا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے کھانا کھانے کے لئے پردے لگائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کھانا کھانے کے لئے پردے لگاؤ جب کھانا کھا چکو تو پردے ہٹا دو۔

(٩٧٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْمُعْتَكِفُ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا مُسَقَّفًا.

(۹۷۴۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ معتکف چھت والے کمرے میں داخل نہیں ہوگا۔

(٩٧٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ سَقْفًا.

(۹۷۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معتکف چھت کے نیچے نہیں آئے گا۔

(٩٧٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ دَارًا.

(۹۷۵۰) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ وہ گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

(٩٧٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا.

(۹۷۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ کمرے میں داخل نہیں ہوگا۔

(۹۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا.

(۹۷۵۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کمرے میں داخل نہیں ہوگا۔

(۸۹) من اعتكف فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ وَمَنْ فَعَلَهُ

جن حضرات نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا

(۹۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ؛ أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۳) حضرت ابوقلابہ نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ فَعَلَهُ.

(۹۷۵۴) حضرت ابوقلابہ نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷۵٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۵) حضرت سعید بن جبیر نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۶) حضرت سعید بن جبیر نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّهُ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۷) حضرت ہمام بن حارث نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالاعْتِكَافِ فِي مَسَاجِدِ الْقَبَائِلِ.

(۹۷۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قبیلوں کی مسجدوں میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۷٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدٍ يُصَلَّى فِيهِ.

(۹۷۵۹) حضرت ابوسلمہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ اس مسجد میں اعتکاف کیا جائے جس میں نماز پڑھی جاتی ہے۔

(۹۷٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ؛ أَنَّ أَبَا الأَحْوَصِ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۶۰) حضرت ابواحوص نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۶۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کرلے۔

(۹۰) من قَالَ لاَ اعْتِكَافَ ، إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوتا ہے

(۹۷٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ حُذَيْفَةُ إلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ: أَلاَ أُعْجِبُكَ مِنْ قَوْمٍ عُكُوفٍ بَيْنَ دَارِكَ وَبَيْنَ دَارِ الأَشْعَرِيِّ، يَعْنِي: الْمَسْجِدَ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَعَلَّهُمْ أَصَابُوا وَأَخْطَأْتَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ ؛ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَالْمَسْجِدِ الأَقْصَى ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا أُبَالِي اعْتَكَفْتُ فِيهِ ، أَوْ فِي سُوقِكُمْ هَذِهِ.

(۹۷٦۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ کیا آپ کو ان لوگوں پر تعجب نہیں ہوتا جو آپ کے اور اشعری کے گھر کے بیچ یعنی مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید وہ ٹھیک ہیں اور آپ غلطی پر ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ اعتکاف صرف تین مسجدوں میں ہوتا ہے۔ ایک مسجد حرام، دوسری مسجد اقصیٰ اور تیسری مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، میرے خیال میں اس مسجد میں جس میں وہ لوگ اعتکاف میں بیٹھے ہیں، اعتکاف کرنا اور بازار میں اعتکاف کرنا برابر ہے۔

(۹۷٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي مِصْرٍ جَامِعٍ.

(۹۷٦۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف مصر جامع میں ہوتا ہے۔

(۹۷٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الأَزْمَعِ ، قَالَ : اعْتَكَفَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ الأَعْظَمِ وَضَرَبَ خَيْمَةً فَحَصَبَهُ النَّاسُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَأَرْسَلَ إلَيْهِ رَجُلاً ، فَكَفَّ النَّاسَ عَنْهُ وَحَسَّنَ ذَلِكَ.

(۹۷٦۴) حضرت شداد بن ازمع فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد اعظم میں اعتکاف کے لئے بیٹھا اور اس نے خیمہ لگایا۔ لوگوں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔ یہ خبر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے ایک آدمی بھیج کر لوگوں کو اس سے دور کیا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔

(۹۷٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي مَسْجِدِ نَبِيٍّ.

(۹۷٦۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جائز ہے۔

(۹۷٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ يُجْمَعُ فِيهِ.

(۹۷۶۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۷۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الاِعْتِكَافِ ؟ فَقَالاَ : لاَ تَعْتَكِفْ إِلاَّ فِي مَسْجِدٍ يُجَمِّعُونَ فِيهِ.

(۹۷۶۷) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اعتکاف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ.

(۹۷۶۸) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ.

(۹۷۶۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۱) من كان يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ الْمُعْتَكِفُ كَمَا هُوَ مِنْ مَسْجِدِهِ إِلَى الْمُصَلَّى

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ وہ چاند رات مسجد میں گذار کر اگلے دن عیدگاہ جائے

(۹۷۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ أُوتِيَ يَوْمَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، وَاعْتَكَفَ فِيهِ بِجُوَيْرِيَةٍ مُزَيَّنَةٍ فَأَقْعَدَهَا فِي حِجْرِهِ ، ثُمَّ اعْتَنَقَهَا وَخَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى كَمَا هُوَ مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۹۷۷۰) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ کے پاس عید الفطر کے دن ان کی قوم کی مسجد میں جس میں انہوں نے اعتکاف کیا تھا، ایک بناؤ سنگھار والی بچی لائی گئی، انہوں نے اسے اپنی گود میں بٹھایا اور اس سے پیار کیا۔ پھر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

(۹۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَةَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِهِ ، حَتَّى يَكُونَ غُدُوُّهُ مِنْهُ.

(۹۷۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف معتکف کے لئے اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ وہ عید الفطر کی رات اپنی مسجد میں گذارے اور صبح کو عیدگاہ پہنچے۔

(۹۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :بِتْ لَيْلَةَ الْفِطْرِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي اعْتَكَفْتَ فِيهِ ، حَتَّى يَكُونَ غُدُوُّكَ إِلَى مُصَلاَّكَ مِنْهُ.

(۹۷۷۲) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ عید الفطر کی رات اس مسجد میں گذارو جس میں تم نے اعتکاف کیا ہو، پھر صبح عیدگاہ کی طرف جاؤ۔

(۹۲) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفِ يُجَامِعُ ، مَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ؟

اگر معتکف نے جماع کر لیا تو کیا حکم ہے؟

(۹۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :إِذَا جَامَعَ الْمُعْتَكِفُ، أَبْطَلَ اعْتِكَافَهُ وَاسْتَأْنَفَ.

(۹۷۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر معتکف نے جماع کر لیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ گیا اب وہ دوبارہ اعتکاف کرے۔

(۹۷۷۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَقْضِي اعْتِكَافَهُ.

(۹۷۷۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ اپنے اعتکاف کی قضا کرے گا۔

(۹۷۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، قَالُوا:يَسْتَقْبِلُ.

(۹۷۷۵) حضرت سعید بن مسیب، حضرت قاسم اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ وہ نئے سرے سے اعتکاف کرے گا۔

(۹۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ غَشِيَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ، أَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي غَشِيَ فِي رَمَضَانَ ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الَّذِي أَصَابَ فِي رَمَضَانَ.

(۹۷۷۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حالتِ اعتکاف میں بیوی سے جماع کرنا رمضان میں بیوی سے جماع کرنے کی طرح ہے۔ اس پر وہی لازم ہے جو رمضان میں جماع کرنے والے پر لازم ہے۔

(۹۷۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :كَانُوا يُجَامِعُونَ وَهُمْ مُعْتَكِفُونَ حَتَّى نَزَلَتْ :﴿وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾.

(۹۷۷۷) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ لوگ حالتِ اعتکاف میں جماع کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ جب تم مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔

(۹۷۷۸) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :مَنْ أَصَابَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ، فَعَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مِثْلُ مَا عَلَى الَّذِي يُصِيبُ فِي رَمَضَانَ.

(۹۷۷۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حالتِ اعتکاف میں بیوی سے جماع کرنے والے پر وہی کفارہ لازم ہے جو رمضان میں جماع کرنے والے پر لازم ہے۔

(۹۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الْمُعْتَكِفِ إِذَا جَامَعَ ، قَالَ :يَتَصَدَّقُ بِدِينَارَيْنِ.

(۹۷۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ معتکف نے اگر جماع کیا تو وہ دو دینار صدقہ کرے گا۔

(۹۷۸۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ فِی امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَکِفَ خَمْسِینَ یَوْمًا ، فَاعْتَکَفَتْ أَرْبَعِینَ ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا فَأَرْسَلَ إِلَیْهَا فَأَتَتْهُ ، قَالَ :تُتِمُّ مَا بَقِیَ.

(۹۷۸۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے نذر مانی کہ وہ پچاس دن تک اعتکاف کرے گی، ابھی چالیس دن گذرے تھے کہ اس کے خاوند نے اس سے ہمبستری کی تو وہ باقی دن پورے کرلے۔

(۹۳) فی المعتکف یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ

کیا معتکف اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے اور کیا اس سے گلے مل سکتا ہے؟

(۹۷۸۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ کَرِهَ لِلْمُعْتَکِفِ أَنْ یُقَبِّلَ ، أَوْ یُبَاشِرَ.

(۹۷۸۱) حضرت عطاء نے معتکف کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اس سے گلے ملے۔

(۹۷۸۲) حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :لاَ یُقَبِّلُ الْمُعْتَکِفُ ، وَلاَ یُبَاشِرُ.

(۹۷۸۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معتکف نہ اپنی بیوی کا بوسہ لے گا نہ اس سے گلے ملے گا۔

(۹۴) مَا قَالُوا فِی الْمُعْتَکِفِ یَشْتَرِی وَیَبِیعُ

کیا معتکف خرید و فروخت کرسکتا ہے؟

(۹۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْمُعْتَکِفُ لاَ یَبِیعُ ، وَلاَ یَبْتَاعُ.

(۹۷۸۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ معتکف خرید و فروخت نہیں کرسکتا۔

(۹۷۸۴) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّ عَلِیًّا أَعَانَ جَعْدَةَ بْنَ هُبَیْرَةَ بِسَبْعِ مِئَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ فِی ثَمَنِ خَادِمٍ لَهُ ، فَسَأَلَهُ :هَلَ ابْتَعْتَ خَادِمًا ؟ قَالَ :أَنَا مُعْتَکِفٌ ، قَالَ :وَمَا عَلَیْكَ لَوْ أَتَیْتَ السُّوقَ ، فَابْتَعْتَ خَادِمًا.

(۹۷۸۴) حضرت عبداللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خادم خریدنے کے سلسلے میں حضرت جعدہ بن ہبیرہ کی مدد کرتے ہوئے انہیں سات سو دینار دیئے۔ پھر ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے خادم خرید لیا۔ انہوں نے کہا کہ میں حالتِ اعتکاف میں ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر بازار جاکر خادم خرید لو تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۹۵) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ اعْتِكَافٌ

اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے اور اس پر اعتکاف لازم ہو تو کیا کیا جائے؟

(۹۷۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا أَنْ تَعْتَكِفَ سَنَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَلَهَا أَرْبَعَةُ بَنُونَ ، كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ عَنْهَا ؟ قَالَ طَاوُوس : اعْتَكِفُوا أَرْبَعَتُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، وَصُومُوا.

(۹۷۸۵) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے اس نے منت مانی تھی کہ وہ ایک سال مسجد حرام میں اعتکاف کرے گی۔ اس کے چار بچے ہیں جن میں سے ہر ایک اس کی جگہ اعتکاف میں بیٹھنے کو تیار ہے۔ حضرت طاوس نے فرمایا کہ ان چاروں کو تین ماہ کے لئے اعتکاف میں بٹھا دو اور وہ روزے بھی رکھیں۔

(۹۷۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ يُقْضَى عَنِ الْمَيِّتِ اعْتِكَافٌ.

(۹۷۸٦) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میت کے اعتکاف کی قضا نہیں کی جائے گی۔

(۹۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّ أُمَّهُ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ ، فَمَاتَتْ وَلَمْ تَعْتَكِفْ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اعْتَكِفْ عَنْ أُمِّكَ.

(۹۷۸۷) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ دس دن اعتکاف میں بیٹھیں گی، لیکن ان کا انتقال ہو گیا اور وہ اعتکاف میں نہ بیٹھ سکیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اپنی والدہ کی طرف سے اعتکاف کرو۔

(۹۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مُصْعَبٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ اعْتَكَفَتْ عَنْ أَخِيهَا بَعْدَ مَا مَاتَ.

(۹۷۸۸) حضرت عامر بن مصعب فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے اعتکاف کیا۔

(۹٦) في المعتكف يَغْسِلُ ثِيَابَهُ وَيَخِيطُهَا

کیا معتکف اپنے کپڑے دھو سکتا ہے اور کیا کپڑے سی سکتا ہے؟

(۹۷۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُعْتَكِفِ أَنْ يَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَخِيطَهَا.

(۹۷۸۹) حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء اس بارے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ معتکف اپنے کپڑے دھوئے یا اپنے

کپڑے سیئے۔

(۹۷) فی المعتکف یَغْسِلُ رأْسَهُ

کیا معتکف اپنا سر دھو سکتا ہے؟

(۹۷۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا ، لَمْ يَدْخُلِ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ ، قَالَتْ :فَغَسَلْتُ رَأْسَهُ ، وَإِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَعَتَبَةَ الْبَابِ. (بخاری ۲۹۵۔ ابو داؤد ۲۴۶۱)

(۹۷۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب اعتکاف میں بیٹھتے تو صرف کسی ضرورت کی وجہ سے گھر میں داخل ہوتے تھے۔ میں آپ کا سر مبارک دھوتی تھی اور میرے اور آپ کے درمیان دروازے کی چوکھٹ ہوا کرتی تھی۔

(۹۸) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفَةِ إِذَا حَاضَتْ ، مَا تَصْنَعُ ؟

اگر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی خاتون کو حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

(۹۷۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:إذَا حَاضَتِ الْمُعْتَكِفَةُ ضَرَبَتْ فِي دَارِهَا سِتْرًا، فَكَانَتْ فِيهِ.

(۹۷۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی عورت کو حیض آجائے تو وہ گھر میں ایک پردہ لگائے، اور اس میں ٹھہری رہے۔

(۹۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ:الْمُعْتَكِفَةُ تَضْرِبُ بِنَاهَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ إِذَا حَاضَتْ.

(۹۷۹۲) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف میں بیٹھی ہوئی عورت کو اگر حیض آجائے تو مسجد کے دروازے پر خیمہ لگا کر ٹھہر جائے۔

(۹۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَهِيَ عَاكِفٌ.

(۹۷۹۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی ایک زوجہ حالت حیض میں اعتکاف میں بیٹھا کرتی تھیں۔

(۹۹) ما قالوا فِي الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ

کیا معتکف قبر میں داخل ہو سکتا ہے؟

(۹۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْمُعْتَكِفُ الْقَبْرَ.

(۹۷۹۴) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ معتکف قبر میں داخل ہو۔

(۱۰۰) مَا قَالُوا فِی الرَّجُلِ يُفَطِّرُ للرَّجُلِ

کیا آدمی کسی آدمی کے کہنے پر روزہ توڑ سکتا ہے؟

۹۷۹۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ قَالَ : صَنَعَ طَعَامًا فَأَرْسَلَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ : إِنِّي صَائِمٌ ، فَحَدَّثَهُ بِحَدِيثِ سَلْمَانَ ؛ أَنَّهُ فَطَّرَ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، فَأَفْطَرَ.

(۹۷۹۵) حضرت شریک فرماتے ہیں کہ حضرت سالم نے ایک مرتبہ کھانا تیار کروایا اور حضرت سعید بن جبیر کی طرف ایک آدمی بھیج کر انہیں بلایا۔ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میرا روزہ ہے۔ حضرت سالم نے انہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث سنائی کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے کہنے پر روزہ توڑ دیا تھا۔ اس پر حضرت سعید بن جبیر نے روزہ توڑ دیا۔

۹۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : اطْعَمُوا ، فَكُلُّهُمْ يَقُولُ : إِنِّي صَائِمٌ ، فَعَزَمَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُفْطِرُوا ، فَأَفْطَرُوا.

(۹۷۹۶) حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ انہوں نے لوگوں کو کھانا کھانے کو کہا تو سب لوگوں نے کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اصرار کیا کہ وہ روزہ توڑ دیں چنانچہ سب لوگوں نے روزہ توڑ دیا۔

۹۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَأَلَهُ سُلَيمَان بْن مُوسَى أَكَانَ يُفْطِرُ الرَّجُلُ لِضَيْفِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۹۷۹۷) حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنے مہمان کے لئے روزہ توڑ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

۹۷۹۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلرَّجُلِ الصَّائِمِ إِذَا نَزَلَ بِهِ الضَّيْفُ أَنْ يُفْطِرَ ، وَيَقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۷۹۸) حضرت حسن اس بات کی رخصت دیا کرتے تھے کہ اگر کسی کے یہاں کوئی مہمان آئے تو وہ مہمان کی خاطر روزہ توڑ دے اور اس کی جگہ ایک دن کے روزے کی قضا کرے۔

(۱۰۱) ما قالوا فِي الرَّجُلِ يَصُومُ التَّطَوُّعَ ، فَتَسْأَلُهُ أُمُّهُ أَنْ يُفْطِرَ

اگر ایک آدمی نے نفلی روزہ رکھا ہو اور اس کی ماں اسے روزہ توڑنے کو کہے تو وہ کیا کرے؟

۹۷۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَصُومُ تَطَوُّعًا فَنَهَتْهُ أُمُّهُ ؟ قَالَا :

يُطِيعُهَا ، وَيَصُومُ أَحْيَانًا.

(۹۷۹۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے نفلی روزہ رکھا ہوا اور اس کی ماں اسے روزہ توڑنے کو کہے تو وہ کیا کرے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ اپنی والدہ کی بات مانے اور کبھی کبھی روزہ رکھا کرے۔

(٩٨٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :إِنَّ أُمِّي تُقْسِمُ عَلَيَّ أَنْ لاَ أُصَلِّيَ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ شَيْئًا ، وَلاَ أَصُوم إِلاَّ فَرِيضَةً ، شَفَقَةً عَلَيَّ ؟ قَالَ :أَبْرِرْ قَسَمَهَا.

(۹۸۰۰) حضرت لیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ میری والدہ نے مجھ پر شفقت کرتے ہوئے مجھے قسم دی ہے کہ میں فرض کے بعد کوئی نماز نہ پڑھوں اور فرض کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھوں، اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنی والدہ کی قسم کو پورا کرو۔

(٩٨٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :سَأَلْتُ مَكْحُولاً عَنْ رَجُلٍ أَصْبَحَ صَائِمًا ، ثُمَّ عَزَمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهُ أَنْ يُفْطِرَ ؟ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ :يَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۸۰۱) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے نفلی روزہ رکھا ہو اور اس کی ماں اسے روزہ توڑنے کو کہے تو وہ کیا کرے؟ حضرت مکحول نے فرمایا کہ اس روزے کو توڑ دے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کرے۔

(۱۰۲) ما قالوا في المرأة ، من قَالَ لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی

(٩٨٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ ؟ قَالَ :لاَ تَصُومُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ إِلاَّ الْفَرِيضَةَ ، فَإِنْ فَعَلَتْ أَثِمَتْ ، وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا. (ابو داؤد ۱۹۵۱)

(۹۸۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! خاوند کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ گناہ گار ہوگی اور اس کا یہ عمل قبول نہ ہوگا۔

(٩٨٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ أَنَّ الْمَرْأَةَ لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا ، إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا.

(۹۸۰۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف خط لکھا کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(۹۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا وَهُوَ شَاهِدٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(۹۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خاوند موجود ہو تو عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(۹۸۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ تَصُومُ الْمَرْأَةُ إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا. (بخاری ۵۱۹۵۔ مسلم ۸۴)

(۹۸۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(۱۰۳) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ، بِغَيْرِ عَرَفَةَ

یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں

(۹۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَوْمُ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ : سَنَةٍ مَاضِيَةٍ ، وَسَنَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ.

(۹۸۰۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یومِ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک گذشتہ سال کے گناہوں اور ایک آنے والے سال کے گناہوں کا۔

(۹۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ : سَنَةً مَاضِيَةً ، وَسَنَةً مُسْتَقْبَلَةً.

(۹۸۰۷) حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یومِ عرفہ کے روزہ کو دو سال کے گناہوں کا کفارہ سمجھو، ایک گذشتہ سال کے گناہوں کا اور ایک آنے والے سال کے گناہوں کا۔

(۹۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَصُومُ عَرَفَةَ.

(۹۸۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یوم عرفہ کو روزہ رکھا کرتی تھیں۔

(۹۸۰۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا مِنَ السَّنَةِ يَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصُومَهُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ.

(۹۸۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پورے سال میرے نزدیک روزہ رکھنے کے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ دن عرفہ کا دن ہے۔

(۹۸۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَوْمُ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ. (ابو یعلی ۷۵۴۸۔ طبرانی ۵۹۲۳)

(۹۸۱۰) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۹۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ عَرَفَةَ.

(۹۸۱۱) حضرت قاسم یوم عرفہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۸۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي صَوْمِ عَرَفَةَ فِي الْحَضَرِ : إِذَا كَانَ فِيهِ اخْتِلاَفٌ فَلاَ يَصُومَنَّ.

(۹۸۱۲) حضرت ابراہیم حضر میں یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اس میں اختلاف ہو تو ہرگز روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

(۹۸۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِصَوْمِ عَرَفَةَ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يَتَخَوَّفُوا أَنْ يَكُونَ يَوْمَ الذَّبْحِ.

(۹۸۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف یوم عرفہ کے روزے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ اگر اس کے بارے میں یوم نحر ہونے کا خوف ہو تو پھر اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

(۹۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ صَوْمَ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ نِصْفِ سَنَةٍ ، قَالَ : وَقَالَ مُجَاهِدٌ ، قَالَ فُلاَنٌ : كَفَّارَةُ سَنَةٍ.

(۹۸۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرفہ کا روزہ آدھے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۹۸۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ الْحَسَنِ أَنَّ صِيَامَ عَرَفَةَ يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا أَعْلَمُ لِيَوْمٍ فَضْلاً عَلَى يَوْمٍ ، وَلاَ لِلَيْلَةٍ عَلَى لَيْلَةٍ ، إِلاَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنَّهَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ إِدَاوَةٍ مَعَهُ ، يَتَبَرَّدُ بِهِ.

(۹۸۱۵) حضرت حمید الطویل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن کے سامنے ذکر کیا گیا کہ یوم عرفہ کے روزے کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ یہ سن کر حضرت حسن نے فرمایا کہ میرے خیال میں کسی دن کو دوسرے دن پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ اور سوائے لیلۃ القدر کے کسی دوسری رات کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ شب قدر ایک ہزار راتوں سے بہتر

ہے۔ میں نے حضرت عثمان بن ابی العاص کو دیکھا کہ وہ یومِ عرفہ کو روزہ رکھا کرتے تھے تو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک کی خاطر ان پر پانی چھڑکا جاتا تھا۔

(۱۰۴) مَا قَالُوا فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ ، بَعْدَ رَمَضَانَ

شوال کے چھ روزوں کا بیان

(۹۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتَّةِ أَيامٍ مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ ، أَوْ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ. (ترمذی ۷۵۹۔ ابوداؤد ۲۴۲۵)

(۹۸۱۶) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر شوال کے بھی چھ روزے رکھے، اس نے گویا پورے سال کے روزے رکھے۔

(۹۸۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ السِّتَّةُ الأَيَّامُ الَّتِي يَصُومُهَا بَعْضُ النَّاسِ بَعْدَ رَمَضَانَ تَطَوُّعًا ، قَالَ : يَقُولُ : لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذَا الشَّهْرِ لِلسَّنَةِ كُلِّهَا.

(۹۸۱۷) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن کے سامنے رمضان کے بعد چھ نفلی روزے رکھنے کا ذکر کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اس مہینے کے روزوں پر پورے سال کے روزوں کا ثواب دیتے ہیں۔

(۱۰۵) مَا قَالُوا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ بِأُخْرَةٍ

رمضان کی قضا تاخیر سے کرنے کا بیان

(۹۸۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ. (بخاری ۱۹۵۰۔ مسلم ۱۵۱)

(۹۸۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی تھی، میں یہ روزے شعبان میں رکھا کرتی تھی۔

(۹۸۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَبْقَى عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ فِي شَعْبَانَ.

(ترمذی ۷۸۳۔ احمد ۶/ ۱۷۹)

(۹۸۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں رمضان کے روزوں کی قضاء میں شعبان میں کیا کرتی تھی۔

(۱۰۶) مَا قَالُوا فِي الْهِلاَلِ يُرَى ، مَا يُقَالُ

جب چاند نظر آئے تو کیا کہنا چاہئے؟

(۹۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُك خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ ، وَمِنْ شَرِّ يَوْمِ الْحَشْرِ. (دارمی ۱۶۸۷۔ ابن حبان ۸۸۸)

(۹۸۲۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تقدیر کے شر اور قیامت کے دن کی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۹۸۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : انْصَرَفْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا : هَذَا الْهِلاَلُ ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ ، قَالَ : آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَك فَسَوَّاك فَعَدَلَك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إلَيَّ ، فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ قَالَ هَكَذَا. (عبدالرزاق ۷۳۵۱)

(۹۸۲۱) حضرت عبدالرحمن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب کے ساتھ مسجد سے باہر آیا تو ہم نے کہا کہ اے ابو محمد! وہ دیکھیں چاند! جب انہوں نے چاند دیکھا تو کہا (ترجمہ) میں اس رب پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے برابر کیا اور تیری جسامت کو متوازی بنایا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھ کر یہی کلمات کہا کرتے تھے۔

(۹۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْهِلاَلَ فَلاَ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسَه ، إنَّمَا يَكْفِي مِنْ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّك اللَّهُ.

(۹۸۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی چاند دیکھے تو اپنا سر نہ اٹھائے، تمہارے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۹۸۲۳) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا رَأَيْت الْهِلاَلَ فَقُلْ : رَبِّي وَرَبُّك اللَّهُ.

(۹۸۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم چاند دیکھو تو کہو کہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۹۸۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا نَصْرَهُ وَخَيْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَفَتْحَهُ وَنُورَهُ ، نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ.

(۹۸۲۴) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب چاند دیکھتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! ہمیں مدد،

خیر، برکت، فتح اور نور عطا فرما۔ ہم اس چاند کے شر سے اور اس کے بعد آنے والی چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

(٩٨٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ ، قَالَ : لأَنْ أَخِرَّ مِنْ هَذَا الْقَصْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ كَمَا يَفْعَلُونَ ، إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْهِلاَلَ كَأَنَّمَا يَرَى رَبَّهُ.

(٩٨٢٥) حضرت ابو مسعود بدری فرماتے ہیں کہ میں اس محل سے منہ کے بل گر جاؤں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان لوگوں کی طرح کا عقیدہ رکھوں جو یہ کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی چاند کو دیکھے تو یہ خیال کرے کہ وہ اپنے رب کو دیکھ رہا ہے۔

(٩٨٢٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُورٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيهِ خَيْرًا ، فَاقْسِمْ لَنَا فِيهِ مِنْ خَيْرِ مَا تُقْسِمُ فِيهِ بَيْنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(٩٨٢٦) حضرت حسین بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے سوال کیا کہ حضرت حسن چاند دیکھ کر کون سی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ یہ کہتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! اس مہینے کو برکت، نور، اجر اور معافی کا ذریعہ بنا دے۔ اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان خیر کو تقسیم کرتا ہے۔ تو خیر کو ہمارے درمیان اس طرح تقسیم کر دے جیسے تو اپنے نیک بندوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔

(٩٨٢٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ رَجُلاً أَهَلَّ هِلاَلاً بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ ، قَالَ : فَسَمِعَ قَائِلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيمَانِ ، وَالسَّلاَمَةِ وَالإِسْلاَمِ ، وَالْهُدَى وَالْمَغْفِرَةِ ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تَرْضَى ، وَالْحِفْظِ مِمَّا تَسْخَطُ ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِيهِنَّ حَتَّى حَفِظْتُهُنَّ ، وَمَا أَرَى أَحَدًا.

(٩٨٢٧) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جب ایک ویرانے میں اسے چاند نظر آیا تو اس نے یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی و سلام، ہدایت و مغفرت اور ایسی توفیق کے ساتھ طلوع فرما جس سے تو راضی ہو، ان کاموں سے حفاظت عطا فرما جو تیری ناراضگی کا سبب ہوں۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل یہ کلمات کہتا رہا یہاں تک کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا۔ میں نے کسی کو یہ کلمات کہتے نہیں دیکھا۔

(٩٨٢٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ الْهِلاَلَ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(٩٨٢٨) حضرت ابراہیم کو یہ بات بہت پسند آتی جب وہ کسی آدمی کو چاند دیکھ کر یہ کلمات کہتے دیکھتے: میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(٩٨٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الإِشَارَةَ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ وَرَفْعَ الصَّوْتِ.

(۹۸۲۹) حضرت مجاہد چاند دیکھ کر آواز بلند کرنے اور اشارہ کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۸۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى هِلاَلاً ، قَالَ :هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ، ثَلاَثًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا. (ابو داؤد ۵۰۵۱)

(۹۸۳۰) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب چاند دیکھا تو تین مرتبہ یہ کلمات فرمائے (ترجمہ) یہ خیر او ہدایت کا چاند ہے، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے، میں اس رب پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اس مہینے کو لے آیا۔

(۹۸۳۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَن يَنْتَصِبَ لِلْهِلاَلِ ، وَلَكِنْ يَعْتَرِضُ وَيَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَا بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا.

(۹۸۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ چاند کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوا جائے، وہ چاند کی طرف پہا کر کے کھڑے ہوتے اور فرماتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اس مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لے آیا۔

(۱۰۷) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ النَّيْرُوزِ

نیروز ❶ کے روزے کا بیان

(۹۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّيْرُوزِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :تُعَظِّمُونَهُ.

(۹۸۳۲) حضرت حسن سے نیروز کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ کیا تم اس کی تعظیم کرتے ہو؟

(۹۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّيْرُوزِ ؟ فَقَالَ :مَا لَكُ وَلِلنَّيْرُوزِ ؟ لاَ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ ، فَإِنَّمَا هُوَ لِلْعَجَمِ.

(۹۸۳۳) حضرت حسن سے نیروز کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں نیروز کے دن سے کیا واسطا تم اس کا خیال نہ کرو یہ تو عجمیوں کے لئے ہے۔

---

❶ نیروز اہلِ فارس کے نزدیک سال کے پہلے دن کی عید ہوا کرتی تھی۔ نیز میلادی سال کے مطابق وہ اکیس مارچ کو خوشی کا دن مناتے تھے۔

(۱۰۸) مَا قَالُوا فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

سردیوں کے روزے کا بیان

(۹۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نُمَيْرِ بن عَرِيبٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُود ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ. (احمد ۴/ ۳۳۵۔ ترمذی ۷۹۷)

(۹۸۳۴) حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سردیوں کا روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔

(۹۸۳٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْعَابِدِ.

(۹۸۳۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سردی عابد کے لئے غنیمت ہے۔

(۹۸۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ : يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ طَالَ اللَّيْلُ لِصَلاَتِكُمْ ، وَقَصُرَ النَّهَارُ لِصِيَامِكُمْ فَاغْتَنِمُوا.

(۹۸۳٦) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب سردی کا موسم آتا تو حضرت عبید بن عمیر فرمایا کرتے تھے کہ اے قرآن والو! نماز کے لئے تمہاری رات لمبی ہوگئی ہے اور روزے کے لئے دن چھوٹا ہوگیا ہے۔ اسے غنیمت جانو۔

(۱۰۹) مَا قَالُوا فِي الصَّائِمِ إِذَا أَفْطَرَ ، مَا يَقُولُ ؟

روزہ دار افطاری کے وقت کیا کہے؟

(۹۸۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي زُهْرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَامَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ، قَالَ : وَكَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَانَنِي فَصُمْتُ ، وَرَزَقَنِي فَأَفْطَرْتُ. (ابو داؤد ۲۳۴۹۔ نسائی ۱۰۱۳۱)

(۹۸۳۷) حضرت ابوزہرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے (ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔ حضرت ربیع بن خثیم افطاری کے وقت کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے توفیق دی تو میں نے روزہ رکھا اور اس نے مجھے رزق دیا اور میں نے افطار کیا۔

(۹۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتٍ ، قَالَ : أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الأَبْرَارُ ، وَنَزَلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلاَئِكَةُ. (احمد ۳/ ۱۱۸۔ دارمی ۱۷۷۲)

(۹۸۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی گھر والوں کے ساتھ روزہ افطار کرتے تو یہ کلمات فرماتے

(ترجمہ) تمہارے پاس روزہ دار روزہ افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور تم پر فرشتے نازل ہوں۔

(۱۱۰) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ يَوْمٍ ، وَإِطْعَامِ مِسْكِينٍ

ایک دن کے روزہ اور مسکین کو کھانا کھلانے کا ثواب

(۹۸۳۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :صِيَامُ يَوْمٍ مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ وَإِطْعَامُ مِسْكِينٍ ، يَعْدِلُ صِيَامَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۸۳۹) حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رمضان کے علاوہ کسی دن روزہ اور مسکین کو کھانا کھلانا رمضان میں روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

(۱۱۱) في صيام النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَيْفَ هُوَ ؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح روزہ رکھا کرتے تھے؟

(۹۸۴۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَقُولَ :مَا يُفْطِرُ ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ :مَا يَصُومُ مِنْهُ شَيْئًا. (مسلم ۱۸۰۔ ترمذی ۷۶۹)

(۹۸۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اس طرح مسلسل روزہ رکھتے کہ ہم محسوس کرتے کہ آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ اس طرح روزہ رکھنا چھوڑتے کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

(۹۸۴۱) حَدَّثَنَا ابن نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ :لاَ يُفْطِرُ ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ :لاَ يَصُومُ. (بخاری ۱۹۷۱۔ مسلم ۱۷۸)

(۹۸۴۱) حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح مسلسل روزہ رکھتے تو ہم محسوس کرتے کہ آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ اس طرح روزے چھوڑتے کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

(۹۸۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :لاَ أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلاً ، إِلاَّ رَمَضَانَ.

(ابو داؤد ۱۳۳۹۔ مسلم ۱۳۹)

۹۸۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے علم کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے رمضان کے اور کسی مہینے میں سارا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

۹۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ :مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا حَتَّى يُفْطِرَ فِيهِ إِلاَّ رَمَضَانَ ، وَلاَ أَفْطَرَهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ.

(مسلم ۸۰۹۔ احمد ٦/ ۱۵۷)

۹۸۴۳) حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے رمضان کے اور کسی مہینے میں سارا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

(۱۱۲) مَا كُرِهَ لِلصَّائِمِ مِنَ الْمُبَالَغَةِ فِي الاِسْتِنْشَاقِ
روزہ دار کے لیے کلی میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

۹۸٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بَالِغْ فِي الاِسْتِنْشَاقِ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

۹۸۴۴) حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلی میں مبالغہ کرو البتہ اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔

۹۸٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الضَّحَّاكُ وَأَصْحَابُهُ بِخُرَاسَانَ فِي رَمَضَانَ، فَكَانُوا لاَ يَتَمَضْمَضُونَ.

۹۸۴۵) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک اوران کے ساتھی ماہِ رمضان میں خراسان میں تھے، وہ بہت زیادہ کلی نہیں کیا کرتے تھے۔

۹۸٤٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَنْشِقَ الصَّائِمُ حَتَّى لاَ يَدْخُلَ حَلْقَهُ.

۹۸۴۶) حضرت ابن سیرین اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ روزہ دار اس طرح کلی کرے کہ پانی اس کے حلق میں چلا جائے۔

۹۸٤۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا اسْتَنْشَقْتَ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَلاَ تُبَالِغْ.

۹۸۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا روزہ ہو تو کلی کرنے میں مبالغہ نہ کرو۔

(۱۱۳) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ لاَ يُعْلَمَ بِصَوْمِهِ
جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ ان کے روزے کا کسی کو علم نہ ہو

۹۸٤۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ

أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :إذَا کَانَ أَحَدُکُمْ صَائِمًا ، فَلْیَدَّهِنْ حَتَّی لاَ یُرَی عَلَیْهِ أَثَرُ صَوْمِهِ ، وَإِذَا بَزَقَ فَلْیَسْتُرْ بُزَ ، وَأَشَارَ یَزِیدُ بِیَدِهِ کَأَنَّهُ یُغَطِّی بِهَا فَاهُ.

(۹۸۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو وہ تیل لگائے تا کہ کسی کو اس کا روزہ ہونے کا علم نہ ہو جب تھوک پھینکے تو چھپا کر پھینکے۔ یہ بات فرماتے ہوئے راوی یزید بن ہارون نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا جیسے منہ کو ڈھا رہے ہوں۔

(۹۸۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ یَسَافٍ ، قَالَ :قَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ :إذَا کَانَ یَ صَوْمِ أَحَدِکُمْ فَلْیَدَّهِنْ شَفَتَیْهِ.

(۹۸۴۹) حضرت عیسیٰ بن مریم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو اپنے ہونٹوں پر تیل لگائے۔

(۹۸۵۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عَنْ یَحْیَی ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَصْبَحْتُمْ صِیَامًا فَأَصْبِحُوا مُدَّهِنِینَ.

(۹۸۵۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو تیل لگائے۔

(۱۱۴) فی صوم رَجَبٍ ، مَا جَاءَ فِیهِ ؟

رجب کے روزے کا بیان

(۹۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ :رَأَیْتُ یَضْرِبُ أَکُفَّ النَّاسِ فِی رَجَبٍ ، حَتَّی یَضَعُوهَا فِی الْجِفَانِ وَیَقُولُ :کُلُوا فَإِنَّمَا هُوَ شَهْرٌ کَانَ یُعَظِّمُهُ الْجَاهِلِیَّةِ.

(۹۸۵۱) حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رجب میں اس وقت تک لوگوں کے ہاتھو مارتے تھے جب تک وہ کھانا کھانے کے لئے اپنے ہاتھ برتنوں میں نہ رکھ دیتے۔ آپ فرماتے کھانا کھاؤ، یہ وہ مہینہ ہے جس کی تع زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے۔

(۹۸۵۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجَبٍ ؟ قَالَ :أَیْنَ أَنْتُمْ مِنْ شَعْبَانَ ؟ (عبدالرزاق ۷۸۵۸)

(۹۸۵۲) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ فرمایا کہ تم شعبان میں روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

(۹۸۵۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ یَزِیدَ مَوْلَی الصَّهْبَاءِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لاَ تَکُنْ اثْنَیْنِیًّا ،

خَمِيسًا ، وَلاَ رَجَبًا.

(۹۸۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیر کے دن، جمعرات کے دن یا رجب میں روزہ رکھنے کا معمول نہ بناؤ۔

(۹۸۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى النَّاسَ ، وَمَا يُعِدُّونَ لِرَجَبٍ ، كَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۸۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو رجب کے روزے کا اہتمام کرتے دیکھتے تو اسے مکروہ قرار فرماتے۔

(۱۱۵) مَا قَالُوا فِي صِيَامِ شَعْبَانَ

شعبان کے روزے کا بیان

(۹۸۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ : لاَ يُفْطِرُ ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ : لاَ يَصُومُ ، وَلَمْ أَرَهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلاَّ قَلِيلاً ، بَلْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. (بخاری ۱۹۱۹۔ ابوداؤد ۲۴۲۶)

(۹۸۵۵) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اس طرح مسلسل روزہ رکھتے تو ہم محسوس کرتے کہ آپ روزہ نہیں توڑیں گے اور کبھی آپ اس طرح روزہ رکھنے چھوڑتے کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ آپ سب سے زیادہ روزے شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے۔ آپ شعبان میں کم روزے نہ رکھتے تھے بلکہ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

(۹۸۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الصِّيَامِ ؟ فَقَالَ : صِيَامُ شَعْبَانَ تَعْظِيمًا لِرَمَضَانَ.

(ترمذی ۶۶۳۔ ابویعلی ۳۴۳۱)

(۹۸۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ شعبان کا روزہ رمضان کی تعظیم کے لئے ہے۔

(۹۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ، وَذَلِكَ أَنَّهُ تُنْسَخُ فِيهِ آجَالُ مَنْ يَمُوتُ فِي السَّنَةِ.

(۹۸۵۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ روزے شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ

تھی کہ اس مہینے میں ان لوگوں کا وقت لکھا جاتا ہے جن کا اس سال انتقال ہونا ہے۔

(۹۸۵۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْتُك تَصُومُ فِي شَعْبَانَ صَوْمًا لاَ تَصُومُه شَيْءٍ مِنَ الشُّهُورِ ، إِلاَّ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ؟ قَالَ :ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ ، بَيْنَ رَجَبٍ وَشَهْرِ رَمَضَانَ تُرْفَعُ فِيهِ أَعْمَالُ النَّاسِ ، فَأُحِبُّ أَنْ لاَ يُرْفَعَ لِي عَمَلٌ إِلاَّ وَأَنَا صَائِمٌ. (احمد ۵/ ۲۰۱)

(۹۸۵۸) حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو شعبان میں اتنے روزے رکھتے دیکھا کہ رمضان کے علاوہ آپ کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے ،اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں۔ یہ رجب اور رمضان کا درمیانی مہینہ ہے۔اس میں لوگوں کے اعمال اللہ کے دربار میں بلند کئے جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جائیں تو میرا روزہ ہو۔

(۹۸۵۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ :لَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّه ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلاَّ قَلِيلاً. (مسلم ۱۷۶۔ ابن ماجه ۱۷۱۰)

(۹۸۵۹) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک ﷺ کے روزوں کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ آپ سب سے زیادہ روزے شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے۔آپ رمضان میں کم روزے نہ رکھتے تھے، پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

(۱۱۶) ما نُهِيَ عَنْهُ فِي صِيَامِ الأَضْحَى وَالْفِطْرِ

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روزے کی ممانعت

(۹۸۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، وَقَالَ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ :أَمَّا الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ ، وَأَمَّا يَوْمُ الأَضْحَى فَكُلُوا فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

(بخاری ۵۵۷۳۔ ترمذی ۷۱۔

(۹۸۶۰) حضرت ابوعبید مولی ابن ازہر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔عید الفطر کا دن تو تمہارا افطار کا دن ہے اور عید الاضحیٰ کے دن اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

(۹۸۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى. (مسلم ۱۴۳)

(۹۸۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۹۸۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى. (بخاری ۱۹۹۵۔ ترمذی ۷۷۹)

(۹۸۶۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۹۸۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ الأَضْحَى وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. (ترمذی ۷۷۳۔ ابو داؤد ۲۴۱۱)

(۹۸۶۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم عرفہ، یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۹۸۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا ، فَوَافَقَ ذَلِكَ فِطْرًا ، أَوْ أَضْحَى ؟ قَالَ : أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ هَذَا الْيَوْمِ. (بخاری ۱۹۹۴۔ مسلم ۸۰۰)

(۹۸۶۴) حضرت زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے ان سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے ایک دن عید الفطر کو یا عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی منت مانی تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۹۸۶۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى. (بخاری ۶۷۰۵)

(۹۸۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۹۸۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالاَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ. (بخاری ۱۹۹۱۔ مسلم ۱۴۱)

(۹۸۶۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُفْطِرُ مِنْ رَمَضَانَ يَوْمًا، مَا عَلَيْهِ ؟

اگر کسی شخص نے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ہے؟

(۹۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقْ ، وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ. (ابو داؤد ۲۳۸۵۔ دارقطنی ۲۷)

(۹۸۶۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا ہے، اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کرو، اللہ سے معافی مانگو اور اس کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھو۔

(۹۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قَالَ لِي عَاصِمٌ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ : مَا بَلَغَكَ فِيمَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، مَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لِيَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ ، وَيَصْنَعُ مَعَ ذَلِكَ مَعْرُوفًا.

(۹۸۶۸) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اس کے ساتھ کوئی اور نیکی کا کام بھی کرے۔

(۹۸۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالاَ: يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۸۶۹) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : عَلَيْهِ يَوْمٌ مَكَانَهُ.

(۹۸۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ ذَلِكَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ ، وَيَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۸۷۱) حضرت سعید بن جبیر اس شخص کے بارے میں جس نے رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا فرماتے ہیں کہ وہ اللہ سے معافی مانگے، توبہ کرے اور اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ يَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، مِثْلَهُ.

(۹۸۷۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : أَرْسَلَ أَبُو قِلاَبَةَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ : يَصُومُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ أَفْطَرَ شَهْرًا.

(۹۸۷۳) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ نے حضرت سعید بن مسیب کی طرف آدمی بھیج کر اس سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو وہ کیا کرے؟ حضرت سعید نے فرمایا کہ وہ ہر دن کے بدلے ایک مہینے کی قضا کرے۔

(۹۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : يَصُومُ شَهْرًا.

(۹۸۷۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو ایک مہینہ روزے رکھے گا۔

(۹۸۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَيْهِ صَوْمُ ثَلاَثَةِ آلاَفِ يَوْمٍ.

(۹۸۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس پر تین ہزار دنوں کا روزہ واجب ہے۔

(۱۱۸) من قَالَ لاَ يَقْضِيه وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ساری زندگی بھی روزے رکھ لے تو رمضان کے روزے کی قضا نہیں ہو سکتی

(۹۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ ، لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

(ابن ماجه ۱۶۷۲ـ احمد ۲/ ۴۴۲)

(۹۸۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے بغیر مجبوری کے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا، ساری زندگی کا روزہ بھی اس کا بدل نہیں بن سکتا۔

(۹۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ فُلاَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ ، لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. (عبدالرزاق ۷۴۷۶)

(۹۸۷۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے بغیر مجبوری کے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا، ساری زندگی کا روزہ بھی اس کا بدل نہیں بن سکتا۔

(۹۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْلَى ، عَنْ عَرْفَجَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، لَمْ يَقْضِهِ أَبَدًا طُولَ الدَّهْرِ.

(۹۸۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا، ساری زندگی کا روزہ بھی اس کی قضا نہیں بن سکتا۔

(۱۱۹) مَا قَالُوا فِيهِ ، إِذَا وَاقَعَ امْرَأَتَهُ فِي رَمَضَانَ

اگر کوئی آدمی روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۹۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَلَكْتُ ، قَالَ : وَمَا أَهْلَكَكَ ؟ قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ ، قَالَ : أَعْتِقْ رَقَبَةً ، قَالَ : لاَ أَجِدُ ، قَالَ : فَصُمْ شَهْرَيْنِ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ : فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا ، قَالَ : لاَ أَجِدُ ، قَالَ : اجْلِسْ فَجَلَسَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ ، قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنَّا ، قَالَ : فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ : انْطَلِقْ ، فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

(بخاری ۶۷۱۱۔ مسلم ۸۱)

(۹۸۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں ہلاک ہوگیا۔ حضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے ہلاک کردیا؟ اس نے کہا کہ رمضان میں، میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی غلام نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو مہینے روزے رکھو۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ اتنی دیر میں آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ آپ نے اسے فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اسے صدقہ کردو۔ اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان مجھ سے زیادہ نادار گھر کسی کا نہیں۔ اس کی یہ بات سن کر حضور ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں کو یہ کھلا دو۔

(۹۸۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَقَالَ : صُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ. (احمد ۲/ ۲۰۸)

(۹۸۸۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ احْتَرَقَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ ، فِيهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ : أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ ؟ فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ لَهُ : تَصَدَّقْ

بِهَذَا. (بخاری ۶۸۲۲۔ ابو داؤد ۲۳۸۶)

(۹۸۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں جل گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حقیقت پوچھی تو اس نے کہا کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔ کچھ دیر بعد کھجور کا ایک ٹوکرا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے پوچھا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے؟ وہ آدمی کھڑا ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس کو صدقہ کردو۔

(۱۳۰) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُفْطِرَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز سے پہلے افطاری کر لینا افضل ہے

(۹۸۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يُصَلِّي حَتَّى يُفْطِرَ ، وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ. (ابن حبان ۳۵۰۴۔ ابو یعلی ۳۷۸۰)

(۹۸۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم افطاری سے پہلے نماز نہ پڑھتے تھے، خواہ ایک گھونٹ پانی پر ہی افطار کرتے۔

(۹۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ أَنْ يُفْطِرُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ عَلَى مَا تَيَسَّرَ.

(۹۸۸۳) حضرت ابو برزہ اسلمی اپنے گھر والوں کو حکم دیتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے نماز سے پہلے افطار کرلیں۔

(۹۸۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ الأَسْوَدُ لاَ يُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ.

(۹۸۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رمضان میں مغرب کی نماز سے پہلے افطار کر لیتے تھے۔

(۹۸۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ إِذَا رَأَيَا اللَّيْلَ ، وَكَانَا يُفْطِرَانِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَا.

(۹۸۸۵) حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے، دونوں حضرات نماز سے پہلے افطاری کرلیا کرتے تھے۔

(۱۳۱) فِي الصَّائِمِ يَدْخُلُ حَلْقَهُ الذُّبَابُ

اگر روزہ دار کے منہ میں مکھی چلی جائے تو کیا حکم ہے؟

(۹۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ

حَلْقَهُ الذُّبَابُ ، قَالَ : لاَ يُفْطِرُ.

(۹۸۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے حلق میں مکھی چلی جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۹۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يُفْطِرُ.

(۹۸۸۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے حلق میں مکھی چلی جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۹۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُفْطِرُ.

(۹۸۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے حلق میں مکھی چلی جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱۳۲) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُفْطِرَ عَلَى تَمْرٍ ، أَوْ مَاءٍ

جو حضرات کھجور اور پانی سے افطار کرنے کو مستحب قرار دیتے تھے

(۹۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبَابِ ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ. (ترمذی ۶۵۸۔ ابن ماجہ ۱۶۹۹)

(۹۸۸۹) حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۹۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبَابِ ، وَهِيَ أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ. (ترمذی ۶۵۸۔ احمد ۴/ ۱۷)

(۹۸۹۰) حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۹۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَيْهِ فَأَفْطَرَ عَلَى تَمْرٍ.

(۹۸۹۱) حضرت ایمن فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید کے پاس آیا تو انہوں نے کھجور پر افطار کیا۔

(۹۸۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُفْطِرُوا عَلَى الْبُسْرِ ، أَوِ التَّمْرِ.

(۹۸۹۲) حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ تازہ یا خشک کھجور پر افطار کریں۔

(۹۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ ، وَلاَ مَرَضٍ ، لَمْ يَقْضِهِ أَبَدًا وَإِنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

(۹۸۹۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے بغیر سفر اور بغیر مرض کے رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا، وہ اس کی قضا نہیں کرسکتا خواہ ساری زندگی روزہ رکھ لے۔

(٩٨٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ ، وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ.

(۹۸۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا وہ اس کی جگہ ایک روزے کی قضا کرے اور اپنے رب سے استغفار کرے۔

كِتَابُ الزَّكَاةِ

(۱) مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَأَمْرِهَا

یہ باب صدقہ کی ترغیب اور اس کے حکم کے بیان میں ہے

(۹۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَأَبْطَؤُوا حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ، ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا ، فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ السُّرُورُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ أَجْرُهَا ، وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا ، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(۹۸۹۵) حضرت جریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے صدقہ کرنے میں تاخیر کی جسکی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرہ انور پہ غصہ کے آثار دکھائی دینے لگے۔ پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی لے کر آیا اور وہ تھیلی آپ ﷺ کو دی، باقی لوگوں نے بھی اس انصاری شخص کی پیروی کی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور پہ خوشی کے آثار دکھائی دینے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھائی کا راستہ اور طریقہ جاری کرے گا تو اسکو اس کا اجر ملے گا اور جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی اسکو ملے گا ان لوگوں کے اجر میں کمی کیے بغیر، اور جو شخص برائی کا طریقہ جاری کرے گا تو اس کا گناہ اسی پر ہے اور جتنے لوگ بھی اس پر عمل کریں گے ان کا گناہ بھی اسی پر ہو گا ان لوگوں کے گناہ میں کمی کیے بغیر۔

(۹۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ يَذْكُرُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ، قَالَ: فَجَائَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ، مُجْتَابِي النِّمَارِ، عَلَيْهِمُ السُّيُوفُ وَالْعَمَائِمُ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ تَغَيُّرًا لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى، ثُمَّ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى آخِرِ الآيَةِ: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَائَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ﴾، ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ امْرُؤٌ مِنْ دِينَارِهِ وَمِنْ دِرْهَمِهِ، وَمِنْ ثَوْبِهِ وَمِنْ صَاعِ بُرِّهِ، يَعْنِي الْحِنْطَةَ، وَمِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ: وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ قَدْ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجَزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْت كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَاب، قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ، كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ: مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً حَسَنَةً، أَوْ صَالِحَةً فَاسْتُنَّ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، لاَ يَنْتَقِصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ اسْتَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَاسْتُنَّ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، لاَ يَنْتَقِصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا. (مسلم ۷۰۶۔ احمد ۴/ ۳۵۹)

(۹۸۹۶) حضرت جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں صبح کے وقت حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم حاضر ہوئی جو تنگ دست تھے سفید اور کالے لباس میں ملبوس تھے، ان پر تلواریں تھیں اور عمامے تھے، اکثر کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا بلکہ میں تو کہوں گا سب کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا، ان کی تنگ دستی کی حالت کو دیکھ کر حضور ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا شروع ہو گیا۔ آپ ﷺ اٹھے اور مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا، اس کے بعد لوگوں کو نماز پڑھائی، اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''اے لوگو! ڈرو اس رب سے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا'' پھر آیت کے آخر تک تلاوت فرمائی، اور اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَد. کی تلاوت فرمائی۔ (اور حکم دیا کہ) لوگو! صدقہ کرو دینار میں سے، درھم میں سے، کپڑوں میں سے، گندم میں سے اور کھجور میں سے یہاں تک کہ اگرچہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اتنے میں ایک انصاری شخص تھیلی اٹھا کر آیا اور اس کی ہتھیلی اس کے اٹھانے سے عاجز آ رہی تھی بلکہ میں تو کہوں گا کہ اس کے ہاتھ عاجز آ گئے تھے، پھر باقی لوگوں نے بھی اس کی پیروی کی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے کپڑے اور کھانے پینے کی اشیاء کے دو ڈھیر لگ گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ اسکو دیکھ کر حضور ﷺ کا چہرہ انور سونے کی طرح چمکنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کوئی اچھا اور نیک طریقہ جاری کرے گا، اور بعد میں لوگ اس پر عمل کریں تو اسکو اپنے اجر کے ساتھ

ساتھ ان لوگوں کا اجر بھی ملے گا اور ان کے اجر میں بھی کمی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کرے اور بعد میں لوگ اس پر عمل کریں تو اس پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کا گناہ بھی ہوگا جو بعد میں اس پر عمل کریں گے ان لوگوں کے گناہوں میں کمی کئے بغیر''۔

(۹۸۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ ، فَأَتَاهُنَّ ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَوَعَظَهُنَّ ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ، وَبِلاَلٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ ، قَالَ :فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

(۹۸۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز کیلئے خطبہ سے قبل حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ ونصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور کنگن اور دوسری اشیاء صدقہ کیلئے دیں۔

(۹۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ :مِمَّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ :لأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. (احمد ۱/ ۳۷۶۔ طیالسی ۳۸۴)

(۹۸۹۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو، بیشک تم میں سے جہنم میں جانے والی زیادہ ہیں، ایک خاتون نے عرض کیا جو برسر آوردہ خواتین میں سے نہیں تھی ایسا کیوں اور کس وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ تم لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری ونافرمانی کرتی ہو۔

(۹۸۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ وَأَشَاحَ ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ، ثُمَّ قَالَ :اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

(بخاری ۶۵۴۰۔ مسلم ۶۸

(۹۸۹۹) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ (جہنم) کا تذکرہ فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا گویا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، پھر دوبارہ جہنم کا تذکرہ فرمایا اور اپنا چہرہ مبارک پھیرا گویا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، یہاں تک کہ ہمیں یقین ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کو دیکھ رہے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کے ایک دانہ صدقہ کرنے سے ہو اور جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کہے (بیشک اچھی بات بھی صدقہ ہے)۔

(۹۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. (بخاری ۱۴۱۷۔ مسلم ۷۰۳)

(۹۹۰۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا (صدقہ کرنا) ہی کیوں نہ ہو۔

(۹۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ ، يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَيَقُولُ : تَصَدَّقُوا ، تَصَدَّقُوا : فَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ تَصَدَّقَ النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ وَالشَّيْءِ. (بخاری ۱۴۶۲۔ مسلم ۶۰۵)

(۹۹۰۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے (عید گاہ کی طرف) اور لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے سلام پھیرا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو گئے جب کہ لوگ سارے بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو''۔ پس عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور کان کی بالیاں سب سے زیادہ صدقہ کیں۔

(۹۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللهِ ، قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ. (بخاری ۱۴۶۶۔ ترمذی ۶۳۶)

(۹۹۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو۔

(۹۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ بِجَادٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، يَأْتِينِي السَّائِلُ ، لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ أُعْطِيهِ ، قَالَتْ : فَقَالَ : لاَ تَرُدِّي سَائِلَكِ إِلاَّ بِشَيْءٍ ، وَلَوْ بِظِلْفٍ.

(بخاری ۸۴۵۔ طبرانی ۵۶۱)

(۹۹۰۳) حضرت ابن بجاد اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بعض اوقات میرے پاس سائل آتا ہے لیکن میرے پاس اسکو دینے کیلئے کچھ بھی نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے سائل کو کچھ دیئے بغیر نہ لٹایا کر اگرچہ گائے، بکری یا ہرن کا ایک کھر (پھٹا ہوا ناخن) ہی کیوں نہ ہو۔

(۹۹۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقُوا ، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا.

(بخاری ۱۴۱۱۔ مسلم ۷۰۰)

(۹۹۰۴) حضرت حارثہ بن وہب الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کیا کرو، بیشک ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی صدقہ کرنے کیلئے نکلے گا لیکن وہ کسی کو نہ پائے گا جو اس کا صدقہ قبول کرے۔

(۹۹۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ صَدَقَةٍ تَخْرُجُ ، حَتَّى يُفَكَّ عَنْهَا لَحْيَا سَبْعِينَ شَيْطَانًا ، كُلُّهُمْ يَنْهَاهُ عَنْهَا. (ابن خزیمة ۲۴۵۷۔ حاکم ۴۱۷)

(۹۹۰۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے زیادہ طاقتور کوئی چیز اس زمین پر نہیں یہاں تک کہ اس کی وجہ سے انسان کو ستر شیطانوں سے خلاصی دی جاتی ہے، وہ سب اسکو اس سے روکتے ہیں۔

(۹۹۰۶) حَدَّثَنَا عُمَر بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَاهِبًا عَبَدَ اللَّهَ فِي صَوْمَعَةٍ سِتِّينَ سَنَةً ، فَجَائَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ إِلَى جَنْبِهِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهَا فَوَاقَعَهَا سِتَّ لَيَالٍ ، ثُمَّ أُسْقِطَ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ هَرَبَ ، فَأَتَى مَسْجِدًا فَأَوَى فِيهِ ، فَمَكَثَ ثَلاَثًا لاَ يَطْعَمُ شَيْئًا ، فَأُتِيَ بِرَغِيفٍ فَكَسَرَ نِصْفَهُ ، فَأَعْطَاهُ رَجُلاً عَنْ يَمِينِهِ ، وَأَعْطَى الآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ بُعِثَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَقَبَضَ رُوحَهُ ، فَوُضِعَ عَمَلُ سِتِّينَ سَنَةً فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتِ السَّيِّئَةُ فِي أُخْرَى ، فَرَجَحَتْ ، ثُمَّ جِيءَ بِالرَّغِيفِ ، فَرَجَحَ بِالسَّيِّئَةِ.

(۹۹۰۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک راہب ساٹھ سال تک اپنے عبادت خانے میں (عبادت میں مصروف) رہا، اس کے پڑوس میں ایک عورت آئی تو وہ راہب چھ راتوں تک اس کے پاس جاتا رہا پھر اپنے اس عمل کی پشیمانی کی وجہ سے وہاں سے بھاگ کر ایک مسجد میں پناہ لے لی اور تین دن تک مسجد میں کچھ کھائے پیئے بغیر رہا، (تین دن بعد) اس کے پاس ایک روٹی لائی گئی تو اس نے اس کے دو حصے کر کے آدھی دائیں جانب والے شخص کو دیدی اور آدھی روٹی بائیں جانب والے شخص کو دیدی۔ پھر ملک الموت نے آکر اس راہب کی روح قبض کر لی اور اس کے ساٹھ سال کے اعمال ایک ترازو میں رکھے گئے اور گناہ دوسرے پلڑے میں تو وہ گناہوں والا پلڑا جھک گیا، پھر وہ روٹی لائی گئی (جو اس نے صدقہ کی تھی) اس روٹی کے رکھنے سے نیکیوں والا پلڑا گناہوں والے پلڑے سے جھک گیا۔

(۹۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ ، وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ ، أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أُحُدٍ ، وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿هُوَ الذى يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ ، وَ﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ .

(ترمذی ۶۶۲۔ ابن خزیمة ۲۴۲۷)

(۹۹۰۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول کرتا ہے اور اسے دائنے ہاتھ سے لیتا ہے اور اسکو بڑھاتا ہے صدقہ دینے والے کیلئے۔ جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک تربیت کرتا ہے (بڑھاتا ہے) چھوٹے

بچے یا کنبے کو، یہاں تک کہ ایک لقمہ صدقہ کا (ثواب) احد پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے بھی ہوتی ہے، اللہ فرماتے ہیں کہ وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے صدقات کو لیتا ہے (قبول کرتا ہے) دوسری جگہ ارشاد فرمایا: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

(۹۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ قَطُّ ، فَتَصَدَّقُوا. (احمد ۱/ ۱۹۳۔ ابویعلی ۸۴۵)

(۹۹۰۸) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال میں بالکل کمی نہیں ہوتی، پس تم صدقہ کیا کرو۔

(۹۹۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أُهْدِيَتْ لَنَا شَاةٌ مَشْوِيَّةٌ ، فَقَسَّمْتُهَا كُلَّهَا إِلاَّ كَتِفَهَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لاَ ، كُلُّهَا لَكُمْ إِلاَّ كَتِفَهَا. (ترمذی ۲۴۷۰۔ احمد ۶/ ۵۰)

(۹۹۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ہدیہ میں بھنی ہوئی بکری آئی تو میں نے کندھے کے گوشت کے علاوہ باقی ساری بکری صدقہ کر کے تقسیم کر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں باقی ساری بکری تمہارے لئے ہے سوائے ایک کندھے کے گوشت کے جو تم نے صدقہ نہیں کیا۔

(۹۹۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ : بَعَثَهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِكُسْوَةٍ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا أَتَى تَيْمَاءَ جَائَهُ سَائِلٌ فَسَأَلَ ، قَالَ : فَقَالَ : تَصَدَّقُوا ، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تُنْجِي مِنْ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الشَّرِّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَنْ هَاهُنَا أَفْقَهُ ؟ قَالُوا : نُسَيٌّ ، رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَأَتَيْتُ الدَّارَ ، فَقُلْتُ : ثَمَّ نُسَيٌّ ؟ فَأَشْرَفَتْ عَلَيَّ امْرَأَتُهُ ، فَأَذِنَتْ لِي فَدخلتُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَآنِي تَوَضَّأَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا شَأْنُكَ حِينَ رَأَيْتَنِي تَوَضَّأْتَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : يَا مُوسَى ، تَوَضَّأْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَصَابَتْكَ مُصِيبَةٌ فَلاَ تَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَكَ . قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ سَائِلاً يَسْأَلُ ، فَقَالَ : تَصَدَّقُوا ، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تُنْجِي مِنْ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الشَّرِّ ، قَالَ : صَدَقَ ، فَذَكَرَ أَشْيَاءَ مِنَ الْمَنَايَا ، وَهَدْمِ الْحَائِطِ ، وَوَقْصِ الدَّابَّةِ ، وَالْغَرَقِ مِمَّا شَاءَ اللَّهُ مِمَّا عُدَّ مِنَ الْمَنَايَا ، قَالَ : قُلْتُ : وَتُنْجِي مِنَ النَّارِ.

(۹۹۱۰) حضرت یزید بن بشر السکسکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد الملک نے مجھے ایک کپڑا دے کر کعبہ کی طرف بھیجا، جب میں مقام تیماء میں پہنچا تو ایک سائل آیا اور کہنے لگا۔ صدقہ کرو بیشک صدقہ شر کے ستر دروازوں سے انسان کو نجات دیتا ہے، میں نے پوچھا (لوگوں سے) یہاں پر سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا نُسَیّ نامی یہود میں سے ایک شخص ہے۔ میں اس کے مکان پر آیا اور آواز دی کہ نسی ہے؟ ایک عورت نے جھانکا اور مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی، جب اس نے مجھے دیکھا تو اس

نے وضو کیا۔ میں نے اس سے پوچھا جب تو نے مجھے دیکھا تو وضو کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا اے موسیٰ! وضو کیا کر اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تجھے بہت سی مصیبت پہنچے گی پھر تو اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ ایک سائل سوال کرتے ہوئے یوں کہہ رہا تھا کہ صدقہ کرو بیشک صدقہ شر کے ستر دروازوں سے انسان کو نجات دیتا ہے۔

کہنے لگا اس نے سچ کہا ہے پھر موت، دیوار کا گرنا، جانور کا ہلاک ہونا اور غرق ہونا اور بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ چاہے جو شمار کرے موتوں میں سے، میں نے عرض کیا اور صدقہ نجات دیتا ہے جہنم کی آگ سے۔

(۹۹۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :صَدَقَةُ الْمُؤْمِنِ ظِلُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(احمد ۳۳

(۹۹۱۱) حضرت مرثد بن عبد اللہ الیزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: مومن آدمی کا صدقہ قیامت کے دن اس پر سایہ ہوگا۔

(۹۹۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :(قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى) ، قَالَ :مَنْ رَضَخَ.

(۹۹۱۲) حضرت علی بن الاقمر سے مروی ہے کہ حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قد افلح من تزکی، تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا، فرمایا جس کو تھوڑا اعطاء کیا گیا۔

(۹۹۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي مَدِينَةَ ؛ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِنَبٌ ، فَنَاوَلَهُ حَبَّةً ، فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَلِكَ ، فَقَالَ :فِي هَذِهِ مِثْقَالُ ذَرٍّ كَثِيرٌ.

(۹۹۱۳) حضرت ابو مدینہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے، آپ نے سائل کو انگور کا ایک دانہ دیدیا، تو لوگوں نے اسکو ناپسند کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ چھوٹا سا ذرہ بہت زیادہ ہے (قیامت کے دن)

(۹۹۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا إِيَاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ ؛ أنها كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ مَسَاكِينُ ، فَقَالَتْ :أُخْرِجُهُنَّ ؟ فَقَالَتْ أم سَلَمَةَ :مَا بِهَذَا أُمِرْنَا ، أَبْدِيهِنَّ بِتَمْرَةٍ تَمْرَةٍ.

(۹۹۱۴) حضرت ام حسن رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی ایک مسکین آیا میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اسکو باہر نکال دوں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا اسکو کھجور میں سے کچھ کھجوریں دیدو۔

(۹۹۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ

كَانَ يَقَالُ :رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِمِثْلِ رَأْسِ الْقَطَاةِ.

(٩٩١٥) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سائل کو کچھ نہ کچھ دو اگرچہ چڑیا (فاختہ) کے سر کے بقدر ہی کیوں نہ ہو۔

(٩٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ.

(ابو داؤد ١٦٦٣۔ احمد ١/ ٢٠١)

(٩٩١٦) حضرت فاطمہ بنت حسین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کا تم پر حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پہ سوار ہو کر آئے۔

(٩٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ : لِلسَّائِلِ حَقٌّ ، وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ مُطَوَّقٍ بِالْفِضَّةِ.

(٩٩١٧) حضرت سالم بن ابو جعد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا قول ہے کہ سائل کا تم پر حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پہ سوار ہو کر آئے اور اسکے گلے میں چاندی کا ہار ہو۔

(٩٩١٨) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :إِذَا أَتَى أَحَدَكُمُ السَّائِلُ ، وَهُوَ يُرِيدُ الصَّلاَةَ ، أَوْ قَالَ :يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَصَدَّقَ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُقَدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ صَلاَتِهِ صَدَقَةً فَلْيَفْعَلْ.

(٩٩١٨) حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس کوئی سائل آئے اور وہ نماز کا ارادہ کر رہا ہو یا فرمایا (راوی کو شک ہے) ارادہ کرتا ہے کہ نماز پڑھے، پس اگر تم طاقت رکھو تو صدقہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، تحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی، اور اگر نماز سے پہلے صدقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسکو چاہئے کہ صدقہ کرے۔

(٢) مَا قَالُوا فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ

ترک زکوۃ پر جو وعیدیں وارد ہوئی ہیں ان کا بیان

(٩٩١٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ لَمْ يُؤَدِّ الزَّكَاةَ ، فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

(٩٩١٩) حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زکوۃ ادا نہ کرے اسکی نماز قبول

نہیں ہے۔

(۹۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِزَكَاةٍ.

(۹۹۲۰) حضرت سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ نماز قبول نہیں مگر زکوۃ ادا کرنے کے ساتھ۔

(۹۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا مَانِعُ الزَّكَاةِ بِمُسْلِمٍ.

(۹۹۲۱) حضرت ابوالاحوص سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مؤمن زکوۃ ادا کرنے کو ترک نہیں کرتا۔

(۹۹۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :لَوْ مَنَعُونِي وَلَوْ عِقَالاً مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاهَدْتُهُمْ . قَالَ ، ثُمَّ تَلاَ :﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾.

(۹۹۲۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ مجھے رسی کا ایک ٹکڑا ادا کرنے سے بھی انکار کریں جو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے میں ان سے ضرور جہاد کروں گا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں مگر رسول، تحقیق ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے، کیا اگر یہ مرجائیں یا قتل کردیے جائیں تم اپنی ایڑیوں کے بل واپس پلٹ جاؤ گے''۔

(۹۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ ، أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ.

(۹۹۲۳) حضرت ابوزبیر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی تو تجھ سے اس کا شر دور ہوگیا۔

(۹۹۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ :بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ ، أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ ، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

(بخاری ۲۴۴۸۔ ابوداؤد ۱۵۷۹)

(۹۹۲۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (یمن) کی طرف بھیجا تو مجھ سے فرمایا: بیشک

تیرے پاس اہل کتاب کے لوگ آئیں گے تو تم ان کو لا الہ الا اللہ کی شہادت اور میری رسالت کی دعوت دینا، اگر وہ اسکو قبول کرلیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اسکو قبول کرلیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، ان کے مال داروں سے لینا اور ان کے فقراء پر خرچ کرنا، اگر وہ اسکو قبول کرلیں تو پس تو بچنا ان کے عمدہ اور قیمتی مال سے، اور مظلوم کی بددعا سے اپنے آپکو بچانا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب نہیں ہوتا۔

(۹۹۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابن أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَةِ.

(ترمذی ۱۱۱۹۔ ابو داؤد ۲۰۶۹)

(۹۹۲۵) حضرت حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۹۹۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۹۹۲۶) حضرت حارث نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اسی طرح کا قول نقل کیا ہے۔

(۹۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَوِي الصَّدَقَةِ ، يَعْنِي : مَانِعَهَا ، مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(احمد ۱/ ۴۳۰۔ ابن حبان ۳۲۵۲)

(۹۹۲۷) حضرت حارث بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے قیامت کے دن ملعون ہوں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر۔

(۹۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا وَشَكَا إِلَيْهِ قَوْمٌ مِنَ الأَعْرَابِ الصَّدَقَةَ ، فَقَالَ : اجْمَعُوهَا وَأَدُّوهَا لِوَقْتِهَا ، فَمَا أُخِذَ مِنْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ ظُلْمٌ ظُلِمْتُمُوهُ.

(۹۹۲۸) حضرت مثنی بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ دیہاتیوں کی ایک قوم نے زکوٰۃ کے بارے میں شک کیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم زکوٰۃ کو اکٹھا کرو اور اس کے وقت میں ادا کرو پس جو کچھ وقت کے بعد تم سے لیا گیا وہ ظلم ہے جو تم پر کیا گیا اس میں جو تم نے سپرد کیا۔

(۹۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِبَنِيَّ : يَا بَنِيَّ ، إِذَا جَائَكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلاَ تَكْتُمُوهُ مِنْ نَعَمِكُمْ شَيْئًا.

(۹۹۲۹) حضرت جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو! جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو اس سے اپنے اموال میں سے کوئی چیز بھی نہ چھپانا۔

(۹۹۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا جَائَكَ الْمُصَدِّقُ ، فَقَالَ : أَخْرِجْ صَدَقَتَكَ ، فَأَخْرِجْهَا ، فَإِنْ قَبِلَ فَبِهَا وَنِعِمَتْ ، فَإِنْ أَبَى فَوَلِّهِ ظَهْرَكَ ، وَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْتَسِبُ

عِنْدَكَ مَا يَأْخُذُ مِنِّي ، وَلاَ تَلْعَنْهُ.

(۹۹۳۰) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا تمہارے پاس آ کر کہے کہ اپنی زکوٰۃ نکالو تو تمہیں چاہئے کہ تم (فورا) زکوٰۃ نکال لو اور اگر وہ اسکو قبول کر لے تو بہت اچھا ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو تو اپنی پیٹھ اس سے پھیر لے اور اس سے بحث نہ کر اور یوں کہہ: اے اللہ! میں تجھ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں جو اس نے مجھ سے وصول کیا، اور اس شخص کو لعن طعن نہ کر۔

(۹۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَصْدُرَ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ حِينَ يُصْدِرُ وَهُوَ رَاضٍ . وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا.

(ترمذی ۶۴۸۔ احمد ۴/ ۳۶۵)

(۹۹۳۱) حضرت جریر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے والا جب تمہارے پاس سے لوٹے تو وہ اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے راضی ہو۔

(۹۹۳۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَيَأْتِيكُمْ رَكْبٌ مُبْغَضُونَ ، فَإِنْ جَاؤُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ ، وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْغُونَ ، فَإِنْ عَدَلُوا فَلأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ ، وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ ، وَلْيَدْعُوا لَكُمْ.

(۹۹۳۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس ناپسندیدہ سوار آئیں گے، لیکن جب وہ تمہارے پاس (زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے) آئیں تو تم انکو خوش آمدید کہو اور ان کیلئے کشادگی کرو، اور چھوڑ دو ان کے درمیان وہ چیز جس میں وہ زیادتی کریں، پس اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنے نفسوں کیلئے اور اگر ظلم کریں تو انکا وبال خود ان پر ہے اور تمہیں چاہئے کہ تم ان کو راضی کر دو بیشک تمہاری زکوٰۃ کا اتمام (مکمل ہونا) ان کی رضامندی ہے اور ان کو بھی چاہئے کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں۔

(۹۹۳۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سَنَان ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إذَا ظَهَرَ عَلَى مَالٍ قَدْ غُيِّبَ عَنِ الصَّدَقَةِ ، خَمَّسَهُ.

(۹۹۳۳) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوتا کہ (فلاں) مال چھپایا گیا ہے زکوٰۃ سے تو وہ اسکا پانچ گنا وصول فرماتے۔

(۹۹۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ رُزَيْقٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ:قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ أَدَّى الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ، وَمَنْ زَادَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ. (ابوداؤد ۱۳۰)

(۹۹۳۴) حضرت عبید اللہ بن رزیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی اس نے اپنا حق جو اس پر تھا ادا کر دیا اور جو شخص زیادہ ادا کرے تو وہ اس کیلئے بہتر ہے (اس زیادہ دینے کا اسی کو ثواب ہے)۔

(۹۹۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَتَصَدَّقَ. (بخاری ۱۴۵۴۔ عبدالرزاق ۷۰۸۵)

(۹۹۳۵) حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو اب اگر وہ صدقہ نہ بھی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۳) فِيمَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ

دراہم اور دنانیر میں جتنی زکوٰۃ فرض ہے اس کا بیان

(۹۹۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَفِيهِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۳۶) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مال دو سو درھم تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہیں۔

(۹۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ خُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، خَمْسَةَ دَرَاهِمَ.

(۹۹۳۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ: مسلمان تاجروں میں سے جو بھی تمہارے پاس سے گذرے تو اس کے دو سو دراھم میں سے پانچ درھم (زکوٰۃ) وصول کرلو۔

(۹۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ جَابِرٍ الْحَذَّاءِ ، وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِي مُجَاشِعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : هَلْ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ ؟ قَالَ : أَمُسْلِمٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : عَلَيْهِ فِي كُلِّ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۳۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن الحذاء جو بنی مجاشع کے غلام تھے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا غلام پر بھی زکوٰۃ ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا غلام مسلمان ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر دو سو دراھم پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہے۔

(۹۹۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ؛ قَالَ : تَحِلُّ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِنْ يَوْمِ مَلَكَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ

يَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۹۹۳۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مباح ہے تم پر زکوٰۃ اس دن جس دن تم دوسو دراہم کے مالک بن گئے، یہاں تک کہ اس پر پورا سال گذر جائے۔

(٩٩٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي كُلِّ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہر دوسو دراہم پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔

(٩٩٤١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ أَوَاقٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ.

(۹۹۴۱) حضرت جعفر اپنے والد سے مرفوعا روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے (دوسو درہم) تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور ہر چالیس درھموں پہ ایک درہم ہے۔

(٩٩٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : فِي مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: دوسو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہیں۔

(٩٩٤٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: جب دوسو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہیں۔

(٩٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : فِي الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِئَتَيْنِ خَمْسَةٌ.

(۹۹۴۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: معادن میں ہر دوسو پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہیں۔

(٩٩٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ مِئَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ: جب دراہم دوسو تک پہنچ جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہیں۔

(٤) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ

دوسو درھم سے کم میں کچھ نہیں ہے اس کا بیان

(٩٩٤٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَكُونُ فِي الدَّرَاهِمِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ أَوَاقٍ.

(۹۹۴۶) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دراہم میں زکوٰۃ نہیں

ہے یہاں تک کہ وہ پانچ اوقیہ (دوسو) ہو جائیں۔

(۹۹۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ إِلاَّ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ وَمِئَةٌ ، فَلَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ.

(۹۹۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تمہارے پاس ایک سو ننانوے درھم ہوں تو ان پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۹۹۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ.

(۹۹۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: دوسو دراہم سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

(۹۹۴۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ دُونَ الْمِئَتَيْنِ نَفَقَةٌ.

(۹۹۴۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: دوسو سے کم میں ہر چیز نفقہ ہے۔

(۹۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ يَحْيَى بْنَ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَكَانَتْ تُقَوَّمُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ. (بخاری ۱۴۴۷۔ مسلم ۶۷۴)

(۹۹۵۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ دوسو درھم بنتے ہیں۔

(۹۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنْ فِضَّةٍ صَدَقَةٌ.

(۹۹۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

(۹۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ قَالَ : لَيْسَ فِي الشَّنَقِ شَيْءٌ ، قَالَ : الشَّنَقُ : مَالٌ لَمْ يَبْلُغْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ.

(۹۹۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: شنق کچھ نہیں ہے (زکوۃ نہیں ہے) اور شنق وہ مال کہلاتا ہے جو دوسو درھم سے کم ہو۔

(۹۹۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ. (دارقطنی ۹۳)

(۹۹۵۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسو دراہم سے کم میں (زکوۃ) نہیں ہے۔

(۹۹۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ. (ترمذی ۶۲۰۔ ابوداؤد ۱۵۶۶)

(۹۹۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسو دراہم سے کم میں (زکوٰۃ) نہیں ہے۔

(۹۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَه ، قَالَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ.

(۹۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسو دراہم سے کم میں (زکوٰۃ) نہیں ہے۔

(۵) مَا قَالُوا فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ، لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

دوسو دراہم سے زائد جب چالیس ہو جائیں تو ان پر زکوٰۃ آئے گی

(۹۹۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ شَيْءٌ ، حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ.

(۹۹۵۶) حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ دوسو دراہم سے زائد پر کچھ بھی واجب نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ چالیس تک پہنچ جائے۔

(۹۹۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :فَمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَم.

(۹۹۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ: دوسو دراہم سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر چالیس دراہم پر ایک درھم (زکوٰۃ) ہے۔

(۹۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ شَيْءٌ ، حَتَّى يَكُونَ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً.

(۹۹۵۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے زائد پر کچھ نہیں آئے گا یہاں تک کہ وہ چالیس ہو جائیں۔

(۹۹۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ شَيْءٌ ، حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۹۹۵۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے زائد پر کچھ نہیں آئیگا یہاں تک کہ وہ زائد چالیس ہو جائیں۔

(۹۹۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا نَيِّفًا عَلَى الْمِئَتَيْنِ فَهِيَ حِينَئِذٍ سِتَّةُ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ لاَ شَيْءَ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانِينَ وَمِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَهِيَ سَبْعَةُ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ كَذَلِكَ.

(۹۹۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ دوسو سے زائد چالیس دراہم ہو جائیں تو پھر اس پر چھ دراہم (زکوٰۃ) ہے پھر کچھ

نہیں ہے یہاں تک کہ ان کی تعداد دوسو اسی ہو جائیں تو ان پر سات درھم (زکوۃ) ہیں، پھر اسی طرح حساب کرتے جائیں۔

(۶) مَنْ قَالَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ فَبِالْحِسَابِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دوسو سے زائد جتنے بھی ہو جائیں اس حساب سے زکوۃ آئے گی اس کا بیان

(۹۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ ، فَمَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور جو اس پر زائد ہو اس پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(۹۹۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ جَابِرِ الْحَذَّاءِ ، وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِي مُجَاشِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ ، فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۲) حضرت جابر الحذاء جو بنی مجاشع کے غلام تھے سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دوسو سے زائد جتنے درھم ہو جائیں ان پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(۹۹۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ فَبِحِسَابٍ.

(۹۹۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے جتنے زائد ہو جائیں ان پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(۹۹۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ: (دوسو سے زائد دراہم پر) اسی کے حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(۹۹۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : مَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسو سے زائد پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(۷) مَا قَالُوا فِي الدَّنَانِيرِ مَا يُؤْخَذُ مِنْهَا فِي الزَّكَاةِ ؟

دیناروں پہ کتنی زکوۃ ہے اس کا بیان

(۹۹۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ دِينَارًا شَيْءٌ ، وَفِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ ، فَمَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیس دیناروں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے اور بیس دینار پر نصف دینار اور چالیس دیناروں پر ایک دینار زکوۃ ہے اور جتنے اس سے زائد ہوں ان پر اسی حساب سے زکوۃ ہے۔

(۹۹۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي عِشْرِينَ مِثْقَالاً نِصْفُ مِثْقَالٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مِثْقَالاً مِثْقَالٌ.

(۹۹۶۷) امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ بیس مثقالوں پر نصف مثقال اور چالیس مثقالوں پر ایک مثقال زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۶۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : فِي أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ ، وَفِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ.

(۹۹۶۸) حضرت ابن سیرین ویشیڈ فرماتے ہیں کہ چالیس دینار پر ایک دینار اور بیس دینار پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ.

(۹۹۶۹) حضرت حسن ویشیڈ فرماتے ہیں کہ بیس دینار پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالاً شَيْءٌ ، وَفِي عِشْرِينَ نِصْفُ مِثْقَالٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مِثْقَالاً مِثْقَالٌ.

(۹۹۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ: بیس مثقال سے کم میں کچھ نہیں ہے (زکوٰۃ نہیں ہے)۔ اور بیس مثقال پر نصف مثقال اور چالیس مثقال پر ایک مثقال زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۷۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رُزَيْقٍ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ حِينَ اسْتُخْلِفَ : خُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ فِيمَا يُدِيرُونَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ مَا نَقَصَ حَتَّى يَبْلُغَ عشرين ، فَإِذَا نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا ، لاَ تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاكْتُبْ لَهُمْ بَرَائَةً بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ ، وَخُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فِيمَا يُظْهِرُونَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ ، مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ مَا نَقَصَ حَتَّى يَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، فَإِذَا نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا ، لاَ تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاكْتُبْ لَهُمْ بَرَائَةً إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ.

(۹۹۷۱) حضرت رزیق ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشیڈ نے مجھے خلیفہ بنایا تو مجھے خط لکھا کہ مسلمان تاجروں میں سے جو کوئی تیرے پاس سے اپنا مال لے کر گذرے تو ہر چالیس دینار پر ایک دینار زکوٰۃ لینا، اور جو اس سے کم ہو تو اس میں اس حساب سے یہاں تک کہ بیس درہم ہو جائیں اور جب اس سے ثلث دینار کم ہو جائے تو پھر کچھ نہ لینا چھوڑ دینا اور جو کچھ تو نے ان سے لیا ہے اس میں ان کیلئے سال کیلئے بری ہونا لکھ دے۔ اور اہل ذمہ میں سے کوئی تاجر تیرے پاس سے گذرے وہ مال لے کر جس کو ظاہر کیا جاتا ہے اور تجارت میں لگایا جاتا ہے تو ہر بیس دینار پر ایک دینار زکوٰۃ وصول کرنا، اور جو اس سے کم ہو اس پر اسی حساب سے یہاں تک کہ دس دینار رہ جائیں اور جب اس میں ثلث دینار کم ہو جائے تو چھوڑ دے اس پر کچھ وصول نہ کر، اور ان کیلئے بھی جو تو

نے وصول کیا ہے اس میں سال کیلئے براءت لکھ دے۔

(۹۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ أَرْبَعِينَ مِثْقَالاً مِنَ الذَّهَبِ صَدَقَةٌ.

(۹۹۷۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چالیس مثقال سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي عِشْرِينَ دِينَارًا زَكَاةً ، حَتَّى تَكُونَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً ، فَيَكُون فِيهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ.

(۹۹۷۳) حضرت ابوغنیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم رضی اللہ عنہ بیس دینار سے کم پر زکوٰۃ نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ بیس مثقال ہو جائیں تو ان پر نصف مثقال ہے۔

(۹۹۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كَانَ لِامْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ طَوْقٌ فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالاً ، فَأَمَرَهَا أَنْ تُخْرِجَ مِنْهُ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ.

(۹۹۷۴) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا ہار بیس مثقال کا تھا، تو اس کو حکم دیا کہ اسکی زکوٰۃ پانچ درہم ادا کرو۔

(۹۹۷۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ أشعث ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ.

(۹۹۷۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیس دینار پر نصف دینار اور چالیس دینار پر ایک دینار زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۷۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ دِينَارًا شَيْءٌ.

(۹۹۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چالیس دینار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : لاَ يَكُونُ فِي مَالٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارًا ، فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ دِينَارًا فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ يَزِيدُهَا الْمَالُ دِرْهَمٌ ، حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِينَارًا ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ وَدِرْهَمٌ.

(۹۹۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ بیس دینار ہو جائیں، جب بیس دینار ہو جائیں تو ان پر نصف دینار زکوٰۃ ہے اور ہر چار دیناروں پر جو اس سے زائد ہو ایک درہم آتا رہے گا یہاں تک کہ وہ چالیس ہو جائیں اور ہر چالیس پر ایک دینار ہے اور چوبیس دینار پر نصف دینار اور ایک درہم ہے۔

(۸) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ مِئَةُ دِرْهَمٍ وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ

اگر کسی کے پاس سو درہم اور دس دینار ہوں ان پر زکوٰۃ کا بیان

(۹۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مِئَةُ دِرْهَمٍ وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ ؟ قَالَ :

يُزَكِّي مِنَ الْمِئَةِ دِرْهَمٍ دِرْهَمَيْنِ وَنِصْفًا ، وَمِنَ الدَّنَانِيرِ بِرُبْعِ دِينَارٍ . قَالَ : وَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، فَقَالَ : يُحْمَلُ الأَكْثَرُ عَلَى الأَقَلِّ . أَوْ قَالَ : الأَقَلُّ عَلَى الأَكْثَرِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ زَكَّاهُ.

(۹۹۷۸) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا کہ اگر کسی کے پاس سو درھم اور دس دینار ہوں تو اس پر کتنی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: سو دراہم میں اڑھائی درہم اور دینار میں ربع دینار زکوٰۃ ادا کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے امام شعبی ؒ سے یہی سوال کیا! انہوں نے فرمایا: اکثر کو اقل پر محمول کریں گے یا فرمایا (راوی کو شک ہے) اقل کو اکثر پر محمول کریں گے، اور جب وہ نصاب زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائیں تو اس میں زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَكْحُولٍ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، إِنَّ لِي سَيْفًا فِيهِ خَمْسُونَ وَمِئَةُ دِرْهَمٍ ، فَهَلْ عَلَيَّ فِيهِ زَكَاةٌ ، قَالَ : أَضِفْ إِلَيْهِ مَا كَانَ لَكَ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَإِذَا بَلَغَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَعَلَيْكَ فِيهِ الزَّكَاةُ.

(۹۹۷۹) حضرت عبید اللہ بن عبید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے سوال کیا کہ اے ابو عبد اللہ میرے پاس ایک تلوار ہے اس میں ایک سو پچاس درہم ہیں کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ ملا لے اگر تیرے پاس سونا یا چاندی ہو، اور جب وہ دو سو درہم سونے کے اور چاندی کے ہو جائیں تب ان میں زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا كَانَتْ لَهُ ثَلاَثُونَ دِينَارًا وَمِئَةُ دِرْهَمٍ كَانَ عَلَيْهِ فِيهَا الصَّدَقَةُ ، وَكَانَ يَرَى الدَّرَاهِمَ وَالدَّنَانِيرَ عَيْنًا كُلَّهُ.

(۹۹۸۰) حضرت اشعث ؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسن ؒ فرماتے تھے کہ جب تمہارے پاس تیس دینار اور سو دراہم ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ ہے، اور حضرت حسن ؒ درہم اور دینار کو سب کا سب عین شمار کرتے تھے۔

(۹) فِي زَكَاةِ الإِبِلِ ، مَا فِيهَا ؟

''اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان''

(۹۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِيَّتِهِ ، وَلَمْ يُخْرِجْهُ حَتَّى قُبِضَ ، فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ ، فَكَانَ فِيهِ : فِي خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ شَاةٌ ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ ، وَفِي خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلاَثُ شِيَاهٍ ، وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ ، فَإِذَا زَادَتْ فَحِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ ، فَإِذَا زَادَتْ فَجَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ فَابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ فَحِقَّتَانِ

إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ، لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ.

(ترمذی ۶۲۱۔ ابو داؤد ۱۵۶۲)

(۹۹۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے احکام لکھوائے اور ان کو تلوار کے ساتھ ملا کر رکھا یا (راوی کو شک ہے) وصیت کیساتھ، اور اسکو نکالا نہیں یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک قبض کر لی گئی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کیا یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے چلے گئے پھر اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا، اس میں لکھا ہوا تھا کہ پانچ اونٹوں پہ ایک بکری ہے، دس پر دو بکریاں، پندرہ پہ تین بکریاں، بیس پہ چار بکریاں، پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض (ایک سال کا اونٹ جس کا دوسرا سال چل رہا ہو) ہے پینتیس تک، اور جب پینتیس سے زائد ہو جائیں تو ان پر ایک بنت لبون (دو سال کا اونٹ جس کا تیسرا چل رہا ہو) ہے پینتالیس تک، اور جب پینتالیس سے زائد ہو جائیں تو ان پر ساٹھ تک ایک حقہ ہے (تین سال کا اونٹ جس کا چوتھا چل رہا ہو) اور جب ساٹھ سے زائد ہو جائیں تو ان پر جذعہ (چار سال کا اونٹ جس کا پانچواں سال چل رہا ہو) ہے پچھتر تک، پھر جب پچھتر سے زائد ہو جائیں تو نوے تک دو بنت لبون ہیں۔ اور پھر نوے سے زائد ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اس پر دو حقے ہیں، اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون ہے، متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا (اگر مویشی متفرق اور متعدد جگہوں میں ہیں تو انہیں زکوٰۃ لیتے وقت یا دیتے وقت ایک جگہ جمع نہیں کیا جائے گا اور ایک جگہ ہیں تو انہیں متعدد جگہوں اور چراگاہوں میں تقسیم نہیں کیا جائیگا۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے یہاں مکان اور چراگاہ کے مختلف اور متعدد ہونے سے زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کے ہاں صرف ملک کا اختلاف اور تعدد زکوٰۃ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے اس حدیث کی تفریق واجتماع سے صرف ملکیت کی حد تک تعدد اور اجتماع مراد ہے)، اور دو شریک اپنا حساب خود آپس میں برابر کر لیں گے (یعنی دو آدمی کسی کام تجارت وغیرہ میں شریک ہیں تو جب زکوٰۃ وصول کرنے والا افسر آئے گا تو وہ اس کا انتظار نہیں کرے گا کہ یہ شرکاء اپنے مال کو تقسیم کر لیں اور پھر ان کے سرمایہ سے الگ الگ زکوٰۃ لی جائے بلکہ پورے سرمایہ میں جو زکوٰۃ واجب ہو گی افسر اس واجب زکوٰۃ کو لے لے گا، اب یہ شرکاء کا کام ہے کہ حساب کے مطابق واجب شدہ زکوٰۃ کے حصے تقسیم کریں)۔

(۹۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، وَزِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پچیس اونٹوں پر بنت مخاض واجب ہے۔

(۹۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ شَاةٌ إِلَى تِسْعٍ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَرْبَعَ عَشْرَةَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى

تِسْعَ عَشْرَةَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا أَرْبَعٌ إِلَى أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا خَمْسُ شِيَاهٍ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ ، أَوِ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ ، أَكْبَرُ مِنْهَا بِعَامٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ مِنَ الإِبِلِ حِقَّةٌ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ.

(۹۹۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچ اونٹوں پہ ایک بکری ہے نو تک، جب نو سے ایک زائد ہو جائے تو چودہ تک دو بکریاں ہیں، جب اس پر ایک زائد ہو جائے تو انیس تک تین بکریاں ہیں، اور جب انیس سے ایک زائد ہو جائے تو چوبیس تک چار بکریاں ہیں، اور اس پر ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پانچ بکریاں ہیں، اور جب پچیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو اس پر بنت مخاض یا ابن لبون جو مذکر ہو اور جو اس سے ایک سال بڑا ہوتا ہے وہ دینا پڑے گا پینتیس تک، اور جب پینتیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو اس پر ایک بنت لبون آئے گا پینتالیس تک، اور جب پینتالیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ساٹھ تک ایک طاقتور نر حقہ آئے گا، اور جب ساٹھ سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پچھتر تک ایک جذعہ آئے گا، اور جب پچھتر سے ایک زائد ہو جائے تو نوے تک دو بنت لبون آئیں گے اور جب نوے سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے آئیں گے۔ اور جب اونٹ ایک سو بیس سے بھی زائد ہو جائیں تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک حقہ ہے جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا اور متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۹۹۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : وُجِدَ فِي وَصِيَّةِ عُمَرَ : فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت میں یہ لکھا ہوا پایا گیا تھا کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض ہے۔

(۹۹۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۵) حضرت فضیل اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض اونٹ زکوۃ ہے۔

(۹۹۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ، لاَ يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا ، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهُ ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا ، لاَ يَحِلُّ لآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ. (ابو داؤد ۱۵۶۹۔ احمد ۵/ ۴)

(۹۹۸۶) حضرت بہز بن حکیم رحمہ اللہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چرنے والے

اونٹ اگر چالیس ہو جائیں تو اس پر ایک بنت لبون زکوۃ ہے، اونٹ کو اس کے حساب سے جدا نہیں کریں گے، اور جو شخص زکوۃ ادا کرے اللہ تعالیٰ سے اجر طلب کرتے ہوئے تو اسکے لئے اسکا اجر ہے، عزیمۃ ہے ہمارے رب کی عزیمتوں میں سے۔ آل محمد ﷺ کیلئے زکوۃ میں سے کوئی چیز بھی حلال نہیں ہے۔

(۹۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۹۹۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اونٹ زیادہ ہو جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر پچاس پر ایک حقہ وصول فرماتے اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون وصول فرماتے۔

(۹۹۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي كُلِّ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض زکوۃ ہے۔

(۹۹۸۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ بَعَثَهُمْ يُصَدِّقُونَ فِي الإِبِلِ :إذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ.

(۹۹۸۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ان سے زکوۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا تو ان کو ایک خط لکھا، آپ نے لکھا کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض زکوۃ ہے اور جب اس سے زائد ہو جائیں تو ایک مذکر ابن لبون زکوۃ ہے۔

(۹۹۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۹۰) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض زکوۃ ہے۔

(۹۹۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى الْيَمَنِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الإِبِلِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، وَمِنْ كُلِّ عَشْرٍ شَاتَانِ ، وَمِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلاَثُ شِيَاهٍ ، وَمِنْ عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ ، وَمِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي الإِبِلِ بِنْتَ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ إلَى سِتِّينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إلَى تِسْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ ، وَلاَ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ . قَالَ الأَجْلَحُ :فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :مَا يَعْنِي بِقَوْلِهِ :لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ؟ قَالَ :الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فَلاَ يُفَرِّقُهَا كَيْ لاَ يُؤْخَذَ مِنْهَا صَدَقَةٌ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ الْقَوْمُ تَكُونُ لَهُمُ الْغَنَمُ لاَ تَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ ، فَلاَ

تُجْمَعُ فَتُؤْخَذُ مِنْهَا الصَّدَقَةُ.

(۹۹۹۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے یمن (کے قاضی کو) لکھا: پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے، اور دس اونٹوں پر دو بکریاں، اور پندرہ اونٹوں پہ تین بکریاں اور بیس اونٹوں پہ چار اور پچیس اونٹوں پہ پانچ بکریاں اور پچیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو اس پر بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک، اور اگر زکوٰۃ میں دینے کیلئے بنت مخاض نہ پائے تو مذکر ابن لبون دیدے۔ اور جب پینتیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پینتالیس تک ایک بنت لبون ہے، جب پینتالیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ساٹھ تک ایک حقہ ہے، جب ساٹھ اونٹوں سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پچھتر اونٹوں تک ایک جذعہ ہے اور جب پچھتر سے ایک زائد ہو جائے تو اس پر دو بنت لبون ہیں۔ نوے تک اسی طرح ہے، جب نوے سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے ہیں، پھر جب اونٹ ایک سے بیس سے بھی زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون آئے گا، اور متفرق کو جمع اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرتے وقت بہت چھوٹا یا بہت بوڑھا جانور وصول نہیں کیا جائے گا (بلکہ درمیانہ وصول کیا جائے گا) اور نہ کانا اور بہت کمزور جانور وصول کیا جائے گا۔

اجلح راوی فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ؒ سے پوچھا کہ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ کیا مطلب ہے؟ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس چوپائے ہوں تو وہ اس نیت سے ان کو متفرق نہ کرے تاکہ متفرق (جب نصاب زکوٰۃ نہ پہنچے تو اس پر) پر زکوٰۃ نہ آئے اور نہ ہی متفرق کو جمع کرے یعنی کسی قوم کے پاس چوپائے تو ہوں لیکن ان پر زکوٰۃ نہ آ رہی ہو تو مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) ان سب کو ایک ساتھ جمع کر کے زکوٰۃ وصول نہ کرے۔

(۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْخَمْسِ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ

بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اس کا بیان

(۹۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنْ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ أَرْبَعٌ مِنَ الذَّوْدِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ.

(۹۹۹۲) حضرت علی ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس چار ذود اونٹوں کے علاوہ کچھ نہ ہو (وہ اونٹ جن کی عمر تین سے لیکر دس تک ہو) تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ.

(۹۹۹۳) حضرت علی ؓ اور حضرت عبد اللہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ : عِنْدَنَا كِتَابُ

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي صَدَقَةِ الإِبِلِ ، فَلَمْ يَسْأَلْنَا عَنْهُ أَحَدٌ ، حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَأَرْسَلْنَا بِهِ إِلَيْهِ ، فَكَانَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ بَعَثَهُمْ يُصَدِّقُونَ : أَنْ لَيْسَ فِي الإِبِلِ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسًا.

(۹۹۹۴) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے تھے کہ ہمارے پاس اونٹوں کی زکوٰۃ سے متعلق حضرت عمر بن خطاب ؓ کا لکھا ہوا فرمان موجود ہے، ہم سے کسی شخص نے بھی سوال نہیں کیا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا دور آ گیا۔ تو ہم نے وہ مکتوب ان کو ارسال کر دیا تو وہ مکتوب جس میں لکھا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جب ان کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا کہ ''اونٹوں پر تب تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ پانچ نہ ہو جائیں۔

(۹۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ.

(۹۹۹۵) حضرت ابو سعید الخدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ شَيْءٌ.

(۹۹۹۶) حضرت عمرو بن شعیب ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ. (احمد ۲/ ۹۲۔ بزار ۸۸۸)

(۹۹۹۷) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ. (احمد ۲/ ۴۰۳۔ طحاوی ۳۵)

(۹۹۹۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ ، فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِيَّتِهِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ حَتَّى قُبِضَ ، عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى هَلَكَ ، فَكَانَ فِيهِ : فِي الإِبِلِ إِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ.

(۹۹۹۹) حضرت ابن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں لکھا تو اسکو اپنی تلوار کیساتھ رکھ دیا یا (راوی کو شک ہے) وصیت کیساتھ اس لکھے ہوئے کو نہیں نکالا مرنے تک پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ؓ اس پر

مرنے تک عمل کرتے رہے پھر آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مرنے تک اس پر عمل کرتے رہے۔ اس میں لکھا ہوا تھا: اونٹ جب ایک سو سے بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون زکوٰۃ ہے۔

(١٠٠٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

(۱۰۰۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ زکوٰۃ ہے۔

(١٠٠٠١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ :إِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۱۰۰۰۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن (کے قاضی کی طرف) لکھا تھا کہ جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون آئے گا۔

(١٠٠٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ:وُجِدَ فِي وَصِيَّةِ عُمَرَ :مَا زَادَ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

(۱۰۰۰۲) نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت میں یہ بات پائی تھی کہ جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ زکوٰۃ ہے۔

(١٠٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

(۱۰۰۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اونٹ (ایک سو بیس سے) زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ آئے گا۔

(١٠٠٠٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :بَلَغَنَا أَنَّ سَالِمًا كَانَ يَقُولُ :عِنْدَنَا كِتَابُ عُمَرَ فِي صَدَقَةِ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ ، حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، فَكَانَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ حِينَ بَعَثَهُمْ يُصَدِّقُونَ :إِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۱۰۰۰۴) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب موجود تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا دور خلافت آ گیا۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیز نے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو بھیجا تو لکھا کہ جب اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون زکوٰۃ ہے۔

(۱۱) مَنْ قَالَ إذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ اسْتَقْبَلَ بِهَا الْفَرِيضَةَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ایک سو بیس اونٹوں سے زائد ہو جائیں تو فریضے کو از سر نو شروع کیا جائیگا اس کا بیان

(۱۰۰۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ اسْتَقْبَلَ بِهَا الْفَرِيضَةَ.

(۱۰۰۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو زکوۃ کے فریضے کو از سر نو شروع کیا جائے گا۔

(۱۰۰۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۰۰۶) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۲) مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَدِّقِ أَخْذُهُ مِنَ الإِبِلِ

''جو اونٹ زکوۃ وصول کرنے والے کیلئے لینا مکروہ ہے اس کا بیان''

(۱۰۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً حَسَنَةً فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ قَالَ صَاحِبُ الصَّدَقَةِ : إِنِّي ارْتَجَعْتُهَا بِبَعِيرَيْنِ مِنْ حَوَاشِي الإِبِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : فَنَعَمْ إِذًا. (احمد ۴/ ۳۴۹۔ طبرانی ۷۴۱۷)

(۱۰۰۰۷) حضرت صنابحی احمسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر زکوۃ کے اونٹوں میں سے ایک حسین اور خوبصورت اونٹ پر ٹھہری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟ زکوۃ وصول کرنے والے عرض کیا کہ میں نے دو چھوٹے اونٹ واپس کر کے یہ اونٹ لیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

(۱۰۰۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ ، قَالَ : أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لاَ آخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، قَالَ : وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا. (ابوداؤد ۱۵۷۳۔ طبرانی ۶۴۷۳)

(۱۰۰۰۸) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوۃ کی وصول یابی کے مقرر کردہ شخص آیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا، وہ کہہ رہا تھا کہ بیشک میں نے دودھ پینے والا جانور وصول نہیں کیا، اور متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائیگا۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بڑے والے کوہان والا اونٹ لیکر آیا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔

(۱۰۰۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُصَدِّقًا ، فَقَالَ : لاَ تَأْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ أَنْفُسِ النَّاسِ شَيْئًا ، وَخُذِ الشَّارِفَ ، وَذَاتَ الْعَيْبِ. (بیهقی ۱۰۲)

(۱۰۰۰۹) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو بھیجا تو اسکو فرمایا کہ: لوگوں کے بہترین مال کو وصول نہ کرنا بلکہ ان کے بوڑھے اور عیب والے جانور وصول کرنا۔

(۱۰۰۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً حَسَنَةً فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : مَا أَمْرُ هَذِهِ النَّاقَةِ ؟ فَقَالَ صَاحِبُ الصَّدَقَةِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَرَفْتُ حَاجَتَكَ إِلَى الظَّهْرِ ، فَارْتَجَعْتُهَا بِبَعِيرَيْنِ مِنَ الصَّدَقَةِ.

(۱۰۰۱۰) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک خوبصورت اونٹ پہ آنحضرت ﷺ کی نظر پڑی تو آپ نے فرمایا اس اونٹنی کا کیا معاملہ ہے؟ تو زکوٰۃ وصول کرنے والے نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ کو سواری کی ضرورت ہے تو میں نے دو اونٹوں کے بدلے اسے لے لیا۔

(۱۰۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ مَرَّتْ بِهِ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ ، فَرَأَى فِيهَا شَاةً ذَاتَ ضَرْعٍ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ قَالُوا : مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : مَا أَعْطَى هَذِهِ أَهْلُهَا وَهُمْ طَائِعُونَ ، لاَ تَفْتِنُوا النَّاسَ ، لاَ تَأْخُذُوا حَزَرَاتِ النَّاسِ ، نَكِّبُوا عَنِ الطَّعَامِ.

(۱۰۰۱۱) حضرت قاسم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زکوٰۃ میں وصول شدہ بکریوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ایک دودھ پیتا بکری کا بچہ دیکھا، فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا زکوٰۃ کی بکریاں ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں دیا اس کے مالکوں نے اس حال میں کہ وہ خوش ہوں، لوگوں کو فتنہ میں مبتلا نہ کرو اور زکوٰۃ وصول کرتے وقت بہترین مال وصول نہ کیا کرو۔ اس کے کھانے سے دور رہو۔

(۱۰۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ.

(۱۰۰۱۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے جب ان کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: (زکوٰۃ وصول کرتے وقت) لوگوں کے بہترین مال سے بچنا۔

(۱۳) فِي صَدَقَةِ الْبَقَرِ ، مَا هِيَ ؟

''گائے کی زکوٰۃ کتنی ہے اس کا بیان''

(۱۰۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ :فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ. (ترمذی ۶۲۲۔ احمد ۱/ ۴۱۱)

(۱۰۰۱۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیس گائے ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ ایک تبیع (ایک سالہ نر) یا تبیعہ (یا ایک سال کا مادہ) ہے اور چالیس گائے پہ ایک مسنہ (گائے کا بچہ جو دو سال کا ہو جائے) ہے۔

(۱۰۰۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عَدْلَهُ مَعَافِرَ. (ابو داؤد ۱۵۷۱)

(۱۰۰۱۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ تیس گائیوں پہ ایک تبیع یا تبیعہ زکوٰۃ وصول کرنا اور چالیس پر ایک مسنہ وصول کرنا اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار لینا یا دینار کے بدلے کوئی اور چیز وصول کرنا جسکی قیمت معافر کے کپڑوں کے برابر ہو۔ (معافر یمن کے ایک مقام کا نام ہے اسکی طرف نسبت ہے)۔

(۱۰۰۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ :أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۱۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن لکھ کر بھیجا کہ: تیس گائے پر ایک تبیع یا تبیعہ وصول کرو اور چالیس پر مسنہ وصول کرو۔

(۱۰۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَبِي وَائِلٍ ، قَالَا :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا، أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ. (ابو داؤد ۱۵۷۰۔ نسائی ۲۲۳۲)

(۱۰۰۱٦) حضرت ابراہیم اور حضرت ابو وائل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ تیس گائیوں پہ ایک تبیع یا تبیعہ زکوٰۃ وصول کرنا اور چالیس پر ایک مسنہ وصول کرنا اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار لینا یا دینار کے بدلے کوئی اور چیز وصول کرنا جس کی قیمت معافر کے کپڑوں کے برابر ہو۔ (معافر یمن کے ایک مقام کا نام ہے اسکی طرف نسبت ہے)

(۱۰۰۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ حَوْلِيٌّ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ ، ثَنِيَّةٌ فَصَاعِدًا.

(۱۰۰۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تیس گائے ہو جائیں تو ایک تبیع یا تبیعہ جو ایک سالہ ہو دے گا اور جب چالیس ہو جائیں تو مسنہ جو دو سالہ یا اس سے بڑا ہو دے گا۔ (جس کے اوپر یا نیچے والے دو دانت ظاہر ہوں)

(۱۰۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ مُعَاذًا قَالَ :فِي ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ ، وَفِي

أَرْبَعِينَ بَقَرَةٌ.

(۱۰۰۱۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ مجھ تک حضرت معاذ ؓ کا یہ قول پہنچا ہے کہ تیس گائے پر ایک تبیع اور چالیس پر ایک بقرہ ہے۔

(١٠٠١٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تیس گائے پہ ایک تبیع یا تبیعہ، جذع (گائے کا بچہ جو تین سال کا ہو) جذعہ (مادہ) اور چالیس پر ایک مسنہ زکوۃ دے گا۔

(١٠٠٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، قَالَ :فِي سَائِمَةِ الْبَقَرِ ، فِي كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۰) حضرت شہر ؒ فرماتے ہیں کہ چرنے والے گائے پر جب تیس ہو جائیں تو تبیع یا تبیعہ آئے گا اور چالیس پر مسنہ آئے گا

(١٠٠٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِ ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تیس گائے پر ایک تبیع یا تبیعہ ہے اور چالیس پر ایک مسنہ ہے۔

(١٠٠٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :اُسْتُعْمِلْتُ عَلَى صَدَقَاتِ عَكٍّ ، فَلَقِيتُ أَشْيَاخًا مِمَّنْ صَدَّقَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اجْعَلْ مِثْلَ صَدَقَةِ الإِبِلِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ بَقَرَةٍ بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ

(۱۰۰۲۲) حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں کہ مجھے زکوۃ کی وصول یابی کا فریضہ سونپا گیا، میں ان بزرگوں سے ملا جو حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں زکوۃ دیا کرتے تھے۔ان حضرات نے اختلاف کیا،بعض نے فرمایا کہ اونٹوں کی زکوۃ کے مثل وصول کرو، اور بعض حضرات نے فرمایا کہ تیس گائے پر ایک تبیع وصول کرو اور بعض نے کہا چالیس گائے پر ایک مسنہ وصول کرو۔

(١٠٠٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ تیس گائے پر تبیع یا تبیعہ، جذع یا جذعہ ہے اور چالیس پر مسنہ ہے۔

(١٠٠٢٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إذَا بَلَغَتْ ثَلاَثِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۴) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جب تیس ہو جائیں تو اس پر ایک تبیع یا تبیعہ ہے اور جب چالیس ہو جائیں تو اس پر ایک

مسنہ ہے۔

(۱۰۰۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ.

(۱۰۰۲۵) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تیس گائے پر ایک تبیع، جذع یا جذعہ ہے اور چالیس گائے پر ایک بقرہ ہے۔

(۱۰۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْد : أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ.

(۱۰۰۲۶) حضرت صالح بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت عثمان بن محمد بن ابی سوید کو لکھا کہ تیس گائے پر ایک تبیع لینا، اور چالیس گائیوں پر ایک بقرہ وصول کرنا اور اس سے زیادہ وصول نہ کرنا۔

(۱۰۰۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَقَالاَ : فِي ثَلاَثِينَ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حاکم اور حضرت حماد سے (گائے کی زکوۃ کے بارے میں) دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تیس پر ایک جذع یا جذعہ ہے اور چالیس پر مسنہ ہے۔

(۱۰۰۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ وَغَيْرُهُ يَأْخُذُونَ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً.

(۱۰۰۲۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے حضرت عمرو نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن زبیر بن ابوعوف وغیرہ پچاس گائیوں پر ایک بقرہ وصول کیا کرتے تھے۔

(۱۰۰۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ الْبَقَرُ ثَلاَثِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ ، أَوْ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تیس گائیں ہو جائیں تو ان پر زکوۃ ایک تبیع ہے، جذع یا جذعہ یہاں تک کہ چالیس ہو جائیں، جب چالیس گائیں ہو جائیں تو ان پر زکوۃ مسنہ ہے۔

(۱۰۰۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ؛ أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ سَلاَمَةَ أَخْبَرَهُ ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ خَاتَمُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي يَدِهِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ دَعَا بِصَحِيفَةٍ ، زَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ بِهَا إِلَى مُعَاذٍ ، فَقَالَ نُعَيْمٌ : فَقُرِئَتْ وَأَنَا حَاضِرٌ ، فَإِذَا فِيهَا : مِنْ

كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ ، قَالَ نُعَيْمٌ :فَقُلْتُ :تَبِيعُ الْجَذَعِ ، فَقَالَ عُمَرُ :بَلْ تَبِيعٌ جَذَعٌ.

(۱۰۰۳۰) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نعیم بن سلامہ نے مجھے خبر دی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی مہران کے پاس تھی، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک صحیفہ منگوایا، لوگوں نے گمان کیا کہ یہ وہی صحیفہ ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو لکھا تھا، حضرت نعیم فرماتے ہیں وہ صحیفہ آپ کے سامنے پڑھا گیا میں بھی اس موقع پر حاضر تھا اس میں لکھا تھا: تیس گائیوں پر ایک تبیع جذع یا جذعہ ہے، اور چالیس گائیں پر ایک مسنہ ہے۔ نعیم فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا تبیع الجذع حضرت عمر رحمہ اللہ نے فرمایا تبیع جذع۔

(۱۴) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَ الْبَقَرُ دُونَ ثَلاَثِينَ ، فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

''جو حضرات فرماتے ہیں کہ تیس گائیں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے اس کا بیان''

(۱۰۰۳۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ تیس سے کم گائیوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ بَقَرَةً شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۲) حضرت سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ تیس گائے سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (تیس سے کم پر) کچھ نہیں ہے۔

(۱۰۰۳۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیس گائیوں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۵) فِي الزِّيَادَةِ فِي الْفَرِيضَةِ

(۱۰۰۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، فَسَأَلُوهُ عَنْ فَضْلِ مَا بَيْنَهُمَا ؟ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ حَتَّى سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَأْخُذْ شَيْئًا. (احمد ۵/ ۲۴۰۔ مالک ۲۴)

(۱۰۰۳۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کو حکم فرمایا کہ تیس گائے پر ایک تبیع یا تبیعہ لینا اور چالیس پر ایک مسنہ، لوگوں نے سوال کیا کہ تیس اور چالیس کے درمیان جو زیادتی ہو اس پر کیا ہے؟ آپ اس پر کچھ وصول کرنے سے رکے رہے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس زیادتی پر کچھ وصول نہ کرنا۔

(۱۰۰۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الأَوْقَاصِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳٦) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اوقاص میں کچھ نہیں ہے۔ (اوقاص یہ وقص کی جمع ہے، دو فریضوں کے درمیانی عدد مراد ہے، جیسے چالیس اور تیس کے درمیان)

(۱۰۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ،عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الأَشْنَاقِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اشناق میں کچھ نہیں ہے۔ (اشناق یہ شنق کی جمع ہے، دو فریضوں کے درمیانی عدد پر بولا جاتا ہے۔ لیکن دونوں لفظوں میں فرق اس طرح ہے کہ وقص خاص ہے گائے کیساتھ اور شنق خاص ہے اونٹ کے ساتھ)۔

(۱۰۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ ، وَفِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَلَيْسَ فِي النَّيِّفِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس گائے پر ایک مسنہ ہے اور تیس پر ایک تبیع ہے اور دو فریضوں کے درمیانی عدد پر کچھ نہیں ہے۔

(۱۰۰۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، قُلْتُ :إِنْ كَانَتْ خَمْسِينَ بَقَرَةً ؟ فَقَالَ الْحَكَمُ :فِيهَا مُسِنَّةٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :بِحِسَابِ ذَلِكَ.

(۱۰۰۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ پچاس گائے پر کتنی زکوٰۃ ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا ایک مسنہ ہے اور حضرت حماد نے فرمایا اسی کے حساب سے آئے گی۔

(۱۰۰٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صَاحِبُ الْبَقَرِ بِمَا فَوْقَ الْفَرِيضَةِ.

(۱۰۰٤۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ فریضہ سے اوپر جو کچھ ہے وہ گائے والے کا ہے (یہاں تک کہ دوسرے فریضے تک پہنچ جائے)۔

(۱۰۰٤۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :مَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۱۰۰٤۱) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو (فریضہ سے) زیادہ ہو اس پر اسی کے حساب سے زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۰٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :

لَيْسَ فِي الْفُضُولِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ تَأْلِيفٌ.

(۱۰۰۴۲) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ نصاب سے زائد پر کچھ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ زائد بھی نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے۔

(۱٦) فِي التَّبِيعِ ، مَا هُوَ ؟

''تبیع کونسا جانور کہلائے گا؟''

(۱۰۰٤۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :التَّبِيعُ :الَّذِي قَدِ اسْتَوَى قَرْنَاهُ وَأُذُنَاهُ ، وَالْمُسِنُّ :الثَّنِيُّ فَصَاعِدًا.

(۱۰۰۴۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تبیع وہ ہے جس کے سینگ اور کان برابر ہوں اور مسن وہ ہے جو دو سال کا یا اس سے بڑا ہو۔

(۱۷) فِي السَّائِمَةِ ، كَمْ هِيَ ؟

(۱۰۰٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي قِلاَبَةَ :كَمِ السَّائِمَةُ ؟ قَالَ :مِئَةٌ.

(۱۰۰۴۴) حضرت خالد الحذاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا: سائمہ کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا سو۔

(۱۸) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ السَّوَائِمِ صَدَقَةٌ

بعض حضرات کے نزدیک چرنے والے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۰٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ السَّوَائِمِ صَدَقَةٌ ، إِلاَّ إِنَاثَ الإِبِلِ ، وَإِنَاثَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ.

(۱۰۰۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ چرنے والے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے، مگر یہ کہ مؤنث پر جو اونٹ، گائے اور بکری میں سے ہو۔

(۱۹) فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ

بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ گائے جو کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہوتی ہو اس پہ زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۰٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

۱۰۰۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ مُعَاذٍ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَأْخُذُ مِنَ الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةً.

۱۰۰۴۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ وصول نہیں فرماتے تھے۔

(۱۰۰۴۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

۱۰۰۴۸) حضرت مجاہد اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

۱۰۰۴۹) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى جَمَلٍ ظَعِينَةٍ، وَلَا عَلَى ثَوْرٍ عَامِلٍ صَدَقَةٌ.

۱۰۰۵۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بار برداری کرنے والے اونٹوں پر اور ہل چلانے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْبَقَرِ شَيْءٌ، إِلَّا مَا كَانَ سَائِمًا، وَذَلِكَ فِي الإِبِلِ.

۱۰۰۵۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والی گائے پہ زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ سائمہ ہوں۔ اور یہی حکم اونٹوں کا بھی ہے۔

(۱۰۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

۱۰۰۵۲) حضرت شہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

۱۰۰۵۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ، وَلَا عَلَى الإِبِلِ الَّتِي يُسْتَقَى عَلَيْهَا النَّوَاضِحِ، وَيُغْزَى عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ صَدَقَةٌ.

۱۰۰۵۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی کیلئے استعمال ہونے والی گائے پہ زکوٰۃ نہیں ہے اور اس طرح وہ اونٹ جس کے

ذریعے پانی نکالا جاتا ہے اور جسے اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے استعمال ہوتا ہوا س پہ بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٠٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زِيَادٌ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لاَ صَدَقَةَ فِي الْمُثِيرَةِ.

(١٠٠٥٥) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہل چلانے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٠٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْحَمُولَةُ وَالْمُثِيرَةُ فِيهَا الصَّدَقَةُ ؟ قَالَ :لاَ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :سَمِعْنَا ذَلِكَ.

(١٠٠٥٦) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عطاء سے پوچھا: سامان اٹھانے والے اور ہل چلانے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ ہم نے بھی اسی طرح سنا ہے۔

(٢٠) فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ ، مَتَى تَجِبُ فِيهَا ؟ وَكَمْ فِيهَا ؟

بکریوں پر کب اور کتنی زکوٰۃ فرض ہے؟

(١٠٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ :بِوَصِيَّتِهِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ إلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ ، عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، وَعَمِلَ بِهِ عُمَرُ :فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَشَاتَانِ إلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ فَثَلاَثٌ إلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِئَةَ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ.

(١٠٠٥٧) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے احکامات لکھے اور ان کو اپنی تلوار کے ساتھ رکھ لیا اور اسکو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کیلئے نہیں نکالا یہاں تک کہ آپ دار فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس پر عمل پیرا رہے یہاں کہ وہ دار فانی سے ہجرت کر گئے، اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر عمل پیرا رہے۔ اس میں بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق تحریر تھا کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے ایک سوبیس بکریوں تک، پھر اگر ایک سوبیس سے زائد ہو جائیں تو اس پر دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ پھر اگر دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں۔ پھر اگر اس پر ایک بکری زائد ہو جائے تو ہر سو بکریوں پہ ایک بکری ہے اور پھر کچھ نہیں ہے (درمیانی عدد پر) یہاں تک کہ پھر سو ہو جائیں۔ اور مجتمع کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا اور الگ الگ کو مجتمع نہیں کیا جائے گا، اور اگر دو شریک ہوں تو وہ بعد میں آپس میں ایک دوسرے سے برابر رجوع کر لیں گے۔

(١٠٠٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِئَةٍ شَاةٍ شَاةٌ.

(١٠٠٥٨) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے ایک سو بیس تک، اگر اس سے زائد ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک، پھر اگر دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک، پھر اگر بکریاں (اس سے بھی) زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری واجب ہے۔

(١٠٠٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ شَاةً وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ فِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ.

(١٠٠٥٩) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں پہ زکوٰۃ ایک بکری ہے ایک سو بیس تک (ایک ہی بکری ہے) پھر جب ایک سو بیس سے بکریاں زائد ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک، اور جب دو سو سے ایک بکری زائد ہوگی تو تین بکریاں ہیں تین سو تک، اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری ہے۔

(١٠٠٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِلَى أَرْبَعِ مِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَإِلَى خَمْسِ مِئَةٍ ، ثُمَّ عَلَى هَذَا الْحِسَابِ.

(١٠٠٦٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار سو تک (یہی ہے) پھر اگر چار سو سے ایک بکری زائد ہو جائے تو پانچ بکریاں ہیں، پھر اسی حساب سے زکوٰۃ آئے گی۔

(١٠٠٦١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا جَاوَزَتِ الْعِشْرِينَ وَمِئَةً فَشَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِئَتَيْنِ ، وَإِذَا جَاوَزَ الْمِئَتَيْنِ فَثَلاَثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ الثَّلاَثَ مِئَةٍ.

(١٠٠٦١) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں پہ ایک بکری زکوٰۃ ہے ایک سو بیس تک، پھر جب ایک سو بیس سے بکریاں زائد ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں، پھر جب دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین بکریاں ہیں یہاں تک کہ تین سو بکریاں ہو جائیں۔

(١٠٠٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ وَكَثُرَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلاَثَ مِئَةٍ ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ فَفِيهَا أَرْبَعٌ إِلَى أَرْبَعِ مِئَةٍ ، ثُمَّ عَلَى هَذَا الْحِسَابِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ.

(۱۰۰۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس سے لیکر ایک سو بیس بکریوں تک زکوٰۃ ایک بکری ہے اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اور پھر دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں، پھر جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے، حضرت عبداللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ تین سو تک۔ پھر جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو چار سو تک چار بکریاں ہیں۔ پھر اسی حساب سے زکوٰۃ آئے گی۔ راوی حدیث محمد فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عامر نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِئَة ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، وَسَقَطَتِ الأَرْبَعُونَ.

(۱۰۰۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس سے لے کر ایک سو بیس بکریوں پہ ایک بکری زکوٰۃ ہے، پھر جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو اس پر دو بکریاں ہیں دو سو تک پھر اگر دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں، اور اگر بکریاں اس سے بھی زائد ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ ہے، اور چالیس (سے کم) ساقط ہے۔

(۲۱) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَتِ الْغَنَمُ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ ، فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

بعض کی رائے یہ ہے کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۰٦٤) حَدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا بَعَثَ الْمُصَدِّقَ بَعَثَ مَعَهُ بِكِتَابٍ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٍ شَيْءٌ.

(۱۰۰۶۴) حضرت ابن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والے کو روانہ فرماتے تو ساتھ لکھی ہوئی کتاب (جس میں زکوٰۃ کے احکام تھے) بھی بھیجتے، جس میں لکھا تھا کہ چالیس سے کم بکریوں پہ زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ إِلاَّ تِسْعٌ وَثَلاَثُونَ شَاةً ، فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آپ کے پاس صرف انتالیس بکریاں موجود ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ شَيْءٌ.

(۱۰۰۶۶) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٠٠٦٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ بَعَثَهُمْ يُصَدِّقُونَ : لاَ صَدَقَةَ فِي الْغَنَمِ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ.

(۱۰۰۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جب زکوۃ وصول کرنے والوں کو بھیجتے تو آپ کے پاس ایک کتاب تھی (جس میں احکام زکوۃ تحریر تھے) وہ دے دیتے (اس میں تحریر تھا) کہ بکریوں پر تب تک زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ چالیس نہ ہو جائیں۔

١٠٠٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ أَرْبَعِينَ مِنَ الشَّاءِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۶۸) حضرت امام زہری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

(٢٣) فِي الْغَنَمِ إِذَا زَادَتْ عَلَى الثَّلاَثِ مِئَةِ شَاةً ، هَلْ فِيهَا شَيْءٌ ؟

''جب بکریاں تین سو سے زائد ہو جائیں تو ان پر کیا واجب ہے؟''

١٠٠٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا زَادَ عَلَى الثَّلاَثِ مِئَةِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِئَةٍ.

(۱۰۰۶۹) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بکریاں تین سو سے زائد ہو جائیں تو ان پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ چار سو ہو جائیں۔

١٠٠٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا زَادَ عَلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ شَيْءٌ ، حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِئَةٍ ، يَعْنِي الْغَنَمَ.

(۱۰۰۷۰) حضرت حکم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بکریاں جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو جب تک وہ چار سو نہ ہو جائیں ان پر کچھ نہیں ہے۔

١٠٠٧١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِيَّتِهِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ ، عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ ، قَالَ : فِي الْغَنَمِ فِي ثَلاَثِ مِئَةِ شَاةٍ ثَلاَثُ شِيَاهٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِئَةَ.

(۱۰۰۷۱) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے احکام تحریر فرمائے اور ان کو اپنی تلوار کے ساتھ رکھ دیا یا (راوی کو شک ہے) وصیت کے ساتھ، اور آپ نے اسکو عمال کی طرف نہیں نکالا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دار فانی سے کوچ کر گئے۔ پھر اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرتے دم تک عمل پیرا رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پہ عمل پیرا رہے، اس میں بکریوں کی زکوۃ سے متعلق تحریر تھا کہ تین سو بکریوں پہ تین بکری زکوۃ ہیں، اور اگر بکریاں اس سے زائد ہو جائیں تو پھر سو

بکریوں پہ ایک بکری ادا کرے گا۔ اور اگر بکریاں اس سے زائد ہو جائیں تو پھر سو بکریوں پہ ایک بکری ادا کرے گا۔ اس پر سو سے کم کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

(۱۰۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، وَسَقَطَتِ الأَرْبَعُونَ.

(۱۰۰۷۲) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جب دو سو سے ایک بکری بھی زائد ہو جائے تو ان پر تین سو تک تین بکریاں ہیں اور اگر بکریاں تین سو سے بھی زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پہ زکوۃ ایک بکری ہے، اور چالیس بکریوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۷۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى الثَّلاَثِ مِئَةٍ فَفِي كُلِّ مِئَةٍ شَاةٌ.

(۱۰۰۷۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب بکریاں تین سو سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پہ ایک بکری زکوۃ ہے۔

(۲۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فِي الْمِصْرِ يَحْلِبُهَا

''اس آدمی کے بارے میں فقہاء کیا فرماتے ہیں جس نے شہر میں بکریاں رکھی ہوں اور ان کا دودھ استعمال کرتا ہو''

(۱۰۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ أَرْبَعُونَ شَاةً فِي الْمِصْرِ يَحْلِبُهَا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۷۴) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے شہر میں چالیس بکریاں پالی ہوں اور ان کا دودھ استعمال کرتا ہو تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۷۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي غَنَمِ الرَّبَائِبِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۷۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ بکریاں جو گھر میں رہتی ہوں اور سائمہ (چرنے والی) بھی نہ ہوں تو ان بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۲۴) السَّخْلَةُ تُحْسَبُ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ ؟

بھیڑ کا بچہ کیا بکریوں کے مالک پر حساب کیا جائیگا ؟

(۱۰۰۷۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : لاَ يُعْتَدُّ بِالسَّخْلَةِ ، وَلاَ تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۰۷۶) حضرت یونس ؒ اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ بھیڑ کے بچہ کو نہیں گنا جائے گا اور اسکو زکوۃ میں وصول نہیں

ائے گا۔

(۱۰۰۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَيُعْتَدُّ بِالصِّغَارِ أَوْلاَدِ الشَّاءِ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۰۷۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا بکری کے چھوٹے بچوں کو (بھی زکوٰۃ وصول کرتے وقت) شمار کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

(۱۰۰۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُعْتَدُّ بِالصَّغِيرِ حِينَ تُنْتِجُهُ أُمُّهُ.

(۱۰۰۷۸) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شمار کیا جائے گا بکری کے چھوٹے بچوں کو جس وقت اس کی ماں نے اس کو جنم (پیدا) دیا ہو۔

(۱۰۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَمَخَالِيفِهَا ، فَكَانَ يُصَدِّقُ فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمْ بِالْغِذَاءِ ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ : إِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِالْغِذَاءِ فَخُذْ مِنْهُ ، فَأَمْسَكَ عَنْهُمْ حَتَّى لَقِيَ عُمَرَ ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالُوا ، فَقَالَ : اعْتَدَّ عَلَيْهِمْ بِالْغِذَاءِ ، وَإِنْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِي يَحْمِلُهَا عَلَى يَدِهِ ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ تَدَعُ لَهُمَ الرُّبَّى وَالْمَاخِضَ وَالأَكِيلَةَ وَفَحْلَ الْغَنَمِ ، وَخُذِ الْعَنَاقَ وَالْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ ، فَذَلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ خِيَارِ الْمَالِ وَالْغِذَاءِ.

(۱۰۰۷۹) حضرت بشر بن عاصم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو طائف کے علاقوں میں زکوٰۃ وصول کرنے کا فریضہ سونپا، (میرے والد نے) انکی بکریوں کو چھوٹے بچوں کو ملا کر شمار کیا، لوگوں نے میرے والد سے کہا: اگر آپ زکوٰۃ وصول کرتے وقت اس چھوٹے بچے کو بھی شمار کر رہے ہیں تو پھر زکوٰۃ میں بھی اسی چھوٹے کو وصول کر لو۔ وہ رک گئے ان سے یہاں تک کہ ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انکی بکریوں کو شمار کرتے وقت چھوٹے بچوں کو بھی ساتھ شمار کرو اگرچہ (وہ اتنا چھوٹا ہو کہ) چرواہا اس کو اپنے ہاتھوں پہ اٹھا کر لائے، اور ان کو بتا دو کہ بیشک تمہارے لئے چھوٹا دودھ پیتا بچہ، حاملہ بکری، وہ بکری جس کو ذبح کرنے کی غرض موٹا اور فربہ کیا ہوا اور سانڈ (نر) جانور چھوڑ دیا گیا ہے (یعنی زکوٰۃ لیتے وقت ان کا شمار نہیں ہوگا) ہاں البتہ لیا جائے گا وہ بچہ جس پر ابھی سال مکمل نہ گذرا ہو اور اسی طرح بکری کا آٹھ ماہ کا بچہ اور وہ بکری جس کے سامنے والے چار دانتوں میں سے دو ظاہر ہو گئے ہوں۔ اس طرح کرنے سے بہترین مال اور چھوٹے مال کے درمیان انصاف اور مساوات ہو جائے گی۔

(۱۰۰۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : خُذْ مَا بَيْنَ الْغَذِيَّةِ ، وَالْهَرِمَةِ ، يَعْنِي بِالْغَذِيَّةِ السَّخْلَةَ.

(۱۰۰۸۰) حضرت حسن بن مسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سفیان بن عبد اللہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا تو ان کو فرمایا: بہت چھوٹے جانور اور بوڑھے جانور کے درمیان (جو درمیانے عمر والا) جانور ہو اسکو وصول کرنا۔

(۲۵) فِي الْمُصَدِّقِ، مَا يَصْنَعُ بِالْغَنَمِ

زکوٰۃ لینے والا بکریوں کی زکوٰۃ میں کیا رویہ اختیار کرے

(۱۰۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ :فِي أَيِّ الْمَ صَدَقَةٌ ؟ فَقَالَ :فِي الثُّلُثِ الأَوْسَطِ ، فَإِذَا أَتَاكَ الْمُصَدِّقُ فَأَخْرِجْ لَهُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ.

(۱۰۰۸۱) حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کونسے مال زکوٰۃ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ درمیانے مال کے تہائی میں، جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو اسکے جذعہ اور ثنیہ جانور نکال دو۔

(۱۰۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَوْ شِهَابِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الأَعْرَ قَالَ: خَرَجْت أُرِيدُ الْجِهَادَ ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ: بِإِذْنِ صَاحِبِكَ خَرَجْتَ؟ يَعْنِي يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ، قَا قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :فَارْجِعْ إِلَى صَاحِبِكَ ، فَإِذَا أَوْقَفَ الرَّجُلُ عَلَيْكُمْ غَنَمَهُ ، فَاصْدَعُوهَا صَدْعَيْنِ ، ثُمَّ اخْتَا مِنَ النِّصْفِ الآخَرِ.

(۱۰۰۸۲) حضرت سعید اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جہاد کیلئے نکلا تو مکہ میں میری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، حضر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم یعلی بن امیہ کی اجازت سے نکلے ہو؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ساتھی پاس واپس جاؤ جب آدمی تمہارے پاس بکریوں کی زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے ٹھہرے تو تم اس کو دو حصوں میں تقسیم کردو، پھر نصف آ (ادنی حصہ) کو اختیار کریں۔

(۱۰۰۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِ كَتَبَ :أَنْ تُقَسَّمَ الْغَنَمُ أَثْلاَثًا ، ثُمَّ يَخْتَارُ سَيِّدُهَا ثُلُثًا ، وَيَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الثُّلُثِ الأَوْسَطِ.

(۱۰۰۸۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد اور دوسرے حضرات سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت عمر بن العزیز نے لکھا کہ تم بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرو۔ پھر مالک ایک تہائی کو اختیار کرے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا درمیانے تہ میں سے وصول کرے۔

(۱۰۰۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :تُقَسَّمُ الْغَنَمُ أَثْلاَثًا.

(۱۰۰۸۴) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ تم بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرو۔

(۱۰۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِمَتِ الْغَ أَثْلاَثًا :ثُلُثٌ خِيَارٌ ، وَثُلُثٌ شِرَارٌ ، وَثُلُثٌ أَوْسَاطٌ ، وَيَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ.

(۱۰۰۸۵) حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ثلث خیار، ثلث شرار اور ثلث اوساط میں، زکوٰۃ وصول کرنے والا درمیانی تہائی میں سے وصول کرے گا۔

(۱۰۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ الْمُصَدِّقُ يَصْدَعُ الْغَنَمَ صَدْعَيْنِ ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ خَيْرَ الصَّدْعَيْنِ.

(۱۰۰۸۶) حضرت حکم ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا بکریوں کو دو حصوں میں بانٹ لے گا اور بکریوں کا مالک بہتر والے حصے کو اختیار کرے گا۔ (دوسرے حصے کو زکوٰۃ وصول کرنے والا لے گا)

(۱۰۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَقْسِمُ الْغَنَمَ قِسْمَيْنِ ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ خَيْرَ الْقِسْمَيْنِ ، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْقِسْمِ الآخَرِ.

(۱۰۰۸۷) حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بکریوں کو دو حصوں میں تقسیم کرلیں گے، بکریوں کا مالک بہتر والے حصے کو لے گا اور دوسرے حصے کو زکوٰۃ وصول کرنے والا لے گا۔

(۱۰۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَجْمَعُ الشَّاءَ فَيَأْخُذُ صَاحِبُ الْغَنَمِ الثُّلُثَ مِنْ خِيَارِهِ ، وَيَأْخُذُ صَاحِبُ الصَّدَقَةِ مِنَ الثُّلُثَيْنِ حَقَّهُ.

(۱۰۰۸۸) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بکریوں کو جمع کیا جائے گا اور بکریوں کا مالک بہتر بکریوں والی تہائی کو اپنے پاس رکھے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا باقی دو تہائیوں میں سے اپنا حصہ (حق) وصول کرے گا۔

(۱۰۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تُفَرَّقُ فِرْقَتَيْنِ.

(۱۰۰۸۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ (بکریوں کو) دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(۱۰۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ نَحْوَهُ.

(۱۰۰۹۰) حضرت عطاء سے اسی طرح کا ایک اور قول منقول ہے۔

(٣٦) مَا لاَ يَجُوزُ فِي الصَّدَقَةِ ، وَلاَ يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ

”زکوٰۃ میں کیا چیز جائز نہیں ہے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا نہیں وصول کرے گا“

(۱۰۰۹۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِيَّتِهِ ثُمَّ لَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ ، فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ : لاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ.

(۱۰۰۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے احکامات لکھوائے اور ان اپنی تلوار کے ساتھ رکھایا وصیت کے ساتھ، پھر ان کو دوبارہ زکوٰۃ وصول کرنے والوں کیلئے نہیں نکالا یہاں تک کہ آپ دار فانی سے کوچ کر گئے، آپ کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ بھی رخصت ہو گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر عمل پیرا رہے۔ (اس میں لکھا تھا کہ) زکوٰۃ وصول کرنے والا بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہ کرے۔

(۱۰۰۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ هَرِمَةً ، وَلاَ ذَاتَ عَوَارٍ ، وَلاَ تَيْسًا إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ.

(۱۰۰۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا بوڑھا اور عیب دار (کانا) جانور وصول نہ کرے اور نہ ہی وہ بکری کا بچہ جو بکرا بن گیا ہو ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے تو (ان کو وصول کر سکتا ہے)۔

(۱۰۰۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْمُصَدِّقِ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ ، وَلاَ جَدَّاءَ.

(۱۰۰۹۳) حضرت عبداللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ جانور جس کا دودھ نہ آتا ہو۔

(۱۰۰۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْمُصَدِّقِ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ ، وَلاَ جَدَّاءُ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ.

(۱۰۰۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا بوڑھا جانور عیب دار جانور اور وہ جانور جس کا دودھ نہ آتا ہو وہ وصول نہیں کرے گا ہاں اگر وہ خود چاہے تو لے سکتا ہے۔

(۱۰۰۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : لاَ يُجْزِء فِي الصَّدَقَةِ ذَاتُ عَوَارٍ.

(۱۰۰۹۵) حضرت موسیٰ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے سنا وہ ارشاد فرماتے تھے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ عیب دار جانور وصول کرے۔

(۱۰۰۹۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ الْعَجْفَاءُ ، وَلاَ الْعَوْرَاءُ ، وَلاَ الْجَرْبَاءُ ، وَلاَ الْعَرْجَاءُ الَّتِي لاَ تَتْبَعُ الْغَنَمَ.

(۱۰۰۹۶) حضرت جعفر بن میمون رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ (وصول کرنے والا) کمزور جانور کو، عیب دار جانور کو، خارشی جانور کو اور اس طرح لنگڑا جانور جو بکریوں کے پیچھے نہ چل سکتا ہو ان کو وصول نہیں کرے گا۔

(۲۷) فِي الطَّعَامِ ، كَمْ تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ ؟

''کھانے میں کتنی زکوٰۃ ہے''

(۱۰۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بن عُمَارَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ يَحْيَى بْنَ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ كَانَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۹۷) حضرت یحییٰ بن عمارہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (وسق ساٹھ صاع کے ایک پیمانے کا نام ہے اور ایک صاع پانچ رطل ایک ثلث کا ہوتا ہے)۔

(۱۰۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَاقِ تَمْرٍ ، وَلاَ حَبٍّ صَدَقَةٌ. (مسلم ۶۷۴۔ احمد ۳/ ۹۷)

(۱۰۰۹۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کھجور میں پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور کھیتی کے دانوں پر بھی پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۹۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔'' (وسق ساٹھ صاع کے ایک پیمانے کا نام ہے اور ایک صاع پانچ رطل ایک ثلث کا ہوتا ہے)''۔

(۱۰۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ (ح) وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ. (عبدالرزاق ۷۲۵۱۔ احمد ۳/ ۲۹۶)

(۱۰۱۰۰) جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا بَلَغَ الطَّعَامُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ.

(۱۰۱۰۱) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانے کی مقدار پانچ وسق تک پہنچ جائے تب اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۰۲) حضرت امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠١٠٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : لاَ تَجِبُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلاَثَ مِئَةِ صَاعٍ.

(۱۰۱۰۳) حضرت یونس اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ (طعام میں) زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ تین سو صاع تک پہنچ جائے۔

(١٠١٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَيْءٌ.

(۱۰۱۰۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٣٨) فِي الْوَسْقِ ، كَمْ هُوَ ؟

''وسق کتنا ہوتا ہے؟''

(١٠١٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(١٠١٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۶) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(١٠١٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(١٠١٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۸) حضرت ابو قلابہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(١٠١٠٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۹) حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(١٠١١٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۰) حضرت محمد اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَر ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ (ح) وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالاَ: الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۱) حضرت ابوزبیر اور حضرت جابر ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۲) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۳) حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱٤) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۴) حضرت امام زہری ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱٥) حَدَّثَنَا بَعض أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۵) حضرت سعید بن مسیب ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(٣٦) مَنْ قَالَ لَيْسَ الزَّكَاةُ إِلاَّ فِي الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيب

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور کشمش کے علاوہ چیزوں پر زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۱۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْعُشْرُ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ ، وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ. (دار قطنی)

(۱۰۱۱۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور، کشمش، گندم اور جو میں عشر (دسواں حصہ) ہے۔

(۱۰۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ؛ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ لَمْ يَأْخُذِ الزَّكَاةَ إِلاَّ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ. (احمد ۵/ ۲۲۸۔ دار قطنی ۸)

(۱۰۱۱۷) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن تشریف لائے تو آپ صرف گندم، جو، کھجور اور کشمش پر زکوۃ وصول فرماتے تھے۔

(۱۰۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَأْخُذْهَا إِلاَّ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۱۸) حضرت ابو بردہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گندم، جو، کھجور اور کشمش پر زکوٰۃ وصول فرمایا کرتے تھے۔

(١٠١١٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الصَّدَقَةُ مِنْ أَرْبَعٍ :مِنَ الْبُرِّ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بُرٌّ فَتَمْرٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَمْرٌ فَزَبِيبٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ زَبِيبٌ فَشَعِيرٌ.

(۱۰۱۱۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ صرف چار چیزوں پر ہے۔ گندم میں، اگر گندم موجود نہ ہوتو کھجور پر ہے، اور اگر کھجور بھی نہ ہوتو کشمش پر ہے اور کشمش نہ ہوتو جو پر ہے۔

(١٠١٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :سَأَلَ عَبْدُ الْحَمِيدِ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۲۰) حضرت طلحہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الحمید موسیٰ بن طلحہ سے زکوٰۃ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ گندم، جو، کھجور اور کشمش پر ہے۔

(١٠١٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَطَاءٌ :لاَ صَدَقَةَ إِلاَّ فِي نَخْلٍ ، أَوْ عِنَبٍ ، أَوْ حَبٍّ ، وَقَالَ لِي ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

(۱۰۱۲۱) حضرت ابن جریج ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے مجھ سے فرمایا: زکوٰۃ صرف کھجور، انگور اور دانے پر ہے۔ اور یہی بات مجھ سے حضرت عمرو بن دینار نے بھی فرمائی۔

(١٠١٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الزَّكَاةُ فِي الْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۲۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ گندم، جو، کھجور اور کشمش پر ہے۔

(٣٠) فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ زَكَاةٌ

''زمین سے جو کچھ بھی نکلے اس پر زکوٰۃ ہے''

(١٠١٢٣) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِيمَا أَخْرَجَتِ الأَرْضُ فِيمَا قَلَّ مِنْهُ ، أَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ ، أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۲۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کچھ زمین سے اگے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اس پر عشر یا نصف عشر ہے۔

(١٠١٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ الْعُشْرُ ، أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۲۴) حضرت حماد ارشاد فرماتے ہیں کہ جو چیز زمین سے نکلے (اگے) اس پر عشر یا نصف عشر ہے۔

(١٠١٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ زَكَاةٌ ، حَتَّى فِي عَشْرِ دَسْتَجَاتِ دَسْتَجَة بَقْلٍ.

(۱۰۱۲۵) حضرت حماد ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو چیز زمین سے نکلے اس پر زکوۃ ہے۔ یہاں تک کہ دس بنڈل پر (سبزیوں کے) ایک بنڈل سبزی ہے۔

(۱۰۱۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الثَّمَرَةِ شَيْئًا ، وَقَالَ : الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۲٦) حضرت امام زہری ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھلوں میں کچھ بھی مؤقت نہیں کریں گے، اور فرمایا عشر یا نصف عشر آئے گا۔

(۱۰۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۱۲۷) حضرت مجاہد ؒ سے بھی اس طرح مروی ہے۔

(۱۰۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : كَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ.

(۱۰۱۲۸) حضرت معمر ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے یمن والوں کو بھی اس طرح لکھ کر بھیجا تھا۔

(۱۰۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۲۹) حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ: زمین جو کچھ بھی اگائے اس پر زکوۃ ہے۔

(۳۱) فِي الخَضِرِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ

بعض حضرات کہتے ہیں کہ سبزیوں پر زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پہ زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَضِرِ شَيْءٌ.

(۱۰۱۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پہ کچھ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبُقُولِ؛ الْخِيَارِ، وَالْقِثَّاءِ، وَنَحْوِهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۲) حضرت امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں میں، اور اس طرح کھیرا اور ککڑی پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي غَلَّةِ الصَّيْفِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۳) حضرت عامر ارشاد فرماتے ہیں کہ گرمیوں کے غلہ پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَضِرِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ أَنْ يَصِيرَ مَالاً ، فَيَكُونَ فِيهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۳٤) حضرت مکحول ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پر زکوۃ نہیں ہے، ہاں البتہ جب وہ مال بن جائے تو اس پر زکوۃ ہے۔

(۱۰۱۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، وَإِبْرَاهِيمَ جَالِسٌ يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْبُقُولِ ، وَلاَ فِي التُّفَّاحِ ، وَلاَ فِي الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۳۵) حضرت مغیرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سنا اس وقت حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے، وہ فرماتے ہیں کہ: ترکاری پر، پھل پر اور سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۶) حضرت حکم ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الْقَصَافِصِ ، وَالأَقْطَانِ ، وَالسَّمَاسِمِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ . قَالَ الْحَكَمُ : فِيمَا حَفِظْنَا عَنْ أَصْحَابِنَا أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا شَيْءٌ ، إِلاَّ فِي الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۳۷) حضرت مطرف ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حکم سے گھاس، دالوں اور تل سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ان میں کچھ نہیں ہے۔ حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جو ہم نے اپنے اصحاب سے یاد کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان میں کچھ نہیں ہے سوائے گندم، جو، کھجور اور کشمش کے (ان پر زکوٰۃ ہے)۔

(۱۰۱۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْفَاكِهَةِ عُشُورٌ ؛ الْجَوْزُ ، وَاللَّوْزُ ، وَالْبُقُولُ كُلُّهَا ، وَالْخَضِرُ ، وَلَكِنْ مَا بِيعَ مِنْهُ فَبَلَغَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا ، فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۱۳۸) حضرت عطاء خراسانی ارشاد فرماتے ہیں کہ پھلوں پر عشر نہیں ہے، اخروٹ، بادام، ترکاری اور سبزیوں پر بھی، ہاں اگر ان کو فروخت کیا جائے اور ان کی قیمت دو سو درہم یا اس سے زائد ہو جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : لَيْسَ فِي الْبُقُولِ ، وَالْقَصَبِ ، وَالْخِرْبِزِ ، وَالْقِثَّاءِ ، وَالْكُرْسُفِ ، وَالْفَوَاكِهِ ، وَالأُتْرُجِّ ، وَالتُّفَّاحِ ، وَالتِّينِ ، وَالرُّمَّانِ ، وَالْفِرْسِكِ ، وَالْفَاكِهَةِ تُعَدُّ كُلُّهَا صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ترکاری، بانس، خربوزہ، ککڑی، روئی اور پھلوں پر کچھ نہیں ہے۔ مالٹا، سیب، زیتون، انار اور آڑو، اور پھلوں کو شمار کیا جائے گا سب میں زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الأَعْلاَفِ ، وَلاَ فِي الْبُقُولِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۴۰) حضرت ابو العلاء بن شخیر فرماتے ہیں کہ گھاس اور ترکاری پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۳۲) فِي الزَّيْتُونِ، فِيهِ الزَّكَاةُ، أَمْ لاَ ؟

زیتون پر زکوٰۃ نہیں؟

(۱۰۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الزَّيْتُونِ ، قَالَ : هُوَ يُكَالُ فِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۱) حضرت امام زہری زیتون سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو کیل کیا جائے گا اور اس میں عشر ہے۔

(۱۰۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي الزَّيْتُونِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ: زیتون میں عشر ہے۔

(۱۰۱۴۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ يَزِيدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الزَّيْتُونِ ؟ فَقَالَ : عَشَّرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالشَّامِ.

(۱۰۱۴۳) حضرت رجاء بن ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید بن یزید بن جابر سے زیتون کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام والوں سے عشر لیا تھا۔

(۱۰۱۴۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : فِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۴) حضرت عطاء خراسانی ارشاد فرماتے ہیں کہ اس میں عشر ہے۔

(۳۳) فِي الْعَسَلِ ؛ زَكَاةٌ، أَمْ لاَ ؟

شہد میں زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

(۱۰۱۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي سَيَّارَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي نَحْلاً ، قَالَ : أَدِّيَنَّ الْعُشْرَ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، احْمِهَا لِي ، قَالَ : فَحَمَاهَا لِي.

(احمد ۲۳۶۔ ابن ماجه ۱۸۲۳)

(۱۰۱۴۵) حضرت ابوسیارۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس شہد کی مکھیاں ہیں (شہید ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر عشر ادا کرو۔ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول تو وہ آپ مجھ سے وصول فرما لیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصول فرما لیا۔

(۱۰۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ أَمِيرَ الطَّائِفِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : إِنَّ أَهْلَ الْعَسَلِ مَنَعُونَا مَا كَانُوا يُعْطُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ أَعْطَوْكَ مَا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْمِ لَهُمْ ، وَإِلاَّ فَلاَ تَحْمِهَا لَهُمْ ، قَالَ : وَزَعَمَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ

أَنَّهُمْ كَانُوا يُعْطُونَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةً. (ابو داؤد ۱۵۹۷)

(۱۰۱۴۶) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو امیر طائف نے خط لکھا کہ شہد والوں نے ہم سے روک لیا ہے جو وہ ہم سے پہلے والوں کو دیا کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اگر تو وہ اتنا ہی ادا کریں جتنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو ان سے وصول کرلو وگرنہ نہ وصول کرو، راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب کا گمان یہ تھا کہ وہ ہر دس مشکیزوں پہ ایک مشکیزہ دیا کرتے تھے۔

(۱۰۱۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الْعَسَلِ عُشْرٌ.

(۱۰۱۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہد میں عشر ہے۔

(۱۰۱۴۸) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ؛ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ لَهُمْ : فِي الْعَسَلِ زَكَاةٌ ، فَإِنَّهُ لاَ خَيْرَ فِي مَالٍ لاَ يُزَكَّى ، قَالَ : قَالُوا . فَكَمْ تَرَى ؟ قُلْتُ : الْعُشْرُ ، قَالَ : فَأَخَذَ مِنْهُمَ الْعُشْرَ ، فَقَدِمَ بِهِ عَلَى عُمَرَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا فِيهِ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ عُمَرُ وَجَعَلَهُ فِي صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۰۱۴۸) حضرت سعد بن ابو ذباب اپنی قوم کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: شہد میں زکوۃ ہے اور اس مال میں کوئی خیر نہیں جس کی زکوۃ نہ ادا کی گئی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ قوم والوں نے عرض کیا کہ کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا عشر۔ پھر آپ نے ان سے عشر وصول فرمایا اور وہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس کے بارے میں بتایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ وصول شدہ عشر ان سے لے کر مسلمانوں کے زکوۃ (میں جمع شدہ میں) رکھ لیا۔

(۱۰۱۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : فِي الْعَسَلِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۹) حضرت امام زہری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہد میں عشر ہے۔

(۳۴) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ زَكَاةٌ

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ شہد میں زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۱۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا أَتَى الْيَمَنَ أُتِيَ بِالْعَسَلِ وَأَوْقَاصِ الْغَنَمِ ، فَقَالَ : لَمْ أُومَرْ فِيهَا بِشَيْءٍ. (عبدالرزاق ۶۹۶۴۔ بیہقی ۱۲۸)

(۱۰۱۵۰) حضرت طاوس ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن تشریف لائے تو ان کے پاس لوگ شہد اور بکریوں کے دو فریضوں کے درمیانی عدد کو لے کر آئے (اونٹ پانچ ہوں تو زکوۃ صرف ایک بکری ہے اور جب تک ان کی تعداد دس نہ ہو کوئی اضافہ نہ ہوگا پس پانچ سے دس تک وقص کہلاتا ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ان کے (وصول کرنے کے) بارے میں حکم

نہیں دیا گیا۔

(١٠١٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الْيَمَنِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ ، قَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ الصَّنْعَانِيُّ : لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، وَهُوَ عَدْلٌ رضا.

(۱۰۱۵۱) حضرت نافع ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن عبد العزیز نے یمن بھیجا، میں نے شہد میں عشر لینے کا ارادہ کیا تو مجھے مغیرہ بن حکیم الصنعانی نے منع فرمایا کہ اس میں عشر نہیں ہے۔ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو صورت حال لکھی، آپ نے ارشاد فرمایا انہوں نے ٹھیک کہا ہے وہ عادل ہیں۔

(١٠١٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ ؟ فَقُلْتُ : أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ ، أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ صَدَقَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : عَدْلٌ مُصَدَّقٌ.

(۱۰۱۵۲) حضرت نافع رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مجھ سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا، میں نے عرض کیا کہ حضرت مغیرہ بن حکیم نے مجھے بتایا ہے کہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ (زکوٰۃ نہیں ہے) حضرت عمر بن عبد العزیز نے ارشاد فرمایا کہ وہ عادل ہیں ان کی تصدیق کی جائے گی۔

(٣٥) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے

(١٠١٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أُذَيْنَةَ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ ، وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ ، لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ.

(۱۰۱۵۳) حضرت اذینہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عنبر خزانہ نہیں ہے، بیشک عنبر وہ چیز ہے جس کو سمندر ساحل پہ پھینک دے، اس میں کچھ لازم نہیں۔

(١٠١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أُذَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ.

(۱۰۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ عنبر وہ ہے جسے سمندر ساحل پر پھینک دے۔

(١٠١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ ، إِنَّمَا هُوَ غَنِيمَةٌ لِمَنْ أَخَذَهُ.

(۱۰۱۵۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ عنبر میں زکاۃ نہیں ہے۔ یہ تو جو اس کو حاصل کرلے اس کے لیے غنیمت ہے۔

(١٠١٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فِي عَنْبَرَةٍ فِيهَا سَبْعُمِئَةِ رِطْلٍ ، قَالَ :فِيهَا الْخُمُسُ.

(۱۰۱۵۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن محمد نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا کہ عنبر میں سات سو رطل ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس پر خمس (پانچواں حصہ) لیا جائے گا۔

(١٠١٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمَّسَ الْعَنْبَرَ.

(۱۰۱۵۷) حضرت لیث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز عنبر پر خمس وصول فرماتے تھے۔

(١٠١٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :فِي الْعَنْبَرِ الْخُمُسُ ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَقُولُ فِي اللُّؤْلُؤِ.

(۱۰۱۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عنبر میں خمس ہے اور ہیروں سے متعلق بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٠١٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَنْبَرِ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۱۰۱۵۹) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر خمس ہے۔

(١٠١٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْعَنْبَرِ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۱۰۱۶۰) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس میں خمس ہے۔

(١٠١٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ ، وَلاَ فِي الْعَسَلِ ، وَلاَ فِي الأَوْقَاصِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۶۱) حضرت سفیان رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عنبر میں، شہد میں اور اوقاص میں (درمیانی عدد میں) زکوۃ نہیں ہے۔

(٣٦) فِي اللُّؤْلُؤِ وَالزُّمُرُّدِ

ہیرے اور زمرد کی زکوۃ کا بیان

(١٠١٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي حَجَرِ اللُّؤْلُؤِ ، وَلاَ حَجَرِ الزُّمُرُّدِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَا لِتِجَارَةٍ ، فَإِنْ كَانَا لِتِجَارَةٍ فَفِيهِمَا زَكَاةٌ.

(۱۰۱۶۲) حضرت عکرمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہیرے اور زمرد کے پتھر میں زکوۃ نہیں ہے، ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں تو پھر ان پر

زکوۃ ہے۔

(۱۰۱٦۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَرَزِ وَاللُّؤْلُؤِ زَكَاةٌ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَا لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱٦۳) حضرت سعید بن جبیر ارشاد فرماتے ہیں کہ نگینہ اور ہیرے پر زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تجارت کیلئے ہوں (تو پھر زکوۃ ہے)۔

(۱۰۱٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۱٦۴) حضرت عکرمہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۱٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَرَزِ وَاللُّؤْلُؤِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱٦۵) حضرت سعید بن جبیر ارشاد فرماتے ہیں کہ نگینہ اور ہیرے پر زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تجارت کیلئے ہوں (تو پھر زکوۃ ہے)۔

(۱۰۱٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، وَمَكْحُولٍ ، قَالُوا : لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ شَيْءٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱٦٦) حضرت حجاج، حضرت عطاء، حضرت زہری اور حضرت مکحول یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ جواہر پر زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ تجارت کیلئے نہ ہوں۔

(۱۰۱٦٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً ، إِلاَّ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلاَ يَرَاهُ فِي الْجَوْهَرِ ، وَاللُّؤْلُؤِ وَهَذَا النَّحْوِ.

(۱۰۱٦۷) حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت حکم زیور پر زکوۃ کو واجب نہیں سمجھتے تھے سوائے سونے اور چاندی کے، اور اس طرح جواہر اور ہیرے پر بھی زکوۃ کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۰۱٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ أُرِيدَ بِهِ التِّجَارَةُ فَفِيهِ الزَّكَاةُ ، وَإِنْ كَانَ لَبَنٌ ، أَوْ طِينٌ . قَالَ : وَكَانَ الْحَكَمُ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۰۱٦۸) حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجارت کیلئے ہو اس پر زکوۃ ہے خواہ وہ دودھ اور مٹی کا گارا ہی کیوں نہ ہو۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت حکم کی بھی یہی رائے تھی۔

(۱۰۱٦٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ أَنْ يُشْتَرَى لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱٦۹) حضرت حماد ارشاد فرماتے ہیں کہ جواہر میں زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تجارت کیلئے ہوں۔

(۱۰۱٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَطَاءٌ : لاَ صَدَقَةَ فِي لُؤْلُؤٍ ، وَلاَ زَبَرْجَدٍ ، وَلاَ يَاقُوتٍ ، وَلاَ فُصُوصٍ ، وَلاَ عَرْضٍ ، وَلاَ شَيْءٍ لاَ يُدَارُ ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ يُدَارُ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ ، فِي ثَمَنِهِ حِينَ يُبَاعُ.

(۱۰۱۷۰) حضرت ابن جریج ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ہیرے، زبرجد (قیمتی پتھر) یاقوت، نگینہ اور سامان اور ہر وہ چیز جو گھومتی نہ ہو (تجارت میں) ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جو چیز تجارت کیلئے ہو تو اسکو فروخت کرنے کے بعد اس کے ثمن پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۷۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ اللُّؤْلُؤِ : هَلْ فِيهِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : مَا كَانَ مِنْهُ يُلْبَسُ كَالْحُلِيِّ لَيْسَ لِتِجَارَةٍ ، فَلاَ زَكَاةَ فِيهِ ، وَمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ لِلتِّجَارَةِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۱۷۱) حضرت اسامہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے ہیرے کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ جو پہنتے ہیں جیسے زیور وغیرہ اور وہ تجارت کیلئے نہ ہو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور جو تجارت کیلئے ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۷۲) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ ؛ كَأَنَّهُ يَرَى فِيهِ الزَّكَاةَ ، يَعْنِي اللُّؤْلُؤَ.

(۱۰۱۷۲) حضرت ابوالملیح ہیرے پر زکوٰۃ کے قائل تھے۔

(۳۷) مَا قَالُوا فِيمَا يُسْقَى سَيْحًا ، وَبِالدَّوَالِي

جس زمین کو جاری پانی اور ڈول سے سیراب کیا ہو اس پر زکوٰۃ میں جو فقہاء کہتے ہیں اس کے بیان میں

(۱۰۱۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا سُقِيَ سَيْحًا فَفِيهِ الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(دار قطنی ۷

(۱۰۱۷۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس زمین کو جاری پانی سے سیراب کیا ہو اس پر عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں سے پانی نکال کر سیراب کیا ہو اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ : يُؤْخَذُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ ، وَسُقِيَ بِالْغَيْلِ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۴) حضرت امام شعبی سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یمن والوں کو لکھا کہ: جس زمین کو آسمان سیراب کرے یا جاری پانی سیراب کرے، گندم، جو، کشمش اور کھجور ہوں تو اس پر عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں کے ذریعہ پانی نکال کر سیراب کیا گیا ہو اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَا

بِالْيَمَنِ ، إِنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوْ سُقِيَ غَيْلاً الْعُشْرَ ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ وَالدَّالِيَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۵) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن میں لکھا: جس زمین کو آسمان یا جاری پانی سیراب کرے اس پر عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں کے ذریعہ یا ڈولوں کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، قَالَ : سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوِ الْعَيْنُ السَّائِحَةُ وَمَاءُ الْغَيْلِ ، أَوْ كَانَ بَعْلاً الْعُشْرُ كَامِلاً ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۶) حضرت صالح بن ابو الخلیل سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے طریقہ جاری فرمایا کہ جس زمین کو آسمان کا پانی، یا جاری چشمہ، اونٹوں کے ذریعہ سیراب کیا جائے یا پھر اس زمین کو پانی کی ضرورت نہیں ہے وہ زمین کی تری سے پانی حاصل کرتی ہے ان سب پر کامل عشر ہے اور جس زمین کو رسی (ڈول) کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس زمین پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوْ كَانَ سَيْحًا الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالدَّالِيَةِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس زمین کو آسمان کا پانی یا جاری پانی سیراب کرے اس پر عشر ہے اور جس زمین کو ڈول کے ساتھ سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوْ سَقَى الْغَيْلُ ، وَكَانَ بَعْلاً الْعُشْرُ كَامِلاً ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ . قَالَ : وَقَالَ قَتَادَةُ : وَكَانَ يُقَالُ : فِيمَا يُكَالُ مِنَ الثَّمَرَةِ الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ. (مسلم ۱۵۷۱)

(۱۰۱۷۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے طریقہ جاری فرمایا کہ جس زمین کو بارش یا جاری چشمہ یا اونٹوں کے ذریعہ سیراب کیا جائے یا پھر اس زمین کو پانی کی ضرورت نہیں ہے وہ زمین کی تری سے پانی حاصل کرتی ہے ان سب پر کامل عشر ہے اور جس زمین کو رسی (ڈول) کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس زمین پر نصف عشر ہے اور حضرت قتادہ کہا کرتے تھے کہ جن پھلوں کو کیل کیا جاتا ہے ان میں عشر یا نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : صَدَقَةُ الثِّمَارِ ، وَالزَّرْعِ ، وَمَا كَانَ مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ زَرْعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، أَوْ شَعِيرٍ ، أَوْ سُلْتٍ مِمَّا كَانَ بَعْلاً ، أَوْ يُسْقَى بِنَهَرٍ ، أَوْ يُسْقَى بِالْعَيْنِ ، أَوْ عَثَرِيًّا يُسْقَى بِالْمَطَرِ فَفِيهِ الْعُشْرُ ، مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدٌ ، وَمَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالنَّضْحِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ ، فِي كُلِّ عِشْرِينَ وَاحِدٌ ، وَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ، إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلاَلٍ ، وَمَنْ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مَعَافِرَ وَهَمْدَانَ : أَنَّ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ مِنْ صَدَقَةِ أَمْوَالِهِمْ عُشُورَ ، مَا سَقَتِ الْعَيْنُ ، وَسَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ ، وَعَلَى مَا يُسْقَى بِالْغَرْبِ نِصْفُ الْعُشْرِ. (دارقطنی ۱۳۰۔ بیہقی ۱۳۰)

(۱۰۱۷۹) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھلوں پر زکوٰۃ اور کھیتی کی زکوٰۃ خواہ وہ کھجور ہو، گندم ہو یا جو ہو یا جو کی ہی کوئی نوع، یا پھر اسکو نہر سے سیراب کیا جاتا ہو یا چشمے کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہو یا اسکو بارش کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہو ان پر عشر ہے یعنی دس پر ایک، اور جس زمین کو ڈول سے سیراب کیا جاتا ہو اس پر نصف عشر ہے یعنی بیس پر ایک، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عبد کلال اور دوسرے حضرات کو یمن میں لکھ کر بھیجا تھا کہ مؤمنین کے وہ اموال (زمین) جن کو چشمہ کے پانی سے سیراب کیا جائے یا آسمان کے پانی سے سیراب کیا جائے اس پر عشر ہے اور جس کو سیراب کیا جائے ڈول سے اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : فِيمَا يُسْقَى بِالْكَظَائِمِ مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ عِنَبٍ ، أَوْ حَبٍّ ، قَالَ : الْعُشْرُ.

(۱۰۱۸۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ جس زمین کو کنوؤں کے پانی سے نالی نکال کر سیراب کیا جائے کھجور ہو، انگور ہو یا دوسری کھیتی (دانے) ہو اس کا ایک حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس پر عشر ہے۔

(۱۰۱۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : فِيهَا الْعُشْرُ.

(۱۰۱۸۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انہوں نے حضرت جابر سے سنا ہے کہ اس میں عشر ہے۔

(۱۰۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : فَكَمْ فِيمَا كَانَ بَعْلاً مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ عَثَرِى مِنْ حَبٍّ ، أَوْ حَرْثٍ ؟ قَالَ : الْعُشْرُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَكَمْ فِيمَا يُسْقَى غَيْلاً مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ عِنَبٍ ، أَوْ حَبٍّ ؟ قَالَ الْعُشْرُ ، قُلْتُ : فِيمَا يُسْقَى بِالدَّلْوِ وَبِالْمَنَاضِحِ ؟ قَالَ : نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۸۲) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ جس کھجور (کے باغ کو) کو بغیر مشقت کے سیراب کیا جائے یا کھیتی اور دانے کو بارش کے پانی سے سیراب کیا جائے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ عشر۔ میں نے عرض کیا کہ کھجور، انگور اور دانے کو اگر جاری پانی سے سیراب کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ عشر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جس زمین کو ڈول اور اونٹوں سے سیراب کیا جائے اس کا حکم ہے؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ نصف عشر۔

(۱۰۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۸۳) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ ابو زبیر نے مجھے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الثَّمَرَةِ شَيْئًا ، وَيَقُولُ : الْعُشْرُ

وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۸۴) حضرت معمر سے مروی ہے کہ حضرت امام زہری پھلوں میں کوئی چیز موقت نہیں فرماتے۔ فرماتے ہیں کہ عشر یا نصف عشر ہے۔

(١٠١٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۱۸۵) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(١٠١٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : كَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ.

(۱۰۱۸۶) حضرت معمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یمن والوں کو بھی اسی طرح (کا حکم) لکھا تھا۔

(١٠١٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالْعِنَبِ ، إِذَا كَانَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، وَذَلِكَ ثَلاَثُ مِئَةِ صَاعٍ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ ، إِذَا كَانَ يُسْقَى ، وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعَيْنُ فَفِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۸۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور انگور جب پانچ وسق ہوں، پانچ وسق تین سو صاع بنتے ہیں تو اگر ان کو خود سیراب کیا جاتا ہو تو ان پر نصف عشر ہے اور اگر آسمان یا چشمہ کے پانی سے سیراب ہوتے ہوں تو اس پر عشر ہے۔

(١٠١٨٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يُفْتِي فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ ، مَا كَانَ فِيهِمَا يَشْرَبُ بِالنَّهَرِ ، أَوْ بِالْعيون ، أَوْ عَثَرِيًّا ، أَوْ بَعْلٍ ، فَإِنَّ صَدَقَتَهُ الْعُشُورُ ، مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ وَاحِدٌ ، وَمَا كَانَ مِنْهَا يُسْقَى بِالأَنْضَاحِ ، فَإِنَّ صَدَقَتَهُ نِصْفُ الْعُشُورِ ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ وَاحِدٌ.

(۱۰۱۸۸) حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ پھلوں اور کھیتی کی زکوٰۃ کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے کہ جس کو نہر یا چشمہ کے پانی یا بارش کے پانی سے یا اونٹ کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس پر زکوٰۃ عشر ہے یعنی ہر دس پر ایک اور جس کو تالاب کے ذریعہ سے سیراب کیا جائے (پانی اٹھا اٹھا کر لا کر سیراب کیا جائے) تو اس پر زکوٰۃ نصف عشر ہے یعنی ہر بیس پر ایک ہے۔

(٣٨) مَا قَالُوا فِيمَا يُسْقَى سَيْحًا ، أَوْ يُسْقَى بِالدَّلْوِ ، كَيْفَ يُصَدَّقُ ؟

''جس زمین کو جاری پانی (آسمان کی بارش یا چشمہ) سے سیراب کیا یا ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس پر زکوٰۃ کس حساب سے فرض ہے''

(١٠١٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الزَّرْعِ يَكُونُ عَلَى السَّيْحِ الزَّمَانَ ، ثُمَّ يُسْقَى بِالْبِئْرِ ، يَعْنِي بِالدَّالِيَةِ ؟ قَالَ : يُصَدَّقُ عَلَى أَكْثَرِ ذَلِكَ أَنْ يُسْقَى بِهِ.

(۱۰۱۸۹) حضرت ابن جریج سے مروی ہے کہ حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ جس کھیتی کو کچھ عرصہ جاری پانی سے سیراب کیا جائے پھر اس کو کنوئیں سے ڈول نکال نکال کر سیراب کیا جائے تو اس زمین پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ: جس

طریقہ سے زیادہ مدت سیراب کیا گیا ہے اسی کا اعتبار ہوگا۔

(۱۰۱۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : إِنَّمَا يَكُونُ عَلَى الْعَيْنِ عَامَّةَ الزَّمَانِ ، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَى الْبِئْرِ فِي الْقِطْعَةِ يُسْقَى بِهَا ، ثُمَّ الْقِطْعَةِ ، ثُمَّ يَصِيرُ إِلَى الْعَيْنِ ، كَيْفَ صَدَقَتُهُ ؟ قَالَ : الْعُشْرُ ، قَالَ : يَكُونُ ذَلِكَ عَلَى أَكْثَرِ ذَلِكَ أَنْ يُسْقَى بِهِ ، إِنْ كَانَ يُسْقَى بِالْعَيْنِ أَكْثَرَ مِمَّا يُسْقَى بِالدَّلْوِ ، فَفِيهِ الْعُشْرُ ، وَإِنْ كَانَ يُسْقَى بِالدَّلْوِ ، أَكْثَرَ مِمَّا يُسْقَى بِالنَّجْلِ ، فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ ، قُلْتُ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ ذَلِكَ أَيْضًا الْمَالُ يَكُونُ بَعْلاً ، أَوْ عَثَرِيًّا عَامَّةَ الزَّمَانِ ، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَى الْبِئْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ، ثُمَّ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ.

(۱۰۱۹۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ: کسی زمین کو کچھ عرصہ تک جاری (چشمہ وغیرہ) پانی سے سیراب کیا جائے پھر اس کے کسی حصہ کو کنویں کے پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت پیش آجائے پھر کسی دوسرے حصے کو چشمہ کے پانی سے سیراب کیا جائے تو اسکی زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے گی؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عشر ہے۔ فرمایا کہ جس طریقہ سے زیادہ عرصہ سیراب کیا گیا ہے حکم اسی کے تابع ہوگا کہ اگر ڈول کی بجائے چشمہ کے پانی سے زیادہ عرصہ سیراب کیا گیا ہو تو اس پر عشر ہے۔ اور اگر چشمہ کی بجائے ڈول سے زیادہ عرصہ سیراب کیا گیا ہو تو اس پر نصف عشر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جس مال کو (زمین) کو کچھ عرصہ اونٹ اور آسمان کی بارش سے سیراب کیا جائے پھر کنویں سے سیراب کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: جی ہاں۔

ابوزبیر راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمیر کو بھی اسی طرح فرماتے ہوئے سنا، پھر میں نے سالم ابن عبداللہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے عبید کی طرح جواب دیا۔

(٣٩) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخْرِجُ زَكَاةَ أَرْضِهِ ، وَقَدْ أَنْفَقَ فِي الْبَذْرِ ، وَالْبَقَرِ

جو آدمی زمین میں ڈالنے کے بیج اور ہل چلانے والے جانور پر خرچ کرتا ہو تو کیا وہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ دے گا؟

(۱۰۱۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : فِي الزَّرْعِ إِذَا أَعْطَى صَاحِبُهُ أَجْرَ الْحَصَّادِينَ ، وَالَّذِينَ يَذْرُونَ ، هَلْ عَلَيْهِ فِيمَا أَعْطَاهُمْ صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : لاَ ، إِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِيمَا حَصَلَ فِي يَدِكَ.

(۱۰۱۹۱) حضرت حبیب بن معلم فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ: کھیتی کا مالک جب بیج ڈالنے والے اور کھیتی کا دیگر کام کرنے والوں کو اجرت دیتا ہے تو کیا اس اجرت پر بھی زکوٰۃ آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں، زکوٰۃ تو اس پر ہے جو تیرے

اتھ میں باقی بچا ہے (منافع بچا ہے)۔

(۱۰۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُنْفِقُ عَلَى ثَمَرَتِهِ ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يُزَكِّيهَا ، وَقَالَ الآخَرُ : يَرْفَعُ النَّفَقَةَ ، وَيُزَكِّي مَا بَقِيَ.

(۱۰۱۹۲) حضرت جابر بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ: جو آدمی اپنے پھلوں پر خرچ کرتا ہے اس پر بھی زکوٰۃ ہے؟ تو ایک نے ارشاد فرمایا کہ زکوٰۃ ہے۔ دوسرے نے ارشاد فرمایا کہ جو خرچ کیا ہے اسکو الگ کرے گا اور باقی پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : ارْفَعِ الْبَذْرَ ، وَالنَّفَقَةَ ، وَزَكِّ مَا بَقِيَ.

(۱۰۱۹۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بیج اور جو خرچ کیا ہے اسکو الگ کرلو اور باقی پر زکوٰۃ ادا کرو۔

(۴۰) مَا قَالُوا فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کے بیان میں

(۱۰۱۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَتَى الْعَبَّاسَ يَسْتَسْلِفُهُ ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : إِنِّي أَسْلَفْتُ صَدَقَةَ مَالِي إِلَى سَنَتَيْنِ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : صَدَقَ عَمِّي. (ترمذی ۶۷۸۔ ابوداؤد ۱۶۲۱)

(۱۰۱۹۴) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے زکوٰۃ طلب کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تو اپنے مال کی دو سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ادا کر چکا ہوں۔ وہ زکوٰۃ وصول کرنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے چچا نے سچ کہا ہے''۔

(۱۰۱۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعَجِّلَهَا.

(۱۰۱۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ جلدی ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِتَعْجِيلِ الزَّكَاةِ.

(۱۰۱۹۶) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۰۱۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُعَجِّلَ زَكَاةَ مَالِكَ ، وَتَحْتَسِبَ بِهَا فِيمَا يَسْتَقْبِلُ.

(۱۰۱۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تو اپنے مال کی زکوٰۃ جلدی (پہلے ہی) ادا کر دے اور اس میں

مستقبل کا حساب کرلے۔

(۱۰۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِتَعْجِيلِ الزَّكَاةِ إِذَا أَخْرَجَهَا جَمِيعً

(۱۰۱۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو ساری زکوٰۃ ہی جلدی ادا کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ أَخْرَجَ زَ
ثَلَاثَ سِنِينَ ضَرْبَةً؟ قَالَ: يُجْزِيهِ.

(۱۰۱۹۹) حضرت حفص بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا کہ ایک شخص نے تین سالوں کی زکوٰۃ اکٹھی ایک ساتھ نکال دی ہے (تو کیا ٹھیک ہے)؟ آپ نے فرمایا: اس کیلئے یہ کافی ہے (اس طرح کرنا جائز ہے)

(۱۰۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُعَجِّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا.

(۱۰۲۰۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ سال مکمل ہونے سے قبل ہی زکوٰۃ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۲۰۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: لَا بَأْ
أَنْ يُعَجِّلَهَا.

(۱۰۲۰۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ جلدی ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۲۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَجِّلَ الرَّجُلُ زَكَاتَهُ قَبْلَ الْحِلِّ.

(۱۰۲۰۲) حضرت عمر بن یونس فرماتے ہیں کہ کوئی شخص سال مکمل ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کردے تو حضرت زہری اس م
کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۰۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: مَا أَدْرِي مَا هَذَا، فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْحِ
بِشَهْرٍ، أَوْ شَهْرَيْنِ؟.

(۱۰۲۰۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے؟ زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کردینا ا
مہینہ یا دو مہینے پہلے۔

(۴۱) مَا قَالُوا فِي زَكَاةِ الرَّجُلِ، يُخْرِجُ الطَّعَامَ مِنْ أَرْضِهِ فَيُزَكِّيهِ

اس شخص کی زکوٰۃ کے بارے میں کہ جو اپنی زمین سے اناج نکال لینے کے بعد زکوٰۃ ادا کردیتا ہے کہ فقہاء اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

(۱۰۲۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ لَهُ الطَّعَامَ مِنْ أَرْضِ
فَيُزَكِّيهِ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِنْدَهُ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَلَا يُزَكِّيهِ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبِيعَهُ.

(۱۰۲۰۴) حضرت ابن طاوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زمین کی کھیتی جب نکالی جاتی تو وہ اس میں سے زکوۃ ادا کر دیتے پھر اس کے بعد دو تین سال تک اسکو فروخت کرنے کے ارادے سے زکوۃ نہ نکالتے بلکہ ٹھہرے رہتے۔

(۱۰۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ: إِذَا أُخِذَ مِنَ الزَّرْعِ الْعُشْرُ ، فَلَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ ، وَإِنْ مَكَثَ عَشْرَ سِنِينَ.

(۱۰۲۰۵) حضرت عبداللہ بن ابی جعفر ریاٹیلیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (زکوۃ وصول کرنے والوں کو) لکھا جب کھیتی سے عشر وصول کرلیا جائے تو پھر اس پر زکوۃ نہیں ہے اگر چہ وہ دس سال تک ٹھہری رہے (باقی رہے)۔

(۱۰۲۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أُخْرِجَ صَدَقَةَ الزَّرْعِ ، وَالتَّمْرِ ، وَكُلِّ شَيْءٍ أَنْبَتَتِ الأَرْضُ ، فَلَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۲۰٦) حضرت حسن ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب کھیتی، کھجور اور ہر وہ چیز جو زمین اگاتی ہے اس پر عشر وصول کرلیا جائے تو پھر اس پر زکوۃ نہیں ہے یہاں تک کہ اس پر سال گذر جائے۔

(۱۰۲۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :طَعَامٌ أُمْسِكُهُ أُرِيدُ أَكْلَهُ ، فَيَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ صَدَقَةٌ ، لَعَمْرِي إِنَّا لَنَفْعَلُ ذَلِكَ ، نَبْتَاعُ الطَّعَامَ ، وَمَا نُزَكِّيهِ ، فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ بَيْعَهُ فَزَكِّهِ إِذَا بِعْتَهُ.

(۱۰۲۰۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ: ہم کھانا اپنے پاس جمع رکھتے ہیں کھانے کی نیت سے اس پر سال گذر جاتا ہے (اس کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا اس کا آپ پر زکوۃ نہیں ہے پھر فرمایا میری زندگی کی قسم ہم لوگ اس طرح کرتے ہیں کہ کھانا خریدتے ہیں اور اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتے، جب آپ کھانا فروخت کرنے کی نیت سے خریدو تو اس پر زکوۃ ادا کرو۔

(۱۰۲۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ فِي الْحَرْثِ :إِذَا أَعْطَيْتَ زَكَاتَهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَكَ ، فَلاَ تُزَكِّهِ حَسْبُكَ الأُولَى.

(۱۰۲۰۸) حضرت ابن جریج ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالکریم ریاٹیلیہ نے فرمایا: جب تم کھیتی کی زکوۃ ایک بار ادا کر دو پھر تمہارے پاس پڑی پڑی اس پر سال گذر جائے تو اس پر دوبارہ زکوۃ ادا مت کرنا بلکہ وہ پہلی زکوۃ ہی آپ کیلئے کافی ہے۔

(٤٢) مَا قَالُوا فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ ؟ وَمَنْ كَانَ يُزَكِّيهِ ؟

یتیم کے مال پر زکوۃ ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو کون ادا کرے گا؟

(۱۰۲۰۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا زَكَّى أَمْوَالَ بَنِي أَبِي رَافِعٍ ، أَيْتَامٍ فِي

حِجْرِهِ ، وَقَالَ :تَرَوْنَ كُنْتُ آلِي مَالاً لاَ أُزَكِّيهِ ؟.!

(۱۰۲۰۹) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو رافع کے یتیم بیٹے جوان کی پرورش میں تھے ان کے مال کی زکوۃ نکالی اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اپنی اولاد کو ایسا مال کھلاؤں گا جسے پاک نہیں کروں گا۔

(۱۰۲۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كُنَّا أَيْتَامًا فِي حِجْرِ عَائِشَةَ ، فَكَانَتْ تُزَكِّي أَمْوَالَنَا وَتُبْضِعُهَا فِي الْبَحْرِ.

(۱۰۲۱۰) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ ہم یتیم تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے آپ ہمارے مال کی زکوۃ نکالا کرتی تھیں اور اس مال کو سمندر میں تجارت میں لگایا کرتی تھیں۔

(۱۰۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوۃ ہے۔

(۱۰۲۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ.

(۱۰۲۱۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال زکوۃ نکالا کرتے تھے۔

(۱۰۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :ابْتَغُوا لِلْيَتَامَى فِي أَمْوَالِهِمْ، لاَ تَسْتَغْرِقُهَا الزَّكَاةُ.

(۱۰۲۱۳) حضرت امام زہری سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوشش کر کے یتیموں کے مال کی زکوۃ اس طرح ادا کرو کہ زکوۃ ان کے مال کا پورا احاطہ ہی نہ کرے (زکوۃ میں ان کا سارا مال ہی ادا نہ کر دو)۔

(۱۰۲۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى ، وَحَنْظَلَةَ ، وَحُمَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُبْضِعُ أَمْوَالَهُمْ فِي الْبَحْرِ ، وَتُزَكِّيهَا.

(۱۰۲۱۴) حضرت قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یتیموں کے مال کو تجارت پر لگایا کرتی تھیں اور اس پر زکوۃ ادا فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰۲۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى، لاَ تَسْتَغْرِقُهَا الصَّدَقَةُ.

(۱۰۲۱۵) حضرت امام زہری سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوشش کر کے یتیموں کے مال کی زکوۃ اس طرح ادا کرو کہ زکوۃ ان کے مال کا پورا احاطہ ہی نہ کرے (زکوۃ میں ان کا سارا مال ہی ادا نہ کر دو)۔

(۱۰۲۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۱۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوۃ ہے۔

(۱۰۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ :لَهُ حَقٌّ وَعَلَيْهِ حَقٌّ ، وَلاَ أَقُولُ إِلاَّ مَا قَالَ اللَّهُ تعالَى.

(۱۰۲۱۷) حضرت ابن سیرین یتیم کے مال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اس کیلئے بھی کچھ حق ہیں اور اس پر بھی کچھ حق ہیں۔ اور میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا میں تو وہی کہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

(۱۰۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: زَكِّ مَالَ الْيَتِيمِ، وَإِلاَّ فَهُوَ دَيْنٌ فِي عُنُقِكَ.

(۱۰۲۱۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کرو ورنہ وہ تیرے ذمہ قرض باقی رہے گا۔

(۱۰۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :دُعِيَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى مَالِ يَتِيمٍ ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتُمْ وَلِيتُهُ عَلَى أَنْ أُزَكِّيَهُ حَوْلاً إِلَى حَوْلٍ.

(۱۰۲۱۹) حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یتیم کے مال کا ولی بننے کیلئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ میں اسکا ولی بن جاؤں اور ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کروں (تو ٹھیک ہے وگرنہ نہیں)۔

(۱۰۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةً.

(۱۰۲۲۰) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء یتیم کے مال پر زکوٰۃ کو فرض سمجھتے تھے۔

(۴۳) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ

"بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یتیم جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کے مال پر زکاۃ نہیں ہے"

(۱۰۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :أَحْصِ مَا يَجِبُ فِي مَالِ الْيَتِيمِ مِنَ الزَّكَاةِ ، فَإِذَا بَلَغَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدُهُ فَأَعْلِمْهُ ، فَإِنْ شَاءَ زَكَّاهُ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

(۱۰۲۲۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر جو زکوٰۃ واجب ہے اس کا حساب لگاتے رہو پھر جب وہ بالغ ہو جائے اور سن بلوغ کو پہنچ جائے تو اسکو بتادو اگر وہ چاہے تو زکوٰۃ ادا کردے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

(۱۰۲۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۰۲۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یتیم جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۱۰۲۲۳) حضرت ابراہیم سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۲۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۰۲۲۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یتیم جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۲۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ کَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لِبَنِی أَخٍ لَهُ أَیْتَامٍ ، فَلاَ یُزَکِّیهِ.

(۱۰۲۲۵) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کے پاس بھائی کی یتیم اولاد کا مال تھا لیکن وہ اس پر زکوٰۃ نہیں نکالا کرتے تھے۔

(۱۰۲۲۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، فِی مَالِ الْیَتِیمِ قَالَ : أَوْشَکَ إِذَا أَخَذْتَ مِنْهُ الذَّوْدَ وَالذَّوْدَیْنِ لاَ یَبْقَى مِنْهُ شَیْءٌ.

(۱۰۲۲۶) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال کے بارے میں کہ لازمی بات ہے کہ جب تو تھوڑی چیز نکالتا رہے گا تو اس کے پاس کچھ نہ بچے گا۔

(۱۰۲۲۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَیْسَ فِی مَالِ الْیَتِیمِ زَکَاةٌ.

(۱۰۲۲۷) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر (بلوغت سے پہلے) زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۲۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ دِینَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِیَّ عَنْ مَالِ الْیَتِیمِ ، فِیهِ زَکَاةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْ کَانَ عِنْدِی مَا زَکَّیْتُهُ.

(۱۰۲۲۸) حضرت سعید بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اگر وہ میرے پاس ہوتا تو میں اس کی زکوٰۃ نہ دیتا۔

(۱۰۲۲۹) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ یَمَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَیْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُولُ : أَحْصِهِ ، فَإِذَا عَلِمْتَ فَزَکِّهِ.

(۱۰۲۲۹) حضرت حسن بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ (یتیم کا مال) شمار کرتے رہو۔ جب آپکو معلوم ہو جائے (کہ زکوٰۃ کو پہنچ گیا ہے) تو زکوٰۃ ادا کر دو۔

(۱۰۲۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : یُؤْخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْمَاشِیَةِ ، فَأَمَّا الْمَالُ فَحَتَّى یَحْتَلِمَ . یَعْنِی مَالَ الْیَتِیمِ.

(۱۰۲۳۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت اور جانوروں پر زکوٰۃ لی جائے گی باقی رہا یتیم کا مال تو اس پر تب تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے۔

(۱۰۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ؛ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ قَالَ : کَانَ فِی حِجْرِی یَتِیمٌ لَهُ ثَمَانِیَةُ آلاَفٍ ، فَلَمْ أُزَکِّهَا حَتَّى لَمَّا بَلَغَ دَفَعْتُهَا إِلَیْهِ.

(۱۰۲۳۱) حضرت عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ میری پرورش میں ایک یتیم تھا اس کی ملکیت میں آٹھ ہزار (درھم یا دینار) تھے میں نے اس کی زکوٰۃ نہ دی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گیا تو میں نے مال اسکو واپس کر دیا۔

(۱۰۲۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : کَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ مَالُ یَتِیمٍ ،

فَاسْتَسْلَفَ مَالَهُ حَتَّى لَا يُؤَدِّيَ زَكَاتَهُ.

(۱۰۲۳۲) حضرت عبدالرحمٰن بن السائب سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم کا مال تھا، بطور ادھار وہ مال ے دیا تا کہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کریں۔

(٤٤) مَا قَالُوا فِي زَكَاةِ الْخَيْلِ

گھوڑوں پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٢٣١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَدَقَةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ، وَلَا فَرَسِهِ.(بخاری ۱۴۶۴۔ مسلم ۶۷۶)

(۱۰۲۳۳) حضرت عراک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد رمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ.

(بخاری ۱۴۶۳۔ ابو داؤد ۱۵۹۱)

(۱۳۲۳۴) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی کوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ، وَلَا فَرَسِهِ، وَلَا وَلِيدَتِهِ صَدَقَةٌ. (دارقطنی ۸)

(۱۰۲۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام، اس کے گھوڑے ر باندی کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وسُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ. (ترمذی ۶۲۸۔ احمد ۲/ ۴۷۷)

(۱۰۲۳۶) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی وۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ

صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. (ابن ماجه ۱۸۱۳۔ ابو یعلی ۲۹۴)

(۱۰۲۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہیں گھوڑوں اور غلام کی زکوۃ معاف کردی گئی ہے۔

(۱۰۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا الْخَيْلُ وَالرَّقِيقُ فَقَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَاتِهَا. (احمد ۱/ ۱۲۱)

(۱۰۲۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی گئی ہے۔

(۱۰۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ ، قَالَ : أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ ، فَقَالَ النَّاسُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خَيْلٌ لَنَا وَرَقِيقٌ ، افْرِضْ عَلَيْنَا عَشَرَةً عَشَرَةً ، قَالَ : أَمَّا أَنَا فَلاَ أَفْرِضُ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ.

(۱۰۲۳۹) حضرت شبیل بن عوف انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو زکوۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا: تو لوگوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین ہمارے پاس گھوڑے اور غلام بھی ہیں آپ ہمارے لئے ان پر دس دس فرض فرما دیجئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم پر فرض نہیں کرسکتا۔

(۱۰۲۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُصَدِّقُ الْخَيْلَ ، وَأَنَّ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عُمَرَ بِصَدَقَةِ الْخَيْلِ.

(۱۰۲۴۰) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی زکوۃ نکالا کرتے تھے، اور حضرت سائب ابن اخت نمر فرماتے ہیں کہ وہ گھوڑے کی زکوۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آتے تھے۔

(۱۰۲۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْفَرَسِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کے گھوڑے پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ : أَفِي الْبَرَاذِينِ صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : أَوَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۲) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب سے عرض کیا کہ کیا عربی النسل گھوڑوں پر زکوۃ ہے؟ انہوں نے (تعجب کرتے ہوئے) فرمایا کیا! گھوڑوں پر زکوۃ!!!

(۱۰۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْ

الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ ؟ فَقَالَ لِي :أَوَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟ أَوَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟.

(۱۰۲۴۳) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا عربی النسل گھوڑوں پر زکوۃ ہے؟ آپ نے فرمایا (تعجب کرتے ہوئے) کیا گھوڑوں پر زکوۃ؟ آپ نے یہ جملہ دو بار ارشاد فرمایا۔

(۱۰۲٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَلاَ الرَّقِيقِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۵) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں اور غلاموں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ چرنے والے گھوڑوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ ؟ فَقَالَ :لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ.

(۱۰۲۴۷) حضرت اجلح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الرَّقِيقِ إِذَا كَانُوا لِلتِّجَارَةِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، وَلَكِنْ يُقَوِّمُهُمْ فَيُؤَدِّي عَنْهُمُ الزَّكَاةَ.

(۱۰۲۴۸) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو غلام تجارت کیلئے ہوں ان پر صدقۃ الفطر کو فرض نہیں سمجھتے تھے، لیکن (فرماتے تھے کہ) ان کی قیمت لگائی جائے گی اور اس قیمت پر زکوۃ ادا کی جائے گی۔

(۱۰۲٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۰۲۴۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۲٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ وَالْحَمِيرِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۵۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (عجمی) گھوڑوں پر اور عجمی النسل گھوڑوں پر اور اسی طرح گدھوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْعَبْدِ لِلتِّجَارَةِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ.

(۱۰۲۵۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو غلام تجارت کیلئے ہو اس پر صدقۃ الفطر نہیں ہے۔

(۱۰۲٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْبَهِيمَةِ ، وَلاَ عَلَى الْمَمْلُوكِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ لِلتِّجَارَةِ.

(۱۰۲۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چوپاؤں اور غلاموں پر تب تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک وہ تجارت کیلئے نہ ہوں، (اگر تجارت کیلئے ہوں تو پھر زکوٰۃ ہے)۔

(١٠٢٥٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ . قَالَ : حَمَّادٌ فِيهَا.

(۱۰۲۵۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٤٥) فِي الْحَمِيرِ زَكَاةٌ، أَمْ لاَ

گدھوں پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

(١٠٢٥٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَمِيرِ ، فِيهَا زَكَاةٌ أَمْ لاَ ؟ قَالَ : أَمَّا أَنَا فَأُشَبِّهُهَا بِالْبَقَرِ ، وَلاَ نَعْلَمُ فِيهَا شَيْئًا.

(۱۰۲۵۴) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ گدھوں پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو اسکو گائے کے مشابہ سمجھتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ اس پر کیا ہے۔

(١٠٢٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْحَمِيرِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گدھوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٤٦) فِي الْحُلِيِّ

زیورات پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٢٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا أَسْوِرَةٌ مِنَ الذَّهَبِ ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا رَبُّكُمَا بِأَسْوِرَةٍ مِنْ نَارٍ ؟ قَالَتَا : لاَ ، قَالَ : فَأَدِّيَا حَقَّ هَذَا فِي أَيْدِيكُمَا.

(احمد ۲/ ۱۷۸۔ دار قطنی ۱۰۸)

(۱۰۲۵۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر جو تم نے اپنے ہاتھوں میں پہن رکھا ہے اسکا حق (زکوٰۃ) ادا کرو۔

(١٠٢٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ

مُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُصَدِّقْنَ حُلِيَّهُنَّ ، وَلاَ يَجْعَلْنَ الْهَدِيَّةَ وَالزِّيَادَةَ تَقَارُضًا بَيْنَهُنَّ.

(۱۰۲۵۔) حضرت شعیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ: اپنی قریبی عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنے زیورات کی زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ اور ھدیہ اور منہ بند کو اپنے درمیان لین دین نہ کریں۔

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : يُزَكَّى مَرَّةً.

(۱۰۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً.

(۱۰۲۵) حضرت عبداللہ بن شداد زیورات پر زکوٰۃ کو فرض سمجھتے تھے۔

(۱۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي حُلِيِّ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ زَكَاةٌ. قَالَ : وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۱۰۲۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ ہے اور یہی سفیان کا بھی قول ہے۔

(۱۰۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ أَنْ يُزَكِّينَ حُلِيَّهُنَّ.

(۱۰۲۶) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو عورتوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ زیورات پر زکوٰۃ ادا کرو۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۶) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ : هَلْ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِذَا كَانَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً ، أَوْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ.

(۱۰۲۶) حضرت عمرو بن ھرم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے زیورات پر زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں جب وہ بیس مثقال یا دو سو درھم کے بقدر ہوں تو پھر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، وَمَكْحُولٍ قَالُوا : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ وَقَالُوا : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ فِي الْحُلِيِّ ، الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، زَكَاةً.

(۱۰۲۶۷) حضرت ابو خالد الاحمر ریشید سے مروی ہے کہ حضرت حجاج، حضرت عطاء، حضرت زہری اور حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ ہے، فرماتے ہیں کہ سنت میں یہ بات گذر چکی ہے کہ سونے چاندی کے زیورات پر زکوۃ ہے۔

(۱۰۲۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ حَتَّى فِي الْخَاتَمِ.

(۱۰۲۶۸) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ ہے یہاں تک کہ انگوٹھی پر بھی ہے۔

(۱۰۲۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَنَا طَوْقٌ قَدْ زَكَّيْنَاهُ ، حَتَّى أُرَاهُ قَدْ أَتَى عَلَى ثَمَنِهِ.

(۱۰۲۶۹) حضرت جعفر بن میمون ریشید فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک ہار تھا اور ہم نے اسکی زکوۃ ادا کر دی تھی یہاں تک کہ اسکو دیکھا کہ وہ اپنی قیمت پر آ گئی تھی۔

(۱۰۲۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْحُلِيُّ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ ، فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۲۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب زیورات اس مقدار کو پہنچ جائیں جس پر زکوۃ آتی ہے تو پھر ان (زیورات پر بھی) زکوۃ آئے گی۔

(۴۷) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً.

(۱۰۲۷۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ زیورات پر زکوۃ فرض نہ سمجھتے تھے۔

(۱۰۲۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، وَعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ كَانَ مَالُنَا عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَكَانَتْ تُزَكِّيهِ إِلاَّ الْحُلِيَّ.

(۱۰۲۷۲) حضرت قاسم ریشید فرماتے ہیں کہ ہمارا مال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا آپ نے اس پر زکوۃ ادا کی سوائے زیورات کے (کہ ان پر زکوۃ ادا نہ کی)۔

(۱۰۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زیورات کی زکوۃ ادا نہیں کرتی تھیں۔

۱۰۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: كَانَ لِبَنَاتِ أَخِيهَا حُلِيٌّ، فَلَمْ تَكُنْ تُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھتیجی کا زیور موجود تھا لیکن آپ اس پر زکوۃ نہ ادا فرماتی تھیں۔

۱۰۲۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ ، قُلْتُ : إِنَّهُ يَكُونُ فِيهِ أَلْفُ دِينَارٍ ، قَالَ : يُعَارُ وَيُلْبَسُ.

(۱۰۲۷۵) حضرت ابوزبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر وہ ہزار دینار ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: اس کو عاریت پر دیا جائیگا اور پہنا جائیگا۔

۱۰۲۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تُزَكِّي الْحُلِيَّ.

(۱۰۲۷٦) حضرت فاطمہ بنت المنذر فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء زیورات پر زکوۃ ادا نہیں فرمایا کرتی تھیں۔

۱۰۲۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِهَا الذَّهَبَ ، وَلاَ تُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۷۷) حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء اپنی بیٹیوں کو سونے کا زیور پہناتی تھیں، لیکن وہ اس پر زکوۃ ادا نہ فرمایا کرتی تھیں۔

۱۰۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ زَكَاةِ الْحُلِيِّ ؟ فَقَالَتْ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۷۸) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ سے زیورات پر زکوۃ سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو زیورات پر زکوۃ کا قائل ہو۔

۱۰۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْخُلَفَاءِ قَالَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۷۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں خلفائے راشدین میں کسی کو بھی جانتا کہ وہ زیورات پر زکوۃ کا قائل ہو۔

۱۰۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ ، يُعَارُ وَيُلْبَسُ.

(۱۰۲۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے ان کو عاریۃً دیا جائیگا اور خود بھی پہنا جائے گا۔

۱۰۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَخِلاَسٍ ، قَالَ : لاَ زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ.

(۱۰۲۸۱) حضرت حسن اور حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے۔

۱۰۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ (ح) وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : زَكَاةُ الْحُلِيِّ عَارِيَتُهُ.

(۱۰۲۸۲) حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ زیورات کی زکوٰۃ اس کو عاریت پر دینا ہے۔

(١٠٢٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَ
ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَتَسْتَخْرِجُونَ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا﴾.

(۱۰۲۸۳) حضرت اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ زیورات
زکوٰۃ نہیں ہے، اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا﴾۔

(١٠٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۸۴) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٨٥) وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : زَكَاةُ الْحُلِيِّ يُعَارُ وَيُلْبَسُ.

(۱۰۲۸۵) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ زیورات کی زکوٰۃ ان کا عاریت پر دینا اور خود پہننا ہے۔

(١٠٢٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ : كُنَّا أَيْتَامًا
حِجْرِ عَائِشَةَ ، وَكَانَ لَنَا حُلِيٌّ ، فَكَانَتْ لاَ تُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۸۶) حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ ہم یتیم تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھی اور ہمارا زیور آپ رضی اللہ عنہا کے پ
تھا۔ آپ اس میں سے زکوٰۃ نہ نکالا کرتی تھیں۔

(٤٨) مَنْ قَالَ تُدْفَعُ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ بادشاہ کو دی جائے گی

(١٠٢٨٧) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، و
سَعِيدٍ ، فَقُلْتُ : إِنَّ لِي مَالاً ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَ زَكَاتَهُ ، وَلاَ أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا ، وَهَؤُلاَءِ يَصْنَعُونَ فِيهَا
تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ : كُلُّهُمْ أَمَرُونِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۸۷) حضرت سہیل سے مروی ہے کہ ان کے والد نے حضرت سعد، حضرت ابن عمر حضرت ابوہریرہ اور حضرت سعید
سے سوال کیا کہ میرے پاس مال ہے اور میں اس کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہوں لیکن میں کوئی جگہ نہیں پا رہا جہاں زکوٰۃ ادا کرو
اور یہ سب لوگ اس میں جو کام کرتے ہیں وہ تو آپ جانتے ہیں۔ آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ سب حضرات نے مجھے حکم
کہ میں ان کو ادا کروں۔

(١٠٢٨٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : ادْفَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ إِلَى مَنْ وَ
اللَّهُ أَمْرَكُمْ ، فَمَنْ بَرَّ فَلِنَفْسِهِ ، وَمَنْ أَثِمَ فَعَلَيْهَا.

(۱۰۲۸۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو جن کو اللہ تعالیٰ نے ولی (بادشاہ) بنانے کا تمہیں حکم دیا ہے، پس جو شخص نیکی کرے گا اس کا ثواب اسی کیلئے ہے اور جو گناہ کا کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے۔

(۱۰۲۸۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رِيَاحُ بْنُ عَبِيدَةَ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّ لِي مَالاً ، فَإِلَى مَنْ أَدْفَعُ زَكَاتَهُ ؟ قَالَ : ادْفَعْهَا إِلَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ ، يَعْنِي الأُمَرَاءَ ، قُلْتُ : إِذًا يَتَّخِذُونَ بِهَا ثِيَابًا وَطِيبًا ، قَالَ : وَإِنِ اتَّخَذُوا ثِيَابًا وَطِيبًا ، وَلَكِنْ فِي مَالِكَ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ ، يَا قَزَعَةُ.

(۱۰۲۸۹) حضرت قزعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میرے پاس مال ہے میں زکوٰۃ کس کو ادا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس قوم کو یعنی امراء کو (بادشاہوں کو) میں نے عرض کیا پھر تو وہ اس کے کپڑے اور خوشبو بنالیں گے (اور خود استعمال کریں گے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگرچہ وہ کپڑے اور خوشبو بنالیں، اے قزعہ تیرے مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔

(۱۰۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ ، وَإِنْ أَكَلُوا بِهَا لُحُومَ الْكِلاَبِ ، فَلَمَّا عَادُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۰) حضرت حکم بن اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (اس بارے میں) سوال کیا؟ آپ نے فرمایا ان کو دیدو۔ اگرچہ وہ اس سے کتے کا گوشت کھائیں جب لوگوں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا ان کو دیدو۔

(۱۰۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ نُعَيْمِ بن مُجَالِدٍ ؛ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ وَإِنْ أَكَلُوا بِهَا الْبِيْشِيَارَجَات.

(۱۰۲۹۱) حضرت نعیم بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا ان کو (بادشاہوں) ادا کردو اگرچہ وہ اس سے لذیذ چیز کھائیں۔ (البیشیار جات: وہ چیز جو مہمان کو کھانے سے پہلے پیش کی جائے۔)

(۱۰۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ بِصَدَقَتِهِ إِلَى الأُمَرَاءِ.

(۱۰۲۹۲) حضرت داؤد بن عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنی زکوٰۃ امراء (بادشاہوں) کی طرف بھیجا کرتے تھے۔

(۱۰۲۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ ، وَسَعِيدَ بْنَ عُمَيْرٍ كَانُوا يَرَوْنَ أَنْ تُدْفَعَ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۲۹۳) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سعید بن عمیر فرمایا کرتے تھے کہ زکوٰۃ نکال کر بادشاہوں کو دینی چاہئے۔

(۱۰۲۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُدْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، وَإِلَى أَبِي بَكْرٍ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، وَإِلَى عُمَرَ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، وَإِلَى عُثْمَانَ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ اخْتَلَفُوا ، فَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيْهِمْ ، وَمِنْهُمْ مِنْ رَأَى أَنْ يَقْسِمَهَا هُوَ . قَالَ مُحَمَّدٌ : فَلْيَتَّقِ اللَّهَ مَنِ اخْتَارَ أَنْ يَقْسِمَهَا هُوَ ، وَلاَ يَكُونَ يَعِيبُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا ، يَأْتِي مِثْلُ الَّذِي يَعِيبُ عَلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۴) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ آنحضرت ﷺ کو دی جاتی تھی اور جس کو آپ نے وصول کرنے کا حکم دیا تھا اس کو پھر حضرت ابو بکر کو اور جن کو انہوں نے حکم دیا ہوا تھا ان کو، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور جن کو انہوں نے حکم فرمایا ہوا تھا ان کو، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور جن کو آپ نے حکم فرمایا تھا ان کو، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ بعض کی رائے یہ تھی کہ اب بھی ان کو دی جائے (امراء کو) اور بعض حضرات کی رائے تھی کہ خود تقسیم کی جائے۔ حضرت محمد ؒ نے فرمایا: جو لوگ زکوٰۃ خود تقسیم کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور نہ عیب لگائیں ان پر کسی چیز کا مثل اس کے جو وہ عیب وہ ان پر لگاتے ہیں۔

(۱۰۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرَةَ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَتْ : قَالَتْ عَائِشَةُ : ادْفَعُوهَا إِلَى أُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ.

(۱۰۲۹۵) حضرت حاثہ بن ابی رجال فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زکوٰۃ اپنے امراء کو ادا کرو۔

(۱۰۲۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الزَّكَاةِ ، أَدْفَعُهَا إِلَى الْوُلاَةِ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۶) حضرت عبد اللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ؒ سے زکوٰۃ سے متعلق دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ امراء کو ادا کی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں امراء کو ادا کی جائے۔

(۱۰۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَرْبَعٌ إِلَى السُّلْطَانِ ؛ الصَّلاَةُ ، وَالزَّكَاةُ ، وَالْحُدُودُ وَالْقَضَاءُ.

(۱۰۲۹۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں بادشاہوں کا حق ہے۔ نماز (امامت) زکوٰۃ، حدود (قائم کرنا) اور فیصلہ کرنا۔

(۱۰۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ضَمِنَ ، أَوْ ضُمِنَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ أَرْبَعًا ؛ الصَّلاَةَ

وَالزَّكَاةَ ، وَالْحُدُودَ ، وَالْحُكْمَ.

(۱۰۲۹۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو (بادشاہوں کو) چار چیزوں کا ضامن بنایا گیا ہے۔ نماز، زکوۃ، حدود ورفیصلہ کا۔

(۱۰۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ ، فَقِيلَ : إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ فِيهَا وَيَفْعَلُونَ ، مَرَّتَيْنِ ، قَالَ : فَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَضَعُوهَا مَوَاضِعَهَا ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : فَادْفَعُوهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۹) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ سے زکوۃ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا بادشاہ کو ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک وہ اس کے ساتھ (ناجائز کام) کرتے ہیں دوبار یہی بات کہی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم ں کو اس کے صحیح مصرف میں رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا پھر اپنی زکوۃ بادشاہوں کو ادا کرو۔

(۱۰۳۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَعْطُوهَا الأُمَرَاءَ مَا صَلَّوْا . قَالَ : وَقَالَ خَيْثَمَةُ : مَا صَلَّوا الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا.

(۱۰۳۰۰) حضرت خیثمہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: اپنی زکوۃ ان امراء کو بھی ادا کرو جو ماز نہیں پڑھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ کے اس فرمان کا مطلب ہے کہ ان امراء کو ں ادا کرو جو نماز کو وقت پر نہیں پڑھتے۔

(۱۰۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ قَالَ : ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ ، قَالَ : هَذِهِ الْفَرِيضَةُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۱) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ (نماز قائم کرو اور کوۃ ادا کرو) اس فریضہ کا تعلق بادشاہ کے ساتھ ہے۔

(۱۰۳۰۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنْ تُدْفَعَ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۲) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ زکوۃ بادشاہ کو دی جائے گی۔

(۱۰۳۰۳) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِيمَا يُوصِي بِهِ عُمَرَ: مَنْ أَدَّى الزَّكَاةَ إِلَى غَيْرِ وُلاَتِهَا لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ صَدَقَتُهُ، وَلَوْ تَصَدَّقَ بِالدُّنْيَا جَمِيعًا.

(۱۰۳۰۳) حضرت عبدالرحمن بن البیلمانی ؒ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر ؓ نے حضرت عمر ؓ کو جو وصیت مائی تھی وہ یہ تھی کہ جو شخص امراء کے علاوہ کسی اور کو زکوۃ ادا کرے اس کی زکوۃ قبول نہیں اگرچہ وہ پوری دنیا زکوۃ میں ادا

کردے۔

(۱۰۳۰٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ :أَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۴) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ سلطان کو ادا کر۔

(۱۰۳۰٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ :ادْفَعْ زَكَاةَ مَالِكَ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ بادشاہ کو ادا کرو۔

(٤٩) مَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ لاَ تُدْفَعَ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ

بعض حضرات نے رخصت دی ہے کہ بادشاہ کو اگر زکوٰۃ ادا نہ کرے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی

(۱۰۳۰٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ :ادْفَعْهَا إِلَى الإِمَامِ . وَقَالَ :الإِمَامُ الْقُرْآنُ ، وَكَانَ يُخْفِي ذَلِكَ.

(۱۰۳۰۶) حضرت نعمان فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول سے ایک شخص نے زکوٰۃ کے متعلق دریافت فرمایا (کہ کس کو زکوٰۃ ادا کروں؟) آپ نے فرمایا بادشاہ اور امام کو جس کے اوصاف قرآن میں ہیں اور وہ اس ادائے زکوٰۃ کو مخفی رکھتے تھے۔

(۱۰۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :ضَعْهَا مَوَاضِعَهَا وَأَخْفِهَا.

(۱۰۳۰۷) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کو ان کے مواضع (ادا کرنے کی جگہ) پر ادا کرو اور اس کو مخفی رکھو۔

(۱۰۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُتْبَةَ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :ضَعْهَا فِي الْفُقَرَاءِ.

(۱۰۳۰۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ فقراء کو ادا کرو۔

(۱۰۳۰۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الصَّدَقَةِ ؟ قَالَ هِيَ إِلَى وُلاَةِ الأَمْرِ . قَالَ :فَإِنَّ الْحَجَّاجَ يَبْنِي بِهَا الْقُصُورَ ، وَيَضَعُهَا فِي غَيْرِ مَوَاضِعِهَا ، قَالَ :ضَعْهَا حَيْثُ أُمِرْتَ بِهِ.

(۱۰۳۰۹) حضرت حسان بن ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ زکوٰۃ کس کو ادا کریں؟ آپ نے فرمایا اولی الامر کو (امراء اور بادشاہوں کو) سوال کرنے والے نے عرض کیا کہ حجاج بن یوسف تو (جو کہ امیر ہے) ان پیسوں سے اپنے لئے محل تعمیر کروائے گا اور اسکو موقع محل کے علاوہ (اپنی خواہشات کے مطابق) استعمال کرے گا آپ نے جوابا ارشاد فرمایا: تمہیں جس طرح حکم دیا گیا ہے تم اس پر عمل کرو (اسکا وبال اس پر ہے)۔

(۱۰۳۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنْ دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ أَجْزَأَ عَنْهُ ، وَإِنْ قَسَمَهَا أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۱۰۳۱۰) حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تو زکوٰۃ (امراء) کو ادا کردے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر تو خود (مستحقین کو) تقسیم کردے تو بھی ٹھیک ہے۔

(۱۰۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدُ ، فَقَالَ : لاَ تَدْفَعْهَا إِلَيْهِمْ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَضَاعُوا الصَّلاَةَ.

(۱۰۳۱۱) حضرت خیثمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ زکوٰۃ کس کو ادا کروں؟ آپ نے فرمایا امراء کو ادا کرو۔ پھر میں نے کچھ عرصہ بعد دوبارہ یہی سوال پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ امراء کو ادا نہ کرو وہ نمازوں کا خیال نہیں رکھتے اور نمازوں کو ضائع (قضا) کردیتے ہیں۔

(۱۰۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ بِزَكَاةِ مَالِهِ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : تَأْخُذُ مِنْ عَطَائِنَا شَيْئًا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لاَ نَجْمَعُ عَلَيْكَ أَنْ لاَ نُعْطِيَكَ وَنَأْخُذُ مِنْكَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَهَا.

(۱۰۳۱۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک شخص زکوٰۃ کا مال لے کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تو ہماری عطا میں سے کچھ لیتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم تجھے تو کچھ نہ دیں لیکن تجھ سے لیں۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ زکوٰۃ کو تقسیم کردے۔

(۵۰) الْمَالُ يُسْتَفَادُ ، مَتَى تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ ؟

مال مستفاد پر زکوٰۃ کب واجب ہے؟

(۱۰۳۱۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ.

(۱۰۳۱۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱۰۳۱٤) وحَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۴) حضرت عاصم روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک مال پر سال نہ گذرے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۱۰۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۵) حضرت عاصم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک مال پر سال نہ گذرے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۱۰۳۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ أَصَابَ مَالاً فَلاَ زَكَاةَ عَلَيْهِ

حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۶) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ: جس کو مال ملے (دوران سال) اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۷) حضرت جابر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مال پر سال نہ گذر جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٣١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَيُّمَا رَجُلٍ أَفَادَ مَالاً فَلاَ زَكَاةَ عَلَيْهِ ، حَتَّى يَعُودَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۸) حضرت حمید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (اپنے عمال کو) لکھا کہ: جس شخص کو (دوران سال) مال ملے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس مال پر پورا سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣١٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۹) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لاَ زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۳) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ نُعْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَيْهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ حَوْلٌ ، مِنْ حِينَ يَسْتَفِيدُهُ.

(۱۰۳۲۴) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ مال پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر پورا سال نہ گذر جائے جس وقت سے کہ اس پر نفع ہوا ہے (کچھ مال کا اضافہ ہوا ہے)۔

(۵۱) مَنْ قَالَ يُزَكِّيهِ إِذَا اسْتَفَادَهُ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس وقت فائدہ ہو اسی وقت زکوٰۃ ادا کرے سال گزرنا ضروری نہیں ہے

(۱۰۳۲۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ شَهْرٌ يُزَكِّي فِيهِ فَأَصَابَ مَالاً فَأَنْفَقَهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةُ مَا أَنْفَقَ ، وَلَكِنْ مَا وَافَى الشَّهْرَ الَّذِي يُزَكِّي فِيهِ مَالَهُ زَكَّاهُ ، فَإِنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ شَهْرٌ يُزَكِّي فِيهِ فَاسْتَفَادَ مَالاً ، فَلْيُزَكِّهِ حِينَ يَسْتَفِيدُهُ.

(۱۰۳۲۵) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی مہینے میں زکوٰۃ ادا کرے پھر اسی مہینے اس کو کچھ اور مال ملے اور وہ اس کو خرچ کر دے تو جو مال اس نے خرچ کیا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن جس مہینے اس نے زکوٰۃ ادا کی اور اس کو کچھ مال ملا جو پورا مہینہ اس کے پاس رہا تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ اور اگر جس مہینے اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی اس مہینے اس کو کچھ مال ملا تو جس وقت اس کو فائدہ ہوا اسی وقت اس پر زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔ (اس پر سال گذرنا شرط نہیں ہے)۔

(۱۰۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْتَفِيدُ مَالاً ؟ قَالَ : يُزَكِّيه حِينَ يَسْتَفِيدُهُ.

(۱۰۳۲۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ سے سوال کیا گیا کہ کسی آدمی کو کچھ مال ملتا ہے (دوران سال اس پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟) آپ نے فرمایا جس وقت اس کو فائدہ ہوا اسی وقت زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالاً فَأَرَادَ أَنْ يُنْفِقَهُ قَبْلَ مَجِيءِ شَهْرِ زَكَاتِهِ فَلْيُزَكِّهِ ، ثُمَّ لِيُنْفِقْهُ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ فَلْيُزَكِّهِ مَعَ مَالِهِ.

(۱۰۳۲۷) حضرت امام زہری ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو مال ملے اور جس مہینے وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے اس سے قبل ہی اس مال کو خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے پھر خرچ کرے اور اگر زکوٰۃ کے مہینے سے قبل خرچ کرنے کا ارادہ نہ ہو تو اس مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر اکٹھے ہی وقت پر زکوٰۃ ادا کرے۔ (اس مال پر سال گزرنے کا انتظار نہ کرے)۔

(٥٢) فِي الْمُكَاتَبِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مکاتب غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے

(١٠٣٢٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۲۸) حضرت مجاہد ویلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مکاتب غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(١٠٣٢٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۲۹) حضرت حکم ویلٹیلیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد العزیز ویلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مکاتب کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(١٠٣٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صُبَيْحٍ أَبِي الْجَهْمِ مَوْلَى بَنِي عَبْسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مُكَاتَبٍ لَهُ مَالٌ ، أَعَلَى مَالِهِ زَكَاةٌ ؟ قَالاَ : لاَ.

(۱۰۳۳۰) حضرت صبیح ابی جہم ویلٹیلیہ جو بنو عبس کے غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر اور حضرت سعید بن میتب سے دریافت فرمایا کہ مکاتب کے پاس اگر مال ہو تو اس کے مال پر زکوۃ ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ نہیں۔

(١٠٣٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ مکاتب کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(١٠٣٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ ، وَلاَ الْعَبْدِ زَكَاةٌ حَتَّى يُعْتَقَا.

(۱۰۳۳۲) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مکاتب اور غلام پر زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ آزاد نہ ہو جائیں۔ (آزادی کے بعد زکوۃ ہے)۔

(١٠٣٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ ، وَلاَ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۳) حضرت نافع ویلٹیلیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکاتب اور غلام پر زکوۃ نہیں ہے۔

(١٠٣٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ ، عَنْ كَيْسَانَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بِزَكَاةِ مَالِي ، مِئَتَيْ دِرْهَمٍ وَأَنَا مُكَاتَبٌ ، فَقَالَ : هَلْ عُتِقْتَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : اذْهَبْ فَاقْسِمْهَا.

(۱۰۳۳۴) حضرت کیسان ابو سعید المقبری ویلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دوسو درھم اپنے مال کی زکوۃ لے کر حاضر ہوا اور میں مکاتب تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو آزاد ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرما

تو پھر یہ مال لے کر جا اور (فقراء میں) تقسیم کر دے۔

(۱۰۳۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ؛ مِثْلَ قَوْلِ جَابِرٍ.

(۱۰۳۳۵) حضرت سلیمان بن موسیٰ نے بھی حضرت جابر کے قول کے مثل فرمایا ہے۔

(۵۳) فِي مَالِ الْعَبْدِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ غلام پر زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۶) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۷) حضرت عبداللہ بن نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں ک غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْعَبْدُ وَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ ، الزَّكَاةُ عَلَى الْمَوْلَى ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کا مال آقا کی ملکیت ہے۔ آقا پر زکوۃ ہے غلام پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۴۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۱) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(٥٤) مَنْ قَالَ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ فِي مَالِهِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ غلام پر اس کے مال کی زکوٰۃ ہے

(١٠٣٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ : هَلْ عَلَيْهِ زَكَاةٌ ؟ قَالَ : هَلْ عَلَيْهِ صَلَاةٌ ؟.

(۱۰۳۴۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا غلام پر زکوٰۃ ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے (بطور تعجب کے) فرمایا کیا اس پر نماز فرض ہے؟ (جب نماز فرض ہے تو زکوٰۃ بھی فرض ہے)۔

(١٠٣٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ ہے۔

(١٠٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ جَابِرٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ ؟ قَالَ : مُسْلِمٌ هُوَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فِي مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۱۰۳۴۵) حضرت جابر الحذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا غلام کے مال پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا: کیا وہ مسلمان ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دوسو درہموں پر پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے۔

(٥٥) فِي زَكَاةِ الدَّيْنِ

قرض پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٣٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ ؟ قَالَ : يُزَكِّيه صَاحِبُ الْمَالِ ، فَإِنْ تَوَى مَا عَلَيْهِ وَخَشِيَ أَنْ لَا يَقْضِيَ ، فَإِنَّهُ يُمْهِلُ ، فَإِذَا خَرَجَ أَدَّى زَكَاةَ مَا مَضَي.

(۱۰۳۴۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کا دوسرے شخص کے ذمہ قرض ہے (تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا جس کا مال ہے وہ زکوٰۃ ادا کرے گا۔ اگر وہ مال ہلاک ہو جائے اور اسکو خوف ہو کہ وہ ادا نہ کرے گا تو اسکو مہلت دے اور نرمی برتے، جب وہ نکال کر ادا کر دے تو جتنا عرصہ گذر گیا ہے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے۔

(١٠٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ : إِنْ كَانَ صَادِقًا ، فَلْيُزَكِّهِ إِذَا قَبَضَ ، يَعْنِي الدَّيْنَ.

(۱۰۳۴۷) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ حضرت علی ؓ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ جب وہ مدیون سچا ہو تو جب دین پر قبضہ کرلے تو زکوۃ ادا کرے۔

(۱۰۳۴۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ فَزَكِّهِ.

(۱۰۳۴۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر تیرا قرض (کسی پر ہے) تو تو اس کی زکوۃ ادا کر۔

(۱۰۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لِيَنْظُرْ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ فَلْيَعْزِلْهُ ، وَمَا كَانَ لَهُ مِنْ دَيْنٍ ثِقَةٍ فَلْيُزَكِّهِ ، وَمَا كَانَ لاَ يَسْتَقِرُّ يُعْطِيهِ الْيَوْمَ وَيَأْخُذُهُ إِلَى يَوْمَيْنِ فَلْيُزَكِّهِ.

(۱۰۳۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مقروض ہو تو قرض کو زکوۃ سے منہا کردے۔ اور کسی بااعتماد شخص نے اس کا قرضہ دینا ہے تو اس قرضے کی رقم کو شامل کر کے زکوۃ دے۔ اگر کسی ٹال مٹول کرنے والے شخص نے قرضہ دینا ہے تو بھی اس کی زکوۃ دے۔

(۱۰۳۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : يُزَكِّيهِ.

(۱۰۳۵۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ وہ زکوۃ ادا کرے گا۔

(۱۰۳۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : زَكَاةُ أَمْوَالِكُمْ حَوْلٌ إِلَى حَوْلٍ ، فَمَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ ثِقَةٍ فَزَكُّوهُ ، وَمَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ ظُنُونٍ فَلاَ زَكَاةَ فِيهِ ، حَتَّى يَقْضِيَهُ صَاحِبُهُ.

(۱۰۳۵۱) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال پر زکوۃ سال مکمل ہونے کے بعد ہے۔ پس جو قرض ایسا ہو کہ اس کا ملنا یقینی ہو تو اس پر بھی زکوۃ ادا کردینی چاہئے اور جس قرض کے بارے میں شک ہو اس پر زکوۃ ادا نہ کرے جب تک مقروض قرض ادا نہ کردے۔

(۱۰۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : يُزَكِّيهِ.

(۱۰۳۵۲) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ زکوۃ ادا کرے۔

(۱۰۳۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِرَجُلٍ : إِذَا حَلَّتْ فَاحْسُبْ دَيْنَكَ ، وَمَا عِنْدَكَ ، فَاجْمَعْ ذَلِكَ جَمِيعًا ، ثُمَّ زَكِّهِ.

(۱۰۳۵۳) حضرت عبدالملک بن ابوبکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک شخص سے فرمایا: جب سال مکمل ہو جائے تو اپنے مال اور جو قرض تیرا لوگوں پر ہے اس کا حساب لگا اور ان دونوں کو جمع کر کے ان کے مجموعے پر زکوۃ ادا کر۔

(۱۰۳۵٤) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ فِيمَا لاَ تَرْجُوهُ فَاحْسُبْهُ ، ثُمَّ أَخْرِجْ مَا عَلَيْكَ ، ثُمَّ زَكِّ مَا بَقِيَ.

(۱۰۳۵۴) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ جو قرض ایسا ہو کہ اسکی امید نہ ہو تو اسکو حساب کر پھر اسکو الگ کر جو تیرے اوپر

قرض ہے اور جو باقی بچے اس پر زکوٰۃ ادا کر۔

(۱۰۳۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ فَزَكِّهِ.

(۱۰۳۵۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھے معلوم ہو کہ قرض نکال کر تجھے دینے والا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کر۔

(۱۰۳۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ الظَّنُونُ أَيُزَكِّيهِ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ صَادِقًا فَلْيُزَكِّهِ لِمَا مَضَى إِذَا قَبَضَهُ.

(۱۰۳۵۶) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آدمی کا کسی پر قرض ہو لیکن واپسی یقینی نہ ہو تو کیا وہ اسکی زکوٰۃ ادا کرے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر مدیون سچا ہو تو قبضہ کے بعد جتنی مدت گذر گئی ہے اسکی زکوٰۃ ادا کر دے۔

(۱۰۳۵۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِنَّ لَنَا قَرْضًا وَقَرْضًا وَدَيْنًا ، فَنُزَكِّيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْمُرُنَا نُزَكِّيَ مَا فِي الْبَحْرِ . وَسَأَلْتُ سَالِمًا؟ فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۰۳۵۷) حضرت عثمان بن ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا: میرا کچھ قرضہ معین مدت کیلئے ہے اور کچھ کا وقت معین نہیں تو کیا ہم زکوٰۃ ادا کریں اس پر؟ آپ نے فرمایا جی ہاں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ جو کچھ سمندر میں ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے بھی یہی سوال پوچھا تو آپ رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

(۵۶) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ حَتَّى يُقْبَضَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک قرض واپس وصول نہ کر لے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۵۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۱۰۳۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کو واپس وصول کر کے اس پر قبضہ نہ کر لے۔

(۱۰۳۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُزَكِّيهِ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۱۰۳۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کو واپس وصول کر کے اس پر قبضہ نہ کر لے۔

(۱۰۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الدَّيْنِ الَّذِي هُوَ لَهُ ، وَلاَ الَّذِي هُوَ

عَلَيْهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۶۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس کا قرض ہے اس پر اور جو مقروض ہے دونوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۱۰۳۶۲) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کو واپس وصول کر کے اس پر قبضہ نہ کر لے۔

(١٠٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : خَالَفَنِي إِبْرَاهِيمُ فِيهِ ، فَقُلْتُ : لاَ يُزَكَّى ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْلِي.

(۱۰۳۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے پہلے میری مخالفت کی میں نے کہا تھا کہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ پھر انہوں نے میرے قول کی طرف رجوع فرما لیا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(١٠٣٦٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٥٧) فِي الْعَبْدِ يَتَصَدَّقُ ، مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَفْعَلَ ؟

بعض حضرات نے اجازت دی ہے کہ غلام صدقہ ادا کر سکتا ہے

(١٠٣٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَافِئَ الْعَبْدُ أَصْحَابَهُ ، وَأَنْ يَتَصَدَّقَ مِنَ الْفَضْلِ كَذَلِكَ.

(۱۰۳۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غلام اپنے اصحاب (آقا) کو بدلہ دے اور جو زائد بچے اس میں سے صدقہ ادا کرے۔

(١٠٣٦٦) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ مِنْ قُوتِهِ بِالشَّيْءِ لاَ يُضَرُّ بِهِ.

(۱۰۳۶۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اپنے مال سے اتنا صدقہ (زکوٰۃ) ادا کرے گا جو کہ اس کو نقصان نہ پہنچائے۔

(١٠٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَنَا رَجُلٌ مَمْلُوكٌ وَمَعِي مَالٌ ، فَأَتَصَدَّقُ مِنْهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، بِثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ ، أَرْبَعَةٍ.

(۱۰۳۶۷) حضرت سعید بن جبیر سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں غلام ہوں لیکن میرے پاس مال موجود ہے کیا میں صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں تین درہم یا چار درہم۔ (اس سے زیادہ نہیں)۔

(١٠٣٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ : مَا يَتَصَدَّقُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهِ ؟ قَالَ : الصَّاعُ وَشِبْهُهُ.

(۱۰۳۶۸) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت فرمایا کہ غلام اپنے مال میں سے کتنا صدقہ کرے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ایک صاع یا اس کے مشابہ (اس سے زائد نہیں)۔

(١٠٣٦٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ بِمَا دُونَ الدِّرْهَمِ.

(۱۰۳۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام ایک درہم سے کم صدقہ کرے گا۔

(١٠٣٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَكَانَ مَمْلُوكًا لِبَنِي هَاشِمٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ أَيَتَصَدَّقُ ؟ قَالَ : بِالدِّرْهَمِ وَالرَّغِيفِ.

(۱۰۳۷۰) حضرت عبد اللہ بن نافع کے والد بنو ہاشم کے غلام تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ صدقہ کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں ایک درہم یا روٹی کا ٹکڑا۔

(١٠٣٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : يَتَقَرَّبُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ.

(۱۰۳۷۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ غلام (اللہ کا) قرب حاصل کرے گا جتنے مال کی وہ استطاعت وطاقت رکھتا ہے (وہ صدقہ کرے)۔

(١٠٣٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَخَيْثَمَةَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَتَصَدَّقُ ؟ قَالاَ : لاَ يَتَصَدَّقُ بِمَا فَوْقَ الدِّرْهَمِ.

(۱۰۳۷۲) حضرت عامر اور حضرت خیثمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا غلام بھی صدقہ کر سکتا ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا ایک درہم سے زائد صدقہ نہیں کرے گا۔

(١٠٣٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِالشَّيْءِ لَيْسَ بِذِي بَالٍ.

(۱۰۳۷۳) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام صدقہ کرے گا اس چیز کا جو کہ زیادہ قیمتی نہ ہو۔

(١٠٣٧٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : كُنْتُ عَبْدًا مَمْلُوكًا ، وَكُنْت أَتَصَدَّقُ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَوْلاَيَ يَنْهَانِي ، أَوْ سَأَلَهُ ، فَقَالَ : الأَجْرُ بَيْنَكُمَا.

(مسلم ۱۱۷۔ ابن ماجہ ۲۲۹۷)

(۱۰۳۷۴) حضرت عمیر جو کہ آبی اللحم کے غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں غلام تھا اور میں صدقہ کیا کرتا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ کیا میں صدقہ کر سکتا ہوں جبکہ میرا آقا مجھے روکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم صدقہ کرو گے اس کا اجر تم دونوں کیلئے ہے۔

(١٠٣٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِالدِّرْهَمِ.

(۱۰۳۷۵) حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ غلام ایک درہم صدقہ کرے گا۔

(١٠٣٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ. (ابن سعد ٣٧٠)

(۱۰۳۷۶) حضرت ابراہیم رحمة الله عليه فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غلام کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(١٠٣٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ. (ترمذی ١٠١٧۔ ابن ماجه ٤١٧٨)

(۱۰۳۷۷) حضرت انس رضي الله عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ غلام کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(٥٨) مَنْ كَرِهَ لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلاَهُ

بعض حضرات نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کوئی چیز صدقہ کرے

(١٠٣٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ عَلَى وَالِدِهِ ، وَلاَ عَلَى أُمِّهِ إِلاَّ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ.

(۱۰۳۷۸) حضرت سعید بن المسیب رحمة الله عليه فرماتے ہیں کہ غلام اپنے والد اور والدہ پر آقا کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے۔

(١٠٣٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ دِرْهَمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قُلْتُ : إِنَّهُ قَدْ جَعَلَ عَلَيَّ مَوْلاَيَ دِرْهَمًا فِي الْيَوْمِ ، فَأَتَصَدَّقُ ؟ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَكَ مِنْ دَمِكَ ، وَلاَ مِنْ مَالِكَ شَيْءٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ ، تُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ اللُّقْمَةَ.

(۱۰۳۷۹) حضرت درہم رحمة الله عليه فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے دریافت فرمایا کہ میرے آقا مجھے ایک دن کا ایک درہم دیتے ہیں۔ کیا میں صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: تیرے لئے تیرے خون اور تیرے مال میں آقا کی اجازت کے بغیر کچھ بھی (صدقہ کرنا) جائز نہیں ہے۔ تو مسکین کو لقمہ کھلا دیا کر (تیرے لئے یہی کافی ہے)۔

(١٠٣٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِهِ ، إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۱۰۳۸۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام آقا کی اجازت کے بغیر صدقہ نہیں کرے گا۔

(١٠٣٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ ، وَسَأَلَهُ مَمْلُوكٌ ، قَالَ : إِنِّي اكْتَسَبْتُ كَذَا وَكَذَا ، فَيَأْخُذُ مَوْلاَيَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَتَصَدَّقُ ؟ قَالَ : إِذَنْ يَكُونُ الأَجْرُ لِمَوَالِيكَ.

(۱۰۳۸۱) حضرت اسماعیل بن سلیمان رحمة الله عليه فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی رحمة الله عليه کے پاس حاضر تھا کہ ایک غلام نے آپ سے سوال کیا کہ میں اتنا اتنا کماتا ہوں اور اس میں سے اتنا اتنا میرا آقا لے لیتا ہے۔ کیا میں صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا (تو صدقہ کرے بھی تو) اس کا اجر تیرے آقا کیلئے ہے۔

(۵۹) فِي الْمِسْكِينِ ، يُؤْمَرُ لَهُ بِالشَّيْءِ فَلاَ يُوجَدُ

یہ باب ہے اس مسکین کے بارے میں کہ جس کو (یعنی اس مسکین کے لیے) کچھ دینے کا حکم دیا گیا لیکن وہ چیز نہ مل سکی

(۱۰۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَأْمُرُ لِلْمِسْكِينِ بِالشَّيْءِ ، فَإِذَا لَمْ يُوجَدْ وُضِعَ حَتَّى يُعْطِيَهُ غَيْرَهُ.

(۱۰۳۸۲) حضرت عمرو بن عاص مسکین کو کوئی چیز دینے کے لیے حکم دیتے پھر اگر وہ نہ ملتی تو اس کو چھوڑ کر اس کی جگہ کوئی دوسری عنایت فرما دیتے۔

(۱۰۳۸۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ إِنَّهُ كَرِهَ إِذَا أُمِرَ لِلسَّائِلِ بِطَعَامٍ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ ، أَنْ يَأْكُلَهُ حَتَّى يَتَصَدَّقَ بِهِ.

(۱۰۳۸۳) حضرت عکرمہ ؒ کسی مسکین کو کوئی کھانے کی چیز دینے کا حکم دیتے پھر اگر وہ نہ ملتی تو خود بھی اس کو تناول نہ فرماتے بلکہ صدقہ کر دیتے۔

(۱۰۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ؟ فَقَالَ لَهُ حُمَيْدٌ : إِنَّكَ ضَالٌّ ، وَكَأَنَّهُ عِبَادِيٌّ ، فَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَاسْتَقَلَّهُ وَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ حُمَيْدٌ : مَا شِئْتَ إِنْ قَبِلْتَهُ ، وَإِلاَّ أَعْطَيْنَاهُ غَيْرَكَ ، ثُمَّ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِمِثْلِ رَأْسِ الْقَطَاةِ.

(۱۰۳۸۴) حضرت عمرو بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حمید بن عبد الرحمن سے کچھ مانگا، حضرت حمید نے اس سے فرمایا کہ تو گمراہ لگتا ہے اور تو مجھے نصرانی معلوم ہوتا ہے۔ (عرب کا قبیلہ جو گمراہ ہو کر نصرانیت اختیار کر لے ان کو عبادی کہا جاتا ہے) پھر اس کو کچھ دینے کا حکم فرمایا تو اس نے اسکو کم سمجھا اور لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حمید ؒ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے تو قبول کر لے ورنہ ہم کسی اور کو دے دیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا سائل کو عطاء کرو (دیدو) اگرچہ پرندہ (چکور) کا معمولی سر ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۰۳۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ بِالصَّدَقَةِ إِلَى السَّائِل فَيَفُوتُ مِنْهُ فَلاَ يَجِدُهُ ؟ قَالَ : يَصْرِفُهَا إِلَى غَيْرِهِ.

(۱۰۳۸۵) حضرت طاؤس سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کوئی شخص سائل کو کچھ دینے کیلئے نکالتا ہے لیکن وہ سائل اس سے گم ہو جاتا ہے بعد میں اسکو نہیں پاتا تو کیا کرے؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کے علاوہ کسی اور کو دیدے۔

(۱۰۳۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ إِلَى

الْمِسْكِينَ فَيَفُوتُهُ ، قَالَ :يَحْبِسُهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا مِسْكِيناً غَيْرَهُ ، وَلاَ يَرْجِعُ فِي شَيْءٍ جَعَلَهُ لِلَّهِ.

(۱۰۳۸۶) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کسی مسکین کو صدقہ دینے کیلئے نکالتا ہے لیکن وہ مسکین اس سے فوت ہوجاتا ہے تو اب وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کسی اور مسکین کو دیدے تو یہ بھی کافی ہے۔ اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے بنائی ہے (مقرر کی ہے) اسکو نہ لوٹائے۔

(۱۰۳۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي السَّائِلِ إِذَا خَرَجَ إِلَيْهِ بِالْكِسْرَةِ فَلَمْ يَجِدْهُ ، احْبِسْهَا حَتَّى يَجِيءَ غَيْرُهُ.

(۱۰۳۸۷) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تو سائل کی طرف کوئی چیز (ٹکڑا) لیکر نکلے اور اس کو نہ پائے تو اس چیز کو روکے رکھ یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی اور آجائے۔

(۱۰۳۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ الْعَاصِ يَقُولُ :إِذَا خَرَجَ إِلَيْهِ بِالْكِسْرَةِ فَلَمْ يُوجَدْ ؛ حَبَسُوهَا حَتَّى يَجِيءَ غَيْرُهُ.

(۱۰۳۸۸) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تو سائل کی طرف کوئی چیز (ٹکڑا) لے کر نکلے اور اس کو نہ پائے تو اس چیز کو روکے رکھ یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی اور آجائے۔

(۱۰۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ :يَضَعُهَا حَتَّى يَجِيءَ غَيْرُهُ.

(۱۰۳۸۹) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو اپنے پاس رکھ لے یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی اور سائل آجائے۔

(۱۰۳۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالاَ : يَحْبِسُهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا غَيْرَهُ.

(۱۰۳۹۰) حضرت حمید اور حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کو اپنے پاس روکے رکھے یہاں تک کہ کسی اور کو عطا کردے۔

(٦٠) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَصْنَعَ بِهَا مَا شَاءَ

بعض حضرات نے رخصت دی ہے کہ اس سے جو چاہے کرے

(۱۰۳۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَصْنَعُ بِهَا مَا شَاءَ.

(۱۰۳۹۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ جو کرنا چاہے کرے۔

(۱۰۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :إِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا ،

وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا.

(۱۰۳۹۲) حضرت اسرائیل، حضرت جابر، حضرت ابوجعفر، حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو ان کو خرچ کرلے اور اگر چاہے تو اپنے پاس روکے رکھے۔

(٦١) مَنْ قَالَ يَحْتَسِبُ بِمَا أَخَذَ الْعَاشِرُ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ عشر وصول کرنے والا وصول کرے اسکو بھی زکوٰۃ میں شمار کرے

(١٠٣٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : مَا أُخِذَ مِنْكَ عَلَى الْجُسُورِ وَالْقَنَاطِيرِ ، فَتِلْكَ زَكَاةٌ مَاضِيَةٌ.

(۱۰۳۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو کچھ پلوں پر آپ سے وصول کیا گیا وہ ماضی کی زکوٰۃ شمار ہوگی۔

(١٠٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : احْتَسِبْ مَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَشَّارُونَ مِنْ زَكَاةِ مَالِكَ.

(۱۰۳۹۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عشر وصول کرنے والے آپ سے لیں اسکو بھی اپنے مال کی زکوٰۃ میں شمار کرو۔

(١٠٣٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا رَزِينٍ : مَا يَأْخُذُ الْعَشَّارُ مِنَ التُّجَّارِ ؟ قَالَ : يَحْتَسِبُ بِهِ مِنْ زَكَاتِهِ.

(۱۰۳۹۵) حضرت زبرقان رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو رزین رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ جو تاجروں سے عشر وصول کیا جاتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسکو زکوٰۃ میں شمار کیا جائے گا۔

(١٠٣٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : مَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ ، فَاحْتَسِبْ بِهِ مِنَ الزَّكَاةِ.

(۱۰۳۹۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مال عشر وصول کرنے والا آپ سے وصول کرے تو اسکو زکوٰۃ میں سے شمار کرو۔

(١٠٣٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَحْتَسِبُ بِهِ.

(۱۰۳۹۷) حضرت منصور رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسکو زکوٰۃ میں شمار کیا جائیگا۔

(١٠٣٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا مَرَّ عَلَى الْعَاشِرِ فَأَخَذَ مِنْهُ ، احْتَسَبَ بِهِ مِنْ

زَکَاتِہِ.

۱۰۳۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو عاشر کے پاس سے گذرے اور وہ تجھ سے عشر وصول کرے تو اس کو زکوٰۃ شمار کر۔

١٠٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْعَاشِرِ فَيَأْخُذُ مِنْهُ ؟ قَالَ :يَحْتَسِبُ مَا أَخَذُوا مِنْهُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ.

۱۰۳۷) حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی عاشر کے پاس گذرتا ہے اور وہ اس سے عشر وصول کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس سے وصول کیا گیا ہے اسکو مال کی زکوٰۃ میں شمار کرے۔

١٠٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يَحْتَسِبُ بِهِ.

۱۰۴۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس مال کو بھی زکوٰۃ میں شمار کیا جائے گا۔

١٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ :احْتَسِبْ بِمَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ.

۱۰۴) حضرت اسماعیل بن عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ ارشاد فرمایا کہ جو عاشر وصول کرے اس کو بھی (زکوٰۃ) میں شمار کیا جائے گا۔

(٦٢) مَنْ قَالَ لاَ تَحْتَسِبْ بِذَلِكَ مِنْ زَكَاتِكَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس مال کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کریں گے

١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :لاَ تَحْتَسِبْ بِمَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ.

۱۰۴) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عاشر آپ سے وصول کرے اس کو زکوٰۃ میں شمار نہ کرنا۔

١٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لاَ يَحْتَسِبُ بِهِ.

۱۰۴) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ قَالاَ :لاَ تَحْتَسِبْ مَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ.

۱۰۴) حضرت مجاہد اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عاشر آپ سے وصول کرے اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کریں گے۔

(١٠٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَحْتَسِبُ بِهِ.

(۱۰۴۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(١٠٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ سُدَيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لاَ تَحْتَسِبُ بِمَا أَخَذَ مِنْك الْعَاشِرُ.

(۱۰۴۰۶) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عاشر آپ سے وصول کرے اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(٦٣) فِي الصَّدَقَةِ يُخْرَجُ بِهَا مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ ، مَنْ كَرِهَهُ

زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کرنے کو بعض حضرات نے ناپسندیدہ کہا ہے

(١٠٤٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ تُخْرِجَ الزَّكَاةَ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ.

(۱۰۴۰۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور دوسرے حضرات زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(١٠٤٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُحْمَلَ الصَّدَقَةُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ.

(۱۰۴۰۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا ناپسندیدہ ہے۔

(١٠٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بُعِثَ إِلَيْهِ بِزَكَاةٍ مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ ، فَرَدَّهَا إِلَى الْعِرَاقِ.

(۱۰۴۰۹) حضرت عبدالعزیز بن ابو رواد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس عراق اور شام کی زکوٰۃ وصول کر کے ارسال کی گئی تو آپ نے وہ زکوٰۃ کا مال واپس عراق بھجوا دیا۔

(١٠٤١٠) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ امْرَأَةَ الْقَاسِمِ ؟ فَقَالَتْ : اجْتَمَعَ عِنْدَنَا دَرَاهِمُ مِنْ زَكَاتِنَا ، فَبَعَثْت بِهَا إِلَى الشَّامِ ، فَقَالَ : ادْفَعُوهَا إِلَى الأَمِيرِ الَّذِي بِالْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۱۰) حضرت عثمان بن مرہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت قاسم رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ ہمارے پاس زکوٰۃ کے کچھ دراہم موجود ہیں کیا ہم انہیں شام بھیج دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں جو امیر اور حاکم ہے اسکو ادا کرو۔ (شہر سے دوسرے شہر منتقل نہ کرو)۔

(١٠٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي لَينة ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : ضَعِ الزَّكَاةَ فِي الْقَرْيَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فُقَرَاء فَإِلَى الَّتِي تَلِيهَا.

(۱۰۴۱۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شہر میں آپ ہیں زکوٰۃ کو اسی شہر میں رکھیں۔ اور اگر اس شہر میں فقراء

(اور مستحقین) نہ ہوں تو جو شہر اس کے قریب ہے وہاں لے جاؤ۔

(١٠٤١٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، قَالَ : بُعِثَ مَعِي بِزَكَاةٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَلَقِيت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ : رُدَّهَا إِلَى الأَرْضِ الَّتِي حَمَلْتَهَا مِنْهَا.

(۱۰۴۱۲) حضرت فرقد السبخی فرماتے ہیں کہ مجھے زکوٰۃ دے کر مکہ بھیجا گیا تو میری حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جس شہر سے یہ وصول کی گئی ہے واپس اسی شہر اس کو لے جاؤ۔

(٦٤) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَى بَلَدٍ غَيْرِهِ

بعض حضرات نے زکوٰۃ دوسرے شہر میں منتقل کرنے کی اجازت دی ہے

(١٠٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلدة ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّهُ بَعَثَ بِصَدَقَةِ مَالِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۱۳) حضرت ابوخلدہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ اپنے مال کی زکوٰۃ (دوسرے شہر سے) مدینہ بھیجی۔

(١٠٤١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي سَاسَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : هُمُ الْمُسْلِمُونَ فَأَعْطِهِ حَيْثُ شِئْت.

(۱۰۴۱۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب مسلمان ہیں تو جس کو چاہے اپنی زکوٰۃ عطا کر۔

(١٠٤١٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُرْسِلَ بِالصَّدَقَةِ إِلَى أَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ الَّذِينَ بِالْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۱۵) حضرت جعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت میمون رحمہ اللہ زکوٰۃ مدینہ میں مہاجرین اور انصار کی اولاد کو بھیجا کرتے تھے۔

(٦٥) مَنْ كَانَ يَرَى أَنْ يَجْلِسَ الْمُصَدِّقُ ، فَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایک جگہ بیٹھ جائے۔ جو لوگ اسکو ادا کریں اسکو وہ وصول کرلے

(١٠٤١٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ طَاوُس يَرَى أَنْ يَجْلِسَ الْمُصَدِّقُ ، فَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَ ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ شَيْئًا سَكَتَ.

(۱۰۴۱۶) حضرت معتمر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس کی رائے یہ تھی کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا (ایک جگہ) بیٹھ جائے گا۔ اس کو جو (زکوٰۃ) دی جائے وہ وصول کرلے گا اور جو اس کو نہ دے تو وہ خاموش رہے گا۔ (کسی کے ساتھ تکرار نہ کرے گا)۔

(١٠٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ؛ أَنَّ شَيْخَيْنِ مِنْ أَشْجَعَ

أَخْبَرَاهُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الأَنْصَارِيَّ ، مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ كَانَ يَقدم عَلَيْهِمْ فَيُصَدِّقُ مَاشِيَتَهُمْ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ يَجْلِسُ ، فَمَنْ أَتَاهُ بِشَاةٍ فِيهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهِ قَبِلَهَا مِنْهُ.

(۱۰۴۱۷) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ جو اصحاب بدر میں سے ہیں۔ حضرت عمر کے زمانہ میں وہ قبیلہ اشجع کے لوگوں کے پاس آ کر جانوروں کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔ وہ ایک جگہ بیٹھ جاتے پس جوان کے پاس بکری لے کر آتا اپنا حق زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے تو وہ اس سے وصول فرما لیتے۔

(۱۰۴۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي حَارِثَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا عُمَرُ مُصَدِّقِينَ ، فَكُنَّا إِذَا أُوتِينَا بِشَيْءٍ فِيهِ وَفَاءٌ مِنْ حَقِّنَا قَبِلْنَاهُ مِنْهُ.

(۱۰۴۱۸) حضرت ابو حارثہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ پس ہمارے پاس جو کچھ لے کر آتا جس میں ہمارا حق ہوتا ہم وہ اس سے وصول کر لیتے۔

(۱۰۴۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَأْتِيهِمُ الْمُصَدِّقُ عَلَى مِيَاهِهِمْ ، وَلاَ يَسْتَحْلِفُهُمْ.

(۱۰۴۱۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس ان کی پانی کی گھاٹ (یا کوئی ایسی جگہ جہاں سب جمع ہو سکتے ہوں) پر آئے اور ان کو کسی قسم کی قسم یا عہد و پیمان نہ دلوائے (یعنی کسی کام پر مجبور نہ کرے)۔

(۱۰۴۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُصَدِّقُ يَجِيءُ ، فَإِنْ رَأَى إِبِلاً قَائِمَةً وَغَنَمًا صَدَّقَهَا ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ.

(۱۰۴۲۰) حضرت محمد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا آتا تھا۔ پس اگر وہ اونٹ اور بکریوں کو دیکھتا تو ان کی زکوٰۃ وصول کرنے لگتا اور وہ (کسی کا) انتظار نہیں کرتا تھا۔

(٦٦) زَكَاةُ الْفِطْرِ تُخْرَجُ قَبْلَ الصَّلاَةِ

صدقۃ الفطر نماز عید سے قبل ادا کیا جائیگا

(۱۰۴۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ. (بخاری ۱۵۰۹۔ مسلم ٦٧٩)

(۱۰۴۲۱) حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر نماز عید سے پہلے ادا کرنیکا حکم فرمایا۔

(۱۰۴۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۱۰۴۲۲) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صدقۃ الفطر نماز سے پہلے ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۴۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۴۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۴۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ السُّنَّةَ أَنْ يُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ. (دارقطنی ۷۰)

(۱۰۴۲۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک سنت طریقہ یہ ہے کہ صدقۃ الفطر کو نماز سے پہلے ادا کیا جائے۔

(۱۰۴۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجَبَّانَةِ.

(۱۰۴۲۵) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ صدقۃ الفطر عید گاہ (کھلا میدان) جانے سے پہلے ادا کرنے کو پسند کرتے تھے۔

(۱۰۴۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِم بْن يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۱۰۴۲۶) حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ صدقۃ الفطر نماز عید سے قبل ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۴۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۱۰۴۲۷) حضرت افلح سے مروی ہے کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ نماز سے پہلے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۴۲۸) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو نَضْرَةَ يَقْعُدُ يَوْمَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ ، فَيُؤْتَى بِزَكَوَاتِهِمْ وَيُرْسِلُ فِي مَنْ بَقِيَ ، فَيُؤْتَى بِزَكَاتِهِ فَيَقْسِمُهَا فِي فُقَرَاءِ الْحَيِّ ، ثُمَّ يَخْرُجُ.

(۱۰۴۲۸) حضرت سعید بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابونضرہ محلہ کی مسجد میں یوم الفطر کے دن بیٹھ جاتے، ان کے پاس زکوۃ (وغیرہ) لائی جاتی تو اور جو باقی رہ جاتے ان کی طرف قاصد روانہ کرتے ان کی زکوۃ بھی آ جاتی وہ اس کو محلّہ کے فقراء کے درمیان تقسیم فرماتے پھر مسجد سے نکلتے۔

(۱۰۴۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ إِلَى الْمُصَلَّى ، حَتَّى يُؤَدِّيَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، وَمَا عَلَى أَهْلِهِ.

(۱۰۴۲۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف تب تک نہ جائے جب تک کہ صدقۃ الفطر ادا نہ کرے اور جو اس کے اہل پر واجب ہے وہ ادا نہ کر لے۔

(۱۰۴۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَدِّمْ زَكَاتَكَ قَبْلَ صَلاَتِكَ.

(۱۰۴۳۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی نماز سے قبل (نماز عید) زکوٰۃ (صدقۃ الفطر) ادا کرو۔

(۱۰۴۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِخْرَاجَهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ . وَقَالَ عَامِرٌ : إِنْ شَاءَ عَجَّلَهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَخَّرَهَا .

(۱۰۴۳۱) حضرت حکم سے مروی ہے کہ فقہاء کرام صدقۃ الفطر نماز سے قبل ادا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ جب کہ حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو صدقۃ الفطر نماز سے پہلے ادا کرے اور اگر چاہے تو بعد میں ادا کر لے۔

(۱۰۴۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ .

(۱۰۴۳۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ صدقۃ الفطر نماز کے بعد ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۴۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي خَتَنُ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ زَكَاةٌ ، وَمَنْ أَعْطَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَهِيَ صَدَقَةٌ .

(۱۰۴۳۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر یوم الفطر کی زکوٰۃ ہے۔ اور جو اس کو نماز کے بعد ادا کرے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے۔

(۱۰۴۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مَيْسَرَةَ يُطْعِمُ بَعْدَ مَا يُصَلِّي .

(۱۳۱۳۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو میسرہ نماز کے بعد کھانا کھلاتے تھے۔

(٦٧) فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، مَنْ قَالَ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر نصف صاع گندم ہے

(۱۰۴۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ ، أَوْ عَبْدٍ ، صَغِيرٍ ، أَوْ كَبِيرٍ ، ذَكَرٍ ، أَوْ أُنْثَى ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ . (ابوداؤد ۱۶۱۹۔ نسائی ۲۲۸۷)

(۱۰۴۳۵) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد و غلام چھوٹے، بڑے، مرد اور عورت پر صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور، یا جو یا نصف صاع گندم مقرر فرمایا۔

(۱۰۴۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ .

(۱۰۴۳۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم ہے۔

(۱۰۴۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ أَدَّى إِلَى أَبِي بَكْرٍ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، نِصْفُ

صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۰۴۳۷) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو صدقۃ الفطر ادا کیا تھا کہ وہ نصف صاع کھانا (گندم) ہے۔

(۱۰۴۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، يَرْفَعُهُ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ؟ فَقَالَ :عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْمَمْلُوكِ ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۳۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مرفوعا مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقۃ الفطر کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور اور جو ہے۔

(۱۰۴۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْعَبْدِ ، عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ.

(۱۰۴۳۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام اور ہر انسان پر نصف صاع گیہوں ہے۔

(۱۰۴۴۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ ، وَمَنْ خَالَفَ الْقَمْحَ ، مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ زَبِيبٍ ، أَوْ أَقِطٍ ، أَوْ شَعِيرٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، فَصَاعٌ تَامٌّ.

(۱۰۴۴۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص نصف صاع گیہوں صدقۃ الفطر ادا کرے گا۔ اور جو گیہوں کے علاوہ دینا چاہے تو وہ کھجور، کشمش، پنیر اور جو یا اس کے علاوہ کوئی چیز ہو تو پورا صاع ادا کرے گا۔

(۱۰۴۴۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَمَّنْ صَامَ مِنَ الأَحْرَارِ ، وَعَنِ الرَّقِيقِ مَنْ صَامَ مِنْهُمْ ، وَمَنْ لَمْ يَصُمْ ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۴۱) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر اس آزاد شخص پر ہے جو رمضان کے روزے رکھے اور ہر غلام پر ہے خواہ وہ روزے رکھے یا نہ رکھے اور وہ نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو ہے۔

(۱۰۴۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ فِيمَنْ لَمْ يَصُمْ مِنَ الأَحْرَارِ.

(۱۰۴۴۲) حضرت حسن رحمہ اللہ نے بھی امام شعبی رحمہ اللہ کے مثل فرمایا ہے کہ آزاد لوگوں میں سے جنہوں نے روزہ نہیں رکھا۔

(۱۰۴۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۴۳) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (صدقۃ الفطر) دو مد گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو ہے۔

(۱۰۴۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۴۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۴۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نِصْ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

(۱۰۴۴۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (صدقۃ الفطر) نصف صاع گیہوں ہے یا ایک ص کھجور ہے۔

(۱۰۴۴۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ :صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۴۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہے۔

(۱۰۴۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَ

(۱۰۴۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں صدقۃ الفطر دو مد گیہوں یا ایک صاع کھجور یا کشمش ہے۔

(۱۰۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُو مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ تَمْرٍ.

(۱۰۴۴۸) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ صدقۃ ال دو مد گیہوں ہے، یا ایک صاع کھجور یا کشمش۔

(۱۰۴۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَقَالاَ :نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ . قَالَ :وَسَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ ، وَسَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالاَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۰۴۴۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے صدقۃ الفطر کے متعلق دریا فرمایا؟ تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ نصف صاع گندم ہے۔ پھر میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اور حضرت سعد بن اب سے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے بھی اسی کے مثل جواب ارشاد فرمایا۔

(۱۰۴۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو حَبِيبٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ؟ فَقَالَ :نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، أَوْ دَقِيقٍ.

(۱۰۴۵۰) حضرت ابو حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ سے صدقۃ الفطر کے متعلق دریا فرمایا؟ آپ نے فرمایا کہ نصف صاع گندم یا آٹا ہے۔

(۱۰۴۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

(۱۰۴۵۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا نصف صاع گندم ہے۔

(١٠٤٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُعْطِي زَكَاةَ الْفِطْرِ عَمَّنْ تَمُونُ مِنْ أَهْلِهَا الشَّاهِدِ ، وَالْغَائِبِ ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۵۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنے اہل جن کی کفالت فرماتی تھیں چاہے وہ موجود ہوں یا غائب یعنی سفر میں ہوں ان کا صدقۃ الفطر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو ادا فرمایا کرتی تھیں۔

(١٠٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ إِلَى عَدِيٍّ يُقْرَأُ بِالْبَصْرَةِ فِي صَدَقَةِ رَمَضَانَ: عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ ، أَوْ كَبِيرٍ ، حُرٍّ ، أَوْ عَبْدٍ ، ذَكَرٍ ، أَوْ أُنْثَى ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

(۱۰۴۵۳) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے حضرت عدی ؒ کو لکھا جو انہوں نے بصرہ میں پڑھ کر سنایا جو میں نے خود سنا، اس میں تحریر تھا کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد و غلام، مذکر اور مؤنث پر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہے۔

(١٠٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: الصَّدَقَةُ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۰۴۵۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم ہے۔

(١٠٤٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ . قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهِ عَمَّنْ يَعُولُ مِنْ نِسَائِهِ ، وَمَمَالِيكِ نِسَائِهِ ، إِلاَّ عَبْدَيْنِ كَانَا مُكَاتَبَيْنِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي عَنْهُمَا.

(بخاری ۱۵۰۳۔ مسلم ۱۲)

(۱۰۴۵۵) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا۔ حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے خاندان کی ان عورتوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرتے تھے جو آپ کی کفالت میں تھیں اور ان کے غلاموں کی طرف سے سوائے دو مکاتب غلاموں کے، کہ ان کی طرف سے ادا نہ فرماتے تھے۔

(٦٨) مَنْ قَالَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ تَمْرٍ ، أَوْ قَمْحٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع جو یا کھجور یا ایک صاع گیہوں ہے

(١٠٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ :صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، عَلَى كُلِّ عَبْدٍ ، أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ ، أَوْ كَبِيرٍ.

(بخاری ۱۵۱۲۔ ابو داؤد ۱۶۰۹)

(۱۰۴۵۶) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ہر آزاد اور غلام، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش مقرر فرمایا۔

(١٠٤٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، قَالَ :إِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُخْرِجُ إِلاَّ مَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ صَاعَ زَبِيبٍ ، أَوْ صَاعَ أَقِطٍ. (بخاری ۱۵۰۶۔ ابو داؤد ۱۶۱۲)

(۱۰۴۵۷) حضرت ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم صدقۃ الفطر نہیں ادا کرتے مگر جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے، اور وہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر ہے۔

(١٠٤٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أحبَّ إِلَيَّ أَنَّ إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ ، أَنْ يِتِمُّوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ.

(۱۰۴۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ بات پسند کرتی ہوں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت عطاء فرمائی ہوئی ہے وہ ہر شخص کی طرف سے مکمل ایک صاع گیہوں صدقۃ الفطر ادا کرے۔

(١٠٤٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۵۹) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر شخص صدقۃ الفطر مکمل ایک صاع گیہوں ادا کرے۔

(١٠٤٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ:سَمِعْتُ مَسْرُوقًا يَقُولُ:صَدَقَةُ الْفِطْرِ:صَاعٌ ، صَاعٌ.

(۱۰۴۶۰) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک ایک صاع ہے۔

(١٠٤٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ :صَاعٌ ، صَاعٌ ، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ ، وَكَبِيرٍ مَكْتُوب.

(۱۰۴۶۱) حضرت اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمٰن سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہر چھوٹے، بڑے پر صدقۃ الفطر ایک ایک صاع واجب ہے۔

(١٠٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ :﴿بِئْسَ الإِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الإِيمَانِ﴾ صَدَقَةُ الْفِطْرِ :صَاعٌ ، صَاعٌ.

(۱۰۴۶۲) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف لکھا اور اسمیں آیت ﴿بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ﴾ تحریر تھی اور یہ بھی تحریر تھا کہ صدقۃ الفطر ایک ایک صاع ہے۔

(١٠٤٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْمَمْلُوكِ ، وَالذَّكَرِ ، وَالأُنْثَى ، قَالَ : إِنْ كَانُوا يُعْطُونَ حَتَّى يُعْطُونَ عَنِ الْحَبَلِ.

(۱۰۴۶۳) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے پر، ہر آزاد و غلام پر اور ہر مرد اور عورت پر ہے۔ تحقیق وہ ادا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ حمل کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

(١٠٤٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالُوا : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْعَبْدِ ، وَالشَّاهِدِ ، وَالْغَائِبِ ، وَالذَّكَرِ ، وَالأُنْثَى ، وَالْغَنِيِّ ، وَالْفَقِيرِ.

(۱۰۴۶۴) حضرت امام شعبی ؒ، حضرت ابو العالیہ ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے پر، ہر آزاد و غلام پر، ہر حاضر و غائب پر اور ہر مرد اور عورت اور ہر فقیر اور غنی پر لازم ہے۔

(١٠٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: هِيَ عَلَى مَنْ أَطَاقَ الصَّوْمَ.

(۱۰۴۶۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ان پر ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(١٠٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى مَنْ تُجْرِي عَلَيْهِ نَفَقَتَكَ.

(۱۰۴۶۶) صدقہ فطر ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس کا نفقہ تجھ پر ہے۔

(١٠٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ التَّمْرَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۶۷) حضرت ابو مجلز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ صدقۃ الفطر میں کھجور ادا کی جائے۔

(١٠٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : تُجْزِءُ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ الْحِنْطَةُ ، وَالشَّعِيرُ ، وَالتَّمْرُ ، وَالزَّبِيبُ ، وَالسُّلْتُ ، وَشَكَّ فِي الدَّقِيقِ وَالسَّوِيقِ ، وَقَالَ : مِنْ كُلِّ هَذَا سَوَاءٌ.

(۱۰۴۶۸) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر گندم، جو، کھجور کشمش اور گیہوں سے ادا کر سکتے ہیں۔ اور انہوں نے آٹے اور ستو کے متعلق شک فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سب کے سب برابر ہیں۔ (جس سے مرضی صدقۃ الفطر ادا کردے)۔

(٦٩) فِي إِعْطَاءِ الدِّرْهَمِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

''صدقۃ الفطر میں درہم ادا کرنے کا بیان''

(١٠٤٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ : سَمِعْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُقْرَأُ إِلَى عَدِيٍّ بِالْبَصْرَةِ : يُؤْخَذُ

مِنْ أَهْلِ الدِّيوَانِ مِنْ أَعْطِيَاتِهِمْ ، عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ.

(۱۰۴۶۹) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے بصرہ میں حضرت عدی کی جانب (خط
تو جب وہ پڑھا گیا تو میں نے سنا اس میں تحریر تھا کہ: اہل دیوان سے ان عطایا، (بخشش، صدقۃ الفطر) سے ہر شخص سے
درہم وصول کریں گے۔

(۱۰۴۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ : نِصْفُ صَاعٍ عَنْ
إِنْسَانٍ ، أَوْ قِيمَتُهُ نِصْفُ دِرْهَمٍ.

(۱۰۴۷۰) حضرت قرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن عبد العزیز کا مکتوب لایا گیا جس میں صدقۃ الفطر
متعلق تحریر تھا کہ: صدقۃ الفطر ہر شخص سے نصف صاع یا اس کی قیمت نصف درہم وصول کی جائے گی۔

(۱۰۴۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُعْطِيَ الدَّرَاهِمَ فِي صَدَقَةِ الْ

(۱۰۴۷۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر میں دراہم دے دیئے جائیں اسمیں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(۱۰۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ : أَدْرَكْتُهُمْ وَهُمْ يُعْطُونَ فِي صَ
رَمَضَانَ ، الدَّرَاهِمَ بِقِيمَةِ الطَّعَامِ.

(۱۰۴۷۲) حضرت زہیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اسحاق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''میں نے اپنے
پہلے والوں کو پایا (صحابہ کرام) کہ وہ صدقۃ الفطر میں گندم کی قیمت دراھم دیا کرتے تھے۔

(۱۰۴۷۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرِقًا.

(۱۰۴۷۳) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء صدقۃ الفطر میں چاندی کے سکے (دراھم) دینے کو نا
فرماتے تھے۔

(۷۰) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ ، يُعْطَى عَنْهُ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اپنے نصرانی غلام کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے گا

(۱۰۴۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : سَمِعْتُه يَقُو
يُؤَدِّي الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ عَنْ مَمْلُوكِهِ النَّصْرَانِيِّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۷۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمان شخص اپنے نصرانی غلام کی جانب سے بھی صدقۃ الف
کرے گا۔

(۱۰۴۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي عَنْ مَمْلُو

النَّصْرَانِيِّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴) حضرت اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اپنے نصرانی غلام کی
ب سے بھی صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ يَسْأَلُهُ عَنْ عَبِيدٍ يَهُودٍ وَنَصَارَى ، أُطْعِمُ عَنْهُمْ زَكَاةَ الْفِطْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۴) حضرت بن موسیٰ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عطاء سے یہودی اور عیسائی غلاموں کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا
ں جانب سے صدقۃ الفطر ادا کیا جائے گا؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ''جی ہاں''۔

(۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۱۰۴) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے قول کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِذَا كَانَ لَكَ عَبِيدٌ نَصَارَى لاَ يُدَارُونَ ، يَعْنِي لِلتِّجَارَةِ ، فَزَكِّ عَنْهُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب آپ کے کچھ نصرانی غلام جو تجارت کیلئے نہ ہوں تو ان کی جانب سے بھی
الفطر ادا کرو۔

(۷۱) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَكُونُ غَائِبًا فِي أَرْضٍ لِمَوْلاَهُ ، يُعْطِي عَنْهُ

اگر غلام آقا سے غائب ہوں اس ہی کی زمین میں تو کیا اس کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا کیا جائے گا؟

(۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُعْطِي عَنْ غِلْمَانٍ لَهُ
ي أَرْضِ عُمَرَ الصَّدَقَةَ.

(۱۰۴) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اپنے ان غلاموں کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا
رتے تھے جو حضرت عمر ؓ کی زمین میں تھے (یعنی ان سے غائب تھے)۔

(۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَمَّنْ
مُونُ مِنْ أَهْلِهَا ؛ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ.

(۱۰) حضرت فاطمہ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء ؓ ان سب کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتی تھیں جو
زیر کفالت تھے خواہ وہ حاضر ہوں یا غائب ہوں۔

(۱۰۴۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالُوا :مَنْ كَانَ لَهُ عَبْدٌ فِي زَرْعٍ ، أَوْ ضَرْعٍ ، فَعَلَيْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ

(۱۰۴۸۱) حضرت محمد بن عبد الرحمن ، حضرت سعید بن المسیب ، حضرت عطاء بن یسار اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ: جس کے پاس غلام ہوں خواہ وہ کھیتی میں ہوں یا جانور کا دودھ نکال رہے ہوں (یعنی غائب ہوں) اس پر بھی صدقۃ الفطر ہے۔

(۱۰۴۸۲) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنِي نَافِعٌ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ ؛ حُرِّهِمْ وَعَبْدِهِمْ ، صَغِيرِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ ، وَمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرِهِمْ مِنَ الرَّقِيقِ.

(۱۰۴۸۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے تمام گھر والوں کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔ آزاد ہوں یا غلام، چھوٹے ہوں یا بڑے، مسلمان ہوں یا کافر۔

(۱۰۴۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي عَنْ عُمَّالِ أَرْضِهِ.

(۱۰۴۸۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی زمین میں کام کرنے والے غلاموں کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۴۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :هَلْ عَلَى غُلاَمِ مَاشِيَةٍ ، أَوْ حَرْثٍ زَكَاةٌ قَالَ :لاَ.

(۱۰۴۸۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ وہ غلام جو مویشیوں کے پاس ہوا اور وہ غلام جو کھیتی میں ہوں کیا ان کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۴۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا :هِيَ عَلَى الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ.

(۱۰۴۸۵) حضرت ابو العالیہ ، حضرت امام شعبی اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: صدقۃ الفطر ہر حاضر اور غائب کی جانب سے ہے۔

(۱۰۴۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ نَافِعَ بْنَ عَلْقَمَةَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ فِي الْحَائِطِ وَالْمَاشِيَةِ ، عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ ؟ قَالَ :لاَ ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ الْحَائِطَ وَالْمَاشِيَةَ الَّذِي هُوَ فِيهَا إِنَّمَا صَدَّقْتَ بِهِ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۴۸۶) حضرت امیہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع بن علقمہ رحمہ اللہ نے عبد الملک بن مروان کو لکھا کہ کیا جو غلام باغ میں (کام کرتا ہو) اور جو غلام مویشوں کے ساتھ ہو اس پر بھی صدقۃ الفطر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ کیونکہ وہ غلام

باغ میں ہو یا مویشوں کے ساتھ ہو تو نے ان کی زکوٰۃ تو ادا کر ہی دی ہے اس لیے اس پر صدقۃ الفطر نہیں ہے۔

(۷۲) مَا قَالُوا فِي الْمُكَاتَبِ، يُعْطِي عَنْهُ سَيِّدُهُ، أَمْ لاَ؟

مکاتب کا صدقۃ الفطر آقا ادا کرے گا کہ نہیں اس کا بیان

(۱۰٤۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ لَهُ مُكَاتَبَانِ فَلَمْ يُعْطِ عَنْهُمَا.

(۱۰۴۸۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو مکاتب غلام تھے آپ ان کا صدقۃ الفطر نہ ادا فرماتے تھے۔

(۱۰٤۸۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَنِ الْمُكَاتَبِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ.

(۱۰۴۸۸) حضرت عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ مکاتب پر صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

(۱۰٤۸۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ مَيْمُونًا كَانَ يُؤَدِّي عَنِ الْمُكَاتَبِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۸۹) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ حضرت میمون رحمہ اللہ مکاتب کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰٤۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ مُكَاتَبًا وَطَرَحَ عَنْ نَفْسِهِ فَقَد كَفَى نَفْسَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ فَيُطْعِم عَنْهُ سَيِّدُهُ.

(۱۰۴۹۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تو مکاتب کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہو تو وہ اپنے نفس کا خود کفیل اور ذمہ دار ہے۔ اور اگر اسکو آزاد نہ چھوڑا گیا ہو تو پھر آقا اس کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا کرے گا۔

(۱۰٤۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى الْمُكَاتَبِ زَكَاةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۹۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکاتب پر صدقۃ الفطر کو ضروری نہ سمجھتے تھے۔

(۷۳) بِأَيِّ صَاعٍ يُعْطِي فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ ؟

صدقۃ الفطر کس صاع سے ادا کیا جائے گا

(۱۰٤۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :يُعْطِي كُلَّ قَوْمٍ بِصَاعِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۹۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر قوم مدینہ منورہ کے صاع سے صدقۃ الفطر ادا کرے گی۔

(۱۰۴۹۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : بِالْمُدِّ الَّذِی تَقُوتُ بِهِ أَهْلَكَ.

(۱۰۴۹۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مد سے ادا کریں گے جس سے اپنے اہل وعیال کو خوراک وغذا دیتے ہو۔

(۱۰۴۹۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ ، قَالَ : کَانَ سَالِمٌ یُخْرِجُ زَکَاةَ الْفِطْرِ بِصَاعِ السُّوقِ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ أَنْ یَغْدُوَ ، وَلاَ یُخْرِجُ إِلاَّ تَمْرًا.

(۱۰۴۹۴) حضرت خالد بن ابوبکر سے مروی ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس دن بازار میں جو صاع رائج ہے اس سے صدقۃ الفطر ناشتہ سے قبل ادا کیا جائے گا۔ اور صرف صدقۃ الفطر میں کھجور ہی ادا کی جائے گی۔

(۱۰۴۹۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الرَّبِیعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : یُعْطِی کُلُّ قَوْمٍ بِصَاعِهِمْ.

(۱۰۴۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر قوم اپنے ہی صاع سے صدقۃ الفطر ادا کرے گی۔

(۱۰۴۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، أَوْ عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : بِالْمُدِّ وَالصَّاعِ الَّذِی یَمْتَارُونَ بِهِ.

(۱۰۴۹۶) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس مد اور صاع سے صدقۃ الفطر نکالیں گے جو ان کے درمیان رائج (گھومتا) ہو۔

(۱۰۴۹۷) حَدَّثَنَا عُمَر ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ أَعْطَیْتَ بِمُدِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَجْزَأَ عَنْكَ ، وَإِنْ أَعْطَیْتَ بِالْمُدِّ الَّذِی تَقُوتُ بِهِ أَهْلَكَ أَجْزَأَ عَنْكَ.

(۱۰۴۹۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مد دیدو تو وہ بھی تمہارے لئے کافی ہے۔ اور اگر وہ مد دیدو جس سے تم اپنے اہل وعیال کو خوراک دے دیتے ہو تو وہ بھی تمہارے لئے کافی ہے۔ (دونوں مد برابر ہیں)۔

(۱۰۴۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : أَحَبُّ إِلَیَّ أَنْ تُعْطِیَ بِمِکْیَالِكَ الْیَوْمَ بِمِکْیَالٍ تَأْخُذُ بِهِ وَتَقْتَاتُ بِهِ.

(۱۰۴۹۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے تو یہ پسند ہے کہ تم صدقۃ الفطر ادا کرو اس کیل کے ساتھ جس کے ساتھ تم لیتے ہو اور دوسروں کو (خوراک) دیتے ہو۔

(۷۴) مَا قَالُوا فِی الصَّدَقَةِ فِی غَیْرِ أَهْلِ الإِسْلاَمِ

غیر مسلموں کو زکوۃ دینے کا بیان

(۱۰۴۹۹) حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصَدَّقُوا إِلاَّ عَلَی أَهْلِ دِینِکُمْ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَی : ﴿لَیْسَ عَلَیْكَ هُدَاهُمْ﴾ ، إِلَی قَوْلِهِ : ﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَیْرٍ یُوَفَّ إِلَیْکُمْ﴾ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقُوا عَلَی

أَهْلِ الْأَدْيَانِ. (نسائی ۱۱۰۵۲۔ حاکم ۲۸۵)

(۱۰۴۹۹) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زکوٰۃ مت دو مگر اپنے دین والوں کو (مسلمانوں کو) تو قرآن پاک کی آیت ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُم﴾ سے لیکر ﴿وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُم﴾ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زکوٰۃ خرچ کیا کرو تمام اہل ادیان پر۔ (غیر مسلموں پر بھی)۔

(۱۰۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : كَرِهَ النَّاسُ أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ﴾ ، قَالَ : فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِمْ.

(۱۰۵۰۰) حضرت ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (شروع میں) لوگ مشرکین کو زکوٰۃ دینے کو ناپسند کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیت ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُم﴾ نازل فرمائی تو لوگوں نے ان کو (مشرکین) کو بھی زکوٰۃ دینا شروع کر دو۔

(۱۰۵۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَصَدَّقْ عَلَى يَهُودِيٍّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ أَنْ لاَ تَجِدَ غَيْرَهُ.

(۱۰۵۰۱) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو زکوٰۃ نہ دو مگر تب جب ان کے علاوہ کسی کو نہ پاؤ۔

(۱۰۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، فَمَرَّ عَلَيْهِ أُسَارَى مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾.

(۱۰۵۰۲) حضرت ابو رزین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شقیق بن سلمہ کے ساتھ تھا کہ ان کے پاس سے مشرک قیدی گذرے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ ان کو صدقہ دوں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾.

(۱۰۵۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أَطْعِمْهُ ، وَلاَ تُعْطِهِ نَفَقَتَهُ.

(۱۰۵۰۳) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کو کھلاؤ (صدقہ دو) ان کو نفقہ مت دو۔

(۱۰۵۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي الرُّهْبَانَ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ.

(۱۰۵۰۴) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ گوشہ نشین نصرانیوں کو صدقۃ الفطر دیا کرتے تھے۔

(۱۰۵۰۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ تَصَدَّقْ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بِنَفَقَةٍ.

(۱۰۵۰۵) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو نفقہ زکوٰۃ نہ دو۔

(۱۰۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ ، قَالاَ : مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ وَغَيْرِهِمْ.

(۱۰۵۰۶) حضرت حجاج، حضرت عمرو بن مرہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ سے مراد اہل قبلہ اور دوسرے مشرکین ہیں۔

(۱۰۵۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ ، قَالَ : هُمْ زَمْنَى أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۰۵۰۷) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ سے مراد ہمارے وقت کے اہل کتاب ہیں۔

(۱۰۵۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الصَّدَقَةَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ.

(۱۰۵۰۸) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور حضرت طاؤس نصرانیوں کو زکوٰۃ دینے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۰۵۰۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ قَالَ : الأَسْرَى مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ.

(۱۰۵۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے قول، ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ سے مراد مشرکین قیدی ہیں۔

(۱۰۵۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الصَّدَقَةِ فِي مَنْ تُوضَعُ ؟ فَقَالَ : فِي أَهْلِ الْمَسْكَنَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْلِ ذِمَّتِهِمْ ، وَقَالَ : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْخُمُسِ.

(ابو عبید ۱۹۹۲۔ ابن زنجویه ۲۲۹۱)

(۱۰۵۱۰) حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے دریافت کیا گیا کہ صدقہ کس کو دیا جائے؟ آپ نے فرمایا مسلمان اور اہل ذمی جو مسکین ہوں ان کو، اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اہل ذمہ پر صدقات اور خمس تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

(۷۵) مَا قَالُوا فِي الصَّدَقَةِ، يُعْطَى مِنْهَا أَهْلُ الذِّمَّةِ

اہل ذمہ پر صدقہ کرنے کا بیان

(۱۰۵۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّدَقَةِ عَلَى غَيْرِ أَهْلِ الإِسْلَامِ؟ فَقَالَ : أَمَّا الزَّكَاةُ فَلَا ، وَأَمَّا إِنْ شَاءَ رَجُلٌ أَنْ يَتَصَدَّقَ ، فَلَا بَأْسَ.

(۱۰۵۱۱) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ غیر مسلموں پر صدقہ

کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا زکوۃ تو نہیں دے سکتے ہاں البتہ اگر ان میں سے کسی کو صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔

(١٠٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تُعْطِهِمْ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَأَعْطِهِمْ مِنَ التَّطَوُّعِ.

(١٠٥١٢) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل ذمہ کو زکوۃ مت دو، ان کو صدقات نافلہ دے دیا کرو۔

(١٠٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إيَاسٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُعْطَى الْمُشْرِكُونَ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْئًا.

(١٠٥١٣) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین کو زکوۃ میں سے کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

(١٠٥١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لاَ تُعْطِ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ تَتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ.

(١٠٥١٤) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کو زکوۃ مت دو ہاں البتہ صدقات نافلہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٠٥١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُعْطَى الْمُشْرِكُونَ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ.

(١٠٥١٥) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین کو زکوۃ اور کفارات میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

(٧٦) مَنْ لَهُ دَارٌ وَخَادِمٌ ، يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ ؟

جس کے پاس اپنا گھر اور خادم موجود ہوں اسکو زکوۃ دینے کا بیان

(١٠٥١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ مَنْ لَهُ الدَّارُ وَالْخَادِمُ وَالْفَرَسُ.

(١٠٥١٦) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کے پاس گھر، اور خادم اور گھوڑا (سواری) ہو اس کو زکوۃ دی جا سکتی ہے۔

(١٠٥١٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَمْنَعُونَ الزَّكَاةَ مَنْ لَهُ الْبَيْتُ وَالْخَادِمُ.

(١٠٥١٧) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس کے پاس گھر اور خادم ہوں اس کو زکوۃ دینے سے منع نہیں فرماتے تھے۔

(١٠٥١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْطَى

مِنْهَا مَنْ لَهُ الْخَادِمُ وَالْمَسْكَنُ ، إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا.

(۱۰۵۱۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جس کے پاس اپنا گھر اور خادم ہوں اس کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ محتاج ہے۔

(۱۰۵۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ رَجُلٍ فِي الدِّيوَانِ لَهُ عَطَاءٌ وَفَرَسٌ ، وَهُوَ مُحْتَاجٌ ، أُعْطِيهِ مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۵۱۹) حضرت شبیب بن عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقاتل بن حیان ؒ سے دریافت فرمایا کہ اہل دیوان میں سے ایک شخص کے پاس اگر کچھ مال اور سواری ہو تو اس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔

(۷۷) فِي الرَّقَبَةِ تُعْتَقُ مِنَ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کرنے کا بیان

(۱۰۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ رَقَبَةً يُعْتِقُهَا.

(۱۰۵۲۰) حضرت ہشام ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ کے مال سے غلام خرید کر اس کو آزاد کیا جائے۔

(۱۰۵۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الزَّكَاةِ رَقَبَةً يُعْتِقُهَا.

(۱۰۵۲۱) حضرت مغیرہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ کے مال سے غلام خرید کر اس کو آزاد کیا جائے۔

(۱۰۵۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الزَّكَاةِ رَقَبَةً يُعْتِقُهَا.

(۱۰۵۲۲) حضرت جابر ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عامر اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ کے مال سے غلام خرید کر اس کو آزاد کیا جائے۔

(۱۰۵۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، وَجَعْفَرٌ الأَحْمَر ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تُعْتِقُ مِنَ الزَّكَاةِ . زَادَ جَعْفَرٌ : مَخَافَةَ جَرِّ الْوَلاَءِ.

(۱۰۵۲۳) حضرت سعید بن جبیر ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ سے غلام آزاد نہیں کیا جائے گا حضرت جعفر نے اس پر اضافہ فرمایا ہے کہ ولاء جاری کرنے کے خوف سے۔

(۷۸) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُعْتَقَ مِنَ الزَّكَاةِ

بعض حضرات نے اس کی اجازت دی ہے کہ زکوٰۃ سے غلام خرید کر آزاد کر دیا جائے

(۱۰۵۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ فَأَعْتَقَهُ ؟ قَالَ : اشْتَرَى خَيْرَ الرِّقَابِ.

(۱۰۵۲۴) حضرت حسن ؒ سے ایک شخص نے دریافت فرمایا کہ میں نے زکوٰۃ کے مال سے اپنے والد کو خرید کر آزاد کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تو نے بہترین غلام خریدا۔

(۱۰۵۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَسَّانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ مِنْ زَكَاتِهِ فِي الْحَجِّ ، وَأَنْ يُعْتِقَ مِنْهَا النَّسَمَةَ.

(۱۰۵۲۵) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ زکوٰۃ کے مال سے حج کرنے کو اور غلام خرید کر آزاد کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۹) مَا قَالُوا فِي الزَّكَاةِ، قَدْرُ مَا يُعْطِي مِنْهَا

زکوٰۃ کی کتنی مقدار (کسی ایک شخص کو) عطاء کرنا چاہئے

(۱۰۵۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِذَا أَعْطَيْتُمْ فَأَغْنُوا. يَعْنِي: مِنَ الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۲۶) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو عطا کرو تو اس کو غنی کر دو صدقہ سے۔

(۱۰۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعْطُوا مِنَ الزَّكَاةِ مَا يَكُونُ رَأْسَ الْمَالِ.

(۱۰۵۲۷) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ؓ ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ سے اتنا مال دیا جائے جو کہ رأس المال بن جائے۔

(۱۰۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَسُدَّ بِهَا حَاجَةَ أَهْلِ الْبَيْتِ ، يَعْنِي بِالزَّكَاةِ.

(۱۰۵۲۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات پسندیدہ ہے کہ زکوٰۃ سے گھر والوں کی حاجت پوری کی جائے۔

(۱۰۵۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: يُعْطَى مِنْهَا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِئَتَيْنِ.

(۱۰۵۲۹) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ عطا کی جائے گی (ایک شخص کو) دو سو تک۔

(١٠٥٣٠) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :يُعْطَى مِنْهَا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِئَتَيْنِ.

(۱۰۵۳۰) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ عطاء کی جائے گی (ایک شخص کو) دوسوتک۔

(١٠٥٣١) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرْعَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَعْطِ مِنَ الزَّكَاةِ مَا دُونَ أَنْ يَحِلَّ عَلَى مَنْ تُعْطِيهِ الزَّكَاةَ.

(۱۰۵۳۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ اتنی دو کہ جس کو زکوٰۃ دی ہے اس پر زکوٰۃ نہ آ جائے۔ (یعنی آپ کے دینے کی وجہ سے وہ صاحب نصاب بن جائے)۔

(٨٠) مَنْ قَالَ لاَ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ إذَا مَلَكَ خَمْسِينَ دِرْهَمًا

جس شخص کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اسکو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

(١٠٥٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، أَوْ عَرْضُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

(۱۰۵۳۲) حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس پچاس درہم یا سونے کا کچھ سامان موجود ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

(١٠٥٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ خُدُوشًا ، أَوْ كُدُوحًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا غِنَاؤُهُ ؟ قَالَ :خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

(ترمذی ۶۵۱۔ ابوداؤد ۱۶۲۳)

(۱۰۵۳۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے غنی ہونے کے باوجود سوال کیا قیامت کے دن وہ اپنے چہرے اور جسم کو نوچتا ہوا حاضر ہوگا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غناء کی مقدار کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچاس درہم یا اس کی بقدر سونا (جس کے پاس ہو وہ غنی ہے)۔

(١٠٥٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، وَلاَ يُعْطَى مِنْهَا أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ دِرْهَمًا.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اس کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی اور نہ ہی پچاس درہم سے زائد کسی کو دیا جائے گا۔

(١٠٥٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :كَانَ سُفْيَانُ ، وَحَسَنٌ ، يَقُولاَنِ :لاَ يُعْطَى مِنْهَا مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، وَلاَ يُعْطَى

مِنْهَا أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيُقْضَى دَيْنُهُ ، وَيُعْطَى بَعْدَ خَمْسِينَ.

(۱۰۵۳۵) حضرت سفیان ؒ اور حضرت حسن ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کے پاس پچاس دراہم موجود ہوں اس کو زکوٰۃ نہیں دی جائیگی اور نہ ہی پچاس دراھم سے زائد کسی کو دیا جائے گا۔ ہاں اگر کسی پر قرض ہو اور وہ اس سے قرض ادا کرے تو تو پھر پچاس دراہم سے زائد دے سکتے ہیں۔

(۱۰۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَالٌ يَبْلُغُ فِيهِ الزَّكَاةَ، أُعْطِيَ مِنَ الزَّكَاةِ.

(۱۰۵۳۶) حضرت مسعر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس اتنا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ آتی ہے اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہو۔

(۸۱) مَا قَالُوا فِي أَهْلِ الأَهْوَاءِ ، يُعْطَوْنَ مِنَ الزَّكَاةِ ؟

اہل اہواء کو زکوٰۃ دینے کا بیان

(۱۰۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَصْحَابِ الأَهْوَاءِ ؟ قَالَ : مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلاَّ عَنِ الْحَاجَةِ.

(۱۰۵۳۷) حضرت فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے اہل اہواء کو زکوٰۃ دینے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ سوال نہیں کرتے مگر حاجت کے وقت۔

(۸۲) مَا قَالُوا فِي أَخْذِ الْعُرُوضِ فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ میں سامان وصول کرنا

(۱۰۵۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ . فَأَخَذَ الْعُرُوضَ الثِّيَابَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ.

(۱۰۵۳۸) حضرت طاوس ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن بھیجا اور حکم فرمایا کہ گندم اور جو میں سے زکوٰۃ وصدقات وصول کرنا۔ پس انہوں نے سامان، کپڑے، گندم اور جو میں سے وصول فرمایا۔

(۱۰۵۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الصَّدَقَةِ مِنَ الْوَرِقِ وَغَيْرِهَا.

(۱۰۵۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقات وزکوٰۃ میں وصول فرماتے تھے سامان اور سکے (چاندی) اور اس کے علاوہ دوسری اشیاء۔

(١٠٥٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ مُعَاذٌ : ائْتُونِي بِخَمِيسٍ ، أَوْ لَبِيسٍ آخذ مِنْكُمْ.

(۱۰۵۴۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس وہ کپڑے جو پانچ گز لمبے ہیں اور وہ کپڑے جو تم استعمال کرتے ہو لے کر آؤ تا کہ میں تم سے وصول کروں۔

(١٠٥٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۴۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ زکوٰۃ وصدقات میں سامان وصول فرمایا کرتے تھے۔

(١٠٥٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَنْتَرَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الْجِزْيَةِ مِنْ أَهْلِ الإِبَرِ الإِبَرَ ، وَمِنْ أَهْلِ الْمَسَالِّ الْمَسَالَّ ، وَمِنْ أَهْلِ الْحِبَالِ الْحِبَالَ.

(۱۰۵۴۲) حضرت عنترہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ جزیہ میں سامان وصول فرمایا کرتے تھے سوئی (کا کاروبار کرنے) والوں سے سوئی اور ٹوکری والوں سے ٹوکری اور رسی والوں سے رسی۔

(٨٣) مَنْ كَرِهَ الْعُرُوضَ فِي الصَّدَقَةِ

بعض حضرات نے زکوٰۃ میں سامان دینے کو ناپسند فرمایا ہے

(١٠٥٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ زَكَاةَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ ؛ الْوَرِقُ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالذَّهَبُ مِنَ الذَّهَبِ ، وَالْبَقَرُ مِنَ الْبَقَرِ ، وَالْغَنَمُ مِنَ الْغَنَمِ.

(۱۰۵۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پسند فرماتے تھے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ اسی میں سے ادا کی جائے۔ چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے، سونے کی سونے سے، گائے کی زکوٰۃ گائے سے اور بکریوں کی زکوٰۃ بکریوں سے۔

(١٠٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْعَرْضَ فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۴۴) حضرت حسن رحمہ اللہ ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ میں سامان وصول کیا جائے۔

(١٠٥٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ ، يَزْعُمُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي صَدَقَةِ التَّمْرِ : أَنْ يُؤْخَذَ الْبُرْنِيُّ مِنَ الْبُرْنِيِّ ، وَاللَّوْنُ مِنَ اللَّوْنِ ، وَلاَ يُؤْخَذُ اللَّوْنُ مِنَ الْبُرْنِيِّ.

(۱۰۵۴۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد

العزیز ؒ نے کھجور کی زکوٰۃ سے متعلق تحریر فرمایا کہ: برنی کھجور (خاص قسم کی کھجور) کی زکوٰۃ برنی کھجور سے ادا کی جائے اور لون کھجور (خاص کھجور) کی زکوٰۃ اسی کھجور سے ادا کی جائے۔ لون کھجور کی زکوٰۃ پر برنی کھجور نہیں وصول کی جائے گی۔

(٨٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ إذَا وَضَعَ الصَّدَقَةَ فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ

مصارف زکوٰۃ میں سے کسی ایک مصرف کو پوری زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

(١٠٥٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إنْ أَعْطَاهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الأَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى أَجْزَأَهُ.

(۱۰۵۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آٹھ مصارف زکوٰۃ جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں کسی ایک مصرف کو زکوٰۃ دینا بھی کافی ہے۔

(١٠٥٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إذَا وَضَعْتَ فِي أَيِّ الأَصْنَافِ شِئْتَ ، أَجْزَأَكَ إذَا لَمْ تَجِدْ غَيْرَهُ.

(۱۰۵۴۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس مرضی مصرف کو زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے جب تو اس کے علاوہ کسی اور کو نہ پائے۔

(١٠٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إنْ جَعَلَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ أَجْزَأَهُ.

(۱۰۵۴۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ کسی ایک مصرف کو زکوٰۃ ادا کر دیں تو یہ آپ کی طرف سے کافی ہے۔

(١٠٥٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرَضَ فِي الصَّدَقَةِ ، وَيُعْطِيهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِمَّا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۰۵۴۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زکوٰۃ میں سامان وصول فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو مصارف زکوٰۃ بیان فرمائے ہیں ان میں سے کسی کو دے دیا کرتے تھے۔

(١٠٥٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : يُجْزِئُكَ أَنْ تَضَعَ الصَّدَقَةَ فِي صِنْفٍ مِنَ الأَصْنَافِ الَّتِي سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۰۵۵۰) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصارف زکوٰۃ بیان فرمائے ہیں ان میں سے کسی ایک مصرف کو دے دینا آپ کیلئے کافی ہے۔

(١٠٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي

صِنْفٍ وَاحِدٍ مِمَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۰۵۵۱) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصارف بیان فرمائے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۵۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ :أُعْطِي الصَّدَقَةَ فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الأَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۰۵۵۲) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ آٹھ مصارف میں سے کسی ایک مصرف کو ہی زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

(۱۰۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الأَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ.

(۱۰۵۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آٹھ مصارف میں سے کسی ایک مصرف کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۵۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِمَّا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۰۵۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصارف مقرر فرمائے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :صَرِّفْهَا فِي الأَصْنَافِ . وَقَالَ الْحَسَنُ :فِي أَيِّهَا وَضَعْتَ أَجْزَأَكَ.

(۱۰۵۵۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (بہتر ہے کہ) تو زکوٰۃ تمام مصارف کو دے اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کو مرضی دے دو کافی ہے۔ (سب کو دینا ضروری نہیں ہے)۔

(۱۰۵۵٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :لَوْ وَضَعْتُ الزَّكَاةَ فِي هَذَيْنِ الصِّنْفَيْنِ ؛ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ لَرَأَيْتُ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِءُ عَنِّي.

(۱۰۵۵۶) حضرت جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں دو مصارف فقراء اور مساکین کو زکوٰۃ ادا کردوں تو میں دیکھتا ہوں کہ یہ میری طرف سے کافی ہے۔

(۸۵) مَا قَالُوا فِي الْمَتَاعِ يَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ ، يَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

آدمی کے پاس سامان ہو جس پر سال گذر جائے اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حِمَاسٍ أَخْبَرَهُ ،

أَنَّ أَبَاهُ حِمَاسًا كَانَ يَبِيعُ الأَدَمَ وَالْجِعَابَ ، وَأَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ :يَا حِمَاسُ ، أَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا لِي مَالٌ ، إِنَّمَا أَبِيعُ الأَدَمَ وَالْجِعَابَ ، فَقَالَ :قَوِّمْهُ وَأَدِّ زَكَاتَهُ.

(۱۰۵۵۷) حضرت ابوعمرو بن حماس ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت حماس سالن اور تیروں کے تھیلوں کی بیع کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر ؓ نے ان سے فرمایا: اے حماس اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم میرے پاس تو کوئی مال نہیں ہے۔ میں تو سالن اور تیروں کا ترکش بیچتا ہوں۔ آپ ؓ نے فرمایا ان کی قیمت لگاؤ اور اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔

(۱۰۵۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ ، أَنَّ أَبَاهُ حِمَاسًا كَانَ يَبِيعُ الأَدَمَ وَالْجِعَابَ ، وَأَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ :ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۱۰۵۵۸) حضرت عمرو بن حماس ؒ سے مروی ہے کہ میرے والد حضرت حماس ؒ سالن اور ترکش بیچا کرتے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعًا فَحَلَّتْ فِيهِ الزَّكَاةُ ؟ فَقَالَ : يُزَكِّيه بِقِيمَتِهِ يَوْمَ حَلَّتْ.

(۱۰۵۵۹) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے سامان خریدا کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا اسکی قیمت کا حساب لگا کر اس دن سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی جس دن اس پر زکوٰۃ آئی تھی۔

(۱۰۵۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْعُرُوضِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ عُرُضٍ فِي تِجَارَةٍ ، فَإِنَّ فِيهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۵۶۰) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ سامان پر زکوٰۃ تب تک نہیں ہے جب تک کہ وہ سامان تجارت کے لیے نہ ہو۔

(۱۰۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ فِي الْمَتَاعِ :يُقَوَّمُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ.

(۱۰۵۶۱) حضرت ابن سیرین ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ سامان کی قیمت لگائی جائے گی پھر اس پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۱۰۵۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ فَيَمْكُثُ السِّنِينَ ، يُزَكِّيهِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۰۵۶۲) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے سامان خریدا پھر وہ سامان دو سال تک اس کے پاس رہا کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۵۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ أُرِيدَ بِهِ التِّجَارَةُ فَفِيهِ الزَّكَاةُ ،

وَإِنْ كَانَ لَبَنًا ، أَوْ طِينًا . قَالَ :وَكَانَ الْحَكَمُ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۰۵۶۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجارت کیلئے ہو اس پر زکوٰۃ ہے خواہ وہ دودھ ہو یا مٹی ہو۔ اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٨٦) مَا قَالُوا فِي الْعَطَاءِ إِذَا أُخِذَ

بیت المال سے سال یا چھ ماہ بعد جو وظائف وغیرہ ملتے ہیں اس پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ الْعَطَاءَ سَأَلَ الرَّجُلَ :أَلَكَ مَالٌ ؟ فَإِنْ قَالَ :نَعَمْ ، زَكَّى مَالَهُ مِنْ عَطَائِهِ ، وَإِلاَّ سَلَّمَ لَهُ عَطَائَهُ.

(۱۰۵۶۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب بیت المال سے کسی کو وظیفہ دیتے تو اس سے دریافت فرماتے کہ کیا تیرے پاس مال موجود ہے؟ اگر اس کا جواب ہاں میں ہوتا تو آپ اس کے وظیفہ کے مال میں سے زکوٰۃ نکال لیتے وگرنہ اسکے سپرد کردیتے۔

(١٠٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ يُعْطِينَا الْعَطَاءَ فِي الرَّسَلِ فَنُزَكِّيهِ.

(۱۰۵۶۵) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیت المال سے عطاء (وظیفہ) میں دس سے پچیس اونٹ یا بکریاں ملتیں تو ہم اس پر زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔

(١٠٥٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُزَكِّي أَعْطِيَّاتِهِمْ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ.

(۱۰۵۶۶) حضرت ہبیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وظائف پر زکوٰۃ ادا فرماتے وہ ہر ہزار پر پچیس ہوتی تھی۔

(١٠٥٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي ، وَكَانَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ فِي زَمَنِ عُمَرَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَرْقَمِ ، فَكَانَ إِذَا خَرَجَ الْعَطَاءُ جَمَعَ عُمَرُ أَمْوَالَ التِّجَارَةِ ، فَحَسَبَ عَاجِلَهَا وَآجِلَهَا ، ثُمَّ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ مِنَ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ.

(۱۰۵۶۷) حضرت حمید بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری حضرت عبداللہ بن ارقم رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت المال پر (نگران) مقرر تھے۔ جب بیت المال سے وظائف نکالے جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تاجروں کے مال کو جمع فرماتے پھر نقد اور ادھار کا حساب لگاتے اور پھر ہر حاضر و غائب سے زکوٰۃ

وصول فرماتے۔

(۱۰۵۶۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى الرَّجُلَ الْعَطَاءَ سَأَلَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۱۰۵۶۸) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو وظیفہ عطا فرماتے تو اس سے دریافت فرماتے۔ باقی حدیث اسی طرح بیان فرمائی۔

(۱۰۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُعْطِيهِمُ الْعَطَاءَ وَلاَ يُزَكِّيهِ.

(۱۰۵۶۹) حضرت طارق سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو بیت المال میں سے وظیفہ (بخشش) عطا فرماتے تو اس پر زکوۃ نہ نکالتے۔

(۱۰۵۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأُمَرَاءَ إِذَا أَعْطَوُا الْعَطَاءَ زَكَّوْهُ.

(۱۰۵۷۰) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے امراء (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا ہے جب ان کو عطایا ملتے ہیں تو اس پر زکوۃ بھی ادا فرماتے ہیں۔

(۱۰۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي الْعَطَاءَ وَالْجَائِزَةَ.

(۱۰۵۷۱) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ عطاء (وظیفہ) اور انعامات پر زکوۃ ادا کرتے تھے۔

(۱۰۵۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي الْعَطَاءَ وَيُزَكِّيهِ.

(۱۰۵۷۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی کو وظیفہ عطا فرماتے تو اس پر زکوۃ بھی ادا فرماتے۔

(۸۷) قَوْلُهُ تعالى (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ)، وَمَا جَاءَ فِيهِ

یہ باب ہے اللہ کے ارشاد ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کی تفسیر میں

(۱۰۵۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالاَ : نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۵۷۳) حضرت سالم اور حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔

(۱۰۵۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ وَنِصْفُ

الْعُشْرِ.

(۱۰۵۷۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس آیت کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔

(۱۰۵۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانُوا يُعْطُونَ شَيْئًا غَيْرَ الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۷۵) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام صدقات کے علاوہ بھی لوگوں کو عطا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۵۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۷۶) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۵۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۷۷) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَنَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : كَانُوا يُعْطُونَ مَنَ اعْتَرَاهم شَيْئًا سِوَى الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۷۸) حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ (اس آیت کے نزول کے بعد) صحابہ کرام صدقات اور زکوۃ کے علاوہ بھی کوئی طالب اور سائل آجاتا تو اس کو عطا فرماتے۔

(۱۰۵۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي قوله : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : مَنْ حَضَرَكَ يَوْمَئِذٍ أَنْ تُعْطِيَهُ الْقَبَضَاتِ ، وَلَيْسَ بِزَكَاةٍ.

(۱۰۵۷۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قول ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ جو تیرے پاس اس دن حاضر ہو تو جو تیرے قبضہ میں ہے اس کو عطا کر دے اور یہ زکوۃ کے علاوہ ہے۔

(۱۰۵۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : إِذَا حَصَدْتَهُ فَحَضَرَكَ الْمَسَاكِينُ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا طَبَّنْتَهُ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا كَدَّسْتَهُ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا نَقَّيْتَهُ وَأَخَذْتَ فِي كَيْلِهِ حَثَوْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا عَلِمْتَ كَيْلَهُ عَزَلْتَ زَكَاتَهُ ، وَإِذَا أَخَذْتَ فِي جُذَاذِ النَّخْلِ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنَ التَّفَارِيقِ وَالتَّمْرِ ، وَإِذَا أَخَذْتَ فِي كَيْلِهِ حَثَوْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا عَلِمْتَ كَيْلَهُ عَزَلْتَ زَكَاتَهُ.

(۱۰۵۸۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ جب تو کھیتی کاٹے اور تیرے پاس مسکین آئیں تو ان کیلئے بھی کچھ ڈال دے اور جب تو جمع کرے (کھیتی وغیرہ کو) تو ان کیلئے کچھ ڈال دے اور جب تو اس کو ڈھیر لگائے تو کچھ ان کے لیے ڈال دے اور جب تو اس کو صاف کرے اور کیل کرنے لگے تو کچھ (بھوسہ وغیرہ) ان کے لیے

ال دے۔ اور جب تو کیل کرلے اور معلوم ہو جائے کہ کتنا ہے تو زکوۃ ادا کر اور جب تو کھجور کے درخت سے کھجور توڑے تو کچھ ہلکی اور پکی کھجوریں ان کیلئے چھوڑ دے اور جب ان کو کیل کرنے لگے تب بھی کچھ ان کیلئے ڈال دے اور جب اس کا وزن معلوم ہو جائے تو اس کی زکوۃ ادا کر۔

۱۰۵۸۰م) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ: زَكَاتُهُ يَوْمَ كَيْلِهِ.

(۱۰۵۸۰م) حضرت ضحاک سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس کی زکوۃ کا حساب اس فصل کے کیل کرنے کے دن ہوگا۔

۱۰۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : هَذِهِ مَدَنِيَّةٌ مَكِّيَّةٌ ، نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ ، قُلْتُ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنِ الْفُقَهَاءِ . يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾.

(۱۰۵۸۱) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ یہ آیت مدنی اور مکی ہے۔ اس کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کس نے منسوخ قرار دیا ہے؟ آپ نے فرمایا فقہاء کرام نے۔

۱۰۵۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالاَ : يُعْطِي ضِغْثًا.

(۱۰۵۸۲) حضرت حماد اور حضرت ابراہیم ریلیٹیلہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ فرماتے ہیں ان کو جو میسر ہو خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو وہ عطا کرتے ہیں۔

۱۰۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : نَحْوَ الضِّغْثِ.

(۱۰۵۸۳) حضرت ابراہیم ریلیٹیلہ فرماتے ہیں کہ جو میسر ہو وہ عطا کرتے ہیں۔

۱۰۵۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۸۴) حضرت حسن ریلیٹیلہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کو زکوۃ نے منسوخ کر دیا ہے۔

۱۰۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : نَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ فِي الْقُرْآنِ.

(۱۰۵۸۵) ضحاک ریلیٹیلہ فرماتے ہیں کہ زکوۃ نے قرآن پاک میں موجود تمام صدقات کو منسوخ کر دیا۔

۱۰۵۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۵۸۶) حضرت عطیہ ریلیٹیلہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا۔

۱۰۵۸۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ: زَكَاتُهُ يَوْمَ كَيْلِهِ.

(۱۰۵۸۷) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کا کلام ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جس وقت کیل کرے اس کی زکوٰۃ ہے۔

(١٠٥٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۵۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔

(٨٨) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ أَخْرَجَ زَكَاةَ مَالِهِ فَضَاعَتْ

کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور وہ ضائع (ہلاک) ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔

(١٠٥٨٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُخْرِجُ مَكَانَهَا.

(۱۰۵۸۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ ادا کرے گا۔

(١٠٥٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ قَالُوا :إِذَا أَخْرَجَ زَكَاةَ مَالِهِ فَضَاعَتْ ، فَلْيُزَكِّ مَرَّةً أُخْرَى.

(۱۰۵۹۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب مال کی زکوٰۃ نکالی جائے اور وہ ضائع ہو جائے تو اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ نکالنا پڑے گی۔

(١٠٥٩١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِصَدَقَتِهِ فَتَهْلِكُ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَى أَهْلِهَا ، قَالَ :هِيَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ بَعَثَ إِلَى غَرِيمِهِ بِدَيْنٍ ، فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ الْمَالُ حَتَّى هَلَكَ.

(۱۰۵۹۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی زکوٰۃ نکال کر مصرف پر خرچ کرنے سے پہلے ہی وہ ہلاک ہو جائے تو یہ اس طرح ہے کہ جس طرح آدمی پیسے اپنے قرض خواہ کی طرف بھیجے لیکن وہ اس تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائیں۔

(١٠٥٩٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ تُجْزِئُ.

(۱۰۵۹۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کافی نہیں ہے (دوبارہ ادا کرنا پڑے گی)۔

(١٠٥٩٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَخْرَجَ زَكَاةَ مَالِهِ فَضَاعَتْ ، أَنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ.

(۱۰۵۹۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آدمی مال پر زکوٰۃ نکالے لیکن وہ ہلاک ہو جائے تو وہ اس کی طرف سے کافی ہے۔ (دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے)

(١٠٥٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ أَخْرَجَ زَكَاةَ

مَالِهِ فَضَاعَتْ ، قَالَ : لاَ تُجْزِىءُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهَا مَوَاضِعَهَا.

(۱۰۵۹۴) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت فرمایا گیا کہ آدمی مال کی زکوٰۃ نکالے لیکن وہ ہلاک ہو جائے، آپ نے فرمایا یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔

(۱۰۵۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُخْرِجُ مَكَانَهَا.

(۱۰۵۹۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۸۹) فِي الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَا يَعْمَلاَنِ فِي مَالَيْهِمَا

دو آدمیوں کا مال مشترک ہو تو اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۵۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالاَ : إِذَا كَانَ الْخَلِيطَانِ يَعْمَلاَنِ فِي أَمْوَالِهِمَا ، فَلاَ تُجْمَعُ أَمْوَالُهُمَا فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۹۶) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ جب دو شخصوں کا مال آپس میں ملا ہو تو زکوٰۃ میں ان کو جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۵۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ عَطَاءً عَنْ قَوْلِ طَاوُوس ، فَقَالَ : مَا أُرَاهُ إِلاَّ حَقًّا.

(۱۰۵۹۷) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء کو طاؤس کے قول کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اسی کو صحیح سمجھتا ہوں۔

(۱۰۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عِشْرُونَ شَاة ، وَلِرَجُلٍ آخَرَ عِشْرُونَ شَاة ، وَرَاعِيهِمَا وَاحِدٌ ، يَشْرَعَانِ مَعًا وَيَرِدَانِ مَعًا ، قَالَ : فِيهَا الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۹۸) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جب ایک شخص کے پاس بیس بکریاں ہوں اور دوسرے شخص کے پاس بھی بیس بکریاں ہوں اور دونوں شخصوں کا چرواہا بھی ایک ہو جوان کو ساتھ لے کر جاتا ہو اور ایک ساتھ ہی واپس لے کر آتا ہو تو ان پر زکوٰۃ ہے۔ (دونوں کے مجموعے پر زکوٰۃ ہے)۔

(۹۰) فِي الرَّجُلِ يُصَدِّقُ إِبِلَهُ ، أَوْ غَنَمَهُ يَشْتَرِيهَا مِنَ الْمُصَدِّقِ ؟

آدمی کا اونٹ یا بکری صدقہ (زکوٰۃ) کرنے کے بعد دوبارہ اس کا مصدق سے خریدنے کا بیان

(۱۰۵۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ يُعْرَضُ عَلَى سَلَمَةَ صَدَقَةُ إِبِلِهِ فَيَأْبَى أَنْ يَشْتَرِيَهَا.

(۱۰۵۹۹) حضرت یزید جو حضرت سلمہ ؓ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ ؓ کے پاس زکوٰۃ کا اونٹ لایا گیا آپ

نے اس کے خریدنے سے انکار فرما دیا۔

(۱۰۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِي طُهْرَةَ مَالِكَ.

(۱۰۶۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی طہارت کو نہ خریدو۔

(۱۰۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ فَادْفَعْ إِلَيْهِ صَدَقَتَكَ ، وَلاَ تَبْتَعْهَا ، قَالَ : فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ ابْتَعْهَا فَأَقُولُ : لاَ ، إِنَّمَا هِيَ لِلَّهِ.

(۱۰۶۰۱) حضرت ابو زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب زکوۃ وصول کرنے والا آئے تو اس کو اپنی زکوۃ ادا کر دو۔ اور اس سے نہ خریدو وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے خرید لو۔ میں کہتا ہوں کہ بیشک وہ تو اب اللہ کا ہو گیا ہے۔

(۱۰۶۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ : أَيَشْتَرِي الرَّجُلُ صَدَقَتَهُ ؟ فَقَالَ : لاَ يَشْتَرِيهَا مِنَ الْمُصَدِّقِ حَتَّى يُخْرِجَهَا ، وَلاَ يَشْتَرِيهَا إِذَا أَخْرَجَهَا حَتَّى تَخْتَلِطَ بِغَنَمٍ كَثِيرٍ.

(۱۰۶۰۲) حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آدمی اپنی ادا شدہ زکوۃ کو خرید سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا زکوۃ وصول کرنے والے سے نہیں خرید سکتا۔ یہاں تک کہ وہ چلا جائے۔ اور جانے کے بعد نہ خریدے یہاں تک وہ کثیر بکریوں میں مل جائے۔

(۱۰۶۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مَنْ مَضَى كَانُوا يَكْرَهُونَ ابْتِيَاعَ صَدَقَاتِهِمْ ، قَالَ : وَإِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ مَا تَقْبِضُ مِنْكَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۰۶۰۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بیشک پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زکوۃ کے خریدنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زکوۃ پر اگر تیرے بعد کسی اور کا قبضہ ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۹۱) فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِالدَّابَّةِ فَيَرَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ

آدمی کوئی چیز صدقہ کرے اور پھر اسکو بعد میں دیکھے (اور خریدنے کا ارادہ رکھتا ہو)

(۱۰۶۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَمَلَ عُمَرُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَآهُ ، أَوْ شَيْئًا مِنْ ثِيَابِهِ تُبَاعُ فِي السُّوقِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : اتْرُكْهُ حَتَّى تُوَافِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۲۳۹۔ احمد ۱/ ۲۵)

(۱۰۶۰۴) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں صدقہ کیا

اور مجاہد کو سوار فرمایا یا کچھ کپڑے اللہ کی راہ میں صدقہ کیئے۔ بعد میں بازار میں ان کو دیکھا اور خود ہی دوبارہ خریدنے کا ارادہ فرمایا اور آنحضرت ﷺ سے جا کر اس کے متعلق دریافت فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو تاکہ قیامت کے دن اس کا (پورا) بدلہ تجھے عطاء کیا جائے۔

(۱۰۶۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ؛ أَنَّ رَجُلاً حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَرَأَى فَرَسًا ، أَوْ مُهْرَةً تُبَاعُ يُنْسَبُ إِلَى فَرَسِهِ ، فَنَهَى عَنْهَا. (ابن ماجه ۲۳۹۳۔ احمد ۱/ ۱۶۴)

(۱۰۶۰۵) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ کی راہ میں گھوڑا صدقہ کیا۔ اور پھر اس گھوڑے کو یا اس کے مہرے کو بازار میں فروخت ہوتے دیکھ کر خریدنے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت زبیر بن عوام نے اس سے منع فرما دیا۔

(۱۰۶۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيم (ح) وَعَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَمَلَ عَلَى مُهْرٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَرَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ نِضْوًا يُبَاعُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ عَرَفْتُ عُرْفَهُ ، فَنَهَانِي عَنْهُ. (طبرانی ۴۶۶۸)

(۱۰۶۰۶) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں گھوڑا (بچھڑا) صدقہ فرمایا، پھر بعد میں اسی جانور کو دیکھا کہ وہ (بازار میں) بیچا جا رہا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے اس کو پہچان لیا ہے (کیا اسکو خرید لوں؟) آپ نے مجھے اس سے منع فرما دیا۔

(۱۰۶۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ إِلَى غَيْرِ الَّذِي تُصُدِّقَ عَلَيْهِ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا.

(۱۰۶۰۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکو آپ نے زکوۃ (صدقہ) دیا ہے اس سے نکل کر کسی اور کے پاس پہنچ جائے تو پھر اس کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۶۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَرَآهَا فِي السُّوقِ تُبَاعُ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا ، فَقَالَ : لاَ ، دَعْهَا حَتَّى تُوَافِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۲۷۷۵۔ مسلم ۴)

(۱۰۶۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑا اللہ کے راستے میں صدقہ کیا اور مجاہد کو سوار فرمایا بعد میں بازار میں ان کو دیکھا اور خود ہی دوبارہ خریدنے کا ارادہ فرمایا اور آنحضرت ﷺ سے جا کر اس کے متعلق دریافت فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو تاکہ قیامت کے دن اس کا (پورا) بدلہ تجھے عطاء کیا جائے۔

(۱۰۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ أُسَامَةَ.

(۱۰۶۰۹) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مثل منقول ہے۔

(١٠٦١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْ صَدَقَتِهِ ؟ قَالَ :يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ بِقَدْرِ مَا أَصَابَ مِنْهَا.

(۱۰۶۱۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت فرمایا کہ صدقہ (زکوۃ) ادا کرنے کے بعد آدمی کو کچھ حصہ واپس مل جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جتنی مقدار اس کو پہنچا ہے اس کے بقدر اجر کم کر دیا جائے گا۔

(٩٢) مَا قَالُوا فِي بَيْعِ الصَّدَقَةِ، مِمَّا يُشْتَرَى

زکوۃ کے مال کی خرید وفروخت کا بیان

(١٠٦١١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتَّى تُقْبَضَ. (ابن ماجه ٢١٩٦۔ دار قطنی ٤٤)

(۱۰۶۱۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کو خریدنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان پر قبضہ کر لیا جائے۔

(١٠٦١٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ سُئِلَ :أَيَشْتَرِي صَدَقَتَهُ قَبْلَ أَنْ تُعْقَلَ؟ فَكَرِهَهُ.

(۱۰۶۱۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا صدقہ کو قبضہ سے قبل خریدا جا سکتا ہے؟ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(١٠٦١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :لاَ تُشْتَرَى الصَّدَقَةُ حَتَّى تُوسَمَ وَتُعْقَلَ.

(۱۰۶۱۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقہ کو نہ خریدو یہاں تک کہ نشان لگا لیا جائے اور تم سے قبضہ کر لیا جائے۔

(١٠٦١٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُشْتَرَى الصَّدَقَةُ حَتَّى تُوسَمَ.

(۱۰۶۱۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کو دوبارہ مت خریدو یہاں تک کہ نشان لگا لیا جائے۔

(١٠٦١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

مَالِهِ ، حَتَّى يَحُولَ مِنْ عِنْدِ الْمُصَدِّقِ.

(۱۰۶۱۵) حضرت ہشام ؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی اپنے مال سے ادا شدہ صدقات خرید لے یہاں تک کہ صدقہ وصول کرنے والے کے پاس سے پھیر لیا جائے۔

(۱۰۶۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ تُخْرَجَ.

(۱۰۶۱۶) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ صدقہ کی بیع سے منع کیا گیا ہے یہاں تک کہ تم سے نکال لیا جائے۔

(۱۰۶۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُعْقَلَ وَتُوسَمَ.

(۱۰۶۱۷) حضرت موسیٰ بن عقبہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے صدقہ کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ قبضہ کر لیا جائے اور نشان لگا لیا جائے۔

(۹۳) مَا قَالُوا فِي الْمَالِ إِذَا كَانَ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ ، فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

جس مال پر زکوۃ ادا کر دی گئی وہ کنز شمار نہیں ہوگا

(۱۰۶۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلًا عَنْ أَرْضٍ لَهُ بَاعَهَا ؟ فَقَالَ لَهُ : احْرُزْ مَالَكَ ، وَاحْفِرْ لَهُ تَحْتَ فِرَاشِ امْرَأَتِكَ ، قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلَيْسَ بِكَنْزٍ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِكَنْزٍ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ.

(۱۰۶۱۸) حضرت عمر ؓ نے ایک شخص سے اس زمین کے بارے میں جس کو اس نے بیچ دیا تھا دریافت فرمایا، اور اس سے فرمایا: اپنے مال کو جمع کر اور اس کے لیے اپنی بیوی کی چارپائی کے نیچے جگہ کھود، اس شخص نے عرض کیا اے امیر المومنین کیا یہ خزانہ شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا جس کی زکوۃ ادا کر دی گئی ہو وہ خزانہ شمار نہیں ہوگا۔

(۱۰۶۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.

(۱۰۶۱۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جس کی زکوۃ ادا کر دی جائے وہ خزانہ نہیں ہے۔

(۱۰۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَيُّ مَالٍ أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.

(۱۰۶۲۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جس پر زکوۃ ادا کر دی جائے وہ خزانہ نہیں ہے۔

(۱۰۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(۱۰۶۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۶۲۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ شَرِیكٍ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا أُدِّیَ زَکَاتُهُ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ.

(۱۰۶۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جس پر زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ خزانہ نہیں ہے۔

(۱۰۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : لَیْسَ مَالٌ بِکَنْزٍ أُدِّیَ زَکَاتُهُ ، وَإِنْ کَانَ تَحْتَ الأَرْضِ ، وَإِنْ کَانَ لاَ یُؤَدَّی زَکَاتُهُ فَهُوَ کَنْزٌ ، وَإِنْ کَانَ عَلَی وَجْهِ الأَرْضِ.

(۱۰۶۲۳) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس مال پر زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگر چہ وہ مال زمین کے نیچے دفن ہو۔ اور جس مال پر زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی وہ کنز ہے اگر چہ زمین کے اوپر ہی کیوں نہ موجود ہو۔

(۱۰۶۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِیَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وُجِدَ لِرَجُلٍ عَشَرَةُ آلاَفٍ بَعْدَ مَوْتِهِ مَدْفُونَةً ، قَالَ : فَقَالُوا : هَذَا کَنْزٌ ، مَا کَانَ یُؤَدِّی زَکَاتَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَعَلَّهُ کَانَ یُؤَدِّی عَنْهَا مِنْ غَیْرِهَا.

(۱۰۶۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے مرنے کے بعد دس ہزار درہم اس کا خزانہ (مدفون) نکلا۔ لوگوں نے کہا یہ وہ خزانہ ہے جس پر زکوٰۃ نہیں ادا کی گئی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے وہ اس کے علاوہ مال سے اس کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔

(۹۴) مَنْ قَالَ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکَاةِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں

(۱۰۶۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : کَانُوا یَرَوْنَ فِی أَمْوَالِهِمْ حَقًّا سِوَی الزَّکَاةِ.

(۱۰۶۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق سمجھتے تھے۔

(۱۰۶۲۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿فِی أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ ، قَالَ : سِوَی الزَّکَاةِ.

(۱۰۶۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿فِی أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ یہ زکوٰۃ کے علاوہ حقوق ہیں۔

(۱۰۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَیَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکَاةِ.

(۱۰۶۲۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں۔

(۱۰۶۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِی صَغِیرَةَ أَبُو یُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رِیَاحُ بْنُ عَبِیدَةَ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّ لِی مَالاً ، فَمَا تَأْمُرُنِی إِلَی مَنْ أَدْفَعُ زَکَاتَهُ ؟ قَالَ : ادْفَعْهَا إِلَی وَلِیِّ الْقَوْمِ ، یَعْنِی الأُمَرَاءَ ، وَلَکِنْ فِی مَالِكَ حَقٌّ سِوَی ذَلِكَ یَا قَزَعَةُ.

(۱۰۶۲۸) حضرت قزعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا کہ میرے پاس کچھ مال ہے آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں زکوٰۃ کس کو ادا کروں؟ آپ نے فرمایا قوم کے امراء (امیر) کو۔ لیکن اے قزعہ تیرے مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں۔

(۱۰۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَطَاءٍ ، فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُ : إِنَّ لِي إِبِلاً ، فَهَلْ عَلَيَّ فِيهَا حَقٌّ بَعْدَ الصَّدَقَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۶۲۹) حضرت مزاحم بن زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عطاء کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور دریافت کیا کہ میرے پاس اونٹ ہیں کیا مجھ پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۰۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ جُنَاحٌ أَنْ لاَ يَتَصَدَّقَ.

(۱۰۶۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مال پر زکوٰۃ ادا کر دی ہے وہ صدقہ نہ بھی کرے تو کوئی حرج (گناہ) نہیں ہے۔

(۱۰۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ.

(۱۰۶۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں۔

(۹۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ زَكَاتَهُ إِلَى قَرَابَتِهِ

آدمی کا قرابت داروں کو زکوٰۃ دینا

(۱۰۶۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنَّ فِي حِجْرِي بَنِي أَخٍ لِي كَلاَلَةً ، فَيُجْزِينِي أَنْ أَجْعَلَ زَكَاةَ حُلِيِّي فِيهِمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(بخاری ۱۴۶۶۔ مسلم ۴۵)

(۱۰۶۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی کہ میری پرورش میں میرا ایک بھتیجا ہے کیا میں اپنے زیورات کی زکوٰۃ اس کو دے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۱۰۶۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَ زَكَاتَكَ فِي ذَوِي قَرَابَتِكَ ، مَا لَمْ يَكُونُوا فِي عِيَالِكَ.

(۱۰۶۳۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ قرابت دار جو تمہارے عیال نہیں ہیں ان کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۶۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنَّ أَحَقَّ مَنْ دَفَعْتُ إِلَيْهِ زَكَاتِي يَتِيمِي وَذُو قَرَابَتِي.

(۱۰۶۳۴) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ میری زکوٰۃ کا سب سے زیادہ مستحق میرے یتیم اور قرابت دار ہیں۔

(۱۰۶۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ امْرَأَتَهُ سَأَلَتْهُ عَنْ بَنِي أَخٍ لَهَا أَيْتَامٍ فِي حِجْرِهَا ، تُعْطِيهِمْ مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۶۳۵) حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ؓ کی بیوی نے حضرت عبداللہ ؓ سے دریافت فرمایا کہ میرے بھائی کا یتیم لڑکا میری پرورش میں ہے، کیا میں اس کو زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟ آپ ؓ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۰۶۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْخَالَةِ ، تُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ سَعِيد : مَا لَمْ يُغْلَقْ عَلَيْكُمْ بَابٌ.

(۱۰۶۳۶) حضرت ابراہیم ؒ بن ابو حفصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؓ سے خالہ کے متعلق دریافت کیا کہ کیا ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟ حضرت سعید ؓ نے فرمایا: جب تک تم پر دروازہ بند نہ کر دیا جائے۔

(۱۰۶۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا رَخَّصَا فِي ذِي الْقَرَابَةِ.

(۱۰۶۳۷) حضرت ابراہیم ؒ، حضرت ہشام ؒ اور حضرت حسن ؒ یہ سب حضرات قرابت داروں کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دیتے ہیں۔

(۱۰۶۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَيُجْزِئ الرَّجُلَ أَنْ يَضَعَ زَكَاتَهُ فِي أَقَارِبِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِذَا لَمْ يَكُونُوا فِي عِيَالِهِ.

(۱۰۶۳۸) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی اپنے قرابت داروں کو زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ وہ تمہارے اہل خانہ میں سے نہ ہوں۔

(۱۰۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لَكَ أَقَارِبُ فُقَرَاءُ فَهُمْ أَحَقُّ بِزَكَاتِكَ مِنْ غَيْرِهِمْ.

(۱۰۶۳۹) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے قرابت دار فقیر ہوں تو وہ دوسروں کی نسبت تمہاری زکوٰۃ کے زیادہ حق دار ہیں۔

(۱۰۶٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأُخْتِ ، تُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۶۴۰) حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے بہن کو زکوٰۃ دینے کے متعلق دریافت کیا کہ کیا ان کو

زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۱۰٦٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي زَكَاتَهُ ذَوِي قَرَابَتِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، مَا لَمْ يَكُونُوا فِي عِيَالِهِ.

(۱۰٦۴۱) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ: کیا آدمی اپنے قرابت داروں کو زکوٰۃ ادا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ وہ تمہارے اہل خانہ میں سے نہ ہوں۔

(۱۰٦٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِي نَاسًا مِنْ أَهْلِي فُقَرَاءَ؟ فَقَالَ : أَخْرِجْهَا مِنْكَ وَمِنْ أَهْلِكَ.

(۱۰٦۴۲) حضرت حنظلہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طاؤس ؒ سے دریافت کیا کہ میرے اہل میں سے کچھ فقراء میرے پاس رہتے ہیں (ان کو زکوٰۃ دے سکتا ہوں؟) آپ نے فرمایا اپنے اور اپنے اہل کی طرف سے ان کو ادا کرو۔

(۱۰٦٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنَةِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّدَقَةُ عَلَى غَيْرِ ذِي الرَّحِمِ صَدَقَةٌ ، وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ ؛ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. (ترمذی ٦٥٨۔ نسائی ۲۳٦۳)

(۱۰٦۴۳) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیر ذی رحم کو صدقہ (زکوٰۃ) دینا صرف صدقہ ہے (صرف صدقہ کرنے کا ثواب ہے) اور ذی رحم کو دینے میں دو ثواب ہیں۔ صدقہ کا اور صلہ رحمی کا۔

(۱۰٦٤٤) قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَسَمِعْتُ وَكِيعًا يَذْكُرُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُعْطِيهَا مَنْ يُجْبَرُ عَلَى نَفَقَتِهِ.

(۱۰٦۴۴) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ جن کا نفقہ تم پر لازم ہے ان کو نہیں دیا جائے گا۔

(۱۰٦٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُقْبَلُ وَرَحِمٌ مُحْتَاجَةٌ.

(۱۰٦۴۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں تمہارا صدقہ (زکوٰۃ) قبول نہیں ہوگا (جبکہ تم غیروں کو ادا کرو) اور تمہارے ذی رحم محتاج ہوں۔

(٩٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُعْطِي زَكَاتَهُ لِغَنِيٍّ ، وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

آدمی کا نہ جانتے ہوئے کسی غنی کو زکوٰۃ ادا کردینا

(۱۰٦٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي زَكَاتَهُ إِلَى فَقِيرٍ ، ثُمَّ يَتَبَيَّنُ لَهُ أَنَّهُ غَنِيٌّ ؟ قَالَ : أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۱۰٦۴٦) حضرت حسن ؒ سے پوچھا گیا کہ آدمی کسی فقیر کو زکوٰۃ ادا کردے بعد میں معلوم ہو کہ وہ تو غنی ہے (تو کیا حکم ہے؟)

آپ نے فرمایا اس کی طرف سے کافی ہے۔

(١٠٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي مِنْ زَكَاتِهِ الْغَنِيَّ ، وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ؟ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ.

(۱۰۶۴۷) حضرت ابراہیم ؒ سے پوچھا گیا کہ آدمی کسی غنی کو نہ جانتے ہوئے زکوٰۃ ادا کردے تو؟ آپ نے فرمایا یہ کافی نہیں ہے۔ (دوبارہ ادا کرنا ہوگی)۔

(٩٧) السَّيْفُ الْمُحَلَّى وَالْمِنْطَقَةُ الْمُحَلاَّةُ ، فِيهِمَا زَكَاةٌ ، أَمْ لاَ ؟

زیورات سے مرقع تلوار اور پٹکا میں زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

(١٠٦٤٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ : حِلْيَةُ السَّيْفِ مِنَ الْكُنُوزِ.

(۱۰۶۴۸) حضرت محمد بن زیاد الالھانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ باہلی ؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: تلوار کا زیور خزانہ میں سے ہے۔

(١٠٦٤٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَكْحُولٍ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، إِنَّ لِي سَيْفًا فِيهِ خَمْسُونَ وَمِئَةُ دِرْهَمٍ ، عَلَيَّ فِيهَا زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَضِفْ إِلَيْهَا مَا كَانَ لَكَ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَعَلَيْك فِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۶۴۹) حضرت عبیداللہ بن عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول ؒ سے کہا: اے ابوعبداللہ! میرے پاس ایک تلوار ہے جو ایک سو پچاس درہم کی ہے۔ کیا اس کی زکوٰۃ ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: تیرے پاس جو سونا چاندی ہے اس کے ساتھ ملا لے اور پھر اس میں زکوٰۃ ہے وہ ادا کردے۔

(١٠٦٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، وَحَمَّادًا ، وَإِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَدَحِ الْمُفَضَّضِ ، وَالسَّيْفِ الْمُحَلَّى ، وَالْمِنْطَقَةِ الْمُحَلاَّةِ ، إِذَا جَمَعْتُهُ فَكَانَ فِيهِ مِئَتَا دِرْهَمٍ ، أُزَكِّيهِ ؟ قَالُوا : لاَ.

(۱۰۶۵۰) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء، حضرت حماد اور حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ میرے پاس ایک برتن ہے جس پر پانی (سونے یا چاندی کا) چڑھا ہوا ہے اور زیور والی تلوار ہے اور زیور والا پٹکا ہے۔ جب میں سب کو جمع کرتا ہوں تو ان کی قیمت دوسو درہم بن جاتی ہے، کیا میں اس پر زکوٰۃ ادا کروں گا؟ سب حضرات نے فرمایا کہ نہیں۔

(١٠٦٥١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِلاَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مِغْوَلٍ يَقُولُ : حِلْيَةُ السَّيْفِ مِنَ الْكُنُوزِ.

(۱۰۶۵۱) حضرت مالک بن عبداللہ الکلاعی ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن مغول کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تلوار کا زیور (حکم میں) خزانہ میں سے ہے۔

(۹۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ ، مَنْ قَالَ لاَ يُزَكِّيهِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس پر قرض ہو وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا

(۱۰۶۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ عَلَيْك دَيْنٌ فَلاَ تُزَكِّهِ.

(۱۰۶۵۲) حضرت طاؤس ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ جب آپ پر قرضہ ہو تو آپ زکوٰۃ ادا نہ کرو۔

(۱۰۶۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ ، أَيُزَكِّيهِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۰۶۵۳) حضرت عطاء ولیٹیلہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص پر ایک سال یا دو سالوں سے قرض ہے کیا وہ زکوٰۃ ادا کرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۶۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا كَانَ حِينَ يُزَكِّي الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ مَالَهُ ، نَظَرَ مَا لِلنَّاسِ عَلَيْهِ فَيَعْزِلُهُ.

(۱۰۶۵۴) حضرت ابراہیم ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مال کی زکوٰۃ ادا کرنے لگے تو پہلے دیکھ لے کہ لوگوں کا جو اس پر (قرض) ہے اس کو الگ کر لے۔

(۱۰۶۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :لاَ تُزَكِّ مَا لِلنَّاسِ عَلَيْك.

(۱۰۶۵۵) حضرت فضیل ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ جو لوگوں کا تجھ پر قرض ہے اس پر تو زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا۔

(۱۰۶۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لِلزَّكَاةِ حَدٌّ مَعْلُومٌ ، فَإِذَا جَاءَ ذَلِكَ حَسَبَ مَالَهُ الشَّاهِدَ وَالْغَائِبَ ، فَيُؤَدِّي عَنْهُ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ عَلَيْهِ.

(۱۰۶۵۶) حضرت حسن ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کی مقدار اور حد معلوم ہے، جب وہ مقدار آ جائے تو جو مال موجود ہے اور جو غائب ہے ان سب کا حساب کر اور اس پر زکوٰۃ ادا کر، ہاں مگر جو تجھ پر قرض ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۶۵۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :اطْرَحْ مَا كَانَ عَلَيْك مِنَ الدَّيْنِ ، ثُمَّ زَكِّ مَا بَقِيَ.

(۱۰۶۵۷) حضرت میمون ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ جو تجھ پر قرض ہے اس کو (پہلے) الگ کر لے پھر جو بچے (اگر وہ نصاب کے برابر ہو) تو اس پر زکوٰۃ ادا کر۔

(۱۰۶۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ :هَذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ

، فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ، وَزَكُّوا بَقِيَّةَ أَمْوَالِكُمْ.

(۱۰۶۵۸) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ تمہارا زکوۃ کا مہینہ ہے، جس پر قرض ہے اس کو چاہئے کہ اس قرض کو ادا کرے اور اپنے بقیہ مال پر زکوۃ ادا کرے۔

(۱۰۶۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ وَفِي يَدِهِ مَالٌ ، أَيُزَكِّيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، عَلَيْهِ زَكَاتُهُ ، أَلاَ تَرَى أَنَّهُ ضَامِنٌ . وَسَأَلْت رَبِيعَةَ ؟ فَقَالَ : مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ.

(۱۰۶۵۹) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص پر کچھ قرض ہے اور اس کے پاس کچھ مال بھی موجود ہے کیا وہ زکوۃ ادا کرے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اس پر زکوۃ ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہ ضامن ہے، حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے بھی حضرت حماد رضی اللہ عنہ کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

(۹۹) مَا ذُكِرَ فِي خَرْصِ النَّخْلِ

کھجوروں کے تخمینہ لگانے سے متعلق جو ذکر کیا گیا ہے

(۱۰۶۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى الْيَمَنِ يَخْرُصُ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ . قَالَ : فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ : أَفَعَلَهُ ؟ قَالَ : لاَ. (طبرانی ۲۱۳۶)

(۱۰۶۶۰) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا کہ وہ تخمینہ لگائیں ان پر کھجوروں کا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا انہوں نے ایسا کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۶۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ الْخَارِصَ ، أَمَرَهُ أَنْ لاَ يَخْرُصَ النَّخْلَ الْعَرَايَا. (عبدالرزاق ۷۲۱)

(۱۰۶۶۱) حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تخمینہ لگانے والے کو بھیجتے تو اس کو حکم فرماتے کہ ان کھجوروں کا تخمینہ نہ لگائے جو مالک نے کسی محتاج کو دی ہوئی ہیں۔

(۱۰۶۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا ، فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا الثُّلُثَ فَالرُّبُعَ. (ترمذی ۶۴۳۔ ابو داؤد ۱۶۰۱)

(۱۰۶۶۲) حضرت عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور حضور

اکرم ﷺ کی حدیث ہمیں سنائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم تخمینہ لگاؤ تو لے لو اور ایک تہائی چھوڑ دو، اگر تم تہائی نہ پاؤ تو چوتھائی چھوڑ دو۔

(١٠٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ أَبَا خَيْثَمَةَ خَارِصًا لِلنَّخْلِ ، فَقَالَ :إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ الْبَيْتِ فِي حَائِطِهِمْ فَلاَ تَخْرُصْ عَلَيْهِمْ قَدْرَ مَا يَأْكُلُونَ.

(۱۰۶۶۳) حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا تو ان سے فرمایا کہ جب تم گھر والوں کے پاس ان کی چار دیواری میں آؤ تو جتنی مقدار وہ کھاتے ہیں اس کا تخمینہ نہ لگاؤ۔

(١٠٦٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ :خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ ، يَعْنِي خَيْبَرَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ ، وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا التَّمْرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ.

(۱۰۶۶۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے خیبر کی کھجوروں کا تخمینہ لگایا تو وہ چالیس ہزار وسق تھے۔ حضرت جابر کا خیال تھا کہ حضرت ابن رواحہ نے جب یہودیوں کو اختیار دیا تو انہوں نے کھجور لی اور ان پر ۲۰ ہزار وسق لازم تھے۔

(١٠٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَفِّفُوا عَلَى النَّاسِ فِي الْخَرْصِ ، فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَطِيَّةَ.
قَالَ :الْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ يَرِثُهَا الرَّجُلُ فِي حَائِطِ الرَّجُلِ . وَالْوَطِيَّةُ الرَّجُلُ يُوصِي بِالْوَطِيَّةِ لِلْمَسَاكِينِ.

(ابو عبید ۱۴۵۳)

(۱۰۶۶۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر تخمینہ لگانے میں تخفیف کا معاملہ کرو۔ بیشک لوگوں کے مال میں کچھ کھجوریں محتاجوں کیلئے ہوتی ہیں اور کچھ گری ہوئی ہوتی ہیں جنہیں لوگ روندتے ہیں۔

(١٠٦٦٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلَ ، فَتُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا ، كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا ، فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ. (ترمذی ۶۴۴۔ ابو داؤد ۱۵۹۹)

(۱۰۶۶۶) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ تخمینہ لگائیں انگوروں کا جیسا کہ کھجوروں کا لگایا جاتا ہے۔ پھر کشمش سے اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ جیسے کہ کھجور کی زکوٰۃ خشک

کھجور سے ادا کی جاتی ہے۔ کھجور اور انگور میں حضور اکرم ﷺ کا یہی طریقہ ہے۔

(۱۰۶۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : يُخْرَصُ النَّخْلُ وَالْعِنَبُ ، وَلاَ يُخْرَصُ الْحَبُّ.

(۱۰۶۶۷) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کھجوروں اور انگوروں کا تخمینہ لگایا جائے گا لیکن دانوں کا تخمینہ نہیں لگایا جائے گا۔

(۱۰۰) مَا قَالُوا فِي الْخَرْصِ ، مَتَى يُخْرَصُ التَّمْرُ ؟

کھجوروں کا تخمینہ کب لگایا جائے گا؟

(۱۰۶۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَتَى يُخْرَصُ النَّخْلُ ؟ قَالَ : حِينَ يُطْعَمُ.

(۱۰۶۶۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کھجوروں کا تخمینہ کب لگایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا جب وہ کھانے کے قابل ہو جائیں اور کھائی جانے لگیں۔

(۱۰۶۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : كَذَلِكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ فُلاَنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِخَرْصِ خَيْبَرَ حِينَ طَابَ تَمْرُهُمْ . فَقَالَ : وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ : أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْرَصَ خَيْبَرَ حِينَ يَطِيبُ أَوَّلُ التَّمْرِ . (عبدالرزاق ۷۲۱۶)

(۱۰۶۶۹) حضرت عبداللہ بن فلاں رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے خیبر میں تخمینہ لگانے والے کو حکم فرمایا جب ان کی کھجوریں پک کر اچھی ہو جائیں اس وقت تخمینہ لگاؤ۔ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ خیبر والوں کیلئے تخمینہ لگایا جائے جب ان کی پہلی کھجوریں پک جائیں۔

(۱۰۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ أَكْثَرَ مِمَّا يُخْرِجُ

جتنا مال نکلتا ہے اس سے زیادہ اس پر قرض ہو سو اس پر زکوۃ کا بیان

(۱۰۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : حَرْثٌ لِرَجُلٍ دَيْنُهُ أَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ فَحُصِدَ ، أَيُؤَدِّي حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ؟ فَقَالَ : مَا نَرَى عَلَى الرَّجُلِ دَيْنُهُ أَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ مِنْ صَدَقَةٍ فِي مَاشِيَةٍ ، وَلاَ فِي أَصْلٍ ، إِلاَّ أَنْ يُؤَدِّيَ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ، يَوْمَ يَحْصُدُهُ.

(۱۰۶۷۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ آدمی کی کھیتی ہے لیکن اس کے مال سے زیادہ اس پر قرض ہے۔ پھر اس کی کھیتی کاٹی گئی کیا جس دن کھیتی کاٹی گئی اس کا حق ادا کرے گا؟ آپ نے فرمایا: جس پر اس کے

مال سے زیادہ قرض ہو ہم نہیں سمجھتے کہ اس کے مویشوں پر اور مستقل سرمایہ پر زکوۃ ہے۔ مگر جس دن اس کی کھیتی کاٹی گئی ہے اس دن جو اس پر حق ہے وہ ادا کرے گا۔

(۱۰۶۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ: لَيْسَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۶۷۱) حضرت ابوزبیر ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس ریٹیلیے سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲) مَا قَالُوا فِي الْعَاشِرِ يَسْتَحْلِفُ، أَوْ يُفَتِّشُ أَحَدًا

عشر وصول کرنے والا قسم اٹھوائے گا یا کسی سے تفتیش کرے گا

(۱۰۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِعْقَلٍ؛ أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْعُشُورِ، فَكَانَ يَسْتَحْلِفُهُمْ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو وَائِلٍ، فَقَالَ: لِمَ تَسْتَحْلِفُ النَّاسَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، تَرْمِي بِهِمْ فِي جَهَنَّمَ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَوْ لَمْ أَسْتَحْلِفْهُمْ لَمْ يُعْطُوا شَيْئًا، قَالَ: إِنَّهُمْ أَنْ لاَ يُعْطُوكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْتَحْلِفَهُمْ.

(۱۰۶۷۲) حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ عشر وصول کرنے پر مقرر تھے، وہ ان سے قسم لیا کرتے تھے۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گذرے تو ان سے فرمایا لوگوں سے قسم نہ لیا کرو ان کے مال کے بارے میں کیوں ان کو جہنم میں پھینکتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں قسم نہ لوں تو وہ کچھ بھی ادا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا کچھ نہ ادا کرنا اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان سے قسم اٹھواؤ۔

(۱۰۶۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ مَسْرُوقٌ عَلَى السِّلْسِلَةِ، فَكَانَ مَنْ مَرَّ بِهِ أَعْطَاهُ شَيْئًا قَبِلَ مِنْهُ وَيَقُولُ: مَعَكَ شَيْءٌ لَنَا فِيهِ حَقٌّ؟ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ، وَإِلاَّ قَالَ له: اذْهَبْ.

(۱۰۶۷۳) حضرت ابواسحاق ریٹیلیے سے مروی ہے کہ حضرت مسروق ریٹیلیے سلسلہ نامی مقام پر تھے۔ جو شخص بھی آپ کے پاس سے گذرتا تو وہ جو کچھ آپ کو دیتا آپ قبول فرما لیتے اور فرماتے کہ تیرے پاس جو ہے کیا اس میں ہمارا حق ہے؟ اگر وہ کہتا کہ ہاں (تو وصول فرما لیتے) وگرنہ اس کو فرماتے کہ چلا جا۔

(۱۰۶۷۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر، عَنْ قُرَّةَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، قَالَ: مَرَرْت عَلَى حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِسَفِينَةٍ، فَمَا تَرَكَنِي حَتَّى اسْتَحْلَفَنِي مَا فِيهَا.

(۱۰۶۷۴) حضرت قرہ سے مروی ہے کہ میں حضرت حمید بن عبدالرحمن کے پاس سے کشتی میں گذرا۔ فرماتے ہیں کہ جب تک مجھ سے قسم نہ اٹھوائی کہ اس میں کیا ہے مجھے نہیں چھوڑا۔

(۱۰۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ عَلَى الْعُشُورِ، وَأَمَرَنِي أَنْ لاَ أُفَتِّشَ أَحَدًا.

(۱۰۶۷۵) حضرت زیاد بن حدیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق نے عشر وصول کرنے کیلئے بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ کسی سے تفتیش نہ کرنا۔

(۱۰۶۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إنَّمَا كَانَ الْعَاشِرُ يُرْشِدُ ابْنَ السَّبِيلِ ، وَمَنْ أَتَاهُ بِشَيْءٍ قَبِلَهُ.

(۱۰۶۷٦) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ عشر وصول کرنے والا تو مسافر کو مشورہ دیگا اور رہنمائی کرے گا، اور جو شخص اس کے پاس کچھ لے کر آئے گا وہ اس سے وصول کرے گا۔

(۱۰۳) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ

بعض حضرات کے نزدیک مسلمانوں پر عشر نہیں ہے

(۱۰۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ ، إنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى.
(ابو داؤد ۳۰۴۱)

(۱۰۶۷۷) حضرت حرب بن عبید اللہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عشر مسلمانوں پر نہیں ہے۔ بیشک عشر تو یہود ونصاریٰ پر ہے۔

(۱۰۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ خَالِه ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ. (ابو داؤد ۳۰۴۲۔ احمد ۳/ ۴۷۴)

(۱۰۶۷۸) حضور اکرم ﷺ سے حضرت ابوالاحوص کی حدیث کی مثل مروی ہے۔

(۱۰۶۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ احْمَدُوا اللَّهَ الَّذِي وَضَعَ عَنْكُمَ الْعُشُورَ. (احمد ۱/ ۱۹۰۔ ابو یعلی ۹۶۳)

(۱۰۶۷۹) حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اے معشر عرب اللہ کی تعریف اور حمد بیان کرو کہ اس نے تم پر سے عشر اٹھالیا ہے۔

(۱۰۶۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ ، وَلَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ. (ابو داؤد ۳۰۴۸۔ احمد ۱/ ۲۲۳)

(۱۰۶۸۰) حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک زمین دو قبلوں کی صلاحیت

نہیں رکھتی اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔

(۱۰۶۸۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي عُمَرُ عَلَى السَّوَادِ ، وَنَهَانِي أَنْ أُعَشِّرَ مُسْلِمًا ، أَوْ ذَا ذِمَّةٍ يُؤَدِّي الْخَرَاجَ.

(۱۰۶۸۱) حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے گاؤں والوں کی طرف بھیجا اور مجھے منع فرمایا کہ میں مسلمانوں سے عشر وصول کروں یا ذمیوں سے جو خراج ادا کرتے ہیں۔

(۱۰۶۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يُحْشَرُوا ، وَلاَ يُعْشَرُوا ، وَلاَ يُجَبُّوا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكُمْ أَنْ لاَ تُحْشَرُوا ، وَلاَ تُعْشَرُوا ، وَلاَ يُسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ غَيْرُكُمْ. (ابوداؤد ۳۰۲۰۔ احمد ۴/ ۲۱۸)

(۱۰۶۸۲) حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثقیف کا وفد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے (اسلام لانے کیلئے) شرط لگائی کہ ہم سے ٹیکس، عشر اور خراج نہ وصول کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے ٹیکس (محصل) وصول نہیں کیا جائے گا، تم سے عشر نہیں وصول کیا جائے گا اور نہ ہی تم پر کسی غیر کو حاکم بنایا جائے گا۔

(۱۰٤) فِي نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ ، مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ

بنو تغلب کے نصاریٰ سے کیا وصول کیا جائے گا

(۱۰۶۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ ، وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ نِصْفَ عُشْرِ أَمْوَالِهِمْ.

(۱۰۶۸۳) حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بنو تغلب کے نصاریٰ کے پاس بھیجا اور حکم فرمایا کہ میں ان سے ان کے اموال کا نصف عشر وصول کروں۔

(۱۰۶۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ صَالَحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ عَلَى أَنْ تُضَعَّفَ عَلَيْهِمُ الزَّكَاةُ مَرَّتَيْنِ ، وَعَلَى أَنْ لاَ يُنَصِّرُوا صَغِيرًا ، وَعَلَى أَنْ لاَ يُكْرَهُوا عَلَى دِينٍ غَيْرِهِمْ . قَالَ دَاوُد : لَيْسَتْ لَهُمْ ذِمَّةٌ ، قَدْ نَصَّرُوا.

(۱۰۶۸۴) حضرت داؤد بن کردوس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بنو تغلب کے نصاریٰ کے ساتھ (اس شرط پہ) صلح فرمائی تھی کہ ان سے زکوۃ کا دوگنا وصول کیا جائے گا۔ اور ان کے چھوٹوں کو نصاریٰ نہیں بنایا جائے گا، اور نہ ہی ان کو کسی غیر دین پر مجبور کیا جائے گا۔ داؤد راوی فرماتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی ذمہ نہیں ہے، تحقیق وہ نصرانی ہو گئے۔

(۱۰۶۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ جَدِّى فَمَرَّ عَلَى نَصْرَانِيٍّ بِفَرَسٍ قِيمَتُهُ عِشْرُونَ أَلْفًا ، فَقَالَ لَهُ : إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ أَلْفَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُ الْفَرَسَ وَأَعْطَيْنَاكَ قِيمَتَهُ ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفًا.

(۱۰۶۸۵) حضرت زیاد بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنے دادا کے ساتھ تھا، ہمارے پاس سے ایک نصرانی گھوڑے پر سوار ہو کر گزرا اور اس کے گھوڑے کی قیمت بیس ہزار (درہم) تھی، انہوں نے اس نصرانی سے کہا اگر تو چاہے تو دو ہزار دے دیں، اور اگر تو چاہے تو میں گھوڑا لے لوں اور ہم تجھے اس کی قیمت اٹھارہ ہزار (درہم) دے دیں۔

(۱۰۶۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ ، فَجَعَلَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي أَمْوَالِهِمَ الَّتِي يَخْتَلِفُونَ بِهَا فِي كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا ، وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَرَضِيَ وَأَجَازَهُ ، وَقَالَ لِعُمَرَ : كَمْ تَأْمُرُنَا أَنْ نَأْخُذَ مِنْ تُجَّارِ أَهْلِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : كَمْ يَأْخُذُونَ مِنكُمْ إِذَا أَتَيْتُمْ بِلاَدَهُمْ ؟ قَالُوا : الْعُشْرَ ، قَالَ : فَكَذَلِكَ فَخُذُوا مِنْهُمْ.

(۱۰۶۸۶) حضرت ابو مجلز سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت عثمان بن حنیف ؒ کو (عشر وغیرہ وصول کرنے کیلئے) بھیجا، انہوں نے ذمیوں کے اموال پر جو دوسرے شہروں میں منتقل ہو گئے تھے اور تجارت کرتے تھے ہر بیس درہم پر ایک درہم مقرر کر دیا، اور حضرت عمر فاروق ؓ کو یہ لکھ کر بھیج دیا۔ آپ ؓ اس پر راضی ہو گئے اور اس کی اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمر فاروق ؓ سے عرض کیا کہ: آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں کہ ہم اہل حرب کے تاجروں سے کتنا وصول کریں؟ آپ ؓ نے فرمایا جب تم ان کے شہروں میں جاتے ہو تو تم سے کتنا وصول کرتے ہیں۔ لوگوں نے کہا عشر، تو آپ ؓ نے فرمایا اتنا ہی تم ان سے وصول کرو۔

(۱۰۶۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ وَرَجُلاً آخَرَ عَلَى صَدَقَاتِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّا يَخْتَلِفُونَ بِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا مِنَ الْقَمْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ ، تَخْفِيفًا عَلَيْهِمْ ، لِيَحْمِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَمِنَ الْقُطْنِيَّةِ ، وَهِيَ الْحُبُوبُ الْعُشْرَ.

(۱۰۶۸۷) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ؒ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے میرے والد اور ایک دوسرے شخص کو ذمیوں سے صدقات (عشر وغیرہ) وصول کرنے کا عامل مقرر فرمایا جو مختلف شہروں میں منتقل ہو گئے تھے اور وہاں کاروبار کرتے تھے، اور آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ گیہوں میں سے ان پر تخفیف کرتے ہوئے نصف عشر وصول کرنا تاکہ وہ شہر کی طرف اس کو اٹھائیں۔ اور دالوں وغیرہ پر عشر وصول کرنا۔

(۱۰۶۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ ، وَمِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمٌ ، وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اتَّجَرُوا فِي الْخَمْرِ ،

مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمٌ.

(۱۰۶۸۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ذمیوں سے ہر بیس درہم کے بدلے ایک درہم وصول کیا جائے گا اور حربیوں سے دس درہم کے بدلے ایک درہم وصول کیا جائے گا، اور جو ذمی شراب کا کاروبار کرتے ہیں ان سے ہر دس درہم پر ایک درہم وصول کیا جائے گا۔

(١٠٦٨٩) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رُزَيْقٍ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ :خُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِيمَا يُظْهِرُونَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ ، مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابِ مَا نَقَصَ ، حَتَّى تَبْلُغَ عَشَرَةً ، فَإِذَا نَقَصَتْ ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ فَدَعْهَا لاَ تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاكْتُبْ لَهُمْ بَرَائَةً إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ.

(۱۰۶۸۹) حضرت رزیق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے میری طرف لکھ کر بھیجا کہ: ذمی تاجر جو تیرے پاس سے گذریں اور جو مال ان کا ظاہر کیا جاتا ہے اور تجارت میں گھومتا ہے تو ہر بیس دینار پر ایک دینار وصول کرنا، اور جو اس سے کم ہو تو اس سے اسی کمی کے حساب سے وصول کرنا، یہاں تک کہ دس تک پہنچ جائے، پھر جب اس سے بھی تین دینار کم ہو جائیں تو پھر چھوڑ دے کچھ بھی وصول نہ کرو اور ان کیلئے ان سے براءت لکھ دو جو (آگے) وصول کرنے والے ہیں۔

(١٠٦٩٠) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ :وَسَأَلْت الزُّهْرِيَّ عَنْ جِزْيَةِ نَصَارَى كَلْبٍ وَتَغْلِبَ ؟ فَقَالَ :بَلَغَنَا أَنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ نِصْفُ الْعُشْرِ مِنْ مَوَاشِيهِمْ.

(۱۰۶۹۰) حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری ؒ سے بنوکلب اور بنوتغلب کے جزیہ سے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ان کے مویشیوں پر نصف عشر لیا جائے گا۔

(١٠٥) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الْعُشُورَ فِي السَّنَةِ إِلَّا مَرَّةً

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عشر صرف سال میں ایک مرتبہ (واجب) ہے

(١٠٦٩١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الْمَاصِرِ ، فَكُنْتُ أُعَشِّرُ مَنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَأَعْلَمَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :أَنْ لاَ تُعَشِّرْ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً ، يَعْنِي فِي السَّنَةِ.

(۱۰۶۹۱) حضرت زیاد بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق ؓ نے عامل مقرر فرمایا کہ میں کشتیوں والوں سے (عشر) وغیرہ وصول کروں، میں ہر آنے اور جانے والے سے عشر وصول کرتا تھا، حضرت عمر کی طرف ایک آدمی گیا اور اس نے ان کو بتایا، انہوں نے میری طرف لکھا کہ: عشر صرف سال میں ایک بار وصول کیا کرو۔

(١٠٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ الْهُذَيْلِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ نَصْرَانِيٌّ إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إنَّ عَامِلَك عَشَّرَ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا الشَّيْخُ النَّصْرَانِيُّ ، فَقَالَ عُمَرُ : وَأَنَا الشَّيْخُ الْحَنِيفِي ، فَكَتَبَ إلَى عَامِلِهِ : أَنْ لاَ تَعْشُرْ فِي السَّنَةِ إلاَّ مَرَّةً.

(١٠٦٩٢) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس نصرانیوں کا شیخ آیا اور کہنے لگا کہ آپ کا عامل سال میں دو بار عشر وصول کرتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا نصرانیوں کا شیخ (امیر)، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دین حنیف کا شیخ (امیر) ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کو لکھا کہ سال میں صرف ایک بار عشر وصول کیا کرو۔

(١٠٦٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ عَشَّرَ فِي الإِسْلاَمِ.

(١٠٦٩٣) حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اسلام میں عشر وصول کیا۔

(١٠٦) مَا قَالُوا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ، مَنْ هُمْ ؟

فقراء اور مساکین کون لوگ ہیں؟

(١٠٦٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ؟ فَقَالَ : الْفُقَرَاءُ : الْمُتَعَفِّفُونَ ، وَالْمَسَاكِينُ : الَّذِين يَسْأَلُونَ.

(١٠٦٩٥) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ فقراء اور مساکین کون لوگ ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فقراء وہ ہیں جو (سوال کرنے سے) پاک دامن رہیں اور مساکین وہ لوگ ہیں جو سوال کرتے ہیں۔

(١٠٦٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ : ﴿إنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ﴾ ، قَالَ : الْفُقَرَاءُ : الَّذِينَ هَاجَرُوا ، وَالْمَسَاكِينُ : الَّذِينَ لَمْ يُهَاجِرُوا.

(١٠٦٩٦) حضرت علی بن حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت انما الصدقات للفقراء والمساکین میں فقراء سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے ہجرت کی اور مساکین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہجرت نہیں کی۔

(١٠٦٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿إنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ ؟ قَالَ : الْفُقَرَاءُ : الَّذِينَ فِي بُيُوتِهِمْ وَلاَ يَسْأَلُونَ ، وَالْمَسَاكِينُ : الَّذِينَ يَخْرُجُونَ فَيَسْأَلُونَ.

(۱۰۶۹۷) حضرت معقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا فقراء وہ ہیں جو اپنے گھروں میں رہتے ہیں اور کسی سے سوال نہیں کرتے اور مسکین وہ لوگ ہیں جو گھروں سے باہر نکلتے ہیں اور سوال کرتے ہیں۔

(۱۰۷) فِي الأَعْرَابِ ، عَلَيْهِمْ زَكَاةُ الْفِطْرِ

دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر ہے کہ نہیں؟

(۱۰۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يُحَنَّسَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : عَلَى الأَعْرَابِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

(۱۰۶۹۸) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر ہے۔

(۱۰۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الأَعْرَابِ زَكَاةُ الْفِطْرِ.

(۱۰۶۹۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر نہیں ہے۔

(۱۰۷۰۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَأْخُذُ مِنَ الأَعْرَابِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ الأَقِطَ.

(۱۰۷۰۰) حضرت اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دیہاتیوں سے صدقات الفطر میں پنیر وصول فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُعْطُونَ مِنَ اللَّبَنِ.

(۱۰۷۰۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ دودھ میں سے ادا کریں گے۔

(۱۰۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : عَلَى الأَعْرَابِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ ، صَاعٌ مِنْ لَبَنٍ.

(۱۰۷۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر ہے، اور وہ دودھ کا ایک صاع ادا کریں گے۔

(۱۰۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ

آدمی نصرانی غلام کو آزاد کردے اس کا بیان

(۱۰۷۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابن أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ ، قَالَ : ذِمَّتُهُ ذِمَّةُ مَوَالِيهِ.

(۱۰۷۰۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی نصرانی غلام کو آزاد کردے (تو کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اس غلام کا ذمہ اس کے آقا کے ذمہ ہے۔

(۱۰۷۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ.

(۱۰۷۰۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر جزیہ نہیں ہے۔

(۱۰۷۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ.

(۱۰۷۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر نصرانی غلام کو آزاد کردے تو اس پر جزیہ ہے۔

(۱۰۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِنَانٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ نَصْرَانِيٍّ أَعْتَقَهُ مُسْلِمٌ.

(۱۰۷۰۶) حضرت سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اس نصرانی غلام سے جزیہ وصول فرمایا کرتے تھے جس کو کسی مسلمان نے آزاد کیا ہو۔

(۱۰۹) مَا قَالُوا فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ

خراجی زمین کے بارے میں فقہاء نے کیا کہا ہے اس کا بیان

(۱۰۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ ، عَلَيْهَا زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : الْخَرَاجُ عَلَى الأَرْضِ ، وَالزَّكَاةُ عَلَى الْحَبِّ.

(۱۰۷۰۷) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے خراجی زمین کے متعلق دریافت فرمایا کہ کیا اس پر زکوۃ (بھی) ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا خراج زمین پر ہے اور زکوۃ تو اس کے دانوں (کھیتی وغیرہ) پر ہے۔

(۱۰۷۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : الْخَرَاجُ عَلَى الأَرْضِ ، وَالْعُشْرُ عَلَى الْحَبِّ.

(۱۰۷۰۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خراج تو زمین پر ہے اور عشر دانوں پر ہے۔

(۱۰۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ فِي التَّمْرِ زَكَاةٌ إِذَا كَانَ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْعُشْرُ ، وَإِنْ كَانَ بِمِئَةِ أَلْفٍ.

(۱۰۷۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھجوروں پر زکوۃ نہیں ہے اگر اس پر عشر وصول کر لیا گیا ہو، اگرچہ وہ سو ہزار (ایک لاکھ) ہی کیوں نہ ہوں۔

(۱۰۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ حَسَنٌ وَسُفْيَانُ يَقُولاَنِ : عَلَيْهِ.

(۱۰۷۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر (زکوۃ) ہے۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لاَ يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَعُشْرٌ عَلَى أَرْضٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ایک ہی زمین سے خراج اور عشر وصول نہیں کیا جائیگا

(۱۰۷۱۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُغِيرَةِ خَتَنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ

يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَعُشْرٌ فِي أَرْضٍ وَاحِدٍ.

(۱۰۷۱۱) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک ہی زمین سے خراج اور عشر وصول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لاَ يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَعُشْرٌ فِي مَالٍ.

(۱۰۷۱۲) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خراج اور عشر ایک مال میں جمع نہیں کئے جائیں گے۔

(۱۰۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ: لاَ يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَزَكَاةٌ عَلَى رَجُلٍ.

(۱۰۷۱۳) حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک ہی شخص پر خراج اور زکوۃ کو جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۱) قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾

اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ کا بیان

(۱۰۷۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾، قَالَ: الزَّكَاةُ.

(۱۰۷۱۴) حضرت عاصم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۱۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾، قَالَ: الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ.

(۱۰۷۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ سے مراد فرض زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا إِذَا خَرَجَتْ أَعْطِيَاتُهُمْ تَصَدَّقُوا مِنْهَا.

(۱۰۷۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) جب نکالے جاتے ان کیلئے بخشش (عطایا) تو اس میں سے صدقہ کرتے۔

(۱۱۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَذْهَبُ لَهُ الْمَالُ السِّنِينَ ثُمَّ يَجِدُهُ، فَيُزَكِّيهِ؟

کچھ سالوں کیلئے مال چلا جائے اور وہ پھر اس کو پالے تو کیا زکوۃ ادا کرے گا؟

(۱۰۷۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: أَخَذَ الْوَلِيدُ بن عَبْدِ الْمَلِكِ مَالَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الرَّقَّةِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عَائِشَةَ عِشْرِينَ أَلْفًا، فَأَلْقَاهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَاهُ وَلَدُهُ، فَرَفَعُوا

مَظْلِمَتَهُمْ إلَيْهِ ، فَكَتَبَ إلَى مَيْمُونٍ :ادْفَعُوا إلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ، وَخُذُوا زَكَاةَ عَامِهِ هَذَا ، فَلَوْلا أَنَّهُ كَانَ مَالاً ضِمَارًا أَخَذْنَا مِنْهُ زَكَاةَ مَا مَضَى.

(۱۰۷۱۷) حضرت عمرو بن میمون ؒ فرماتے ہیں کہ ولید بن عبد الملک ؒ نے اہل ذمہ میں سے ایک شخص جس کی کنیت ابو عائشہ تھی اس کے بیس ہزار (درہم) لیے اور بیت المال میں داخل کر دیئے۔ پھر جب حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ خلیفہ بنے اس کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور اپنی مظلومیت کی داستان آپ تک پہنچائی۔ آپ نے میمون کو لکھا کہ اس کا مال اس کو واپس لوٹا دو اور اس سال کی زکوۃ بھی وصول کر لو۔ اگر یہ مال ضمار (وہ مال اور قرض جس کے واپس ملنے کی امید نہ ہو) نہ ہوتا تو میں گزرے ہوئے سالوں کی زکوۃ بھی وصول کرتا۔

(۱۰۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ذَهَبَ لَهُ مَالٌ فِي بَعْضِ الْمَظَالِمِ ، فَوَقَعَ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رُفِعَ إلَيْهِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ ادْفَعُوا إلَيْهِ ، وَخُذُوا مِنْهُ زَكَاةَ مَا مَضَى ، ثُمَّ تَبِعَهُمْ بَعْدُ بِكِتَابٍ :أَنِ ادْفَعُوا إلَيْهِ مَالَهُ ، ثُمَّ خُذُوا مِنْهُ زَكَاةَ ذَلِكَ الْعَامِ ، فَإِنَّهُ كَانَ مَالاً ضِمَارًا.

(۱۰۷۱۸) حضرت میمون ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا مال بعض مظالم کی وجہ سے اس سے لے کر بیت المال میں داخل کر دیا گیا۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ خلیفہ بنے، تو اس نے یہ بات آپ تک پہنچائی، حضرت عمر بن عبد العزیز نے لکھا اس کا مال اس کو واپس کر دو اور گذرے ہوئے سالوں کی زکوۃ بھی وصول کر لو پھر اس کے بعد دوبارہ لکھا کہ اس کا مال اس کو واپس کر دو اور اس کی زکوۃ اس سال کی وصول کر لو کیونکہ یہ ایسا مال ہے جس کی واپسی کی امید نہ تھی۔

(۱۰۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَلَيْهِ زَكَاةُ ذَلِكَ الْعَامِ.

(۱۰۷۱۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس پر صرف اسی سال کی زکوۃ ہے۔

(۱۱۳) قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ (زکوۃ ادا نہیں کرتے) کا بیان

(۱۰۷۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾، قَالَ :هُوَ مَا تَعَاوَرَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ ؛ الْفَأْسُ ، وَالْقِدْرُ ، وَالدَّلْوُ ، وَأَشْبَاهُهُ.

(۱۰۷۲۰) حضرت عبد اللہ ؒ سے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ کا مصداق وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے درمیان عاریۃ کدال، دیگچی، ڈول اور اس جیسے اشیاء نہیں دیتے ہیں۔

(۱۰۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :هُوَ مَا تَعَاوَرَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ.

(۱۰۷۲۱) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا مصداق وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو عاریۃً بھی نہیں دیتے۔

(١٠٧٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ قَالَ :الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

(۱۰۷۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ سے مراد فرض زکوۃ ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عاریت کا سامان مراد ہے۔

(١٠٧٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَاعُونُ الزَّكَاةُ.

(۱۰۷۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الماعون کا مطلب زکوۃ ہے۔

(١٠٧٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هُوَ الْمَالُ الَّذِي لاَ يُعْطَى حَقُّهُ.

(۱۰۷۲۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ مال جس کا حق ادا نہ کیا گیا ہو۔

(١٠٧٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هُوَ الْمَالُ الَّذِي لاَ يُؤَدَّى حَقُّهُ.

(۱۰۷۲۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ مال جس کا حق ادا نہ کیا گیا ہو۔

(١٠٧٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ (ح) وَغُنْدَرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا :الْمَاعُونُ مَنْعُ الْفَأْسِ وَالْقِدْرِ وَالدَّلْوِ.

(۱۰۷۲۶) حضرت سعد اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ الماعون کدال، دیگچی اور ڈول کا نہ دینا ہے۔

(١٠٧٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ ، عَنْ أُمِّ شَرَاحِيلَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :الْمِهْنَةُ.

(۱۰۷۲۷) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سے مراد پیشہ ہے۔

(١٠٧٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَاعُونُ مَنْعُ الْفَأْسِ وَالْقِدْرِ وَالدَّلْوِ.

(۱۰۷۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الماعون کدال، دیگچی اور ڈول کا نہ دینا ہے۔

(١٠٧٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمْ يَجِئْ أَهْلُهَا بَعْد.

(۱۰۷۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نہ لوٹا اس کے اھل اس کے بعد۔

(١٠٧٣٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْقِدْرُ وَالرَّحَى . وَقَالَ بَعْضُهُمْ :الْفَأْسُ.

(۱۰۷۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیگچی اور پن چکی ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں اس سے مراد کدال ہے۔

(۱۰۷۳۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَیْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : الزَّکَاةُ.

(۱۰۷۳۱) حضرت ضحاک ویشین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ التَّیْمِیِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْقِدْرُ وَالدَّلْوُ.

(۱۰۷۳۲) حضرت عبداللہ ویشین فرماتے ہیں کہ دیگچی اور ڈول مراد ہیں۔

(۱۰۷۳۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۱۰۷۳۳) حضرت عبداللہ ویشین سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۷۳۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ ، عَنْ أَبِی الْمُغِیرَةِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : هِیَ الزَّکَاةُ.

(۱۳۱۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۳۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَ حَدِیثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

(۱۰۷۳۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل منقول ہے۔

(۱۰۷۳۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَزَّارِ ؛ أَنَّ أَبَا الْعُبَیْدِینَ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ عَنِ الْمَاعُونِ ؟ قَالَ : هُوَ الْفَأْسُ وَالْقِدْرُ وَالدَّلْوُ.

(۱۰۷۳۶) حضرت یحییٰ بن الجزار ویشین فرماتے ہیں کہ ابو العبیدین ویشین نے حضرت عبداللہ سے الماعون کے متعلق دریافت فرمایا، آپ نے فرمایا اس سے مراد کدال، دیگچی اور ڈول ہے۔

(۱۰۷۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ أَبِی عُمَرَ ، عَنْ یَحْیَی ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِیَّةِ ، قَالَ : الْمَاعُونُ الزَّکَاةُ.

(۱۰۷۳۷) حضرت ابن الحنفیہ ویشین سے مروی ہے کہ الماعون سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ : الْمَاعُونُ هُوَ الْمَالُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ.

(۱۰۷۳۸) حضرت امام زہری ویشین فرماتے ہیں کہ الماعون سے قریش کی زبان میں مال ہے۔

(۱۰۷۳۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ بَسَّامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِکْرِمَةَ عَنِ الْمَاعُونِ ؟ فَقَالَ : الْفَأْسُ وَالْقِدْرُ وَالدَّلْوُ.

(۱۰۷۳۹) حضرت بسام ویشین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ ویشین سے الماعون کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ ویشین نے فرمایا وہ کدال، دیگچی اور ڈول ہے۔

(۱۰۷۴۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُوَ الْمَتَاعُ . وَقَالَ عَلِیٌّ : هُوَ الزَّکَاةُ.

(۱۰۷۴۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سامان ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زکوۃ مراد ہے۔

(۱۰۷۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : الْمَاعُونُ الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ.

(۱۰۷۴۱) حضرت امام زہری ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ الماعون سے مراد فرض زکوۃ ہے۔

(۱۱٤) فِي الصَّاعِ، مَا هُوَ ؟

صاع کی مقدار کتنی ہے؟

(۱۰۷٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : عَيَّرْنَا صَاعَ الْمَدِينَةِ فَوَجَدْنَاهُ يَزِيدُ مِكْيَالاً عَلَى الْحَجَّاجِيِّ.

(۱۰۷۴۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ ہم نے مدینہ منورہ کے صاع کی پیائش کی تو اس کو صاع حجاجی (حجاج بن یوسف کا صاع) سے کیل میں زیادہ پایا۔

(۱۰۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : الْحَجَّاجِيُّ صَاعُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۱۰۷۴۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ صاع حجاجی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صاع (کے مثل) تھا۔

(۱۰۷٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْقَفِيزُ الْحَجَّاجِيُّ هُوَ الصَّاعُ.

(۱۰۷۴۴) حضرت ابراہیم ولیٹھیز سے مروی ہے کہ قفیز حجاجی ایک صاع تھا۔

(۱۰۷٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: مَا كَانَ يُفْتِي فِيهِ إِبْرَاهِيمُ فِي كَفَّارَةِ يَمِينٍ ، أَوْ فِي الشِّرَاءِ ، أَوْ فِي إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَفِيمَا قَالَ فِيهِ: الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ، قَالَ: كَانَ يُفْتِي بِقَفِيزِ الْحَجَّاجِيِّ، قَالَ: هُوَ الصَّاعُ.

(۱۰۷۴۵) حضرت مغیرہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ کفارہ یمین، خرید وفروخت، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، عشر اور نصف عشر کی ادائیگی کے بارے میں حضرت ابراہیم ولیٹھیز کا فتویٰ قفیز حجاجی تھا جو کہ ایک صاع کا تھا۔

(۱۰۷٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَسَنًا يَقُولُ : صَاعُ عُمَرَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ . وَقَالَ شَرِيكٌ : أَكْثَرُ مِنْ سَبْعَةِ أَرْطَالٍ وَأَقَلُّ مِنْ ثَمَانِيَةٍ.

(۱۰۷۴۶) حضرت حسن ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع آٹھ رطل کا تھا۔ حضرت شریک ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ سات رطل سے زیادہ اور آٹھ سے کم تھا۔

(۱۱۵) مَنْ قَالَ تُرَدُّ الصَّدَقَةُ فِي الْفُقَرَاءِ إِذَا أُخِذَتْ مِنَ الأَغْنِيَاءِ

صدقات (زکوٰۃ) اغنیاء سے لیکر فقراء میں تقسیم کردیئے جائیں گے

(۱۰۷٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا سَاعِيًا ، فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا ، فَقَسَمَهَا فِي فُقَرَائِنَا ، وَكُنْت غُلاَمًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا. (ترمذی ۶۴۹۔ دار قطنی ۷)

(۱۰۷٤۷) حضرت ابو جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمارے پاس صدقات وصول کرنے والا بھیجا، انہوں نے ہمارے اغنیاء سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کردیا۔ اس وقت میں ایک یتیم لڑکا تھا انہوں نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی عطا کی۔

(۱۰۷٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَمَّا يُؤْخَذُ مِنْ صَدَقَاتِ الأَعْرَابِ ، كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا ؟ فَقَالَ عُمَرُ : وَاللَّهِ ، لأَرُدَّنَّ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ ، حَتَّى تَرُوحَ عَلَى أَحَدِهِمْ مِئَةُ نَاقَةٍ ، أَوْ مِئَةُ بَعِيرٍ.

(۱۰۷٤۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ دیہاتیوں کے صدقات کے ساتھ کیا کیا جائے۔ (کہاں خرچ کیے جائیں؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں صدقات کو ان پر لوٹاتا رہوں گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے پاس شام کے وقت سو اونٹنیاں یا سو اونٹ ہوں۔

(۱۰۷٤۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَخَذَ نِصْفَ صَدَقَاتِ الأَعْرَابِ ، وَرَدَّ نِصْفَهَا فِي فُقَرَائِنَا.

(۱۰۷٤۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ دیہاتیوں سے نصف صدقات وصول فرماتے اور نصف لوٹا دیتے ان کے فقراء میں۔

(۱۰۷۵۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَقْسِمُ صَدَقَةَ عُمَرَ ، فَيَأْتِيهِ الرَّجُلُ ذُو هَيْئَةٍ قَدْ أَعْطَاهُ ، فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيُعْطِيه وَلاَ يَسْأَلُهُ.

(۱۰۷۵۰) حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صدقات تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ ان کے پاس جب کوئی (فقیروں کی) ہیئت والا شخص آتا تو وہ اس کو عطا فرماتے۔ وہ کہتا کہ مجھے عطا کرو تو وہ اس کو عطا فرماتے اور اس سے سوال نہ فرماتے۔

(۱۱۶) فِي الرُّكُوبِ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ

زکوۃ کے اونٹوں پر سواری کرنا

(۱۰۷۵۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ، وَإِنَّ الصَّدَقَاتِ لَتُسَاقُ مَعَهُ ، فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا الرَّاجِلَ الْمُنْقَطِعَ بِهِ.

(۱۰۷۵۱) حضرت عبد الرحمن بن عمرو بن سہل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان ؓ کو مکہ کے راستہ میں دیکھا۔ اور زکوۃ کے مویشی ان کے ساتھ ہانکے جا رہے تھے۔ حضرت عثمان جدا ہونے والے پیادے کو اس پر سوار کر دیتے۔

(۱۰۷۵۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ نَمْلَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي عَلِيٌّ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ ، قَالَ : فَصَحِبَنِي أَخِي ، فَتَصَدَّقْت ، قَالَ :فَحَمَلْت أَخِي عَلَى بَعِيرٍ ، فَقُلْتُ :إِنْ أَجَازَهُ عَلِيٌّ ، وَإِلاَّ فَهُوَ مِنْ مَالِي ، فَلَمَّا قَدِمْت عَلَيْهِ قَصَصْت عَلَيْهِ قِصَّةَ أَخِي ، فَقَالَ :لَكَ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۱۰۷۵۲) حضرت شریک بن نملہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے مجھے صدقات و زکوۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا، میرا بھائی بھی میرے ساتھ ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کو اونٹ پر سوار کر دیا، میں نے کہا اگر حضرت علی ؓ نے اجازت دیدی تو ٹھیک ہے وگرنہ یہ میرے مال میں سے ہے۔ جب میں واپس تو حضرت علی ؓ کو اپنے بھائی کا قصہ سنایا آپ ؓ نے فرمایا: اس میں تیرا بھی حصہ ہے۔

(۱۰۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ بِإِبِلٍ مِنَ الصَّدَقَةِ إِلَى الْحِمَى ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَصْدُرَ ، قَالَ :اعْرِضْهَا عَلَيَّ ، فَعَرَضْتهَا عَلَيْهِ وَقَدْ جَعَلْتُ جَهَازِي عَلَى نَاقَةٍ مِنْهَا ، فَقَالَ : لاَ أُمَّ لَكَ ، عَمَدْت إِلَى نَاقَةٍ تُحْيِي أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَحْمِلُ عَلَيْهَا جَهَازَك ؟ أَفَلاَ ابْنَ لَبُونٍ بَوَّالاً ، أَوْ نَاقَةً شَصُوصًا.

(۱۰۷۵۳) حضرت سالم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت اسلم ؒ کو زکوۃ کے اونٹ دے کر حمی مقام کی طرف بھیجا۔ فرماتے ہیں کہ جب میں واپس لوٹنے لگا تو فرمایا ان کو میرے سامنے پیش کر، میں نے اس حال میں پیش کیا کہ ان میں سے ایک اونٹنی پر میرا سامان تھا۔ آپ ؓ نے (غصہ میں) فرمایا تیری ماں نہ رہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اونٹنی کے ذریعہ مسلمانوں کے اہل بیت کو زندہ کیا جائے تو نے اس پر اپنا سامان لاد دیا کیا بہت زیادہ پیشاب کرنے والا ابن لبون یا کم دودھ دینے والی اونٹنی نہ تھی (اس کام کیلئے)۔

(۱۱۷) فِی الْمَمْلُوكِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ

ایک غلام اگر دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو کیا اس پر صدقۃ الفطر ہے؟

(۱۰۷۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْمَمْلُوكِ زَكَاةٌ إِلاَّ مَمْلُوكٌ تَمْلِكُهُ.

(۱۰۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلاموں پر صدقہ نہیں ہے مگر وہ غلام جس کا (تنہا) تو مالک ہے۔

(۱۱۸) مَا قَالُوا فِي الْمَمْلُوكِ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ

غلام کو صدقہ ادا کیا جائے گا کہ نہیں؟

(۱۰۷۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الأَرْقَمِ ، قَالَ وَكَانَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ فِي إِمْرَةِ عُمَرَ وَفِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ وَهُوَ يَقْسِمُ صَدَقَةً بِالْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا رَآنِي ، قَالَ : مَا جَاءَ بِكِ يَا أُمَّ زِيَادٍ ، قَالَتْ قُلْتُ لَهُ : لِمَا جَاءَ لَهُ النَّاسُ ، قَالَ هَلْ عَتَقْتِ بَعْدُ ؟ قُلْتُ : لاَ ، فَبَعَثَ إِلَى بَيْتِهِ فَأُتِيَ بِبُرْدٍ فَأَمَرَ لِي بِهِ ، وَلَمْ يَأْمُرْ لِي مِنَ الصَّدَقَةِ بِشَيْءٍ لأَنِّي كُنْتُ مَمْلُوكَةً.

(۱۰۷۵۵) حضرت زیاد بن ابو مریم اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت عبداللہ بن ارقم کے پاس آئیں۔ وہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی امارت میں بیت المال (کے نگران) تھے۔ اور وہ صدقہ (زکوۃ) تقسیم فرما رہے تھے مدینہ والوں کے ساتھ، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اے ام زیاد تو یہاں کیوں آئی؟ تو میں نے جواب دیا کہ جس مقصد کے لیے باقی لوگ آئے ہیں میں بھی اس ہی مقصد سے آئی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تو آزاد ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں، تو انہوں نے کسی کو گھر بھیجا جو چادر لے کر آیا۔ آپ نے وہ مجھے دے دی۔ لیکن صدقہ (زکوۃ) میں سے کچھ نہ دیا۔ کیونکہ میں اس وقت مملوکہ تھی۔

(۱۰۷۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُطْعِمُوا هَؤُلاَءِ السُّودَانَ مِنْ أَضَاحِيكُمْ فَإِنَّمَا هِيَ أَمْوَالُ أَهْلِ مَكَّةَ.

(۱۰۷۵۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مت کھلاؤ ان کالے (غلاموں کو) اپنی قربانیوں میں سے۔ یہ تو اہل مکہ کے اموال ہے۔

(۱۰۷۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَى عَبِيدِ الأَعْرَابِ. (طبرانی ۳۲۲۳)

(۱۰۷۵۷) حضرت لیث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ بدو غلاموں پر صدقہ کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۹) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُنَاوِلَ الْمِسْكِينَ صَدَقَتَه بِيَدِهِ

جو شخص پسند کرتا ہو کہ مساکین کو اپنے ہاتھ سے صدقہ دے

(۱۰۷۵۸) حَدَّثَنَا عبد الرحمن وَ وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ خَصْلَتَانِ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِلُهُمَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ كَانَ يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ بِيَدِهِ وَيَضَعُ الطَّهُورَ لِنَفْسِهِ.

(۱۰۷۵۸) حضرت عباس بن عبد الرحمن المدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو عادتیں اپنے اہل میں سے کسی کے سپرد نہ فرماتے تھے۔ ایک یہ کہ مسکین کو اپنے ہاتھ سے عطا فرماتے تھے، اور دوسرا اپنے وضو کا پانی خود رکھتے تھے۔

(۱۰۷۵۹) وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ لَهُ جُمَّةٌ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ وَرَأَيْتُه يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ بِيَدِهِ.

(۱۰۷۵۹) حضرت ابو المنہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کو دیکھا آپ کے بال کندھوں تک تھے اور آپ پر چادر تھی، اور میں نے آپ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے مسکین کو عطا کر رہے تھے۔

(۱۲۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمُضَارَبَةُ يُزَكِّيهَا؟

کسی کے پاس مال مضاربۃ ہو تو کیا وہ اس پر زکوٰۃ ادا کرے گا؟

(۱۰۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّفُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ أو يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ أَيُزَكِّيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ

(۱۰۷۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے مال کو بطور مضاربت کسی کو دے رکھا ہے یا اس کا قرض کس نے دینا ہے تو کیا وہ زکوٰۃ ادا کرے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جی ہاں''۔

(۱۰۷۶۱) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مُضَارَبَةٍ زَكَاةٌ لأَنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا صُنِعَ.

(۱۰۷۶۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضاربۃ (مال) پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ساتھ کیا کیا گیا۔

(۱۲۱) مَا قَالُوا فِي الْغَارِمِينَ مَنْ هُمْ

غارمین سے کون لوگ مراد ہیں؟

(۱۰۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (وَالْغَارِمِينَ) ، قَالَ : الْمُنْفِقِينَ فِي غَيْرِ فَسَادٍ ،

(وَابْنِ السَّبِيلِ) الْمُجْتَازُ عَلَى الأَرْضِ إِلَى الأَرْضِ.

(۱۰۷۶۲) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (والغارمین) سے مراد وہ لوگ ہیں جو بغیر فساد کے خرچ کرتے ہیں اور ابن السبیل سے مراد وہ لوگ ہیں جو ایک زمین سے دوسری زمین (ایک جگہ سے دوسری جگہ) کی طرف چلتے ہیں (سفر کرتے ہیں)۔

(۱۰۷۶۳) عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْغَارِمِينَ: رَجُلٌ ذَهَبَ السَّيْلُ بِمَالِهِ وَرَجُلٌ أَصَابَهُ حَرِيقٌ فَذَهَبَ بِمَالِهِ ، وَرَجُلٌ لَهُ عِيَالٌ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ، فَهُوَ يَدَّانُ وَيُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ.

(۱۰۷۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طرح کے لوگ غارمین میں سے ہیں۔ایک وہ شخص جس کا مال سیلاب میں چلا گیا، دوسرا وہ شخص جس کے مال کو آگ لگ گئی، اور تیسرا وہ شخص جس کے اہل وعیال تو ہیں لیکن اس کے پاس مال نہیں ہے۔اور وہ ادھار لے کر اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے۔

(۱۰۷۶٤) وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ لِلْغَارِمِ :يَنْبَغِي الإِمَامُ أَنْ يَقْضِيَ عَنْهُ.

(۱۰۷۶۴) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام کو چاہیے کہ غارم کیلئے کچھ (مال کا) فیصلہ کرے۔

(۱۰۷٦٥) الزُّبَيْرِيُّ أَبُو أَحْمَدَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ الْغَارِمِينَ :قَالَ أَصْحَابُ الدَّيْنِ ، وَابْنُ السَّبِيلِ ، وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا.

(۱۰۷۶۵) حضرت معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے غارمین کے متعلق دریافت کیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے مراد قرض والے لوگ اور مسافر ہیں اگرچہ وہ غنی ہو۔

(۱۲۲) مَا قَالُوا فِي مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ وَالْقَوِيِّ

غنی اور قوی کو صدقہ دینے کا بیان

(۱۰۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(ترمذی ۶۵۲۔ ابوداؤد ۱۶۳۱)

(۱۰۷۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور قوی کیلئے صدقہ (زکوۃ) حلال نہیں ہے۔

(۱۰۷٦۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۱۰۷۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ غنی اور قوی کیلئے حلال نہیں۔

(۱۰۷۶۸) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْمَسْأَلَةُ لاَ تَحِلُّ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۱۰۷۶۸) حضرت حبشی بن جنادہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ سوال کرنا غنی اور قوی کے لئے جائز نہیں۔

(۱۰۷۶۹) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجُلاَنِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلاَنِهِ الصَّدَقَةَ ، قَالَ فَرَفَعَ فِيهِم الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ ، وَقَالَ :إِنَّكُمَا لَجَلْدَانِ ، فَقَالَ :أَمَا إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلاَ حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ.

(ابوداؤد ۱۶۳۰۔ احمد ۵/ ۳۶۲)

(۱۰۷۶۹) حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ (زکوۃ) کا سوال کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ نے تیزی سے نظروں کو ان کے لئے اٹھایا اور ان کو درست کیا اور فرمایا تم دونوں تو قوی اور صحت مند ہو۔ پھر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو عطا کر دوں، (لیکن) غنی اور کمانے والے قوی کے لئے کوئی حصہ (صدقات وزکوۃ میں) نہیں ہے۔

(۱۰۷۷۰) ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لاَ تَنْبَغِي الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۱۰۷۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غنی اور قوت والے کے لئے صدقہ (زکوۃ) لینا مناسب نہیں ہے۔

(۱۳۳) مَنْ كَرِهَ الْمَسْأَلَةَ وَنَهَى عَنْهَا وَتَشَدَّدَ فِيهَا

سوال کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید اور تشدید

(۱۰۷۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ. (بخاری ۱۴۷۴۔ مسلم ۱۰۳)

(۱۰۷۷۱) حضرت حمزہ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جو ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایک حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔

(۱۰۷۷۲) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْأَلَةِ مَا فِيهَا

مَا سَأَلَ. (طبرانی ۱۲۶۱۶)

(۱۰۷۷۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر سوال کرنے والا (مانگنے والا) جان لے جو اس پر وعیدیں ہیں تو وہ (کبھی بھی) سوال نہ کرے۔

(۱۰۷۷۳) أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ خُدُوشٌ ، أَوْ خُمُوشٌ.

(۱۰۷۷۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بغیر فاقہ کے سوال کرتے ہیں وہ لوگ قیامت کے دن اس حال میں ہوں گے کہ اپنے چہرے کو لکڑی یا ناخون سے چھیل رہے ہوں (کھرچ رہے ہوں) گے۔

(۱۰۷۷٤) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ لأَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنِ احْتَجْتُ بَعْدَكَ آكُلُ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ : لاَ ، اعْمَلِي وَكُلِي قَالَتْ : إِنْ ضَعُفْتُ عَنِ الْعَمَلِ ، قَالَ : الْتَقِطِي السُّنْبُلَ ، وَلاَ تَأْكُلِي الصَّدَقَةَ.

(۱۰۷۷۴) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر میں آپ کے بعد محتاج ہوگئی تو کیا میں صدقہ وزکوۃ (سوال کر کے) کھا سکتی ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، کام کرنا اور کھانا، انہوں نے پھر فرمایا اگر میں کام کرنے عاجز آ گئی ضعف کی وجہ سے تو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گیہوں کے خوشے چن لینا لیکن صدقہ وزکوۃ (ہرگز سوال کر کے) نہ کھانا۔

(۱۰۷۷٥) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُقْبَةَ ، أَوْ فُلاَنِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ ابْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ الْمَسْأَلَةِ كَدٌّ فِي وَجْهِ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ أَنْ يَسْأَلَ سُلْطَانًا ، أَوْ فِي أَمْرٍ لاَ بُدَّ مِنْهُ. (ترمذی ۶۸۱۔ ابوداؤد ۱۶۳۶)

(۱۰۷۷۵) آدمی کا ہر سوال قیامت کے دن اس کے چہرہ میں ایک نشان ہوگا الا یہ کہ وہ بادشاہ سے یا کسی بہت ضروری حاجت کی وجہ سے سوال کرے۔

(۱۰۷۷٦) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَةً فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ ، أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ.

(مسلم ۱۰۵۔ احمد ۲/ ۲۳۱)

(۱۰۷۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرے مال کی زیادتی کے لئے تو بے شک وہ انگارے کا سوال کر رہا ہے پس چاہے تو اس انگارے کو کم کر لے یا چاہے تو زیادہ کر لے۔

(۱۰۷۷۷) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ حُبْشِيٍّ السَّلُولِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ ، فَإِنَّهُ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ وَرَضْفٌ مِنْ جَهَنَّمَ يَأْكُلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

(۱۰۷۷۷) حضرت حبشی السلولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں سے اپنا مال زیادہ کرنے کے لیے سوال کرتا ہے تو یہ سوال اس کے چہرہ میں خراش اور جہنم کا گرم پتھر ہے جس کو بروز قیامت کھائے گا۔

(۱۰۷۷۸) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ فَإِنَّمَا هُوَ رَضْفٌ مِنْ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ.

(۱۰۷۷۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لوگوں سے سوال کرے تا کہ ان کے مال سے مالدار ہو جائے بیشک اس کیلئے جہنم کے گرم پتھر ہیں، پس جو چاہے تو پتھر کم کر لے اور جو چاہے تو زیادہ کر لے۔

(۱۰۷۷۹) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلاً فَيَأْتِيَ الْجَبَلَ ، فَيَحْتَطِبَ مِنْهُ فَيَبِيعَهُ ، وَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ. (بخاری ۱۴۸۰۔ مسلم ۱۰۷)

(۱۰۷۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر پہاڑ پر آئے اور لکڑیاں جمع کر کے ان کو فروخت کرے اور اس میں سے کھائے بھی اور صدقہ بھی کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ سوال کرے۔

(۱۰۷۸۰) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلاً فَيَذْهَبَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا ، أَعْطَوْهُ ، أَوْ مَنَعُوهُ. (بخاری ۲۰۷۵۔ احمد ۱/ ۱۶۷)

(۱۰۷۸۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر جائے اور اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لے کر آئے اور انکو فروخت کرے پس اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے اس کے چہرے کو روکے گا، بہتر ہے اس کیلئے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال کرے پھر وہ اسکو عطا کریں یا نہ کریں۔

(۱۰۷۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ مَنْ سَأَلَ تَكَثُّرًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ.

(۱۰۷۸۱) حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے کثرت کے لئے وہ قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ وہ اپنے چہرے کو نوچ رہا ہوگا۔

(۱۰۷۸۲) حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ فَأَعْطَاهُ

شَيْئًا ، فَقِيلَ لَهُ : تُعْطِيه وَهُوَ مُوسِرٌ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ سَائِلٌ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ وَلَيَتَمَنَّيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّهَا كَانَتْ رَضْفَةً فِي يَدِهِ.

(۱۰۷۸۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ عطا فرمایا، آپ کو (لوگوں نے) کہا آپ نے اسکو (کیوں) دیا حالانکہ وہ تو خوشحال ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ سائل ہے اور ہر سوال کرنے والوں کا حق ہوتا ہے اور وہ قیامت کے دن ضرور تمنا کریں گے (کہ وہ سوال نہ کرتے) بیشک ان کے ہاتھ میں (قیامت کے دن) گرم پتھر ہوگا۔

(۱۰۷۸۳) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ ، أَوْ عَدْلُهَا فَهُوَ يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا. (ابوداؤد ۱۶۲۴۔ مالک ۱۱)

(۱۰۷۸۳) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پہنچا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں سوال کرے کہ اس کے پاس چالیس درہم یا اس کے برابر مال ہو پس وہ لوگوں سے چمٹ کر، پیچھے پڑ کر سوال کرنے والا ہے۔

(۱۲٤) مَا قَالُوا فِيمَا رَخَّصَ فِيهِ مِنَ الْمَسْأَلَةِ لِصَاحِبِهَا

بعض حضرات نے کچھ مخصوص لوگوں کیلئے سوال کرنے کی گنجائش اور رخصت دی ہے

(۱۰۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلاَّ لِثَلاَثَةٍ : فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ ، أَوْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لَهُ. (ابوداؤد ۱۶۳۴۔ بیہقی ۲۳)

(۱۰۷۸۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوۃ کسی غنی کے لیے حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے، یا تو وہ اللہ کے راستہ میں ہو، یا وہ مسافر ہو، یا اس کے کسی پڑوسی کو زکوۃ دی گئی ہو اور وہ اس کو ہدیہ کردے۔

(۱۰۷۸۵) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ إِلاَّ لِخَمْسَةٍ : رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ ، أَوْ رَجُلٍ عَمِلَ عَلَيْهَا ، أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لَهُ. (مالک ۲۹)

(۱۰۷۸۵) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ پانچ اشخاص کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے، اس شخص کیلئے جو اسکو اپنے مال سے خریدتا ہے یا وہ شخص جو اس پر کام کرتا ہو، یا مسافر کیلئے، یا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں ہے، یا اس کے کسی پڑوسی کو زکوۃ دی گئی ہو اور وہ اس کو ہدیہ کردے۔

(۱۰۷۸۶) ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ لِفَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ.

(۱۰۷۸۶) حضرت حبشی بن جنادہ السلولی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی سوال کرتا ہوا آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوال کرنا جائز نہیں ہے مگر اس فقر میں جو شدید اور سخت ہو اور اس قرض میں جو بھیانک اور شدید ہو۔

(۱۰۷۸۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالُوا: إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ لِدَيْنٍ مُفْظِعٍ، أَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ قَالَ دَمٍ مُوجِعٍ فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۰۷۸۷) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک سائل نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے سوال کیا، سب حضرات نے اس کو فرمایا: اگر تو سوال کرتا ہے کہ تیرے اوپر بھیانک اور شدید قرض ہے یا بہت سخت فقر ہے یا تو نے خون بہا ادا کرنا ہے ورنہ تو قتل کر دیا جائے گا تو پھر تیرے لیے سوال کرنا جائز ہے (وگرنہ نہیں)۔

(۱۰۷۸۸) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهِلاَلِيِّ، قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ، حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ نَأْمُرُ لَكَ بِهَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا قَبِيصَةُ، إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ لأَحَدِ ثَلاَثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلاَثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلاَنًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ يُمْسِكُ، يَا قَبِيصَةُ، مَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا.

(مسلم ۱۰۹۔ ابو داؤد ۱۶۳۷)

(۱۰۷۸۸) حضرت قبیصہ بن المخارق الھلالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقروض ہو گیا تو میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ ٹھہر جا یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ (کا مال) آ جائے تو ہم اس میں سے تیرے لئے حکم فرمائیں۔ پھر مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنا تین اشخاص کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ ایک وہ شخص جو مقروض ہو گیا ہو تو اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس سے ادا کر دے اور پھر (سوال کرنے سے) رک جائے، دوسرا وہ شخص جس کو کوئی آفت پہنچے اور وہ اس کے مال کو ھلاک کر دے تو اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس کے رہن سہن کی زندگی کو کچھ تقویت پہنچے اور وہ پھر (سوال کرنے سے) رک جائے، اور تیسرا وہ شخص جس کو فاقہ پہنچے یہاں تک کہ تین صاحب رائے شخص اس کے قبیلہ کے یہ کہیں کہ تحقیق فلاں کو فاقہ پہنچا ہے، تو اس

کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس کے رہن سہن کو تقویت ملے پھر وہ (سوال کرنے سے) رک جائے، اے قبیصہ رضی اللہ عنہ ان کے علاوہ سوال کرنے والا حرام کھانے والا ہے۔

(۱۰۷۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي رَجُلٍ سَافَرَ وَهُوَ غَنِيٌّ فَنَفِدَ مَا مَعَهُ فِي سَفَرِهِ وَاحْتَاجَ ؟ قَالَ :يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ فِي سَفَرِهِ لأَنَّهُ ابْنُ السَّبِيلِ.

(۱۰۷۸۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک غنی شخص سفر میں ہو اور اس کا سارا مال حالت سفر میں ختم ہو جائے اور وہ محتاج ہو جائے تو اس کیلئے سوال کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو حالت سفر میں صدقہ عطا کیا جائے گا کیونکہ وہ مسافر ہے۔

(۱۲۵) فی الاستغناء عَنِ الْمَسْأَلَةِ مَنْ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

سوال کرنے سے استغناء کرنا، کہا گیا ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

(۱۰۷۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ , وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ , وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

(بخاری ۱۴۲۷۔ مسلم ۹۵)

(۱۰۷۹۰) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مستغنی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی فرما دیتا ہے، اور جو پاک دامنی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پاک دامن فرما دیتا ہے، اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) نیچے والے ہاتھ (لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔

(۱۰۷۹۱) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ وَعُرْوَةَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. (بخاری ۲۷۵۰۔ ترمذی ۲۴۶۳)

(۱۰۷۹۱) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(۱۰۷۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يُحَدِّثُ عَنْ هِلاَلِ بْنِ حِصْنٍ ، قَالَ :نَزَلْتُ دَارَ أَبِي سَعِيدٍ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ الْمَجْلِسُ فَحَدَّثَنِي ، أَنَّهُ أَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى بَطْنِهِ مِنَ الْجُوعِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ :مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ سَأَلَنَا إِمَّا أَنْ نَبْذُلَ لَهُ , وَإِمَّا أَنْ نُوَاسِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ ، أَوْ يَسْتَعْفِفْ عَنَّا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَنَا ، قَالَ : فَرَجَعْتُ فَمَا سَأَلْتُهُ شَيْئًا. (نسائی ۲۳۶۹۔ احمد ۳/ ۴۴)

(۱۰۷۹۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن بھوک کی وجہ سے میں نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھ لی، پھر میں حضور

اکرم ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پاکدامن رکھتا ہے اور جو استغناء چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو مستغنی فرما دیتا ہے اور جس نے ہم سے سوال کیا یا تو ہم اس کو خرچہ دے دیں گے یا اس کی امداد کر دیں گے۔ (لیکن) جو مستغنی اور (سوال کرنے سے) پاکدامن رہا ہم سے یہ بہتر ہے اس سے کہ ہم سے سوال کرے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں واپس لوٹ گیا اور کسی چیز کا سوال نہ کیا۔

(١٠٧٩٣) عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَغْنِ عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِقِصْمَةِ سِوَاكٍ. (بزار ٩١٣)

(۱۰۷۹۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے سوال کرنے سے مستغنی رہو اگرچہ مسواک کا وہ ریزہ ہی کیوں نہ ہو جو دانتوں میں پھنسا ہو۔

(١٠٧٩٤) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۱۰۷۹۴) حضرت عبدالرحمٰن بن لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے لیکن انہوں نے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

(١٠٧٩٥) وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُتَعَفِّفَةُ.

(۱۰۷۹۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اوپر والے ہاتھ سے مراد وہ ہاتھ ہے جو سوال کرنے سے بچا رہا۔

(١٠٧٩٦) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا أَبْقَتْ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ.

(۱۰۷۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور بہتر صدقہ وہ ہے جو غنیٰ کو باقی رکھے اور اور ان لوگوں سے ابتدا کر جو تیری کفالت میں ہیں۔

(١٠٧٩٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ أَسْوَدَ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ ، قَالَ :انْتَهَى قَوْمٌ مِن ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ :يَدُ الْمُعْطِي :الْعُلْيَا وَيَدُ السَّائِلِ :السُّفْلَى , وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ :أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَأَدْنَاكَ فَأَدْنَاكَ.

(طيالسی ١٢٥٧۔ مسنده ٦٣٤)

(۱۰۷۹۷) حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثعلبہ کی قوم حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پہنچی اس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور لینے والا ہاتھ نیچے والا ہے اور دینے میں ان لوگوں سے ابتدا کر جو تیری کفالت میں ہیں۔ تیری ماں، تیرا باپ، تیری بہن، تیرا بھائی، جو تیرا قریبی ہے اور جو اس سے قریبی ہے۔

(۱۳۶) مَا ذُكِرَ فِي الْكَنْزِ وَالْبُخْلِ بِالْحَقِّ فِي الْمَالِ

مال میں بخل اور خزانے سے متعلق جو مذکور ہے اسکا بیان

(۱۰۷۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ فِي الْمَدِينَةِ , فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَى حَلْقَةً إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا , فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْت :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقُلْت :مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ؟ قَالَ :إِنِّي أَنْهَاهُمْ ، عَنِ الْكُنُوزِ ، قَالَ : قُلْتُ :إِنَّ أَعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ :أَمَّا الْيَوْمُ فَلاَ وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ تَكُونَ أَثْمَانَ دِينِكُمْ فَدَعُوهُمْ وَإِيَّاهَا.

(۱۰۷۹۸) حضرت احنف بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص مسجد میں آیا، مسجد میں موجود جو حلقہ بھی اسے دیکھتا اس سے بھاگتا۔ یہاں تک وہ آخری تک پہنچا کہ جس میں، میں تھا، لوگ تو بھاگ گئے لیکن میں وہاں ہی ثابت قدم موجود رہا۔ میں ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ فرمانے لگے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھی ابوذر ؓ، میں نے عرض کیا کہ لوگ آپ ؓ سے کیوں بھاگتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ میں ان کو خزانے (جمع کرنے سے) روکتا ہوں، میں نے عرض کیا کہ کیا آپ ہمارے مالوں اور خزانوں کے زیادہ ہونے سے پریشان ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابھی تو نہیں البتہ ہو سکتا ہے کہ یہ مال و دولت ایک دن تمہارے لیے دین سے دوری کا باعث بن جائے۔

(۱۰۷۹۹) ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ مَرَرْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَسَأَلْنَاه عَنْ مَنْزِلِهِ ، قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ هَذِهِ الآيَةَ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ، وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ) ، فَقَالَ :مُعَاوِيَةُ إِنَّمَا هِيَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْنَا :إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ.

(۱۰۷۹۹) حضرت زید بن وھب ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوذر ؓ کے پاس سے ربذہ مقام پر گذرے۔ ہم نے ان سے ان کی منزل کے بارے میں سوال کیا۔ فرمانے لگے کہ میں شام میں تھا میں نے یہ آیت پڑھی! ﴿وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ﴾ حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا: بیشک اسکا مصداق اہل کتاب کے لوگ ہیں۔ ہم نے عرض کیا بیشک یہ ہم میں ہے اور ان میں بھی ہے۔

(۱۰۸۰۰) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لاَ يُعَذِّبُ اللَّهُ رَجُلاً يَكْنِزُ فَيَمَسُّ دِرْهَمٌ دِرْهَمًا ، وَلاَ دِينَارٌ دِينَارًا , وَلَكِنْ يُوَسِّعُ جِلْدَهُ حَتَّى يُوضَعَ كُلُّ دِرْهَمٍ وَدِينَارٍ عَلَى حِدَتِهِ.

(۱۰۸۰۰) حضرت مسروق ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو عام عذاب نہیں دیگا جو مال یوں جمع کرتا ہے بلکہ اس کی کھال کو پھیلا جائے گا اور ہر درہم اور دینار کو اس کی کھال پر رکھا جائے گا کہ کوئی درہم درہم کو نہ چھوئے اور دینار دینار کو نہ چھوئے۔

(۱۰۸۰۱) أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ فِي قوله تعالى : ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ قَالَ ﴿يُطَوَّقُونَ﴾ ثُعْبَانًا بِفِيهِ زَبِيبَتَانِ يَنْهَشُهُ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ الَّذِي بَخِلْتَ بِهِ.

(۱۰۸۰۱) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ ؓ سے سنا وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک اژدھا کو طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا، اس کے منہ پر دو سیاہ نشان ہوں گے وہ پھنکارے گا اور کہے گا میں تیرا وہی مال ہوں جس میں تو بخل کرتا تھا۔

(۱۰۸۰۲) يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ ، وَلاَ بَقَرٍ ، وَلاَ غَنَمٍ لاَ يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلاَّ قَعَدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ ، تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا ، وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا ، وَلَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ ، وَلاَ مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا حَقُّهَا ؟ قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا ، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا ، وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۳/ ۳۲۱)

(۱۰۸۰۲) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی اونٹوں، گائے اور بکریوں والا شخص جس نے ان کا حق ادا نہیں کیا رکھا جائے گا قیامت کے دن برابر اور چٹیل میدان میں، جہاں ہر کھر والا جانور اس کو کھروں سے روندے گا اور ہر سینگ والا جانور اس کو سینگ سے مارے گا، اس دن کوئی جانور ایسا نہ ہوگا جس کے سینگ نہ ہوں یا ٹوٹے ہوئے ہوں۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جفتی کیلئے اونٹ کسی کو (عاریۃ) دے دینا، اور اس کے ڈول کا عاریۃ دینا، اور اس کو کسی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے عاریۃ دینا، اور اونٹنی کا دودھ پانی کے گھاٹ کے پاس نکالنا (تاکہ مساکین بھی پی سکیں) اس کے دودھ کو پانی سے دور رکھنا، اور اس پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سواری کرنا۔

(۱۰۸۰۳) زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أُنَيْسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ حَبِيبِي يَقُولُ : فِي الإِبِلِ صَدَقَتُهَا مَنْ جَمَعَ دِينَارًا ، أَوْ دِرْهَمًا ، أَوْ تِبْرًا ، أَوْ فِضَّةً ، لاَ يُعِدُّهُ لِغَرِيمٍ ، وَلاَ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ كَيٌّ يُكْوَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (دار قطنی ۲۷۔ بیهقی ۱۴۷)

(۱۰۸۰۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا یا فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب سے سنا وہ فرماتے ہیں: اونٹ (کا حق) اس کا صدقہ کرنا ہے، جس نے دینار یا درہم جمع کیا یا چاندی جمع کی خواہ ڈلی ہو یا ثابت اور اس کو مہیا نہیں کیا گیا قرض خواہ کیلئے اور نہ ہی اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا گیا تو وہ داغنے (کا آلہ ہے) قیامت کے دن اس سے داغا جائے گا۔

(۱۰۸۰٤) جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قوله تعالى : ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ قَالَ : طَوْقٌ مِنْ نَارٍ.

(۱۰۸۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ آگ کا طوق ہوگا۔

(۱۰۸۰٥) خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي قوله تعالى : (سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَرْزُقُهُ اللَّهُ الْمَالَ فَيَمْنَعُ قَرَابَتَهُ الْحَقَّ الَّذِي فِيهِ فَيُجْعَلُ حَيَّةً فَيُطَوَّقُهَا فَيَقُولُ : مَا لِي وَمَا لَكَ ؟ فَيَقُولُ الْحَيَّةُ : أَنَا مَالُكَ.

(۱۰۸۰۵) حضرت مسروق رحمہ اللہ پاک کے ارشاد ﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کی نعمت عطا فرمائی لیکن اس نے قرابت دار کو اسکا حق ادا نہ کیا، تو وہ مال اسکے لئے سانپ بنا دیا جائے گا جس کا اس کو طوق پہنایا جائے گا، تو وہ کہے گا، میرے اور تیرے درمیان کیا تعلق ہے؟ (یعنی تو مجھ کو کیوں چمٹ گیا ہے؟) سانپ اس سے کہے گا میں تیرا مال ہوں۔

(۱۲۷) مَنْ قَالَ لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

بنو ہاشم کو صدقہ (زکوٰۃ) دینا جائز نہیں ہے

(۱۰۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُتِيَ بِتَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَخٍ كَخٍ إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. (بخاری ۱۴۹۱۔ مسلم ۱۶۱)

(۱۰۸۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس صدقات (زکوٰۃ) کی کھجوریں آئیں تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اس میں سے ایک کھجور کھا لی آپ ﷺ نے ان کو (پیار سے) ڈانٹا اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۰۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللَّهُ عَنْهُما مَا تَذْكُرُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَعْقِلُ عَنْهُ ، قَالَ

أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَلُكْتُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(احمد ۱/ ۲۰۰۔ طبرانی ۲۷۴۱)

(۱۰۸۰۷) حضرت ربیعہ بن شہبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی سے دریافت کیا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر آپ کو نصیحت (تنبیہ) فرمائی تھی اور کس بات سے آپ کو روکا تھا؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے صدقہ (کھانا) حلال نہیں ہے۔

۱۰۸۰۸) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً ، فَقَالَ :لَوْلاَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُهَا. (بخاری ۲۰۵۵۔ مسلم ۱۶۶)

(۱۰۸۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اس میں سے ضرور تناول کرتا۔

۱۰۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِبَنِي هَاشِمٍ ، وَلاَ لِمَوَالِيهِمْ.

(۱۰۸۰۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم اور غلاموں کیلئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

۱۰۸۱۰) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لأَبِي رَافِعٍ تَصْحَبُنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا ، فَقَالَ :لاَ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لَنَا ، وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. (ترمذی ۶۵۷۔ ابوداؤد ۱۶۴۷)

(۱۰۸۱۰) حضرت ابو رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کی طرف صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلو تا کہ آپ کو بھی اس میں سے کچھ حصہ مل جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کے موالی بھی انہی میں سے ہیں۔ (ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

۱۰۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۱۰۸۱۱) حضرت ابن ابو ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن سعید رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ (زکوٰۃ) کی گائے بھیجی تو آپ رضی اللہ عنہا نے یہ کہتے ہوئے وہ واپس بھیج دی کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال

نہیں ہے۔

(۱۰۸۱۲) عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ احْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا قُلْتُ صَدَقَةٌ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ. (احمد ۵/ ۴۳۸۔ حاکم ۱۰۸)

(۱۰۸۱۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ لکڑیاں جمع کیں اور ان کو فروخت کر کے (ان کا منافع) لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا صدقہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کھاؤ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس میں سے تناول نہیں فرمایا۔

(۱۰۸۱۳) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :أَتَيْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مِهْرَانُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ. (احمد ۳/ ۴۴۸۔ عبدالرزاق ۶۹۴۲)

(۱۰۸۱۳) حضرت عطاء بن السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ کی چیز لے کر حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ مجھ سے حضرت مہران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہیں۔

(۱۰۸۱٤) الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الصَّدَقَةِ ، قَالَ :فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَ تَمْرَةً فَأَخَذَهَا مِنْهُ فَاسْتَخْرَجَهَا ، وَقَالَ :إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. (احمد ۴/ ۳۴۸۔ دارمی ۱۶۴۳)

(۱۰۸۱۴) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صدقہ کے گھر (جہاں پر صدقہ کا مال موجود تھا) میں تھا، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور ایک کھجور اٹھالی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ان سے واپس لے لی اور فرمایا: ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں ہے۔

(۱۰۸۱۵) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ :انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ عُقْبَةَ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ وَحُصَيْنٌ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ . أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ؟ قَالَ :نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ . وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بعده، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ :وَمَنْ هُمْ ؟ قَالَ :هُمْ آلُ عَبَّاسٍ ، وَآلُ عَلِيٍّ ، وَآلُ جَعْفَرٍ ، وَآلُ عَقِيلٍ، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ عَلَى هَؤُلاَءِ تَحْرُمُ الصَّدَقَةُ ، قَالَ نَعَمْ. (مسلم ۳۶۔ احمد ۴/ ۳۶۷)

(۱۰۸۱۵) حضرت یزید بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت حصین بن عقبہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

حاضر ہوئے۔ ہم دونوں نے ان سے عرض کیا اہل بیت میں سے کون (لوگ) ہیں؟ کیا ان کی عورتیں بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی عورتیں بھی اہل بیت میں سے ہیں۔ لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر بعد میں صدقہ حرام کر دیا گیا۔ حضرت حصین رحمہ اللہ نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آل عباس، آل علی، آل جعفر، آل عقیل ان میں سے ہیں۔ حضرت حصین رحمہ اللہ نے پھر عرض کیا ان پر صدقہ حرام ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۰۸۱۶) كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ بَلَغَنِي ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلاَنِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : لاَ وَلَكِنْ إِذَا رَأَيْتُمَا عِنْدِي شَيْئًا مِنَ الْخُمُسِ فَأْتِيَانِي.

(۱۰۸۱۶) حضرت ثابت بن الحجاج سے مروی ہے کہ بنو عبد المطلب کے دو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے صدقہ کا سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انکار فرما دیا اور فرمایا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس خمس کا مال آیا ہے تو تم میرے پاس آنا (میں تمہیں اس میں سے حصہ دوں گا)۔

(۱۰۸۱۷) وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ فَجَعَلَ لَهُمْ خُمُسَ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۹)

(۱۰۸۱۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ان کیلئے خمس کا خمس ہے۔

(۱۰۸۱۸) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ طَلْقٍ قَالَتْ حَدَّثَنِي جَدِّي رُشَيْدُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(بخاری ۱۱۳۱۔ احمد ۳/ ۴۸۹)

(۱۰۸۱۸) حضرت رشید بن مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۳۸) مَا لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ مِنَ الأَجْرِ

عامل کا صدقہ میں جو اجر اور حصہ ہے اس کا بیان

(۱۰۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ. (ترمذی ۶۴۵۔ ابوداؤد ۲۹۲۹)

(۱۰۸۱۹) حضرت رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عامل (زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والا) کا صدقہ میں حق ہے جیسا کہ غازی کا اللہ کی راہ میں جب تک کہ وہ واپس گھر نہ لوٹ آئے۔

(۱۰۸۲۰) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عبد اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْخَازِنَ الأَمِينَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلاً مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ حِينَ يَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ له بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ. (بخاری ۱۴۳۸۔ ابو داؤد ۱۶۸۱)

(۱۰۸۲۰) حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک امانت دار خازن وہ ہے جو عطا کرے کہ جس کو جس چیز کے دینے کا حکم ہو تو وہ اس چیز کو مکمل وافر اور طیب خاطر سے اس متصدق کو دے دے کہ جس کو دینے کا اس کو حکم ملا ہے۔

(۱۰۸۲۱) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً مِنْ ثَقِيفٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَرَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : أَلاَ أَرَاكَ وَلَكَ كَأَجْرِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۰۸۲۱) حضرت حسن بن مسلم المکی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بنو ثقیف میں سے ایک شخص کو صدقات (وصول کرنے کیلئے) بھیجا، پھر اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو اس سے فرمایا: کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیرے لیے بھی اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والے) غازی کی مثل اجر ہے۔

(۱۰۸۲۲) أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ مَنْ دُفِعَتْ إِلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَوَضَعَهَا مَوَاضِعَهَا فَلَهُ أَجْرُ صَاحِبِهَا.

(۱۰۸۲۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو صدقہ دیا گیا پھر اس نے اس کو، اس کی جگہ پر رکھ دیا تو اس کے لئے بھی اس کے مالک جتنا اجر ہے۔

(۱۳۹) ما يؤخذ مِنَ الْكُرُومِ وَالرِّطَابِ وَالنَّخْلِ وَمَا يُوضَعُ عَلَى الأَرْضِ

انگور کی بیل، تر اور خشک کھجور اور جو کچھ زمین اگلے اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۸۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا.

(۱۰۸۲۳) حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر ہر جریب (زمین) پر ایک قفیز اور درہم مقرر فرمایا تھا۔

(۱۰۸۲۴) حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ.

(۱۰۸۲۴) حضرت ابو مجلز ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کے باغات کے جریب پر آٹھ درہم مقرر فرمائے تھے۔

(۱۰۸۲۵) عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ يَبْلُغُهُ الْمَاءُ عَامِرًا وَغَامِرًا دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ ، وَعَلَى الْبَسَاتِينِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ من طَعَامٍ وَعَلَى الْكُرُومِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةَ طَعَامٍ ، وَعَلَى الرِّطَابِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ ، وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةَ طَعَامٍ ، وَلَمْ يَضَعْ عَلَى النَّخْلِ شَيْئًا ، وَجَعَلَهُ تبعًا لِلأَرْضِ ، وَعَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا ، وَعَلَى الْوَسَطِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا ، وَعَلَى الْفَقِيرِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

(۱۰۸۲۵) حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ الثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر جریب زمین پر جس کو پانی پہنچتا ہو خواہ وہ زمین آباد ہو یا غیر آباد ایک درہم اور طعام میں سے ایک قفیز مقرر فرمایا، اور باغات والوں پر ہر جریب زمین پر دس درہم اور دس قفیز کھانے میں سے، اور انگور والوں پر ہر جریب زمین پر دس درہم اور قفیز کھانے میں سے، اور تر کھجوروں میں ہر جریب زمین پر پانچ درہم اور پانچ قفیز کھانے میں سے مقرر فرمایا۔ اور جس درخت پر کچھ نہ لگتا تھا اس کو زمین کے تابع کر دیا، اور مردوں میں مالداروں پر اڑتالیس درہم خراج، درمیانے درجے کے لوگوں پر چوبیس درہم اور فقیروں پر بارہ درہم خراج مقرر فرمایا۔

(۱۰۸۲۶) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ وَضَعَ عُمَرُ عَلَى السَّوَادِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ. (ابو عبید ۱۷۴)

(۱۰۸۲۶) حضرت محمد بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر مقرر فرمایا پھر ابن مسہر کی حدیث کے مثل ذکر فرمایا۔

(۱۰۸۲۷) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ بَعَثَ عُمَرُ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مِسَاحَةِ الأَرْضِ فَوَضَعَ عُثْمَانُ عَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ، وَجَعَلَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ فِي السَّنَةِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَعَطَّلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ.

(۱۰۸۲۷) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن حنیف رحمہ اللہ کو زمین کے رقبہ کی پیمائش کے لئے بھیجا۔ حضرت عثمان بن حنیف رحمہ اللہ نے انگوروں والی زمین کے ہر جریب پر دس درہم مقرر فرمائے اور کھجور والی زمین کے جریب پر آٹھ درہم مقرر فرمائے اور جو والی زمین کے جریب پر دو درہم مقرر فرمائے اور ہر شخص پر سال میں چوبیس درہم خراج مقرر فرمایا اور عورتوں اور بچوں سے خراج کو معطل کر دیا۔

(۱۰۸۲۸) وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى السَّوَادِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرًا وَغَامِرًا يَنَالُهُ الْمَاءُ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا ، يَعْنِي الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ ، وَعَلَى كُلِّ جَرِيبِ

الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى كُلِّ جَرِيبِ الرَّطْبِ خَمْسَةً.

(۱۰۸۲۸) حضرت حکم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت عثمان بن حنیف کو عراق بھیجا تو انہوں نے ہر وہ زمین جہاں پانی پہنچتا ہو خواہ آباد ہو یا غیر آباد اور گندم والی ہو یا اس میں جو ہو اس کے ہر جریب پر ایک درہم مقرر فرمایا اور انگور والی زمین کے جریب پر دس درہم اور تر کھجور کے جریب پر پانچ درہم مقرر فرمائے۔

(۱۰۸۲۹) وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ وَضَعَ عَلَى النَّخْلِ عَلَى الرَّقْلَتَيْنِ دِرهَمًا وَعَلَى الْفَارِسِيَّةِ دِرْهَمًا.

وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً :عَنْ أَبَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ.

(۱۰۸۲۹) حضرت ابان بن تغلب ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے کھجوروں پر مقرر فرمایا: بڑی کھجوروں پر ایک درہم اور فارسی کھجوروں (چھوٹی کھجوروں) پر بھی ایک درہم۔

(۱۳۰) الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ فَيَجْتَمِعُ عِنْدَهُ الآصع

ایسا آدمی جسے اتنا صدقہ فطر ملے کہ ایک گراں قدر مالیت اسے حاصل ہو جائے تو وہ کیا کرے

(۱۰۸۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ إذَا أُعْطِيَ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، قَالَ :إذَا اجْتَمَعَتْ عِنْدَهُ الآصع أَعْطَى.

(۱۰۸۳۰) حضرت حسن ؒ ایسے آدمی کے بارے میں جسے صدقہ فطر دیا گیا فرماتے ہیں کہ جب اس کے پاس گراں قدر مالیت ہو جائے تو وہ صدقہ فطر ادا کرے۔

(۱۰۸۳۱) حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَالشَّعْبِيِّ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالُوا :صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ.

(۱۰۸۳۱) حضرت ابو العالیہ، حضرت شعبی اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ غنی اور فقیر پر صدقہ فطر ہے۔

(۱۰۸۳۲) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يَأْخُذُ وَيُعْطِي.

(۱۰۸۳۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ لے گا اور عطا کرے گا۔

(۱۰۸۳۳) مَالِكُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ ، قَالَ :وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ وَيَأْخُذُ.

(۱۰۸۳۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر صدقۃ الفطر واجب ہے اس کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کا حق ادا کرے گا اور وہ لے گا۔

(۱۰۸۳٤) عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ يُعْطِي.

(۱۰۸۳۴) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دے گا۔

(۱۳۱) مَنْ قَالَ لاَ تُؤخَذُ فِي السَّنَةِ إِلَّا مَرَّةً

سال میں صرف ایک بار وصول کریں گے۔

(۱۰۸۳۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ لَمْ يَبْلُغْنَا أَن أَحَدًا مِنْ وُلاَةِ هَذِهِ الأُمَّةِ الَّذِينَ كَانُوا بِالْمَدِينَةِ ، أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَثْنُونَ الصَّدَقَةَ لَكِنْ يَبْعَثُونَ عَلَيْهَا كُلَّ عَامٍ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ لأَنَّ أَخْذَهَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۰۸۳۵) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس امت کے امراء جو مدینہ میں تھے حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے متعلق ہمیں یہ خبر نہیں پہنچی کہ انہوں نے سال میں دو بار زکوۃ وصول کی ہو۔ لیکن وہ ہر سال سرسبز اور خشک کی طرف بھیجا کرتے تھے (لوگوں کو) تاکہ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق وصول کیا جائے۔

(۱۰۸۳۶) مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ قَالَ إِذْ تَدَارَكَتِ الصَّدَقَتَانِ فَلاَ يُؤْخَذُ الأُولَى كَالْجِزْيَةِ.

(۱۰۸۳۶) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم دو صدقوں کو پالو تو پہلے کو وصول مت کرو جزیہ کی طرح۔

(۱۰۸۳۷) سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ ثِنَا فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۸۳۷) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ سال میں دوبارا ادا کرنا نہیں ہے۔

(۱۳۲) مَا رَخَّصَ فِيهِ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

بعض حضرات نے بنو ہاشم پر صدقہ کرنے کی گنجائش بیان فرمائی ہے

(۱۰۸۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ رَهْطٍ ثَلاَثَةٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۱۰۸۳۸) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم میں سے بعض کے بعض کو زکوۃ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۳) مَنْ قَالَ الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِينَ

بعض حضرات فرماتے ہیں صدقات فقراء اور مہاجرین کیلئے ہیں

(۱۰۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِينَ.

(۱۰۸۳۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ فقراء اور مہاجرین کیلئے ہے۔

(۱۳٤) فِی صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَمَّا فِی الْبَطْنِ

پیٹ کے بچے کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا

(۱۰۸٤۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ بَکْرٍ :أَنَّ عُثْمَانَ کَانَ یُعْطِی صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، عَنِ الْحَبَلِ.

(۱۰۸۴۰) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حمل کی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا فرماتے تھے۔

(۱۰۸٤۱) عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ، قَالَ: کَانُوا یُعْطُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَتَّی یُعْطُونَ، عَنِ الْحَبَلِ.

(۱۰۸۴۱) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدقہ ادا فرماتے تھے اور حمل کی جانب سے بھی صدقہ الفطر ادا فرماتے۔

(۱۳۵) فِی الْمُصَدِّقِ یَأْخُذُ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ ، أَوْ سِنًّا دُونَ سِنٍّ

زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل اگر مقررہ عمر سے چھوٹا یا بڑا جانور وصول کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۰۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ رَدَّ عَلَیْهِمْ شَاتَیْنِ ، أَوْ عِشْرِینَ دِرْهَمًا ، وَإِذَا أَخَذَ سِنًّا دُونَ سِنٍّ رَدُّوا عَلَیْهِ شَاتَیْنِ ، أَوْ عِشْرِینَ دِرْهَمًا.

(۱۰۸۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مقررہ جانور سے بڑا کوئی جانور لے لے تو وہ دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اور اگر وہ مقررہ جانور سے کم عمر کا جانور وصول کرے تو زکوٰۃ دینے والے دو بکریاں یا بیس درہم مزید ادا کریں گے۔

(۱۰۸٤۳) مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی خَلاَّدٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدِ السِّنَّ الَّذِی دُونَهَا أَخَذْتَ السِّنَّ الَّذِی فَوْقَهَا وَرَدَدْتَ إِلَی صَاحِبِ الْمَاشِیَةِ شَاتَیْنِ ، أَوْ عِشْرِینَ دِرْهَمًا.

(۱۰۸۴۳) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مقررہ جانور سے کم عمر کا جانور نہ ملے تو زیادہ عمر والا جانور وصول کرے اور جانوروں کے مالک کو دو بکریاں یا بیس درہم واپس کردے۔

(۱۰۸٤٤) مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِیِّ ، أَنَّ عُمَرَ کَتَبَ إِلَی بَعْضِ عُمَّالِهِ أَنْ لاَ تَأْخُذُوا مِنْ رَجُلٍ لَمْ تَجِدُوا فِی إِبِلِهِ السِّنَّ الَّتِی عَلَیْهِ إِلاَّ تِلْكَ السِّنَّ خُذُوا شَرْوَی إِبِلِهِ ، أَوْ قِیمَةَ عَدْلٍ.

(۱۰۸۴۴) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گورنروں کو یہ خط لکھا کہ اگر کسی

کے پاس زکوٰۃ کی ادائیگی میں جو جانور فرض ہے اس کے پاس صرف اس طرح کا ایک ہی جانور ہے تو اس کو وصول نہ کیا جائے بلکہ اس کی مثل یا اس کی قیمت وصول کر لی جائے۔

(۱۰۸۴۵) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فَرِيضَةٌ فِي إِبِلِهِ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ ، قَالَ : فَقَالَ : يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ فِيمَا بَيْنَهُمَا.

(۱۰۸۴۵) حضرت حماد ولیٹیلا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جس کے مال پر زکوٰۃ جو واجب ہوئی ہے وہ اس کے پاس نہیں ہے تو دونوں آپس میں زیادتی کو لوٹا لیں گے۔ (یعنی جو زائد لے گا وہ اس کے بدلہ میں کچھ واپس لوٹائے گا)۔

(۱۰۸۴۶) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ إِنْ أَخَذَ سِنًّا دُونَ سِنٍّ رَدَّ شَاتَيْنِ ، أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۱۰۸۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مقررہ جانور سے بڑا جانور لے تو دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔

(۱۳۶) ما جاء عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فِي صَدَقَةِ الإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے جو منقول ہے اس کا بیان

(۱۰۸۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسْتَوْرِدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا قِلاَبَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ الْمُصَدِّقِينَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَبِيعُوا الْجَذَعَةَ بِأَرْبَعِينَ وَالْحِقَّةَ بِثَلاَثِينَ ، وَابْنَ لَبُونٍ بِعِشْرِينَ ، وَبِنْتَ مَخَاضٍ بِعَشَرَةٍ ، فَانْطَلَقُوا فَبَاعُوا مَا بَاعُوا بِقِيمَةِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ رَجَعُوا حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ بَعَثَهُمْ فَقَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، فَقَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً ، فَلَمَّا أن كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ بَعَثَهُمْ فَقَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا شَيْئًا ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بَعَثَ عُمَّالَهُ بِقِيمَةِ أَبِي بَكْرٍ الآخِرَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، قَالَ الْعُمَّالُ لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، فَقَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ بَعَثَهُمْ بِالْقِيمَةِ الآخِرَةِ فَقَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : لاَ حَتَّى إِذَا وَلِيَ عُثْمَانُ بَعَثَ بِقِيمَةِ عُمَرَ الآخِرَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : لاَ ، فَلَمَّا وَلِيَ مُعَاوِيَةُ بَعَثَ بِقِيمَةِ عُثْمَانَ الآخِرَةِ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : خُذُوا الْفَرَائِضَ بِأَسْنَانِهَا ، ثُمَّ سَمُّوهَا وَأَغْلُوهَا ، ثُمَّ خَالِسُوهُمْ لِلْبَيْعِ فَمَا اسْتَطَاعُوا أن ينتقصوا وَمَا اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَازْدَادُوا ، قَالَ

عَبْدُ اللهِ :فَرَأَيْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَأَنَّهُ لَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا ، فَقَالَ لأَبِي قِلاَبَةَ :فَكَيْفَ كَانَتْ صَدَقَةُ الْغَنَمِ ؟ قَالَ :كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُؤْخَذُ فَتُقْسَمُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَتَّى إذْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَمَرَ بِهَا فَقُسِمَتْ أَخْمَاسًا فَجَعَلَ لِلْمِسْكِينَةِ خُمُسًا مِنْهَا ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ ذَلِكَ إلَى الْيَوْمِ.

(۱۰۸۴۷) حضرت عبداللہ بن المستورد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے سامنے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صدقہ وصول کرنے والوں کو (مختلف شہروں کی طرف) بھیجا تو ان سے فرمایا کہ وہ جذعہ کو چالیس، حقہ کو تیس، ابن لبون کو بیس اور بنت مخاض کو عشرۃ کے بدلے فروخت کر دو۔ چنانچہ صدقہ وصول کرنے والے چل پڑے اور انہوں نے اس قیمت پر ان کو فروخت کیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائی تھی پھر واپس آ گئے پھر جب آئندہ سال ان کو دوبارہ بھیجنے لگے تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر ہم چاہیں تو ہم اس قیمت میں کچھ اضافہ کر لیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کر لینا۔ پھر آئندہ سال جب ان کو بھیجنے لگے تو انہوں نے عرض کیا: اگر ہم چاہیں تو اس میں اضافہ کر لیں۔

پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ آخری قیمت پر عاملوں کو (مختلف شہروں میں) بھیجا۔ پھر آئندہ سال آیا تو عاملوں نے عرض کیا: اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کر لیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کر لیا کرو۔ پھر جب اگلے سال ان عاملوں کو بھیجا تو وہ پھر کہنے لگے اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کر لیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں اب اضافہ نہیں کرنا۔

پھر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ آخری قیمت پر اپنے عامل روانہ فرمائے پھر جب اگلا سال آیا تو عامل کہنے لگے کہ اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کر لیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کر لو۔ پھر آئندہ سال جب آیا تو انہوں نے (پھر) عرض کیا کہ اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کر لیں آپ نے فرمایا نہیں۔

پھر جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ آخری قیمت پر بھیجے۔ پھر جب اگلا سال آیا تو عامل کہنے لگے اگر ہم اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو کر لیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کر لو۔ پھر آئندہ سال انہوں نے کہا اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کر لیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فرائض کو ان کی عمر کے حساب سے لے لو پھر ان کے نام رکھو اور ان کا اعلان (مشہور کر دو) کرواؤ۔ پھر ان کو فوراً بیچ دو۔ اگر تو کم کرنے کی طاقت رکھو (تو کم کر دو) اور اگر تم قیمت زیادہ کرنے کی طاقت رکھو تو زیادہ کر لو۔

راوی حضرت عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ وہ اس میں کچھ بھی حرج نہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے حضرت ابو قلابہ سے فرمایا کہ بکریوں کی زکوٰۃ کیسے وصول کریں؟ آپ ؒ نے فرمایا زکوٰۃ وصول کر کے

دیہات (اور جنگل) کے فقراء میں تقسیم کردو۔ پھر حضرت عبدالملک بن مروان ؒ نے اس کا حکم دیا اور خمس خمس کر کے اس کو تقسیم کیا۔ اور (ہر) مسکین کے لئے اس میں خمس رکھا جو آج تک مسلسل جاری ہے۔

(۱۳۷) فِي الجَوَامِيسِ تُعَدُّ فِي الصَّدَقَةِ

بھینسوں کو بھی زکوٰۃ ادا کرتے وقت شمار کیا جائے گا؟

(۱۰۸۴۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يقول :الجواميس بمنزلة البقر.

(۱۰۸۴۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ بھینس بھی گائے کے مرتبہ میں ہے۔ (زکوٰۃ ادا کرنے کے حکم میں)۔

(۱۳۸) مَنْ فَرَّطَ فِي زَكَاتِهِ حَتَّى يَذْهَبَ مَالُهُ

کسی شخص نے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت برتی اور مال ہلاک ہوگیا

(۱۰۸۴۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ فَرَّطَ فِي زَكَاتِهِ حَتَّى ذَهَبَ مَالُهُ ، قَالَ هُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَقْضِيَهُ.

(۱۰۸۴۹) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا کہ کسی شخص نے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت کی وجہ سے تاخیر کردی اور اس کا مال ضائع اور ہلاک ہوگیا؟ آپ ؒ نے فرمایا یہ زکوٰۃ اس کے ذمہ قرض ہے اس کی ادائیگی کرنا پڑے گی۔

(۱۳۹) فِي الأَرْضِ تُخْرِجُ بُرًّا ، أَوْ شَعِيرًا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسَةُ أَوْسَاقٍ

گندم یا جو پر پانچ وسق (زکوٰۃ کی ادائیگی) ہے

(۱۰۸۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ :إذَا كَانَ فِي الأَرْضِ بُرٌّ وَشَعِيرٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ فَإِذَا جَمَعَهُمَا كَانَ فِيهِمَا خَمْسَةُ أَوْسَاقٍ ، أَوْ أَكْثَرُ كَانَ فِيهِمَا الصَّدَقَةُ لأَنَّ كُلَّهُ زَرْعٌ فَإِذَا كَانَ بُرٌّ وَزَبِيبٌ وَهُوَ لاَ يَبْلُغُ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَإِذَا بَلَغَ فَفِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۸۵۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب زمین سے گندم یا جو نکلے اور دونوں میں سے ہر ایک پانچ وسق (خاص مقدار) سے کم ہو اور جب ان دونوں کو جمع کریں پانچ وسق یا اس سے زائد بنتے ہوں تو دونوں پر زکوٰۃ ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کھیتی ہے۔ اور اگر گندم اور کشمش ہوں اور وہ پانچ وسق نہ بنتے ہوں تو ان پر اس وقت تک کچھ نہیں ہے جب تک کہ ان میں سے ہر ایک پانچ وسق کی مقدار کو پہنچ جائیں۔ جب پانچ وسق ہو جائیں تو اس میں پھر عشر ہے۔

(۱۴۰) مَنْ قَالَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ زَكَاةٌ

بعض حضرات کے نزدیک تیس سے کم گائے ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ ہے

(۱۰۸۵۱) عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :فِي كُلِّ عَشَرَةٍ مِنَ الْبَقَرِ شَاةٌ ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ شَاتَانِ وَفِي كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ.

(۱۰۸۵۱) حضرت شہر بن حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ دس گائیوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور بیس پر دو بکریاں اور تیس پر ایک تبیعہ ہے۔ (گائے کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو)۔

(۱۰۸۵۲) عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :اسْتُعْمِلْتُ عَلَى صَدَقَاتِ عَكٍّ ، فَلَقِيتُ أَشْيَاخًا مِمَّنْ صَدَّقَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البقر ، وَسَأَلْتُهُمْ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اجْعَلْهَا مِثْلَ صَدَقَةِ الإِبِلِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۸۵۲) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ان بزرگوں سے ہوئی جو حضور اقدس ﷺ کے دور میں گائے کی زکوٰۃ وصول فرمایا کرتے تھے۔ ان سب نے مجھ سے اختلاف کیا (ہر ایک نے دوسرے سے علیحدہ بات کی) ان میں سے بعض حضرات نے فرمایا: اونٹوں کی مثل اس میں وصول کرو۔ اور بعض نے فرمایا تین گائیوں پر ایک تبیع وصول کرو اور بعض حضرات نے فرمایا چالیس گائیوں پر ایک مسنہ (وہ گائے کا بچہ جو تین سال کا ہو) وصول کرو۔

(۱۴۱) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنْ زَكَاتِهِ نَسَمَةً فَيُعْتِقُهَا ثُمَّ تَمُوتُ

کوئی شخص زکوٰۃ کے مال سے غلام (باندی) خریدے پھر اسکو آزاد کردے اور وہ مرجائے تو اس کا کیا حکم ہے

(۱۰۸۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ زَكَاتِهِ نَسَمَةً فَأَعْتَقَهَا فَمَاتَتِ النَّسَمَةُ وَتَرَكَتْ مِيرَاثًا ، قَالَ يُوَجِّهُهَا فِي مَوَاضِعِ الزَّكَاةِ.

(۱۰۸۵۳) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے زکوٰۃ کے مال سے غلام (باندی) خریدا اور اس کو آزاد کردیا تو وہ باندی (غلام) مرگئی اور اس نے کچھ میراث چھوڑی تو اس میراث کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو زکوٰۃ کے مصارف پر خرچ کیا جائے گا۔

(۱۰۸۵۲) فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا عَلَى زَوْجِهَا مَهْرُهَا

عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہو تو اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۸۵٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَن هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ زَكَاةٌ فِي مَالِهَا عَلَى ظَهْرِ زَوْجِهَا ، قَالَ إِنْ كَانَ مَلِيًّا فَعَلَيْهَا زَكَاتُهُ.

(۱۰۸۵۴) حضرت عمران بن القطان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ عورت کا مہر مرد کے ذمہ ہو تو کیا عورت پر زکوٰۃ ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر اس کے پاس عرصہ دراز سے ہو تو پھر عورت پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۸۵٥) إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ قَالَ : عَلَى الْمَرْأَةِ أَنْ تُزَكِّيَ مَهْرَهَا إِذَا كَانَ عَلَى زَوْجِهَا إِنْ كَانَ مُوسِرًا ، وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا فَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ.

(۱۰۸۵۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ عورت اگر امیر ہے تو اپنے مہر پر زکوٰۃ ادا کرے گی اور اگر فقیر ہے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۱٤۳) فِي تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا إِذَا كَانَتْ

کسی شخص کے پاس انیس دینار ہوں تو اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۸٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ لَوْ كَانَتْ لِرَجُلٍ تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا لَيْسَ لَهُ غَيْرُهَا وَالصَّرْفُ اثْنَا عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ فِيهَا صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ . إِذَا كَانَتْ لَوْ صُرِفَتْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ إِنَّمَا كَانَ إِذْ ذَاكَ الْوَرِقُ ، وَلَمْ يَكُنِ الذَّهَبُ.

(۱۰۸۵۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت فرمایا کہ اگر کسی شخص کے پاس انیس دینار ہوں اور اس کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ہو اور ان کو تبدیل کروایا جائے بارہ تیرہ سے تو اس میں زکوٰۃ ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا ہاں اگر اس کو تبدیل کیا جائے دو سو دراہم کے ساتھ اور یہ تب ہے کہ جب وہ چاندی کے ہوں سونے کے نہ ہوں۔

(۱٤٤) الْمُصَدِّقُ يَأْخُذُ مِنَ الْبَعِيرِ عِقَالًا

زکوٰۃ (صدقہ) وصول کرنے والا اونٹ والے سے رسی بھی لے گا

(۱۰۸٥۷) عَبْدُ السَّلاَمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَحيى بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّدَقَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مَعَ كُلِّ بَعِيرٍ عِقَالٌ ، وَمَعَ كُلِّ بَعِيرَيْنِ عِقَالين وَقِرَانًا.

(۱۰۸۵۷) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ہر اونٹ کے ساتھ رسی (جس کے ساتھ اس کو باندھا جاتا ہے) بھی لے گا اور دو اونٹوں کے ساتھ دو پاؤں باندھنے والی رسیاں اور ایک دوسری رسی۔

(۱۰۸۵۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاهَدْتهمْ عليه.

(۱۰۸۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ مجھے رسی کا ایک ٹکڑا ادا کرنے سے بھی انکار کردیں جو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔

(۱۴۵) مَنْ أَوْجَبَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَقَالَ هِيَ وَاجِبَةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر فرض ہے

(۱۰۸۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الْحَارِثِ فِي قوله تعالى : (وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) قَالَ : عَنَى بِهِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۸۵۹) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ کا مصداق صدقۃ الفطر ہے۔

(۱۰۸۶۰) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مَكْتُوبٌ.

(۱۰۸۶۰) حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع فرض ہے۔

(۱۰۸۶۱) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ فَرِيضَةٌ.

(۱۰۸۶۱) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر فرض ہے۔

(۱۰۸۶۲) أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ. (بخاری ۱۵۰۴۔ ابوداؤد ۱۶۰۷)

(۱۰۸۶۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کو فرض فرمایا ہے۔

(۱۰۸۶۳) يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۸۶۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کو فرض فرمایا ہے۔

(١٤٦) فِي (الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ) يُوجَدُونَ الْيَوْمَ ، أَوْ ذَهَبُوا

مؤلفۃ القلوب کو آج کل زکوۃ دی جائے گی کہ نہیں؟

(١٠٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ انْقَطَعَتْ.

(١٠٨٦٤) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں کافروں کا دل نرم کرنے کے لئے ان کو زکوۃ دی جاتی تھی۔ جب حضرت صدیق اکبر ؓ خلیفہ بنے آپ ؓ نے اس کو ختم فرمادیا۔

(١٠٨٦٥) وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ الْيَوْمَ مُؤَلَّفَةٌ.

(١٠٨٦٥) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ آج کل بھی مؤلفۃ قلوب کو زکوۃ دیں گے۔

(١٠٨٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : سُئِلَ حَمَّادٌ ، عَنِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ فحَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ فِي الإِسْلاَمِ.

(١٠٨٦٦) حضرت عفان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔

(١٠٨٦٧) مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ : عَنِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ ، قَالَ : هُوَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا ، قَالَ : وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا.

(١٠٨٦٧) حضرت معقل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری ؒ سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا یہودیوں و نصاریٰ میں سے جو اسلام لائے وہ مراد ہیں۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ مالدار ہوں؟ آپ ؒ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ مالدار ہوں۔

(١٤٧) فِي الْوَالِيَيْنِ يُرِيدَانِ الصَّدَقَةَ مِنَ الرَّجُلِ

دو ولی (امراء) ایک ہی شخص سے زکوۃ ادا کرنے کا مطالبہ کریں تو وہ کس کو ادا کرے

(١٠٨٦٨) عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَيَّانَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يَجِيئُنِي مُصَدِّقُوا ابْنِ الزُّبَيْرِ فَيَأْخُذُونَ صَدَقَةَ مالي وَيَجِيءُ مُصَدِّقُوا نَجْدَةَ فَيَأْخُذُونَ ؟ قَالَ : أَيُّهُمَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَكَ.

(١٠٨٦٨) حضرت حیان السلمی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے دریافت کیا کہ میرے پاس

حضرت عبداللہ بن زبیر کے زکوٰۃ وصول کرنے والے آتے ہیں اور میرے مال میں سے زکوٰۃ وصول کرتے ہیں۔ اور نجدہ کے مصدق آتے ہیں اور وہ وصول کرتے ہیں (میں کیا کروں؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو جس مرضی کو ادا کردے تیری طرف سے کافی ہے۔

(۱۴۸) فِي الْمَجُوسِ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْجِزْيَةِ

مجوس سے جزیہ وصول کرنے کا بیان

(۱۰۸۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا.

(۱۰۸۶۹) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسیوں کے ہر بالغ سے ایک دینار جزیہ وصول فرمایا۔

(۱۰۸۷۰) حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْمَجُوسِ وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. (مالك ۴۲۔ عبدالرزاق ۱۰۰۲۵)

(۱۰۸۷۰) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور منبر رسول کے درمیان مجلس میں تشریف فرما تھے، فرمانے لگے مجھے نہیں معلوم کہ مجوسیوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے حالانکہ وہ اہل کتاب میں سے بھی نہیں ہیں؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا معاملہ کرو۔

(۱۴۹) فِي الرِّكَازِ يَجِدُهُ الْقَوْمُ فِيهِ زَكَاةٌ؟

کسی قوم کو کوئی خزانہ ملے تو اس پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

(۱۰۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْد ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَانَ فِي الطَّرِيقِ غَيْرِ الْمِيتَاءِ ، أَوْ فِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُونَةِ ، قَالَ فِيهِ ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (احمد ۲/ ۱۸۰۔ حمیدی ۵۹۷)

(۱۰۸۷۱) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جو چیز ہمیں غیر آباد راستے اور غیر آباد جگہ (گاؤں وغیرہ) سے ملے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں اور مدفون خزینے میں خمس ہے۔

(۱۰۸۷۲) عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۱۰۸۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدفون خزانے میں خمس ہے۔

(۱۰۸۷۳) وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

(۱۰۸۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۸۷٤) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (احمد ۲/ ۴۹۳)

(۱۰۸۷۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزینے میں خمس ہے۔

(۱۰۸۷٥) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۱۰۸۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۸۷٦) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ غُلاَمًا مِنَ الْعَرَبِ وَجَدَ سَتُّوقَةً فِيهَا عَشَرَةُ آلاَفٍ فَأَتَى بِهَا عُمَرَ فَأَخَذَ مِنْهَا خُمُسَهَا أَلْفَيْنِ وَأَعْطَاهُ ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ.

(۱۰۸۷۶) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عرب کے ایک غلام کو کچھ پیسے ملے جن کی مالیت دس ہزار تھی، وہ غلام وہ پیسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے دو ہزار خمس وصول فرمالیا اور باقی آٹھ ہزار اس کو واپس کردیئے۔

(۱۰۸۷۷) وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ فِي خَرِبَةٍ أَلْفًا وَخَمْسَمِئَةٍ فَأَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ : أَدِّ خُمُسَهَا وَلَكَ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِهَا وَسَنُطَيِّبُ لَكَ الْخُمُسَ الْبَاقِيَ.

(۱۰۸۷۷) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو ویران جگہ سے پندرہ سو (درہم) ملے وہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا خمس ادا کرو اور اس کے تین خمس تیرے لئے ہیں۔ اور عنقریب ہم باقی خمس تیرے لئے پاک کردیں گے۔

(۱۰۸۷۸) مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ بَيْنَمَا قَوْمٌ عِنْدِي بِسَابُور يُلَيّنون ، أَوْ يُثِيرُونَ الأَرْضَ إِذْ أَصَابُوا كَنْزًا وَعَلَيْهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الرَّاسِبِيُّ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عَدِيٍّ ، فَكَتَبَ عَدِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خُذُوا مِنْهُ الْخُمُسَ ، وَاكْتُبُوا لَهُمُ الْبَرَائَةَ , وَدَعُوا سَائره لهم فدفع إليهم الماء وأخذ منهم الخمس.

(۱۰۸۷۸) حضرت عمر الضبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مقام سابور میں کسی قوم کے کچھ لوگ زمین کھود رہے تھے، اچانک خزانہ ان کے ہاتھ لگا، ان کے نگران محمد بن جابر الراسبی تھے۔ انہوں نے اس کے بارے میں حضرت عدی کو لکھا، حضرت

عدی نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ اس میں سے خمس وصول کرلو اور ان کیلئے براءت لکھ دو اور باقی سب ان کا ہے ان کیلئے چھوڑ دو۔ (جب یہ مکتوب موصول ہوا تو) انہوں نے مال واپس کر دیا اور اس میں سے خمس وصول کر لیا۔

(۱۰۸۷۹) هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إذْ فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۰۸۷۹) حضرت حصین ؒ روایت کرتے ہیں کہ اس شخص سے جو جنگ قادسیہ میں موجود تھے فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک شخص تھا وہ غسل کر رہا تھا جب پانی نے زمین پر گر کر اس میں گڑا کھود دیا تو اس میں سے سونے کی اینٹ نکلی۔ وہ شخص وہ لے کر حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ؓ کو اس کی خبر دی۔ آپ ؓ نے فرمایا اس کو مسلمانوں کی غنیمت میں شامل کرلو۔

(۱۰۸۸۰) ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنِّي وَجَدْتُ مِئَتَيْنِ مِنْ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ أَرَى الْمُسْلِمِينَ بَلَغَتْ أَمْوَالُهُمْ هَذَا , أُرَاهُ رِكَازَ مَالٍ عَادِيٍّ , فَأَدِّ خُمُسَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ , وَلَكَ مَا بَقِيَ.

(۱۰۸۸۰) حضرت ہزیل ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ ؓ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے دوسو دراھم ملے ہیں، حضرت عبد اللہ ؓ نے ان سے فرمایا کہ میرا خیال نہیں ہے مسلمانوں کا مال تجھے ملا ہو بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ قدیم مدفون مال ہے تو اس میں سے خمس بیت المال میں ادا کر دے اور باقی سارا مال تیرا ہے۔

(۱۰۸۸۱) عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الرِّكَازُ الْكَنْزُ الْعَادِيُّ , وَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۱۰۸۸۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رکاز بھی قدیم خزانہ ہے اور اسمیں بھی خمس ہے۔

(۱۰۸۸۲) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الْكَنْزُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَفِيهِ الْخُمُسُ ، وَإِذَا وُجِدَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۸۸۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر خزانہ دشمن کی زمین سے ملے تو اس میں خمس ہے اور اگر عرب کی زمین سے ملے تو اس میں زکاۃ ہے۔

(۱۰۸۸۳) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي وَجَدْتُ كَنْزًا فَدَفَعْتُهُ إِلَى السُّلْطَانِ ، فَقَالَتْ فِي فِيكَ الْكَثْكَثُ ، أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوِهَا , الشَّكُّ مِنِّي.

(۱۰۸۸۳) حضرت ابراہیم بن المنتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا کہ مجھے خزانہ ملے تو کیا میں وہ حکمران کے سپرد کر دوں؟ آپ ؓ نے فرمایا تیرے منہ میں خاک یا اس سے ملتا جلتا کلمہ ارشاد

فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ شک میری طرف سے ہے۔

(۱۰۸۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۱۳۳۵)

(۱۰۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکاز میں (بھی) خمس ہے۔

(۱۰۸۸۵) خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (ابن ماجه ۲۶۷۴۔ طبرانی ٦)

(۱۰۸۸۵) حضرت عبداللہ المزنی اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکاز میں خمس ہے۔

(۱۰۸۸٦) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ. (احمد ۳۱۴)

(۱۰۸۸٦) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں خمس کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۰۸۸۷) الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّنِّيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَطْمُورَةً ، قَالَ أَدِّ خُمُسَهَا.

(۱۰۸۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے زمین سے زخیرہ شدہ مال پایا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کا خمس ادا کرو۔

(۱۵۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِشَرِّ مَالِهِ

گھٹیا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے

(۱۰۸۸۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَقْنَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ مُعَلَّقَةٌ ، وَإِذَا فِيهِ قِنْوٌ فِيهِ جَدَرٌ ، وَمَعَهُ عُرْجُونٌ ، أَوْ عَصًا ، فَطَعَنَ فِيهِ ، وَقَالَ : مَنْ جَاءَ بِهَذَا ؟ قَالُوا : فُلاَنٌ ، قَالَ : بُؤْسَ أُنَاسٌ يُمْسِكُونَ صَدَقَاتِهِمْ ، ثُمَّ يُطْرَحُ بِالْعَرَاءِ فَلاَ تَأْكُلُهَا الْعَافِيَةُ يهاجر كل بَرْقة وَرَعْدَة إِلَى الشَّامِ. (ابو داؤد ۱٦۰۴۔ احمد ٦/ ۲۸)

(۱۰۸۸۸) حضرت عمر ابن ابی بکر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو کھجوروں کے گچھے مسجد میں لٹکے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک گچھے پر کچھ خراب کھجوریں تھیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لاٹھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گچھے پہ ماری اور فرمایا یہ کون لایا ہے؟ لوگوں نے بتایا فلاں آدمی لایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں

کے لئے تباہی ہے جو پہلے اپنے صدقات روک کر رکھتے ہیں (حدیث کے آخری حصہ کا معنیٰ محقق محمد عوامہ کے لیے بھی واضح نہیں ہوسکا، دیکھیے حاشیہ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۹۷)

(۱۰۸۸۹) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی حَفْصَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ ، عَنْ أَبِی أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ : كَانَ نَاسٌ يَتَصَدَّقُونَ بِشِرَارِ ثِمَارِهِمْ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾.

(۱۰۸۸۹) حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں سب سے گھٹیا مال صدقہ کیا کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾. (ابو داؤد ۱۶۰۳۔ ابن خزيمة ۲۳۱۳)

(۱۰۸۹۰) ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبِيدَةَ ، عَنْ قوله تعالى : (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ) إِنَّمَا ذَلِكَ فِی الزَّكَاةِ ، وَالدَّرَاهِمُ الزَّيْفُ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنَ التَّمْرِ.

(۱۰۸۹۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبیدہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کا ارشاد ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ﴾ کا نزول کیوں ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا زکوٰۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۰۸۹۱) وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ بِرَذَاذَةِ مَالِهِ.

(۱۰۸۹۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ اس شخص سے متعلق نازل ہوئی ہے جو گھٹیا اور ہلکا مال اللہ کی راہ میں صدقہ (زکوٰۃ) کرتا ہے۔

(۱۰۸۹۲) عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّیِّ ، عَنْ أَبِی مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ فِی قوله تعالى : ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ﴾ قَالَ : نَزَلَتْ فِينَا كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِی مِنْ نَخْلِهِ كَقَدْرِ قِلَّتِهِ وَكَثْرَتِهِ ، قَالَ : فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِی بِالْقِنْوِ وَالرَّجُلُ يَأْتِی بِالْقِنْوَيْنِ ، فَيُعَلِّقُهُ فِی الْمَسْجِدِ ، قَالَ وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصًا فَيَسْقُطُ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ فَيَأْكُلُ وَكَانَ أُنَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِی الْخَيْرِ فَيَأْتِی أَحَدُهُمْ بِالْقِنْوِ فِيهِ الْحَشَفُ ، وَفِيهِ الشِّيصُ ، وَيَأْتِی بِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ ، قَالَ : فَأَنْزَلَ اللَّهُ تعالى: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِیَ إِلَيْهِ مِثْلُ مَا أَعْطَى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ وَحَيَاءٍ ، قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِی الرَّجُلُ بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ. (ترمذی ۲۹۸۷۔ ابن ماجه ۱۸۲۲)

(۱۰۸۹۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ ہماری قوم کھجوروں والی تھی۔ ہم میں سے (ہر شخص) قلت اور کثرت کی بقدر کھجوریں لایا کرتا۔ پس کوئی شخص ایک خوشہ اور کوئی دو

خوشے لا کر مسجد میں لٹکا دیتا، اصحاب صفہ کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا ان میں سے کوئی شخص آتا اور لاٹھی سے کھجور کے خوشہ پر ضرب لگاتا تو اس میں خشک اور تر کھجوریں گرتیں جن کو وہ کھالیتا، کچھ لوگ (ہم میں سے) خیر کے کاموں کی طرف راغب نہ تھے وہ خراب اور فاسد کھجوروں کا خوشہ لے کر آتے اور اس کو مسجد میں لٹکا دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیت ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾ نازل فرمائی۔ اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص جو کچھ ادا کرتا ہے اگر اس کے مثل اس کو ہدیہ کیا جائے تو وہ اس کو ہلکا سمجھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے حیاء کی وجہ سے لیتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہر شخص ہم میں سے عمدہ اور اچھا مال صدقہ کرتا۔

(۱۵۱) فِي الرَّجُلِ يُخْرَصُ لَمْ يَجِدْ فِيهِ فَضْلاً مَا يَصْنَعُ

کسی شخص کیلئے تخمینہ لگایا جائے لیکن اس میں زیادتی نہ پائے تو کیا کرے؟

(۱۰۸۹۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ خُرِصَتْ عَلَيْهِ ثَمَرَتُهُ ، فَكَانَ فِيهَا فَضل عَلَى مَا خُرِصَ عَلَيْهِ ، قَالَ :مَا زَادَ فَلَهُ وَمَا نَقَصَ فَعَلَيْهِ.

(۱۰۸۹۳) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے پھلوں کا تخمینہ لگایا گیا تو جتنا تخمینہ لگایا گیا اس سے زیادہ پایا گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا جو زیادتی ہے وہ اس کیلئے ہے اور جو کم ہے وہ اس کے ذمہ واجب ہے۔

(۱۵۲) مَنْ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کون قبول کر سکتا ہے

(۱۰۸۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْنَا لإِبْرَاهِيمَ مَرَّتَيْنِ الزَّكَاةَ.

(۱۰۸۹۴) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابراہیم ؒ کیلئے دو مرتبہ زکوٰۃ کا سوال کیا۔

(۱۰۸۹٥) هُشَيْمٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:أَتَيْتُه بِزَكَاةٍ فَقَبِلَهَا، قَالَ:وَأَخْبَرَنِي أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ بَدْرٍ كَانَ يَقْبَلُهَا.

(۱۰۸۹۵) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ ان کے پاس زکوٰۃ لائی گی جسکو انہوں نے قبول فرمالیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے کہ بعض اہل بدر صحابہ ؓ بھی قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(۱۵۳) فِي تَعْجِيلِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الفطر بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ

صدقۃ الفطر یوم عید سے ایک دو دن قبل ادا کرنے کا بیان

(۱۰۸۹٦) عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ عَمرو بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَجِّلَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ

الْفِطْرِ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ.

(۱۰۸۹۶) حضرت عمرو بن مساور رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ صدقۃ الفطر کو یوم عید سے ایک دو دن قبل ادا کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۰۸۹۷) أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَنْ يَقْبِضُ الْفِطْرَ قَبْلَ الفطر بِيَوْمَيْنِ ، أَوْ يَوْمٍ أَعْطَاهَا إِياه قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ ، وَلاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۰۸۹۷) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یوم فطر سے ایک دو دن پہلے صدقۃ الفطر لینے والا بیٹھ جاتا تو اس کو ایک دو دن پہلے ہی صدقۃ الفطر ادا کیا جاتا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج والی بات نہ سمجھتے۔

(۱۵٤) فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ

کوئی شخص کسی سے سوال کرتے وقت یوں کہے کہ میں تجھ سے اللہ کیلئے سوال کرتا ہوں

(۱۰۸۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ سُئِلَ بِاللَّهِ فَأَعْطَى فَلَهُ سَبْعُونَ أَجْرًا. (بیہقی ۳۵۴۰)

(۱۰۸۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کیا گیا اور اس نے سوال کرنے والے کو عطا کر دیا تو اس کے لئے ستر ۷۰ اجر ہیں۔

(۱۰۸۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْأَلَ بِوَجْهِ اللهِ ، أَوْ بِالْقُرْآنِ لِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۱۰۸۹۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اللہ کا یا قرآن کا واسطہ دے کر کسی دنیا کی چیز کا سوال کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۰۹۰۰) حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ سَلَمَةُ لاَ يَسْأَلُهُ إِنْسَانٌ بِوَجْهِ اللهِ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ وَيَكْرَهُهَا وَيَقُولُ هِيَ إِلْحَافٌ.

(۱۰۹۰۰) حضرت یزید جو حضرت سلمہ کے غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے جو شخص بھی اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا اس کو عطا فرماتے، لیکن اس کو ناپسند سمجھتے اور فرماتے یہ (فاقے پر صبر نہ کرنا اور لوگوں سے سوال کرنا) الحاف ہے۔

(۱۰۹۰۱) عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ. (ابو داؤد ۵۰۶۸۔ طبرانی ۱۳۵۴۰)

(۱۰۹۰۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس

کوعطا کردینا چاہئے۔

(۱۵۵) فِي الْخَمْرِ تُعَشَّرُ أَمْ لاَ ؟

شراب پر عشر لیا جائیگا کہ نہیں؟

(۱۰۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، قَالَ قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَلاَ يُعَشِّرُ الْخَمْرَ مُسْلِمٌ.

(۱۰۹۰۲) حضرت مثنیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا مکتوب ہمارے سامنے پڑھا گیا (اس میں تحریر تھا) مسلمان شراب پر عشر وصول نہیں کرے گا۔

(۱۰۹۰۳) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُعَشَّرُ الْخَمْرَ وَيُضَاعِفُ عَلَيْهِ.

(۱۰۹۰۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ شراب پر عشر وصول کیا جائے گا اور دوگنا وصول کیا جائے گا۔

(۱۰۹۰۴) وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، أَنَّ عُمَّالَ عُمَرَ كَتَبُوا إلَيْهِ فِي شَأْنِ الْخَنَازِيرِ وَالْخَمْرِ يَأْخُذُونَهَا فِي الْجِزْيَةِ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ وَلُّوهَا أَرْبَابَهَا.

(۱۰۹۰۴) حضرت سوید بن غفلہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ کے عمال نے حضرت عمر ؓ کو خنزیروں اور شراب کے تعلق پوچھا کہ وہ اس میں جزیہ وصول قبول کریں یا نہیں؟ حضرت عمر ؓ نے جواب تحریر فرمایا کہ اگر ان کے مالکوں کو ان کا .الی بناؤ۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

(۱) مَا قَالُوا فِي ثَوَابِ الْحُمّٰى وَالْمَرَضِ
بخار اور بیماری پر ثواب کا بیان

حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال:

(۱۰۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ ، قَالَ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّك لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا ، فَقَالَ :أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنكُمْ قَال :قُلْتُ :لأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الأَرْضِ مُسْلِمٌ يُصِيبُهُ أَذًى فَمَا سِوَاهُ إِلاَّ حَطَّ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. (بخاری ۵۶۴۷۔ مسلم ۱۹۹۱)

(۱۰۹۰۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کو بخار تھا، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوا اور پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لئے دو اجر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے زمین پر کوئی مسلمان نہیں جس کو کوئی تکلیف پہنچے مگر (اس کے بدلے) اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتے ہیں۔

(۱۰۹۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَد ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ بِهَا عَنْهُ سَيِّئَةً.

(مسلم ۱۹۹۱۔ ترمذی ۹۶۵)

(۱۰۹۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کو کوئی کانٹا یا اس سے بڑی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں یا اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۱۰۹۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَعَكٍ كَانَ بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَبْشِرْ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِيَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِي الآخِرَةِ. (ترمذی ۲۰۸۸۔ احمد ۲/ ۴۴۰)

(۱۰۹۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے آپ صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: خوشخبری ہو بیشک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (نار) میری آگ ہے جو میں بندہ مؤمن پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں تا کہ آخرت کی آگ کے بدلے میں اس کا حصہ ہو جائے۔

(۱۰۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ :﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ شَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَبَلَغَ مِنْهُمْ وَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَكُلُّ مَا أُصِيبَ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا وَالشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا. (مسلم ۱۹۹۳۔ ترمذی ۳۰۳۸)

(۱۰۹۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بہت شاق گذرا اور ان میں سے بعض کو (مصیبت) پہنچی بھی۔ انہوں نے حضور اقدس صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی تو آپ صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: غلو اور کمی کے درمیان رہو اور درست (راستے پر) رہو۔ ہر مصیبت مسلمان کے لیے کفارہ ہے یہاں تک کہ کوئی کانٹا جو اس کو چبھتا ہے اس میں بھی کفارہ ہے۔

(۱۰۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُبْتَلَى بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ إِلاَّ أَمَرَ اللَّهُ الْحَفَظَةَ، فَقَالَ :اكْتُبُوا لِعَبْدِي مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مَا دَامَ مَشْدُودًا فِي وَثَاقِي.

(احمد ۲/ ۱۵۹۔ دارمی ۲۷۷۰)

(۱۰۹۰۹) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّاَلِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے لکھ دو جو عمل وہ صحیح ہونے کی حالت میں کرتا رہا (اور اب بیماری کی وجہ سے نہیں کر پاتا) جب تک کہ میری بیڑی میں جکڑا ہوا ہے۔

(۱۰۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَرِضَ ، أَوْ سَافَرَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ صَحِيحًا مُقِيمًا.

(بخاری ۲۹۹۶۔ ابوداؤد ۳۰۸۴)

(۱۰۹۱۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیمار ہوا یا سفر میں گیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے وہ عمل لکھ دیتا ہے جو وہ تندرست یا مقیم ہونے کی حالت میں کرتا تھا (جواب وہ مرض یا سفر کی وجہ سے نہیں کر پاتا)۔

(۱۰۹۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بن عَطَاءٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ ، وَلاَ نَصَبٍ ، وَلاَ سَقَمٍ ، وَلاَ حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلاَّ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ. (بخاری ۵۶۴۲۔ مسلم ۱۹۹۲)

(۱۰۹۱۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: مسلمان کو جو بیماری، مشقت، لمبی بیماری، پریشانی اور غم پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(۱۰۹۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ نَعُودُهُ فَإِذَا وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي الْجِدَارَ وَامْرَأَتُهُ قَاعِدَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ قُلْتُ : كَيْفَ بَاتَ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَتْ بَاتَ بِأَجْرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِنِّي لَمْ أَبِتْ بِأَجْرٍ ، وَمَنِ ابْتَلاَهُ اللَّهُ بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ.

(۱۰۹۱۲) حضرت عیاض بن غطیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کا چہرہ دیوار کی جانب تھا اور آپ کی اہلیہ آپ کے سر کے پاس بیٹھی تھی۔ میں نے عرض کیا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے رات کیسے گذاری؟ اہلیہ نے فرمایا انہوں نے رات اجر کی حالت میں گذاری۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں نے رات اجر کماتے ہوئے نہیں گذاری جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف دے کر آزماتا ہے تو وہ تکلیف اس کے گناہوں کے گرنے کا سبب بنتی ہے۔

(۱۰۹۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعَهُ ، مِنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (احمد ۱۹۵۔ بخاری ۹۳)

(۱۰۹۱۳) حضرت عیاض بن عطیف رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مرفوعا بھی منقول ہے۔

(۱۰۹۱٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلاَّ كَفَّرَ بِهِ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ.

(طبرانی ۸۴۲)

(۱۰۹۱۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: مسلمان کو جو کوئی چیز پہنچتی ہے اور اس کے جسم کو تکلیف پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتے ہیں۔

(۱۰۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ ، فَقَالَ لَهُ : لاَ تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. (ابن ماجه ۳۴۶۹)

(۱۰۹۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے بخار کا ذکر کیا گیا تو اس کو ایک شخص نے برا بھلا کہا، آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو، بیشک یہ گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی گندگی کو۔

(۱۰۹۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ الْبَلاَءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ. (حاكم ۳۴۶)

(۱۰۹۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو کوئی تکلیف مسلسل رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں (گناہوں) کو گرا دیتے ہیں۔

(۱۰۹۱۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ، قَالَ اللَّهُ لِلْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ اكْتُبُوا لِعَبْدِي مِثْلَ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ حَتَّى أَقْبِضَهُ، أَوْ أُعَافِيَهُ.

(۱۰۹۱۷) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراما کاتبین کو حکم فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے لکھ دو اس کے مثل جو یہ تندرست ہونے کی حالت میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو اپنے پاس بلا لوں یا اس کو اس تکلیف سے عافیت عطا فرما دوں۔

(۱۰۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ سَلْمَانَ إِلَى صَدِيقٍ لَهُ يَعُودُهُ مِنْ كِنْدَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُصِيبُهُ اللَّهُ بِالْبَلاَءِ ، ثُمَّ يُعَافِيهِ فَيَكُونُ كَفَّارَةً لِسَيِّئَاتِهِ وَيُسْتَعْتَبُ فِيمَا بَقِيَ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يُصِيبُهُ اللَّهُ بِالْبَلاَءِ ، ثُمَّ يُعَافِيهِ فَيَكُونُ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ لاَ يَدْرِي لِمَ عَقَلُوهُ ، ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلاَ يَدْرِي لِمَ أَرْسَلُوهُ.

(۱۰۹۱۸) حضرت سعید بن موہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے دوست کی عیادت کے لئے کندہ سے چلا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان کو جب کوئی تکلیف اللہ پہنچاتا ہے پھر اس کو دور کرتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور راضی کر دیا جاتا ہے جو کچھ باقی ہے اس میں۔ اور گناہ گار اور فاجر کو جب اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچاتا ہے۔ پھر اس کو عافیت دیتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہو جاتا ہے جس کا مالک اس کی ران اور کلائی کو باندھ دے تاکہ وہ چل نہ سکے اس کو نہیں پتا کہ اس کو کیوں باندھا گیا ہے اور پھر اس کو چھوڑ دیا جائے تو اس کو نہیں معلوم کہ کیوں چھوڑا گیا ہے۔

(۱۰۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ، قَالَ الْمَلَكُ يَا رَبِّ ابْتَلَيْتَ عَبْدَكَ بِكَذَا قَالَ : فَيَقُولُ مَا دَامَ فِي وِثَاقِي فَاكْتُبُوا لَ مِثْلَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ.

(۱۰۹۱۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی (مؤمن) بندہ بیمار ہوتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! تیرا فلاں بندہ بیماری میں مبتلا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب تک یہ میرے عہد میں ہے اس کے لئے اس عمل کے مثل لکھتے رہو جو یہ (تندرستی میں) کرتا تھا۔

(۱۰۹۲۰) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ رُوَيْمٍ يَذْكُرُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ الْعَبْدَ بِالسَّقَمِ ، قَالَ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ ارْفَعْ ، وَقَالَ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ اكْتُبْ لِعَبْدِي مَا كَانَ يَعْمَلُ.

(۱۰۹۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو بیماری سے آزماتا ہے تو بائیں کندھے والے فرشتے سے کہتا قلم اٹھالے اور (لکھنا روک دے) اور بائیں کندھے والے فرشتے سے فرماتا ہے میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھ لو جو یہ (تندرستی میں) کیا کرتا تھا۔

(۱۰۹۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ بِشَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً. (بخاری ۵۶۴۰۔ مسلم ۱۹۹۱)

(۱۰۹۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے جس کو کوئی کانٹا یا اس سے بڑی کوئی چیز لگے مگر اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کی خطا (گناہ) معاف فرما دیتا ہے۔

(۱۰۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ وَجَعٍ يُصِيبُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَّى إِنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ مَفْصِلٍ مِنَ ابْنِ آدَمَ . وَإِنَّ اللَّهَ لَيُعْطِي كُلَّ مَفْصِلٍ قِسْطًا مِنَ الأَجْرِ.

(۱۰۹۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بخار سے زیادہ کوئی تکلیف پسند نہیں، (کیونکہ) بیشک وہ ابن آدم کے جوڑ میں داخل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر جوڑ کو اجر میں سے حصہ عطا فرماتا ہے۔

(۱۰۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ رَأَى أَبُو الدَّرْدَاءِ يَوْمًا رَجُلاً فَتَعَجَّبَ مِنْ جَلَدِهِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ هَلْ حُمِمْتَ قَطُّ هَلْ صُدِعْتَ قَطُّ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ لاَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بُؤْسٌ لِهَذَا يَمُوتُ بِخَطِيئَتِهِ.

(۱۰۹۲۳) حضرت سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا تو اس کی صحت و طاقت کو دیکھ کر آپ کو تعجب ہوا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کبھی بھی بخار نہیں ہوا؟ تمہیں کبھی کوئی تکلیف (سر درد وغیرہ) نہیں ہوئی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا برائی ہے اس کے لئے، یہ گناہوں کے ساتھ مرے گا۔

(۱۰۹۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرُوا الْوَجَعَ ، فَقَالَ :عَمَّارٌ هَلِ اشْتَكَيْت قَطُّ ، فَقَالَ : لاَ فَقَالَ :عَمَّارٌ مَا أَنْتَ مِنَّا ، أَوْ لَسْت مِنَّا مَا مِنْ عَبْدٍ يُبْتَلَى إِلاَّ حُطَّ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا , وَإِنَّ الْكَافِرَ يُبْتَلَى فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْبَعِيرِ عُقِلَ فَلَمْ يَدْرِ لِمَا عُقِلَ , وَأُطْلِقَ فَلَمْ يَدْرِ لِمَا أُطْلِقَ.

(۱۰۹۲۴) حضرت ربیع بن عمیلہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اعرابی تھا، ان کے سامنے لوگوں نے تکلیف اور بیماری کا ذکر کیا۔ حضرت عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: تجھے کبھی بیماری کی شکایت ہوئی ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تو ہم میں سے نہیں ہے۔ کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے جس کو تکلیف میں مبتلا کیا جائے مگر اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے اور بیشک کافر کو تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے اس کی مثال تو اونٹ کی طرح ہے جب اس کو باندھا جائے تو وہ نہیں جانتا کہ کیوں باندھا گیا ہے اور جب اس کو چھوڑ دیا جائے تو نہیں جانتا کیوں چھوڑا گیا۔

(۱۰۹۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَلَى النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ يَعُودُهُ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً ، أَنَّهُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْرَضُ إِلاَّ قَامَ مِنْ مَرَضِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً ، أَنَّهُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْرَضُ إِلا قَالَ اللَّهُ لِكَاتِبَيْهِ :اكْتُبَا لِعَبْدِي مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ.

(۱۰۹۲۵) حضرت عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ حضرت نضر بن انس رحمہ اللہ کی عیادت کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا ہم پچاس سالوں سے حدیث بیان کر رہے ہیں کہ کوئی بندہ مؤمن بیمار نہیں ہوتا مگر جب وہ تندرست ہو کر اٹھتا ہے تو ایسے اٹھتا ہے جیسے وہ پیدائش کے دن تھا اور ہم پچاس سالوں سے روایت بیان کرتے ہیں کوئی بندہ مؤمن بیمار نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کراما کاتبین سے فرماتا ہے: میرے بندہ کے لئے وہ عمل تحریر کر دو جو یہ تندرستی کے وقت کرتا تھا۔

(۱۰۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّار ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ الْوَجَعَ لاَ يُكْتَبُ بِهِ الأَجْرُ وَلَكِنْ تُكَفَّرُ بِهِ الْخَطَايَا.

(۱۰۹۲۶) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تکلیف کی وجہ سے اجر تو نہیں لکھا جاتا البتہ یہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۱۰۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا يَسُرُّنِي بِلَيْلَةٍ أَمْرَضُهَا حُمْرُ النَّعَمِ.

(۱۰۹۲۷) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جس رات میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے سرخ اونٹ (ملنے) جتنی خوشی ہوتی ہے۔

(۱۰۹۲۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ جَرَى لَهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ.

(۱۰۹۲۸) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی نیک عمل پر بیمار ہوتا ہے تو اس کو اس عمل کا اجر ملتا ہے جو وہ تندرستی میں کرتا تھا۔

(۱۰۹۲۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ رُفِعَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ.

(۱۰۹۲۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو اس کے وہی اعمال اللہ کے ہاں بلند کیے جاتے ہیں جو وہ تندرستی میں کرتا تھا۔

(۱۰۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :إِذَا مَرِضَ العبد كُتِبَ لَهُ أَحْسَنُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ.

(۱۰۹۳۰) حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس کیلئے اس سے اچھا عمل لکھا جاتا ہے جو وہ تندرستی میں کرتا تھا۔

(۱۰۹۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِذَا لَمْ يَمْرَضِ الْجَسَدُ أَشِرَ ، وَلاَ خَيْرَ فِي جَسَدٍ مَا يَأْشَر.

(۱۰۹۳۱) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جسم بیمار نہ ہو تو وہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے اور اس جسم میں کوئی خیر نہیں ہے جو ناشکری کرے۔

(۱۰۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا شِيكَ امْرُؤٌ بِشَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلاَّ حَطَّ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ خَطَايَاهُ.

(۱۰۹۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ کسی عورت کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ختم فرما دیتے ہیں۔

(۱۰۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاش، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلاَءً ، قَالَ :النَّبِيُّونَ ، ثُمَّ الأَمْثَلُ مِنَ النَّاسِ وَمَا يَزَالُ بِالْعَبْدِ الْبَلاَءُ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ.

(ترمذی ۲۳۹۸۔ ابن حبان ۲۹۰۰)

(۱۰۹۳۳) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ تکالیف کس پر آتی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر ان لوگوں پر جو ان کے مثل ہیں اور بندہ پر مسلسل مصائب آتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(١٠٩٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُمَيرة ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : يَوَدُّ أَهْلُ الْبَلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّ أَجْسَادَهُمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا تُقْرَضُ بِالْمَقَارِيضِ.

(۱۰۹۳۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مصائب زدہ لوگ قیامت کے دن یہ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے گوشت (کھال) کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔

(١٠٩٣٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: يُكْتَبُ مِنَ الْمَرِيضِ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَنِينُهُ فِي مَرَضِهِ.

(۱۰۹۳۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کی ہر چیز (نامہ اعمال میں) لکھی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ مرض میں اس کے کراہنے کی آواز کو بھی لکھا جاتا ہے۔

(١٠٩٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو رَبِيعَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ الْمُسْلِمَ بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ ، قَالَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ ، وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ.

(احمد ۱۴۸۔ بخاری ۵۰۱)

(۱۰۹۳۶) حضرت ابو ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب مسلمان کے جسم کو تکلیف (اور آزمائش) میں مبتلا فرماتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کیلئے نیک عمل لکھ دو جو یہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا، پھر اگر اللہ اس کو شفا عطا کرتا ہے تو اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر اللہ اس کی روح قبض کر لیتا ہے تو اس کے ساتھ رحمت اور مغفرت والا معاملہ فرماتا ہے اور اگر اسکی روح قبض ہو گئی تو اللہ اس کے گناہ معاف کر کے اس پر رحم فرمائے گا۔

(٢) بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

مریض کی عیادت کا ثواب

(١٠٩٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَشِيرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ

يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ.

(۱۰۹۳۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے میووں (باغات) میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

(۱۰۹۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (مسلم ۱۹۸۹۔ ترمذی ۹۶۸)

(۱۰۹۳۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۹۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا. (بخاری ۵۲۲۔ احمد ۳۰۴)

(۱۰۹۳۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل رحمت میں شامل رہتا ہے جب تک کہ وہ بیٹھ نہ جائے۔ اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس رحمت میں گھس جاتا ہے۔

(۱۰۹۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ: جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُودُهُ وَكَانَ شَاكِيًا ، فَقَالَ لَهُ: عَلِيٌّ: عَائِدًا جِئْت أَمْ شَامِتًا ؟ فَقَالَ: لاَ بَلْ عَائِدًا ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَمَا إِذْ جِئْت عَائِدًا فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَعُودُهُ مَشَى فِي خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ ، وَإِنْ كَانَ غدوة صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ.

(ابو داؤد ۳۰۹۲۔ ترمذی ۹۶۹)

(۱۰۹۴۰) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کے لئے تشریف لائے، وہ بیماری کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا: مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے ہیں یا دوسرے کی مصیبت پر خوش ہونے کے لئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ مزاج پرسی کے لئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اگر آپ مزاج پرسی کیلئے تشریف لائے ہیں تو میں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص مسلمان کی عیادت کے لئے آتا ہے وہ جنت کے پھلوں (باغات) میں چلتا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے، پھر جب بیٹھ جاتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اگر وہ صبح کے وقت آتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت فرماتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت آتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے مغفرت فرماتے رہتے ہیں۔

(۱۰۹۴۱) حدَّثنا شَرِيك ، عن عَلْقَمة بن مَرْثَد ، عن بعض آل أبي مُوسَى الأشْعَرِيّ ، أنَّهُ أتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ لَهُ : مَا جَاءَ بِكَ ؟ أجِئْتَ عَائِدًا ؟ قَالَ : مَا عَلِمْتُ لأحَدٍ مِنكُمْ بِشَكْوَى ، فَقَالَ : بَلَى ، الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَهَارًا ، صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، حَتَّى يُمْسِيَ ، وَمَنْ عَادَ لَيْلاً ، صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، حَتَّى يُصْبِحَ.

(۱۰۹۴۱) حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ آل ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کیوں تشریف لائے؟ کیا آپ مزاج پرسی کیلئے تشریف لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کوئی بیمار ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں حسن بن علی رضی اللہ عنہما (بیمار ہیں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت مریض کی عیادت کی اس کیلئے ستر ہزار فرشتے شام تک دعائے مغفرت فرماتے ہیں، اور جو شام کے وقت مریض کی عیادت کرتا ہے اس کیلئے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت فرماتے رہتے ہیں۔

(۱۰۹۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : حُدِّثت أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ خَوْضًا فَإِذَا جَلَسَ اسْتَنْقَعَ فِيهَا اسْتِنْقَاعًا.

(۱۰۹۴۲) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ رحمت میں مسلسل غرق رہتا ہے، پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت سے خوب سیراب ہوتا ہے۔

(۱۰۹۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا ، أَوْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَحَسَنَتُهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. (احمد ۱/ ۱۹۵۔ ابو یعلی ۸۷۵)

(۱۰۹۴۳) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اس کی نیکی دس گنا ہے۔

(۱۰۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّ أَبَا مُوسَى انْطَلَقَ عَائِدًا لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَعَائِدًا جِئْت ، أَوْ زَائِرًا ؟ قَالَ : لاَ بَلْ زَائِرًا ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لاَ يَمْنَعُنِي ، وَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ مَا فِي نَفْسِكَ أَنْ أُخْبِرَكَ؛ أَنَّ الْعَائِدَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَعُودُ مَرِيضًا ، كَانَ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ خَوْضًا ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْمَرِيضِ فَجَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ وَيَرْجِعُ مِنْ عِنْدِ الْمَرِيضِ ، حِينَ يَرْجِعُ ، يُشَيِّعُهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ نَهَارَهُ أَجْمَعَ ، وَإِنْ كَانَ لَيْلاً ، كَانَ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَلَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۱۰۹۴۴) حضرت سعید بن ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی مزاج

پرسی کیلئے تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا آپ زیارت کے لیے تشریف لائے ہیں یا عیادت کے لئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ زیارت کے لیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے دل میں جو کچھ بھی ہے بہرحال وہ یعنی دل کا خیال مجھ کو یہ بات بیان کرنے سے نہیں روک سکتا کہ مریض کی مزاج پرسی کرنے والا جب گھر سے مریض کی عیادت کے لئے نکلتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس پہنچ کر بیٹھ جاتا ہے تو پھر رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور وہ رحمت میں غرق ہو جاتا ہے اور جب وہ مریض کی عیادت کر کے واپس آتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے تمام دن مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر وہ رات کو عیادت کرتا ہے تب بھی اس کو یہ مقام و مرتبہ حاصل رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے اور اس کے لئے جنت کے میوے ہیں۔

(۳) مَنْ أَمَرَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

مریض کی عیادت اور جنازے کی اتباع کا حکم

(١٠٩٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ.

(بخاری ۱۲۳۹۔ ترمذی ۱۷۶۰)

(۱۰۹۴۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مریض کی عیادت اور جنازے کے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا۔

(١٠٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى الأُسْوَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عُودُوا الْمَرِيضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَازَةَ تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ.

(عبد بن حمید ۱۰۰۱۔ ابویعلی ۱۱۱۴)

(۱۰۹۴۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس سے تمہیں آخرت کی یاد آئے گی۔

(١٠٩٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ وَيَحْضُرَ جِنَازَتَهُ. (ترمذی ۲۷۳۶۔ احمد ۱/ ۸۹)

(۱۰۹۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور اس کے جنازے میں شریک ہو۔

(١٠٩٤٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قُلْنَا يَا

رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ ، قَالَ : بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا ، وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا. (بخاری ۱۳۳)

(۱۰۹۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے صبح کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے خیر نہیں ہے اگر وہ روزے کی حالت میں صبح نہ کرے اور مریض کی عیادت نہ کرے۔

(۱۰۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ جِنَازَةً ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ : مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ : مَنْ تَصَدَّقَ ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ صَائِمًا ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ وَجَبَتْ. (احمد ۳/ ۱۱۸۔ طبرانی ۱۱)

(۱۰۹۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: تم میں سے جنازہ میں کون حاضر ہوا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: صدقہ کس نے کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی (جنت)۔

(۱۰۹۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ شُهُودُ الْجِنَازَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ.

(بخاری ۵۱۹۔ احمد ۳۵۷)

(۱۰۹۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ اس کے جنازے میں شریک ہو۔ اور مریض کی عیادت کرے۔

(٤) مَا يُقَالُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْمَرِيضِ وَمَا يُقَالُ إِذَا دُخِلَ عَلَيْهِ

جب مریض کے متعلق سوال کیا جائے تو کیا کہا جائے اور جب اس کے پاس آئیں تو وہ کیا کہے

(۱۰۹۵۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا سُئِلُوا عَنِ الْمَرِيضِ أَنْ يَقُولُوا صَالِحٌ ، ثُمَّ يَذْكُرُونَ وَجَعَهُ بَعْدُ.

(۱۰۹۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند فرماتے تھے کہ جب ان سے مریض کے متعلق دریافت کیا جائے تو وہ یوں کہیں: نیک آدمی ہے، پھر اس کے بعد اس کی تکلیف کا ذکر کرتے تھے۔

(۵) مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ إذَا حُضِرَ

مریض کی جان کنی کے وقت کیا کہا جائے

(۱۰۹۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ ، أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ.

(مسلم ٦۔ ترمذی ۹۷۷)

(۱۰۹۵۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ جو تم کہتے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔

(۱۰۹۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَتِ الأَنْصَارُ يَقْرَؤُونَ عِنْدَ الْمَيِّتِ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۱۰۹۵۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انصار (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میت کے پاس سورۃ البقرہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۹۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ قَالَتْ : كُنْت عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ أَنْظُرُ فِي رَأْسِهَا , فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَقَالَ :فُلاَنٌ فِي الْمَوْتِ ، فَقَالَتْ لَهَا انْطَلِقِي , فَإِذَا احْتُضِرَ فَقُولِي :السَّلاَمُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ , وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

(۱۰۹۵۴) حضرت ام الحسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی اور ان کے سر کو دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص نے آکر کہا فلاں آدمی مرنے والا ہے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ، جب اس کا سانس اکھڑنے لگے تو یہ کہو: سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے ہیں۔

(۱۰۹۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :نُبِّئْت أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَضَرَ بَعْضَ أَهْلِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ , فَجَعَلَ يَقُولُ :قُولُوا سَلاَمًا , قُولُوا سَلاَمًا.

(۱۰۹۵۵) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ اپنے اہل میں سے کسی کی وفات پر حاضر ہوئے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگو! سلام کہو، لوگو! سلام کہو۔

(۱۰۹۵٦) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُوسَى بن مُحَمَّدُ بْن إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي الأَجَلِ فَإِنَّ ذَلِكَ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يُطَيِّبُ نَفْسَ الْمَرِيضِ. (ترمذی ۲۰۸۷۔ ابن ماجہ ۱۴۳۸)

(۱۰۹۵٦) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کو موت

کے بارے میں تسلی دو، بیشک یہ بات کوئی چیز رد نہیں کرتی لیکن مریض خوش کرتی ہے۔

(۱۰۹۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُمَيَّةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ عِنْدَ الْمَيِّتِ سُورَةَ الرَّعْدِ.

(۱۰۹۵۷) حضرت امیہ ازدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ میت کے پاس سورۃ الرعد کی تلاوت فرماتے۔

(۱۰۹۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَؤُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ ، يَعْنِي يس.

(ابوداؤد ۳۱۱۲۔ ابن حبان ۳۰۰۲)

(۱۰۹۵۸) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کے پاس سورۃ یٰسٓ پڑھو۔

(٦) فِي الْحَائِضِ تَحْضُرُ الْمَيِّتَ

حائضہ عورت کا میت کے پاس حاضر ہونا

(۱۰۹۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا حَضَرُوا الرَّجُلَ يَمُوتُ أَخْرَجُوا الْحُيَّضَ.

(۱۰۹۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی میت کے پاس حاضر ہوتے تو حائضہ عورتوں کو باہر نکال دیتے۔

(۱۰۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنِّي أُعَالِجُ مَرِيضًا فَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ ، فَقَالَ : نَعَمْ فَإِذَا حَضَرَ فَاجْتَنِبِي رَأْسَهُ.

(۱۰۹۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت علقمہ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا میں مریض کا علاج کرتی ہوں تو کیا میں حائضہ ہونے کی حالت میں اس کے پاس کھڑی ہو سکتی ہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں جب وہ تمہارے پاس لایا جائے تو اس کے سر سے اجتناب کرو۔

(۱۰۹۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَحْضُرَ الْحَائِضُ الْمَيِّتَ.

(۱۰۹۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ حائضہ عورت کے میت کے پاس حاضر ہونے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٧) فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ

مرنے والے کو تلقین کرنے کا بیان

(۱۰۹۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. (مسلم ۲۔ ابن ماجہ ۱۴۴۴)

(۱۰۹۶۲) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(١٠٩٦٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ عُمَرُ احْضُرُوا مَوْتَاكُمْ وَذَكِّرُوهُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِنَّهُمَا يَرَوْنَ وَيُقَالُ لَهُمْ.

(۱۰۹۶۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے مردوں کے پاس حاضر ہوا کرو اور ان کو لا الہ الا اللہ یاد دلایا کرو (تلقین کیا کرو) بیشک وہ دیکھتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے۔

(١٠٩٦٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(١٠٩٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ لَمَّا ثَقُلَ عَلْقَمَةُ ، قَالَ أَقْعِدُوا عِنْدِي مَنْ يُذَكِّرُنِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ رحمہ اللہ کا جب نزع کا وقت آیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میرے پاس وہ بیٹھے جو مجھے لا الہ الا اللہ یاد دلائے اور اسکی تلقین کرے۔

(١٠٩٦٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوْصَى عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَد أَنْ لَقِّنِّي لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے حضرت اسود کو وصیت فرمائی کہ مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(١٠٩٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أو غيره قَالَ: قَالَ عُمَر: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(١٠٩٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُلَقَّنَ الْمَيِّتُ ؟ قَالَ نَعَم حَسَنٌ إِنِّي لأُحِبُّ ذَلِكَ.

(۱۰۹۶۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ میت کو تلقین کرنا مستحب ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جی ہاں اچھا ہے اور میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔

(١٠٩٦٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا مَرِضَ فَثَقُلَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ لاَ يُخْلُوهُ ويعتقبونه إِذَا قَامَ نَاسٌ جَاءَ آخَرُونَ ، وَيُلَقِّنُونَهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کی بیماری بڑھ جائے تو وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند کرتے تھے کہ اس کو تنہا نہ چھوڑا جائے اور اس کی مدد کی جائے، جب کچھ لوگ چلیں جائیں تو دوسرے آ جائیں اور اس کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں۔

(١٠٩٧٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(ابو داؤد ۳۱۰۸۔ ترمذی ۹۷۶)

(۱۰۹۷۰) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(۱۰۹۷۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ الأَسْوَدَ أَوْصَى رَجُلاً ، فَقَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ آخِرَ مَا أَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَافْعَلْ ، وَلاَ تَجْعَلُوا فِي قَبْرِي آجُرًّا.

(۱۰۹۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی اور کہا: اگر تو استطاعت رکھے اس بات کی کہ میرا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو جائے تو ایسا ضرور کرنا اور میری قبر کو پختہ نہ بنانا۔

(۱۰۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَكَى ، فَقَالَ : لَقِّنُوهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَإِنَّهَا مَنْ كَانَتْ آخِرَ كَلاَمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (ابو داؤد ۳۱۰۷۔ احمد ۲۳۳)

(۱۰۹۷۲) حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے آ کر مریض کی تکلیف کا تذکرہ کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو، بیشک جس کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۱۰۹۷۳) حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شخص نے مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰۹۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (مسلم ۴۳۔ احمد ۶۹)

(۱۰۹۷۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ وہ لا الہ الا اللہ کو جانتا اور مانتا تھا جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰۹۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَإِنَّهَا لاَ تَكُونُ آخِرَ كَلاَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

(۱۰۹۷۵) حضرت المسیب بن رافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو، بیشک جس مسلمان کا آخری کلمہ یہ ہوا اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

(۸) مَا قَالُوا فِي تَوْجِيهِ الْمَيِّتِ

میت کا رخ (کس طرف) رکھا جائے۔اس کا بیان

(١٠٩٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لابْنِهِ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ إِذَا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ فَاحْرِفْنِي.

(۱۰۹۷۶) حضرت یحییٰ بن راشد البصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو اپنے بیٹے سے فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو میرا رخ قبلے کی طرف کر دینا۔

(١٠٩٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُوَجَّهَ الْمَيِّتُ الْقِبْلَةَ إِذَا حُضِرَ.

(۱۰۹۷۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ مرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔

(١٠٩٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسْتَقْبَلَ بِالْمَيِّتِ الْقِبْلَةُ إِذَا كَانَ فِي الْمَوْتِ.

(۱۰۹۷۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ مرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔

(١٠٩٧٩) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُوَجَّهَ الْمَيِّتُ عِنْدَ نَزْعِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۹۷۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا نزع کے وقت میت کا رخ قبلہ کی طرف کرنا مستحب ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جی ہاں۔

(١٠٩٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ إِنْ شِئْتَ فَوَجِّهِ الْمَيِّتَ وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تُوَجِّهْهُ.

(۱۰۹۸۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ چاہو تو مرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف کر دو اگر نہ چاہو تو نہ کرو (کوئی حرج نہیں)۔

(١٠٩٨١) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ ، وَقَالَ : أَلَيْسَ الْمَيِّتُ امْرَأً مُسْلِمًا ؟.

(۱۰۹۸۱) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے

کیا مرنے والا مسلمان نہیں ہے؟۔

(۱۰۹۸۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ مَاتَ فِيهَا حُذَيْفَةُ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ: تَنَحَّ فَقَدْ طَالَ لَيْلُك فَأَسْنَدَهُ إلَى صَدْرِهِ فَأَفَاقَ، فَقَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ قَالُوا: السَّحَرُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَبَاحٍ إلَى النَّارِ وَمَسَاءٍ بِهَا، ثُمَّ أَضْجَعْنَاهُ فَقَضَى.

(۱۰۹۸۲) حضرت ربعی بن حراش ویشین فرماتے ہیں کہ جس رات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس رات حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا ایک طرف ہٹ جاؤ، تحقیق تمہاری رات لمبی ہوگی پھر آپ نے انہیں اپنے سینے کے ساتھ لگایا تو آپ کو کچھ افاقہ ہوا آپ ویشین نے فرمایا: یہ کونسا وقت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا سحری کا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ صبح کے وقت یا شام کے وقت آگ پر آؤں، پھر ہم نے آپ کو پہلو پر لٹا دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

(۱۰۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زُرْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ شَهِدَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فِي مَرَضِهِ، وَعِنْدَهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَغُشِيَ عَلَى سَعِيدٍ، فَأَمَرَ أَبُو سَلَمَةَ أَنْ يُحَوَّلَ فِرَاشُهُ إلَى الْكَعْبَةِ فَأَفَاقَ، فَقَالَ: حَوَّلْتُمْ فِرَاشِي؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَنَظَرَ إلَى أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: أُرَاهُ عَمَلَك، فَقَالَ أَجَلْ: أَنَا أَمَرْتُهُمْ، فَقَالَ فَأَمَرَ سَعِيدٌ أَنْ يُعَادَ فِرَاشُهُ.

(۱۰۹۸۳) حضرت زرعہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ویشین کے مرض میں حاضر ہوا آپ کے پاس حضرت ابوسلمہ ابن عبد الرحمن تشریف فرما تھے۔ حضرت سعید بن المسیب پر غشی طاری ہوگئی، حضرت ابوسلمہ ویشین نے حکم دیا کہ حضرت سعید کا بستر قبلہ کی طرف پھیرا جائے جس کی وجہ سے آپ کو افاقہ ہوا۔ حضرت سعید ویشین نے پوچھا کہ تم نے میرے بستر کو پھیرا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، حضرت سعید ویشین نے حضرت ابوسلمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ تیرا کام ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے ہی انہیں کہا تھا، حضرت سعید ویشین نے اپنے بستر کو دوبارہ واپس اسی طرف پھیرنے کا حکم دے دیا۔

(۹) مَا يُقَالُ عِنْدَ تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

مردے کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا پڑھا جائے

(۱۰۹۸٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرٍ، قَالَ: إذَا أَغْمَضْتَ الْمَيِّتَ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى وفاة رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۰۹۸۴) حضرت بکر ویشین فرماتے ہیں کہ جب میت کی آنکھیں بند کرو تو کہو: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى وفاة رَسُولِ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۰) مَا قَالُوا فِي تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

(۱۰۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْمَضَ أَبَا سَلَمَةَ. (عبدالرزاق ٦٠٥٠)

(۱۰۹۸۵) حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں (ان کے انتقال کے بعد) بند فرمائیں۔

(۱۰۹۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي رَاشِدٍ الْبَصْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ لاِبْنِهِ إِذَا قُبِضْتُ فَأَغْمِضْنِي.

(۱۰۹۸۶) حضرت یحییٰ بن ابو راشد البصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اپنے بیٹے سے فرمایا: جب میری روح قبض کر لی جائے تو میری آنکھیں بند کر دینا۔

(۱۰۹۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَغْمَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَ رَجُلٍ.

(۱۰۹۸۷) حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی آنکھیں (مرنے کے بعد) بند فرمائیں۔

(۱۰۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَغْمِضُوا أَعْيُنَهُمْ إِذَا مَاتُوا.

(۱۰۹۸۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور جب وہ مر جائیں تو ان کی آنکھیں بند کر دو۔

(۱۱) فِي الْمَيِّتِ يُغَسَّلُ مَنْ قَالَ يُسْتَرُ وَلاَ يُجَرَّدُ

میت کو غسل دیتے وقت ستر رکھا جائے گا اس کو برہنہ نہیں کیا جائے گا

(۱۰۹۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا غُسِّلَ الْمَيِّتُ جُعِلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سترة.

(۱۰۹۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میت کو غسل دیا جائے تو اس کے آسمان کے درمیان سترہ بنایا جائے۔

(۱۰۹۹۰) حَدَّثَنَا أَزْهَر السَّمَّان ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يَسْتُرُ الْمَيِّتَ بِجَهده.

(۱۰۹۹۰) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد میت کا ستر رکھتے تھے طاقت کے ساتھ (کوشش کے ساتھ)۔

(١٠٩٩١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلِ فِي الْفَضَاءِ وَكَرِهَ أَنْ يُغَسَّلَ الْمَيِّتُ كَذَلِكَ.

(۱۰۹۹۱) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ آدمی کو کھلی جگہ میں غسل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن میت کو اس طرح غسل دینے کو ناپسند سمجھا گیا ہے۔

(١٠٩٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : غَسَّلَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ. (ابو داؤد ٣١٣٣- مالك ٢٢٢)

(۱۰۹۹۲) حضرت محمد بن علی ؒ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے آپ ﷺ کو قمیص میں غسل دیا۔

(١٠٩٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو قِلاَبَةَ اسْتُرْهُ مَا اسْتَطَعْتَ.

(۱۰۹۹۳) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ؓ نے مجھ سے فرمایا: جس قدر ہو سکے میت کا ستر رکھو۔

(١٠٩٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصُهُ ، وَعَلَى يَدَيْ عَلِيٍّ خِرْقَةٌ يُغَسِّلُهُ بِهَا يُدْخِلُ يَدَهُ تَحْتَ الْقَمِيصِ فَيُغَسِّلُهُ وَالْقَمِيصُ عَلَيْهِ. (بيهقى ٣٨٨)

(۱۰۹۹۴) حضرت عبداللہ بن حارث ؓ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے آپ ﷺ کو غسل دیا، آپ ﷺ کے اوپر آپ کی قمیص تھی اور حضرت علی ؓ کے ہاتھ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا اس کے ساتھ غسل دے رہے تھے، حضرت علی ؓ اپنا ہاتھ قمیص کے نیچے لے جا کر آپ کو غسل دے رہے تھے اس وقت بھی قمیص آپ کے جسم کے اوپر تھی۔

(١٠٩٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُغَسِّلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِعُوهُ فَسَمِعُوا نِدَاءً مِنَ الْبَيْتِ لاَ تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ. (ابن سعد ٢٧٥)

(۱۰۹۹۵) حضرت جعفر ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ نے جب آپ کو غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو اس وقت آپ ﷺ کے جسم مبارک پر قمیص تھی۔ صحابہ کرام ؓ نے اس کو اتارنے کا ارادہ کیا تو گھر کے اندر سے (غیبی) آواز آئی کہ قمیص کو مت اتارو۔

(١٠٩٩٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ تُجَرِّدُونِي.

(۱۰۹۹۶) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے برہنہ کر کے غسل نہ دینا۔

(۱۲) فِي الْمَيِّتِ يُوضَعُ عَلَى بَطْنِهِ الشَّيْءُ

میت کے بطن پر کوئی چیز رکھنے کا بیان

(۱۰۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُوضَعَ السَّيْفُ عَلَى بَطْنِ الْمَيِّتِ.

(۱۰۹۹۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرنے والے کے پیٹ پر تلوار رکھنا مستحب ہے۔

(۱۳) مَا أَوَّلُ مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

غسل میت کی ابتداء کس جانب سے کی جائے گی

(۱۰۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ : ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا. (بخاری ۱۲۵۶۔ مسلم ۴۲)

(۱۰۹۹۸) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو غسل دیتے وقت فرمایا: اس کی دائیں جانب اور وضو کے مقامات سے ابتدا کرو۔

(۱۰۹۹۹) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ ، فَقَالَ : ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا.

(ابو داؤد ۳۱۴۷۔ احمد ۸۵)

(۱۰۹۹۹) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کو غسل دے رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کی دائیں جانب اور وضو کے مقامات سے (غسل) کی ابتدا کرو۔

(۱۱۰۰۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِمَيَامِنِهِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ.

(۱۱۰۰۰) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ سے میت کو غسل دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دائیں جانب اور وضو کے مقامات سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْمَيِّتِ فَيُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يبدأ بِمَيَامِنِهِ.

(۱۱۰۰۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میت کو غسل دیتے وقت اس کو نماز والا وضو کروایا جائے پھر اس کی دائیں جانب سے غسل شروع کیا جائے۔

(۱۱۰۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُبْدَأ بِالْمَيِّتِ فَيُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۲) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا فرماتے ہیں میت کو غسل دینے میں نماز والے وضو سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ إلاَّ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۰۰۳) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا مگر اس کے پاؤں نہیں دھوئے جائیں گے۔

(۱۱۰۰۴) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَأَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :يُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۴) حضرت ابوقلابہ ویلیٹیلا فرماتے ہیں: میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا۔

(۱۱۰۰۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بن أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ ، إلاَّ أَنَّهُ لاَ يُمَضْمَضُ ، وَلاَ يُنَشَّقُ.

(۱۱۰۰۵) حضرت سعید بن جبیر ویلیٹیلا ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا مگر اس کو کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے گا۔

(۱۱۰۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ كَمَا يُوَضَّأُ الْحَيُّ.

(۱۱۰۰٦) حضرت ابن سیرین ویلیٹیلا ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو وضو کروایا جائے گا جیسے کہ زندہ وضو کرتا ہے۔

(۱۱۰۰۷) غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا قَالاَ :فِي الْمَيِّتِ يُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۷) حضرت حسن اور حضرت سعید بن المسیب ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا۔

(۱۱۰۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ حَضَرَنَا مُجَاهِدٌ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ مَيِّتًا ، فَقَالَ:وَضِّئُوهُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۸) حضرت عثمان بن اسود ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ ہم میت کو غسل دے رہے تھے کہ حضرت مجاہد ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کو نماز والا وضو کرواؤ۔

(۱٤) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ كَمْ يُغَسَّلُ مَرَّةً وَمَا يُجْعَلُ فِي الْمَاءِ مِمَّا يُغَسَّلُ بِهِ

غسل دیتے وقت میت کو کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ اور جس پانی سے غسل دیا جارہا ہے اس پانی میں کیا ملایا جائے گا؟

(۱۱۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ ، فَقَالَ :اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا ، أَوْ خَمْسًا ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ

بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا ، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ :أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. (بخاری ۱۲۵۹۔ مسلم ۶۴۶)

(۱۱۰۰۹) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کو غسل دے رہے تھے آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اگر تم اس کو مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتوں کیساتھ، اور آخر میں اس کو کافور یا کوئی اور خوشبو لگا دو، جب تم غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلا لینا، راویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو بلایا، آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک ہمیں عنایت فرمائی اور فرمایا اس کو اس میں کفن دو۔

(۱۱۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ ابنة رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلاثًا ، أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا ، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي، فَلَمَّا غَسَلْنَاهَا أَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ :أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.(مسلم ۴۰۔ احمد ۸۵)

(۱۱۰۱۰) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو طاق غسل دینا تین یا پانچ مرتبہ اور آخر میں کافور یا کوئی اور خوشبو دار چیز لگانا جب تم غسل مکمل کر لو تو مجھے خبر دینا، جب ہم نے غسل مکمل کر لیا تو آنحضرت ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے اپنی چادر ہمیں عنایت فرمائی اور فرمایا اس میں کفن دو۔

(۱۱۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلاَثَ غَسَلاَتٍ ، أَوْ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، مَرَّةً بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَمَرَّةً بِمَاءٍ قَرَاحٍ ، وَمَرَّةً بِمَاءٍ وَكَافُورٍ.

(۱۱۰۱۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو تین بار غسل دیا جائے گا، ایک مرتبہ پانی اور بیری سے، ایک مرتبہ خالص پانی سے اور ایک مرتبہ پانی اور کافور سے۔

(۱۱۰۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلاَثًا وَيُجْعَلُ السِّدْرُ فِي الْغَسْلَةِ الْوُسْطَى.

(۱۱۰۱۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں میت کو تین بار غسل دیا جائے گا اور درمیانے غسل کو (دوسری بار) بیری سے دیا جائے گا۔

(۱۱۰۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلاَثَ غَسَلاَتٍ بِسِدْرٍ وَمَاءٍ.

(۱۱۰۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو تین بار غسل دیا جائے گا، بیری اور پانی کے ساتھ۔

(۱۱۰۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ إلاَّ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يُصَبُّ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ وَيُمْسَحُ بَطْنُهُ ، فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ خَرَجَ ، ثُمَّ يُتْرَكُ ، حَتَّى إذَا قُلْتَ جَفَّ ، أَوْ كَادَ ، غُسِلَ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ ، وَتُجَمَّرُ ثِيَابُهُ ثَلاَثًا.

(۱۱۰۱۴) حضرت ابراہیم ویلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میت کو (سب سے پہلے) نماز والا وضو کروایا جائے گا سوائے اس کے پاؤں کے (وہ نہیں دھوئیں جائیں گے) پھر اس کے سر کی جانب سے پانی بہایا جائے گا اور اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا جائے گا تا کہ اگر پیٹ میں کچھ ہے تو وہ نکل آئے پھر اس کو (کچھ دیر کیلئے) چھوڑ دیا جائے گا تا کہ وہ خشک ہو جائے، پھر دوسری اور تیسری بار غسل دیا جائے گا اور اس کے کپڑوں کو تین بار (عود وغیرہ سے) دھونی دی جائے گی۔

(۱۱۰۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: يَقْعُدُ غَاسِلُ الْمَيِّتِ بَيْنَ كُلِّ غُسْلَيْنِ قَعْدَةً قَدْرَ مَا يَسْتَرِيحُ.

(۱۱۰۱۵) حضرت ابراہیم ویلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دینے والا ہر غسل کے بعد استراحت کی بقدر بیٹھے گا۔

(۱۱۰۱۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عن إبراهيم، قَالَ: لاَ يُمَضْمَضُ الْمَيِّتُ، وَلاَ يُنَشَّقُ، وَلَكِنْ يُؤْخَذُ خِرْقَةٌ نَظِيفَةٌ فَيُمْسَحُ بِهَا فَمُهُ وَمَنْخِرَاهُ.

(۱۱۰۱۶) حضرت ابراہیم ویلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میت کو کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے گا۔ لیکن صاف کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس کے منہ اور ناک کو صاف کیا جائے گا۔

(۱۱۰۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إلَى أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنِ اغْسِلْ ذَنِينَكَ بِالسِّدْرِ وَمَاءِ الرَّيْحَانِ.

(۱۱۰۱۷) حضرت ابو تمیمہ الہجیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ (میت) کے ناک کی گندگی کو بیری اور ریحان سے دھو دو۔

(۱۱۰۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَرْبٍ، أو أَبُو حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إذَا مِتُّ فَاغْسِلْنِي غَسْلَةً بِالْمَاءِ، ثُمَّ جَفِّفْنِي فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ اغْسِلْنِي الثَّانِيَةَ بِمَاءٍ قَرَاحٍ، ثُمَّ جَفِّفْنِي فِي ثَوْبٍ ثم إذَا أَلْبَسْتَنِي الثِّيَابَ فَأَزِّرْنِي.

(۱۱۰۱۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو وصیت فرمائی اے بیٹے! جب میں مر جاؤں تو مجھے پانی سے غسل دینا پھر کسی کپڑے سے میرے جسم کو خشک کر دینا اور پھر دوسری بار خالص پانی سے غسل دینا، اور پھر کپڑے سے سکھا دینا پھر جب تم مجھے کپڑے (کفن) پہنا دو تو مجھے ازار بھی پہنانا۔

(۱۱۰۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يُغْسَلُ أَوَّلَ غَسْلَةٍ بِمَاءٍ قَرَاحٍ وَالثَّانِيَةَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَالثَّالِثَةَ بِمَاءٍ وَكَافُورٍ، ثُمَّ يُؤْخَذُ الْكَافُورُ وَيُوضَعُ عَلَى مَوَاضِعِ مَسَاجِدِهِ.

(۱۱۰۱۹) حضرت حسن ویلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میت کو پہلی بار خالص پانی سے غسل دیا جائے گا اور دوسری بار پانی اور بیری سے اور تیسری بار پانی اور کافور سے، پھر کافور لے کر میت کی سجدے کی جگہوں پر رکھی جائے گی۔

(۱۱۰۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، قَالَ: كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ إذَا غَسَّلَ

الْمَيِّتُ أَمَرَ بِالسِّدْرِ فَصُفِّيَ فِي ثَوْبٍ فَغُسِّلَ بِصَفْوِهِ وَرُمِيَ بِثُفْلِهِ.

(۱۱۰۲۰) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ جب میت کو غسل دیتے تو بیری کا حکم فرماتے، پھر خشک کیا جاتا میت کو کپڑے میں اور غسل دیا جاتا خالص پانی سے اور برتن کے اندر کا بچا ہوا پانی بھی اس پر ڈال دیتے۔

(۱۱۰۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ لَمَّا ثَقُلَ آدَم أَمَرَ بَنِيهِ أَنْ يَجِدُوا مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ فَجَاؤُوا فَتَلَقَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ فَقَالُوا :ارْجِعُوا فَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِقَبْضِ أَبِيكُمْ فَرَجَعُوا مَعَهُمْ فَقَبَضُوا رُوحَهُ وَجَاؤُوا مَعَهُمْ بِكَفَنِهِ وَحَنُّوطِه ، وَقَالُوا لِبَنِيهِ :احْضُرُونَا ، فَاغْسِلُوهُ ، وَكَفِّنُوهُ ، وَحَنِّطُوهُ ، وَصَلُّوا عَلَيْهِ ، ثم قَالُوا :يَا بَنِي آدَمَ ، هَذِهِ سُنَّتكم بَيْنَكُمْ. (حاكم ۳۴۴)

(۱۱۰۲۱) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے لئے جنت کے پھل لے کر آئیں، پس وہ چلے گئے، جب وہ فرشتوں سے ملے تو فرشتوں نے کہا، تم واپس لوٹو اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا ہے، وہ فرشتے ان کے ساتھ لوٹے اور ان کی روح قبض فرمائی اور وہ اپنے ساتھ کفن اور خوشبو لائے اور ان کے بیٹوں سے کہا، ان کے پاس حاضر ہو جاؤ، ان کو غسل دو، ان کو کفن دو اور خوشبو لگاؤ اور ان پر نماز پڑھو، پھر فرمایا اے بنی آدم! یہ تمہارے والد کی سنت ہے۔

(۱۱۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ تَحْتَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ فَلاَ تُهَيِجوهُ حَتَّى تُؤْذِنُونِي فَآذَنَّاهُ فَجَاءَ فَوَضَّأَهُ بِالْحَنُوطِ وُضُوءًا.

(۱۱۰۲۲) حضرت حکیم بن جابر الاحمسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، ان کی بیٹی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زوجہ تھیں، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم ان کو غسل دیدو تو مجھے بتائے بغیر ان کو کفن نہ پہنانا۔ ہم نے ان کو بتایا تو آپ نے ان کو خوشبو کے ساتھ وضو کروایا۔

(۱۱۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُبْدَأُ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِغَسْلِ الرَّأْسِ.

(۱۱۰۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دیتے وقت وضو کے بعد سر سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۰۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ ثُمَّ يُغَسَّلُ بِمَاءٍ ، ثُمَّ يُغَسَّلُ بِسِدْرٍ وَمَاءٍ ، ثُمَّ يُغَسَّلُ بِمَاءٍ.

(۱۱۰۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں پہلے میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا پھر پانی سے غسل دیا جائے گا، پھر پانی اور بیری سے غسل دیا جائے گا اور پھر پانی سے غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۰۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ،

قَالَ : يُوضَعُ الْكَافُورُ عَلَى مَوَاضِعِ سُجُودِ الْمَيِّتِ.

(۱۱۰۲۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور لگائی جائے گی۔

(١٥) فِي الْمَيِّتِ إذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ سِدْرٌ يُغَسَّلُ بِغَيْرِهِ خِطْمِيٌّ ، أَوْ أُشْنَانٍ

میت کو غسل دینے کیلئے بیری کے پتے نہ ملیں تو خطمی اور اشنان کے پودوں سے غسل دیا جائے گا

(١١٠٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ يُغَسَّلُ رَأْسُ الْمَيِّتِ بِخَطْمِيٍّ ؟ فَقَالَتْ لاَ تُعَنُّوا مَيِّتَكُمْ.

(۱۱۰۲۶) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا میت کے سر کو خطمی سے دھو سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اپنے مردوں کو خواہ مخواہ سامنے مت لاؤ (ظاہر مت کرو)۔

(١١٠٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إنْ لَمْ يَكُنْ سِدْرٌ فَلاَ يَضُرُّك.

(۱۱۰۲۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس میت کو غسل دینے کے لئے بیری کے پتے نہ ہوں تو کوئی حرج اور نقصان نہیں ہے

(١١٠٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: لاَ يُغَسِّلُونَهُ بِخَطْمِيٍّ وَهُمْ يَقْدِرُونَ عَلَى السِّدْرِ.

(۱۱۰۲۸) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیری کے پتوں پر قدرت کے وقت خطمی سے غسل نہ دیا کرتے تھے۔

(١١٠٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَيِّتِ أُغَسِّلُهُ بِسِدْرٍ ، فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ سِدْرٌ فَخَطْمِيٌّ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خِطْمِيٌّ فَبِأُشْنَانٍ.

(۱۱۰۲۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں میت کو بیری کے پتوں سے غسل دوں گا، اگر وہ بیری نہ پاؤں تو خطمی سے غسل دوں، اور اگر خطمی بھی نہ ملے تو اشنان کے پتوں سے غسل دوں۔

(١١٠٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : إذَا طَالَ ضَنَى الْمَيِّتِ غُسِّلَ بِأُشْنَانٍ.

(۱۱۰۳۰) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مریض کی بیماری لمبی ہو جائے تو اس کو اشنان کے پتوں سے غسل دیا جائے گا۔

(١١٠٣١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لاَ تُغَسِّلُونِي بِالسِّدْرِ.

(۱۱۰۳۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیری کے پتوں سے غسل مت دینا۔

(١١٠٣٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إذَا لَمْ يَكُنْ سِدْرٌ فَخَطْمِيٌّ.

(۱۱۰۳۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کو غسل دینے کیلئے بیری کے پتے نہ ملیں تو خطمی سے غسل دے دو۔

(١٦) مَا قَالُوا فِيمَا يُجْزِئُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو کتنا غسل دینا کافی ہو جائے گا

(١١٠٣٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَهُ غُسْلَ الْمَيِّتِ فَقَالُوا: كَاغْتِسَالِ الرَّجُلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۱۱۰۳۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس میت کو غسل دینے کا ذکر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح ایک جنبی آدمی غسل کرتا ہے۔

(١١٠٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ يُجْزِئُ الْمَيِّتَ فِي الْغُسْلِ مَا يُجْزِئُ الْجُنُبَ.

(۱۳۱۳۴) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میت کے لئے اتنا غسل کافی ہے جتنا جنبی کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

(١١٠٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ قَدِمْت الْمَدِينَةَ فَسَأَلْت عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ، فَقَالَ :بَعْضُهُمَ اصْنَعْ بِمَيِّتِكَ كَمَا تَصْنَعُ بِعَرُوسِكَ غَيْرَ أَنْ لاَ تَخْلُقَهُ.

(۱۱۰۳۵) حضرت بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور میت کے غسل سے متعلق سوال کیا؟ بعض حضرات نے فرمایا: میت کو غسل دو جس طرح دلہن کو دیا جاتا ہے مگر یہ کہ اس کو زعفران کی خوشبو نہ لگائی جائے۔

(١٧) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ غُسْلِهِ

میت کو غسل دینے کے بعد اگر اس سے کچھ (گندگی) نکلے اس کا بیان

(١١٠٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْمَيِّتِ إذَا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ غُسْلِهِ، قَالَ يُغْسَلُ مَا خَرَجَ مِنْهُ ، قَالَ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ يُعَادُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ.

(۱۱۰۳۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ میت کو غسل دینے کے بعد اگر کچھ گندگی نکلے تو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو گندگی نکلے اس کو دھو یا جائے گا، اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دوبارہ غسل دیا جائے گا۔

(١١٠٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ يُغَسَّلُ مَرَّتَيْنِ.

(۱۱۰۳۷) حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوبار غسل دیا جائے گا۔

(١١٠٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ.

(۱۱۰۳۸) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مثل فرمایا ہے۔

(١١٠٣٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِحَمَّادٍ الْمَيِّتُ إذَا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ مَا يُفْرَغُ مِنْهُ ، قَالَ يُغْسَلُ

ذَلِكَ الْمَكَانُ.

(۱۱۰۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا میت کو غسل دینے کے بعد اگر کچھ گندگی نکلے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا (صرف) اس جگہ کو دھویا جائے گا۔

(۱۱۰٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إن خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أُجْرِيَ عَلَيْهِ الْمَاءُ ، وَلَمْ يُعَدْ وُضُوؤُهُ.

(۱۱۰۴۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غسل دینے کے بعد کوئی گندگی نکلے تو اس پر پانی بہایا جائے گا اور وضو (غسل) کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۰٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يُونُسَ فِي الْمَيِّتِ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ الْغُسْلِ ، قَالَ :يُعَادُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أُعِيدَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ مَرَّتَيْنِ إِلَى سَبْعِ مَرَّاتٍ إِلاَّ أَنْ يَخَافُوا أَنْ يَسْتَرْخِيَ فَيَفْسُدَ عَلَيْهِمْ.

(۱۱۰۴۱) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کہ غسل دینے کے بعد اگر کچھ گندگی نکلے تو پھر دوبارہ غسل کا اعادہ کیا جائے گا یہاں تک کہ سات مرتبہ اسی طرح اعادہ کیا جائے گا، ہاں اگر خوف ہو کہ اس کے اعضاء ڈھیلے ہو کر فاسد ہو جائیں گے تو (پھر اعادہ نہیں کریں گے)۔

(۱۸) فِي عَصْرِ بَطْنِ الْمَيِّتِ

میت کے پیٹ کو نچوڑا (دبایا) جائے گا

(۱۱۰٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُعْصَرُ بَطْنُ الْمَيِّتِ عَصْرًا رَفِيقًا فِي الأُولَى وَالثَّانِيَةِ.

(۱۱۰۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے پیٹ کو آرام سے نرمی سے دبایا جائے گا پہلی اور دوسری مرتبہ۔

(۱۱۰٤۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ يُعْصَرُ بَطْنُ الْمَيِّتِ فِي أَوَّلِ غَسْلَةٍ عَصْرَةً خَفِيفَةً.

(۱۱۰۴۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلی بار غسل دیتے وقت میت کے پیٹ کو ہلکا سا دبائیں گے۔

(۱۱۰٤٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ يُعْصَرُ بَطْنُهُ عَصْرًا رَفِيقًا.

(۱۱۰۴۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے پیٹ کو نرمی سے دبایا جائے گا۔

(۱۱۰٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : حَضَرْنَا وَنَحْنُ نُغَسِّلُ مَيِّتًا ، فَقَالَ :انْفُضُوهُ نَفْضًا ، وَلاَ تَعْصِرُوهُ فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ مَا يَخْرُجُ فِي الْعَصْرِ.

(۱۱۰۴۵) حضرت عثمان بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میت کو غسل دے رہے تھے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ ہمارے پاس حاضر

ہوئے اور فرمایا: اس کو ہلکی سی حرکت دو اس کے پیٹ دبا و مت، بیشک تمہیں نہیں معلوم دبانے کے بعد کیا نکلتا ہے۔

(۱۱۰۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ وَعَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الْتَمَسَ عَلِيٌّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ: بِأَبِي طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا. (ابوداؤد ۳۱۵)

(۱۱۰۴۶) حضرت سعید بن المسیب ؒ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے حضور ﷺ کا بھی دوسرے مردوں کی طرح استصفاء کیا لیکن کوئی چیز نہ نکلی۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ پاکیزہ زندہ رہے اور پاکیزہ حالت میں مرے۔

(۱۱۰۴۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لاَ تَعْصِرُوا بَطْنِي.

(۱۱۰۴۷) حضرت ابواسحاق ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ضحاک ؒ نے فرمایا میرے پیٹ کو مت دبانا۔

(۱۹) مَنْ كَانَ يَقُولُ انْفُضِ الْمَيِّتَ وَلاَ تَكُبَّهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو حرکت دی جائے لیکن الٹا (اوندھے منہ) نہ کیا جائے

(۱۱۰۴۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ انْفُضِ الْمَيِّتَ، وَلاَ تَكُبَّهُ.

(۱۱۰۴۸) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں میت کو حرکت دو لیکن اس کو الٹا مت کرو۔

(۱۱۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَوْصَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ إِذَا أَنَا مِتُّ فَانْفُضْنِي نَفْضَةً، أَوْ نَفْضَتَيْنِ.

(۱۱۰۴۹) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر ؓ نے وصیت فرمائی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے ایک دو بار حرکت دینا۔

(۱۱۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لاَ تُحَرِّكْ رَأْسَ الْمَيِّتِ.

(۱۱۰۵۰) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں میت کے سر کو حرکت مت دو۔

(۱۱۰۵۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لاَ تُقْعِدُونِي.

(۱۱۰۵۱) حضرت ضحاک ؒ ارشاد فرماتے ہیں مجھے مت بٹھانا۔

(۲۰) مَا قَالُوا فِي الْمَاءِ الْمُسَخَّنِ يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ

میت کو گرم پانی سے غسل دینے کا بیان

(۱۱۰۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ كَانَ يُغَسِّلُ الْمَوْتَى بِالْحَمِيمِ.

(۱۱۰۵۲) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت کو گرم پانی سے غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۰۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُغْلَى لِلْمَيِّتِ الْمَاءُ.

(۱۱۰۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کیلئے پانی کو گرم کیا جائے۔

(۳۱) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ إِذَا غُسِّلَ يُؤْخَذُ مِنْهُ الظُّفُرُ ، أَوِ الشَّيْءُ وَمَا يُصْنَعُ بِهِ أَيُؤْخَذُ أَمْ لاَ يُؤْخَذُ مِنْهُ

میت کو غسل دینے کے بعد اس کے ناخن وغیرہ کاٹیں گے کہ نہیں؟

(۱۱۰۵۴) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ عَانَةٍ ، أَوْ ظُفْرٍ بَعْدَ الْمَوْتِ وَكَانَ يَقُولُ يَنْبَغِي لأَهْلِ الْمَرِيضِ أَنْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ فِي ثِقَلِهِ.

(۱۱۰۵۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ مرنے کے بعد ناخن اور بغلوں کے بال لئے جائیں، فرماتے ہیں مریض پر جب مرض کی شدت ہو تو اس کے اہل وعیال کو یہ کام کر لینا چاہیے۔

(۱۱۰۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ تُقَلَّمُ أَظْفَارُ الْمَيِّتِ ، قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْت ذَلِكَ لِحَمَّادٍ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ :أَرَأَيْت إِنْ كَانَ أَقْلَفَ أَيُخْتَنُ ؟.

(۱۱۰۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے ناخن کاٹے جائیں گے، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر حضرت حماد رحمہ اللہ کے سامنے کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا انکار فرمایا اور فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے اگر اسکے ختنے نہ ہوئے ہوں تو ختنے بھی کیئے جائیں گے؟

(۱۱۰۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ سَعْدًا غَسَّلَ مَيِّتًا فَدَعَا بِمُوسَى فَحَلَقَهُ.

(۱۱۰۵۶) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ میت کو غسل دے رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے استرا مانگا۔

(۱۱۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا ثَقُلَ الْمَرِيضُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ شَارِبِهِ وَأَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ ، فَإِنْ هَلَكَ لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ شَيْءٌ.

(۱۱۰۵۷) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مریض پر مرض کی شدت بڑھ جائے تو چاہیے کہ اس کی مونچھوں، ناخنوں اور زائد بالوں کو کاٹ دیا جائے، جب وہ مر جائے تو ان میں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے گا۔

(۱۱۰۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى مِنَ الْمَيِّتِ شَيْئًا فَاحِشًا مِنْ شَعْرٍ وَظُفْرٍ أَخَذَهُ وَقَلَّمَهُ.

(۱۱۰۵۸) حضرت بکر رحمہ اللہ جب میت کے ناخن یا بال وغیرہ غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے دیکھتے تو کاٹ دیتے۔

(۱۱۰۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الصَّهْبَاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ الْقَيْسِيُّ ، أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ الْهُذَلِيَّ أَوْصَاهُمْ ، فَقَالَ : إِذَا مَاتَ أَنْ يَأْخُذُوا مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ.

(۱۱۰۵۹) حضرت ابو العالیہ القیسی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الملیح الھذلی نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب مر جائیں تو ان کے ناخن اور بالوں کو کاٹا جائے۔

(۱۱۰۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّ سَعْدًا غَسَّلَ مَيِّتًا فَدَعَا بِالْمُوسَى فَحَلَقَهُ.

(۱۱۰۶۰) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد میت غسل دے رہے تھے آپ نے استرا مانگا اور میت کا حلق کر دیا۔

(۲۲) فِي الْمَيِّتِ يَسْقُطُ مِنْهُ الشَّيْءُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

میت کے ناخن یا بال کاٹنے کے بعد ان کا کیا کیا جائے؟

(۱۱۰۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فِي الْمَيِّتِ يَسْقُطُ مِنْ شَعْرِهِ وَمِنْ أَظْفَارِهِ ، قَالَ يُجْعَلُ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے دریافت کیا گیا میت کے ناخن اور بال کاٹنے کے بعد (ان کا کیا کیا جائے)؟ آپ نے فرمایا اس کے ساتھ ہی رکھے جائیں۔

(۱۱۰۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَبَنَاتِ سِيرِينَ ، قَالُوا يُدْفَنُ مَعَ الْمَيِّتِ مَا يَسْقُطُ مِنْ شَعْرٍ ، أَوْ غَيْرِهِ.

(۱۱۰۶۲) حضرت عاصم حضرت ابن سیرین سے اور سیرین کی بیٹیوں سے روایت کرتے ہیں کہ میت کے بال وغیرہ جو کاٹے جائیں وہ میت کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔

(۱۱۰۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُقَلَّمُ أَظْفَارُ الْمَيِّتِ وَشَارِبُهُ إِذَا طَالَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ يُوضَعُ مَعَهُ ، قَالَ نَعَمْ.

(۱۱۰۶۳) حضرت عثمان بن غیاث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سنا کہ میت کے ناخن اور مونچھیں اگر بڑھی ہوئی ہوں تو کاٹی جائیں گی، میں نے حضرت سے دریافت کیا کہ ان کو اس کے ساتھ قبر میں رکھا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۱۰۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُجْعَلَ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۴) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ ان کو اس کے ساتھ ہی قبر میں رکھا جائے۔

(۱۱۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ قَدْ بَانَتْ إِصْبَعُهُ مِنْهُ فَقُبِرَتْ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد ایک شخص کے پاس سے گزرے اس کی انگلی الگ ہوگئی تھی آپ نے اس کے ساتھ اس کو قبر میں رکھ دیا۔

(۱۱۰۶۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ سَرِّحْ شَعْرَ الْمَيِّتِ ، فَإِنَّهُ يُجْعَلُ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۶) حضرت حفصہ فرماتی ہیں کہ میت کے بالوں کو کنگھا کر کے (سیدھا) کیا جائے اور اس کے (ٹوٹے ہوئے) بالوں کو اس کے ساتھ قبر میں رکھا جائے گا۔

(۲۳) في الْجُنُبِ والحائض يُغَسِّلاَنِ الْمَيِّتَ

جنبی اور حائضہ عورت کا میت کو غسل دینے کا بیان

(۱۱۰۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُغَسِّلَ الْمَيِّتَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ.

(۱۱۰۶۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ میت کو غسل دیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۰۶۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُغَسِّلَ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ الْمَيِّتَ.

(۱۱۰۶۸) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ جنبی اور حائضہ میت کو غسل دیں۔

(۱۱۰۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ أَرْسَلَتْ أُمِّي إِلَى عَلْقَمَةَ تَسْأَلُهُ ، عَنِ الْحَائِضِ تُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۰۶۹) حضرت ابراهیم فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے حضرت علقمہ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ حائضہ عورت میت کو غسل دے سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۴) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ وَلَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ وَلَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ

آدمی عورتوں کے ساتھ مر جائے اور وہاں کوئی مرد نہ ہو یا عورت مردوں کیساتھ مر جائے اور وہاں عورت کوئی نہ ہو

(۱۱۰۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فِي

الرِّجَالِ لَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ صُبَّ عَلَيْهَا الْمَاءُ من فَوْقِ الثِّيَابِ صَبًّا.

(۱۱۰۷۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت مردوں کے ساتھ مرجائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو اس پر اس کے کپڑوں کے اوپر سے پانی بہا کر اس کو غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۰۷۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَرْأَةُ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ وَلَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ قَالَتْ :يَدْفِنُونَهَا فِي ثِيَابِهَا.

(۱۱۰۷۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفیہ بنت ابی عبید ؒ سے پوچھا کہ اگر عورت مردوں کے ساتھ مر جائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو،اس کے کپڑوں میں ہی دفن کردیا جائے گا۔

(۱۱۰۷۲) أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ ، قَالَ :تُيَمَّمُ ، ثُمَّ تُدْفَنُ فِي ثِيَابِهَا ، وَالرَّجُلُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۱۰۷۲) حضرت عطاء ؒ سے پوچھا گیا کہ عورت اگر مردوں کے ساتھ مرجائے؟ آپ نے فرمایا اس کو تیمم کروایا جائے اور پھرانہی کپڑوں میں دفن کردیا جائے ،اور مرد کا بھی یہی حکم ہے(اگر وہ عورت میں مرے)۔

(۱۱۰۷۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ قَالَ :إذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَعَ الرِّجَالِ لَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ ، قَالَ :يُيَمِّمُونَهَا بِالصَّعِيدِ ، وَلاَ يُغَسِّلُونَهَا ، وَإِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ فَكَذَلِكَ.

(۱۱۰۷۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب عورت مردوں کے ساتھ مرجائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو مرد اس کو مٹی سے تیمم کرائیں گے اور غسل نہیں دیں گے۔اور اگر آدمی عورتوں کے ساتھ مرجائے تو بھی اسی طرح کیا جائے گا۔

(۱۱۰۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ تُيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ وَالرَّجُلُ كَذَلِكَ.

(۱۱۰۷۴) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو پاک مٹی سے تیمم کروایا جائے اور مرد کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

(۱۱۰۷٥) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ ، قَالَ :تُغَسِّلُهُ امْرَأَتُهُ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنَ امْرَأَتُهُ فَلْيُيَمَّمْ بِالصَّعِيدِ ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ لَيْسَتْ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ ، قَالَ :يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَنِسَاءٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ يَصُبُّونَ لَهُنَّ فَيُغَسِّلْنَهَا.

(۱۱۰۷۵) حضرت ابوسلمہ ؓ سے دریافت کیا گیا کہ اگر آدمی عورتوں کے ساتھ مرجائے؟ آپ ؓ نے فرمایا اس کی بیوی اس کو غسل دیدے۔اور اگر اسکی بیوی بھی نہ ہوتو اسکو تیمم کروایا جائے ،اور اگر عورت مردوں کے ساتھ مرجائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو اس کا شوہر اس کو غسل دیدے،اگر شوہر بھی نہ ہوتو اہل کتاب کی عورتیں اس پر پانی بہائیں گی اور اسے غسل

دیں گی۔

(۱۱۰۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ ، قَالَ يَصُبُّونَ عَلَيْهَا الْمَاءَ صَبًّا ، ثُمَّ يَدْفِنُونَهَا ، وَفِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ يَصْبُبْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، ثُمَّ يَدْفِنَّهُ.

(۱۱۰۷۶) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں کہ عورت اگر مردوں کے ساتھ مرجائے، فرماتے ہیں کہ مرد اس پر پانی بہائیں گے پھر دفن کردیں گے، اور اگر آدمی عورتوں میں مرجائے تو وہ عورتیں اس پر پانی بہائیں گی اور اس کو دفن کردیں گے۔

(۱۱۰۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ ، قَالَ تُرْمَسُ فِي الْمَاءِ.

(۱۱۰۷۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت اگر مردوں کے ساتھ مرجائے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کو پانی میں غوطہ دیں گے۔

(۲۵) فِي الْمَرْأَةِ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا أَلَهَا ذَلِكَ؟

کیا عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینا جائز ہے؟

(۱۱۰۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوْصَى أَسْمَاءَ ابنة عُمَيْسٍ أَنْ تُغَسِّلَهُ.

(۱۱۰۷۸) حضرت عبداللہ بن شداد ویشیلا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء ابنہ عمیس رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی تھی کہ ان کو غسل وہ دیں۔

(۱۱۰۷۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَنْ تُغَسِّلَهُ وَكَانَتْ صَائِمَةً فَعَزَمَ عَلَيْهَا لَتُفْطِرَنَّ.

(۱۱۰۷۹) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ ان کو غسل دیں، وہ اس وقت نفلی روزے سے تھیں۔ آپ نے انہیں روزہ توڑنے کا حکم دیا۔

(۱۱۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، أَوْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ تُغَسِّلَهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۱۰۸۰) حضرت جابر بن زید ویشیلا نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو ان کی اہلیہ غسل دیں۔

(۱۱۰۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ

تُغَسِّلُهُ.

(۱۱۰۸۱) حضرت عبداللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ وہ اس کو غسل دے گی۔

(١١٠٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالاَ : يُغَسِّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۱۱۰۸۲) حضرت سفیان اور حضرت حماد ارشاد فرماتے ہیں کہ میاں، بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کو غسل دے سکتا ہے۔

(١١٠٨٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ ، قَالَ : تُغَسِّلُهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۱۰۸۳) حضرت ابو سلمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی اگر عورتوں کے ساتھ مر جائے تو اس کو اس کی بیوی غسل دے گی۔

(١١٠٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تُغَسِّلُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا.

(۱۱۰۸۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے گی۔

(١١٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۱۰۸۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری کو ان کی اہلیہ نے غسل دیا۔

(٣٦) فِي الرَّجُلِ يُغَسِّلُ امْرَأَتَهُ

آدمی اپنی بیوی کو غسل دے گا

(١١٠٨٦) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِغُسْلِ امْرَأَتِهِ.

(۱۱۰۸۶) حضرت عبداللہ بن عباس ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی کو غسل دینے کا زیادہ حق دار ہے۔

(١١٠٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا أَنْ يُغَسِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ.

(۱۱۰۸۷) حضرت حسن مرد کے اپنی بیوی کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(١١٠٨٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ أَبَتْ أُمُّ امْرَأَتِي أَوْ أُخْتُهَا أَنْ تُغَسِّلَهَا فَوَلِيتُ غُسْلَهَا بِنَفْسِي.

(۱۱۰۸۸) حضرت عبدالرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ میری ساس یا سالی نے میری بیوی کو غسل دینے سے انکار کر دیا تو میں نے خود اس کو غسل دیا۔

(١١٠٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ : يُغَسِّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۱۱۰۸۹) حضرت سفیان، حضرت عمرو، حضرت حسن ویٹیلیز وغیرھم فرماتے ہیں کہ میاں، بیوی میں سے ہرایک دوسرے کو غسل دے سکتا ہے۔

(١١٠٩٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ لَيْسَتْ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ ، قَالَ يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا.

(۱۱۰۹۰) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ عورت مردوں کے ساتھ فوت ہو جائے اور وہاں کوئی عورت نہ ہو تو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا شوہر اس کو غسل دے۔

(١١٠٩١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا مَاتَتِ الْمَرأةُ انْقَطَعَ عِصْمَةُ مَا بَينهَا وَبَين زَوجهَا.

(۱۱۰۹۱) حضرت امام شعبی ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ جب عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

(١١٠٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لاَ يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ رَأْيُ سُفْيَانَ.

(۱۱۰۹۲) حضرت شعبی ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ یہی حضرت امام سفیان کی رائے ہے۔

(١١٠٩٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ.

(۱۱۰۹۳) حضرت عبداللہ بن یسار ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ سے سنا آپ ویٹیلیز فرماتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کو غسل دے گا۔

(١١٠٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ مَاتَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ ، فَقَالَ : أَنَا كُنْتُ أَوْلَى بِهَا إِذَا كَانَتْ حَيَّةً فَأَمَّا الآنَ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهَا.

(۱۱۰۹۴) حضرت مسروق ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا انتقال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب یہ زندہ تھی اس وقت میں ہی اس کا سب سے زیادہ حقدار تھا، اور آج تم اس کے زیادہ حق دار ہو۔

(١١٠٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ وَأَشْيَاخٌ قَدْ أَدْرَكُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَكَانَ يُثْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ طَاعُونِ الْجَارِفِ طُعِنَتْ ، فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ غَرِيبَةٌ فَلاَ يَلِينِي غَيْرُك فَمَاتَتْ فَغَسَّلْتُهَا ،

وَوَلِيتهَا ، قَالَ عَوْفٌ فَمَا رَأَيْت أَحَدًا مِنْ أُولَئِكَ الأَشْيَاخِ عَتَبَ ، وَلاَ عَابَ ذَلِكَ عَلَيه.

(۱۱۰۹۵) حضرت عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قسامہ بن زہیر کی مجلس میں موجود تھا، اس مجلس میں کچھ شیخ حضرات بھی تھے جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا تھا، ایک شخص نے کہا: بنو عامر بن صعصعہ کی ایک عورت میری زوجہ تھی، اور اس شخص نے اس کی خیر والی (خیر کے ساتھ) مدح کی اور کہا جب خطرناک طاعون پھیلا تو اس کو بھی طاعون کی بیماری لگ گئی، جب وہ قریب المرگ ہوئی تو کہنے لگی کہ میں ایک غریب عورت ہوں تیرے علاوہ میرے لئے کوئی حقدار اور مناسب نہیں ہے اور پھر وہ عورت مرگئی میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کر دیا۔ حضرت عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس کو اس فعل پر ملامت نہ کی اور نہ ہی اس کی زجر و توبیخ کی۔

(۳۷) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُغَسِّلُ ابْنَتَهُ

آدمی کا اپنی بیٹی کو غسل دینے کا ذکر

(۱۱۰۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ غَسَّلَ ابْنَتَهُ.

(۱۱۰۹۶) حضرت ابو ہاشم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹی کو خود غسل دیا۔

(۱۱۰۹۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْوَاسِطِيِّ ، قَالَ غَسَّلَ أَبُو قِلاَبَةَ ابْنَتَهُ فَقُلْت لَهُ مَا يُدْرِيك ، فَقَالَ : كُنَّا فِي دَارِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ ، قَالَ وَكَانَتْ جَارِيَةً شَابَّةً.

(۱۱۰۹۷) حضرت ابو الحسن الواسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹی کو غسل دیا، میں نے ان سے کہا: آپ کو اس بارے میں کیا معلوم ہے؟ میں نے کہا ہم گھر میں موجود تھے تو وہ ہمارے پاس آئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو غسل دیا اور وہ جوان لڑکی تھی۔

(۳۸) فِي النِّسَاءِ يُغَسِّلْنَ الْغُلاَمَ

عورتوں کا بچوں کو غسل دینے کا بیان

(۱۱۰۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تُغَسِّلَ الْمَرْأَةُ الْغُلاَمَ إِذَا كَانَ فَطِيمًا وَفَوْقَهُ شَيْءٌ.

(۱۱۰۹۸) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسمیں کوئی حرج نہیں کہ عورت بچوں کو (لڑکوں) کو غسل دے جب کہ وہ اس کا دودھ چھوڑا یا ہوا ہو یا اس سے کچھ زائد عمر ہو۔

(۱۱۰۹۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ سُئِلَ مُحَمَّدٌ ، عَنِ الْمَرْأَةِ تُغَسِّلُ الصَّبِيَّ ، فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۰۹۹) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا عورت کا بچے کو غسل دینا کیسا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۱۱۱۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ الَّذِي قَدْ سَعَى أَنْ يُجْعَلَ فِي خِرْقَةٍ تَغْسِلُهُ النِّسَاءُ.

(۱۱۱۰۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس بچے نے پیدائش کے بعد حرکت کی اسے ایک کپڑے میں کفن دیا جائے گا اور عورتیں اسے غسل دیں گی۔

(۲۹) فِي شَعْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا غُسِّلَتْ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ

غسل دینے کے بعد عورت کے بالوں کو کس طرح رکھا جائے؟

(۱۱۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ، أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْتُهَا ثَلاَثَةَ قُرُونٍ تَعْنِي ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۱۰۱) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (کو غسل دینے کے بعد اس) کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔

(۱۱۱۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ إِذَا غُسِلَتِ الْمَرْأَةُ ذُوِّبَ شَعْرُهَا ثَلاَثَ ذَوَائِبَ، ثُمَّ جُعِلَ خَلْفَهَا.

(۱۱۱۰۲) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کو غسل دینے کے بعد اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر ان کو اس کے پچھلی طرف ڈال دیا جائے گا۔

(۳۰) فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ، أَوْ يُسْتَشْهَدُ يُدْفَنُ كَمَا هُوَ، أَوْ يُغَسَّلُ

جو آدمی قتل یا شہید ہو جائے اسکو اسی طرح دفن کر دیا جائے گا یا اسکو غسل دیا جائے؟

(۱۱۱۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْمُثَنَّى بن بلاَلٍ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا الَّذِينَ كَانُوا شَهِدُوا زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ حِينَ أُصِيبَ يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ شُدُّوا عَلَيَّ ثِيَابِي، وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا وَلا ترابًا فَإِنِّي رَجُلٌ مُخَاصِمٌ.

(۱۱۱۰۳) حضرت مثنی بن بلال العبدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ان حضرات نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت زید بن صوحان کو جنگ جمل میں جب زخم لگا تو وہ اسوقت وہاں موجود تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے کپڑے میرے اوپر کس دو، اور میرے اوپر سے خون اور مٹی کو نہ دھونا کیونکہ میں لڑنے والا انسان ہوں۔

(١١١٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ غُسْلِ الشَّهِيدِ حَدَّثَ بِحَدِيثِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ لِمَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لاَ تُغَسِّلُوا عَنِّي دَمًا ، وَلاَ تُطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي أَلْتَقِي أَنَا وَمُعَاوِيَةُ عَلَى الْجَادَّةِ غَدًا.

(۱۱۱۰۴) حضرت ابن سیرین ؒ سے جب شہید کو غسل دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے حضرت حجر بن عدی کی حدیث بیان فرمائی کہ حضرت حجر بن عدی نے شہادت سے پہلے اپنے گھر کے ایک فرد سے کہا: فرمایا: میرا خون مت دھونا، اور میرے ہتھیار مجھ سے الگ نہ کرنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، بیشک میں اور حضرت معاویہ ؓ کل ایک ہی دسترخوان پر ملاقات کریں گے۔

(١١١٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَتَلَهُ الْعَدُوُّ فَدَفَنَّاهُ فِي ثِيَابِهِ.

(۱۱۱۰۵) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو دشمن نے قتل کر دیا تو ہم نے اس کو انہی کپڑوں میں دفن کر دیا۔

(١١١٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ سَعد بْنُ عُبَيْدٍ الْقَارِي يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ إِنَّا لاَقُوا الْعَدُوَّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَإِنَّا مُسْتَشْهَدُونَ فَلاَ تُغَسِّلُوا عَنَّا دَمًا ، وَلاَ نكفن إِلاَّ فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا.

(۱۱۱۰۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ قادسیہ کے دن حضرت سعد بن عبید القاری ؓ نے فرمایا: ہم کل ان شاء اللہ دشمن سے ملاقات کرنے والے ہیں اور ہم شہیدوں میں سے ہوں گے، تم لوگ ہمارے خون کو مت دھونا اور ہمیں ہمارے انہی کپڑوں میں کفن دینا۔

(١١١٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ ارْمُسُونِي فِي الأَرْضِ رَمْسًا ، وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، وَلاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إِلاَّ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي مُحَاجٌّ أُحَاجُّ.

(۱۱۱۰۷) حضرت عیزار بن حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان جنگ جمل کے دن فرمایا: مجھے دفنا دینا اور میرا خون نہ دھونا اور موزے اتار دینا لیکن کپڑے نہ اتارنا۔ کیونکہ میں ان سب چیزوں کو قیامت کے دن اپنے حق میں پیش کروں گا۔

(١١١٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُثَنَّى ، قَالَ سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، وَقَالَ مِسْعَرٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ ادْفِنُونَا وَمَا أَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا.

(۱۱۱۰۸) حضرت زید بن صوحان ؒ نے جنگ جمل میں فرمایا تھا کہ ہمیں اور ہمارے زمین پر گرے ہوئے لہو کو دفن کر دینا۔

(١١١٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ : الشَّهِيدُ يُغَسَّلُ مَا مَاتَ مَيِّتٌ إِلاَّ أَجْنَبَ.

(۱۱۱۰۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہید کو غسل دیا جائے گا اور جو جنبی حالت میں مرے اس کو بھی۔

(١١١١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۱۱۱۱۰) حضرت عامر ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حنظلہ ؓ کو ملائکہ نے غسل دیا۔

(١١١١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : ادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ.

(۱۱۱۱۱) حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں مجھے میرے کپڑوں میں ہی دفن کر دینا کیونکہ میں لڑنے والا (جہاد کرنے والا) ہوں۔

(١١١١٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَابِسٍ يُحَدِّثُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ.

(۱۱۱۱۲) حضرت عمار ؓ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١١١١٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رفع الْقَتِيلُ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ وَإِنْ رُفِعَ وَبِهِ رَمَقٌ صُنِعَ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِهِ.

(۱۱۱۱۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب مقتول (میدان جہاد) سے اٹھایا جائے گا تو اس کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا، اور اگر اس کو اٹھایا اور اس میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہے تو اس کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جو دوسروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(١١١١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ قَتَلَهُ اللُّصُوصُ ، قَالَ يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ ، وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۱۱۱۱۴) حضرت عامر ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کو چوروں نے قتل کر دیا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور غسل نہیں دیا جائے گا۔

(١١١١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : يقال الشَّهِيدُ يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ ، وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۱۱۱۱۵) حضرت ثابت بن عمارہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غنیم ابن قیس ؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں: شہید کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور اسکو غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۱۱۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَتِيلِ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ مُهْلٌ غُسِّلَ.

(۱۱۱۱٦) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ مقتول پر اگر پیپ وغیرہ ہو تو اسکو غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۱۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ وَنُزِعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ خُفٍّ ، أَوْ نَعْلٍ ، وَإِذَا رُفِعَ وَبِهِ رَمَقٌ ، ثُمَّ مَاتَ صُنِعَ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِالْمَيِّتِ.

(۱۱۱۱۷) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص معرکہ میں مرے تو اس کو دفن کر دیا جائے گا اور اس کے موزے اور جوتے اتار دیئے جائیں گے، اور اگر اس کو میدان سے اٹھایا گیا اور اس میں زندگی کی رمق باقی تھی، پھر وہ مر گیا تو اس کے ساتھ عام مردوں والا معاملہ کریں گے (غسل وغیرہ دیں گے)۔

(۱۱۱۱۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِحَمْزَةَ حِينَ اسْتُشْهِدَ فَغُسِّلَ. (حاکم ۱۹۵)

(۱۱۱۱۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حمزہ ؓ شھید ہوئے تو حضور ﷺ نے ان کو غسل دینے کا حکم فرمایا چنانچہ انہیں غسل دیا گیا۔

(۱۱۱۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ، وَلَمْ يُغَسِّلُوا.

(بخاری ۱۳۴۳۔ ابو داؤد ۳۱۳۰)

(۱۱۱۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے غروہ احد کے شھداء کی نہ نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا۔

(۱۱۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ كُفِّنَ عُمَرُ وَحُنِّطَ وَغُسِّلَ.

(۱۱۱۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو کفن دیا گیا غسل دیا گیا اور خوشبو لگائی گی۔

(۱۱۱۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِنَحْوِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ.

(۱۱۱۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے اسی طرح منقول ہے، اور آخر میں فرماتے ہیں کہ آپ افضل الشھداء میں سے ہیں۔

(۱۱۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ ، وَلَمْ يُغَسَّلْ.

(۱۱۱۲۲) حضرت ابراھیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص معرکہ میں شہید ہو تو اس کو انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے گا اور غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۳۱) فِي الْمَرْجُومَةِ تُغَسَّلُ أَمْ لاَ

جس کا رجم ہوا ہے اسکو غسل دیں گے کہ نہیں؟

(۱۱۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ شُرَاحَةَ جَائَتْ هَمْدَانُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا ، فَقَالَ : اصْنَعُوا بِهَا كَمَا تَصْنَعُونَ بِنِسَائِكُمْ إِذَا مُتْنَ فِي بُيُوتِهِنَّ.

(۱۱۱۲۳) حضرت شعبی ولیٹیو فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ نے شراحہ کا رجم کیا تو ھمدان حضرت علی رضی اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اس کو کس طرح دفن کریں؟ (اس کے ساتھ کیا معاملہ کریں؟) آپ رضی اللہ نے فرمایا عورت جب گھر میں فوت ہو جائے اس کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ برتو۔

(۱۱۱۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لَمَّا رُجِمَ مَاعِزٌ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَصْنَعُ بِهِ ، قَالَ : اصْنَعُوا بِهِ مَا تَصْنَعُونَ بِمَوْتَاكُمْ مِنَ الْغُسْلِ وَالْكَفَنِ وَالْحَنُوطِ وَالصَّلاَةِ عَلَيْهِ.

(۱۱۱۲۴) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ماعز رضی اللہ کو رجم کیا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کے ساتھ (دفن کرنے میں) کیا معاملہ کریں؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو تم اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو، کفن دو، خوشبو لگاؤ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۳۲) فِي الْغَرِيقِ مَا يُصْنَعُ بِهِ يُغَسَّلُ أَمْ لاَ

جو غرق ہو کر (ڈوب کر) مرے اسکو غسل دیں گے کہ نہیں؟

(۱۱۱۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ يُغَسَّلُ الْغَرِيقُ وَيُكَفَّنُ وَيُحَنَّطُ وَيُصْنَعُ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِهِ.

(۱۱۱۲۵) حضرت عطاء ولیٹیو فرماتے ہیں کہ جو شخص ڈوب کر مرے اسکو غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا اور اسکو خوشبو لگائی جائے گی اور اسکے ساتھ عام مردوں والا برتاؤ ہوگا۔

(۳۳) فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ يَمُوتَانِ مَا يُصْنَعُ بِهِمَا

جنبی اور حائضہ فوت ہو جائیں تو ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟

(۱۱۱۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ يُصْنَعُ بِهِمَا مَا

يُصْنَعُ بِغَيْرِهِمَا.

(۱۱۱۲۶) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی جنبی یا حائضہ فوت ہو جائے تو ان دونوں کے ساتھ عام مردوں جیسا معاملہ ہوگا۔

(۱۱۱۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْجُنُبُ ، قَالَ يُغَسَّلُ غُسْلاً لِجَنَابَتِهِ وَيُغَسَّلُ غُسْلَ الْمَيِّتِ ، وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ فِي الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ ، ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۱۱۱۲۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنبی فوت ہو جائے تو جنابت کا غسل دیا جائے گا اور پھر غسل میت دیا جائے گا اور اسی طرح اگر کوئی حائضہ عورت پاک ہونے کے بعد غسل سے پہلے مرجائے اسکا بھی یہی حکم ہے۔

(۳۴) فِي الْحُنُوطِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ وَأَيْنَ يُجْعَلُ

میت کو خوشبو کیسے اور کہاں لگائی جائے گی؟

(۱۱۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ ابْنُ قَيْسٍ ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ فَلاَ تُهَيِّجُوهُ حَتَّى تُؤْذِنُونِي فَجَاءَ فَوَضَّأَهُ بِالْحُنُوطِ وُضُوءًا.

(۱۱۱۲۸) حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن قیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم اسے غسل دے دو تو دفن میں جلدی نہ کرنا جب تک کہ مجھے نہ بلا لو، پھر ہم نے ان کو بلایا تو آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وضو خوشبو کے ساتھ کروایا (وضو کے مقامات پر خوشبو لگائی)۔

(۱۱۱۲۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمًا وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ إِذَا ذُكِرَ لَهُمَا طِيبُ الْمَيِّتِ قَالاَ : اجْعَلُوهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثِيَابِهِ.

(۱۱۱۲۹) حضرت سالم اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب میت کو خوشبو لگانے کا ذکر ہوا تو فرمایا: خوشبو میت کے بدن اور کپڑوں کے درمیان لگائی جائے۔

(۱۱۱۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ وَحَنُوطُهُ عَلَى مَسَاجِدِهِ.

(۱۱۱۳۰) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں (کفن) کو دھونی دی جائے گی اور سجدہ کی جگہوں پر خوشبو لگائی جائے گی۔

(۱۱۱۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ ، قَالَ يُبْدَأُ بِمَسَاجِدِهِ.

(۱۱۱۳۱) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ میت کو خوشبو لگانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سجدوں کی جگہ سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إِذَا فُرِغَ مِنْ غُسْلِهِ تُتَبَّعُ مَسَاجِدُهُ بِالطِّيبِ.

(۱۱۱۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غسل دے کر فارغ ہوں گے تو اسکے بعد میت کے سجدوں والی جگہ پر خوشبو لگائی جائے گی۔

(۱۱۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يُوضَعُ الْكَافُورُ عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِ الْمَيِّتِ.

(۱۱۱۳۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور (خوشبو) لگائی جائے گی۔

(۳۵) فِي الْقُطْنِ يُوضَعُ عَلَى وَجْهِ الْمَيِّتِ

میت کے چہرے پر روئی رکھی جائے گی

(۱۱۱۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :كَانَ أَيُّوبُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ يُطَبِّقُ وَجْهَهُ بِقُطْنَةٍ وَكَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۱۱۱۳۴) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ایوب رحمہ اللہ جب میت کو غسل دے کر فارغ ہوتے تو چہرے کو روئی سے بند کر دیتے، اور حضرت محمد رحمہ اللہ اس طرح نہ کرتے۔

(۱۱۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّ الْمُشَاقَةَ تُجْزِءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قُطْنٌ لِلْمَيِّتِ.

(۱۱۱۳۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میت کے چہرے پر رکھنے کیلئے روئی نہ ملے تو روئی کے گرے پڑے دھاگے بھی کافی ہیں۔

(۳٦) فِي الْمَيِّتِ يُحْشَى دُبُرُهُ وَمَا يَخَافُونَ مِنْهُ

میت کے پائخانے کی جگہ پر اور جہاں سے کچھ نکلنے کا خوف ہو وہاں کچھ لگا دیا جائے

(۱۱۱۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ أَحْشُو الْكُرْسُفَ ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لأَنْ لاَ يَتَفَجَّرَ مِنْهُ شَيْءٌ ، قَالَ نَعَمْ.

(۱۱۱۳۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا: اس پر روئی رکھ دیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا، یہ اس وجہ سے ہے تا کہ اس میں سے کوئی (گندگی) نہ نکلے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں۔

(۱۱۱۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُحْشَى مِنَ الْمَيِّتِ لِمَا يَخَافُونَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ.

(۱۱۱۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کی ہر وہ جگہ جہاں سے کچھ (گندگی) نکلنے کا خوف ہو وہاں پر (روئی) چپکا

دیں گے۔

(۱۱۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ همام ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُحْشَى دُبُرُهُ وَمَسَامِعُهُ وَأَنْفُهُ.

(۱۱۱۳۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے پاخانے کے مقام، کانوں اور ناک پر رکھ دی جائے گی۔

(۱۱۱۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ يُحْشَى دُبُرُ الْمَيِّتِ وَفَاهُ وَمَنْخِرَاهُ قُطْنًا ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ مَا عَالَجْت دُبُرَهُ فَعَالِجْهُ بِيَسَارِك.

(۱۱۱۳۹) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ سے سنا میت کے دبر، منہ اور ناک پر روئی چپکا دی جائے گی، حضرت محمد ؒ کہتے ہیں اس کے پاخانے کی جگہ پر جو علاج کرنا پڑے (کوئی چیز رکھنا پڑے) وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کرنا۔

(۱۱۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُمَيَّةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا حُشِيَ عَلَى الْمَيِّتِ سُدَّ مَرَاقُهُ وَمَسَامِعُهُ بِالْمُشَاقِ.

(۱۱۱۴۰) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اگر میت کے سوراخوں سے کچھ نکلنے کا اندیشہ ہو اس کے جسم کے سوراخ اور کان روئی سے بند کر دیئے جائیں۔

(۳۷) فِي الْمِسْكِ فِي الْحَنُوطِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

مشک میں اور خوشبو میں بعض حضرات نے رخصت دی ہے

(۱۱۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ جُعِلَ فِي حَنُوطِهِ صُرَّةٌ مِنْ مِسْكٍ ، أَوْ مِسْكٌ فِيهِ شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۱۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مشک کی ایک تھیلی خوشبو بنائی ہوئی تھی یا مشک ملی ہوئی خوشبو تھی جس میں حضور ﷺ کے بال مبارک میں سے ایک بال تھا۔

(۱۱۱۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمِسْكِ يُجْعَلُ فِي الْحَنُوطِ ، قَالَ : أَوَلَيْسَ مِنْ أَطْيَبِ طِيبِكُمْ.

(۱۱۱۴۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا مشک کو بھی میت کو لگائی جانے والی خوشبو میں شمار کیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے خوشبودار نہیں ہے۔

(۱۱۱۴۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: سُئِلَ ابْن عُمَرُ أَيُقَرَّبُ الْمَيِّتَ الْمِسْكُ ، قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَطْيَبِ طِيبِكُمْ.

(۱۱۱۴۳) حضرت محمد بن سیرین ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے سوال کیا گیا! مشک خوشبو میت کے قریب کر سکتے ہیں (اس کو لگا سکتے ہیں؟) آپ ؓ نے فرمایا کیا یہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے زیادہ خوشبو دار نہیں ہے؟

(۱۱۱٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمِسْكِ فِي حَنُوطِ الْمَيِّتِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۱۱۴۴) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے دریافت کیا کہ میت کو مشک خوشبو لگا سکتے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، پھر حضرت جابر بن زید ؓ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ أَيُطَيَّبُ الْمَيِّتُ بِالْمِسْكِ ، قَالَ نَعَمْ أَوَلَيْسَ يَجْعَلُونَ فِي الَّذِي يُجَمِّرُونَ بِهِ الْمِسْكَ.

(۱۱۱۴۵) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کیا میت کو مشک بطور خوشبو لگا سکتے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہاں کیا لوگ اس کو دھونی دینے کیلئے استعمال نہیں کرتے۔

(۱۱۱٤٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِسْكٌ ، وَقَالَ هُوَ فَضْلُ حَنُوطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۱۴۶) حضرت ھارون بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کے بعد مشک بطور خوشبو لگائی جائے، اور فرماتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی بچی ہوئی مسک تھی۔

(۱۱۱٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ بَلَنْجَرَ ، أَصَابَ فِي قِسْمَتِهِ صُرَّةً مِنْ مِسْكٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَوْدَعَهَا امْرَأَتَهُ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ لاِمْرَأَتِهِ وَهُوَ يَمُوتُ :أَرِينِي الصُّرَّةَ الَّتِي اسْتَوْدَعْتُكِ ، فَأَتَتْهُ بِهَا ، فَقَالَ :ائْتِينِي بِإِنَاءٍ نَظِيفٍ فَجَائَتْ بِهِ ، فَقَالَ :أَدِيفِيهِ ، ثُمَّ انْضَحِي بِهِ حَوْلِي ، فَإِنَّهُ يَحْضُرُنِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، لاَ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ ، وَيَجِدُونَ الرِّيحَ ، وَقَالَ :اخْرُجِي عَنِّي ، وَتَعَاهَدِينِي ، قَالَتْ :فَخَرَجْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَى.

(۱۱۱۴۷) حضرت امام شعبی ؒ سے مروی ہے کہ جب حضرت سلمان ؓ لنجر کے غزوہ میں شریک ہوئے تو غنیمت کی تقسیم میں مشک کی تھیلی ملی، جب وہ واپس آئے تو وہ تھیلی اپنی اہلیہ کے پاس امانت رکھوا دی، پھر جب وہ مریض ہوئے، جس مرض میں ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: جو تھیلی میں نے آپ کے پاس امانت رکھوائی تھی وہ لا کر مجھے دو، وہ تھیلی لے کر حاضر ہو گئیں، آپ ؓ نے فرمایا اس کو میرے اردگرد چھڑک دو، کیونکہ میرے اردگرد ایسی مخلوق حاضر ہوتی ہے جو کھاتی (پیتی) نہیں ہے مگر خوشبو (محسوس) کرتے ہیں اور پھر فرمایا اس کو لے جاؤ میرے پاس سے اور مجھ سے عہد کرو، وہ فرماتی ہیں کہ میں

نکل گئی پھر جب میں واپس آئی تو آپ رضی اللہ عنہ کی روح اس دنیا سے کوچ کر چکی تھی۔

(۱۱۱۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ مَيِّتًا بِمِسْكٍ.

(۱۱۱۴۸) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میت کو مشک سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(۳۸) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ الْمِسْكَ فِي الْحَنُوطِ

بعض حضرات میت کو مشک لگانے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱۱۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مغفل ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لاَ تُحَنِّطُونِي بِمِسْكٍ.

(۱۱۱۴۹) حضرت ابن مغفل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں مجھے مشک بطور خوشبو تم نہ لگانا۔

(۱۱۱۵۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : شَهِدْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ لأَمَةٍ لَهُ إِنِّي أَرَاك تلين حِنَاطِي فَلاَ تَجْعَلِينَ فِيهِ مِسْكًا.

(۱۱۱۵۰) حضرت سفیان بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا آپ رحمہ اللہ اپنی خادمہ سے فرما رہے تھے، میرا خیال ہے کہ تو میرے مرنے کے بعد میت کو لگائی والی خوشبو تیار کرنے کا مطالبہ تجھ سے ہوگا تو اس میں مشک شامل نہ کرنا۔

(۱۱۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْعَنبَرِ فِي الْحَنُوطِ ، وَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ صَمْغَةٌ وَكَرِهَ الْمِسْكَ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ، وَقَالَ هُوَ مَيْتَةٌ.

(۱۱۱۵۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو عنبر لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ تو گوند (شیرے) کی مانند ہے، اور مشک کو زندہ اور میت دونوں کیلئے ناپسند سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں وہ تو مردہ ہے۔

(۱۱۱۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ.

(۱۱۱۵۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ میت کو مشک لگانے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(۱۱۱۵۳) حَدَّثَنَا سَهلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمِسْكَ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ وَيَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَكْرَهُونَهُ وَيَقُولُونَ هُوَ مَيْتَةٌ.

(۱۱۱۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ مشک خوشبو زندہ اور میت دونوں کیلئے ناپسند فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں مسلمان تو اس کو ناپسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو مردہ ہے۔

(۱۱۱۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ووَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي روَّاد ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْمِسْكَ فِي الْحَنُوطِ.

(۱۱۱۵۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ میت کو مشک لگانے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(۳۹) مَا قَالُوا فِي كَمْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ؟

میت کو کتنے کپڑوں سے کفن دیا جائے

(۱۱۱۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ ، وَلَا عِمَامَةٌ فَقُلْنَا لِعَائِشَةَ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ ، أَنَّهُ كَانَ كُفِّنَ فِي بُرْدٍ حِبَرَةٍ ، فَقَالَتْ قَدْ جَاؤُوا بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ ، وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ. (ابوداؤد ۳۱۴۴۔ بخاری ۱۲۷۳)

(۱۱۱۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا، اس میں (کفن میں) قمیص اور عمامہ شامل نہ تھا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ لوگوں کا تو یہ گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاٹن کے چادر میں کفن دیا گیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کاٹن کی چادر لائی تو گئی تھی لیکن اس میں کفن نہ دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

(۱۱۱۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ فِي قَمِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، وَحُلَّةٍ نَجْرَانِيَّةٍ.

(۱۱۱۵۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، اس میں ایک تو وہ قمیص تھی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی اور دو ایک ہی طرح کے کپڑے تھے۔

(۱۱۱۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ مَرَرْتُ عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَأَلْتُهُمْ فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ ، وَلَا قَبَاءٌ ، وَلَا عِمَامَةٌ.

(۱۱۱۵۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بنو عبد المطلب کی مجالس کے پاس سے گذرا تو میں نے ان سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: تین کپڑوں میں جس میں قمیص، قباء اور عمامہ نہ تھا۔

(۱۱۱۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبَيْنِ صُحَارِيَّيْنِ وَبُرْدٍ حِبَرَةٍ ، قَالَ : وَأَوْصَانِي أَبِي بِذَلِكَ.

(۱۱۱۵۸) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو یمنی کپڑوں میں اور ایک یمنی چادر میں کفن دیا گیا، راوی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اس کی وصیت فرمائی تھی۔

(۱۱۱۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ وَثَوْبٍ مُمَشَّقٍ.

(۱۱۱۵۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ رنگ کی چادر اور دو سرخ رنگ میں رنگے کپڑوں میں کفن

دیا گیا۔

(۱۱۱۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا حُضِرَ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ ؟ قَالَ فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ خَلِقٍ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اغْسِلُوا هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ فَقُلْتُ بَلْ نَشْتَرِي لَكَ ثِيَابًا جُدُدًا ، فَقَالَ :الْحَيُّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هِيَ لِلْمُهْلَةِ.

(۱۱۱۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ میں نے عرض کیا تین یمنی چادروں میں (کپڑوں میں) آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہنے ہوئے کپڑوں کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کو دھو دو اور اس پر دو کپڑوں کا اور اضافہ کر دو، میں نے عرض کیا کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کے لیے دو نئے کپڑے خرید لیتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نئے کپڑوں کے زیادہ حق دار زندہ لوگ ہیں، بیشک یہ تو مردہ کی پیپ کے لیے ہے۔

(۱۱۱۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي كَمْ كَفَّنْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ ، قَالَ فَاغْسِلُوا ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ وَاشْتَرُوا لِي ثَوْبًا مِنَ السُّوقِ قَالَتْ إِنَّا مُوسِرُونَ ، قَالَ :يَا بُنَيَّةُ الْحَيُّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ وَالصَّدِيدِ.

(۱۱۱۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے عرض کیا تین کپڑوں میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ان دو کپڑوں کو دھو دو اور بازار سے ایک اور کپڑا خرید لو، میں نے عرض کیا ہم آپ کے لیے نیا کپڑا تیار کر لیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مردوں کی بنسبت زندہ نئے کپڑے کے زیادہ حقدار ہیں، بیشک یہ کفن تو مردے کی پیپ اور خون کے لیے ہوتا ہے۔

(۱۱۱۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ كُفِّنَ أَبُو بَكْرٍ فِي ثَوْبَيْنِ سَحُولِيَّيْنِ وَرِدَاءٍ لَهُ مُمَصَّرٍ أَمَرَ بِهِ أَنْ يُغْسَلَ.

(۱۱۱۶۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دو یمنی چادروں میں اور ایک میلی چادر جس میں کچھ زردی تھی کفن دیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس چادر کا دھونے کا حکم فرمایا۔

(۱۱۱۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۶۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ لاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ.

(۱۱۱۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اور حد سے تجاوز نہیں کیا جائے گا، بیشک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

(۱۱۱۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَفِّنُونِي فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ لُفُّونِي فِيهَا لَفًّا.

(۱۱۱۶۵) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے تین کپڑوں میں کفن دینا اوران کو میرے اوپر لپیٹ دینا۔

(۱۱۱۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بن هرم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْمَيِّتِ كَمْ يَكْفِيهِ مِنَ الْكَفَنِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَوْبٌ ، أَوْ ثَلاَثَةُ أَثْوَابٍ ، أَوْ خَمْسَةُ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۶۶) حضرت عمرو بن ھرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ میت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک کپڑے میں، تین کپڑوں میں یا پانچ کپڑوں میں (سب جائز ہیں)۔

(۱۱۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ كَفِّنُونِي فِي ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ فِي ثَوْبَيْنِ كَانَا عَلَيْهِ خَلَقَيْنِ.

(۱۱۱۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان دو کپڑوں میں کفن دینا وہ دو کپڑے جوانہوں نے پہنے ہوئے تھے۔

(۱۱۱۶۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ قَمِيصٍ وَإِزَارٍ وَلِفَافَةٍ.

(۱۱۱۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، قمیص، ازار اور لفافہ۔

(۱۱۱۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تُوُفِّيَ فَكَفَّنَهُ ابْنُ عُمَرَ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ قَمِيصًا وَإِزَارًا وَثَلاَثَةَ لَفَائِفَ وَعِمَامَةً.

(۱۱۱۶۹) حضرت نافع رحمہ اللہ ہیں کہ واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا، ایک قمیص، تین لفافے اور ایک عمامہ۔

(۱۱۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ كُفِّنَ حَمْزَةُ فِي ثَوْبٍ.

(۱۱۱۷۰) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ فِي ثَوْبٍ ذَلِكَ الثَّوْبُ نَمِرَةٌ. (ترمذی ۹۹۷۔ احمد ۳/ ۳۲۹)

(۱۱۱۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا اور وہ کپڑا

سفید اور دوسرے رنگوں والا تھا۔

(۱۱۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ صَفِيَّةَ ذَهَبَتْ يَوْمَ أُحُدٍ بِثَوْبَيْنِ تُرِيدُ أَنْ تُكَفِّنَ فِيهِمَا حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ وَأَحَدُ الثَّوْبَيْنِ أَوْسَعُ مِنَ الآخَرِ ، قَالَ فَوَجَدَتْ إِلَى جَنْبِهِ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ فَأَقْرَعَتْ بَيْنَهُمَا فَكَفَّنَتِ الْفَارِعَ أَوْسَعَ الثَّوْبَيْنِ وَالآخَرَ فِي الثَّوْبِ الْبَاقِي.

(۱۱۱۷۲) حضرت ھشام ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ ؓ غزوہ احد کے دن دو کپڑے لے کر آئیں تا کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب ؓ کو کفن دیں، فرماتے ہیں کہ ایک کپڑا دوسرے سے لمبا تھا، فرماتے ہیں کہ انہوں حضرت حمزہ ؓ کے پہلو میں ایک انصاری صحابی ؓ کی لاش کو پایا، توان دونوں کے درمیان قرعہ ڈالا، اور جو بلند ہوا (جس کا نام نکلا) اس کو لمبے سے کفن دیا اور دوسرے کو باقی رہ جانے والے کپڑے سے۔

(۱۱۱۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۷۳) حضرت سوید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو دو کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ يُكَفَّنَانِ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۷۴) حضرت سوید ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اور مرد دونوں کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

(۱۱۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُكَفِّنُ فِي الثَّوْبَيْنِ وَالثَّلاَثَةِ وَالأَرْبَعَةِ.

(۱۱۱۷۵) حضرت غنیم بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ ہم دو، تین اور چار کپڑوں میں کفن دیا کرتے تھے۔

(۱۱۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ ، عَنْ أَبِي أُسَيْدَ ، قَالَ إِنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ فَمُدَّتِ النَّمِرَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَانْكَشَفَتْ رِجْلاَهُ فَمُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ فَانْكَشَفَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ضَعُوهَا عَلَى رَأْسِهِ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ شَجَرِ الْحَرْمَلِ. (بخاری ۳۲۲۴۔ ابن سعد ۱۵)

(۱۱۱۷۶) حضرت ابو اسید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت حمزہ ؓ کی لاش کے پاس موجود تھا، کفن والی چادر (جو سفید اور دوسرے رنگوں والی تھی) کو آپ کی سر کی طرف کھینچا تو آپ ؓ کے پاؤں برہنہ ہوگئے، اور اس کو پاؤں پر کیا گیا تو سر برہنہ ہوگیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس کفن کو اس کے سر پر ڈال دو اور پاؤں پر اسید نامی بوٹی کے پتے ڈال دو۔

(۱۱۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُمَيَّةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لاَ يُعَمَّمُ الْمَيِّتُ.

(۱۱۱۷۷) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے سر پر کپڑا نہیں باندھا جائے گا (پگڑی کے مثل)۔

(۱۱۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ ، قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللهِ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ تَعَالَى ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ

مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ شَيْئًا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلاَّ نَمِرَةً ، فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ ، فَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَةٌ فَهُوَ يَهْدُبُهَا.

(بخاری ۱۲۷۶۔ ابو داؤد ۲۸۶۸)

(۱۱۱۷۸) حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کی خاطر نکلے، ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہے، فرماتے ہیں ہم میں سے بعض تو گذر گئے ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کی گئی، ان ہی میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو غزوہ احد میں شریک ہو کر شہید ہوئے، ہمیں کوئی کپڑا نہ ملا جس میں آپ رضی اللہ عنہ کو کفن دیتے سوائے ایک کپڑے کے، جب اس کو ہم سر کی طرف کرتے تو پاؤں برہنہ ہو جاتے اور پاؤں کی طرف کرتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو سر کی جانب رکھ دو اور پاؤں پر اذخر کے پتے رکھ دو۔ اور فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پھل لگنے والے ہیں اور وہ ان کو توڑتے ہیں۔

(۱۱۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ يُدْرَجُ فِيهَا إِدْرَاجًا.

(۱۱۱۷۹) حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے والد صاحب نے وصیت فرمائی کہ ان کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے جن کو ایک دوسرے کے اوپر لپیٹا جائے۔

(۱۱۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ وَاللِّفَافَةِ.

(۱۱۱۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، قمیص، ازار اور لفافے میں۔

(۱۱۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يُعَمَّمُ الْمَيِّتُ.

(۱۱۱۸۱) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میت کے سر پر کپڑا نہیں باندھا جائے گا۔

(۱۱۱۸۲) حَدَّثَنَا عُبيد اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۸۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

(۱۱۱۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُكَفَّنَ الْمَيِّتُ فِي قَمِيصٍ لَهُ إِزَارٌ وَكُمَّانِ مِثْلَ الْحَيِّ.

(۱۱۱۸۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ میت کو قمیص میں کفن دیا جائے جس کے ازار اور آستین زندوں کی طرح ہوں۔

(۱۱۱۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ أَحَدُهَا بُرْدٌ حِبَرَةٌ. (ابن سعد ۲۸۴)

(۱۱۱۸۴) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں سے ایک یمنی چادر تھی۔

(۱۱۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجِّيَ فِي بُرْدٍ حِبَرَةٍ ، فَصُدِّقَ ذَلِكَ عِنْدَهُ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ. (بخاری ۵۸۱۴۔ مسلم ۴۸)

(۱۱۱۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یمنی چادر میں لپیٹا (کفن) دیا گیا، اس سے ان کے پاس حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کے قول کی تصدیق کی گی۔

(۱۱۱۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ أَحَدُهَا بُرْدٌ.

(۱۱۱۸۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں سے ایک یمنی چادر تھی۔

(۱۱۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ إِنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۱۸۷) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُفِّنَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۱۸۸) حضرت ھشام اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ : إِذَا مِتُّ فَاغْسِلِي مُلاءَ تَيْ هَاتَيْنِ وَكَفِّنِينِي فِيهِمَا فَإِنَّ الْحَيَّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ.

(۱۱۱۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وقت مرگ قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مرجاؤں تو ان دونوں کپڑوں کو دھو دینا انہی میں مجھے کفن دینا، بیشک زندہ لوگ نئے کپڑوں کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۱۱۱۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لاَ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ لِمَنْ قَدَرَ.

(۱۱۱۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میت کو جو قادر ہو تین کپڑوں سے کم میں کفن نہیں دیا جائے گا۔

(۱۱۱۹۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّ حَمْزَةَ كُفِّنَ فِي ثَوْبٍ.

(۱۱۱۹۱) حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۹۲) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ : لاَ تُكَفِّنُونِي إِلاَّ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۹۲) حضرت سوید ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے دو کپڑوں میں کفن دینا۔

(۱۱۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ أَوْصَى كَفِّنُونِي فِي بُرْدَيْ عَصْبٍ وَجَلِّلُوا سَرِيرِي كِسَائِي الأَبْيَضَ الَّذِي كُنْتُ أُصَلِّي فِيهِ.

(۱۱۱۹۳) حضرت عبداللہ بن قیس بن عبادہ ریشید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ان کے والد صاحب نے وصیت فرمائی کہ مجھے میری اس چادر میں کفن دینا جو کاتے ہوئے کپڑے کی بنی ہے اور میری چار پائی کو اس سفید کپڑے سے ڈھانپنا جس میں، میں نماز پڑھا کرتا تھا۔

(۱۱۱۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ كُفِّنَ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۹۴) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۹٥) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي سَبْعَةِ أَثْوَابٍ. (احمد ۱/ ۱۰۲)

(۱۱۱۹۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(٤٠) مَا قَالُوا فِي كَمْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ ثَوْبًا

عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے

(۱۱۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَدْ حَاضَتْ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ ، أَوْ ثَلاثَةٍ.

(۱۱۱۹۶) حضرت محمد ریشید فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسکو حیض آتا ہو اس کو پانچ یا تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

(۱۱۱۹۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَلِفَافَةٍ وَمِنْطَقٍ وَخِرْقَةٍ تَكُونُ عَلَى بَطْنِهَا.

(۱۱۱۹۷) حضرت امام شعبی ریشید ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے، قمیص میں، دوپٹے میں، لفافہ (چادر) میں، پٹکا یا پٹی میں اور خرقہ (پرانے سے کپڑے) میں جو اس کے پیٹ پر ہوگا۔

(۱۱۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَحِقْوٍ وَلِفَافَتَيْنِ.

(۱۱۱۹۸) حضرت حسن ریشید ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے قمیص، دوپٹہ اور ازار بند اور دو چادریں۔

(۱۱۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ فِي الْمِنْطَقِ ، وَفِي الدِّرْعِ ، وَفِي الْخِمَارِ ، وَفِي اللِّفَافَةِ وَالْخِرْقَةِ الَّتِي تُشَدُّ عَلَيْهَا.

(۱۱۲۰۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے، پٹکا، قمیص، چادر اور خرقہ اور لفافہ میں جس کو اس پر باندھ دیا جائے گا۔

(۱۱۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ وَالرِّدَاءِ وَالإِزَارِ وَالْخِرْقَةِ.

(۱۱۲۰۱) حضرت ابن سیرین ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے اور وہ پانچ کپڑے یہ ہیں، قمیص، دوپٹہ، چادر، ازار اور خرقہ۔

(۱۱۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْد ، قَالَ الْمَرْأَةُ وَالرَّجُلُ يُكَفَّنَانِ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۲۰۲) حضرت سوید ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت اور مرد دونوں کو دو کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَلِفَافَةٍ وَإِزَارٍ وَخِرْقَةٍ.

(۱۱۲۰۳) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو قمیص، دوپٹہ چادر، ازار اور خرقہ میں کفن دیں گے۔

(٤١) فِي الْخِرْقَةِ أَيْنَ تُوضَعُ فِي الْمَرْأَةِ

خرقہ کو کفن دیتے وقت عورت کے کس حصے پر رکھیں گے؟

(۱۱۲۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ تُوضَعُ الْخِرْقَةُ عَلَى بَطْنِهَا وَتُعَصَّبُ بِهَا فَخِذَيْهَا.

(۱۱۲۰۴) حضرت ابن سیرین ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ خرقہ کو عورت کے پیٹ پر رکھیں گے اور اسکو عورت کی رانوں کے گرد ڈالیں گے۔

(۱۱۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الْخِرْقَةِ الْخَامِسَةِ تُلَفُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ.

(۱۱۲۰۵) حضرت ابن سیرین ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچویں کپڑے سے عورت کی رانوں کو لپیٹیں گے چادر کے نیچے سے۔

(۱۱۲۰٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ وَخِرْقَةٌ تَكُونُ عَلَى بَطْنِهَا.

(۱۱۲۰۶) حضرت امام شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ خرقہ کو عورت کے پیٹ پر ڈالیں گے۔

(۱۱۲۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ تُشَدُّ الْخِرْقَةُ فَوْقَ الثِّيَابِ.

(۱۱۲۰۷) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خرقہ کو کپڑوں کے اوپر سے باندھ دیں گے۔

(۴۲) مَا قَالُوا فِي الصَّبِيِّ فِي كَمْ يُكَفَّنُ

بچے کو کتنے کپڑوں سے کفن دیں گے؟

(۱۱۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي خِرْقَةٍ.

(۱۱۲۰۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچے کو خرقہ میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ يُكَفَّنُ الْفَطِيمُ وَالرَّضِيعُ فِي الْخِرْقَةِ ، فَإِنْ كَانَ فَوْقَ ذَلِكَ كُفِّنَ فِي قَمِيصٍ وَخِرْقَتَيْنِ.

(۱۱۲۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دودھ پیتے بچے کو اور دودھ چھڑوائے ہوئے بچے کو خرقہ میں کفن دیں گے، اور اگر اس سے بڑا ہو تو اس کو قمیص اور دو خرقوں میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي السِّقْطِ ، قَالَ إِنْ شَاءَ كَفَّنَهُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۲۱۰) حضرت محمد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنین کو اگر چاہے تو تین کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ فِيمَا تَيَسَّرَ.

(۱۱۲۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو (کپڑا) میسر ہو اس سے کفن دیں گے۔

(۱۱۲۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي خِرْقَةٍ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ سَعَى.

(۱۱۲۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں بچے کو خرقہ میں کفن دیں گے اگرچہ وہ کوشش کر چکا ہو۔ (حرکت)۔

(۱۱۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُكَفَّنُ السِّقْطُ فِي خِرْقَةٍ.

(۱۱۲۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنین کو خرقہ میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي ثَوْبٍ.

(۱۱۲۱۴) حضرت حماد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں بچے کو (کسی بھی) کپڑے میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۱۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي خِمَارٍ يُجْعَلُ مِنْهُ قَمِيصٌ وَلِفَافَةٌ.

(۱۱۲۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچے کو اوڑھنی میں کفن دیں گے اس سے قمیص اور لفافہ بنائیں گے۔

(۴۳) فِي الْجَارِيَةِ فِي كَمْ تُكَفَّنُ

بچی کو کتنے کپڑوں میں کفن دیں گے؟

(۱۱۲۱۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْجَارِيَةِ إِذَا مَاتَتْ هَلْ تُخَمَّرُ وَلَمْ تَحِضْ ؟ قَالَ : لاَ

وَلَكِنْ تُكَفَّنُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۲۱۶) حضرت عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا بچی جب مرجائے تو کیا اس کو اوڑھنی میں کفن دیا جائے گا جب کہ اس کو حیض نہ آیا ہو ابھی تک؟ آپ ؒ نے فرمایا نہیں، بلکہ اس کو تین کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۱۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ مَاتَتِ ابْنَةٌ لأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَدْ أَعْصَرَتْ فَأَمَرَهُمَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُكَفِّنُوهَا فِي خُمُرٍ وَلِفَافَتَيْنِ.

(۱۱۲۱۷) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ انس بن سیرین ؒ کی بیٹی فوت ہوگئی جس کو پہلا حیض آ چکا تھا، حضرت ابن سیرین ؒ نے حکم دیا کہ اس کو ایک قمیص میں جسکی آستین نہ ہو اور دو لفافوں میں کفن دو۔

(۱۱۲۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْجَارِيَةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ ، قَالَ تُكَفَّنُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۲۱۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جو بچی ابھی تک بالغہ نہ ہوئی اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کو ایک کپڑے میں کفن دیں گے۔

(٤٤) فِي الْمَرْأَةِ كَيْفَ تُخَمَّرُ

عورت کو کفن دیتے وقت اوڑھنی کیسے اوڑھیں گے؟

(۱۱۲۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أُمَّ عَبْدِ الْحُمَيْدِ ابْنَةَ سِيرِينَ هَلْ رَأَيْتِ حَفْصَةَ إِذَا غُسِّلَتْ كَيْفَ تُصْنَعُ بِخِمَارِ الْمَرْأَةِ قَالَتْ نَعَمْ كَانَتْ تُخَمِّرُهَا كَمَا تُخَمَّرُ الْحَيَّةُ ، ثُمَّ تُفْضَلُ مِنَ الْخِمَارِ قَدْرَ ذِرَاعٍ فَتَفْرِشُهُ فِي مُؤَخَّرِهَا ، ثُمَّ تَعْطِفُ تِلْكَ الْفَضْلَةَ فَتُغَطِّي بِهَا وَجْهَهَا.

(۱۱۲۱۹) حضرت ہشام ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ام حمید ؒ نے بنت سیرین ؒ سے دریافت فرمایا: جب حضرت حفصہ ؓ کو غسل دیا گیا آپ ؒ نے دیکھا تھا کہ ان کو اوڑھنی کس طرح اوڑھائی گئی تھی؟ آپ ؒ نے فرمایا ہاں، ان کو اوڑھنی اس طرح اوڑھائی گئی تھی جس طرح زندہ کو اوڑھائی جاتی ہے، پھر ایک ذراع کی بقدر بچی ہوئی اوڑھنی کو پچھلی جانب بچھا دیا، پھر اس بچے ہوئے حصہ کو پھیرا اور اس سے ان کے چہرہ کو ڈھانپ دیا۔

(٤٥) الْعِمَامَةُ لِلرَّجُلِ كَيْفَ تُصْنَعُ

مرد میت کے سر کو کس طرح باندھیں گے؟

(۱۱۲۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْمَيِّتِ تُوضَعُ الْعِمَامَةُ وَسَطَ رَأْسِهِ ، ثُمَّ يُخَالَفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا هَكَذَا عَلَى جَسَدِهِ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ . يُعَمَّمُ كَمَا يُعَمَّمُ الْحَيُّ.

(۱۱۲۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ میت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عمامہ کو میت کے سر کے درمیان رکھیں گے اور پھر اس کو اس کے جسم پر پیچھے کی طرف اس طرح دونوں طرف پھیریں گے، اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو اسی طرح عمامہ (سر باندھے گے) دیں گے جس طرح زندہ کا باندھا جاتا ہے۔

(۴۶) فِي إِجْمَارِ ثِيَابِ الْمَيِّتِ تُجَمَّرُ وَهِيَ عَلَيْهِ أَمْ لاَ

میت کے کپڑوں کو دھونی دینا، دھونی تب دیں گے جب کفن اس پر ہو یا نہ ہو؟

(۱۱۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْبِسَهَا إِيَّاهُ.

(۱۱۲۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں دھونی دیں گے اس کو کفن دینے سے پہلے۔

(۱۱۲۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: تُجَمَّرُ ثِيَابُ الْمَيِّتِ عَلَى مِشْجَبٍ، أَوْ قَصَبَاتٍ، قَالَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَرَى ذَلِكَ إِنْ فَعَلُوا فَهُوَ حَسَنٌ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُجَمَّرَ وَهِيَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا يَلْبَسُ فَهُوَ أَبْقَى لِرِيحِهَا.

(۱۱۲۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں کو (کفن) ہینگر وغیرہ پر لٹکا کر دھونی دیں گے، اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس طرح کریں تو اچھا ہے، اور مجھے یہ پسند ہے کہ اس کو کفن پہنانے کے بعد اس کے کپڑوں کو دھونی دی جائے تا کہ اس کی خوشبو باقی رہے۔

(۱۱۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَفْصٍ، قَالَ: لاَ تُجَمَّرُ مِنَ الْمَيِّتِ إِلاَّ ثِيَابُهُ.

(۱۱۲۲۳) حضرت حفص رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے صرف کپڑوں کو دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا قَالَتْ عِنْدَ مَوْتِهَا إِذَا أَنَا مِتُّ فَاغْسِلُونِي وَكَفِّنُونِي وَأَجْمِرُوا ثِيَابِي.

(۱۱۲۲۴) حضرت فاطمہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا جب آخری وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا اور پھر مجھے کفن پہنانا اور پھر میرے کپڑوں کو دھونی دینا۔

(۴۷) مَنْ كَانَ يَقُولُ يَكُونُ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ وِتْرًا

کفن کو طاق مرتبہ دھونی دیں گے

(۱۱۲۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ ثَلاَثًا.

(۱۱۲۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ وِتْرًا.

(۱۱۲۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں کو طاق عدد میں دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يُجَمِّرَانِ ثِيَابَ الْمَيِّتِ وِتْرًا.

(۱۱۲۲۷) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین ارشاد فرماتے ہیں میت کے کپڑوں کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُ الْمَيِّتِ وِتْرًا ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ مُسْهِرٍ ، قَالَ :مَا شِئْتَ.

(۱۱۲۲۸) حضرت امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے کفن کو طاق بار دھونی دیں گے، جب کہ حضرت ابن مسھر ارشاد فرماتے ہیں کہ جتنی بار آپ چاہو دھونی دے سکتے ہو۔

(۱۱۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ يُجَمَّرُ الْمَيِّتُ وِتْرًا.

(۱۱۲۲۹) حضرت ابوھریرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے کفن کو طاق بار دھونی دی جائے گی۔

(۱۱۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ غَسْلُهُ وِتْرًا وَتَجْمِيرُ ثِيَابِهِ.

(۱۱۲۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے اصحاب فرماتے ہیں میت کو طاق بار غسل دیں گے، اور اس کے کپڑوں کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ تَجْمِيرُ الْمَيِّتِ وِتْرٌ.

(۱۱۲۳۱) حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں میت کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْمَرْتُمَ الْمَيِّتَ فَأَجْمِرُوهُ ثَلاَثًا. (احمد ۳۳۱۔ ابویعلی ۲۳۰۰)

(۱۱۲۳۲) حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا: جب تم میت کو دھونی دو تو اس کو تین بار دھونی دو۔

(٤٨) فِي الْكَفَنِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ صَفِيقًا

جو حضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ کفن موٹے کپڑے کا ہو اس کا بیان

(۱۱۲۳۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يُعْجِبُهُ الْكَفَنُ الصَّفِيقُ.

(۱۱۲۳۳) حضرت ابن عون ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت محمد اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کفن موٹے کپڑے کا ہو۔

(۱۱۲۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ تُكَفَّنَ الْمَرْأَةُ فِي غِلَاظِ الثِّيَابِ.

(۱۱۲۳۴) حضرت میمون ویشید سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ریٹی اللہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ عورت کا کفن موٹے کپڑے کا ہو۔

(۱۱۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُمَا أَنْ يَكُونَ الْكَفَنُ كَتَّانًا.

(۱۱۲۳۵) حضرت ھشام ویشید سے مروی ہے کہ حضرت حسن ویشید اور حضرت محمد ویشید کتان اور السی کے کپڑے کا کفن پسند کرتے تھے۔

(۴۹) مَنْ قَالَ لِيَكُونَ الْكَفَنُ أَبْيَضَ وَرُخِّصَ فِي غَيْرِهِ

کفن سفید کپڑے کا ہونا چاہئے، اور اس کے علاوہ میں بھی رخصت دی گئی ہے

(۱۱۲۳۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ الْبَيَاضِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

(نسائی ۹۶۴۳۔ عبدالرزاق ۶۲۹۸)

(۱۱۲۳۶) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سفید کپڑوں کو اپنے اوپر لازم کرو، تمہارے زندہ اس کو پہنیں اور اپنے مردوں کو اس میں کفن دو۔

(۱۱۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

(ترمذی ۲۸۱۰۔ حاکم ۳۵۴)

(۱۱۲۳۷) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، اور اپنے مردوں کو اس میں کفن دیا کرو۔

(۱۱۲۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ ثِيَابِكُمَ الْبَيَاضُ. (ابوداؤد ۳۸۷۴۔ احمد ۱/ ۲۴۷)

(۱۱۲۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین کپڑوں میں سفید کپڑا ہے۔

(۱۱۲۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا قَالَا : لَا بَأْسَ أَنْ يُكَفَّنَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْهَرَوِيِّ.

(۱۱۲۳۹) حضرت حسن ویشید اور حضرت محمد ویشید ارشاد فرماتے ہیں کہ مرد کو ہروی کپڑے میں (زردی مائل) کفن دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۲۴۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ ، أَنَّ امْرَأَةً عَرُوسًا دَخَلَتْ عَلَى زَوْجِهَا وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ مُعَصْفَرَةٌ فَمَاتَتْ حِينَ أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ فَسُئِلَتْ عَائِشَةُ ، فَقَالَتِ ادْفِنُوهَا فِي ثِيَابِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا.

(۱۱۲۴۰) حضرت ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کی شادی ہوئی تو وہ زردی مائل کپڑے پہن کر شوہر کے پاس آئی اور وہ اس دن انتقال کر گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو کپڑے اس نے پہن رکھے ہیں اس کو اسی میں دفن کردو۔

(۵۰) مَا قَالُوا فِي تَحْسِينِ الْكَفَنِ وَمَنْ أَحَبَّهُ وَمَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ لاَ يُفْعَلَ

میت کے کفن کو زیب وزینت دینا اور جس نے اس کو پسند کیا ہے، اور بعض نے رخصت دی ہے کہ وہ اگر ایسا نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں

(۱۱۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُكَفِّنْهُ فِي بُرْدَيْ حِبَرَةٍ. (مسلم ۴۹۔ احمد ۳/ ۳۲۹)

(۱۱۲۴۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کو اچھا (زیب وزینت والا) کفن دو، اور اگر تم اسکو نہ پاؤ تو اس کو یمنی چادر میں ہی کفن دیدو۔

(۱۱۲۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَوْصَى أَنْ يُكَفَّنَ فِي حُلَّةٍ ثَمَنُهَا ثمن مِائَتَي دِرْهَمٍ.

(۱۱۲۴۲) حضرت خثیم بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو عمدہ پوشاک میں کفن دیا جائے جس کی قیمت دوسو درھم ہو۔

(۱۱۲۴۳) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يُحِبُّ حُسْنَ الْكَفَنِ وَيُقَالُ إِنَّهُمْ يَتَزَاوَرُونَ فِي أَكْفَانِهِمْ.

(۱۱۲۴۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کفن اچھا اور عمدہ ہو۔ اور فرماتے ہیں کہ بیشک وہ اپنے کفنوں میں ملاقات کرتے ہیں۔

(۱۱۲۴۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هَانِءٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الأَسْوَدِ السَّكُونِيِّ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَوْصَى بِامْرَأَتِهِ وَخَرَجَ فَمَاتَتْ وَكَفَّنَّاهَا فِي ثِيَابٍ لَهَا خُلْقَانٍ فَقَدِمَ وَقد رَفَعْنَا أَيْدِيَنَا عَنْ قَبْرِهَا سَاعَتَئِذٍ ، فَقَالَ : فِيمَا كَفَّنْتُمُوهَا قُلْنَا فِي ثِيَابِهَا الْخُلْقَانِ فَنَبَشَهَا وَكَفَّنَهَا فِي

ثِيَابٍ جُدُدٍ ، وَقَالَ أَحْسِنُوا أَكْفَانَ مَوْتَاكُمْ ، فَإِنَّهُمْ يُحْشَرُونَ فِيهَا.

(۱۱۲۴۴) حضرت عمیر بن اسود السکونی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو وصیت فرمائی اور چلے گئے، ان کی اہلیہ انتقال کر گئی تو ان کو پرانے کپڑوں میں کفن دیا، اور جس وقت ہم نے ان کو دفن کرنے کے لئے ان کو ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور پوچھا کس کپڑے میں اس کو کفن دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا پرانے کپڑوں میں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھولا اور نئے کپڑوں میں کفن دیا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا اور عمدہ کفن دو بیشک وہ اس میں جمع کیے جائیں گے۔

(۱۱۲٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ لَيْسَ لِلْمَيِّتِ مِنَ الْكَفَنِ شَيْءٌ إِنَّمَا هُوَ تَكْرِمَةُ الْحَيِّ.

(۱۱۲۴۵) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کیلئے (عمدہ) کفن میں کچھ نہیں رکھا، یہ تو زندہ کا اکرام ہے۔

(٥١) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى غَاسِلِ الْمَيِّتِ غُسْلٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص میت کو غسل دے اسکو غسل کرنا ضروری نہیں ہے

(۱۱۲٤٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُنَجِّسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَيًّا ، وَلاَ مَيِّتًا.

(۱۱۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: اپنے مردوں کو ناپاک مت سمجھو، بیشک مؤمن زندہ اور مردہ حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔

(۱۱۲٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ أَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ، قَالَ : لاَ.

(۱۱۲۴۷) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا: میت کو غسل دینے والا خود بھی غسل کرے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔

(۱۱۲٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُنَجِّسُوا مَيِّتَكُمْ يَعْنِي لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ.

(۱۱۲۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے مردوں کو ناپاک مت سمجھو یعنی غاسل پر غسل نہیں ہے۔

(۱۱۲٤٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ غَسَّلْتُ أُمِّي مَيِّتَةً ، فَقَالَتْ لِي سَلْ هَلْ عَلَيَّ غُسْلٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَجِسًا غَسَّلْتَ ؟ ثُمَّ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ أَنَجِسًا غَسَّلْتَ؟.

(۱۱۲۴۹) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ نے ایک میت کو غسل دینے کے بعد مجھ سے فرمایا: پوچھ کر بتاؤ کیا میرے ذمہ غسل کرنا ہے؟ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری والدہ نے کسی ناپاک چیز کو غسل دیا (جو خود غسل کر رہی ہیں) پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح جواب دیا کہ کیا تمہاری والدہ نے ناپاک چیز کو غسل دیا ہے۔

(۱۱۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوا مِنْهُ.

(۱۱۲۵۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تمہارا صاحب ناپاک ہے تو اس کو غسل دے کر نہالو۔

(۱۱۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ أُوذِنَ سَعْدٌ بِجَنَازَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُوَ بِالْبَقِيعِ فَجَاءَ فَغَسَّلَهُ وَكَفَّنَهُ وَحَنَّطَهُ ، ثُمَّ أَتَى دَارَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي لَمْ أَغْتَسِلْ مِنْ غُسْلِهِ وَلَوْ كَانَ نَجِسًا مَا غَسَّلْتُهُ وَلَكِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْحَرِّ.

(۱۱۲۵۱) حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما کے جنازے پر بلایا گیا وہ بقیع کے ساتھ تھے، آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے ان کو غسل دیا، کفن پہنایا اور پھر ان کو خوشبو لگائی، پھر آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور انکے بعد پانی منگوا کر غسل فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے اس لیے غسل نہیں کیا کہ میں نے میت کو غسل دیا تھا، اگر چہ جس کو غسل دیا تھا وہ ناپاک ہی کیوں نہ ہو، بلکہ میں تو گرمی کی وجہ سے نہایا ہوں۔

(۱۱۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ : لَيْسَ عَلَى غَاسِلِ الْمَيِّتِ غُسْلٌ.

(۱۱۲۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل نہیں ہے۔

(۱۱۲۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَلَى الَّذِي يُغَسِّلُ الْمُتَوَفِّينَ غُسْلٌ ؟ قَالَتْ : لاَ.

(۱۱۲۵۳) حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ مردوں کو نہلانے والے پر غسل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں۔

(۱۱۲۵٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيّ ، قَالَ : غَسَّلَ أَبَاكَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَادُوا عَلَى أَنْ كَفُّوا أَكْمَامَهُمْ وَأَدْخَلُوا قُمُصَهُمْ فِي حُجَزِهِمْ ، فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ غُسْلِهِ تَوَضَّؤُوا وُضُوءَهُمْ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۲۵۴) حضرت علقمہ بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب رحمہ اللہ کو چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مرنے کے بعد غسل دیا، پس زیادہ نہیں ہوئے مگر ان کی آستین کھول دیں اور ان کی قمیصوں کو ازار باندھنے کی جگہ ڈال دیں، جب وہ ان کو غسل دے کر فارغ ہوئے تو انہوں نے (صرف) نماز والا وضو کیا (غسل نہیں کیا)۔

(۱۱۲۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خُزَاعِيُّ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ أَوْصَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ أَنْ لَا يَحْضُرَهُ ابْنُ زِيَادٍ وَأَنْ يَلِيَنِي أَصْحَابِي فَأَرْسَلُوا إِلَى عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو ، وَأَبِي بَرْزَةَ وَأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَا زَادُوا عَلَى أَنْ كَفُّوا أَكِمَّتَهُم وَجَعَلُوا مَا فَضَلَ مِنْ قُمُصِهِمْ فِي حُجَزِهِمْ ، فَلَمَّا فَرَغُوا لَمْ يَزِيدُوا عَلَى الْوُضُوءِ.

(۱۱۲۵۵) حضرت خزاعی بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ میرے انتقال کے وقت ابن زیاد میرے پاس نہ آئے اور یہ کہ میرے ساتھی ہی میرے پاس رہیں، پس لوگوں نے ان کے شاگردوں میں سے عائذ بن عمرو ابو برزہ رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں کو بلایا انہوں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو غسل دینے کے لئے اپنی آستین چڑھائی اور قمیصوں کو سمیٹا اور جب غسل دینے سے فارغ ہوئے تو صرف وضو کیا۔

(۱۱۲۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَفَّنَ مَيْتًا وَحَنَّطَهُ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۱۱۲۵۶) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک میت کو کفن پہنایا (غسل دینے کے بعد) اور اسکو خوشبو لگائی۔ پھر (غسل کرنا تو دور کی بات) پانی کو چھوا تک نہیں۔

(۱۱۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوا مِنْهُ.

(۱۱۲۵۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے اگر تمہارا صاحب ناپاک ہے تو اسے غسل دے کر غسل کرلو۔

(۱۱۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوا مِنْهُ.

(۱۱۲۵۸) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مردہ ناپاک ہو تو تم اسے غسل دے کر غسل کرو۔

(۵۲) مَنْ قَالَ عَلَى غَاسِلِ الْمَيِّتِ غُسْلٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل کرنا لازم ہے

(۱۱۲۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيّ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُغْتَسَلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ.

(۱۱۲۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میت کو غسل دے وہ غسل کرلے۔

(١١٢٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ حُذَيْفَةَ كَيْفَ أَصْنَعُ ، قَالَ اغْسِلْهُ كَيْتَ وَكَيْتَ فَإِذَا فَرَغْتَ فَاغْتَسِلْ.

(۱۱۲۶۰) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں کیسے غسل دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ایسے اور پھر جب تم غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو خود غسل کرلو۔

(١١٢٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ.

(۱۱۲۶۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو میت کو غسل دے اس کو غسل کر لینا چاہئے۔

(١١٢٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ مِنَ السُّنَّةِ ، مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ.

(۱۱۲۶۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سنت میں سے یہ بات ہے کہ میت کو غسل دینے والا غسل کرے۔

(١١٢٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ غَسَّلاَ مَيِّتًا فَاغْتَسَلَ الَّذِي مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ وَتَوَضَّأَ الَّذِي مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ.

(۱۱۲۶۳) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے دو شخصوں نے میت کو غسل دیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بعد میں خود غسل کیا لیکن حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے غسل نہ کیا۔

(١١٢٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۱۱۲۶۴) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جو میت کو غسل دے وہ بعد میں (خود بھی) غسل کرے اور جو میت کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(١١٢٦٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. (احمد ۴۳۳۔ بیھقی ۳۰۳)

(۱۱۲۶۵) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جو میت کو غسل دے وہ خود غسل کرے اور جو اس کو کندھا دے وہ وضو کرلے۔

(١١٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ.

(۱۱۲۶۶) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ جب میت کو غسل دیتے تو خود بھی غسل کر لیتے۔

(۵۳) فِي الْمُسْلِمِ يُغَسِّلُ الْمُشْرِكَ يَغْتَسِلُ أَمْ لاَ

مسلمان کسی مشرک کو غسل دینے کے بعد غسل کریں کہ نہ کریں؟

(۱۱۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، قَالَ :فَقَالَ : انْطَلِقْ فَوَارِهِ ، ثُمَّ لاَ تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ فَوَارَيْتُهُ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي ، أَنَّ لِي بِهِنَّ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ. (ابوداؤد ۳۲۰۶۔ احمد ۱/ ۱۰۳)

(۱۱۲۶۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا گمراہ اور بوڑھا چچا مر گیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور ان کو ڈھانپ دو اور پھر جب تک میرے پاس نہ آجاؤ کچھ نہ کرنا، چنانچہ میں نے انہیں ڈھانپ دیا اور حاضر خدمت ہوا آپ ﷺ نے حکم دیا انہیں غسل دو اور آپ نے میرے لیے کچھ دعائیں کیں جو میرے نزدیک دنیا کی تمام چیزوں کے مل جانے سے زیادہ قابل حسرت ہیں۔

(۵۴) فِي ثَوَابِ غَاسِلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا ثواب

(۱۱۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَأَدَّى فِيهِ الأَمَانَةَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(۱۱۲۶۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص میت کو غسل دے اور اس امانت کو (احسن طریقے سے) ادا کرے وہ گناہوں سے اس طرح نکلتا ہے جیسے اس کی والدہ نے اس کو اسی دن جنا ہو۔

(۵۵) مَا قَالُوا فِي الذَّرِيرَةِ تَكُونُ عَلَى النَّعْشِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ خوشبودار (پاؤڈر یا مٹی) چارپائی یا تابوت پر ہو

(۱۱۲۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، أَنَّهَا أَوْصَتْ أَنْ لاَ يَجْعَلُوا عَلَى كَفَنِي حِنَاطًا.

(۱۱۲۶۹) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی کہ میرے کفن پر خوشبو مت لگانا۔

(۱۱۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْحَنُوطَ عَلَى النَّعْشِ.

(۱۱۲۷۰) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چار پائی یا تابوت پر خوشبو لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۲۷۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى جِنَازَةِ الْحَارِثِ ذَرِيرَةً.

(۱۱۲۷۱) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حارث رحمہ اللہ کے جنازہ پر خوشبودار (پاؤڈر) دیکھا۔

(۱۱۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَرِهَ الذَّرِيرَةَ عَلَى النَّعْشِ.

(۱۱۲۷۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ چار پائی پر خوشبو لگانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُجْعَلَ الْحَنُوطُ عَلَى النَّعْشِ.

(۱۱۲۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ چار پائی پر خوشبودار (پاؤڈر) لگانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۷۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۱۲۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۲۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الذَّرِيرَةَ الَّتِي تُجْعَلُ فَوْقَ النَّعْشِ وَيَقُولُ نَفْخٌ فِي الْحَيَاةِ وَنَفْخٌ فِي الْمَمَاتِ!.

(۱۱۲۷۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ چار پائی پر خوشبودار پاؤڈر لگانے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے تھے خوشبو ہے زندگی میں، خوشبو ہے مرنے کے بعد بھی؟

(۵۶) مَا قَالُوا فِي الْجِنَازَةِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِالسَّرِيرِ يُرْفَعُ لَهُ شَيْءٌ أَمْ لاَ وَمَا يُصْنَعُ فِيهِ بِالْمَرْأَةِ

میت کو چار پائی پر کیسے رکھیں گے؟ اس کا بیان

(۱۱۲۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ النَّعْشَ.

(۱۱۲۷۶) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا پہلی خاتون ہیں جنہوں نے تابوت (چار پائی) ایجاد کی (متعارف کروائی)۔

(۱۱۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ أُمَّ أَيْمَنَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۱۱۲۷۷) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لیے تابوت (چار پائی) کا حکم فرمایا۔

(۱۱۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ مَرُّوا عَلَى أَبِي مِجْلَزٍ بِنَعْشٍ كَبِيرٍ ، فَقَالَ : رَفَعَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَخَالِفُوهُمْ.

(۱۱۲۷۸) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ابو مجلز رحمہ اللہ کے پاس سے ایک بڑا تابوت (چار پائی) لے کر گذرے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہود ونصاریٰ نے اس کو بلند کیا، پس تم لوگ ان کی مخالفت کرو۔

(١١٢٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إذَا كَانَتْ جِنَازَةُ امْرَأَةٍ أَكْفَوْا السَّرِيرَ فَجَافُوا عَنْهَا بِقَوَائِمِهِ ، وَإِذَا كَانَ رَجُلٌ وُضِعَ عَلَى بَطْنِ السَّرِيرِ.

(۱۱۲۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورت کے جنازے کے تختے کے نیچے پائے لگا کر مرد اپنے اور تختے کے درمیان خلا پیدا کریں گے۔ مرد کے جنازے میں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اسے تختے کے درمیان میں رکھیں۔

(٥٧) مَا قَالُوا فِي إجْمَارِ سَرِيرِ الْمَيِّتِ يُجَمَّرُ أَمْ لاَ

میت کی چار پائی کو دھونی دیں گے کہ نہیں؟

(١١٢٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُجَمَّرَ سَرِيرُ الْمَيِّتِ.

(۱۱۲۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ میت کی چار پائی کو دھونی دینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٥٨) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ يُتْبَعُ بِالْمِجْمَرِ

دھونی دان کو میت کے ساتھ (پیچھے) لے جانے کا بیان

(١١٢٨١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لاَ تَتْبَعُنِي بِمِجْمَرٍ.

(۱۱۲۸۱) حضرت ابن مغفل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے جنازے کے ساتھ دھونی دان مت لے کر جانا۔

(١١٢٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لاَ تَتْبَعُونِي بِنَارٍ.

(۱۱۲۸۲) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آگ لے کر (دھونی دان) میرے جنازے کے پیچھے مت آنا۔

(١١٢٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ إسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ النُّعْمَانِ بنت مُجَمِّعٍ ، عَنِ ابْنَةِ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ ، قَالَ : لاَ تَتْبَعُونِي بِنَارٍ ، وَلاَ تَجْعَلُوا عَلَى سَرِيرِي قَطِيفَةً نَصْرَانِيَّةً.

(۱۱۲۸۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لیکر مت آنا، اور میری چار پائی پر نصرانی مخمل کی چادر مت ڈالنا۔

(١١٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بن أبي إبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا أَوْصَتْ أَنْ لاَ تَتْبَعُونِي بِمِجْمَرٍ ، وَلاَ تَجْعَلُوا عَلَيَّ قَطِيفَةً حَمْرَاءَ.

(۱۱۲۸۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے پیچھے دھونی دان لیکر نہ آنا، اور مجھ پر لال مخمل کی چادر مت ڈالنا۔

(۱۱۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ تَتْبَعُونِي بِصَوْتٍ ، وَلاَ بنَارٍ وَلاَ تَرْمُونِي بِالْحِجَارَةِ يَعْنِي الْمَدَرَ الَّذِي يَكُونُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ.

(۱۱۲۸۵) حضرت بکر ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کی اتباع نہ کرنا آواز اور آگ کے ساتھ، اور مجھے پتھر نہ مارنا، یعنی وہ گارا جو کہ قبر کے کناروں پر ہوتا ہے۔

(۱۱۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ رَأَى مِجْمَرًا فِي جِنَازَةٍ فَكَسَرَه ، وَقَالَ سَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لاَ تُشَبَّهُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۱۲۸٦) حضرت عبد الاعلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؓ نے ایک جنازہ میں دھونی دان دیکھا تو اس کو توڑ دیا اور فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے سنا ہے کہ اھل کتاب کی مشابہت اختیار مت کرو۔

(۱۱۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِمِجْمَرٍ.

(۱۱۲۸۷) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ جنازہ کے ساتھ دھونی دان لے جانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا أَخْرَجْتَهُ فَلاَ تَتْبَعْهُ نَارًا.

(۱۱۲۸۸) حضرت امام شعبی ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم جنازے کو لے کر نکلو تو اسکے پیچھے آگ لے کر مت چلو۔

(۱۱۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتْبَعَهُ مُجْمِرٌ.

(۱۱۲۸۹) حضرت منصور ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ جنازے کے ساتھ دھونی دان لے کر جانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ غَدَوْنَا عَلَى إبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَأَخْبَرُونَا ، أَنَّهُ مَاتَ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلَ ، قَالَ فَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَد ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ تَتْبَعُوا جِنَازَتَهُ بِنَارٍ ، وَلاَ تَجْعَلُوا عَلَيْهِ مِنَ اللَّبِنِ الْعَرْزَمِيِّ الَّذِي يُصْنَعُ مِنَ الْكُنَاسَاتِ.

(۱۱۲۹۰) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ ہم صبح کے وقت حضرت ابراہیم نخعی ؒ کے پاس تشریف لے گئے تو لوگوں نے ہمیں بتایا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور رات کو دفن کر دیئے گئے ہیں، پھر ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن اسود ؒ نے بتلایا کہ انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر مت آنا، اور میری قبر پر عرزمی (جگہ کا نام) پتھر مت رکھنا جس سے گرجا کی تعمیر کی جاتی ہے۔

(۱۱۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ أَتَيْنَا إلَى مَنْزِلِ إبْرَاهِيمَ بَعْدَ مَوْتِهِ فَقُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ أَوْصَى ؟ قَالُوا : أَوْصَى أَنْ لاَ يُتْبَعَ بِنَارٍ وَأَلْحِدُوا لِي لَحْدًا ، وَلاَ تَجْعَلُوا فِي قَبْرِي لَبِنًا عَرْزَمِيًّا.

(۱۱۲۹۱) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم ؒ کی وفات کے بعد ان کے گھر آئے اور ہم نے دریافت کیا کہ انہوں نے کس چیز کی وصیت کی تھی؟ تو انہوں نے بتایا انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر مت جانا، اور میری قبر لحد کھودنا، اور میری قبر پر عرضی جگہ کے پتھر نہ رکھنا۔

(۱۱۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُتبَعُ الْجِنَازَةُ بِصَوْتٍ ، وَلاَ بِنَارٍ ، وَلاَ يُمْشَى أَمَامَهَا.

(ابو داؤد ۳۱۶۳۔ احمد ۲/ ۵۲۸)

(۱۱۲۹۲) حضرت ابو سعید ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنازہ کا اتباع نہ کیا جائے آگ اور آواز کے ساتھ اور نہ اس کے آگے چلا جائے۔

(۱۱۲۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مَعَهَا مِجْمَرٌ ، فَقَالَ :اطْرُدُوهَا ، فَمَا زَالَ قَائِمًا حَتَّى قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَوَارَتْ فِي آجَامِ الْمَدِينَةِ.

(۱۱۲۹۳) حضرت حنش بن معتمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک جنازہ میں تھے، آپ ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا اس کے پاس دھونی دان تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو، آپ ﷺ مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ مدینہ کے محلات سے پیچھے آرہی تھی۔

(۵۹) فِي وَضْعِ الرَّجُلِ عُنُقَهُ فِيمَا بَيْنَ عُودَيِ السَّرِيرِ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو اپنی گردن تختہ کے دونوں پاؤں کے درمیان رکھنا چاہئیں یا نہیں

(۱۱۲۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي جِنَازَةٍ وَاضِعًا السَّرِيرَ عَلَى كَاهِلِهِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ.

(۱۱۲۹۴) حضرت یوسف بن ماھک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کو دیکھا ایک جنازہ میں آپ نے چار پائی اپنے دونوں کندھوں کے درمیان مونڈے پر رکھی ہوئی تھی۔

(۱۱۲۹٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ أُمِّهِ حَتَّى خَرَجَ بِهَا مِنَ الدَّارِ وَحَمْزَةُ ، وَعُبَيْدُ اللهِ أَحَدُهُمَا أَخَذَ بِعِضَادَاةِ السَّرِيرِ الْيُمْنَى وَالآخَرُ بِالْيُسْرَى.

(۱۱۲۹۵) حضرت خالد بن ابی بکر ؒ فرماتے ہیں ہمیں نے حضرت سالم بن عبد اللہ کو والدہ کی جنازہ کی چار پائی کے دونوں ٹانگوں کے درمیان دیکھا یہاں تک کہ ان کو لے کر گھر سے نکلے، اور حمزہ اور عبید اللہ میں سے ایک نے چار پائی کی داہنی جانب (ہاتھ) اور

دوسرے نے بائیں جانب پکڑ رکھی تھی۔

(۱۱۲۹۶) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَعْرُوفٍ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ ابْنِهِ الْحَارِثِ.

(۱۱۲۹۶) حضرت معروف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو حارث کے بیٹے کی میت کی چار پائی کو دونوں بازوؤں کے درمیان دیکھا۔

(۱۱۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعْدًا عِنْدَ قَائِمَةِ سَرِيرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يَقُولُ : وَاجَبَلَاه.

(۱۱۲۹۷) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کی چار پائی کے پائے کے پاس دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، ہائے سردار اور عالم۔

(۱۱۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ آخِذًا بِقَائِمَةِ السَّرِيرِ ، وَجَعَلَ يَقُولُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا مَيْسَرَةَ.

(۱۱۲۹۸) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے چار پائی کے پائے کو پکڑ رکھا تھا اور فرما رہے تھے، اے ابو میسرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے۔

(۱۱۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ قَائِمَةِ السَّرِيرِ رَجُلاً يَحْمِلُهُ.

(۱۱۲۹۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی چار پائی کے دونوں پاؤں کے درمیان کھڑا ہوا اس کو اٹھائے۔

(۱۱۳۰۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ سَلْمَانَ ، قَالَ أُخْرِجَتْ جِنَازَةٌ مِنْ دَارِ بَنِي ذِي الْخِمَارِ ، قَالَ : وَشَابٌّ مِنْهُمْ قَدْ وَضَعَ السَّرِيرَ عَلَى كَاهِلِهِ فَأَخَذَ مَيْمُونٌ بِيَدِهِ فَأَخْرَجَهُ.

(۱۱۳۰۰) حضرت فرات بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دار بنو الخمار سے ایک جنازہ نکالا گیا، ان میں نوجوان تھا جس نے مونڈھے پر چار پائی رکھی ہوئی تھی، حضرت میمون رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو باہر نکال دیا۔

(۱۱۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ وَالسَّرِيرُ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَبِي مَيْسَرَةَ.

(۱۱۳۰۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر دیکھا چار پائی آپ کے کاندھے پر تھی اور فرما رہے تھے، اے اللہ! ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما۔

(١١٣٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُومَ فِي مُقَدَّمِ السَّرِيرِ ، أَوْ مُؤَخَّرِهِ.

(۱۱۳۰۲) حضرت ربیع ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیو اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ چار پائی کے آگے یا پیچھے کھڑا ہوا جائے۔

(٦٠) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ خَلْفَ الْمَيِّتِ اسْتَغْفِرُوا لَهُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ

کوئی شخص جنازے کے پیچھے یہ کہتا ہو چلے کہ اسکے لیے استغفار کرو اللہ تمہاری مغفرت کرے گا، اس کا کیا حکم ہے

(١١٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتْبَعَ الرَّجُلُ الْجِنَازَةَ يَقُولُ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

(۱۱۳۰۳) حضرت مغیرہ ولیٹیو سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم ولیٹیو اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے آدمی جنازے کے پیچھے یوں کہتا ہوا چلے کہ اس کے لیے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔

(١١٣٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جِنَازَةٍ فِيهَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ : اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ لاَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ.

(۱۱۳۰۴) حضرت بکیر بن عتیق ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں جنازہ میں تھا جس میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ایک شخص نے کہا اس کیلئے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کرے گا۔

(١١٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَهُ فِي جِنَازَةٍ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فَنَهَاهُ.

(۱۱۳۰۵) حضرت العلاء ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا، انہوں نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے، اس کیلئے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اس سے منع فرمادیا۔

(١١٣٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

(۱۱۳۰۶) حضرت عطاء ولیٹیو اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی شخص (جنازہ) میں یوں کہے، اس کیلئے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔

(١١٣٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ أَوَّلُ مَا سَمِعْت فِي جِنَازَةٍ اسْتَغْفِرُوا لَهُ فِي جِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ.

(۱۱۳۰۷) حضرت ابن سیرین ولیٹیو فرماتے ہیں کہ پہلی بار میں نے یہ کلمات کہ اس کیلئے استغفار کرو حضرت سعید بن اوس رضی اللہ عنہ کے جنازے میں سنا۔

(۱۱۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَهُ.

(۱۱۳۰۸) حضرت ابراہیم ؒ اس طرح کہنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ اسْتَغْفِرُوا غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

(۱۱۳۰۹) حضرت حسن ؒ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی شخص یوں کہے، اس کیلئے استغفار کہو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

(۱۱۳۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُطِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي جِنَازَةٍ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُولُه ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :مَا يَقُولُ زَاجِزُكُمْ هَذَا ؟!.

(۱۱۳۱۰) حضرت عبدالرحمن بن حرملہ ؒ ایک جنازے میں شریک تھے انہوں نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا، حضرت سعید بن مسیب ؒ نے فرمایا: تمہارا یہ رجز پڑھنے والا کیا کہہ رہا ہے؟ (رجز یا اشعار پڑھنا)۔

(۱۱۳۱۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ فِي جِنَازَةٍ : اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ، فَغَضِبَ.

(۱۱۳۱۱) حضرت ربیع بن ابی راشد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؓ نے ایک شخص کو جنازہ میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس کیلئے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا، تو آپ ؒ اس شخص کو غصہ ہوئے۔

(۶۱) فِي رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْجِنَازَةِ

جنازہ میں آواز بلند کرنے کا بیان

(۱۱۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي جِنَازَةٍ فَرَفَعَ نَاسٌ مِنَ الْقُصَّاصِ أَصْوَاتَهُمْ ، فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ كَانُوا يُعَظِّمُونَ الْمَيِّتَ بِالسَّكِينَةِ.

(۱۱۳۱۲) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں شریک تھے، قصہ گو لوگوں میں سے بعض نے اپنی آواز کو بلند کیا تو حضرت ابوقلابہ ؓ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ (صحابہ کرام ؓ) خاموش رہ کر میت کی تعظیم کرتے تھے۔

(۱۱۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّونَ خَفْضَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلاَثٍ ، عِنْدَ الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ الْقُرْآنِ ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(۱۱۳۱۳) حضرت قیس بن عباد ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ تین موقعوں پر آواز پست رکھنے کو پسند فرماتے تھے، قتال کے وقت، تلاوت قرآن کے وقت اور جنازے میں۔

(۱۱۳۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. (ابوداؤد ۳۱۴۹۔ حاکم ۱۱۶)

(۱۱۳۱۴) حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي جِنَازَةٍ أَكْثَرَ السُّكُوتَ وَحَدَّثَ نَفْسَهُ. (عبدالرزاق ۶۲۸۲)

(۱۱۳۱۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے میں شریک ہوتے تو زیادہ خاموش رہتے اور اپنے نفس سے ہم کلام رہتے۔

(۱۱۳۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الصَّوْتَ عِنْدَ ثَلاَثٍ عِنْدَ الْجِنَازَةِ ، وَإِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، وَعِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(ابوداؤد ۲۶۴۹۔ حاکم ۱۱۰)

(۱۱۳۱۶) حضرت حسن رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین موقعوں پر آواز بلند کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے، جنازہ میں، جب دو لشکر آپس میں ملیں اور قرآن پاک کی تلاوت کے وقت۔

(۶۲) مَا قَالُوا فِي الإِذْنِ بِالْجِنَازَةِ مَنْ كَرِهَهُ

جنازہ کے اعلان کرنے کو مکروہ کہا گیا ہے

(۱۱۳۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّعْيِ. (احمد ۵/ ۴۰۶۔ ترمذی ۹۸۶)

(۱۱۳۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : النَّعْيُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۱۳۱۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا اعلان کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۱۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوْصَى الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ أَنْ لاَ تُشْعِرُوا بِي أَحَدًا ، وَسُلُّونِي إِلَى رَبِّي سَلًّا.

(۱۱۳۱۹) حضرت ابو حیان رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی، میرے (مرنے کی) کسی ایک کو بھی اطلاع نہ کرنا اور مجھے خفیہ طور پر (آرام سے) دفن کرنا۔

(۱۱۳۲۰) عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عِنْدَ مَوْتِهِ يَقُولُ :إِذَا أَنَا مِتّ فَلاَ تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۰) حضرت زبرقان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل ؒ سے موت کے وقت سنا وہ فرمارہے تھے کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے بارے میں کسی کو اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَوْصَى أَبُو مَيْسَرَةَ أَخَاهُ أَنْ لاَ تُؤْذِنَ لِي أَحَدًا ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِذَلِكَ أَوْصَى عَلْقَمَةُ الأَسْوَدَ.

(۱۱۳۲۱) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ ؓ اپنے بھائی کو وصیت فرمائی کہ (میرے مرنے پر) کسی کو بھی اطلاع (اعلان) مت دینا۔

راوی ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے حضرت اسود کو بھی یہی وصیت فرمائی تھی۔

(۱۱۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ النَّعْيُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۱۳۲۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے پر تم کسی کو اطلاع مت دینا، بیشک مجھے خوف ہے کہ جنازہ کے لیے اعلان کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۱۳۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا كُنْتُمْ أَرْبَعَةً فَلاَ تُؤْذِنُوا أَحَدًا.

(۱۱۳۲۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب تم جنازے میں چار بندے ہوجاؤ تو پھر کسی کو اطلاع مت دو۔

(۱۱۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَوْصَى أَنْ لاَ تُعْلِمُوا بِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۴) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کی کسی کو بھی اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عن ابيه ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ تَحَيَّنَ غَفْلَةَ النَّاسِ.

(۱۱۳۲۵) حضرت عاصم بن محمد ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ جب کوئی شخص فوت ہوتا تو لوگوں کی غفلت کا انتظار فرماتے۔

(۱۱۳۲٦) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :إِذَا أَنَا مِتّ فَلاَ تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۶) حضرت سوید بن غفلہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب میں مرجاؤں تو میرے بارے میں کسی کو اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَخِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ تُؤْذِنُوا لِجنَازَتِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۷) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے جنازے کی کسی کو اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تُؤْذِنُوا بِجنَازَتِي أَهْلَ مَسْجِدِي.

(۱۱۳۲۸) حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے جنازے کی اطلاع میری مسجد والوں کو مت دینا۔

(۶۳) مَنْ رَخَّصَ فِي الإِذْنِ بِالْجنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے کے اعلان کی اجازت دی ہے

(۱۱۳۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُثْمَانَ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيعَ إذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيدٍ ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا :فُلاَنَةُ فَعَرَفَهَا ، قَالَ :فَقَالَ :أَفَلاَ آذَنْتُمُونِي بِهَا ؟ قَالُوا :كُنْت قَائِلاً فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِنَك ، فَقَالَ :لاَ تَفْعَلُوا ، لاَ أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنكُمْ مَيِّتٌ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلاَّ آذَنْتُمُونِي بِهِ فَإِنَّ صَلاَتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ.

(بخاری ۴۲۔ احمد ۴/ ۳۸۸)

(۱۱۳۲۹) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم جنت البقیع میں آئے تو وہاں پر ایک نئی قبر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا: لوگوں نے عرض کیا فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا تھا اس لیے ہم نے آپ کو اطلاع دینا ناپسند سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو تم ہرگز اس کا اعلان مت کرو مگر مجھے اس کے بارے میں اطلاع دیدو۔ بیشک میرا اس پر نماز پڑھنا اسکے لیے رحمت کا باعث ہے۔

(۱۱۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤْذِنَ الرَّجُلُ حَمِيمَهُ وَصَدِيقَهُ بِالْجنَازَةِ.

(۱۱۳۳۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی جنازے کی اطلاع رشتہ داروں اور دوستوں کو کر دے۔

(۱۱۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُؤْذِنُ بِالْجنَازَةِ فَيَمُرُّ

بِالْمَسْجِدِ فَيَقُولُ عَبْدُ اللهِ دُعِيَ فَأَجَابَ ، أَوْ أَمَةُ اللهِ دُعِيَتْ فَأَجَابَتْ ، فَلاَ يَقُومُ مَعَهَا إِلاَّ الْقَلِيلُ مِنْهُمْ.

(۱۱۳۳۱) حضرت عبداللہ بن عروہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ کو ایک جنازے پر بلایا گیا تو وہ مسجد سے گذرے اور یوں فرمار ہے تھے کہ اللہ کا بندہ بلایا گیا ہے پس اس نے قبول کیا، یا اللہ کی لونڈی بلائی گئی پس اس نے قبول کیا، پس ان کے ساتھ ان میں سے چند لوگ ہی کھڑے ہوتے۔

(۱۱۳۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ صِدِّيقًا لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَلَمَّا ثَقُلَ ، قَالَ عَمْرٌو لأُمِّ وَلَدِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ أَعْلِمِينِي إِذَا مَاتَ ، فَقَالَتْ : إِنَّهُ قَالَ : إِذَا أَنَا مِتُّ فَلاَ تُشْعِرِي بِي أَحَدًا ، وَسُلُّونِي إِلَى رَبِّي سَلاً ، قَالَ فَبَاتَ عَمْرٌو عَلَى دَكَاكِينِ بَنِي ثَوْرٍ حَتَّى أَصْبَحَ فَشَهِدَهُ.

(۱۱۳۳۲) حضرت ابوحیان اپنے والد ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون ؒ حضرت ربیع بن خثیم ؒ کے دوست تھے، جب حضرت ربیع بن خثیم ؒ پر زندگی دشوار ہوگئی تو حضرت عمرو بن میمون ؒ نے ان کے ام ولد سے کہا جب وہ فوت ہو جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت ربیع ؒ نے کہا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے بارے میں کسی کو خبر مت دینا اور مجھے خفیہ طور پر دفن کر دینا۔ راوی ؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون ؒ نے بنی ثور کے چبوترے پر رات گذاری یہاں تک کہ صبح ہوگی پھر وہ اس کے پاس حاضر ہوئے۔

(۱۱۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤْذِنَ بِالْمَيِّتِ صَدِيقَهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ نَعْيًا كَنَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ ، أَنْعِي فُلاَنًا.

(۱۱۳۳۳) حضرت حماد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم ؒ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ مرنے کے بعد میت کے دوست کو اطلاع کی جائے۔ وہ فرماتے تھے کہ صحابہ کرام ؓ جاہلیت کی طرح اطلاع دینے کو ناپسند سمجھتے تھے کہ فلاں کو خبر دی جائے۔

(۱۱۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا دُعِيَ إِلَى جِنَازَةٍ ، قَالَ : إِنَّا لَقَائِمُونَ وَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَرْءِ إِلاَّ عَمَلُهُ.

(۱۱۳۳۴) حضرت نعمان ؒ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنازے پر بلایا جاتا تو آپ ؓ فرماتے بیشک ہم کھڑے ہونے والے ہیں اور آدمی پر نماز نہیں پڑھی جاتی مگر اس کے عمل (کی وجہ سے)۔

(۱۱۳۳۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ إِذَا مَاتُوا ، قَالَ : فَتُوُفِّيَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا حَضَرَتْ فَآذِنُونِي بِهَا ، قَالَ فَأَتَوْهُ لِيُؤْذِنُوهُ فَوَجَدُوهُ نَائِمًا وَقَدْ ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ وَتَخَوَّفُوا عَلَيْهِ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ

وَهَوَامَّ الأَرْضِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ أَتَيْنَاكَ لِنُؤْذِنَكَ بِهَا فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ وَتَخَوَّفْنَا عَلَيْكَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَهَوَامَّ الأَرْضِ ، قَالَ :فَدَفَنَّاهَا ، قَالَ :فَمَشَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. (حاکم ۳۶۶)

(۱۱۳۳۵) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کے فقراء کی عیادت فرماتے اوران کے جنازے میں شرکت فرماتے، اہل عوالی میں سے ایک عورت مرگئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس کے پاس موت آجائے تو مجھے اطلاع دینا۔ جب لوگ اطلاع دینے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ کوآرام کرتا ہوا پایا اوراس وقت رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سے جگایا جائے، انہوں نے خوف محسوس کیا رات کی تاریکی اورزمین کے کیڑے پتنگوں کی وجہ سے۔ جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں دریافت فرمایا: لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے تھے لیکن ہم نے آپ کو نیند میں پایا تو جگانا مناسب نہ سمجھا اوررات کی تاریکی اورزمین کے شیر نے ہمیں خوف زدہ کردیا۔ اس لیے ہم نے اس کو دفن کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) ہمارے ساتھ چلے اوراس خاتون کی قبر پرتشریف لائے اوراس پرنماز پڑھی اور چار تکبیریں پڑھیں۔

(٦٤) فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

بعض حضرات نے جنازے کے آگے چلنے کی اجازت دی ہے

(۱۱۳۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. (ابو داؤد ۳۱۷۱۔ ترمذی ۱۰۰۷)

(۱۱۳۳۶) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابن عُمَرَ يَمْشِي أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۳۷) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۳۸) حضرت ابوحازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا قَتَادَةَ ، وَابْنَ

عُمَرَ وَأَبَا أُسَيْدَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۳۹) حضرت صالح ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ، حضرت ابوقتادہ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(١١٣٤٠) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ حَتَّى إِذَا تَبَاعَدُوا عَنْهَا قَامُوا يَنْتَظِرُونَهَا.

(۱۱۳۴۰) حضرت ابوصالح ریشید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے چلتے، پھر جب وہ چلتے چلتے بہت آگے (دور) نکل جاتے تو وہاں پر کھڑے ہو کر جنازے کا (آنے کا) انتظار فرماتے۔

(١١٣٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلْقَمَةَ وَالأسود يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ ریشید اور حضرت اسود ریشید کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(١١٣٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۲) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ریشید اور حضرت قاسم ریشید کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(١١٣٤٣) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ : لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا ، قَالَ : وَكَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ يَفْعَلَانِهِ.

(۱۱۳۴۳) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ریشید سے جنازے کے آگے چلنے سے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا میں تو اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتا اور حضرت قاسم ریشید اور حضرت سالم ریشید اس طرح کرتے تھے۔

(١١٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ فِي الْجِنَازَةِ أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ لَهَا تَمْشُونَ أَمَامَهَا وَخَلْفَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا.

(۱۱۳۴۴) حضرت انس رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں: تم لوگ اس کے مددگار رہو، اس کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چلا کرو۔

(١١٣٤٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ مَشَيْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ. (بيهقى ٢٧)

(۱۱۳۴۵) حضرت ابوحازم ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنازے کے آگے چلا ہوں۔

(١١٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : خَلْفَهَا قَرِيبٌ وَأَمَامَهَا قَرِيبٌ ،

وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبٌ ، وَعَنْ يَمِينِهَا قَرِيبٌ.

(۱۱۳۴۶) حضرت ابوالعالیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنے والا قریب ہے، آگے چلنے والا قریب ہے، دائیں جانب چلنے والا قریب ہے اور بائیں جانب چلنے والا قریب ہے۔

(۱۱۳٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَعُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت عبید بن عمیر کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ الْجِنَازَةِ ، فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَوَضَعَ فَقَارِي بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ، ثُمَّ دَفَعَنِي حَتَّى تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۸) حضرت عقار بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنازے کے پیچھے چل رہا تھا۔ حضرت ابوھریرہ تشریف لائے اور میری ریڑھ کی ہڈی کے درمیان انگلیاں رکھ کر مجھے دھکیلا یہاں تک کہ میں جنازے کے آگے پہنچ گیا۔

(٦٥) مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جو شخص جنازے کے پیچھے چلنے کو پسند کرتا ہے

(۱۱۳٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبد الرَّحمَّان بن مَهْدِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : الْمَلاَئِكَةُ يَمْشُونَ خَلْفَ الْجِنَازَةِ. (عبدالرزاق ٦٣٦٦)

(۱۱۳۴۹) حضرت سوید بن غفلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ملائکہ جنازے کے پیچھے چلتے ہیں۔

(۱۱۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جشيب وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالُوا : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : إن مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجِنَازَةِ أَنْ يُشَيِّعَهَا مِنْ أَهْلِهَا وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا.

(۱۱۳۵۰) حضرت ابوالدرداء ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا مکمل اجر ان کے اھل کو اس کی اطلاع دینے اور اس کے پیچھے چلنے میں ہے۔

(۱۱۳۵۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ : امْشُوا خَلْفَ جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ ، فَإِنَّهُ كَانَ مَشَّاءً خَلْفَ الْجَنَائِزِ.

(۱۱۳۵۱) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومعمر حضرت ابومیسرہ کے جنازے میں فرمارہے تھے کہ ابو میسرہ کے جنازے کے پیچھے چلو بیشک وہ جنازوں کے پیچھے چلا کرتے تھے۔

(۱۱۳۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ يَجْعَلُ الْجَنَائِزَ عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۱۳۵۲) حضرت سلیمان اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کو کئی بار دیکھا کہ وہ جناز۔ اپنی دائیں جانب رکھتے تھے۔

(۱۱۳۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَا كُنْتُ فِي جِنَازَةٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ أَمَامَهَا وَعَلِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهَا ، قَالَ فَجِئْتُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ الْمَشْ خَلْفَهَا أَفْضَلُ ، أَوِ الْمَشْيُ أَمَامَهَا ، فَإِنِّي أَرَاكَ تَمْشِي خَلْفَهَا ، وَهَذَانِ يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا ، قَالَ :فَقَالَ لِي :لَ عَلِمَا أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنْ أَمَامِهَا ، مِثْلَ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْفَذِّ ، وَلَكِنَّهُمَا يَسِيرَانِ مُيَسِّر يُحِبَّانِ أَنْ يُيَسِّرَا عَلَى النَّاسِ. (احمد ۱/ ۹۷۔ طحاوی ۴۸۳)

(۱۱۳۵۳) حضرت ابن البزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جنازہ میں تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جنازہ۔ آگے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے چل رہے تھے۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا جنازے کے پیچھے چ افضل ہے یا آگے؟ کیونکہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ پیچھے چل رہے ہیں اور یہ دونوں حضرات آگے چل رہے ہیں۔ حضر علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے سے افضل ہے، جیسے اکیلے شخص کی نماز، وہ دونوں حضرات آ۔ کیلئے آگے چل رہے ہیں۔ وہ لوگوں پر آسانی کو پسند کرتے ہیں۔

(۱۱۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى الْجَابِرِ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، عَنِ السَّيْرِ بِالْجِنَازَ قَالَ :السَّيْرُ مَا دُونَ الْخَبَبِ ، الْجِنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ ، وَلاَ تَتْبَعُ ، لَيْسَ مَعَهَا مَنْ يَقْدُمُهَا. (مسنده ۳۵۶)

(۱۱۳۵۴) حضرت ابو ماجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنازے میں سے متعلق دریافت کیا؟ آ نے فرمایا نرم ہلکی چال سے کچھ کم چلنا ہے، اور جنازہ متبوع ہے تابع نہیں ہے (یعنی لوگ اسکے پیچھے چل کر اسکی اتباع کرتے ہیں اور جو جنازے سے آگے رہے وہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔

(۱۱۳۵٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مُرَيْحِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ أُمَّةٍ قُرْبَانٌ ، وَإِنَّ قُرْبَانَ هَذِهِ الأُمَّةِ مَوْتَاهَا ، فَاجْعَلُوا مَوْتَاكُمْ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ.

(۱۱۳۵۵) حضرت جریج بن مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کے لیے نذر اور قربانی ۔ اور اس امت کی قربانی ان کی موت ہے، پس تم اپنے مردوں کو (جنازے میں) اپنے آگے رکھو۔

(۱۱۳۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ :لأَنْ لاَ أَخْرُجَ مَعَهَا أَحَبُّ إِ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ أَمَامَهَا.

(۱۱۳۵۶) حضرت ابو النعمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں جنازے کے ساتھ نہ نکلا

یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اس کے آگے چلوں۔

(۱۱۳۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ : لِلْمَاشِي فِي الْجَنَازَةِ قِيرَاطَانِ وَلِلرَّاكِبِ قِيرَاطٌ.

(۱۱۳۵۷) حضرت عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے میں پیدل چلنے والے کیلئے دو قیراط اجر ہے، اور سوار کے لیے ایک قیراط۔

(٦٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الرُّكُوبِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے کے آگے سوار ہو کر چلنے کی اجازت دی ہے

(۱۱۳۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ معقل ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى بَغْلٍ رَاكِبًا أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(۱۱۳۵۸) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خچر پر سوار جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرَةَ فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ.

(۱۱۳۵۹) حضرت عیینہ بن عبدالرحمن اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما کے جنازے میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو خچر پر سوار (آگے چلتے ہوئے) دیکھا۔

(۱۱۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ حَوْلَهُ.

(مسلم ۶۶۴۔ ابو داؤد ۳۱۷۰)

(۱۱۳۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنازے میں گھوڑے پر سوار دیکھا وہ چھوٹی چھوٹی چھلانگ لگا کر چل رہا تھا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد تھے۔

(۱۱۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جُبَارٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي جِنَازَةِ أُمِّ مصعب على أتان له قمراء .

(۱۱۳۶۱) حضرت جبار الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت ام مصعب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں سفید گدھی پر سوار دیکھا۔

(۱۱۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جُبَارٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي جِنَازَةٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۱۱۳۶۲) حضرت جبار الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک جنازے میں دیکھا۔ آگے حدیث اسی طرح ذکر فرمائی۔

(۱۱۳۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ شُرَيْحًا عَلَى بَغْلَةٍ يَسِيرُ أَمَامَ الْجِنَازَةِ ، وقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ ، يَسِيرُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ کو خچر پر سوار جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفید خچر پر سوار جنازے کے پیچھے دیکھا۔

(۱۱۳۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي جِنَازَةِ خَيْثَمَةَ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ يَقُولُ وَاحَزَنَاه ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا.

(۱۱۳۶۴) حضرت نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کو حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں گدھے پر سوار دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے ہائے غم، یا اس جیسا کوئی اور کلمہ کہہ رہے تھے۔

(۱۱۳٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً يَسِيرُ أَمَامَ الْجِنَازَةِ رَاكِبًا.

(۱۱۳۶۵) حضرت خالد بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ جنازے کے آگے سوار (چلتے ہوئے) دیکھا۔

(۱۱۳٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ رَاكِبًا.

(۱۱۳۶۶) حضرت ابن ابو عروبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے سوار دیکھا۔

(۱۱۳٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ شُرَيْحًا رَاكِبًا فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ.

(۱۱۳۶۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں حضرت شریح رحمہ اللہ کو سوار دیکھا۔

(۱۱۳٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيد بن عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِي ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ. (احمد ۴/ ۲۴۸۔ ابوداؤد ۳۱۷۲)

(۱۱۳۶۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار جنازے کے پیچھے رہے، پیدل چلنے والا جہاں مرضی چلے، اور چھوٹے بچے پر نماز پڑھی جائے گی۔

(۶۷) مَنْ كَرِهَ الرُّكُوبَ مَعَهَا وَالسَّيْرَ أَمَامَهَا

بعض حضرات نے جنازے میں سوار ہو کر اور اسکے آگے چلنے کو ناپسند سمجھا ہے

(۱۱۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ السَّكُونِيِّ وَهُوَ الْوَلِيدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هبيرة ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهُوَ فِي جِنَازَةٍ فَلَمْ يَرْكَبْ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَكِبَ.

(ابو داؤد ۳۱۶۹۔ حاکم ۳۵۵)

(۱۱۳۶۹) حضرت ابو ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک جنازہ میں سواری لائی گئی لیکن آپ اس پر سوار نہ ہوئے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے تو اس پر سوار ہوئے۔

(۱۱۳۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ أَيُكْرَهُ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ ؟ قَالَ : لاَ إِنَّمَا يُكْرَهُ السَّيْرُ أَمَامَهَا.

(۱۱۳۷۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا، کیا جنازے کے پیچھے چلنا مکروہ ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کے آگے چلنا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۱۳۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : لَوْ يَعْلَمُ رِجَالٌ يَرْكَبُونَ فِي الْجِنَازَةِ مَا لِرِجَالٍ يَمْشُونَ مَا رَكِبُوا.

(۱۱۳۷۱) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنازے میں جو لوگ سوار ہو کر جاتے ہیں اگر وہ یہ جان لیں کہ پیدل چلنے والوں کے لئے کتنا اجر ہے تو وہ سوار نہ ہوں۔

(۱۱۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً رَاكِبًا فِي جِنَازَةٍ فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ فَجَعَلَ يَكْبَحُهَا ، وَقَالَ : تَرْكَبُ وَعِبَادُ اللهِ يَمْشُونَ.

(۱۱۳۷۲) حضرت راشد بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جنازے میں سوار دیکھا تو اس کی سواری کی لگام پکڑ کر اس کو روک دیا اور فرمایا تو سوار ہو کر چلتا ہے جبکہ اللہ کے بندے پیدل چل رہے ہیں۔

(۱۱۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسِيرَ الرَّاكِبُ أَمَامَهَا.

(۱۱۳۷۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ سوار ہو کر جنازے کے آگے چلا جائے۔

(۱۱۳۷۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ الرَّاكِبُ فِي الْجِنَازَةِ كَالْجَالِسِ فِي بَيْتِهِ.

(۱۱۳۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنازے میں سوار ہو کر جانے والا ایسا ہی ہے جیسے گھر میں بیٹھنے والا۔

(۱۱۳۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، وَابْنُ سِيرِينَ لاَ يَسِيرَانِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(۱۱۳۷۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ جنازہ کے آگے نہ چلا کرتے تھے۔

(۱۱۳۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الرَّاكِبُ فِي الْجَنَازَةِ كَالْجَالِسِ فِي بَيْتِهِ.

(۱۱۳۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں جنازے میں سوار ہوکر جانے والا ایسا ہی ہے جیسے گھر میں بیٹھنے والا۔

(۶۸) مَنْ كَرِهَ السُّرْعَةَ فِي الْجَنَازَةِ

جنازے میں جلدی چلنے کو ناپسند کہا گیا ہے

(۱۱۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ وَهِيَ تُمْخَضُ كَمَا يُمْخَضُ الزِّقُّ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ فِي جَنَائِزِكُمْ.

(احمد ۴/ ۴۰۶۔ ابن ماجہ ۱۴۷۹)

(۱۱۳۷۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ اس کو اس طرح ہلا رہے تھے جس طرح مشک کو ہلایا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر جنازے میں میانہ روی لازم ہے۔

(۶۹) فِي الْجَنَازَةِ يُسْرَعُ بِهَا إِذَا خُرِجَ بِهَا أَمْ لاَ

جب جنازے کو قبرستان کی طرف لیکر جائیں تو تیز لے کر جائیں یا نہیں؟

(۱۱۳۷۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ. (بخاری ۱۳۱۵۔ مسلم ۶۵۱)

(۱۱۳۷۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنازے کو جلدی لے کر جاؤ (قبرستان کی طرف) کیونکہ اگر تو وہ نیک ہے تو جس کی طرف اس کو لے کر جا رہے ہو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے (جلدی) اتار دو۔

(۱۱۳۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَادُ أَنْ يَرْمُلَ بِالْجَنَازَةِ رَمَلاً. (ابوداؤد ۳۱۷۵۔ احمد ۵/ ۳۷)

(۱۱۳۷۹) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم جنازے کو تیزی سے لے کر چلا کرتے تھے۔

۱۱۳۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوْصَى عِمْرَانُ بْنُ حصَيْنٍ ، قَالَ : إِذَا أَنَا مِتّ فَأَسْرِعُوا ، وَلاَ تُهَوِّدُوا كَمَا يُهَوِّدُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

(۱۱۳۸۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ؓ نے وصیت فرمائی جب میں مرجاؤں تو میرے جنازے کو تیز لے کر جانا، اور آہستہ مت چلنا جیسے یہود ونصاریٰ چلا کرتے ہیں۔

۱۱۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي رَاشِدٍ النَّصْرِيُّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ لاِبْنِهِ إِذَا خَرَجْتُمْ فَأَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ. (ابن سعد ۳۵۸)

(۱۱۳۸۱) حضرت یحییٰ بن ابوراشد ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ کا وقت المرگ قریب آیا تو آپ ؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: جب تم میرے جنازے کو لے کر نکلنا تو مجھے تیز اور جلدی لے کر جانا۔

۱۱۳۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:أَسْرِعُوا بِي إِلَى رَبِّي.

(۱۱۳۸۲) حضرت ابوھریرہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں مجھے میرے رب کے پاس جلدی لے کر جاؤ۔

۱۱۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَيْدٍ العَمِّي ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ :إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَنْقَطِعُ شِسْعُهُ فِي الْجَنَازَةِ فَمَا يُدْرِكُهَا ، أَوْ مَا يَكَادُ أَنْ يُدْرِكَهَا.

(۱۱۳۸۳) حضرت ابوالصدیق الناجی ؒ فرماتے ہیں جب جنازے میں چلتے ہوئے کسی کا تسمہ ٹوٹ جاتا تو اس کیلئے جنازے کے ساتھ چلنا مشکل ہوجاتا۔

۱۱۳۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عن علقمة قَالَ:إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ.

(۱۱۳۸۴) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں جب میں مرجاؤں تو مجھے جلدی جلدی اور تیز لے کر چلنا۔

۱۱۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا أَنَا مِتّ فَأَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ.

(۱۱۳۸۵) حضرت زبرقان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابووائل ؓ سے سنا وہ اپنی موت کے وقت فرمارہے تھے جب میں مرجاؤں تو مجھے جلدی لے کر جانا۔

۱۱۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَوْصَى أَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ.

(۱۱۳۸۶) حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ؓ نے وصیت فرمائی کہ مجھے جلدی لے کر چلنا۔

۱۱۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ الأَزْدِي ، قَالَ :سَمِعَ ابن عمر رَجُلاً يَقُولُ :ارفُقُوا بِهَا - رَحِمَكُم الله - فقَال :هَوِّدوا، لَتُسْرِعُنَّ بها ، أَو لأَرجِعَنّ.

(۱۱۳۸۷) حضرت مکحول الازدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، اس کو آہستہ لے

کر چلو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آہستہ؟ اسکو جلدی اور تیز لے کر چلو یا واپس لوٹ جاؤ۔

(۱۱۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ انْبَسِطُوا بِجَنَائِزِكُمْ ، وَلاَ تَدِبُّوا بِهَا دَبَّ الْيَهُودِ.

(۱۱۳۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے جنازوں کو تیز لے کر چلو، یہودیوں کی طرح آہستہ آہستہ (رینگتے ہوئے) مت چلو۔

(۱۱۳۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُعْجِبُهُمَا أَنْ يُسْرَعَ بِالْجَنَازَةِ.

(۱۱۳۸۹) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ جنازے کو تیز لے جانے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

(۱۱۳۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ أبي الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : كُنَّا فِي جَنَازَةٍ ، فَكَانَ الْحَسَنُ إذَا رَأَى مِنْهُمْ إبْطَاءً ، قَالَ :امْضُوا لاَ تَحْبِسُوا مَيِّتَكُمْ.

(۱۱۳۹۰) حضرت ابو المعتمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں تھے، حضرت حسن رحمہ اللہ نے دیکھا وہ جنازہ آہستہ (تاخیر) لے کر جا رہے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اسکو تیز لے کر چلو اپنی میت کو قید میں مت رکھو (بلکہ جلدی جا کر دفن کر دو)۔

(۱۱۳۹۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَرْبٍ ، أَوْ أَبُو حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ ، قَالَ :إذَا أَنْتَ حَمَلْتَنِي عَلَى السَّرِيرِ فَامْشِ بِي مَشْيًا بَيْنَ الْمَشْيَيْنِ ، وَكُنْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَإِنَّ مُقَدَّمَهَا لِلْمَلاَئِكَةِ ، وَخَلْفَهَا لِبَنِي آدَمَ.

(۱۱۳۹۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد نے وصیت فرمائی کہ جب تم مجھے چارپائی پر اٹھاؤ تو مجھے لے کر میانہ انداز میں چلو، اور جنازے کے پیچھے رہو، بیشک اس کے آگے ملائکہ ہوتے ہیں اور پچھلا حصہ انسانوں کے لیے ہے۔

(۱۱۳۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لاَ تَدِبُّوا بِالْجَنَازَةِ دَبِيبَ النَّصَارَى.

(۱۱۳۹۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں جنازہ کو نصاریٰ کی طرح آہستہ آہستہ مت لے کر چلو۔

(۷۰) بِأَيِّ جَوَانِبِ السَّرِيرِ يُبْدَأُ بِهِ فِي الْحَمْلِ

جنازے کی چارپائی اٹھاتے وقت کس جانب سے پہل کرے؟

(۱۱۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي جَنَازَةٍ فَحَمَلُوا بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الأَرْبَعِ فَبَدَأَ بِالْمَيَامِنِ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهَا ، فَكَانَ مِنْهَا بِمُزْجِرِ كَلْبٍ.

(۱۱۳۹۳) حضرت علی الازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ میں دیکھا آپ نے چارپائی کے

چاروں طرف سے اٹھایا اور داہنی جانب پہلے کندھا دیا پھر وہاں سے ہٹ کر الگ ہوگئے۔ قریب رہے زیادہ دور نہ گئے۔

(۱۱۳۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تُبَالِي بِأَيِّ جَوَانِبِ السَّرِيرِ بَدَأْتَ.

(۱۱۳۹۴) حضرت حسن ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ چارپائی کے جس مرضی جانب سے ابتداء کرو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۳۹٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ فَابْدَأْ بِالْقَائِمَةِ الَّتِي تَلِي يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ طِفْ بِالسَّرِيرِ ، وَإِلاَّ فَكُنْ مِنْهُ قَرِيبًا.

(۱۱۳۹۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں اگر استطاعت اور قدرت ہو تو چارپائی کے داہنی جانب (کے پائیوں) سے ابتداء کرے، پھر چارپائی کے قریب ہو جائے، وگرنہ اس کے قریب ہو جا۔

(۱۱۳۹٦) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ تَبِعَ جِنَازَةً فَحَمَلَ فَوَضَعَ السَّرِيرَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْسَرِ فَحَوَّلَ فَحَمَلَ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ تَأَخَّرَ فَوَضَعَ مُؤَخَّرَ السَّرِيرِ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ تَحَوَّلَ فَوَضَعَ مُؤَخَّرَ السَّرِيرِ عَلَى شِقِّهِ الأَيْسَرِ ، ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا.

(۱۱۳۹۶) حضرت جعفر ریشیلیہ بن ایاس فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن ریشیلیہ کو ایک جنازے کے پیچھے اس کو اٹھا کر جاتے دیکھا، آپ نے چارپائی اپنے بائیں کندھے پر رکھا، پھر پلٹے اور چارپائی کے اگلے حصہ کو اپنی داہنی کندھا پر رکھا، پھر پیچھے آئے اور چارپائی کے پچھلے حصے کو داہنی کندھا پر رکھا پھر دوبارہ پلٹے اور چارپائی کے پچھلے حصہ کو بائیں کندھے پر رکھا پھر اس کو (دوسروں کیلئے) چھوڑ دیا۔

(۷۱) مَا قَالُوا فِيمَا يُجْزِىءُ مِنْ حَمْلِ جِنَازَةٍ

میت کو کتنا کندھا دینا (اٹھانا) کافی ہے

(۱۱۳۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي جِنَازَةٍ ، فَقَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي جِنَازَةٍ فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّهِ ، فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ ، ثم لِيَتَطَوَّعْ ، أَوْ لِيَدَعْ.

(۱۱۳۹۷) حضرت عبید بن نسطاس ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو عبیدہ بن عبداللہ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی جنازے میں ہو تو وہ چارپائی کے چاروں حصوں کو کندھا دے بیشک یہ سنت میں سے ہے۔ پھر اس کو (نفلی طور پر) اٹھائے یا (دوسروں کیلئے) چھوڑ دے۔

(۱۱۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ حَمَلَ الْجِنَازَةَ ثَلاَثًا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا.

(۱۱۳۹۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے جنازے کو تین بار اٹھایا اس نے وہ حق ادا کر دیا جو اس پر تھا۔

(۱۱۳۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيبٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالُوا : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجَنَازَةِ أَنْ يُشَيِّعَهَا مِنْ أَهْلِهَا وَأَنْ يَحْمِلَ بِأَرْكَانِهَا الأَرْبَعِ وَأَنْ يَحْثُوَ فِي الْقَبْرِ.

(۱۱۳۹۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا کامل اجر یہ ہے کہ اس کے رشتہ داروں کو اطلاع دی جائے اور اسکو چاروں جانب سے کندھا دیا جائے اور پھر اسکو قبر میں اتار دیا جائے۔

(۷۳) فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ مَعَ الْجِنَازَةِ مَنْ كَرِهَهُ

بعض حضرات نے عورتوں کا جنازہ کے ساتھ نکلنے کو ناپسند کیا ہے

(۱۱۴۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ جِنَازَةٍ وَمَعَهَا امْرَأَةٌ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى تَوَارَتْ بِالْبُيُوتِ.

(۱۱۴۰۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازہ کے لیے نکلے جس میں عورتیں بھی تھیں تو آپ اس وقت تک نہ ٹلے کہ جب تک عورتیں گھروں کو نہ چلی گئیں۔

(۱۱۴۰۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَتْبَعُنِي امْرَأَةٌ.

(۱۱۴۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (میرے جنازے) کے پیچھے عورتیں نہ آئیں۔

(۱۱۴۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا أَخْرَجُوا الْجِنَازَةَ أَغْلَقُوا الْبَابَ عَلَى النِّسَاءِ.

(۱۱۴۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) جب جنازے کے لیے نکلتے تو عورتوں پر دروازہ بند کر دیتے۔

(۱۱۴۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ لاَ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةٍ مَعَهَا امْرَأَةٌ.

(۱۱۴۰۳) حضرت محمد بن المنتشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس جنازے کے ساتھ عورتیں ہوتی حضرت مسروق رحمہ اللہ اس کا جنازہ نہ پڑھتے۔

(۱۱۴۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ دَارٌ فِيهَا جِنَازَةٌ أَمَرَ بِالْبَابِ فَفُتِحَ فَدَخَلَ الْعُوَّادُ فَإِذَا خُرِجَ بِالْجِنَازَةِ أَمَرَ بِبَابِ الدَّارِ فَأُغْلِقَ ، فَلاَ تَتْبَعُهَا امْرَأَةٌ.

(۱۱۴۰۴) حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد صاحب کسی گھر میں ہوتے جس میں جنازہ ہوتا تو حکم دیتے دروازے (والے کو) تو وہ کھول دیا جاتا اور سارنگی والے داخل ہو جاتے، جب جنازہ لے کر نکلا جاتا تو گھر کے دروازے

والوں کو) حکم دیتے تو وہ بند کر دیئے جاتے۔ پس عورتیں جنازہ کے ساتھ نہ آتیں۔

(۱۱۴۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نُهِينَا أَنْ نَتْبَعَ جِنَازَةً مَعَهَا رَانَّة.

(ابن ماجه ۱۵۸۳۔ طبرانی ۱۲)

(۱۱۴۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں اس جنازے کے ساتھ چلنے سے روکا گیا ہے جس میں زور سے رونے کی آواز ہو۔

(۱۱۴۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ تَتْبَعَ النِّسَاءُ الْجَنَائِزَ.

(۱۱۴۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ عورتوں کے جنازے کے ساتھ جانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۴۰۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد ، قَالَ : لاَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَابِ الدَّارِ مَعَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۴۰۷) حضرت سوید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کا گھر کے دروازے سے جنازے کے ساتھ نکلنا مناسب نہیں ہے۔

(۱۱۴۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا فِي جِنَازَةٍ وَفِيهَا أَبُو أُمَامَةَ فَرَأَى نِسْوَةً فِي الْجِنَازَةِ فَطَرَدَهُنَّ.

(۱۱۴۰۸) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں تھے اور اس جنازے میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ رضی اللہ عنہ اس جنازے میں ایک عورت دیکھی تو اس کو دور کر دیا۔

(۱۱۴۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : رَأَيْته يَحْثِي التُّرَابَ فِي وُجُوهِ النِّسَاءِ فِي الْجِنَازَةِ وَيَقُولُ لَهُنَّ : ارْجِعْنَ ، فَإِنْ رَجَعْنَ مَضَى مَعَ الْجِنَازَةِ ، وَإِلاَّ رَجَعَ وَتَرَكَهَا.

(۱۱۴۰۹) حضرت عبداللہ بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسروق رحمہ اللہ کو دیکھا وہ جنازہ میں عورتوں کے چہروں پر مٹی پھینکتے تھے اور ان کو کہتے تھے واپس لوٹ جاؤ۔ اگر وہ لوٹ جاتیں تو جنازہ میں شرکت کرتے ورنہ واپس ہو جاتے اور جنازہ میں شرکت نہ کرتے۔

(۱۱۴۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، قَالَ : نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. (مسلم ۶۴۶۔ ابو داؤد ۳۱۵۹)

(۱۱۴۱۰) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا ہے اور یہ ہم پر لازم اور ضروری نہیں ہے۔

(۷۳) مَنْ رَخَّصَ أَنْ تَكُونَ الْمَرْأَةُ مَعَ الْجِنَازَةِ وَالصِّيَاحُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا

بعض حضرات نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے کی اجازت دی ہے اوران کے چیخنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

(۱۱۴۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي جِنَازَةٍ فَرَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا ، فَقَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

(احمد ۲/ ۴۴۴۔ حاکم ۳۸۱)

(۱۱۴۱۱) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا جو چیخ رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ چھوڑ دو بیشک آنکھیں اشک بار ہیں اور نفس غم میں مبتلا ہے اور عہد (وعدہ مقررہ) قریب ہے۔

(۱۱۴۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جُبَارٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ جِنَازَةَ أُمِّ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفِيهَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى أَتَانٍ لَهُ قمراء يقاد وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، وَابْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : فَسَمِعُوا أَصْوَاتَ صَوَائِحَ ، قَالَ : قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُصْنَعُ هَذَا وَأَنْتَ هَاهُنَا ؟ قَالَ : دَعْنَا مِنْكَ يَا جُبَارٍ ، فَإِنَّ اللَّهَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

(۱۱۴۱۲) حضرت جبار الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں حاضر ہوا وہاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی سفید گدھی پر سوار موجود تھے جس کو لگام پکڑ کر چلا جا رہا تھا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے تو انہوں نے چلانے اور چیخنے کی آواز سنی تو میں نے ابن عباس سے عرض کیا یہاں پر یہ ہو رہا ہے اور آپ پھر بھی یہاں موجود ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جبار ہم سے خود کو دور رکھو (ہم اس کے مکلف نہیں) بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا ہے اور اللہ ہی رلاتا ہے۔

(۱۱۴۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : خَرَجَ فِي جِنَازَةٍ فَجَعَلُوا يَصِيحُونَ عَلَيْهَا فَرَجَعَ ثَابِتٌ ، فَقَالَ لَهُ : الْحَسَنُ تَدَعُ حَقًّا لِبَاطِلٍ ، قَالَ : فَمَضَى.

(۱۱۴۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ ایک جنازے کے ساتھ نکلے تو اس میں چیخنے کی آوازیں تھی، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ لوٹنے تو حضرت حسن رحمہ اللہ نے ان سے کہا کیا آپ باطل کے لیے (کی وجہ سے) حق کو چھوڑ رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں (یہ سن کر) وہ جنازے کے

ساتھ چل پڑے۔

(۱۱٤۱٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَالنِّسَاءَ خَلْفَهَا.

(۱۱۴۱۴) حضرت خالد بن ابی بکر ریشیلیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم ریشیلیہ کو دیکھا آپ جنازے کے آگے آگے چل رہے ہیں اور عورتیں جنازے کے پیچھے۔

(۷٤) مَا قَالُوا فِيمَنْ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ

اگر کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ میری نماز جنازہ فلاں شخص پڑھائے

(۱۱٤۱٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ : أَوْصَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.

(۱۱۴۱۵) حضرت محارب بن دثار ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔

(۱۱٤۱٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوْصَى يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

(۱۱۴۱۶) حضرت محمد ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس بن جبیر ریشیلیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔

(۱۱٤۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ : أَنَّ عَبِيدَةَ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ الأَسْوَدَ.

(۱۱۴۱۷) حضرت عبیدہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت اسود پڑھائیں۔

(۱۱٤۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ أَبَا مَيْسَرَةَ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَاضِي الْمُسْلِمِينَ شُرَيْحٌ.

(۱۱۴۱۸) حضرت ابو اسحاق ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ مسلمان کے قاضی حضرت شریح ریشیلیہ پڑھائیں۔

(۱۱٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ.

(۱۱۴۱۹) حضرت ابو اسحاق ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ریشیلیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت عبد اللہ بن

یزید رحمہ اللہ پڑھائیں۔

(١١٤٢٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :مَا عَلِمْت أَنَّ أَحَدًا أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ أَنْ يُوصِيَ الْمَيِّتُ ، فَإِنْ لَمْ يُوصِ الْمَيِّتُ صَلَّى عَلَيْهِ أَفْضَلُ أَهْلِ بَيْتِهِ.

(١١٤٢٠) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ کوئی شخص کسی کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے ہاں مگر وہ شخص (زیادہ حقدار ہے) جس کے لیے مرنے والا وصیت کرے، اور اگر مرنے والا وصیت نہ کرے تو اھل بیت میں سے جو سب سے افضل ہے وہ جنازہ کی نماز پڑھائے۔

(١١٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَوْصَتْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا سِوَى الإِمَامِ.

(١١٤٢١) حضرت محارب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ امام وقت کے علاوہ کوئی اور پڑھائے۔

(٧٥) مَا قَالُوا فِي تَقَدُّمِ الإِمَامِ عَلَى الْجَنَازَةِ

امام وقت (امام محلّہ) کو جنازہ پڑھانے کے لیے مقدم کرنا

(١١٤٢٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عبد العزيز بن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الإِمَامُ أَحَقُّ مَنْ صَلَّى عَلَى الجِنَازَةِ.

(١١٤٢٢) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام زیادہ حقدار ہے جو نماز پڑھائے کسی جنازے کی۔

(١١٤٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ذَهَبْت مَعَ إِبْرَاهِيمَ إِلَى جِنَازَةٍ هُوَ وَلِيُّهَا ، فَأَرْسَلَ إِلَى إِمَامِ الْحَيِّ فَصَلَّى عَلَيْهَا.

(١١٤٢٣) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جنازے پر گیا جس کے والی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ (خود) تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے محلّہ کے امام کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(١١٤٢٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمِّهِ غَنَّامِ بْنِ طَلْقٍ ، قَالَ :شَهِدَ أَبُو بُرْدَةَ مَوْلاَةً لَهُ فَأَمَرَ إِمَامَ الْحَيِّ فَتَقَدَّمَ عَلَيْهَا.

(١١٤٢٤) حضرت غنام بن طلق رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ اپنے غلام کے جنازے پر حاضر ہوئے آپ رحمہ اللہ نے محلہ کے امام کو حکم فرمایا کہ وہ آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائیں۔

(١١٤٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :تُوُفِّيَتِ ابْنَةُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ فَشَهِدَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِي جَنَازَتها ، فَأَمَرَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِي إِمَامَ التَّيْمِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا ، وَقَالَ :هُوَ السُّنَّةُ.

(۱۱۴۲۵) حضرت محمد بن السائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کے صاحبزادے وفات پا گئے تو ان کے جنازے پر حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے بنو تیم کے امام کو حکم فرمایا کہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھائے، اور پھر ارشاد فرمایا: یہی سنت طریقہ ہے۔

(۱۱٤۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَدَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَكِيمٍ عَلَى أُمِّهِ وَكَانَ إِمَامَ الْحَيِّ.

(۱۱۴۲۶) حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے اپنی والدہ کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے حضرت عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ کو مقدم فرمایا۔ وہ ان کے محلہ کے امام تھے۔

(۱۱٤۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : الإِمَامُ أَحَقُّ.

(۱۱۴۲۷) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں امام (محلہ) جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۱٤۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : يَتَقَدَّمُ الإِمَامُ.

(۱۱۴۲۸) حضرت جریر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام (محلہ) کو جنازے کے لیے مقدم کریں گے۔

(۱۱٤۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يُقَدِّمُ عَلَى الْجَنَائِزِ لِسُنَّةٍ.

(۱۱۴۲۹) حضرت اسود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازوں پر مقدم امام (محلہ) ہوں گے۔ سنت کی وجہ سے (سنت طریقہ یہی ہے)۔

(۱۱٤۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أُقَدِّمُ الأَسْوَدَ عَلَى الْجَنَائِزِ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : وَكَانَ إِمَامَهُمْ.

(۱۱۴۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت اسود رحمہ اللہ کو جنازہ کی نماز کے لیے مقدم کیا، (کیونکہ) وہ ان کے امام (محلہ) تھے۔

(۱۱٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَاتَ ابْنٌ لأَبِي مَعْشَرٍ فَلَمْ يَحْضُرَ الإِمَامُ ، فَقَالَ : لِيَتَقَدَّمْ مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الإِمَامِ.

(۱۱۴۳۱) حضرت حسن بن عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو معشر کے بیٹے وفات پا گئے تو اس وقت امام حاضر نہ تھے، فرمایا جو شخص امام کی عدم موجودگی میں نماز پڑھایا کرتا ہے وہ آگے بڑھ کر جنازہ پڑھائے۔

(۱۱٤۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقَدِّمُونَ الإِمَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۴۳۲) حضرت سالم رحمہ اللہ، حضرت قاسم رحمہ اللہ، حضرت طاوس رحمہ اللہ، حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ جنازے کی نماز کے

لیے امام کو مقدم کرتے تھے۔

(١١٤٣٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ شَهِدَت طَلْحَةَ وَزُبَيْدًا وَقَدْ مَاتَتِ امْرَأَةٌ ذَاتُ قَرَابَةٍ لَهُمْ فَقَدَّمُوا إمَامَ الْحَيِّ.

(۱۱۴۳۳) حضرت حفص بن عیاث اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے قریبی خاتون کے جنازے پر حاضر ہوئے، دونوں حضرات نے محلہ کے امام کو جنازے کے لیے مقدم کیا۔

(١١٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُقَدِّمُونَ الأَئِمَّةَ عَلَى جَنَائِزِهِمْ.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، فقہاء کرام رحمہم اللہ) اماموں کو جنازہ پڑھانے کے لیے آگے کیا کرتے تھے۔

(١١٤٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ يُقَدِّمُ الْوَلِيُّ عَلَى الْجَنَازَةِ مَنْ أَحَبَّ.

(۱۱۴۳۵) حضرت حماد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ولی جس کو چاہے جنازہ کی نماز کے لیے آگے کردے۔

(١١٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَد وَعَلْقَمَةَ قَالاَ : يَتَقَدَّمُ الإِمَامُ.

(۱۱۴۳۶) حضرت عبد الرحمن بن اسود اور حضرت علقمہ رحمہما اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام کو جنازہ کے لیے آگے کریں گے۔

(١١٤٣٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِ الْحَيِّ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ.

(۱۱۴۳۷) حضرت حسن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اپنے محلہ کے جنازوں کی نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ وہ امام نہ تھے۔

(٧٦) مَا قَالُوا فِي الْجَنَائِزِ يُصَلَّى عَلَيْهَا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

طلوع شمس اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھانے کا بیان

(١١٤٣٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ جَنَازَةً وُضِعَتْ فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ قَائِمًا، فَقَالَ : أَيْنَ وَلِيُّ هَذِهِ الْجَنَازَةِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ؟.

(۱۱۴۳۸) حضرت انیس بن ابی یحییٰ رحمہ اللہ اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ رکھا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہوئے کھڑے ہوگئے کہ اس جنازہ کا ولی کہاں ہے تاکہ طلوع شمس سے پہلے پہلے اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں۔

(١١٤٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْوَزَّانِ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو ُ بَةَ ، قَالَ صَلَّيْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى جِنَازَةٍ وَالشَّمْسُ عَلَى أَطْرَافِ الْجُدُرِ.

(۱۱۴۳۹) حضرت ابولبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنازے کی نماز پڑھی اس وقت سورج (کی

روشنی) دیواروں کے اطراف میں تھی۔

(١١٤٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، أَنَّ عَبِيدَةَ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ الأَسْوَدُ ، قَالَ :فَجَاؤُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

(۱۱۴۴۰) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ پڑھائے۔ ان کو غروب شمس سے پہلے بلایا گیا تو انہوں نے غروب آفتاب سے پہلے ہی نماز جنازہ پڑھادی۔

(١١٤٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا طَفَلَتِ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغِيبُ.

(۱۱۴۴۱) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز جنازہ کو ناپسند فرماتے تھے۔

(١١٤٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تُدْفَنُ الْجِنَازَةُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا ، أَوْ غُرُوبِ بَعْضِهَا ، قَالَ :لاَ.

(۱۱۴۴۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ طلوع شمس، غروب شمس یا بعض حصہ غروب ہونے کے وقت جنازہ کو دفن کیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔

(١١٤٤٣) حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ :تُكْرَهُ الصَّلاَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ.

(۱۱۴۴۳) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عصر کے بعد اور فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھانا ناپسندیدہ ہے۔

(١١٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ ، ثُمَّ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجِنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۱۱۴۴۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ پہلے جنازہ کی نماز پڑھی جائے پھر عصر کی، وہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ پہلے عصر کی نماز ہو اس کے بعد نماز جنازہ۔

(١١٤٤٥) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَتْ نَقِيَّةً بَيْضَاءَ فَإِذَا أَزِفَتْ لِلإِيَابِ فَلاَ تُصَلِّ عَلَيْهَا حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۱۱۴۴۵) حضرت عثمان بن غیاث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھنے سے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، ہاں جب خالص سفیدی ہو تو پڑھ لو۔ اور جب سورج غروب کے قریب ہو تو مت پڑھو جب تک کہ وہ غروب نہ ہو جائے۔

(١١٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ

إذَا كَانَتِ الْجِنَازَةُ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ قَالَ : عَجِّلُوا بِهَا قَبْلَ أَنْ تَطْفُلَ الشَّمْسُ.

(۱۱۴۴۶) حضرت ابن حفص رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر جب جنازہ موجود ہوتا تو عصر کی نماز پڑھ کر فرماتے ہیں جلدی کر قبل اس کے کہ سورج غروب ہو جائے۔

(۷۷) فِي الْجَنَازَةِ تَحْضُرُ وَصَلاَةُ الْمَكْتُوبَةِ بِأَيَّتِهِمَا يُبْدَأُ

نماز جنازہ اور فرض نماز میں سے پہلے کس کو ادا کریں گے

(۱۱٤٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالُوا : إِذَا حَضَرَتِ الْجِنَازَةُ وَالصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ يُبْدَأُ بِصَلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۱۱۴۴۷) حضرت اشعث رحمہ اللہ، حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ اور فرض نماز کا وقت ایک ساتھ آ جائے تو پہلے فرض نماز پڑھیں گے۔

(۱۱٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ حَضَرَ جِنَازَةً وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَبَدَأَ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۱۱۴۴۸) حضرت عثمان بن ابی ہند رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز اور نماز جنازہ ایک ساتھ حاضر ہوتے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ابتداء فرض نماز سے فرماتے۔

(۱۱٤٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ يُبْدَأُ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۱۱۴۴۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابتداء فرض نماز سے کی جائے گی۔

(۱۱٤٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِي ، قَالَ : فَقَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُخْرِجَهُ فِي وَقْتٍ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ تُصَلِّي الْعَصْرَ.

(۱۱۴۵۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے کا انتقال ہوا تو حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اگر طاقت ہو تو ایسے وقت جنازہ لے کر نکلنا کہ جس میں پہلے جنازہ کی نماز پڑھ لو پھر نماز عصر۔

(۱۱٤٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْجَنَائِزِ يُصَلَّى عَلَيْهَا قَبْلَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ ، أَوْ بَعْدَهَا ؟ قَالَ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَبْلُ ثُمَّ تُصَلَّى الْمَغْرِبُ.

(۱۱۴۵۱) حضرت عمرو بن حرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا نماز جنازہ (جب حاضر ہو جائے تو) نماز مغرب سے پہلے ادا کیا جائے یا بعد میں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نماز جنازہ پہلے پڑھی جائے پھر مغرب کی نماز ادا کی جائے۔

(۷۸) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا حَمَلَ الْجَنَازَةَ

کوئی شخص جنازے کو کندھا دے تو اس وقت کیا کہے

(۱۱٤٥۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : إِذَا حَمَلْتَ الْجِنَازَةَ فَسَبِّحْ مَا دُمْتَ تَحْمِلُهَا.

(۱۱۴۵۲) حضرت بکر ؒ فرماتے ہیں کہ جب جنازے کو کندھا دو تو جب تک اس کو اٹھائے رکھو تسبیح پڑھتے رہو۔

(۱۱٤٥۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا حَمَلَ ، قَالَ بِسْمِ اللهِ وَيُسَبِّحُ مَا حَمَلَهُ.

(۱۱۴۵۳) حضرت بکر بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب کندھا دو تو بسم اللہ پڑھو اور جب تک کندھا دیے رکھو تسبیح پڑھتے رہو۔

(۷۹) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ وَهُوَ رَاكِبٌ

مرد یا عورت کا سواری پر سوار ہو کر نماز جنازہ ادا کرنا

(۱۱٤٥٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةِ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَلَى حِمَارٍ.

(۱۱۴۵۴) حضرت ابی خلدہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو دیکھا آپ ؒ دراز گوش پر سوار حضرت ابو رجاء العطاردی ؒ کی نماز جنازہ ادا فرما رہے تھے۔

(۱۱٤٥٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ عَلَى جِنَازَةٍ وَهِيَ وَاقِفَةٌ عَلَى حِمَارِهَا.

(۱۱۴۵۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت دراز گوش پر سوار نماز جنازہ ادا کرے۔

(۸۰) مَا يُنْهَى عَنْهُ مِمَّا يُصْنَعُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الصِّيَاحِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ

میت پر نوحہ کرنے (چیخ و پکار) اور گریبان چاک کرنے سے منع کیا گیا ہے

(۱۱٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدُعَاءِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(بخاری ۱۲۹۴۔ مسلم ۱۶۵)

(۱۱۴۵۶) حضرت عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو گالوں پر طمانچے مارے، اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی طرح (جاہلوں کی طرح) پکارے۔

(۱۱۴۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. (بخاری ۱۲۹۷۔ ترمذی ۹۹۹)

(۱۱۴۵۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو چہروں پر مارے، گریبان چاک کرے اور جاہلوں کی طرح پکارے۔

(۱۱۴۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ لَمَّا أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى صَاحَتِ امْرَأَتُهُ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتِ مَا قُلْتُ لَكِ ؟ قَالَتْ : فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَصِحْ عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا : مَا قَالَ لَكِ ؟ قَالَتْ : قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَرَقَ ، أَوْ حَلَقَ ، أَوْ سَلَقَ. (مسلم ۱۰۰۔ ابوداؤد ۳۱۲۲)

(۱۱۴۵۸) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی اہلیہ نے چیخنا شروع کر دیا، جب ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم میں نے آپ سے کیا کہا تھا؟ فرماتی ہیں پھر جب ان کا انتقال ہوا تو اس نے ان پر واویلا نہیں کیا، ہم نے عرض کیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا سے کیا کہا تھا؟ اہلیہ نے فرمایا انہوں نے کہا تھا وہ ہم میں سے نہیں جو گلے پر (چہرے پر) مارے، یا گریبان چاک کرے یا چیخے چلائے۔

(۱۱۴۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ ، عَنِ الْقَرْثَعِ ، قَالَ : لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى صَاحَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : لَهَا أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ : بَلَى ، ثُمَّ سَكَتَتْ ، فَقِيلَ لَهَا بَعْدُ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ. (احمد ۴/ ۴۰۵۔ نسائی ۱۹۹۴)

(۱۱۴۵۹) حضرت قرثع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ پر زندگی ثقیل ہوگئی تو ان کی اہلیہ نے چیخنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ان سے فرمایا کیا تجھے نہیں معلوم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ کہا کیوں نہیں پھر خاموش ہوگئی۔ بعد میں ان سے پوچھا گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس پر جو گریبان چاک کرے، گلے یا چہرے پر مارے اور چیخے اور چلائے۔

(۱۱۴۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اجْتَمَعَ نِسْوَةُ بَنِي الْمُغِيرَةِ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِعُمَرَ أَرْسِلْ إِلَيْهِنَّ فَانْهَهُنَّ لاَ يَبْلُغُكَ عَنْهُنَّ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَمَا عَلَيْهِنَّ أَنْ يُهْرِقْنَ مِنْ دُمُوعِهِنَّ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ ، أَوْ لَقْلَقَةٌ.

(۱۱۴۶۰) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو بنی مغیرہ کی عورتوں نے جمع ہو کر رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ ان کی طرف پیغام بھیجیں اور ان کو اس سے منع کریں کیا آپ تک ان کی

طرف سے وہ چیز نہیں پہنچی جو ناپسندیدہ ہو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان پر آنسو بہانے میں کوئی گناہ نہیں جو وہ ابو سلیمان پر بہارہی ہیں جب تک کہ وہ اپنے سروں پر مٹی نہ ڈالیں اور بہت زیادہ چیخیں اور شور نہ مچائیں۔

(١١٤٦١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا. (ابن ماجه ١٥٨٥۔ دارمی ٢٤٧٦)

(١١٤٦١) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہروں کو نوچنے والے اور گریبان چاک کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(١١٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نَهَيْتُ عَنْ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ ، خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ. (بیهقی ٦٩)

(١١٤٦٢) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مصیبت پر چیخنے، چہروں کو نوچنے، گریبان چاک کرنے اور شیطان کی طرح چیخنے چلانے سے منع فرمایا ہے۔

(١١٤٦٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلاَ سَلَقَ وَلاَ خَرَقَ.

(١١٤٦٣) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کرے، چیخے چلائے اور چہروں، گالوں پر مارے۔

(٨١) مَا قَالُوا فِي الإِطْعَامِ عَلَيْهِ وَالنِّيَاحَةِ

مرنے پر کھانا کھلانا اور نوحہ کرنا

(١١٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : الطَّعَامُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالنَّوْحُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(١١٤٦٤) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرنے پر کھانا کھلانا اور نوحہ کرنا دونوں جاہلیت کے کام ہیں۔

(١١٤٦٥) حَدَّثَنَا فُضَالَةُ بْنُ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتُوتَةُ الْمَرْأَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْمُصِيبَةِ لَيْسَتْ مِنْهُمْ وَالنِّيَاحَةُ وَنَحْرُ الْجَزُورِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ.

(١١٤٦٥) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین کام جاہلیت والے ہیں، غیر عورت کا مصیبت والوں کے ہاں رات گزارنا، نوحہ کرنا اور مصیبت کے وقت جانور ذبح کرنا (کھانے کیلئے)۔

(١١٤٦٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَمْنَعُ أَهْلَ الْمَيِّتِ

الْجَمَاعَاتِ يَقُولُ يُرْزَؤُونَ وَيَغْرَمُونَ.

(۱۱۴۶۶) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ میت کے گھر میں اجتماع لگانے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک طرف تو یہ دکھ کا شکار ہیں اور دوسری طرف جرمانہ بھریں۔

(۱۱٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: قَدِمَ جَرِيرٌ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: هَلْ يُنَاحُ قِبَلَكُمْ عَلَى الْمَيِّتِ؟ قَالَ: لاَ قَالَ فَهَلْ تَجْتَمِعُ النِّسَاءُ عِنْدَكُمْ عَلَى الْمَيِّتِ وَيُطْعَمُ الطَّعَامُ، قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ: تِلْكَ النِّيَاحَةُ.

(۱۱۴۶۷) حضرت طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر ؓ حضرت عمر ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (تمہارے ہاں) میت پر نوحہ کیا جاتا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا نہیں، حضرت جریر ؓ نے پوچھا کیا تمہارے ہاں میت کے پاس عورتیں جمع ہوتی ہیں اور کھانا کھلایا جاتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ حضرت جریر ؓ نے فرمایا یہی تو نوحہ ہے۔

(۸۲) فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے پیچھے (مقتدی کا) تلاوت کرنا

(۱۱٤٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَمْشِي خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَيَقْرَأُ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فَسُئِلَ إبْرَاهِيمُ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَهُ.

(۱۱۴۶۸) حضرت مغیرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنازے کے پیچھے چل رہا تھا اور سورۃ الواقعہ پڑھ رہا تھا، حضرت ابراہیم ؒ نے اس سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ پھر آپ ؒ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۸۳) مَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ لاَ تُحْمَلَ الْجَنَازَةُ حَتَّى يَرْجِعَ

کوئی شخص جنازے میں شریک ہو لیکن اسکو کندھا نہ دے

(۱۱٤٦٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا فِي جَنَازَةٍ فَلَمْ يَحْمِلاَ حَتَّى رَجَعَا.

(۱۱۴۶۹) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ کو دیکھا ایک جنازے میں آپ دونوں نے جنازے کو کندھا نہ دیا اور واپس لوٹ آئے۔

(۱۱٤٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُهُ يَمْشِي خَلْفَهَا ، وَلاَ يَحْمِلُهَا ، وَلَمْ يَمَسَّ عُودَهَا حَتَّى وُضِعَتْ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ ، ثُمَّ تَنَحَّى فَجَلَسَ وَكَانَ شَيْخًا.

(۱۱۴۷۰) حضرت البراء بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنازے میں حضرت شعبی ؒ کو دیکھا، میں نے آپکو دیکھا کہ آپ جنازے کے پیچھے چل رہے تھے اور اس کو کندھا نہ دیا۔ اور نہ ہی اس کے پایوں کو ہاتھ لگایا یہاں تک کہ میت کو قبر کے کنارے

رکھ دیا گیا پھر آپ وہاں سے ہٹ کر بیٹھ گئے اور آپ اسوقت بوڑھے تھے۔

(٨٤) مَا قَالُوا فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ مِنَ الدُّعَاءِ لَهُ

نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان

(١١٤٧١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ ، أَوْ قَالَ : وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ هُوَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ. وَقِهِ عَذَابَ النَّارِ. (مسلم ٦٦٢۔ احمد ٦/ ٢٣)

(١١٤٧١) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک میت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی حسرت ہوئی کہ کاش ان کی جگہ میں ہوتا (اور یہ دعائیں مجھے ملتی)۔

(١١٤٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ أَخبرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا. (ترمذی ١٠٢٤۔ نسائی ٢١١٣)

(١١٤٧٢) حضرت ابوابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر نماز پڑھتے وقت یہ پڑھتے ہوئے سنا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا.

(١١٤٧٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُلاَسِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ شَمَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَمَرَّ بِهِ مَرْوَانُ ، فَقَالَ له بَعْضَ حَدِيثِك عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَضَى ، ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْنَا الآنَ يَقَعُ بِهِ ، فَقَالَ : كَيْفَ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلإِسْلاَمِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلاَنِيَتَهَا ، جِئْنَاك شُفَعَاءَ ، فَاغْفِرْ لَهَا.

(ابو داؤد ٣١٩٢۔ احمد ٢/ ٣٦٣)

(۱۱۴۷۳) حضرت عثمان بن شماس فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مروان آپ کے پاس سے گذرا، آپ نے ان سے فرمایا: آپ کی حدیث کا کچھ حصہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، پھر وہ چلا گیا اور کچھ دیر بعد واپس آیا ہم نے عرض کیا آپ وہ واقع ہوا اس کے ساتھ، اس نے عرض کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کی نماز میں کیا پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (دعا) پڑھتے ہوئے سنا: أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلإِسْلاَمِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلاَنِيَتَهَا، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ، فَاغْفِرْ لَهَا.

(۱۱٤۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْته مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ. (ابن ماجه ۳۵۸)

(۱۱۴۷۴) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْته مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ.

(۱۱٤۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ ، قَالَ: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ أَسْلَمَهُ الأَهْلُ والمال وَالْعَشِيرَةُ وَالذَّنْبُ عَظِيمٌ وَأَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(۱۱۴۷۵) حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھاتے تو یہ دعا پڑھتے:

(۱۱٤۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مَسَاءً ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَمْسَى عَبْدُكَ ، وَإِنْ كَانَ صَبَاحًا ، قَالَ اللَّهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُكَ قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَيْت ، عَنْه وَافْتَقَرَ إِلَيْك ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ، فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ.

(۱۱۴۷۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ أَمْسَى (اگر شام ہوتی تو) اللَّهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُكَ (اگر صبح ہوتی تو) قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَيْت، عَنْه وَافْتَقَرَ إِلَيْك، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ.

(۱۱٤۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ ارْجِعْهُ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ اللَّهُمَّ عَفْوَكَ.

(۱۱۴۷۷) حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن ابزی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ ارْجِعْهُ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ اللَّهُمَّ عَفْوَكَ.

(۱۱٤۷۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جِنَازَةِ غُنَيْمٍ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنَّهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ ، وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرَكَ وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِكَ.

(۱۱۴۷۸) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ میں غُنیم کے جنازے میں تھا مجھے ان میں سے ایک شخص نے بتلایا کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ کو سنا آپ ؓ نے جنازے کی نماز میں تکبیر پڑھی اور پھر یہ دعا پڑھی۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرَكَ وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِكَ.

(۱۱٤۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ الصَّلاَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْهُمْ فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ وَمَنْ أَبْقَيْتَه مِنْهُمْ فَأَبْقِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۱۱۴۷۹) حضرت ابوسلمہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام ؓ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْهُمْ فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ وَمَنْ أَبْقَيْتَه مِنْهُمْ فَأَبْقِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۱۱٤۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ غَيْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ خِيَارِهِمَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ذَنْبَهُ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(۱۱۴۸۰) حضرت ابن عمرو بن غیلان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء ؓ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ خِيَارِهِمَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ذَنْبَهُ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(۱۱۴۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ ، فَقَالَ : كُنَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُ خَلَقْته وَرَزَقْته وَأَحْيَيْته وَكَفَيْته ، فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(۱۱۴۸۱) حضرت ابو الصدیق الناجی ریلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم یوں پڑھتے ہیں:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُ خَلَقْته وَرَزَقْته وَأَحْيَيْته وَكَفَيْته، فَاغْفِرْ لَنا وَلَهُ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلاَ تُضِلَّنا بَعْدَهُ.

(۱۱۴۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجَنَازَةِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهَا اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي قِيَامٍ كَثِيرٍ وَكَلاَمٍ كَثِيرٍ لَمْ أَفْهَمْ مِنْهُ غَيْرَ هَذَا.

(۱۱۴۸۲) حضرت نافع ریلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ نے لمبا قیام کیا اور بہت زیادہ دعائیں پڑھیں لیکن میں اس کے علاوہ کچھ نہ سمجھ سکا۔

(۱۱۴۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ : إِنَّا نَحْنُ فَنَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْته وَأَنْتَ هَدَيْته لِلإِسْلاَمِ وَأَنْتَ قَبَضْت رُوحَهُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسَرِيرَتِهِ وَعَلاَنِيَتِهِ جِئْنَا نَشْفَعُ لَهُ ، فَاغْفِرْ لَهُ.

(۱۱۴۸۳) حضرت یونس ریلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ریلیٹیلیہ سے دریافت کیا کہ نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟ آپ ریلیٹیلیہ نے فرمایا ہم تو یہ پڑھتے ہیں۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْته وَأَنْتَ هَدَيْته لِلإِسْلاَمِ وَأَنْتَ قَبَضْت رُوحَهُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسَرِيرَتِهِ وَعَلاَنِيَتِهِ جِئْنَا نَشْفَعُ لَهُ ، فَاغْفِرْ لَهُ.

(۱۱۴۸۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيِّ ، أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَقَدَّمَ عَلَيْهَا حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِي فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا كَالْمُشْرِفِ عَلَيْنَا مِنْ طُولِهِ ، فَقَالَ : اجْتَهِدُوا لأَخِيكُمْ فِي الدُّعَاءِ ، وَلْيَكُنْ فِيمَا تَدْعُونَ لَهُ ؛ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ، وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ، وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ، وَاسْتَنْصِرُوا اللَّهَ عَلَى عَدُوِّكُمْ.

(۱۱۴۸۴) حضرت عبد الرحمن بن ابو عوف ریلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شرجیل بن السمط ریلیٹیلیہ کے جنازے پر حضرت ابن لحی الھوزنی ریلیٹیلیہ حاضر ہوئے، حضرت حبیب بن مسلمہ الفہری ریلیٹیلیہ کو نماز کے لیے مقدم کیا گیا۔ وہ ہماری طرف اس طرح متوجہ ہوئے

جس طرح بلندی والا شخص اپنی لمبائی سے متوجہ ہوتا ہے پھر فرمایا اپنے بھائی کے لیے خوب دعا کرو، لیکن جو دعا تم کرو اس کے لیے (وہ یوں ہو)۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ، وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ، وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ، وَاسْتَنْصِرُوا اللَّهَ عَلَى عَدُوِّكُمْ.

(۸۵) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فِي الصَّلاَةِ عَلَيْهِ وَادْعُ بِمَا بَدَا لَكَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی مقرر دعا نہیں ہے بلکہ جو جی میں وہ کر لے

(۱۱۴۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا بَاحَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ . (ابن ماجه ۱۵۰۱۔ احمد ۳/ ۳۵۷)

(۱۱۴۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہمارے لیے نماز جنازہ میں (کوئی مخصوص) دعا ظاہر نہیں فرمائی۔

(۱۱۴۸۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ ثَلاَثِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُمْ لَمْ يَقُومُوا عَلَى شَيْءٍ فِي أَمْرِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۴۸۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے اور تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز جنازہ کے بارے میں نہیں دوام کرتے تھے کسی چیز کے بارے میں (کوئی مخصوص دعا نہ پڑھتے تھے)۔

(۱۱۴۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: لَيْسَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ، فَادْعُ بِمَا شِئْتَ.

(۱۱۴۸۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے جو دل چاہے مانگو۔

(۱۱۴۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ.

(۱۱۴۸۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے لیے کوئی مخصوص اور مقرر دعا نہیں ہے۔

(۱۱۴۸۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ ، فَقَالَ : مَا نَعْلَمُ لَهُ شَيْئًا مُوَقَّتًا ادْعُ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۱۱۴۸۹) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے نماز جنازہ کی دعا کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں تو کوئی مخصوص اور مقرر دعا معلوم نہیں ہے۔ جو اچھی دعا آپ کو معلوم ہو وہ پڑھ لو۔

(۱۱۴۹۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى

الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ.

(۱۱۴۹۰) حضرت بکر بن عبد اللہ ویلیٹیل فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لئے کوئی مقرر اور مخصوص دعا نہیں ہے۔

(۱۱٤۹۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَالشَّعْبِيَّ وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا أَفِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ؟ فَقَالُوا :لاَ إِنَّمَا أَنْتَ شَفِيعٌ فَاشْفَعْ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۱۱۴۹۱) حضرت موسیٰ الجہنی ویلیٹیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویلیٹیل، حضرت شعبی ویلیٹیل، حضرت عطاء ویلیٹیل اور حضرت مجاہد ویلیٹیل سے دریافت کیا کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی مخصوص دعا ہے۔ سب حضرات نے فرمایا: نہیں، آپ تو اس کی سفارش (شفاعت) کرنے والے ہیں، پس جو اچھی سفارش آپ جانتے ہو وہ پڑھ لو۔ (کرلو)۔

(۱۱٤۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ.

(۱۱۴۹۲) حضرت ابو سلمہ ویلیٹیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ویلیٹیل سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں نماز جنازہ میں کوئی مقرر دعا نہیں ہے۔

(۸۵) مَا يُبْدَأُ بِهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى فِي الصَّلاَةِ عَلَيْهِ وَالثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ

جنازے کی تکبیرات اربع کے بعد کیا پڑھے گا

(۱۱٤۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى ، يُبْدَأُ بِحَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ، وَالثَّانِيَةُ صَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ ، وَالرَّابِعَةُ لِلتَّسْلِيمِ.

(۱۱۴۹۳) حضرت شعبی ویلیٹیل فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر میں ابتدا کرے گا حمد و ثنا سے، دوسری تکبیر میں درود پڑھے گا اور تیسری تکبیر میں میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام۔

(۱۱٤۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ يَبْدَأُ بِحَمْدِ اللهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ، وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا.

(۱۱۴۹۴) حضرت علاء بن المسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھتے تو اللہ کی حمد سے ابتدا کرتے پھر درود پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا.

(۱۱٤۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بن ابى سعيد الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا

هُرَيْرَةَ فَقَالَ : كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا لَعَمْرُ اللهِ أُخْبِرُكَ أُكَبِّرُ ، ثُمَّ أُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَقُولُ: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، أَوْ أَمَتُكَ ، كَانَ يَعْبُدُكَ لاَ يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ، اللَّهُمَّ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ.

(۱۱۴۹۵) حضرت سعید بن ابی المقبری ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابوھریرہ ؓ سے دریافت فرمایا کہ آپ نماز جنازہ کیسے ادا فرماتے ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں بتاؤں گا، تکبیر پڑھتا ہوں، پھر آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہوں، پھر میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، أَوْ أَمَتُكَ، كَانَ يَعْبُدُكَ لاَ يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ، اللَّهُمَّ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ.

(۱۱٤۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : فِي الأُولَى ثَنَاءٌ عَلَى اللهِ تَعَالَى، وَفِي الثَّانِيَةِ صَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ، وَفِي الرَّابِعَةِ تَسْلِيمٌ.

(۱۱۴۹۶) حضرت ابوھاشم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شعبی ؒ سے سنا، آپ فرماتے ہیں، پہلی تکبیر میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پڑھے، دوسری میں حضور ﷺ پر درود پڑھے، تیسری میں میت کے لئے دعا کرے اور چوتھی کے بعد سلام ہے۔

(۱۱٤۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ تَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ تُصَلِّيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ حَتَّى يَفْرُغَ ، وَلاَ تَقْرَأْ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً ، ثُمَّ تُسَلِّمَ فِي نَفْسِكَ.

(عبدالرزاق ۶۴۲۸۔ ابن الجارود ۵۴۰)

(۱۱۴۹۷) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ ؒ سے سنا وہ حضرت سعید بن المسیب ؒ سے بیان کرتے ہیں کہ نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے سورۃ الفاتحہ پڑھیں، پھر حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھیں، پھر میت کے لیے دعا کی جائے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاؤ اور یہ صرف ایک بار پڑھنا اور پھر اپنے جی میں سلام پھیرنا۔

(۸۷) فِي الرَّجُلِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ مَنْ قَالَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ وَمَنْ قَالَ مَرَّةً

آدمی کا نماز جنازہ کی تکبیرات میں رفع یدین کرنا، بعض کہتے ہیں ہر تکبیر میں رفع یدین ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں صرف ایک بار رفع یدین ہے

(۱۱٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۴۹۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کی ہر تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۱۱۴۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ أَنَسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ من تكبير الْجَنَازَةِ.

(۱۱۴۹۹) حضرت غیلان بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین کرتے۔

(۱۱۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ وَمَنْ خَلْفَهُ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ.

(۱۱۵۰۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین فرماتے، اور جو ان کے پیچھے (مقتدی) تھے وہ بھی رفع یدین کرتے۔

(۱۱۵۰۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نُعَيْمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الْجَنَازَةِ.

(۱۱۵۰۱) حضرت موسیٰ بن نعیم جو کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے غلام تھے، فرماتے ہیں سنت میں سے ہے کہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین کیا جائے۔

(۱۱۵۰۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ أَرْبَعًا ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۵۰۲) حضرت خالد بن ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ نے جنازے پر چار تکبیرات پڑھیں اور ہر تکبیر میں پر ہاتھ اٹھا رہے تھے۔

(۱۱۵۰۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُمَرِ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۵۰۳) حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہ نے ہر تکبیر میں رفع یدین کیا۔

(۱۱۵۰۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيمَا بَقِيَ وَكَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۰۴) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو دیکھا جب آپ نماز جنازہ پڑھتے تو پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے پھر باقی تکبیرات میں رفع یدین نہ کرتے، اور وہ چار تکبیرات کہتے تھے۔

(۱۱۵۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۰۵) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نماز جنازہ کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے۔

(۱۱۵۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۵۰۶) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین فرماتے۔

(۱۱۵۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۵۰۷) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نماز میں رفع یدین فرماتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع یدین فرماتے) اور وہ نماز جنازہ کی بھی ہر تکبیر میں رفع یدین فرماتے۔

(۱۱۵۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ نَفَاعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَ سُوَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا، فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۵۰۸) حضرت نفاعہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ ہماری نماز جنازہ پڑھاتے، آپ صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرماتے۔

(۸۸) مَنْ كَانَ يُتَابِعُ بَيْنَ تَكْبِيرِهِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جو نماز جنازہ کی دو تکبیروں کے درمیان اتصال موافقت اختیار کرتا ہے

(۱۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَلَى جِنَازَةٍ، فَكَانَ يُتَابِعُ بَيْنَ تَكْبِيرِهِ.

(۱۱۵۰۹) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، وہ دو تکبیروں کے درمیان اتصال متابعت اختیار کرتے۔

(۱۱۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ تَابَعَ بَيْنَ تَكْبِيرِهِ يَدْعُو بَيْنَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا بَقِيَتْ تَكْبِيرَةٌ تَشَهَّدَ تَشَهُّدَ الصَّلاَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ.

(۱۱۵۱۰) حضرت عبید بن سباق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ کو نماز جنازہ پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی تکبیر میں سورۃ الفاتحہ پڑھی، پھر اس کے متصل دوسری تکبیر جس میں آپ نے دعا کی، پھر تکبیر تشہد باقی رہ گئی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز والا تشہد پڑھا، پھر دوبارہ تکبیر پڑھی اور نماز سے سلام پھیرا۔

(۸۹) مَنْ كَانَ يَقْرَأُ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

جو حضرات نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں

(۱۱۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْعُرْيَانِ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْت بِيَدِهِ فَقُلْت كَيْفَ صَنَعْت ؟ قَالَ : قَرَأْتُ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۱) حضرت ابوالعریان الحذاء ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا کہ آپ نے کیا کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھی۔

(۱۱۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَرَأَ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۲) حضرت قتادہ ریشید ھمدان کے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرماتے۔

(۱۱۵۱۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۱۳) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشید نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرماتے۔

(۱۱۵۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : اقْرَأْ فِي التَّكْبِيرَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۴) حضرت ضحاک ریشید فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کی پہلی دو تکبیروں کے درمیان سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۱۱۵۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي التَّكْبِيرَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَإِنْ أَمْهَلُوهُ أَنْ يَدْعُوَ فِيهَا دَعَا.

(۱۱۵۱۵) حضرت برد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ریشید نماز جنازہ کی پہلی دو تکبیرات میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے۔ اگر لوگ انہیں دعا کا موقع دیتے تو نماز میں دعا مانگتے۔

(۱۱۵۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ تَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۶) حضرت سعید بن المسیب ریشید فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے۔

(۱۱۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ

بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

(۱۱۵۱۷) حضرت عبید بن سباق ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سھل بن حنیف ویشید کو نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ عَلَى جِنَازَةٍ وَجَهَرَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا فَعَلْتُهُ لِتَعْلَمُوا أَنَّ فِيهَا قِرَائَةً.

(۱۱۵۱۸) حضرت سعید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں اونچی آواز سے تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا میں نے اس لیے بلند آواز میں تلاوت کی تا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز جنازہ میں تلاوت ہے۔

(۱۱۵۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَد ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسْمِعُ النَّاسَ بِالْحَمْدِ وَيُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ ثَلاَثًا.

(۱۱۵۱۹) حضرت ابو معبد ویشید فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز جنازہ میں بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھتے اور جنازے میں تین تکبیرات کہتے۔

(۱۱۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۲۰) حضرت زید بن طلحہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے۔

(۱۱۵۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ فُضَالَةَ مَوْلَى عمر ان الَّذِى صَلَّى عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرَ قَرَأَ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۲۱) حضرت فضالہ ویشید فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی انہوں نے اس میں سورۃ الفاتحہ پڑھی۔

(۹۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْجِنَازَةِ قِرَائَةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جنازے میں قراءت نہیں ہے

(۱۱۵۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَقْرَأُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

(۱۱۵۲۲) حضرت نافع ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کی نماز میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۱۱۵۲۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْرَأُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

(۱۱۵۲۳) حضرت ایوب ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ویشید نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۱۱۵۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى وَغُنْدَرٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي

الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَقَالَ :مَا كُنْت أَحْسَبُ أَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ إِلاَّ فِي صَلاَةٍ فِيهَا رُكُوعٌ وَسُجُودٌ.

(۱۱۵۲۴) حضرت ابوالمنہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے جنازے میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے سے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے خیال میں سورۃ الفاتحہ اس نماز میں پڑھی جاتی ہے جس میں رکوع وسجود ہو۔

(۱۱۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْد هَلْ يُقْرَأُ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۱۵۲۵) حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ سے دریافت کیا کیا میت پر (نماز جنازہ میں) کچھ پڑھا جاتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں۔

(۱۱۵۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقْرَأُ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ :لاَ تَقْرَأْ.

(۱۱۵۲۶) حضرت سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا، کیا میں نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں۔

(۱۱۵۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْقِرَائَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ :مَا سَمِعْنَا بِهَذَا إِلاَّ حَدِيثًا.

(۱۱۵۲۷) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے نماز جنازہ میں قراءت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس بارے میں صرف ایک حدیث سنی ہے۔

(۱۱۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ أَبِي الْحَصِينِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالاَ : لَيْسَ فِي الْجِنَازَةِ قِرَائَةٌ.

(۱۱۵۲۸) حضرت ابوحصین رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) نہیں ہے۔

(۱۱۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُس ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُنْكِرَانِ الْقِرَائَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۲۹) حضرت ابن طاؤس سے مروی ہے کہ ان کے والد اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) کا انکار فرماتے تھے۔

(۱۱۵۳۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ :لاَ أَعْلَمُ فِيهَا قِرَائَةً.

(۱۱۵۳۰) حضرت بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ جنازہ میں قراءت ہے کہ نہیں۔

(۱۱۵۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مَيْمُونًا عَلَى الْجِنَازَةِ قِرَائَةٌ ، أَوْ صَلاَةٌ عَلَى

النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : مَا عَلِمْتُ.

(۱۱۵۳۱) حضرت معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون رحمہ اللہ سے نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) اور درود کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے نہیں معلوم (میں کچھ نہیں جانتا)۔

(۱۱۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَارَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا فَقُلْتُ : الْقِرَائَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ ؟ فَقَالَ : لاَ قِرَائَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۳۲) حضرت عبداللہ بن ابی سارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نماز جنازہ میں قراءت نہیں ہے۔

(۱۱۵۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسمع النَّاسَ بِالْحَمْدِ وَيُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۳۳) حضرت حضرت ابو معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ سنتے اور جنازے پر تین تکبیریں کہی گئی۔

(۹۱) مَا قَالُوا فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ مَنْ كَبَّرَ أَرْبَعًا

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں

(۱۱۵۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۳۱۳۴) حضرت یزید بن ثابت سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی قبر پر نماز (جنازہ) پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۳۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۳۵) حضرت امامہ بن سھل رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِي فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. (بخاری ۳۸۷۹۔ مسلم ۶۴)

(۱۱۵۳٦) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، اور اس میں چار

تکبیرات پڑھی۔

(۱۱۵۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۳۷) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلے اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابه إِلَى الْبَقِيعِ ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

(بخاری ۱۳۳۳۔ مسلم ۶۲)

(۱۱۵۳۸) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجاشی فوت ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بقیع کی طرف نکلے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ووَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ :مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا عُمَرُ أَرْبَعًا ، ثُمَّ سَأَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْخِلُهَا قَبْرَهَا فَقُلْنَ مَنْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فِي حَيَاتِهَا.

(۱۱۵۳۹) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں، پھر ازواج مطہرات سے دریافت کیا کہ ان کو قبر میں کون اتارے؟ انہوں نے فرمایا: جو ان کی زندگی میں ان کے پاس آیا کرتا تھا۔ (جس کا ان سے پردہ نہیں تھا وہ)۔

(۱۱۵٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ :قُبِضَ عَلِيٌّ وَهُوَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۰) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس حال میں کہ آپ نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵٤۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :صَلَّيْت خَلْفَ عَلِيٍّ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۱) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت یزید بن المکفف رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱٥٤۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۱۱۵۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱٥٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سُئِلَ عَبْدُ اللهِ ، عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ ، فَقَالَ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ صُنِعَ وَرَأَيْتَ النَّاسَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَرْبَعٍ.

(۱۱۵۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کی تکبیرات کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنازے میں ہر طرح کا عمل کیا گیا ہے اور میں نے لوگوں کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو چار تکبیرات پر جمع پایا۔

(۱۱٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ وَشُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعُ تَكْبِيرَاتٍ بِتَكْبِيرِ الْخُرُوجِ.

(۱۱۵۴۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہیں تکبیر خروج سمیت۔

(۱۱٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ:صَلَّيْت خَلْفَ الْبَرَاءِ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۵) حضرت مہاجر ابی الحسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ :أَرْبَعًا فَقُلْت اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ ، قَالَ :فَقَالَ :اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ.

(۱۱۵۴۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا جنازے میں کتنی تکبیرات ہیں؟ آپ نے فرمایا چار، میں نے عرض کیا دن اور رات برابر ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دن اور رات برابر ہیں۔

(۱۱٥٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :شَهِدْت ابْنَ عَبَّاسٍ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۷) حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے جنازے پر چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱٥٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَبَّرَ أَرْبَعًا وَأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۸) حضرت ثابت عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے، اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بھی چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱٥٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَلَّيْت خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۹) حضرت ابوالعنبس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی

آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ أَبِي رَوْقٍ ، عَنْ مَوْلًى لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَّى عَلَى عَلِيٍّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۰) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے غلام سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَزِيدُ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ عَلَى الْمَيِّتِ.

(۱۱۵۵۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازہ میں چار تکبیرات سے زیادہ نہ کہتے تھے۔

(۱۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ.

(۱۱۵۵۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَبَّرَ عَلِيٌّ فِي سُلْطَانِهِ أَرْبَعًا أَرْبَعًا هَاهُنَا إِلاَّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّهُ بَدْرِيٌّ.

(۱۱۵۵۳) حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خلافت میں ہر نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں۔ سوائے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے ان پر چھ تکبیرات پڑھیں۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: (میں نے چھ تکبیرات اس لیے پڑھی ہیں) کیونکہ یہ بدری صحابی ہیں۔

(۱۱۵۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كُنَّا نُكَبِّرُ عَلَى الْمَيِّتِ خَمْسًا وَسِتًّا ، ثُمَّ اجْتَمَعْنَا عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ.

(۱۱۵۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز جنازہ میں پانچ یا چھ تکبیرات کہا کرتے تھے، پھر ہم سب چار پر متفق ہو گئے۔ (اجماع چار پر ہو گیا)۔

(۱۱۵۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْنٍ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵۵٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ : شَهِدْت وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَلاَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۶) حضرت عمران بن ابو عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات پر حاضر ہوا تو حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۷) حضرت عمران بن حدیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَامَ هُنَيْهَةً حَتَّى ظَنَنْت أَنَّهُ يُكَبِّرُ خَمْسًا ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَقَالَ : أَكُنْتُمْ تُرَوْنَ أَنِّي أُكَبِّرُ خَمْسًا إِنَّمَا قُمْت كَمَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ. (احمد ۴/ ۳۵۶۔ عبدالرزاق ۶۴۰۴)

(۱۱۵۵۸) حضرت الھجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، آپ نے اس میں چار تکبیرات پڑھیں، پھر تھوڑی دیر کھڑے رہے، یہاں تک کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ آپ رضی اللہ عنہ پانچویں تکبیر کہیں گے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا اور فرمایا: کیا تمہارا خیال یہ تھا کہ میں پانچویں تکبیر کہوں گا؟ میں اسی طرح کھڑا رہا جس طرح میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا دیکھا۔

(۱۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إبْرَاهِيمَ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۹) حضرت عبداللہ بن جمیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۵۶۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۰) حضرت عمر بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ نے اس میں چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ كُلٌّ قَدْ فَعَلَ فَقَالُوا : فتعالوا نَجْتَمِعُ عَلَى أَمْرٍ يَأْخُذُ بِهِ مَنْ بَعْدَنَا فَكَبَّرُوا عَلَى الْجِنَازَةِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۱) حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب کام (مکمل) ہو چکے، آ جاؤ ہم ایسے معاملہ پر اجماع کریں جس سے ہمارے بعد والے دلیل بنا سکیں۔ پھر سب نے جنازہ پر چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِر ، قَالَ : صَلَيتُ خَلفَ وَاثِلَةَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۲) حضرت عمرو بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْن ، عَنْ أَبِي الْخَصِيبِ ، أَنَّ سُوَيْدًا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۳) حضرت ابوخصیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَمَعَ عُمَرُ النَّاسَ فَاسْتَشَارَهُمْ

فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَبَّرَ سَبْعًا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَبَّرَ أَرْبَعًا ، قَالَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ كَأَطْوَلِ الصَّلَاةِ. (عبدالرزاق ۶۳۹۵)

(۱۱۵۶۴) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا اوران سے نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں مشورہ کیا (رائے دریافت کی)۔ان میں سے بعض نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں پڑھا کرتے تھے اور بعض نے فرمایا سات تکبیرات پڑھا کرتے اور بعض نے فرمایا چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔راوی کہتے ہیں کہ پھر ان سب کا چار تکبیرات پر اجماع ہو گیا۔

(۱۱۵۶۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، ثُمَّ اتَّفَقُوا بَعْدُ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ.

(۱۱۵۶۵) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں اختلاف تھا، پھر سب کا چار تکبیرات پر اتفاق ہو گیا۔

(۹۲) مَنْ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ خَمْسًا

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات ہیں

(۱۱۵۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْسًا.

(۱۱۵۶۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا. (مسلم ۷۲۔ ابو داؤد ۳۱۸۹)

(۱۱۵۶۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں پڑھیں۔ہم نے دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح) تکبیریں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَبَّرَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بلعدان خَمْسًا.

(۱۱۵۶۸) حضرت زر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بلعدان کے ایک شخص کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، أَنَّهُ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ ، فَقَالَ :لِعَبْدِ اللهِ

إِنِّی رَأَیْت مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَصْحَابَهُ بِالشَّامِ یُکَبِّرُونَ عَلَی الْجَنَائِزِ خَمْسًا فَوَقِّتُوا لَنَا وَقْتًا نُتَابِعُکُمْ عَلَیْهِ ، قَالَ : فَأَطْرَقَ عَبْدُ اللهِ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : کَبِّرُوا مَا کَبَّرَ إِمَامُکُمْ لاَ وَقْتَ ، وَلاَ عَدَدَ.

(۱۱۵۶۹) حضرت علقمہ بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ میں شام سے واپس آیا تو میں نے حضرت عبد اللہ ؓ سے کہا: میں نے شام میں حضرت معاذ بن جبل ؓ اور ان کے ساتھیوں کو دیکھا وہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھتے ہیں۔ ہمارے لیے ایک عدد مقرر کر دیں تاکہ ہم اس کی اتباع کریں۔ آپ ؓ تھوڑی دیر سر جھکا کر خاموش رہے پھر فرمایا: جتنی تمہارا امام تکبیریں کہے تم بھی اتنی تکبیریں کہو کوئی عدد مقرر نہیں ہے۔

(۱۱۵۷۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زِیَادٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ عَنْ مَوْلًی لِحُذَیْفَةَ ، عَنْ حُذَیْفَةَ ، أَنَّهُ کَبَّرَ عَلَی جِنَازَةٍ خَمْسًا زَادَ فِیهِ غَیْرُ وَکِیعٍ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(احمد ۵/ ۴۰۶۔ دارقطنی ۹)

(۱۱۵۷۰) حضرت حذیفہ ؓ کے غلام فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ جنازے پر پانچ تکبیریں پڑھیں۔ حضرت وکیع کے علاوہ سب راوی اس بات کا بھی اضافہ فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۱۵۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ کَاتِبٍ لِعَلِیٍّ ، أَنَّ عَلِیًّا کَبَّرَ عَلَی جِنَازَةٍ خَمْسًا.

(۱۱۵۷۱) حضرت علی ؓ نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ أَیُّوبَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: صَلَّیْت خَلْفَ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَی جِنَازَةٍ فَکَبَّرَ عَلَیْهَا خَمْسًا.

(۱۱۵۷۲) حضرت ایوب بن نعمان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم ؓ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ ؓ نے اس میں پانچ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ ، قَالَ : کَانَ عَلِیٌّ یُکَبِّرُ عَلَی أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا ، وَعَلَی أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعَلَی سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۷۳) حضرت عبد خیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اصحاب بدر کے جنازے میں چھ تکبیریں پڑھتے، دوسرے صحابہ کرام ؓ کے جنازوں میں پانچ تکبیریں پڑھتے اور عام لوگوں کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھتے۔

(۹۳) مَنْ کَبَّرَ عَلَی الْجِنَازَةِ ثَلاَثًا

بعض حضرات نماز جنازہ میں تین تکبیریں پڑھتے ہیں

(۱۱۵۷۴) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی مَعْبَدٍ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَجْمَعُ النَّاسَ بِالْحَمْدِ وَیُکَبِّرُ

عَلَى الْجَنَازَةِ ثَلاثًا.

(۱۱۵۷۴) حضرت ابو معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور تین بار تکبیر کہتے۔

(۱۱۵۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثَلاثًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۱۱۵۷۵) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے تین تکبیریں پڑھیں اس پر اضافہ نہ کیا اور پھر آپ واپس لوٹ گئے۔

(۱۱۵۷۶) حَدَّثَنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ ، فَقَالَ لَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ تَقَدَّمْ ، وَكَبِّرْ عَلَيْهَا ثَلاثًا.

(۱۱۵۷۶) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے بتایا کہ وہ ایک جنازے میں تھے تو ان سے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا آپ آگے ہو جاؤ۔ اور اس پر تین تکبیریں پڑھو۔

(۹۴) مَنْ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَازَةِ سَبْعًا وَتِسْعًا

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سات یا نو تکبیریں ہیں

(۱۱۵۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ تِسْعًا ، ثُمَّ جِيءَ بِالأُخْرَى فَكَبَّرَ عَلَيْهَا سَبْعًا ، ثُمَّ جِيءَ بِالأُخْرَى فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا حَتَّى فَرَغَ عَنْهُنَّ غَيْرَ أَنَّهُنَّ وِتْرٌ. (بيهقى ۱۳- ابن سعد ۱۶)

(۱۱۵۷۷) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو نو (۹) تکبیریں پڑھیں۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات تکبیریں پڑھیں۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ نے پانچ تکبیریں پڑھیں۔ یہاں تک کہ آپ سب جنازوں سے فارغ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جنازے پر طاق تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : صَلَّى عَلِيٌّ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا.

(۱۱۵۷۸) حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں سات تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۷۹) حدثت عن جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُزَادُ عَلَى سَبْعِ تَكْبِيرَاتٍ ، وَلاَ

تَنْقُصُ مِنْ أَرْبَعٍ.

(۱۱۵۷۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ سات تکبیروں سے زیادہ اور چار تکبیروں سے کم نہیں کہی جائیں گی۔

(۱۱۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ فَجَعَلُوا يَرْفَعُونَ وَحَمْزَةُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ. (ابن سعد ۱۶۔ ابوداؤد ۴۳۵)

(۱۱۵۸۰) حضرت ابو مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، صحابہ کرام ؓ جنازوں کو آپ ﷺ کے سامنے سے اٹھا رہے تھے جبکہ حضرت حمزہ ؓ کا جنازہ (ہر دفعہ) آپ ﷺ کے سامنے رہا۔ یہاں تک کہ آپ سب جنازوں سے فارغ ہوگئے۔

(۱۱۵۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ ، فَكَانَ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ فَيُوضَعُونَ مَعَهُ ، فَيُصَلِّى عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ ، وَيُجَاءُ بِتِسْعَةٍ آخَرِينَ ، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا.

(۱۱۵۸۱) حضرت ابو مالک ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کی نماز جنازہ اس طرح پڑھائی کہ ان کے ساتھ نو جنازے اور رکھے جاتے (نماز جنازہ کے بعد) وہ نو اٹھا لیے جاتے اور حضرت حمزہ کا جنازہ وہیں رہتا پھر نو اور جنازے لائے جاتے، اسی طرح ہوتا رہا یہاں تک کہ حضور ﷺ تمام جنازوں سے فارغ ہوگئے۔

(۱۱۵۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا صَلَّى عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا.

(۱۱۵۸۲) حضرت امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت سہل بن حنیف ؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چھ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۸۳) حَدَّثَنَا معتمرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَا يُنْقَصُ مِنْ ثَلَاثِ تَكْبِيرَاتٍ ، وَلَا يُزَادُ عَلَى سَبْعٍ.

(۱۱۵۸۳) حضرت بکر ابن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں تین تکبیروں سے کم اور سات سے زائد نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا. (بخاری ۴۰۰۴)

(۱۱۵۸۴) حضرت عبد اللہ بن معقل ؓ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت سہل بن حنیف ؓ کی نماز جنازہ میں چھ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا.

(۱۱۵۸۵) حضرت ابن مغفل سے مروی ہے کہ علی ؓ نے سہل بن حنیف کے جنازے پر چھ تکبیریں کہیں۔

(۹۵) فِي الرَّجُلِ يَخَافُ أَنْ تَفُوتَهُ الصَّلاَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ

کسی شخص کا وضو نہ ہو اور اس کو یہ خوف ہو کہ اگر وضو کیلئے گیا تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی

(۱۱۵۸۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا خِفْتَ أَنْ تَفُوتَكَ الْجَنَازَةُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۱۵۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں جب آپ کو خوف ہو کہ آپ کی نماز جنازہ قضا ہو جائے گی اور اس وقت آپ کا وضو نہ ہو تو آپ تیمم کر لو اور نماز جنازہ ادا کر لو۔

(۱۱۵۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِذَا فَجَأَتْكَ الْجَنَازَةُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ عَلَيْهَا.

(۱۱۵۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنازہ آپ کے پاس آئے اور آپ کا وضو نہ ہو تو تیمم کر کے اس کی نماز جنازہ ادا کر لو۔

(۱۱۵۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَجَأَتْكَ الْجَنَازَةُ وَلَسْتَ عَلَى وُضُوءٍ ، فَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ مَاءٌ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۱۵۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ (کا وقت) آ جائے اور آپ کا وضو نہ ہو تو اگر اس وقت آپ کے پاس پانی موجود ہے تو وضو کر کے نماز ادا کر لو، اور اگر پانی نہ ہو تو تیمم کر کے نماز جنازہ ادا کر لو۔

(۱۱۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ إِذَا خَشِيَ الْفَوْتَ.

(۱۱۵۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر لے۔

(۱۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِذَا خِفْتَ أَنْ تَفُوتَكَ الْجَنَازَةُ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۱۵۹۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نماز جنازے کا فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز ادا کر لو۔

(۱۱۵۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وحَمَّاد ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا خَافَ أَنْ تَفُوتَه الصَّلاَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ تَيَمَّمَ.

(۱۱۵۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب آپ کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر لو۔

(۱۱۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ إِذَا خَشِيَ الْفَوْتَ.

(۱۱۵۹۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم کر لو۔

(۱۱۵۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ عن أبيه ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا خِفْتَ أَنْ تَفُوتَكَ الصَّلاَةُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ.

(۱۱۵۹۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب آپ کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور آپ کا وضو بھی نہ ہو تو تیمم کر لو۔

(۱۱۵۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن سَالِمٍ، قَالَ: يَتَيَمَّمُ، وَقَالَ الْقَاسِمُ: لاَ يُصَلَّى عَلَيْهَا حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

(۱۱۵۹۴) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ وضو کیے بغیر نماز جنازہ مت ادا کرو۔

(۱۱۵۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَتَيَمَّمُ ، وَلاَ يُصَلِّى إِلاَّ عَلَى طُهْرٍ.

(۱۱۵۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں نہ تیمم کرے اور نہ نماز جنازہ ادا کرے جب تک وضو نہ کرے۔

(۱۱۵۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْضُرُ الْجِنَازَةَ فَيَخَافُ أَنْ تَفُوتَهُ الصَّلاَةُ عَلَيْهَا ، قَالَ : لاَ يَتَيَمَّمُ.

(۱۱۵۹۶) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا ایک شخص (کا وضو نہیں ہے) اور نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے (کیا وہ تیمم کر سکتا ہے؟) آپ نے فرمایا: نہیں وہ تیمم نہ کرے۔

(۱۱۵۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّى عَلَيْهَا.

(۱۱۵۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تیمم کرے اور نماز جنازہ ادا کرے۔

(۹٦) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَلاَ يَتَيَمَّمُ

بعض حضرات نے اجازت دی ہے کہ وہ نماز جنازہ ادا کرے تیمّم نہ کرے

(۱۱۵۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْضُرُ الْجِنَازَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، قَالَ : يُصَلِّى عَلَيْهَا.

(۱۱۵۹۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی سے دریافت کیا گیا: جنازہ حاضر ہو جائے اور کسی شخص کا وضو نہ ہو تو (وہ کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: وہ نماز جنازہ ادا کرے۔

(۱۱۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيل وَمُطِيعٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُصَلِّى عَلَيْهَا زَادَ فِيهِ مُطِيعٌ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ ، وَلاَ سُجُودٌ.

(۱۱۵۹۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ ادا کرے، حضرت مطیع نے اس میں اس بات کا بھی اضافہ فرمایا ہے کہ اس میں رکوع و سجود نہیں ہیں۔

(۹۷) فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ بَعْضُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ يَقْضِيهِ أَمْ لاَ وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

کسی شخص کی نماز جنازہ کی کچھ تکبیریں فوت ہو جائیں تو کیا وہ ان کی قضا کرے یا نہ کرے اس بارے میں جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۱۱۶۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَقْضِي مَا فَاتَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۰۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کی جو تکبیریں فوت ہو جائیں ان کی وہ قضا نہیں کرے گا۔

(۱۱۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْكَ تَكْبِيرَةٌ ، أَوْ تَكْبِيرَتَانِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَبَادِرْ فَكَبِّرْ مَا فَاتَكَ قَبْلَ أَنْ تُرْفَعَ.

(۱۱۶۰۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نماز جنازہ کی ایک دو تکبیریں فوت ہو جائیں تو اٹھنے سے قبل ان تکبیروں کو جلدی سے کہہ لے۔

(۱۱۶۰۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ يَبْنِي عَلَى مَا فَاتَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۰۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کی جو تکبیریں فوت ہو جائیں ان کی بنا (قضا) کرے گا۔

(۱۱۶۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : يُكَبِّرُ مَا أَدْرَكَ وَيَقْضِي مَا سَبَقَهُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : يُكَبِّرُ مَا أَدْرَكَ ، وَلاَ يَقْضِي مَا سَبَقَهُ.

(۱۱۶۰۳) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جتنی تکبیریں مل جائیں وہ ادا کرے اور جو گزر چکی ہیں ان کی قضا کرے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو مل جائیں وہ تو کہہ لے لیکن جو رہ گئی ہیں ان کی قضا نہ کرے۔

(۱۱۶۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : لاَ تَقْضِي مَا فَاتَكَ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۰۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو تکبیرات فوت ہو جائیں ان کی قضا نہیں ہے۔

(۱۱۶۰۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَقْضِي.

(۱۱۶۰۵) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں قضا کرے گا۔

(۱۱۶۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : يُكَبِّرُ مَا أَدْرَكَ ، وَلاَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ.

(۱۱۶۰۶) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جتنی تکبیریں مل جائیں ان کو کہہ لے اور جو فوت ہوگئی ہیں ان کی قضا نہ کرے۔

(۱۱۶۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :يَقْضِي مَا فَاتَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۰۷) حضرت حمید بن عبدالرحمٰن ولیٹھیڈ فرماتے ہیں نماز جنازہ کی جتنی تکبیریں فوت ہوگئی ہیں ان کی قضاء کرے۔

(۹۸) فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الإِمَامِ وَقَدْ كَبَّرَ أَيَدْخُلُ مَعَهُ ، أَوْ يَنْتَظِرُ حَتَّى يُبْتَدَأَ بِالتَّكْبِيرِ

جو شخص (نماز جنازہ میں) امام تک پہنچے تو وہ تکبیر کہہ چکا ہو تو کیا وہ فوراً نماز میں شامل ہو جائے یا امام کی تکبیر کا انتظار کرے؟

(۱۱۶۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا انْتَهَى الرَّجُلُ إِلَى الْجَنَازَةِ وَقَدْ سُبِقَ بِبَعْضِ التَّكْبِيرِ لَمْ يُكَبِّرْ حَتَّى يُكَبِّرَ الإِمَامُ.

(۱۱۶۰۸) حضرت حارث ولیٹھیڈ فرماتے ہیں جب آدمی نماز جنازہ میں اس وقت پہنچے جب امام کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو وہ فوراً تکبیر نہ کہے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے (پھر نماز میں داخل ہو)۔

(۱۱۶۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهَا، قَالَ :يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۶۰۹) حضرت حسن ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص نماز جنازہ کے لئے آئے اور لوگ نماز جنازہ ادا کر رہے ہوں تو وہ بھی تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے، (امام کی تکبیر کا انتظار نہ کرے)۔

(۹۹) مَنْ كَانَ لاَ يَجْهَرُ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْجَنَازَةِ

بعض حضرات فرماتے ہیں نماز جنازہ کا سلام بلند آواز سے نہ پھیرے

(۱۱۶۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْهَرُ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۱۰) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ نماز جنازہ کا سلام بلند آواز سے نہ پھیرتے تھے۔

(۱۰۰) فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الْجَنَازَةِ كَمْ هُوَ

نماز جنازہ میں کتنے سلام ہیں؟

(۱۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ ، فَإِذَا فَرَغَ سَلَّمَ عَلَى يَمِينِهِ وَاحِدَةً.

(۱۱۶۱۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز جنازہ ادا فرماتے تو تکبیر کہتے وقت رفع یدین فرماتے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو دائی طرف صرف ایک سلام پھیرتے۔

(۱۱٦۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيد ، قَالَ : صَلَّى عَلِيٌّ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ، وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً خَفِيَّةً عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۱۶۱۲) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت یزید بن المکفف رحمہ اللہ کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور اس میں چار تکبیرات پڑھیں اور آہستہ آواز میں دائی طرف صرف ایک سلام پھیرا۔

(۱۱٦۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرتے تھے۔

(۱۱٦۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَهُ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ حِينَ فَرَغَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۱۱۶۱۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حارث رحمہ اللہ کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دائی جانب ایک سلام السلام علیکم کہتے ہوئے پھیرا۔

(۱۱٦۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۱۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۱۱٦۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: تَسْلِيمُ السَّهوِ وَالْجِنَازَةِ وَاحِد.

(۱۱۶۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سجدہ سہو اور نماز جنازہ میں ایک ہی سلام ہے۔

(۱۱٦۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَلِّمْ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز جنازہ میں صرف ایک سلام پھیرو۔

(۱۱٦۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّام عَنْ هِلاَلِ بن مَزِيدٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً أَوَّلُهَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَآخِرُهَا عَنْ يساره.

(۱۱۶۱۸) حضرت ھلال بن مزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی، آپ نے پہلے دائی جانب سلام پھیرا، پھر دوسرا سلام بائیں جانب پھیرا۔

(۱۱٦۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّى ابْنُ سِيرِينَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً فَأَسْمَعَ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۶۱۹) حضرت معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بلند آواز

سے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۲۰) حضرت ابوالعنبس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی آپ نے اس میں چار تکبیریں کہیں اور داہنی جانب ایک سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۲۱) حضرت منصور بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پر ایک سلام پھیرتے۔

(۱۱۶۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، وَيَرُدُّ مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۱۱۶۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک سلام میت کے چہرے کی طرف کر کے پھیرے اور مقتدی بھی سلام کو دہرائیں۔

(۱۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَامِرًا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ.

(۱۱۶۲۳) حضرت حریث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رحمہ اللہ کو نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ رحمہ اللہ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ قُطْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

(۱۱۶۲۴) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یحییٰ نماز جنازہ ادا فرماتے تو ایک سلام پھیرتے۔

(۱۱۶۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ وَاثِلَةَ عَلَى سِتِّينَ جِنَازَةً مِنَ الطَّاعُونِ ، رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۲۵) حضرت عمرو بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ رحمہ اللہ کے ساتھ طاعون کے زمانے میں مردوں اور عورتوں کے ساٹھ جنازے پڑھے۔ آپ چار تکبیریں پڑھتے اور ایک سلام پھیرتے۔

(۱۱۶۲٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلاَءِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ مَكْحُولٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۱۶۲۶) حضرت عبداللہ بن العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول رحمہ اللہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ نے داہنی جانب ایک سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ غُنَيْمًا قُلْتُ :أُسَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَسْت فِي الصَّلاَةِ ؟.

(۱۱۶۲۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غنیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کیا میں نماز جنازہ میں سلام پھیروں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں! کیا تو نماز میں نہیں ہے؟

(۱۱۶۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ يساره.

(۱۱۶۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نماز جنازہ میں دائیں اور بائیں (دو) سلام پھیرتے تھے۔

(۱۱۰) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَ الْجِنَازَةِ مَنْ قَالَ لاَ يَجْلِسُ حَتَّى تُوضَعَ

کوئی شخص جنازے کے ساتھ (قبرستان) جائے تو جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جائے وہ نہ بیٹھے

(۱۱۶۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : :كَانَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إذَا شَهِدَ جِنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ.

(۱۱۶۲۹) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ جب جنازہ میں حاضر ہوتے تو جب تک وہ رکھ نہ دیا جاتا آپ بھی نہ بیٹھتے۔

(۱۱۶۳۰) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي الْعُنْبُسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَقْعُدُ حَتَّى يُوضَعَ السَّرِيرُ.

(۱۱۶۳۰) حضرت ابوالعنبس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جاتا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ بیٹھتے۔

(۱۱۶۳۱) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَكَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ، قَالَ :إذَا كُنْتُمْ فِي جِنَازَةٍ فَلاَ تَجْلِسُوا حَتَّى يُوضَعَ السَّرِيرُ.

(ابوداؤد ۳۱۶۵۔ احمد ۳۸)

(۱۱۶۳۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی جنازہ میں شریک ہو تو جب تک جنازے کی چار پائی نہ رکھ دی جائے تم نہ بیٹھو۔

(۱۱۶۳۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَأَبِي هُبَيْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا صَحِبَ جِنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ.

(۱۱۶۳۲) حضرت ابوھبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی جنازے میں ہوتے تو جب چار پائی نہ رکھ دی جاتی آپ تشریف نہ رکھتے۔

(۱۱۶۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا وُضِعَ السَّرِيرُ فَاجْلِسْ.

(۱۱۶۳۳) حضرت ابراہیم ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں جب چار پائی رکھ دی جائے تب تم بیٹھو۔

(۱۱۶۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :رَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فِي جِنَازَةٍ فَاتَّكَأَ عَلَى حَائِطٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ :وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ ؟ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى وُضِعَتْ.

(۱۳۱۳۴) حضرت طلحہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک جنازے میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور فرمارہے تھے کیا جنازہ رکھ دیا گیا ہے؟ جب تک جنازہ نہ رکھا آپ نہ بیٹھے۔

(۱۱۶۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ الْجِنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ.

(۱۱۶۳۵) حضرت ابراہیم ویلیٹیلیہ اور حضرت شعبی ویلیٹیلیہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ جنازہ لوگوں کے کندھوں سے اترنے سے قبل ہی کوئی شخص بیٹھ جائے۔

(۱۱۶۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :مَشَيْت مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الْقَبْرِ قَامُوا يَتَحَدَّثُونَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ ، فَلَمَّا وُضِعَتْ جَلَسُوا.

(۱۱۶۳۶) حضرت ابو حازم ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جنازے میں) چلا، جب وہ قبر کے پاس پہنچے تو کھڑے ہو کر گفتگو کرنے لگے، یہاں تک کہ جنازہ رکھ دیا گیا، جب جنازہ رکھا گیا تب وہ حضرات بیٹھے۔

(۱۱۶۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْلِسُ حَتَّى تُوضَعَ ، قَالَ :وَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۶۳۷) حضرت ہشام ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جاتا حضرت محمد ویلیٹیلیہ تشریف نہ رکھتے۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویلیٹیلیہ بیٹھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے۔

(۱۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جِنَازَةٍ فَلَمْ أَجْلِسْ حَتَّى وُضِعَتْ إلَى الأَرْضِ ، ثُمَّ أَتَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا لِي لَمْ أَرَكَ جَلَسْتَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ فَقُلْت ذَاكَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، فَقَالَ نَافِعٌ :حَدَّثَنِي مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ، ثُمَّ قَعَدَ. (مسلم ۸۳۔ ابو داؤد ۳۱۶۷)

(۱۱۶۳۸) حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں تھا، جب تک جنازہ نہ رکھ دیا گیا میں

نہیں بیٹھا، پھر میں حضرت نافع بن جبیر ؒ کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے کہ جب تک جنازہ نہیں رکھا گیا آپ بیٹھے نہیں؟ میں نے کہا اس لیے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کھڑے رہے (پھر جب جنازہ رکھ دیا گیا) پھر بیٹھے۔

(۱۰۲) مَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ يُجْلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ

بعض حضرات نے جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنے کی اجازت دی ہے

(۱۱۶۳۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَرَجُلاً آخَرَ يَجْلِسَانِ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجِنَازَةُ.

(۱۱۶۳۹) حضرت انیس بن ابی یحییٰ ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اور ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ دونوں جنازہ رکھ دینے سے قبل بیٹھ گئے۔

(۱۱٦٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا كَانَا يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ وَيَجْلِسَانِ.

(۱۱۶۴۰) حضرت محمد بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ؒ اور حضرت سالم ؒ دونوں حضرات جنازے کے آگے چلتے تھے اور جنازہ رکھ دینے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

(۱۱٦٤١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ جَلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجِنَازَةُ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۱۶۴۱) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو دیکھا کہ وہ جنازہ کو قبر پر رکھ دینے سے قبل ہی بیٹھ گئے۔

(۱۱٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَامِرٍ قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُجْلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجِنَازَةُ فِي الْقَبْرِ.

(۱۱۶۴۲) حضرت ابو جعفر ؒ اور حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ جنازے کو رکھ دینے سے قبل بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ ، قَالَ : فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ. (ابوداؤد ۳۲۰۴۔ ابن خزیمۃ ۱۲)

(۱۱۶۴۳) حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری شخص کے جنازے میں گئے، پھر جب ہم قبر کے پاس پہنچ گئے اور لحد ابھی نہیں بنی تھی، تو حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے، اور ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے جس طرح ہمارے سروں پر پرندے بیٹھ گئے ہوں۔

(۱۱٦٤٤) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ: مَا أَنْتَ بِعَادِلٍ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ وَجَدْتَ أَمْثَلَهُمَا عِنْدَ اللهِ أَيْسَرَهُمَا ، فَاجْلِسْ فِي قِيَامِ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۶۴۴) حضرت مورق العجلی ؒ فرماتے ہیں کہ آپ دو کاموں میں انصاف کرنے والے نہیں ہیں مگر آپ ان دونوں کے مثل پالیں گے عبداللہ کے نزدیک جوان میں سے آسان ہو، پس جب جنازہ (کندھوں پر) کھڑا ہو تو تم بیٹھ جاؤ۔

(۱۱٦٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانَ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ ، ثُمَّ جَلَسَا فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، فَقَالَ : قُمْ أَيُّهَا الأَمِيرُ فَقَدْ عَلِمَ هَذَا ، يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اتَّبَعَ الْجِنَازَةَ لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ.

(بخاری ۱۳۱۰۔ مسلم ٦٦٠)

(۱۱۶۴۵) حضرت سعید المقبری ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مروان کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا، پھر وہ دونوں بیٹھ گئے، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے امیر کھڑے ہو جاؤ، اس کو (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو) معلوم ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ رکھتے۔

(۱۰۳) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ أَلَهُ أَنْ لاَ يَرْجِعَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ

کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرے تو کیا اسکو بغیر اجازت واپس جانے کی اجازت ہے؟

(۱۱٦٤٦) حدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ لاَ يَرْجِعُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ.

(۱۱۶۴۶) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کے بعد واپس نہ لوٹتے جب تک کہ ان سے اجازت نہ لے لیتے۔

(۱۱٦٤٧) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْجِنَازَةِ فَقَدْ قَضَيْتُمْ مَا عَلَيْكُمْ ، فَخَلُّوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ أَهْلِهَا.

(۱۱۶۴۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم نے نماز جنازہ ادا کر لی تو تم نے اپنا حق ادا کر لیا، اب اس کے اور اس کے اھل کو تنہا (خالی) چھوڑ دو۔

(۱۱٦٤٨) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : امْشِ مَعَ الْجِنَازَةِ مَا شِئْتَ ، ثُمَّ ارْجِعْ إِذَا بَدَا لَكَ.

(۱۱۶۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جتنا چاہو جنازے کے ساتھ چلو پھر واپس لوٹ آؤ جب تمہارے لیے ظاہر ہو جائے۔

(۱۱۶۴۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى لَهُمْ إِذْنًا وَيَقُولُ :مَا سُلْطَانُهُمْ عَلَيْنَا.

(۱۱۶۴۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد اجازت لینے کو ضروری نہ سمجھتے تھے، اور فرماتے تھے کہ وہ ہم پر نگہبان نہیں ہیں۔

(۱۱۶۵۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ ، ثُمَّ رَجَعَ.

(۱۱۶۵۰) حضرت موسیٰ بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اور واپس لوٹ گئے۔

(۱۱۶۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرْجِعُ مِنَ الْجِنَازَةِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ بَعْدَ فَرَاغِهِمْ ، قَالَ :مَا كَانَ يَرْجِعُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ.

(۱۱۶۵۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت نافع سے دریافت کیا کیا حضرت عبد اللہ بن عمر نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد اجازت سے قبل ہی واپس لوٹ جایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا اجازت لینے سے قبل نہیں لوٹا کرتے تھے۔

(۱۱۶۵۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ صَاحِبُ الْجِنَازَةِ إِذَا صَلَّيْتَ عَلَيْهَا لَمْ تَرْجِعْ إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَالْمَرْأَةُ الْحَاجَّةُ عَلَى رُفْقَتِهَا إِذَا حَاضَتْ.

(۱۱۶۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دو شخص عہدۂ امارت پر نہ ہونے کے باوجود بھی امیر ہی سمجھے جاتے ہیں ایک جنازے کا مالک جب تم نماز جنازہ ادا کرلو تو اجازت کے بغیر نہ لوٹو، اور حاجن عورت اپنے ساتھیوں کے پاس جب وہ حائضہ ہو جائے۔

(۱۱۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ صَاحِبُ الْجِنَازَةِ وَالْحَائِضُ فِي الرُّفْقَةِ.

(۱۱۶۵۳) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی نہ امیر ہونے کے باوجود بھی امیر ہی سمجھے جاتے ہیں، جنازے والا، اور حائضہ عورت اپنے ساتھیوں میں۔

(۱۱۶۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

(۱۱۶۵۴) حضرت عمر سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ الْجِنَازَةُ عَلَى مَنْ يَتْبَعُهَا وَالْمَرْأَةُ الْحَاجَّةُ عَلَى رُفْقَتِهَا إِذَا حَاضَتْ.

(۱۱۶۵۵) حضرت طلحہ الیامی فرماتے ہیں دو آدمی امیر نہ ہوتے ہوئے بھی امیر ہیں۔ جنازہ امیر ہے اس شخص کا جو اس کی اتباع کرے اور حاجن عورت اپنے ساتھیوں پر جب وہ حائضہ ہو جائے۔

(۱۱۶۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْقَصَافِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي قِلاَبَةَ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا صَلَّى انْصَرَفَ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ ، قَالَ : فَقَالَ : أَهُمْ أُمَرَاءُ عَلَيْنَا.

(۱۱۶۵۶) حضرت داؤد بن ابی القصاف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جنازے میں تھا، جب آپ نے نماز پڑھی آپ واپس لوٹ گئے، میں نے ان سے عرض کیا اجازت سے پہلے ہی آپ رحمہ اللہ واپس جا رہے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کیا وہ ہم پر حکمران (اور مسلط) ہیں؟۔

(۱۱۶۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَلَى مَنْ تَبِعَ الْجِنَازَةَ إِذْنٌ ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنْ يَحْتَشِمُ الرَّجُلُ أَنْ يَرْجِعَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ.

(۱۱۶۵۷) حضرت ابو داؤد الطیالسی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عقیل رحمہ اللہ سے دریافت کیا جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اس کے لیے (واپس جانے کے لیے) اجازت ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، لیکن آدمی کی حیا میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اجازت کے بغیر نہ لوٹے۔

(۱۱۶۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ : الْمَرْأَةُ تَكُونُ مَعَ الرُّفْقَةِ فَتَحُجُّ ، أَوْ تَعْتَمِرُ فَيُصِيبُهَا أَذًى مِنَ الْحَيْضِ ؟ قَالَ : لاَ تَنْفِرُوا حَتَّى تَطْهُرَ وَتَأْذَنَ لَهُمْ وَالرَّجُلُ يَخْرُجُ مَعَ الْجِنَازَةِ لاَ يَرْجِعُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ ، أَوْ يَدْفِنُوهَا ، أَوْ يُوَارُوهَا.

(۱۱۶۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو امیر ایسے ہیں جو حقیقت میں امیر نہیں ایک وہ عورت جو کسی جماعت کے ساتھ حج یا عمرہ کے لیے جائے اور وہ حائضہ ہو جائے اب وہ جماعت اس وقت کوچ نہیں کر سکتی جب تک وہ پاک نہ ہو جائے یا ناپاکی کی حالت میں انہیں چلے جانے کی اجازت نہ دے دے۔ اور دوسرا وہ آدمی جو کسی جنازے کے ساتھ چلا جائے اب وہ اس وقت تک واپس نہیں جا سکتا جب تک کہ اس کو اجازت نہ مل جائے یا جب تک میت کو دفن نہ کر دیا جائے۔

(۱۱۶۵۹) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا أُذِنَ لَهُمْ قُلْتُ لِلْحَسَنِ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ ، قَالَ : وَهَلْ عَلَيْنَا إِذْنٌ.

(۱۱۶۵۹) حضرت حبیب بن ابی محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جنازے میں تھا، پھر جب لوگوں کو اجازت دی گئی تو میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے کہا اجازت دے دی گئی ہے۔ حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کیا ہمارے لئے اذن (ضروری) ہے؟

(۱۱۶۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : يَتْبَعُ الْجِنَازَةَ مَا بَدَا لَهُ وَيَرْجِعُ إِذَا بَدَا لَهُ.

(۱۱۶۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازے کے ساتھ چلے جتنا اس کے لیے ظاہر ہو (گنجائش ہو) اور واپس لوٹ جائے جب اس کے لیے ظاہر ہو جائے۔

(۱۱۶۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ.

(۱۱۶۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۶۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ الرَّجُلُ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا ، وَالْمَرْأَةُ تَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَتَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْفِرُوا إِلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۱۶۶۲) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوآدمی امیر نہ ہونے کے باوجود بھی امیر ہیں، کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرے تو وہ بغیر اجازت کے واپس نہ لوٹے، اور کوئی عورت (حج کے سفر میں) ہے اور اس کو طواف سے پہلے یوم النحر میں حیض آجائے، تو ان کے لیے اس عورت کی اجازت کے بغیر نکلنا جائز نہیں ہے۔

(۱۰۴) فِي الْمَرْأَةِ أَيْنَ يُقَامُ مِنْهَا فِي الصَّلاَةِ وَالرَّجُلِ أَيْنَ يُقَامُ مِنْهُ

عورت کے ہاں کھڑا ہوا جائے نماز جنازہ میں اور مرد کے کہاں کھڑا ہوا جائے

(۱۱۶۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا. (بخاری ۱۳۳۲۔ ابوداؤد ۳۱۸۸)

(۱۱۶۶۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا جنازہ پڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

(۱۱۶۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ غالب أو أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ أُتِيَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِ السَّرِيرِ وَجِيءَ بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ فَقَامَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ السَّرِيرِ ، فَقَالَ : الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ، قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : احْفَظُوهُ. (ترمذی ۱۰۳۴۔ احمد ۳/ ۱۱۸)

(۱۱۶۶۴) حضرت ابوالغالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کی چارپائی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اور ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کے سینے کے پاس کھڑے ہوئے، حضرت علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے دریافت کیا، کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کو یاد کرلو۔

(۱۱۶۶۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي رَافِعٍ أَيْنَ أَقُومُ مِنَ الْجَنَازَةِ قَالَ : فَخَلَعَ نَعْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : هَاهُنَا ، يَعْنِي وَسَطَهَا.

(۱۱۶۶۵) حضرت یزید بن ابی منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورافع رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں جنازے کے کہاں

کھڑا ہوں؟ آپ نے اپنے جوتے اتارے پھر فرمایا یہاں، یعنی درمیان میں۔

(۱۱۶۶۶) حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :صَلَّيْت خَلْفَ الْحَسَنِ مَا لاَ أُحْصِي عَلَى الْجَنَائِزِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، فَمَا رَأَيْتُهُ يُبَالِي أَيْنَ قَامَ مِنْهَا.

(۱۱۶۶۶) حضرت حمید ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ویلیٹیلا کے پیچھے مردوں اور عورتوں کے بیشمار جنازے پڑھے ہیں، میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس بات کی پروا کی ہو کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔

(۱۱۶۶۷) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :يَقُومُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا.

(۱۱۶۶۷) حضرت شعبی ویلیٹیلا فرماتے ہیں جو نماز جنازہ ادا کر رہا ہے وہ میت کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۱۶۶۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :يُقَامُ مِنَ الْمَرْأَةِ حِيَالَ ثَدْيَيْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ فَوْقَ ذَلِكَ.

(۱۱۶۶۸) حضرت حسن ویلیٹیلا فرماتے ہیں عورت کے سینے کے سامنے اور مرد کے جنازے کے اس سے تھوڑا اوپر کھڑا ہو۔

(۱۱۶۶۹) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمَرْأَةُ عِنْدَ فَخِذَيْهَا وَالرَّجُلُ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الْقِيَامِ.

(۱۱۶۶۹) حضرت حسن ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ عورت کے ران کے پاس اور مرد کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۱۶۷۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ قَامَ وَسَطَهَا وَيَرْتَفِعُ عَنْ صَدْرِ الْمَرْأَةِ شَيْئًا.

(۱۱۶۷۰) حضرت ابی حصین ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ویلیٹیلا جب جنازہ پڑھتے تو اس کے درمیان میں کھڑے ہوتے اور عورت کے سینے سے کچھ اوپر کھڑے ہوتے۔

(۱۱۶۷۱) حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى الْجِنَازَةِ قَامَ عِنْدَ الصَّدْرِ.

(۱۱۶۷۱) حضرت عطاء ویلیٹیلا فرماتے ہیں جب آدمی نماز جنازہ پڑھائے تو اس کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۱۶۷۲) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَقُومُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا.

(۱۱۶۷۲) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز جنازہ پڑھائے وہ اس کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۰۵) مَا قَالُوا فِيهِ إذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ كَيْفَ يُصْنَعُ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهِمَا

جب مرد اور عورت کا جنازہ اکٹھا ہو تو اس کے کہاں کھڑا ہوا جائے

(۱۱۶۷۳) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ جِنَازَةُ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ جِيءَ

بِالْمَرْأَةِ فَوَضَعَ رَأْسَهَا عِنْدَ كَتِفَيِ الرَّجُلِ ، ثُمَّ يَقُومُ الإِمَامُ عِنْدَ رَأْسِ الْمَرْأَةِ ، وَوَسَطِ الرَّجُلِ.

(۱۱۶۷۳) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں جب مرد اور عورت دونوں کا جنازہ اکٹھا ہو تو عورت (کی میت کے) کے سر کو مرد کے کندھوں کے پاس رکھیں گے، پھر امام عورت کے سر کے پاس اور مرد کے درمیان (سینے) میں کھڑا ہوگا۔

(۱۱۶۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ عَلَى سِتِّينَ جِنَازَةً مِنَ الطَّاعُونِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَهُمْ صَفَّيْنِ صَفَّ النِّسَاءِ بَيْنَ أَيْدِي الرِّجَالِ ، رَأْسَ سَرِيرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ رِجْلَيْ صَاحِبَتِهَا ، وَرَأْسَ الرَّجُلِ عِنْدَ رِجْلَيْ سَرِيرِ صَاحِبِهِ.

(۱۱۶۷۴) حضرت عمرو بن مہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع ؓ کے ساتھ طاعون کے زمانہ میں مردوں اور عورتوں کے ساٹھ جنازے پڑھے۔ ان سب کی دو صفیں بنائی گئیں۔ عورتوں کی صف مردوں کے سامنے، عورت کی چارپائی کا سر اس کی ساتھی (عورت) کے ٹانگوں کے پاس، اور مرد کا سر اس کے ساتھی (مرد) کے ٹانگوں کے پاس۔

(۱۱۶۷۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَهُمْ يُسَوُّونَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا صَلَّوْا عَلَيْهِمَا فِي رُؤُوسِهِمَا وَأَرْجُلِهِمَا ، فَأَرَادَهُمْ عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا رَأْسَ الْمَرْأَةِ عِنْدَ وَسَطِ الرَّجُلِ.

(۱۱۶۷۵) حضرت حبیب بن ابی ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ اہل مکہ کے پاس آئے وہ مرد اور عورت کے جنازے کو برابر رکھ کر (ان کے سروں اور ٹانگوں کو) جنازہ ادا کرتے تھے۔ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ان کو بتلایا کہ وہ عورت کے سر کو مرد کے درمیان میں رکھیں۔

(۱۱۶۷۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَائِزِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ تُسَوُّونَ رُؤُوسَهُمْ وَيَكُونُ صَفَّانِ بَيْنَ الإِمَامِ وَالْقِبْلَةِ.

(۱۱۶۷۶) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک جنازے میں کئی مرد اور عورتیں ہوں تو کیا کریں؟ آپ ؒ نے فرمایا ان کے سروں کو برابر کیا جائے اور ہو جائیں گی دو صفیں امام اور قبلہ کے درمیان۔

(۱۱۶۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ.

(۱۱۶۷۷) حضرت شعبی ؒ بھی حضرت ابراہیم ؒ کے مثل بیان کرتے ہیں۔

(۱۱۶۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۱۶۷۸) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے اسی طرح سنا۔

(۱۱۶۷۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : كَانَ يَجْعَلُ رُؤُوسَ الرِّجَالِ إِلَى رُكَبِ النِّسَاءِ.

(۱۱۶۷۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع ؓ مردوں کے سروں کو عورتوں کے گھٹنوں کے پاس رکھتے۔

(۱۱۶۸۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : يُفَضَّلُ الرَّجُلُ بِالرَّأْسِ.

(۱۱۶۸۰) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کے سر کو فضیلت دی جائے گی۔ (مرد کے سر کو آگے کیا جائے گا)۔

(۱۰۶) فِي جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مَنْ قَالَ الرَّجُلُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ وَالنِّسَاءُ أَمَامَ ذَلِكَ

مردوں اور عورتوں کے جنازے میں بعض فرماتے ہیں مردوں کو امام کے قریب اور عورتوں کو ان کے آگے رکھا جائے گا

(۱۱۶۸۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِلاَلٍ الْمَازِنِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ تِسْعٍ ، أَوْ سَبْعٍ فَقَدَّمَ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ، وَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الإِمَامَ.

(۱۱۶۸۱) حضرت ھلال المازنی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ھریرہ ؓ کو نو یا سات مردوں اور عورتوں کے جنازے میں دیکھا، انہوں نے عورتوں کو قبلہ کے قریب کیا اور مردوں کو امام کے قریب۔

(۱۱۶۸۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيهِ وَالنِّسَاءَ خَلْفَ ذَلِكَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۸۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ جب مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ پڑھاتے تو مردوں کو (امام) کے قریب رکھتے اور عورتوں کو ان کے بعد قبلہ کے قریب۔

(۱۱۶۸۳) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ كَانَا يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ.

(۱۱۶۸۳) حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موھب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت ؓ اور حضرت ابو ھریرہ ؓ اسی طرح کرتے۔

(۱۱۶۸٤) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، قَالَ : تَكُونُ النِّسَاءُ أَمَامَ الرِّجَالِ.

(۱۱۶۸۴) حضرت ابراہیم ؒ مردوں اور عورتوں کے جنازے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کے آگے رکھا جائے گا۔

(۱۱۶۸۵) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ.

(۱۱۶۸۵) حضرت شعبی ؒ بھی حضرت ابراہیم ؒ کے مثل فرماتے ہیں۔

(۱۱۶۸۶) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۱۶۸۶) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح سنا۔

(۱۱۶۸۷) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ الْحَارِثُ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَهُ وَيُقَدِّمُ النِّسَاءَ.

(۱۱۶۸۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رحمہ اللہ جب مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ ادا فرماتے تو مردوں کے جنازے امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو ان سے آگے رکھتے۔

(۱۱۶۸۸) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ وَزَيْدَ بْنَ عُمَرَ مَاتَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَأَخْرَجُوهُمَا فَصَلَّى عَلَيْهِمَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ ، فَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِيهِ ، وَجَعَلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بَيْنَ يَدَيْ زَيْدٍ ، وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِي الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۸۸) حضرت عمار جو بنو ہاشم کے غلام ہیں فرماتے ہیں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہ ایک ہی دن فوت ہوئے اور میں ان کے جنازے میں شریک تھا۔ ان دونوں کو ایک ساتھ جنازے کے لیے نکالا گیا۔ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی، انہوں نے حضرت زید کو امام کے قریب رکھا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو زید کے سامنے، اور اس دن نماز جنازہ ادا کرنے والوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے ان میں حضرت حسین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ (کسی نے اس پر اختلاف نہ کیا)۔

(۱۱۶۸۹) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عن الحارث ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَتْ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، جُعِلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ ، وَالنِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ، الْحُرُّ وَالْعَبْدُ يُجْعَلُ الْحُرُّ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ ، وَالْعَبْدُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۸۹) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب عورتوں اور مردوں کا جنازہ اکٹھا ہوتا تو مردوں کو امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو قبلہ کے قریب، اگر آزاد اور غلام کا جنازہ ہوتا تو آزاد کو امام کے قریب اور غلام کو قبلہ کے قریب۔

(۱۱۶۹۰) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ فِي طَاعُونِ الْجَارِفِ يُصَلُّونَ عَلَى جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مُتَفَرِّقِينَ ، قَالَ : فَجَاءَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ فِيمَا يَحْسَبُ عَبْدُ رَبِّهِ ، فَجَعَلَ النِّسَاءَ أَمَامَ الرِّجَالِ ، فَصَلَّى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا.

(۱۱۶۹۰) حضرت عبد ربہ بن ابی راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ ہمہ گیر تباہی مچانے والے طاعون میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے تو مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ تنہا تنہا ادا کی گئی۔ پھر حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہما (حضرت عبد ربہ کے گمان کے مطابق) تشریف

لائے، انہوں نے عورتوں کی میت کو مرد کے آگے رکھ کر ان سب پر اکھٹے نماز ادا کی۔

(۱۱۶۹۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي ، الإِمَامَ وَالنِّسَاءَ وَرَاءَ ذَلِكَ.

(۱۱۶۹۱) حضرت معمر ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریشیلیہ جب مردوں اور عورتوں کی اکھٹے نماز جنازہ ادا فرماتے تو مردوں کو امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو ان کے پیچھے۔

(۱۱۶۹۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَجَعَلَ الرَّجُلَ مِمَّا يَلِيهِ.

(۱۱۶۹۲) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مرد اور عورت کا جنازہ اکٹھا پڑھایا، آپ نے مرد کی میت کو امام کے قریب رکھا۔

(۱۱۶۹۳) حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ وَاثِلَةَ، قَالَ: وَقَعَ الطَّاعُونُ بِالشَّامِ فَمَاتَ فِيهِ بَشَرٌ كَثِيرٌ، فَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا يَجْعَلُ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۳) حضرت واثلہ سے مروی ہے کہ شام میں طاعون پھیلا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے، تو مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ اکٹھی ادا کی گئی، مردوں کی میت کو امام کے قریب رکھا اور عورتوں کی میت قبلہ کے قریب۔

(۱۱۶۹٤) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جُعِلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ ، وَالنِّسَاءَ أَمَامَ ذَلِكَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۴) حضرت شعبی ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ جب عورتوں اور مردوں کی نماز جنازہ اکٹھی ادا کی جائے تو مردوں کو امام کے قریب اور عورتوں کو قبلہ کے قریب رکھا جائے گا۔

(۱۱۶۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : صَلَّى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ وَابْنِهَا زَيْدٍ ، قَالَ : فَجَعَلَ الْغُلاَمَ مِمَّا يَلِيهِ وَالْمَرْأَةَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۵) حضرت شعبی ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو امام کے قریب اور عورت کو قبلہ کے قریب رکھا۔

(۱۰۷) مَنْ كَانَ يَجْعَلُ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ

بعض حضرات فرماتے ہیں عورت کی میت کو امام کے قریب رکھا جائے گا

(۱۱۶۹٦) حدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالاَ: النِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ وَالرِّجَالُ

مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۶) حضرت سالم ریٹیٹیے اور حضرت قاسم ریٹیٹیے فرماتے ہیں عورت کی میت کو امام کے قریب اور مردوں کے جنازے کو قبلہ کے قریب رکھیں گے۔

(۱۱۶۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الرِّجَالُ بَيْنَ يَدَيِ النِّسَاءِ.

(۱۱۶۹۷) حضرت عطاء ریٹیٹیے فرماتے ہیں مردوں کی میت کو عورتوں کے سامنے رکھیں گے۔

(۱۱۶۹۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ مَسْلَمَةُ بْنُ مُخَلَّدٍ بِمِصْرَ ، قَالَ :فَجَاؤُونَا بِرِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلُوا لاَ يَدْرُونَ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَقَالَ مَسْلَمَةُ :سُنَّتُكُمْ فِي الْمَوْتِ سُنَّتُكُمْ فِي الْحَيَاةِ ، قَالَ :فَجُعِلَ النِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ وَالرِّجَالُ أَمَامَ ذَلِكَ.

(۱۱۶۹۸) حضرت بکر ریٹیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد ریٹیٹیے مصر میں تھے، ہمارے پاس مرد اور عورتیں (ان کے جنازے) لائے گئے، ان لوگوں کو معلوم نہیں تھا کہ ان کو کیسے رکھ کر جنازہ ادا کیا جائے۔ حضرت مسلمہ ریٹیٹیے نے فرمایا تمہارے مرنے کا طریقہ تمہاری زندگی کے طریقہ کی طرح ہے۔ انہوں نے عورتوں کے جنازے کو امام کے قریب اور مردوں کو ان کے آگے رکھا۔

(۱۰۸) مَنْ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الرِّجَالِ عَلَى حِدَةٍ، وَعَلَى الْمَرْأَةِ عَلَى حِدَةٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں مردوں کی نماز جنازہ علیحدہ (الگ) اور عورتوں کی نماز جنازہ علیحدہ ادا کی جائے گی

(۱۱۶۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ معقل، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى الرِّجَالِ عَلَى حِدَةٍ وَعَلَى الْمَرْأَةِ عَلَى حِدَةٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، فَقَالَ :هَذَا الَّذِي لاَ شَكَّ فِيهِ.

(۱۱۶۹۹) حضرت عطاء بن سائب ریٹیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت معقل ریٹیٹیے نے مردوں کی نماز جنازہ الگ پڑھائی، اور عورتوں کی الگ (مستقل طور پر) اور پھر قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس طریقے میں کوئی شک (وشبہ) نہیں ہے۔

(۱۱۷۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، قَالَ :نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ لَمَّا اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ صَلَّى عَلَى هَؤُلاَءِ ضَرْبَةً ، وَعَلَى هَؤُلاَءِ ضَرْبَةً.

(۱۱۷۰۰) حضرت ایوب ریٹیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریٹیٹیے جب مردوں اور عورتوں کے جنازے میں تھے، فرمایا کہ مجھے حضرت ابو اسود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب لوگوں نے ان کے پاس اس مسئلہ میں اختلاف کیا تو انہوں نے مردوں اور عورتوں پر علیحدہ علیحدہ نماز جنازہ ادا کی۔

(۱۰۹) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا اجْتَمَعَتْ جِنَازَةُ صَبِيٍّ وَرَجُلٍ

جب کسی مرد اور بچے کا جنازہ اکٹھا ہو جائے تو!

(۱۱۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : صَلَّى الشَّعْبِيُّ عَلَى جِنَازَةِ صَبِيٍّ وَرَجُلٍ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلَ مِمَّا يَلِيهِ ، وَالصَّبِيَّ أَمَامَ الرَّجُلِ.

(۱۱۷۰۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رحمہ اللہ نے ایک بچے اور مرد کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رحمہ اللہ نے مرد کو امام کے قریب اور بچے کو مرد کے آگے رکھا۔

(۱۱۰) فِي الرَّجُلِ يَجِيءُ وَقَدْ وَضَعُوا الْجِنَازَةَ يُنْتَظِرُ

جنازہ رکھنے کے بعد کسی شخص کا انتظار کیا جائے گا؟

(۱۱۷۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ فِي الْقَوْمِ يَصُفُّونَ على الْجِنَازَةِ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ يَنْتَظِرُونَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۱۱۷۰۲) حضرت عثمان بن غیاث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا لوگوں نے جنازے کے لیے صفیں باندھ رکھی تھیں، ایک شخص کے آنے کا انتظار وہ کر سکتے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، قَالَ : أُرَاهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ عُمَرَ انْتَظَرَ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ بِالصَّلاَةِ عَلَى عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ.

(۱۱۷۰۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ام عبد کے بیٹے کا انتظار فرمایا۔

(۱۱۱) مَا قَالُوا فِي السِّقْطِ مَنْ قَالَ يُصَلَّى عَلَيْهِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جنین کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی

(۱۱۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ.

(۱۱۷۰۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى السِّقْطِ ، قَالَ نَافِعٌ : لاَ أَدْرِي أَحَيًّا

خَرَجَ أَمْ مَيِّتًا.

(۱۱۷۰۵) حضرت نافع ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جنین کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔ حضرت نافع ویشی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم وہ (بوقت پیدائش) زندہ تھا کہ مردہ؟

(۱۱۷۰۶) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :إِنَّ أَحَقَّ مَنْ صَلَّيْنَا عَلَيْهِ أَطْفَالُنَا.

(۱۱۷۰۶) حضرت ابی بکر ویشی فرماتے ہیں کہ جن کی نماز جنازہ ہم ادا کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ حق دار ہمارے بچے ہیں۔

(۱۱۷۰۷) حدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إذَا تَمَّ خَلْقُهُ وَنُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۷۰۷) حضرت سعید بن المسیب ویشی فرماتے ہیں جب بچے کی خلقت مکمل ہو جائے اور اس میں روح پھونک دی جائے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۰۸) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُومُ عَلَى الْمَنْفُوسِ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۱۱۷۰۸) حضرت سعید ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نوزائیدہ بچے کی نماز جنازہ پڑھائی جس نے کوئی گناہ نہ کیا تھا، (اس میں دعا مانگتے ہوئے فرمایا) اے اللہ! اس کو عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

(۱۱۷۰۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ فِي السِّقْطِ إِنِ اسْتَوَى خَلْقُهُ سُمِّيَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْكَبِيرِ.

(۱۱۷۰۹) حضرت ابن سیرین ویشی فرماتے ہیں کہ جب جنین کی خلقت مکمل ہو جائے تو اس کا نام بھی رکھا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی جس طرح بڑے کی کرتے ہیں۔

(۱۱۷۱۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :السِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، يُدْعَى لأَبَوَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ ، قَالَ يُونُسُ :وَأَهْلُ زِيَادٍ يَرْفَعُونَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا لاَ أَحْفَظُهُ.

(۱۱۷۱۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنین کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، جس میں اس کے والدین کے لیے مغفرت کی دعا کریں گے۔ ایک راوی حضرت یونس ویشی فرماتے ہیں اہل زیاد ویشی نے اس کو مرفوعاً نقل فرمایا ہے، لیکن میں نے اس کو اس طرح محفوظ نہیں کیا۔

(۱۱۷۱۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :مَا نَدَعُ أَحَدًا مِنْ

أَوْلاَدِنَا إِلاَّ صَلَّيْنَا عَلَيْهِ.

(۱۱۷۱۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اپنی اولاد میں سے کسی کو نماز جنازہ پڑھائے بغیر نہیں چھوڑا، (دفن نہیں کیا)۔

(۱۱۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : يُصَلَّى عَلَى الصَّغِيرِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْكَبِيرِ.

(۱۱۷۱۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں بڑے کی طرح بچے کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۱۳) حَدَّثَنَا معاذ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : صَلِّ عَلَى السِّقْطِ وَسَمِّهِ ، فَإِنَّهُ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۱۱۷۱۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنین کی نماز جنازہ پڑھواور اس کا نام رکھو کیونکہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوا ہے۔

(۱۱۷۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، فَقَالَ : أَدْرَكْتُ بَقَايَا الأَنْصَارِ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّبِيِّ مِنْ صِبْيَانِهِمْ.

(۱۱۷۱۴) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے انصار کو پایا کہ وہ اپنے بچوں کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے۔

(۱۱۷۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي السِّقْطِ إِذَا وَقَعَ مَيِّتًا ، قَالَ : إِذَا نُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ لأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۱۷۱۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس جنین کے بارے میں کہ جو مردہ ہی پیدا ہوا ہو فرماتے کہ جب اس میں روح پھونکی جا چکی ہو تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور یہ روح چار ماہ میں پھونکی جاتی ہے۔

(۱۱۷۱٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ ، عَنْ خَالِدٍ الأَحْدَبِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الأَطْفَالِ ، فَقَالَ : لأَنْ أُصَلِّيَ عَلَى مَنْ لاَ ذَنْبَ لَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۱۷۱۶) حضرت خالد الاحدب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بچوں کی نماز جنازہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کا کوئی گناہ نہیں اس کی نماز جنازہ پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۱۱۲) مَنْ قَالَ لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا

بعض حضرات فرماتے ہیں بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک چیخے نہ تب کہ اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کریں گے

(۱۱۷۱۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى

يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۱۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ بچے کی نماز جنازہ نہیں ادا کریں گے جب تک کہ وہ چیخے نہیں۔

(۱۱۷۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ : لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۱۸) حضرت ابراہیم ؒ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۱۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: لَا يُصَلَّى عَلَى الصَّبِيِّ.

(۱۱۷۱۹) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؓ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ بچے کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُلَاسٌ الشَّامِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ جَحَّاشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَمَاتَ ابْنٌ لَهُ صَغِيرًا ، فَقَالَ : اذْهَبُوا بِهِ فَادْفِنُوهُ ، وَلَا يُصَلَّى عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْمٌ وَادْعُوا اللَّهَ لِوَالِدَيْهِ أَنْ يَجْعَلَهُ لَهُمَا فَرَطًا وَأَجْرًا ، نَحْوَهُ.

(۱۱۷۲۰) حضرت عثمان بن جحاش ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب ان کا چھوٹا بیٹا فوت ہوا، آپ نے فرمایا: اسکو لے جاؤ اور دفنا دو، اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کہ اس پر گناہ نہیں ہے۔ اللہ پاک سے اس کے والدین کے لیے دعائے مغفرت کرو کہ وہ اس بچہ کو ان کے لیے مغفرت کا ذریعہ اور سفارشی بنائے۔

(۱۱۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَوْلُودِ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ ، وَلَا يُوَرَّثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۲۱) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ نومولود کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی، اور نہ ہی وہ وارث بنایا جائے گا جب تک کہ وہ نہ چیخے۔

(۱۱۷۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، أَنَّهُ سَأَلَهُمَا عَنِ السِّقْطِ يَقَعُ مَيِّتًا أَيُصَلَّى عَلَيْهِ قَالَا : لَا.

(۱۱۷۲۲) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے دریافت کیا گیا کہ جنین اگر مردہ حالت میں پیدا ہو تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ فرمایا نہیں۔

(۱۱۷۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَا يُصَلَّى عَلَى السِّقْطِ ، وَلَا يُوَرَّثُ.

(۱۱۷۲۳) حضرت العلاء بن المسیب ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنین پر نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔

(۱۱۷۲٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ فَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۱۱۷۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بچہ پیدائش کے بعد چیخے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور وہ وارث ہوگا، اور اگر نہ چیخے تو نہ نماز ادا کی جائے گی اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔

(۱۱۷۲۵) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۱۱۷۲۵) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۲۶) حدَّثَنَا معاذ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ، يَعْنِي السِّقْطَ.

(۱۱۷۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنین کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۲۷) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ لاَ يُصَلِّي عَلَى وَلَدِهِ إِذَا مَاتَ صَغِيرًا.

(۱۱۷۲۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا چھوٹا بچہ فوت ہوا تو آپ نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

(۱۱۷۲۸) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمَوْلُودِ ، قَالَ : لاَ يُوَرَّثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۲۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں بچہ جب تک پیدائش کے بعد چیخے نہیں وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۱۱۷۲۹) حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كُنَّا ، وَمَا نُصَلِّي عَلَى الْمَوْلُودِ.

(۱۱۷۲۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نومولود کی نماز جنازہ نہیں ادا کرتے تھے۔

(۱۱۷۳۰) حدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ : كُنَّا ، وَمَا نُصَلِّي عَلَى الْمَوْلُودِ.

(۱۱۷۳۰) حضرت سوید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۳) فِي الصَّلاَةِ عَلَى وَلَدِ الزِّنَى

ولد الزنا پر نماز جنازہ کا حکم

(۱۱۷۳۱) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُصَلَّى عَلَى وَلَدِ الزِّنَى إِذَا صَلَّى.

(۱۱۷۳۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ولد زنا کی نماز جنازہ ادا فرماتے اگر وہ نمازی ہوتا۔

(۱۱۷۳۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي عَلَى وَلَدِ الزِّنَى صَغِيرًا ، وَلاَ كَبِيرًا.

(۱۱۷۳۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ولد الزنا کی نماز جنازہ ادا نہ فرماتے خواہ وہ چھوٹا ہوتا یا بڑا۔

(۱۱۷۳۳) حَدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى وَلَدَ الزِّنَى عَلَى فِرَاشِهِ فِي بَيْتِهِ يَمُوتُ وَتَمُوتُ أُمُّهُ وَيُصَلِّي عَلَيْهِمَا.

(۱۱۷۳۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ولد الزنا اور اس کی ماں کو گھر کے بستر میں مرا ہوا دیکھا، اور ان دونوں کی نماز جنازہ ادا کی۔

(۱۱٤) في ثواب مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَتَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ

نماز جنازہ ادا کرنے اور میت کو دفنانے تک ساتھ رہنے کا ثواب

(۱۱۷۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنِ انْتَظَرَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، قَالُوا : وَمَا الْقِيرَاطَانِ ؟ قَالَ : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ. (بخاری ۱۳۲۵۔ مسلم ۶۵۲)

(۱۳۱۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے، اور جو دفنانے تک انتظار کرتا رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا قیراط کتنا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔

(۱۱۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ. (احمد ۵/ ۱۳۱۔ ابن ماجه ۱۵۱)

(۱۱۷۳۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفنانے تک ساتھ رہا اور انتظار کرتا رہا اس کے لیے ایک دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

(۱۱۷۳٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : انْظُرْ مَا تَقُولُ ، قَالَ : فَبَعَثُوا إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ صَدَقَ. (احمد ۳)

(۱۱۷۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفنانے تک حاضر رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا غور کرو آپ کیا کہہ رہے ہو؟ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تصدیق کے لیے بھیجا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے اس کی تصدیق فرمائی۔

(۱۱۷۳۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَبِعَ جِنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا :وَمِثْلُ أَيْشٍ الْقِيرَاطُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ.

(مسلم ۵۷۔ ابن ماجه ۱۵۴۰)

(۱۱۷۳۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی اتباع کی (نماز ادا کی) اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔ اور جو دفنانے تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! قیراط کتنا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سب سے چھوٹا احد پہاڑ کے برابر۔

(۱۱۷۳۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالُوا :مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى يُقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ.

(۱۱۷۳۸) حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سعید المقبری، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم ارشاد فرماتے ہیں جس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔ اور جو دفن تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

(۱۱۷۳۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ.

(۱۱۷۳۹) حضرت جبیر بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل سنا۔

(۱۱۷۴۰) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَتَى الْجِنَازَةَ عِنْدَ أَهْلِهَا فَمَشَى مَعَهَا حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ. (احمد ۲۷)

(۱۱۷۴۰) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ کے اہل کے پاس آیا اور ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ اس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔ اور جو دفن تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے، اور قیراط احد پہاڑ کے مثل ہے۔

(۱۱۷۴۱) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ. (احمد ۲/ ۱۶)

(۱۱۷۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کی نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔

(۱۱۷٤۲) حدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عُصَيْمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْثَرٌ أَبُو زُبَيْدٍ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبُرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ. (نسائی ۲۰۶۷)

(۱۱۷۴۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کی نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط۔

(۱۱۵) فِي الْمَيِّتِ مَا يَتْبَعُهُ مِنْ صَلاَةِ النَّاسِ عَلَيْهِ

لوگوں کی دعائے جنازہ میں سے کیا چیز میت تک پہنچتی ہے

(۱۱۷٤۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِئَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلاَّ شُفِّعُوا فِيهِ. (مسلم ۵۸۔ احمد ۳/ ۲۶۶)

(۱۱۷۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی شخص نہیں مرتا مگر اس پر ایک جماعت نماز ادا کرتی ہے جن کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے اور وہ اس کے لیے شفاعت (دعائے مغفرت) کرتے ہیں مگر ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول کر لی جاتی ہے۔

(۱۱۷٤٤) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَبِي بَكَّارٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي الْمَلِيحِ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَقَالَ : سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ وَلَوْ خُيِّرْتُ رَجُلاً لاَخْتَرْتُهُ ، حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بن السليل ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَيْمُونَةَ ، وَكَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ إِلاَّ شُفِّعُوا فِيهِ.

قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ : وَالأُمَّةُ مَا بَيْنَ الأَرْبَعِينَ إِلَى الْمِئَةِ.

(۱۱۷۴۴) حضرت ابی بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوملیح رحمہ اللہ کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا صفیں درست کر لو اور اس کے لیے تم خوب اچھے طریقے سے شفاعت (دعائے مغفرت) کرو۔ اگر مجھے کسی شخص کا اختیار دیا جاتا تو میں اسکو اختیار کرتا۔ مجھ سے حضرت عبداللہ بن السلیل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت میمونہ رحمہ اللہ سے مروی ہے جو ان کے رضاعی بھائی تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی مسلمان جس کی نماز جنازہ ایک جماعت ادا کرے مگر اس کی شفاعت کر دی جاتی

ہے۔ حضرت ابو ملیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جماعت سے مراد چالیس سے سو تک لوگ ہیں۔

(۱۱۷۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، قَالَ : كَانَ إِذَا أُتِيَ بِجَنَازَةٍ ، فَتَقَالَّ مَنْ مَعَهَا ، جَزَّأَهُمْ صُفُوفًا ثَلاَثَةً ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا صَفَّتْ صُفُوفٌ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ إِلاَّ أَوْجَبَ. (ترمذی ۱۰۲۸۔ ابو داؤد ۳۱۵۸)

(۱۱۷۴۵) حضرت مالک بن ھبیرہ الشامی رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو جو ان کے ساتھ ہوتے آپ ان سے فرماتے ان لوگوں کی تین صفیں بناؤ، پھر اس پر تین صفیں بنیں اور آپ نے جنازہ پڑھا کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی میت پر بھی تین صفیں نہیں بنتیں مگر اس کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

(۱۱۷۴۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ عَسْعَسِ بْنِ سَلاَمَةَ ، قَالَ : مَنْ شَفَعَ لَهُ أَرْبَعُونَ قُبِلَتْ شَفَاعَتُهُمْ وَمَنْ شَهِدَ لَهُ عَشَرَةٌ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُمْ.

(۱۱۷۴۶) حضرت عسعس بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کے حق میں چالیس لوگ شفاعت کریں ان کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔ اور جس کے حق میں دس لوگ شفاعت کریں (گواہی دیں) ان کی گواہی قبول کر لی جاتی ہے۔

(۱۱۷۴۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِئَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَ لَهُ.

(۱۱۷۴۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس پر سو مسلمان نماز ادا کریں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۱۱۶) فِي اللَّحْدِ لِلْمَيِّتِ مَنْ أَمَرَ بِهِ وَكَرِهَ الشَّقَّ

میت کے لیے لحد کا حکم ہے اور شق کو ناپسند کیا گیا ہے

(۱۱۷۴۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ رَفَعَهُ ، قَالَ : اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا.

(ابن ماجہ ۱۵۵۵۔ طبرانی ۲۳۲۴)

(۱۱۷۴۸) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لحد ھمارے لیے ہے اور شق ہمارے غیر کے لیے ہے۔

(۱۱۷۴۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۷۴۹) حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد (بغلی قبر) بنائی گئی۔

(۱۱۷۵۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرُهُ ، وَلأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، ثُمَّ تَفَاخَرْتُمْ. (ابن سعد ۲۹۶)

(۱۱۷۵۰) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ؓ کے لیے لحد قبر کھودی گئی، پھر تم نے اس پر فخر کیا۔

(۱۱۷۵۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دُفِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَحْدٍ.

(۱۱۷۵۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو لحد میں دفن کیا گیا۔

(۱۱۷۵۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلاَنِ يَحْفُرَانِ الْقُبُورَ ، قَالَ : فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَشُقُّ وَالآخَرُ يَلْحَدُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : أَيُّهُمَا طَلَعَ فَمُرُوهُ فَلْيَعْمَلْ بِعَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَطَلَعَ الَّذِي كَانَ يَلْحَدُ فَأَمَرُوهُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابن سعد ۲۹۵)

(۱۱۷۵۲) حضرت ہشام بن عروہ فقہاء اہل مدینہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں دو شخص تھے جو قبریں کھودا کرتے تھے، ان میں سے ایک شق والی قبر بناتا تھا اور دوسرا لحد والی، جب حضور اقدس ﷺ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو صحابہ کرام ؓ نے فرمایا جاؤ جا کر ان میں سے جو بھی نظر آئے اسے کہو کہ آ کر اپنا کام کرے۔ پھر وہ شخص آیا جو لحد کھودا کرتا تھا، صحابہ کرام ؓ نے اس کو حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے لحد کھودے۔

(۱۱۷۵۳) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اجْتَمَعَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَلْحَدُ وَالآخَرُ يَشُقُّ فَقَالُوا : اللَّهُمَّ خِرْ لَنَا فَطَلَعَ الَّذِي كَانَ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لَهُ. (ابن ماجه ۱۶۲۸۔ احمد ۸)

(۱۱۷۵۳) حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو تمام صحابہ کرام ؓ جمع ہو گئے، ایک شخص تھا جو لحد والی قبریں بناتا تھا اور دوسرا شخص شق والی قبریں، صحابہ کرام ؓ نے دعا فرمائی اے اللہ! ان میں سے کسی ایک کو چن لے (اختیار فرما) تو جو شخص لحد والی قبریں کھودتا تھا وہ آیا اور آپ ﷺ کے لیے لحد والی قبر کھودی۔

(۱۱۷۵۴) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : كَانَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ جُثًا قِبْلَةً نُصِبَ لَهُمُ اللَّبِنَ نَصْبًا وَلُحِدَ لَهُمْ لَحْدًا. (ابن سعد ۲۹۸)

(۱۱۷۵۴) حضرت ابو جعفر، حضرت سالم، اور حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ، ابو بکر صدیق، اور حضرت عمر ؓ کی مبارک قبور قبلہ کی طرف جھکی ہوئی (رخ قبلہ کی طرف ہیں) اور ان میں (کچی) اینٹیں نصب ہیں اور وہ لحد کی صورت میں کھودی گئی ہیں۔

(۱۱۷۵۵) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(۱۱۷۵۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوبکر صدیق، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے بغلی قبر بنائی گئی۔

(۱۱۷۵۶) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْدٌ.

(۱۱۷۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بغلی قبر بنائی گئی۔

(۱۱۷۵۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الشَّقَّ فِي الْقَبْرِ وَيَقُولُ يُصْنَعُ فِيهِ لَحْدٌ.

(۱۱۷۵۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ شق والی قبر کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے بغلی قبر بنائی جائے۔

(۱۱۷۵۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَدُوا لَهُ.

(۱۱۷۵۸) حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بغلی قبر بنائی گئی۔

: عبدالرزاق ۶۳۸۱

(۱۱۷۵۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَعَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى أَنْ يُلْحَدَ لَهُ. (احمد ۳/ ۲۴۔ ابن سعد ۲)

(۱۱۷۵۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے لیے بغلی قبر بنائی جائے۔

(۱۱۷۶۰) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَحَدْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۷۶۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد والی قبر بنوائی۔

(۱۱۷۶۱) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ لَهُ.

(۱۱۷۶۱) حضرت البراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں تھے پھر ہم اس کی قبر تک آئے جب دیکھا تو اس کے لیے لحد کھودی گئی تھی۔

(۱۱۷۶۲) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : انْظُرُوا أَيُّهُمْ أَكْثَرُ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدِّمُوهُ فِي اللَّحْدِ. (ترمذی ۱۰۱۶۔ ابوداؤد ۳۱۲۹)

(۱۱۷۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ احد کے موقع پر) ارشاد فرمایا: دیکھو ان میں سے جس کو زیادہ قرآن پاک یاد تھا اس کو لحد میں مقدم رکھو۔

(۱۱۷۶۳) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي اللَّحْدِ. (بيهقى ۱۱)

(۱۱۷۶۳) حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو، تین شخصوں کو لحد میں جمع فرمایا: (اکٹھا دفن کیا)۔

(۱۱۷) مَا قَالُوا فِي الْقَبْرِ كَمْ يَدْخُلُهُ
میت کو قبر میں کتنے لوگ داخل کریں گے

(۱۱۷۶٤) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ وَأَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ ، وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَقُولُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا.

قَالَ : وَحدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ ، قَالَ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : مَنْ يَلِي الْمَيِّتَ إِلَّا أَهْلُهُ ؟. (ابو داؤد ۳۲۰۱۔ ابن سعد ۲۷۷)

(۱۱۷۶۴) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی، حضرت فضل اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم نے غسل دیا اور قبر میں داخل کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کی زندگی بھی پاکیزہ تھی اور موت بھی پاکیزہ ہے۔

ابن ابی مرحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے، حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میت کے اھل سے زیادہ کون قریبی ہو سکتا ہے؟

(۱۱۷٦٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ الَّذِي وَلِيَ دَفْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْنَانَهُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ دُونَ النَّاسِ ، عَلِيٌّ ، وَالْعَبَّاسُ ، وَالْفَضْلُ ، وَصَالِحٌ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاكم ۳۶۲)

(۱۱۷۶۵) حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے (صرف) چار اشخاص تھے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل اور حضرت صالح رضی اللہ عنہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔

(۱۱۷٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَدْخِلَ الْقَبْرَ كَمْ شِئْتَ.

(۱۱۷۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جتنے مرضی لوگ چاہیں قبر میں (مردے کو) اتار سکتے ہیں۔

(۱۱۷٦٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا يَضُرُّكَ شَفْعٌ ، أَوْ وِتْرٌ.

(۱۱۷۶۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی نقصان نہیں قبر میں اتارنے والے طاق ہوں یا جفت۔

(۱۱۷٦٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسرائيل ، عن جابر ، عن عامر ، قَالَ : لَا يضرك شفعٌ أو وتر.

(۱۱۷۶۸) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَدْخُلَ الْقَبْرَ شَفْعٌ، أَوْ وَتْرٌ.

(۱۱۷۶۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۸) فِي الْمَرْأَةِ كَمْ يُدْخِلُهَا قَبْرَهَا وَمَنْ يَلِيهَا

عورت کو کتنے لوگ قبر میں اتاریں گے اور عورت کا قریبی کون ہے جو اس کا زیادہ حقدار ہو

(۱۱۷۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَوْصَتْ عَائِشَةُ ، فَقَالَتْ :إذَا سَوَّى عَلَيَّ ذَكْوَانُ قَبْرِي فَهُوَ حُرٌّ أَرَادَتْ أَنْ يَدْخُلَ قَبْرَهَا وكان ذَكْوَانُ قَدْ دَخَلَ قَبْرَهَا وَهُوَ مَمْلُوكٌ.

(۱۱۷۷۰) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ جس وقت ذکوان میری قبر برابر کر دے اس وقت وہ آزاد ہے، انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ذکوان ان کو قبر میں اتارے، (ان کی وفات کے بعد) حضرت ذکوان نے ان کو قبر میں اتارا اور اس وقت وہ غلام تھے۔

(۱۱۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ يَلِي سِفْلَةَ الْمَرْأَةِ فِي الْقَبْرِ أَقْرَبُهُمْ إلَيْهَا.

(۱۱۷۷۱) حضرت العلاء بن المسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عورت کی جانب پشت پر وہی شخص ہوگا جو اس کا سب سے قریبی ہو۔

(۱۱۷۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا عُمَرُ أَرْبَعًا ، ثُمَّ سَأَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُدْخِلُهَا فِي قَبْرِهَا ؟ فَقُلْنَ :مَنْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فِي حَيَاتِهَا.

(۱۱۷۷۲) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور پھر ازواج مطہرات سے دریافت فرمایا کہ ان کو قبر میں کون داخل کرے؟ انہوں نے فرمایا جو زندگی میں ان کے پاس آیا کرتا تھا وہی داخل کرے۔ (جس رشتہ دار سے ان کا پردہ نہ تھا)۔

(۱۱۷۷۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ يَدْخُلُ الرَّجُلُ قَبْرَ امْرَأَتِهِ وَيَلِي سَفَلَتَهَا

(۱۱۷۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی (شوہر) عورت کو قبر میں اتارے گا اور اس عورت کے زیریں حصہ کی طرف وہ خود ہوگا۔

(۱۱۹) فِي الرَّجُلَيْنِ يُدْفَنَانِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ

دو شخصوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

(۱۱۷۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَشْيَاخٍ من الأَنْصَارِ قَالُوا :أُتِيَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ قتيلين ، فَقَالَ : ادْفِنُوهُمَا فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّهُمَا كَانَا مُتَصَافِيَيْنِ فِي الدُّنْيَا.

(۱۱۷۷۴) حضرت ابو اسحاق ؒ اپنے والد سے اور وہ انصار کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن حضور اکرم ﷺ کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام ؓ اور عمرو بن جموح ؓ کی لاشیں لائی گئیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کردو۔ بیشک یہ دونوں دنیا میں سچے دوست اور ساتھی تھے۔

(۱۱۷۷۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَيَقُولُ : أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فَإِذَا أُشِيرَ بِهِ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ ، يَعْنِي فِي اللَّحْدِ.

(بخاری ۱۳۴۳۔ ابوداؤد ۳۱۳۰)

(۱۱۷۷۵) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ جنگ احد کے دن حضور اکرم ﷺ کے پاس دو شہیدوں کی لاشیں لائی جاتیں ایک ہی قبر میں دفنانے کے لئے تو آپ ﷺ دریافت فرماتے: دونوں میں سے کس کو قرآن کا زیادہ حصہ یاد تھا؟ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کو لحد میں مقدم کرتے۔

(۱۱۷۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُدْفَنَ اثْنَانِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۷۷۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں دو شخصوں (لاشوں) کا ایک ہی قبر میں دفن کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : انْظُرُوا أَيُّهُمْ أَكْثَرُ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدِّمُوهُ فِي اللَّحْدِ.

(۱۱۷۷۷) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے: دیکھو دونوں میں سے کس کو قرآن پاک کا زیادہ حصہ یاد تھا، اس کو لحد میں مقدم کرو۔

(۱۱۷۷۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي اللَّحْدِ.

(۱۱۷۷۸) حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ ایک ہی لحد (قبر) میں دو تین شخصوں کو جمع فرماتے۔

(۱۲۰) مَا قَالُوا فِي إِعْمَاقِ الْقَبْرِ

قبر کی گہرائی کے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۱۱۷۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أَوْصَى حَفَرَةَ قَبْرِهِ أَنْ يُعَمِّقُوا لَهُ قَبْرَهُ.

(۱۱۷۷۹) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے قبر کھودنے کے بارے میں وصیت فرمائی تھی کہ قبر گہری کھودی جائے۔

(۱۱۷۸۰) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أَوْصَى أَنْ يُعَمَّقَ قَبْرُهُ.

(۱۱۷۸۰) حضرت ضحاک بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۸۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَسْتَحِبَّانِ أَنْ يُعَمَّقَ الْقَبْرُ.

(۱۱۷۸۱) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ قبر گہری ہو۔

(۱۱۷۸۲) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ يُعَمَّقُ الْقَبْرُ.

(۱۱۷۸۲) حضرت ہشام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ قبر گہری کھودی جائے۔

(۱۱۷۸۳) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ :يُحْفَرُ الْقَبْرُ إِلَى السُّرَّةِ.

(۱۱۷۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبر ناف تک کھودی جائے۔

(۱۱۷۸٤) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:أَوْصَى عُمَرُ أَنْ يُجْعَلَ عُمْقُ قَبْرِهِ قَامَةً وَبَسْطَةً.

(۱۱۷۸۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ قبر لمبائی اور چوڑائی میں گہری کھودی جائے۔

(۱۳۱) مَا قَالُوا فِي مَدِّ الثَّوْبِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر کپڑا لٹکانے کا بیان

(۱۱۷۸٥) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :شَهِدْتُ جِنَازَةَ الْحَارِثِ فَمَدُّوا عَلَى قَبْرِهِ ثَوْبًا فَكَشَفَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ :إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ.

(۱۱۷۸۵) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے جنازے میں حاضر ہوا لوگوں نے آپ کی قبر پر کپڑا لٹکایا (پردہ کیلئے) حضرت عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے اس کو کھینچ دیا اور فرمایا یہ مرد ہیں۔

(۱۱۷۸٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ شُرَيْحًا أَوْصَى أَنْ لاَ يَمُدُّوا عَلَى قَبْرِهِ ثَوْبًا.

(۱۱۷۸۶) حضرت یحییٰ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر کپڑا نہ لٹکانا۔

(۱۱۷۸۷) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ شَهِدْتُ جِنَازَةَ رَجُلٍ فِيهَا الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ فَمُدَّ عَلَى قَبْرِهِ ثَوْبٌ، فَقَالَ :الْحَسَنُ اكْشِفُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ ، وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۷۸۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے جنازے میں شریک تھا جس میں حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ بھی تھے، اس کی قبر پر کپڑا لٹکایا گیا تو حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: (اس کی کیا ضرورت ہے) یہ تو مرد ہیں، اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۱۱۷۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرَ سعد فَمَدَّ عَلَيْهِ ثَوْبًا. (عبدالرزاق ۶۴۷۷)

(۱۱۷۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قبر میں اتارا تو اس پر کپڑا لٹکایا۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِي حَلِّ الْعُقَدِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی گرہ کھولنے کا بیان

(۱۱۷۸۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ نُعَيْمَ بْنَ مَسْعُودٍ الأَشْجَعِيَّ الْقَبْرَ وَنَزَعَ الأَخِلَّةَ بِفِيهِ ، يَعْنِي الْعُقَدَ. (ابن سعد ۲۷۹)

(۱۱۷۸۹) حضرت خلف بن خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت نعیم بن مسعود الاشجعی رضی اللہ عنہ کو قبر میں اتارا تو ان کے منہ سے گرہ کھول دی۔

(۱۱۷۹۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَدَفَنَّاهُ فَنَسِينَا أَنْ نَحِلَّ الْعُقَدَ حَتَّى أَدْخَلْنَاهُ قَبْرَهُ ، قَالَ فَرَفَعْنَا عَنْهُ اللَّبِنَ فَلَمْ نَرَ فِي الْقَبْرِ شَيْئًا.

(۱۱۷۹۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کے دفنانے کے وقت حاضر تھا، ہم ان کی گرہ کھولنا بھول گئے اور انہیں قبر میں دفنا دیا، پھر ہم نے قبر سے اینٹ اٹھائی تو ہمیں قبر میں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

(۱۱۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ حُلَّتْ عَنْهُ الْعُقَدُ كُلُّهَا.

(۱۱۷۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جائے تو اسکی تمام گرہیں کھول دی جائیں گی۔

(۱۱۷۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تُحَلُّ عَنِ الْمَيِّتِ الْعُقَدُ.

(۱۱۷۹۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ میت سے گرہ کھول دی جائے گی۔

(۱۱۷۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، قَالَ :أَوْصَانِي الضَّحَّاكُ بِهِ.

(۱۱۷۹۳) حضرت جویبر فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے اسی کی وصیت فرمائی تھی۔

(۱۱۷۹۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : تُحَلُّ عَنِ الْمَيِّتِ الْعُقَدُ.

(۱۱۷۹۴) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میت کی گرہ کھول دی جائے گی۔

(۱۱۷۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ تُحَلَّ عَنْهُ الْعُقَدُ وَيُبْرَزَ وَجْهُهُ مِنَ الْكَفَنِ.

(۱۱۷۹۵) حضرت جویبر فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی گرہ کھول دی جائے اور چہرہ کفن سے نکال دیا جائے۔

(۱۳۳) مَا قَالُوا فِي شَقِّ الْكَفَنِ

کفن کھولنے (پھاڑنے) کا بیان

(۱۱۷۹۶) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُشَقَّ كَفَنُ الْمَيِّتِ إِذَا أُدْخِلَ الْقَبْرَ.

(۱۱۷۹۶) حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اس کے کفن کو کھولا جائے۔

(۱۱۷۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَوْصَى إِذَا وَضَعْتُمُونِي فِي حُفْرَتِي فَجوبُوا مَا يَلِي جَسَدِي مِنَ الْكَفَنِ حَتَّى تُفْضُوا بِي إِلَى الأَرْضِ.

(۱۱۷۹۷) حضرت عبداللہ بن قیس بن عباد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت فرمائی جب مجھے قبر میں رکھو تو میرے جسم کا جو حصہ کفن سے ملا ہو پھاڑ دو تاکہ مجھے حقیقی معنیٰ میں زمین کے سپرد کردو۔

(۱۳٤) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ مَنْ قَالَ يُسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ

میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے گا

(۱۱۷۹۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فِي جِنَازَةٍ فَأَمَرَ بِالْمَيِّتِ فَأُدْخِلَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۷۹۸) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس ؓ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھا آپ ؓ نے حکم دیا کہ میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے۔

(۱۱۷۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۷۹۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارتے تھے۔

(۱۱۸۰۰) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْنَا جِنَازَةَ ابْنِ مَعْقِلٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ أَوْصَى أَنْ يُسَلَّ.

(۱۱۸۰۰) حضرت ابن اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن معقل ؓ کے جنازے میں شریک تھا، ایک شخص نے کہا: تمہارے ساتھی نے وصیت کی تھی کہ ان کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔

(۱۱۸۰۱) حدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسُلُّونَ.

(۱۱۸۰۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں صحابہ کرام ؓ میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارتے تھے۔

(۱۱۸۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ رَجُلٌ دَفَنَ مَيِّتًا فَسَلَّهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَى الْقَبْرِ ، قَالَ : هَذَا وَاللَّهِ السُّنَّةُ.

(۱۱۸۰۲) حضرت منصور بن عبدالرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے عرض کیا: ایک شخص میت کو دفن کرتے وقت پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارتا ہے (کیا یہ درست ہے؟) آپ ؒ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! یہ سنت طریقہ ہے۔

(۱۱۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ قَيْسًا أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ أَنْ يُسَلَّ سَلًّا.

(۱۱۸۰۳) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس ؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ مرنے کے بعد ان کو پاؤں کی جانب سے داخل کیا جائے۔

(۱۱۸۰۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُهُ أَمَرَ بِهِ فَأُدْخِلَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۸۰۴) حضرت عمرو بن مہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا بیٹا وفات پا گیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ ان کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔

(۱۱۸۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ " شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ أَدْخَلَ الْحَارِثَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ ، وَقَالَ : هَكَذَا السُّنَّةُ. (ابوداؤد ۳۲۰۳۔ بیہقی ۵۴)

(۱۱۸۰۵) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن یزید ؓ کے پاس حاضر ہوا آپ ؓ نے حضرت حارث ؓ کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارا اور فرمایا یہی سنت طریقہ ہے۔

(۱۱۸۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۸۰۶) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر ہوا آپ میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتار رہے تھے۔

(۱۲۵) مَنْ أَدْخَلَ الْمَيِّتَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے گا

(۱۱۸۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لُحِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَرُفِعَ قَبْرُهُ حَتَّى يُعْرَفَ. (عبدالرزاق ۶۳۷۱)

(۱۱۸۰۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھا گیا اور آپ ﷺ کی قبر مبارک بلند کی گئی یہاں تک کہ وہ پہچانی جاتی تھی۔

(۱۱۸۰۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۰۸) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۰۹) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۰۹) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو قبلہ کی جانب سے پکڑا جائے گا۔

(۱۱۸۱۰) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي أَسَدٍ ، قَالَ : شَهِدْت وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَلِيَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَأَدْخَلَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۱۰) حضرت عمران بن ابی عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کے وقت حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی (جنازے کا انتظام کیا) اور اس میں چار تکبیریں کہیں اور میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۱۱) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ أَرْبَعًا وَأَدْخَلَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۱۱) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت یزید بن المکفف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں پڑھیں اور ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۱۲) حدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا يعني الميت. (ترمذی ۱۰۵۷)

(۱۱۸۱۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا اور اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۸۱۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۱۳) حضرت حسن بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۱٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيان ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بِمِثْلِهِ.

(۱۱۸۱۴) حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲٦) مَا قَالُوا إذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ

میت کو قبر میں اتارتے وقت کون سی دعا پڑھی جائے گی

(۱۱۸۱٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي قُبُورِهِمْ فَقُولُوا :بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۳۲۰۵۔ احمد ۲/ ۲۷)

(۱۱۸۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبروں میں اتارو تو یہ دعا پڑھو: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۱۸۱۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۱۸۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۸۱۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ. (ترمذی ۱۰۴۶۔ ابن ماجه ۱۵۵۰)

(۱۱۸۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں اتارتے تو یوں فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۱۱۸۱۸) حدَّثَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مُدْرِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ فِي قَبْرِهِ ، وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ إِذَا سَوَّى عَلَيْهِ اللَّهُمَّ أَسْلَمَهُ إِلَيْكَ الْمَالَ وَالأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ وَالذَّنْبَ الْعَظِيمَ فَاغْفِرْ لَهُ.

(۱۱۸۱۸) حضرت ابو مدرک اشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب میت کو قبر میں اتارتے تو فرماتے اور حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس پر مٹی برابر کرتے تو فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ إِلَيْكَ الْمَالَ وَالأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ وَالذَّنْبَ الْعَظِيمَ فَاغْفِرْ لَهُ. اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ اس کا مال، اہل، خاندان اور گناہ تیرے حوالے ہیں۔ اس کی مغفرت فرما۔

(۱۱۸۱۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا وَضَعُوا الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ أَنْ يَقُولُوا :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ ، اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ.

(۱۱۸۱۹) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب میت کو قبر میں اتارتے تو وہ پسند فرماتے کہ یوں کہا جائے: بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ، اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ. اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستے میں، اللہ کے رسول کی ملت پر، اے اللہ اسے قبر کے عذاب سے، آگ کے عذاب سے اور شیطان کے شر سے محفوظ فرما۔

(۱۱۸۲۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ.

(۱۱۸۲۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ جب میت کو قبر میں اتارتے تو فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ. اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستے میں، اے اللہ اس کی قبر کو کشادہ فرما، اس کی قبر کو روشن فرما، اسے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا، اس سے خوش ہو اور ناراض نہ ہونا۔

(۱۱۸۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، وَإِلَى اللهِ ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۸۲۱) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یوں کہو: بِسْمِ اللهِ، وَإِلَى اللهِ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ''اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے حوالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر۔''

(۱۱۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۸۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں اتارو تو یوں کہو: بِسْمِ اللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر۔''

(۱۱۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ دَفَنَ ابْنًا لَهُ ، فَقَالَ : اللهم جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ ، وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ ، وَأَبْدِلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ.

(۱۱۸۲۳) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو دفن کیا تو یوں (دعا) کہا: جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ، وَأَبْدِلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ. ''اے اللہ! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے الگ کر دے، اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے اور اسے اس گھر سے بہتر گھر عطا فرما۔''

(۱۱۸۲٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ فَلاَ تَقُلْ بِسْمِ اللهِ ، وَلَكِنْ قُلْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى مِلَّةِ إبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الآخِرَةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فِي خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، قَالَ : وَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي صَاحِبِ الْقَبْرِ : ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾.

(۱۱۸۲۴) حضرت العلاء بن المسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں اتارو تو بسم اللہ مت کہو بلکہ یہ پڑھو: ''اللہ کے راستے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر، حضرت ابراہیم کی ملت پر جو کہ یکسو مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔ اے اللہ! اسے آخرت میں قولِ ثابت کے ساتھ تقویت عطا فرما۔ اے اللہ! اسے پہلے سے زیادہ بھلائی عطا فرما، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں مبتلا نہ فرما'' اور فرماتے قرآن پاک کی یہ آیت ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ﴾ صاحب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۸۲۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ إِذَا وَضَعْتُ الْمَيِّتَ فِي اللَّحْدِ مَا أَقُولُ ؟ قَالَ : لاَ شَيْءَ.

(۱۱۸۲۵) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے دریافت کیا کہ جب میں میت کو قبر میں اتاروں تو کیا کہوں؟ آپ ؒ نے فرمایا کچھ نہیں۔

(۱۱۸۲۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ عِنْدَ الْمَنَامِ إِذَا نَامَ بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُهُ إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلَ الْقَبْرَ.

(۱۱۸۲۶) حضرت عاصم بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سوتے وقت اور میت کو قبر میں اتارتے وقت یوں فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ''اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستے میں اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔''

(۱۳۷) فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ وَيُسَوَّى عَلَيْهِ

میت کو دفنانے اور اس پر مٹی برابر کرنے کے بعد دعا کرنا

(۱۱۸۲۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ قَامَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ رُدَّ إِلَيْكَ فَارْأَفْ بِهِ وَارْحَمْهُ ، اللَّهُمَّ جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبِهِ ، وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ ، وَتَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُولٍ حَسَنٍ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ ، أَوْ قَالَ: فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.

(۱۱۸۲۷) حضرت عبد اللہ بن ابی بکر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک ؓ جب میت کو دفن کرنے کے بعد مٹی برابر کر دیتے تو اس پر کھڑے ہو کر یہ دعا مانگتے: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ (یا فرماتے) فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ. ''اے اللہ! اگر وہ نیکو کار تھا تو اس کی نیکی کو دگنا فرما اور اگر یہ گناہ گار ہے تو اس سے درگزر فرما۔''

(۱۱۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى يَزِيدَ أَرْبَعًا ، قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ ، اللَّهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مُدْخَلَهُ ، وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ ، فَإِنَّا لاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

(۱۱۸۲۸) حضرت عمیر بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت یزید کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں پڑھیں پھر یہ دعا پڑھی: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ، اللَّهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مُدْخَلَهُ، وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ،

فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ. ''اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا آج تیرے پاس آیا ہے، تو اس کا بہترین ٹھکانہ ہے، اے اللہ اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کے گناہوں کو معاف فرما، ہم تو صرف خیر کو جانتے ہیں اور تو اسے زیادہ جاننے والا ہے۔''

(۱۱۸۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَبْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْقَبْرِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۱۱۸۲۹) حضرت ابن ابی ملیکہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ کو دفن کر فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبر پر کچھ دیر کھڑے رہے پھر دعا فرمائی اور پھر لوٹے۔

(۱۱۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الأَحْنَفِ فِي جِنَازَةٍ فَجَلَسَ الأَحْنَفُ وَجَلَسْتُ مَعَهُ ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهَا وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ الْقَعْقَاعِ التَّمِيمِيُّ رَأَيْتُ الأَحْنَفَ انْتَهَى إِلَى قَبْرِهِ فَقَامَ عَلَيْهِ فَبَدَأَ بِالثَّنَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ ، فَقَالَ : كُنْتَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ كَذَا ، كُنْتَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ كَذَا ، ثُمَّ دَعَا لَهُ.

(۱۱۸۳۰) حضرت خالد بن سمیر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت احنف ریٹیلیہ کے ساتھ حضرت ضرار بن قعقاع التمیمی کے جنازے میں تھا، حضرت احنف بیٹھ گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گیا، میں نے حضرت احنف ریٹیلیہ کو دیکھا آپ قبر کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور دعا سے قبل ان الفاظ میں حمد بیان کی: بخدا میں اس طرح نہیں جانتا تھا، بخدا میں اس طرح نہیں جانتا تھا۔ پھر آپ نے ان کیلئے دعا فرمائی۔

(۱۱۸۳۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ، ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَاهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ ، وَوَسِّعْ عَلَيْهِ مُدْخَلَهُ فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

(۱۱۸۳۱) حضرت عمیر بن سعید ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت یزید بن المکفف کی نماز جنازہ پڑھی، آپ نے اس پر چار تکبیریں پڑھیں، پھر آپ جنازے کے ساتھ چل کر جب قبر کے پاس آئے تو یوں دعا مانگی: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ ، وَوَسِّعْ عَلَيْهِ مُدْخَلَهُ فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ. ''اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا آج تیرے پاس آیا ہے، تو اس کے گناہوں کو معاف فرما اور اس کی قبر کو کشادہ فرما۔ ہم تو صرف خیر کو جانتے ہیں اور تو اسے زیادہ جاننے والا ہے۔''

(۱۱۸۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَيُّوبَ يقوم عَلَى الْقَبْرِ فَيَدْعُو لِلْمَيِّتِ ، قَالَ : وَرُبَّمَا رَأَيْتُهُ يَدْعُو لَهُ وَهُوَ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

(۱۱۸۳۲) حضرت ابن علیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب رحمہ اللہ کو دیکھا کہ قبر پر کھڑے میت کیلئے دعا مانگ رہے ہیں اور کبھی کبھی میں آپ کو دیکھتا کہ آپ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد قبر میں سے نکلنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرتے تھے۔

(۱۲۸) فِی الْمَیِّتِ یُحْثَی فِی قَبْرِہِ

قبر میں میت پر مٹی ڈالی جائے گی

(۱۱۸۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیدٍ ، أَنَّ عَلِیًّا حَثَی فِی قَبْرِ ابْنِ الْمُکَفَّفِ.

(۱۱۸۳۳) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن المکفف رحمہ اللہ کی قبر میں مٹی ڈالی۔

(۱۱۸۳۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیدٍ ، أَنَّ عَلِیًّا حَثَی فِی قَبْرِ ابْنِ الْمُکَفَّفِ.

(۱۱۸۳۴) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۸۳۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُوسَی بْنِ عُبَیْدَۃَ ، عَنْ یَعْقُوبَ بن زَیْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُثِیَ فِی قَبْرِہِ.

(۱۱۸۳۵) حضرت یعقوب بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قبر میں مٹی ڈالی گئی۔

(۱۱۸۳۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ جَشِیبٍ وَغَیْرُہُ مِنْ أَہْلِ الشَّامِ ، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجِنَازَۃِ أَنْ یَحْثُوَ فِی الْقَبْرِ.

(۱۱۸۳۶) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا مکمل اجر (تب ملتا ہے) کہ قبر پر مٹی ڈالی جائے۔

(۱۱۸۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ یَعْقُوبَ الأَحْلاَفِی، قَالَ: أَخْبَرَنِی مَنْ رَأَی زَیْدَ بْنَ أَرْقَمَ حَثَا فِی قَبْرٍ ثَلاَثًا.

(۱۱۸۳۷) حضرت یعقوب الاحلافی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا جس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو قبر میں تین بار مٹی ڈالتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۸۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ ، عَنْ عَمِّہِ : أَنَّ عَلِیًّا حثی فِی قَبْرٍ.

(۱۱۸۳۸) حضرت یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قبر پر مٹی ڈالی۔

(۱۱۸۳۹) حَدَّثَنَا دَاوُد عن مبارک ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَاحْثُ فِی الْقَبْرِ وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَحْثُ فِیہِ.

(۱۱۸۳۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تو چاہے تو قبر پر مٹی ڈال لے، اور اگر نہ چاہے تو مت ڈال۔

(۱۱۸۴۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیسَی ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ ، أَنَّہُ رَأَی سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللہِ عَلَی شَفِیرِ قَبْرٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، وَلَمْ یَحْثُ فِیہِ شَیْئًا مِنْ تُرَابٍ.

(۱۱۸۴۰) حضرت خالد بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو قبر کے کنارے کھڑا دیکھا، آپ رحمہ اللہ واپس چلے گئے اور آپ نے قبر پر مٹی بالکل نہ ڈالی۔

(۱۱۸۴۱) حَدَّثَنَا الفَضل بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جِنَازَةٍ فَحَثَى فِي قَبْرِهِ.

(۱۱۸۴۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جھینہ کے ایک شخص نے ذکر کیا کہ میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے قبر پر مٹی ڈالی۔

(۱۳۹) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُحْثَى عَلَيْهِ التُّرَابُ حَثْيًا

جو شخص یہ پسند کرے کہ اس پر مٹی ڈالی جائے

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۱۱۸۴۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُحْثَى عَلَيْهِ التُّرَابُ حَثْيًا.

(۱۱۸۴۲) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ نے حکم دیا تھا کہ ان پر مٹی ڈالی جائے۔

(۱۱۸۴۳) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ دُفِنَ سُنَّ عَلَيْهِ التُّرَابُ سَنًّا.

(۱۱۸۴۳) حضرت عاصم بن بھدلہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمر بن العزیز رحمہ اللہ کو دفن کیا گیا میں اس وقت حاضر تھا آپ پر تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالی گئی۔

(۱۱۸۴۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو كَرْبٍ ، أَوْ أَبُو حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ ، قَالَ :إِذَا أَنْتَ وَضَعْتَنِي فِي الْقَبْرِ فَسُنَّ على التُّرَابَ سَنًّا.

(۱۱۸۴۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد صاحب رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب تم لوگ مجھے قبر میں اتارو تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالنا۔

(۱۳۰) مَا قَالُوا فِي الْقَصَبِ يُوضَعُ عَلَى اللَّحْدِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ لحد پر بانس، سرکنڈے رکھے جائیں گے

(۱۱۸۴۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ عَلَى لَحْدِهِ طُنُّ قَصَبٍ.

(۱۱۸۴۵) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد مبارک پر بانسوں کی گٹھری رکھی گئی۔

(١١٨٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّهُ قَالَ : اطْرَحُوا عَلَيَّ أَطْنَانًا مِنْ قَصَبٍ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ يَسْتَحِبُّونَهُ عَلَى مَا سِوَاهُ.

(١١٨٤٦) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (میرے مرنے کے بعد) مجھ پر بانسوں کی گٹھری رکھ دینا، بیشک میں نے دیکھا ہے کہ مہاجرین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) دوسری چیزوں سے زیادہ اس کو پسند فرماتے ہیں۔

(١١٨٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُجْعَلَ فِي اللَّحْدِ إِلاَّ لَبِنٌ نَظِيفٌ ، قَالَ : وَكَانَ يَكْرَهُ الآجُرَّ ، وَقَالَ :إِنْ لَمْ يَجِدُوا لَبِنًا فَقَصَبٌ.

(١١٨٤٧) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اس بات کو ضروری سمجھتے تھے کہ قبر کے اندر پاک اینٹ استعمال کی جائے۔ اور فرماتے ہیں کہ وہ پکی اینٹوں کے رکھنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے اگر اینٹیں نہ ملیں تو لکڑی (بانس) سے کام چلا لو۔

(١١٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، أَنَّهُ أَوْصَى ، قَالَ :اجْعَلُوا عَلَى قَبْرِي طُنًّا مِنْ قَصَبٍ.

(١١٨٤٨) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر لکڑیوں (بانسوں) کی گٹھری رکھ دینا۔

(١١٨٤٩) حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسَّاجِ وَالْقَصَبِ وَكَرِهَ الآجُرَّ ، يَعْنِي فِي الْقَبْرِ.

(١١٨٤٩) حضرت ھشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ قبر پر ساگوان کی یا بانس کی لکڑی رکھی جائے۔ لیکن پکی اینٹوں کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(١٣١) فِي اللَّبِنِ يُنْصَبُ عَلَى الْقَبْرِ ، أَوْ يُبْنَى بِنَاءً

اینٹوں کو قبر پر گاڑ دیا جائے گا یا ان کو کھڑا کیا جائے گا؟

(١١٨٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ نُصِبَ اللَّبِنُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْبًا. (ابن سعد ٢٩٧)

(١١٨٥٠) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر اینٹوں کو گاڑ دیا گیا تھا۔

(١١٨٥١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :إِنْ شِئْتَ بَنَيْتَ الْقَبْرَ بِنَاءً ، وَإِنْ شِئْتَ نَصَبْتَ اللَّبِنَ نَصْبًا.

(١١٨٥١) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو اینٹوں کو کھڑا کر کے لگا دو اور اگر چاہو تو ان کو گاڑ دو۔

(۱۱۸۵۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ قَبْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبُوا عَلَيه اللَّبِنَ نَصْبًا.

(۱۱۸۵۲) حضرت علی بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر اینٹوں کو گاڑ دیا گیا تھا۔

(۱۱۸۵۳) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : كَانَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ جُثًا قِبْلَةً ، نُصِبَ لَهُمُ اللَّبِنُ نَصْبًا.

(۱۱۸۵۳) حضرت ابوجعفر، حضرت سالم اور حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک، حضرت صدیق اکبر، اور حضرت عمر ؓ کی قبر مبارک قبلہ کی طرف جھکی ہوئی (قبلہ رخ) تھیں اور ان پر اینٹیں گاڑ دی گئی تھیں۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِي الْقَبْرِ يُسَنَّمُ

قبر کو کوہان نما بنایا جائے گا

(۱۱۸۵٤) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : كَانَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ جُثًا قِبْلَةً.

(۱۱۸۵۴) حضرت ابوجعفر، حضرت سالم اور حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک، حضرت صدیق اکبر، اور حضرت عمر ؓ کی قبر مبارک قبلہ کی طرف جھکی ہوئی (قبلہ رخ) تھیں اور ان پر اینٹیں گاڑ دی گئی تھیں۔

(۱۱۸۵٥) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ جُثًا قَدْ نبتت عَلَيْهَا النَّصِي.

(۱۱۸۵۵) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شہداء کی قبروں کو دیکھا جو جھکی ہوئی تھیں اور ان پر (عمدہ قسم کی) گھاس اگی ہوئی تھی۔

(۱۱۸۵٦) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ ، قَالَ : دَخَلْتُ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَأَيْت قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَبْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً. (بخاری ۱۳۹۰)

(۱۱۸۵۶) حضرت سفیان التمار ؒ فرماتے ہیں کہ میں اس مکان میں داخل ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ میں نے آپ ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر صدیق، اور حضرت عمر ؓ کی قبر کو دیکھا وہ کوہان نما تھیں۔

(۱۱۸۵۷) حدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، قَالَ شَهِدت مَعَ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ جِنَازَةً ، فَقَالَ : جَمهرُوه ، جَمهرُوه ، يَعْنِي سَنِّمُوهُ.

(۱۱۸۵۷) حضرت ابی نعامہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت موسیٰ بن طلحہ ؓ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوا آپ نے (جنازے کے بعد) فرمایا اس کی قبر اٹھی ہوئی کوہان نما بناؤ۔

(۱۱۸۵۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ أُحُدٍ

جُثًا مُسَنَّمَةً.

(۱۱۸۵۸) حضرت امام شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ میں شہداء احد کی قبریں دیکھی وہ جھکی ہوئیں کوہان نما تھیں۔

(۱۱۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ قَبْرَ ابْنِ عُمَرَ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِأَيَّامٍ مُسَنَّمًا.

(۱۱۸۵۹) حضرت خالد بن عثمان ریشید ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دفن کرنے کے کچھ دنوں بعد ان کی قبر کو دیکھا تو وہ اٹھی ہوئی کوہان نما تھی۔

(۱۳۳) فِي القبر يُكْتَبُ وَيُعَلَّمُ عَلَيْهِ

قبر پر نشانی لگانا اور اس پر کچھ لکھنا

(۱۱۸۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعَلَّمَ الْقَبْرُ.

(۱۱۸۶۰) حضرت عمران بن حدیر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ریشید قبر پر نشانی لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعَلِمَ الرَّجُلُ قَبْرَهُ.

(۱۱۸۶۱) حضرت سلیم بن حیان، حضرت حماد اور حضرت ابراہیم ریشید قبر پر نشانی لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ دَفَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ ، وَقَالَ لِرَجُلٍ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الصَّخْرَةِ فَأْتِنِي بِهَا حَتَّى أَضَعَهَا عِنْدَ قَبْرِهِ حَتَّى أُعَرِّفَهُ بِهَا. (ابو داؤد ۳۱۹۸)

(۱۱۸۶۲) حضرت المطلب بن عبد اللہ بن حطب ریشید سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت البقیع میں دفن فرمایا اور پھر ایک شخص سے فرمایا: فلاں چٹان کے پاس جا کر ایک پتھر لے کر آؤ تا کہ میں اس کو اس کی قبر پر بطور نشانی نصب کر دوں جس کی وجہ سے اس کو (بعد میں) ہم پہچان لیں۔

(۱۱۸۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ أَوْصَى ، قَالَ :يَا بُنَيَّ لاَ تَكْتُبْ عَلَى قَبْرِي ، وَلاَ تُشَرِّفَنَّهُ إِلاَّ قَدْرَ مَا يَرُدُّ عَنِّي الْمَاءَ.

(۱۱۸۶۳) حضرت افلح ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ریشید نے وصیت فرمائی کہ اے بیٹے! میری قبر پر مت لکھنا، اور میری قبر کو زیادہ بلند نہ کرنا مگر اتنا کہ اس سے پانی ہٹ جائے، (پانی نہ روکے)۔

(۱۱۸٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ جَابِرٍ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ. (ابو داؤد ۳۲۱۷۔ ترمذی ۱۰۵۲)

(۱۱۸۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا، اور دوسری روایت میں آیا ہے

اس پر لکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۸٦٥) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْعَلَ اللَّوْحُ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۱۸٦٥) حضرت مبارک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ قبر پر تختی لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸٦٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا.

(۱۱۸٦٦) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ قبر پر مسجد بنانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۳٤) فِيمَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَرْفَعَ الْقَبْرَ

بعض حضرات قبر بلند بنانے کو پسند فرماتے ہیں

(۱۱۸٦۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ لُحِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرُفِعَ قَبْرُهُ حَتَّى يُعْرَفَ.

(۱۱۸٦۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کیلئے لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کی قبر مبارک بلند کی گئی اتنی کہ پہچانی جائے۔

(۱۱۸٦۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ مُرْتَفِعًا.

(۱۱۸٦۸) حضرت عبداللہ بن ابی بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ کی قبر دیکھی جو بلند (زمین سے اٹھی ہوئی) تھی۔

(۱۱۸٦۹) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءِ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَوْصَى أَنْ يَجْعَلُوا قَبْرَهُ مُرَبَّعًا ، وَأَنْ يَرْفَعُوهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ.

(۱۱۸٦۹) حضرت عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر کو چوکور بنایا جائے۔ اتنی بلند (اونچی) کہ زمین سے چار انگلیاں اوپر ہو۔

(۱۳۵) فِي الْفُسْطَاطِ يُضْرَبُ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر گھر کا خیمہ لگانا

(۱۱۸۷۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ يَضْرِبُوا عَلَى قَبْرِهِ فُسْطَاطًا.

(۱۱۸۷۰) حضرت عبدالرحمن بن مہران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر خیمہ مت لگانا۔

(۱۱۸۷۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ النُّعْمَانِ ، عَنْ بِنْتِ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ ، قَالَ : لاَ تَضْرِبُوا عَلَى قَبْرِي فُسْطَاطًا.

(۱۱۸۷۱) حضرت بنت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری قبر پر خیمہ نہ لگانا۔

(۱۱۸۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ : شَهِدْت وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَلِيَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَبَنَى عَلَيْهِ بِنَاءً ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۱۱۸۷۲) حضرت عمران بن ابی عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات پر حاضر ہوا تو جنازہ اور قبر کا انتظام حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ نے کیا، آپ رحمہ اللہ نے ان کی قبر پر تین دن تک خیمہ (گھر) بنایا۔

(۱۱۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ عَلَى قَبْرِ زَيْنَبَ فُسْطَاطًا.

(۱۱۸۷۳) حضرت محمد بن المنکد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر خیمہ لگایا۔

(۱۱۸۷۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : هَذِهِ الْفَسَاطِيطُ الَّتِي عَلَى الْقُبُورِ مُحْدَثَةٌ.

(۱۱۸۷۴) حضرت ثعلبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر خیمہ لگانا بدعت ہے۔

(۱۳۶) فِي اللَّحْدِ يُوضَعُ فِيهِ شَيْءٌ يَكُونُ تَحْتَ الْمَيِّتِ
قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا

(۱۱۸۷۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جُعِلَ فِي لَحْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ كَانَ أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ : فَجَعَلُوهَا لأَنَّ الْمَدِينَةَ أَرْضٌ سَبْخَةٌ.

(۱۱۸۷۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں لال رنگ کا مخمل کا کپڑا رکھا گیا تھا جو غزوہ خیبر کے غنیمت میں آیا تھا، کیونکہ مدینہ کی زمین نمکین اور دل دلی تھی۔

(۱۱۸۷۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ وُضِعَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ. (مسلم ۹۱۔ احمد ۱/ ۳۵۵)

(۱۱۸۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں لال مخمل کا کپڑا رکھا گیا۔

(۱۱۸۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْقَى شُقْرَانُ فِي قَبْرِهِ قَطِيفَةً كَانَ يَرْكَبُ بِهَا فِي حَيَاتِهِ. (ترمذی ۱۰۴۷۔ عبدالرزاق ۶۳۸۷)

(۱۱۸۷۷) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سفید سرخی مائل مخمل کا کپڑا رکھا گیا جو کپڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں استعمال فرماتے تھے۔

(۱۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقُومُ عَلَى قَبْرِ الْمَيِّتِ حَتَّى يُدْفَنَ وَيُفْرَغَ مِنْهُ

آدمی کا قبر پر کھڑا ہونا تاکہ دفن کر کے اس سے فارغ ہو جائے

(۱۱۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا قَامَ عَلَى قَبْرٍ حَتَّى دُفِنَ ، وَقَالَ : لِيَكُنْ لأَحَدِكُمْ قِيَامٌ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى يُدْفَنَ.

(۱۱۸۷۸) حضرت عمیر بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک قبر پر کھڑے رہے جب تک کہ اس کو دفن نہ کر دیا گیا، اور فرمایا: تم میں سے کسی ایک کو چاہئے کہ وہ مردے کو دفنانے تک قبر پر کھڑا رہے۔

(۱۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عَلْقَمَةَ قَامَ عَلَى مَيِّتٍ حَتَّى دُفِنَ.

(۱۱۸۷۹) حضرت ابو قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ ایک میت کی قبر پر کھڑے رہے یہاں تک کہ اس کو دفن کر دیا گیا۔

(۱۱۸۸۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ ، قَالَ : وَكَانَ عَامِلاً لِمُعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ ، فَأُصِيبَ ابْنُ عَمٍّ لَنَا يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَضَالَةُ وَقَامَ عَلَى حُفْرَتِهِ حَتَّى وَارَاهُ.

(۱۱۸۸۰) حضرت ثمامہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید ؒ کے ساتھ ملک روم کی طرف گئے، آپ ؒ حضرت معاویہ ؓ کی طرف سے راستوں کے نگران تھے، آپ کے چچا کے بیٹے حضرت نافع ؒ کا انتقال ہوا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی قبر پر کھڑے رہے جب تک کہ ان کو دفنا کر لوگ فارغ نہیں ہو گئے۔

(۱۱۸۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا مَاتَ له الميت لَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى يَدْفِنَهُ.

(۱۱۸۸۱) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ جب کوئی شخص فوت ہوتا تو اس کی قبر پر دفنانے تک کھڑے رہتے۔

(۱۳۸) مَنْ كَرِهَ الْقِيَامَ عَلَى الْقَبْرِ حَتَّى يُدْفَنَ

بعض حضرات نے قبر پر کھڑے ہونے کو ناپسند فرمایا ہے

(۱۱۸۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : وَاللَّهِ إِنَّ قِيَامَهُمْ عَلَى الْقَبْرِ لَبِدْعَةٌ حَتَّى تُوضَعَ فِي قَبْرِهَا إِذَا صُلِّيَ عَلَيْهَا.

(۱۱۸۸۲) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! لوگوں کا نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد تدفین تک قبر پر کھڑے ہونا بدعت ہے۔

(۱۱۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْقِيَامِ لِلْجِنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلاَّ أَبَا مَرْحُومٍ ذَاكَ الشَّامِيَّ ، وَكَانُوا يَهْزَؤُونَ بِهِ.

(۱۱۸۸۳) حضرت ابن عون ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ویلیٹیلیہ سے دریافت کیا جنازے کے لئے کھڑے رہنا یہاں تک کہ اس کولحد میں رکھ دیا جائے (کیسا ہے؟) آپ ویلیٹیلیہ نے فرمایا میں نے کسی کوایسا کرتے نہیں دیکھا سوائے ابومرحوم جو کہ شامی تھے اور لوگ ان پر ہنستے تھے۔

(۱۱۸۸٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْقِيَامَ عِنْدَ الْقَبْرِ.

(۱۱۸۸۴) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویلیٹیلیہ قبر کے پاس کھڑے ہونے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۸۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِلشَّعْبِيِّ الْقِيَامُ لِلْجِنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا صُلِّيَ عَلَيْهَا لاَ يَجْلِسُ حَتَّى تُوضَعَ.

(۱۱۸۸۵) حضرت ابن عون ویلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ویلیٹیلیہ سے جنازہ رکھے جانے سے قبل اس کے لیے کھڑے رہنے کے متعلق دریافت کیا تو گویا کہ ان کو اس کے بارے میں علم ہی نہ تھا۔ (وہ اس کو جانتے ہی نہ تھے)۔ پھر میں نے حضرت مجاہد ویلیٹیلیہ سے اس کا ذکر کیا آپ ویلیٹیلیہ نے فرمایا: یہ تب ہے جب اس پر نماز پڑھی گئی ہو تو دفنانے سے پہلے نہ بیٹھا جائے۔

(۱۳۹) فِي تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالآجُرُّ يُجْعَلُ لَهُ

قبر پکی کرنا

(۱۱۸۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ.

(۱۱۸۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پکی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس بات سے کہ اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے۔

(۱۱۸۸۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي حَمَادَةُ ، عَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَتْ : مَاتَ ابْنٌ لِزَيْدٍ يُقَالُ لَهُ سُوَيْد ، فَاشْتَرَى غُلاَمٌ لَهُ ، أَوْ جَارِيَةٌ جِصًّا وَآجُرًّا ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ : مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا ، قَالَ : أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَ قَبْرَهُ وَأُجَصِّصَهُ ، قَالَ : حَقِرْتَ وَنَقِرْتَ لاَ تُقَرِّبْهُ شَيْئًا مَسَّتْهُ النَّارُ.

(۱۱۸۸۷) حضرت انیسہ بنت زید بن ارقم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت زید کے بیٹے حضرت سوید ویلیٹیلیہ کا انتقال ہوا تو ان کے لیے ایک غلام یا باندی نے چونا اور اینٹیں (پکی) خریدیں۔ حضرت زید ویلیٹیلیہ نے فرمایا ان چیزوں سے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا قبر پر عمارت بنانے اور اس کو پکی کرنے کا ارادہ ہے، آپ نے فرمایا تیرا ستیاناس ہو، ہر وہ چیز جس کو آگ نے چھوا ہے اس کو اس میت کے قریب مت لاؤ۔

(۱۱۸۸۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عيسى بن أبي عَزَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُه ينهى عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ ، قَالَ :لَا تُجَصِّصُوهُ.

(۱۱۸۸۸) حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ رحمہ اللہ سے قبروں کو پکی کرنے کی ممانعت سنی ہے وہ فرماتے ہیں قبریں پکی مت کرو۔

(۱۱۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّد ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :إذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا ، وَلَا تُقَرِّبُونِي جِصًّا ، وَلَا آجُرًّا ، وَلَا عُودًا ، وَلَا تَصْحَبُنِي امْرَأَةٌ.

(۱۱۸۸۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے کوئی شخص تکلیف نہ پہنچائے، میرے قریب چونے، پکی اینٹ اور لکڑی نہ لائے، اور میرے ساتھ عورت نہ جائے، (جنازے میں)۔

(۱۱۸۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الآجُرَّ.

(۱۱۸۹۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ پکی اینٹوں کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ الآجُرَّ فِي قُبُورِهِمْ.

(۱۱۸۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اپنی قبروں میں پکی اینٹ کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ اللَّبِنَ وَيَكْرَهُونَ الآجُرَّ وَيَسْتَحِبُّونَ الْقَصَبَ وَيَكْرَهُونَ الْخَشَبَ.

(۱۱۸۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کچی اینٹ کو پسند فرماتے تھے اور پکی اینٹوں کو ناپسند کرتے تھے، اور بانس کو پسند کرتے اور دوسری لکڑی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۴۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَطَأَ عَلَى الْقَبْرِ

قبروں کو پاؤں سے روندنے کو ناپسند سمجھا گیا ہے

(۱۱۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَ : لأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَطْفَأَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرٍ.

(۱۱۸۹۳) حضرت ابوسعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کے ساتھ جبانہ میں چل رہا تھا، آپ نے فرمایا: میں انگاروں پر چلوں جس سے وہ بجھ جائیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں قبروں کو روندوں۔

(۱۱۸۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :لأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُطْفَأَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرٍ.

(۱۱۸۹۴) حضرت ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انگاروں پر چل چل کران کو بجھا دیا جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ قبر کو پاؤں

سے روندا جاؤں۔

(۱۱۸۹۵) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرَّادُ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ لأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

(۱۱۸۹۵) حضرت سالم ابی عبد اللہ البراد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں میں انگاروں پر چلوں جس سے وہ بجھ جائیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کو روندوں۔

(۱۱۸۹۶) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالَ :لأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ ، أَوْ عَلَى حَدِّ سَيْفٍ حَتَّى تُخْتَطَفَ رِجْلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلَى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَمَا أُبَالِي أَفِي الْقُبُورِ قَضَيْتُ حَاجَتِي أَمْ فِي السُّوقِ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۱۸۹۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آگ کے انگاروں پر یا تلوار کی دھار پر چلوں یہاں تک کہ میرے پاؤں جھلس جائیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ میرے نزدیک قبرستان میں رفع حاجت کرنا اور بازار میں لوگوں کے درمیان جبکہ لوگ دیکھ رہے ہوں برابر ہے۔

(۱۱۸۹۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَ يَكْرَهَانِ الْقُعُودَ عَلَيْهَا وَالْمَشْيَ عَلَيْهَا.

(۱۱۸۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ قبروں پر بیٹھنے اور ان کے اوپر سے چلنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۹۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :فُلاَن ، تَمْشُونَ عَلَى قُبُورِكُمْ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :كَيْفَ تُمْطَرُونَ.

(۱۱۸۹۸) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت العلاء بن الشخیر رحمہ اللہ نے فرمایا: فلاں تم اپنی قبروں کے اوپر سے گزرتے (چلتے) ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر تم پر بارش کس طرح برسائی جاتی ہے۔

(۱۱۸۹۹) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنْتُ أَتْبَعُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي الْجَنَائِزِ ، فَكَانَ يَتَقَصَّى الْقُبُورَ ، قَالَ :لأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ ، ثُمَّ قَمِيصَهُ ، ثُمَّ إِزَارَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ. (مسلم ۹۶۔ ابو داؤد ۳۲۲۰)

(۱۱۸۹۹) حضرت محمد بن ابی یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازے کے ساتھ جا رہا تھا، آپ قبروں سے دور تھے، (تاکہ کسی قبر پر پاؤں وغیرہ نہ آجائے) اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھے جس سے اس کے کپڑے، قمیص پھر شلوار جل جائے یہاں تک کہ آگ بدن تک پہنچ جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ کوئی شخص قبر پر بیٹھے۔

(۱۱۹۰۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقُعُودَ عَلَى الْقُبُورِ أَوْ يُمْشَى عَلَيْهَا.

(۱۱۹۰۰) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ قبروں پر بیٹھنے اور ان کے اوپر سے گذرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۱۹۰۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهَا.

(۱۱۹۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(١٤١) فِي الرَّجُلِ يَبُولُ ، أَوْ يُحْدِثُ بَيْنَ الْقُبُورِ

کوئی شخص قبروں کے درمیان پیشاب یا قضائے حاجت کرے اس کا بیان

(۱۱۹۰۲) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُحْدَثُ وَسَطَ مَقْبَرَةٍ ، وَلاَ يُبَولُ فِيهَا.

(۱۱۹۰۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقبروں کے درمیان قضائے حاجت یا پیشاب مت کرو۔

(۱۱۹۰۳) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالَ : مَا أُبَالِي فِي الْقُبُورِ قَضَيْتُ حَاجَتِي ، أَوْ فِي السُّوقِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۱۹۰۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پروانہیں ہے کہ میں قبروں کے درمیان قضائے حاجت کروں یا بازار میں اور لوگ مجھے دیکھ رہے ہوں۔

(١٤٢) مَا ذُكِرَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ إِذَا مَرَّ بِهَا مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جب قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کرے، اور کچھ حضرات نے اس میں رخصت دی ہے

(۱۱۹۰۴) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ ، قَالَ : السَّلاَمُ عَلَى مَنْ فِي هَذِهِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَإِنَّا بِكُمْ لَلاَحِقُونَ ، فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

(۱۱۹۰۴) حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی قبرستان میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اس جگہ کے مومنوں اور مسلمانوں تم پر سلامتی ہو، تم پہلے چلے گئے ہم تمہارے بعد آئیں گے اور تم سے مل جائیں گے۔ ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۱۹۰۵) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ خَرَجْنَا مَعَ سَلْمَانَ إِلَى الحيرة حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقُبُورِ الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَإِنَّا عَلَى آثَارِكُمْ وَارِدُونَ.

(۱۱۹۰۵) حضرت جندب الازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حیرہ کی طرف گیا جب ہم قبرستان پہنچے تو آپ اپنی داہنی جانب متوجہ ہوئے اور دعا پڑھی: اس جگہ کے مومن مردوں اور عورتوں! تم پر سلامتی ہو، تم پہلے چلے گئے ہم بعد میں آئیں گے اور تمہارے نشانِ قدم پر چلتے ہوئے آئیں گے۔

(۱۱۹۰۶) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ خَيْثَمَةَ وَالْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَى الْقُبُورِ.

(۱۱۹۰۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) قبروں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۱۱۹۰۷) حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: لاَ أَعْلَمُ بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ الْقَبْرَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۰۷) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص قبر پر آئے اور اس کو سلام کرے۔

(۱۱۹۰۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، أَنَّهُ رَأَى سَالِمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ لاَ يَمُرُّ بِلَيْلٍ ، وَلاَ نَهَارٍ بِقَبْرٍ إِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مُسَافِرُونَ مَعَهُ يَقُولُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

(۱۱۹۰۸) حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلام بن عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا دن ہو یا رات وہ جس قبر کے پاس سے بھی گزرتے تو اسکو سلام کرتے، اور ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، آپ فرماتے السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ میں نے آپ رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ تو مجھے اس کے بارے میں بتلایا کہ ان کے والد صاحب رحمہ اللہ اس طرح کرتے تھے۔

(۱۱۹۰۹) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلاَحِقُونَ ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ ، وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. (ابو داؤد ۳۲۳۰۔ احمد ۳۵۳)

(۱۱۹۰۹) حضرت سلیمان بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دی تھی کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: اس جگہ کے مومن اور مسلم لوگو! تم پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ آ ملنے والے ہیں، تم پہلے گئے ہم بعد میں آئیں گے، ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۱۱۹۱۰) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَرْجِعُ مِنْ ضَيْعَتِهِ فَيَمُرُّ بِقُبُورِ الشُّهَدَاءِ فَيَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَإِنَّا بِكُمْ لَلاَحِقُونَ ، ثُمَّ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : أَلاَ تُسَلِّمُونَ عَلَى الشُّهَدَاءِ فَيَرُدُّونَ عَلَيْكُمْ.

(۱۱۹۱۰) حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ ضیعہ (گاؤں) سے واپس آئے تو شہداء کی قبروں

کے پاس سے گزرے تو کہنے لگے۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَإِنَّا بِكُمْ لَلَاحِقُونَ پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم نے شہداء کو سلام کیوں نہ کیا تا کہ وہ تمہیں جواب دیتے؟۔

(۱۱۹۱۱) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْجَارِي ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ الْجَارِي ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ اللهِ إِذَا مَرَرْت بِالْقُبُورِ قَدْ كُنْت تَعْرِفُهُمْ فَقُلْ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَصْحَابَ الْقُبُورِ ، وَإِذَا مَرَرْت بِالْقُبُورِ لَا تَعْرِفُهُمْ فَقُلْ : السَّلَامُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۱۱۹۱۱) حضرت عبداللہ بن سعد الجاری ؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوھریرہ ؓ نے فرمایا: اے عبداللہ! جب تم کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرو جس کو تم جانتے ہو تو یوں کہو: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَصْحَابَ الْقُبُورِ اور جب کسی ایسی قبر پر گزرو جس کو تم نہیں جانتے تو یوں کہو: السَّلَامُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۱۱۹۱۲) حدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ فَصِيلٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مُوَيْهِبَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُمِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ. (احمد ۳/ ۴۸۹۔ دارمی ۷۸)

(۱۱۹۱۲) حضرت ابومویھبہ ؓ جو رسول اکرم ﷺ کے غلام تھے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ جنت البقیع جائیں اور مردوں پر نماز پڑھیں یا ان پر سلام پڑھیں۔

(۱۴۳) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ التَّسْلِيمَ عَلَى الْقُبُورِ

بعض حضرات قبرستان والوں کو سلام کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۱۱۹۱۳) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّسْلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ ، فَقَالَ : مَا كَانَ مِنْ صَنِيعِهِمْ.

(۱۱۹۱۳) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے قبروں کو سلام کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: یہ ان کے (صحابہ کرام ؓ کے) طریقوں میں سے نہیں ہے۔

(۱۱۹۱۴) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : سُئِلَ هِشَامٌ أَكَانَ عُرْوَةُ يَأْتِي قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لَا.

(۱۱۹۱۴) حضرت خالد بن حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ھشام ؒ سے سوال کیا گیا کیا حضرت عروہ ؓ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک پر آ کر سلام عرض کرتے تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۴۴) مَنْ كَانَ يَأْتِي قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ

جو شخص روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہو وہ سلام پڑھے

(۱۱۹۱۵) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ

فَصَلَّى ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ ، ثُمَّ يكون وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى المسجد فَفَعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ.

(۱۱۹۱۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے لگتے تو نماز ادا کرتے پھر روضہ رسول پر آتے اور یوں سلام پیش فرماتے: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ پھر دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتے، اسی طرح جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو گھر داخل ہونے سے پہلے یہ کام کرتے۔

(۱۴۵) فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ وَمَا جَاءَ فِيهِ

قبروں کو برابر کرنے کا بیان

(۱۱۹۱۶) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ ، قَالَ : خَرَجْنَا غُزَاةً فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ إِلَى هَذَا الدَّرْبِ وَعَلَيْنَا فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ فَتُوُفِّيَ ابْنُ عَمٍّ لِي يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ فَقَامَ مَعَنَا فَضَالَةُ عَلَى حُفْرَتِهِ ، فَلَمَّا دَفَنَّاهُ ، قَالَ : خَفِّفُوا عَنْ حُفْرَتِهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ.

(احمد ۶/ ۱۸۔ بیهقی ۴۱۱)

(۱۱۹۱۶) حضرت ثمامہ بن شفی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ ؓ کے دور میں غزوہ (جنگ) کے لئے اس شہر سے نکلے، ہمارے ساتھ حضرت فضالہ بن عبید ؓ بھی تھے، آپ ؒ کے چچا کے لڑکے حضرت نافع ؒ انتقال کر گئے، حضرت فضالہ ہمارے ساتھ آپ کی قبر پر کھڑے ہوئے، جب ہم نے اس کو دفن کر دیا، تو آپ ؓ نے فرمایا اس کی قبر ہلکی اور برابر کرو، بیشک رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۱۱۹۱۷) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ عُثْمَانَ خَرَجَ فَأَمَرَ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ فَسُوِّيَتْ إِلاَّ قَبْرَ أُمِّ عَمْرٍو ، ابْنَةِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : مَا هَذَا الْقَبْرُ فَقَالُوا : قَبْرُ أُمِّ عَمْرٍو فَأَمَرَ بِهِ فَسُوِّيَ.

(۱۱۹۱۷) حضرت عبداللہ بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نکلے اور قبروں کو برابر کرنے کا حکم فرمایا: ہم نے تمام قبریں برابر کر دیں سوائے ام عمرو بنت عثمان کی قبر کے، آپ ؓ نے پوچھا یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ام عمرو کی قبر ہے، آپ نے اس کو بھی برابر کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ بھی برابر کر دی گئی۔

(۱۱۹۱۸) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ، قَالَ: دَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ صَاحِبُ شُرَطِهِ ، فَقَالَ : انْطَلِقْ فَلاَ تَدَعْ زُخْرُفًا إِلاَّ أَلْقَيْتَهُ ، وَلاَ قَبْرًا إِلاَّ سَوَّيْتَهُ ، ثُمَّ دَعَاهُ ، فَقَالَ : هَلْ تَدْرِي إِلَى أَيْنَ بَعَثْتُكَ بَعَثْتُكَ إِلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۳۲۱۰۔ احمد ۱/ ۱۴۵)

(۱۱۹۱۸) حضرت حنش الکنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سپاہی والا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ رضی اللہ عنہ کو اس نے فرمایا، چلتا جا، کوئی سامان نہ چھوڑنا مگر اٹھالینا، اور کوئی قبر بغیر برابر کیے نہ چھوڑنا، آپ نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تجھے معلوم ہے میں نے تجھے کس کام کیلئے بھیجا ہے؟ اس کام کیلئے بھیجا ہے جس کام کیلئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔

(۱۱۹۱۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَوْلًى لابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا رَأَيْتَ الْقَوْمَ قَدْ دَفَنُوا مَيِّتًا فَأَحْدَثُوا فِي قَبْرِهِ مَا لَيْسَ فِي قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَسَوِّهِ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۱۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تو کسی قوم کو دیکھے جس نے مردے کو دفن کر کے قبر ایسی بنائی ہو جو مسلمانوں کی قبروں کی طرح نہ ہو تو تم اس کو مسلمانوں کی قبروں کے برابر کر دو۔

(۱۱۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : تَسْوِيَةُ الْقُبُورِ مِنَ السُّنَّةِ.

(۱۱۹۲۰) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبروں کو برابر کرنا سنت میں سے ہے۔

(۱۱۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ مِثْلَهُ.

(۱۱۹۲۱) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۹۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ رَجُلٌ دَفَنَ مَيِّتًا فَسَوَّى قَبْرَهُ بِالأَرْضِ ، فَقَالَ : أَتَيْتُ عَلَى قُبُورِ شُهَدَاءِ أُحُدٍ فَإِذَا هِيَ مُشَخَّصَةٌ مِنَ الأَرْضِ.

(۱۱۹۲۲) حضرت منصور بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا ایک شخص نے اپنی میت کو دفن کیا اور اس کی قبر زمین کے برابر بنائی (کیا درست ہے؟) آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے شہدائے احد کی قبریں دیکھی ہیں وہ زمین سے بلند اور اٹھی ہوئی ہیں۔

(۱٤٦) فِي تَطْيِينِ الْقَبْرِ وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

قبر کو گارے سے لیپنے کا بیان

(۱۱۹۲۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ هَلْ تُطَيَّنُ الْقُبُورُ ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۹۲۳) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے قبر کو لیپنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۱۱۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تَطْيِينَ الْقُبُورِ.

(۱۱۹۲۴) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ قبروں کے لیپنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۹۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۱۹۲۵) حضرت برد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویشید قبروں کے لیپنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(١٤٧) مَنْ رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کی رخصت کا بیان

(١١٩٢٦) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا. (ابوداؤد ۳۲۲۷)

(۱۱۹۲۶) حضرت ابو بریدہ ویشید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، پس اب تم زیارت کیا کرو۔

(١١٩٢٧) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، ثُمَّ قَالَ : زُورُوهَا ، وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا.

(احمد ۳/ ۲۵۰۔ حاکم ۳۷۶)

(۱۱۹۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے زیارت قبور سے منع فرمایا، پھر (بعد میں) فرمایا قبروں کی زیارت کرلیا کرو اور بیہودہ کلام مت کرو۔

(١١٩٢٨) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي كُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ. (احمد ۱/ ۱۴۵۔ ابویعلی ۲۷۸)

(۱۱۹۲۸) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، پھر (بعد میں) ارشاد فرمایا: بیشک میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کرلیا کرو، اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

(١١٩٢٩) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : زَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى ، وَأَبْكَى مَنْ كَانَ حَوْلَهُ ، فَقَالَ : اسْتَأْذَنْت رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ.

(مسلم ۱۰۸۔ احمد ۲/ ۴۴۱)

(۱۱۹۲۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اور آپ رو پڑے اور آپ کے اردگرد جو حضرات تھے وہ بھی رونے لگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کروں، تو مجھے اجازت نہیں ملی، اور میں نے اپنے رب سے قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مل گئی، تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو اس سے تمہیں موت یاد آئے گی۔ (موت کی یاد تازہ ہوگی)۔

(۱۱۹۳۰) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَتَى جِزْمَ قَبْرٍ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ كَهَيْئَةِ الْمُخَاطِبِ ، وَجَلَسَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَقَامَ وَهُوَ يَبْكِي فَتَلَقَّاهُ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ أَجْرَأِ النَّاسِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا الَّذِي أَبْكَاكَ ، قَالَ : هَذَا قَبْرُ أُمِّي سَأَلْتُ رَبِّي الزِّيَارَةَ فَأَذِنَ لِي وَسَأَلْتُهُ الاِسْتِغْفَارَ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي فَذَكَرْتُهَا فَرَقَّتْ نَفْسِي فَبَكَيْتُ ، قَالَ فَلَمْ يُرَ وَمَا كَانَ أَكْثَرَ بَاكِيًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ.

(احمد ۳۵۵۔ ابن حبان ۵۳۹۰)

(۱۱۹۳۰) حضرت سلیمان بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرانی قبر پر تشریف لائے اور اس کے پاس بیٹھ گئے، آپ مخاطب کی طرح ہو گئے، اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے آپ پر سب سے زیادہ جرأت کرنے والے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری والدہ ماجدہ کی قبر ہے، میں نے اپنے رب سے اس کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مل گئی، اور میں نے استغفار کی اجازت مانگی تو وہ مجھے نہیں ملی، میں نے ان کو یاد کیا تو میرے دل کو ترس آیا اور میں رو پڑا۔ راوی کہتے ہیں کہ جتنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دن روئے تھے اس سے زیادہ آپ کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۱۱۹۳۱) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، حدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ ، حدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يزيد ، حدَّثَنَا مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، وَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ ، فَزُورُوهَا تُذَكِّرُكُمْ. (دار قطنی ۶۹۔ عبدالرزاق ۶۷۱۴)

(۱۱۹۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے (پہلے) تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، بیشک مجھے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی، تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو یہ تمہیں موت اور آخرت یاد دلائے گی۔

(۱۱۹۳۲) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ، وَابْنُ عُمَرَ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ ، قَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ سَاعَةً يَدْعُو.

(۱۱۹۳۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما موجود نہ تھے، جب وہ تشریف لائے تو فرمایا: مجھے ان کی قبر بتلاؤ، پھر اس کے پاس کچھ دیر کھڑے رہے اور دعا فرمائی۔

(۱۱۹۳۳) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْحُبْشِيُّ اثْنَى عَشَرَ مِيلاً مِنْ مَكَّةَ فَدُفِنَ بِمَكَّةَ ، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَهُ ، فَقَالَتْ :

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ :أَمَا وَاللهِ لَوْ حَضَرْتُكَ لَدَفَنْتُكَ حَيْثُ مِتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ.

(۱۱۹۳۳) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا حبشی مقام پر انتقال ہوا، حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حبشی مکہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے۔ ان کو مکہ میں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان کی قبر پر تشریف لائیں اور یہ اشعار پڑھے۔ ہم لمبے زمانے سے مضبوط جدا نہ ہونے والے ساتھی تھے یہاں تک کہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہم کبھی جدا ہوں گے ہی نہیں۔ لیکن جب جدا ہوئے تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے میں نے اور مالک نے اس لمبے اجتماع کے باوجود بھی ایک رات بھی اکٹھے نہ گزاری ہو۔

پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں اس وقت حاضر ہوتی تو جہاں انتقال ہوا تھا وہیں دفن کرواتی اور اگر میں اس کے جنازے میں حاضر ہوتی تو اس کی قبر کی زیارت نہ کرتی۔

(۱۱۹۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَدِمَ وَقَدْ مَاتَ بَعْضُ وَلَدِهِ ، فَقَالَ :دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَيَدُلُّونَهُ عَلَيْهِ فَيَنْطَلِقُ فَيَقُومُ عَلَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ.

(۱۱۹۳۴) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے ان کی اولاد میں سے کسی کا انتقال ہو چکا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتلاؤ۔ آپ کو جب ان کی قبر دکھائی گئی تو آپ وہاں کھڑے ہوئے اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

(۱۱۹۳٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ فَرَأَيْتُهُ حَزِينًا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّكَ حَزِينٌ ؟ قَالَ :ذَكَرْتُ أُمِّي ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا مَا بَدَا لَكُمْ ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ قَبْرَ أُمِّهِ فَلْيَزُرْهُ ، وَكُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ ، فَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ ، وَانْبِذُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ.

(۱۱۹۳۵) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک بار مجلس میں تشریف فرما تھے اور انتہائی غمگین تھے، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وجہ ہے آپ غمگین دکھائی دے رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں اپنی والدہ کو یاد کر رہا تھا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا

گوشت کھانے سے منع کیا تھا، پس (اب) تم خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ اور جتنا چاہو ذخیرہ کرو، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، پس جو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ زیارت کرے، اور میں نے تمہیں کدو کے برتن سے، سبز رنگ کے برتن سے، سبز رنگ کے روغن سے رنگے ہوئے برتن سے اور پیالہ نما گڑھا کی ہوئی لکڑی جس میں کھجور کی شراب بنائی جاتی ہے اس برتن سے منع کیا تھا، پس تم ہر نشہ والی چیز سے اجتناب کرو اور باقی جتنی چاہو پیو، (جس میں نشہ نہ ہو)۔

(۱۴۸) مَنْ كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ

بعض حضرات قبروں کی زیارت کو ناپسند فرماتے ہیں

(۱۱۹۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذَاتِ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

(۱۱۹۳۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں، ان کو سجدہ گاہ (مساجد) بنانے والیوں اور ان پر چراغاں کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۱۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا فِي أَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. (بخاری ۴۳۴۔ مسلم ۳۷۵)

(۱۱۹۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کنیسہ کا ذکر فرمایا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس کا نام ماریہ تھا، اور ان تصویروں کا بھی ذکر فرمایا جو اس میں دیکھی تھیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایسی قوم ہیں جب ان میں کوئی شخص انتقال کرتا ہے تو یہ اس کی قبر پر مسجد (سجدہ گاہ) بنا لیتے ہیں اور اس میں اس کی تصویریں لگا دیتے ہیں یہی لوگ اللہ کے نزدیک مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

(۱۱۹۳۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ. (ابن خزیمہ ۷۸۹۔ احمد ۱/ ۴۰۵)

(۱۱۹۳۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سب سے بدتر لوگ وہ ہیں جن کو قیامت نے اس حال میں پایا کہ وہ زندہ ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

(۱۱۹۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُزَارَ الْقَبْرُ وَيُصَلَّى عِنْدَهُ.

(۱۱۹۳۹) حضرت عمران ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ولیٹیلیہ قبروں کی زیارت کرنے اوران کے پاس نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۹٤٠) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلاَ بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِي.

(۱۱۹۴۰) حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو عید گاہ (سجدہ گاہ) نہ بنانا، اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ، اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو، بیشک تمہارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

(۱۱۹٤١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُصَلَّى لَهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

(۱۱۹۴۱) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنا جس کی عبادت کی جائے، بیشک ان لوگوں پر اللہ کا شدید غضب وغصہ ہو! جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

(۱۱۹٤٢) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ أَقْوَامًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

(۱۱۹۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر لعنت فرمائی ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

(۱۱۹٤٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لأَنَّا لاَ نَجِدُ أَضَلَّ مِنْ زَائِرِ الْقَبْرِ.

(۱۱۹۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں یقیناً ہم نے عبادت کے طور پر قبروں کی زیارت کرنے والے سے بڑھ کر کوئی گمراہ شخص نہیں دیکھا۔

(۱۱۹٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ.

(۱۱۹۴۴) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) زیارت قبور کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۹٤٥) حدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ. (احمد ۴۴۲)

(۱۱۹۴۵) حضرت عبد الرحمن بن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۱۹٤٦) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لَزُرْتُ قَبْرَ ابْنَتِي.

(۱۱۹۴۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر حضور اقدس ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اپنی بیٹی کی قبر کی زیارت کرتا۔

(۱۴۹) مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

رات کو دفن کرنے کا بیان

(۱۱۹٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ كَانَ أَصْلُهُ رُومِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَقُولُ أَوْهُ أَوْهُ ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ : خَرَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَقَابِرِ يَدْفِنُ ذَلِكَ الرَّجُلَ وَمَعَهُ مِصْبَاحٌ. (ابوداؤد ۳۱۵۶)

(۱۱۹۴۷) حضرت ابو یونس الباہلی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ سے سنا جو اصل میں رومی تھے وہ حضرت ابوذر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اوہ اوہ کرر ہا تھا، حضرت ابوذر ؓ نے ارشاد فرمایا: میں ایک رات کو نکلا (تو میں نے دیکھا) آنحضرت ﷺ اس وقت قبرستان میں ہیں اسی آدمی کو دفن کرر ہے تھے اور آپ کے پاس چراغ بھی تھا۔

(۱۱۹٤۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ فَاطِمَةَ دُفِنَتْ لَيْلاً.

(۱۱۹۴۸) حضرت حسن بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ ؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۱۱۹٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا دَفَنَ فَاطِمَةَ لَيْلاً.

(۱۱۹۴۹) حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ ؓ کو رات کے وقت دفن کیا۔

(۱۱۹٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَسُئِلَ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْمَيِّتِ ، فَقَالَ : أَرْبَعٌ قُلْتُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ ، قَالَ : اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ ، قُلْتُ : يُدْفَنُ الْمَيِّتُ بِاللَّيْلِ ، قَالَ : قُبِرَ أَبُو بَكْرٍ بِاللَّيْلِ.

(۱۱۹۵۰) حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ بن عامر ؓ کے پاس تھا کہ آپ ؓ سے جنازے کی تکبیروں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ؓ نے فرمایا چار ہیں میں نے عرض کیا دن اور رات میں برابر ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا رات اور دن برابر ہیں، میں نے عرض کیا میت کو رات کے وقت دفن کیا جا سکتا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۱۱۹٥١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، دُفِنَ أَبُو بَكْرٍ بِاللَّيْلِ.

(۱۱۹۵۱) حضرت قاسم بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۱۱۹٥٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ دُفِنَ لَيْلاً ، قَالَ : وَكَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۱۱۹۵۲) حضرت ابن ابی عروبہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۱۹۵۳) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّ عُمَرَ دَفَنَ أَبَا بَكْرٍ لَيْلاً ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَوْتَرَ بِثَلاَثٍ.

(۱۱۹۵۳) حضرت ابن السباق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن فرمایا: پھر مسجد میں تشریف لائے اور نماز وتر ادا فرمائی۔

(۱۱۹۵٤) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ كَانَ يَدْفِنُ بَعْضَ وَلَدِهِ لَيْلاً كَرَاهِيَةَ الزِّحَامِ.

(۱۱۹۵۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اپنی بعض اولاد کو ازدحام کے ڈر سے رات کے وقت دفن فرمایا: (ازدحام کو ناپسند کرتے ہوئے)۔

(۱۱۹۵۵) حدَّثَنَا خَالِدٌ الزَّيَّاتُ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، مَوْلَى لآلِ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : دَفَنَّا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ بِالْبَقِيعِ ، قَالَ وَكُنْت رَابِعَ أَرْبَعَةٍ فِيمَنْ حَمَلَهُ.

(۱۱۹۵۵) حضرت زرعہ بن عمرو رحمہ اللہ اپنے والد حضرت عمرو رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عشاء کے بعد جنت البقیع میں دفن کیا، اور میں ان چاروں میں سے ایک تھا جنہوں نے ان کی میت کو اٹھا رکھا تھا۔

(۱۱۹۵٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَاتَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلَةَ الثُّلاَثَاءِ ، وَدُفِنَ لَيْلَةَ ثُلاَثَاءَ.

(۱۱۹۵۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منگل کی رات دنیا سے تشریف لے گئے اور منگل کی رات کو ہی ان کو دفن کیا گیا۔

(۱۱۹۵۷) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالدَّفْنِ بِاللَّيْلِ.

(۱۱۹۵۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ رات کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱۹۵۸) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوسِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِاللَّيْلِ ، فَقَالَ : مَا الصَّلاَةُ عَلَى الْمَيِّتِ بِاللَّيْلِ إِلاَّ كَالصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِالنَّهَارِ.

(۱۱۹۵۸) حضرت خالد بن سمیر السدوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو نماز جنازہ پڑھنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رات کو نماز جنازہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے دن کو پڑھنا۔

(۱۱۹۵۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ دُفِنَ إِبْرَاهِيمُ لَيْلاً وَنَحْنُ خَائِفُونَ.

(۱۱۹۵۹) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ کو ہم نے رات کے وقت دفن کیا اور ہم سب خوف زدہ تھے۔

(۱۱۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْفِنَ لَيْلاً.

(۱۱۹۶۰) حضرت ابوحرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ رات کو دفن کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الأَرْبِعَاءِ ، قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْمَسَاحِي الْمَرُور. (احمد ۶۲۔ ابن راھویہ ۹۹۳)

(۱۱۹۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ کے دفنانے کا علم نہ تھا کہ ہم نے ایک گذرنے والوں کی آواز رات کے آخری پہر میں سنی۔ وہ رات بدھ کی رات تھی۔

(۱۵۰) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ الْقَرَابَةُ الْمُشْرِكُ يَحْضُرُهُ أَمْ لاَ

کسی شخص کا قریبی رشتہ دار مشرک مرجائے تو کیا وہ اس کے جنازے میں شریک ہوگا؟

(۱۱۹۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَمَّكَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، فَقَالَ لِي :اذْهَبْ فَوَارِهِ ، وَلاَ تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَوَارَيْتُهُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ وَعَلَيَّ أَثَرُ التُّرَابِ وَالْغُبَارِ فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي ، أَنَّ لِي بِهَا مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۱۱۹۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا تو میں نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا گمراہ چچا مر گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور ان کو ڈھانپ دو اور جب تک میرے پاس نہ آجانا کچھ نہ کرنا میں گیا اور ان کو ڈھانپ دیا پھر میں واپس آیا تو میرے اوپر مٹی اور گرد وغبار کے آثار تھے آپ ﷺ نے مجھے کچھ دعائیں دیں جو میرے لیے دنیا کی چیزوں کے مل جانے سے زیادہ قابل مسرت ہیں۔

(۱۱۹۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ ، وَقَالَ فَأَمَرَنِي بِالْغُسْلِ.

(۱۱۹۶۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اسی طرح منقول ہے اور فرماتے ہیں کہ مجھے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۱۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَاتَتْ أُمُّ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَشَهِدَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۹۶۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ام الحارث بن ابی ربیعہ جو نصرانیہ تھی اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے جنازے میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم شریک ہوئے۔

(۱۱۹۶۵) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : مَاتَتْ أُمُّ الْحَارِثِ وَكَانَتْ نَصْرَانِيَّةً ، فَشَهِدَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۹۶۵) حضرت عامر ؒ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۹۶۶) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ مَاتَتْ أُمِّي وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَتَيْت عُمَرَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : ارْكَبْ دَابَّةً وَسِرْ أَمَامَهَا.

(۱۱۹۶۶) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں میری والدہ کا انتقال ہوگیا جو کہ نصرانیہ تھی، میں حضرت عمر ؓ کے پاس آیا اوران کو بتلایا، آپ ؓ نے فرمایا: سواری پر سوار ہوجاؤ اوراس کے آگے خاموشی سے چلو۔

(۱۱۹۶۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: مَاتَتْ أُمُّ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ فَسَأَلَ ابْنَ معقل، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَحْضُرَهَا، وَلاَ أَتَّبِعُهَا، قَالَ ارْكَبْ دَابَّةً وَسِرْ أَمَامَهَا غَلْوَةً فَإِنَّك إِذَا سِرْتَ أَمَامَهَا فَلَسْتَ مَعَهَا.

(۱۱۹۶۷) حضرت عطاء بن السائب ؒ فرماتے ہیں کہ ثقیف کے ایک شخص کی والدہ کا انتقال ہوگیا جو کہ نصرانیہ تھی۔ اس نے حضرت ابن معقل ؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ ؒ نے فرمایا مجھے تو یہ پسند ہے کہ اس کے جنازے میں حاضر ہوا جائے لیکن اس کے جنازے کے ساتھ (پیچھے) نہ چلا جائے، پھر فرمایا: سواری پر سوار ہوجاؤ اوراس کے آگے تین سے چار سوگز چلو کیونکہ جب تم اس کے آگے چلو گے تو اس کے ساتھ شمار نہیں ہوگے۔

(۱۱۹۶۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ أُمَّهُ النَّصْرَانِيَّةَ تَمُوتُ ، قَالَ: يَتْبَعُهَا وَيَمْشِي أَمَامَهَا.

(۱۱۹۶۸) حضرت عبداللہ بن شریک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اس کی نصرانیہ ماں فوت ہوگئی ہے اس کے جنازے کے ساتھ جا سکتا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: اس کے ساتھ تو جائے لیکن اس کے جنازے کے آگے چلے۔

(۱۱۹۶۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ مَاتَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ وَلَهُ ابْنٌ مُسْلِمٌ فَلَمْ يَتْبَعْهُ ، فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتْبَعَهُ وَيَدْفِنَهُ وَيَسْتَغْفِرَ لَهُ فِي حَيَاتِهِ.

(۱۱۹۶۹) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی کا انتقال ہوا اس کا ایک مسلمان بیٹا تھا جو اس کے جنازے میں شریک نہیں ہوا، حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: مناسب تھا کہ وہ اپنے باپ کے جنازے کے ساتھ جاتا اس کو دفن کرتا اور اپنی زندگی میں اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا۔

(۱۱۹۷۰) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الْكَافِرَ قَدْ مَاتَ فَمَا تَرَى فِيهِ، قَالَ: أَرَى أَنْ تَغْسِلَهُ وَتُجِنَّهُ وَأَمَرَهُ بِالْغُسْلِ.

(۱۱۹۷۰) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آپ کا کافر چچا فوت ہوگیا ہے آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو غسل دو اور دفنا دو، اور ان کو (بعد میں) غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۱۹۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ فَوَكَّلَهُ ابْنُهُ إِلَى أَهْلِ دِينِهِ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : مَا كَانَ عَلَيْهِ لَوْ مَشَى مَعَهُ وَأَجَنَّه وَاسْتَغْفَرَ لَهُ مَا كَانَ حَيًّا ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لأَبِيهِ﴾ الآيَةَ.

(۱۱۹۷۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی شخص کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے نے اس کو ان کے مذہب والوں کے سپرد کر دیا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جب اس کا ذکر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حرج نہ تھا اگر یہ اس کے ساتھ جاتا اور اس کو دفناتا اور اپنی زندگی میں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لأَبِيهِ﴾۔

(۱۵۱) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي الْبَحْرِ مَا يُصْنَعُ بِهِ

کوئی شخص سمندر میں ہلاک ہو جائے اس کا کیا کیا جائے گا

(۱۱۹۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ فِي الْبَحْرِ جُعِلَ فِي زِبِّيلٍ ، ثُمَّ قُذِفَ بِهِ.

(۱۱۹۷۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سمندر میں فوت ہو جائے (بحری جہاز وغیرہ میں) تو اس کو ٹوکری (بکسہ) میں ڈال کر سمندر میں ڈال دیا جائے۔

(۱۱۹۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الَّذِي يَمُوتُ فِي الْبَحْرِ ، قَالَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُحَنَّطُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ يُرْبَطُ فِي رِجْلَيْهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُرْمَى بِهِ فِي الْبَحْرِ.

(۱۱۹۷۳) حضرت عطاء ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس کا سمندر میں انتقال ہو جائے اس کو غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا، خوشبو لگائی جائے گی، اور پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی پھر اس کی ٹانگوں کے ساتھ کوئی (وزنی) چیز باندھ کر اس کو سمندر میں بہا دیا جائے گا۔

(۱۵۲) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ غَيْرَ طَرِيقِ الْجِنَازَةِ وَيُعَارِضُهَا

راستہ بدل کر جنازے کے ساتھ ملنے کا بیان

(۱۱۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي جِنَازَةٍ

فَأَخَذَ غَيْرَ طَرِيقِهَا فَعَارَضَهَا ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ جَلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ.

(۱۱۹۷۴) حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت سالم بن عبد اللہ ویلیٹیو کے ساتھ ایک جنازے میں نکلا آپ ویلیٹیو رستہ بدل کر چلے اور جنازے کے ساتھ آ ملے۔ جب قبرستان پہنچے تو جنازہ رکھنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے۔

(۱۱۹۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يَأْخُذَانِ غَيْرَ طَرِيقِ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۹۷۵) حضرت شعبی ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویلیٹیو اور حضرت زید بن ارقم ویلیٹیو راستہ بدل کر جنازے کے ساتھ ملا کرتے تھے۔

(۱۵۳) فِي الرَّجُلِ يُوصِي أَنْ يُدْفَنَ فِي الْمَوْضِعِ

کوئی شخص اگر یہ وصیت کرے کہ مجھے فلاں جگہ دفن کیا جائے

(۱۱۹۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ أَوْصَى عروة أَنْ لاَ يُقْبَرَ فِي الْبَقِيعِ ، وَقَالَ إِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَمَا أُحِبُّ أَنْ أُضَيِّقَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَمَا أُحِبُّ أضامَّه فِيهِ.

(۱۱۹۷۶) حضرت ھشام ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ویلیٹیو نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے جنت البقیع میں دفن نہ کرنا، کیونکہ اگر مومن ہے تو میں پسند نہیں کرتا کہ اس پر تنگی کروں اور اگر فاجر ہو تو میں نہیں چاہتا کہ اس بارے میں ان سے مزاحمت کروں۔

(۱۱۹۷۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :ادْفِنُونِي فِي قَبْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ.

(۱۱۹۷۷) حضرت ابو عبیدہ ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر میں دفن کرنا۔

(۱۱۹۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ خَيْثَمَةَ أَوْصَى أَنْ يُدْفَنَ فِي مَقْبَرَةِ فُقَرَاءِ قَوْمه.

(۱۱۹۷۸) حضرت سفیان ویلیٹیو ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے میری قوم کے فقراء کے قریب دفن کرنا۔

(۱۱۹۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ ادْفِنُونِي مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي كُنْتُ أُحْدِثْتُ بَعْدَهُ.

(۱۱۹۷۹) حضرت قیس ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ دفن کرنا، مجھے یہ بات بعد میں بتائی گئی تھی۔

(۱۱۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ فَسَلِّمْ وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي

فَسَلِّمْ ، ثُمَّ قَالَ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، فَقَالَتْ قَدْ كُنْت وَاللَّهِ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي ، وَلأوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي.

(۱۱۹۸۰) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ ان کو میرا اسلام دو اور عرض کرو عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی اجازت چاہتا ہے کہ اس کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب ان کے پاس آئے ان کو بیٹھ کر روتے ہوئے پایا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر سلام عرض کیا اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! وہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی لیکن میں آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے نفس پر ترجیح دیتی ہوں۔

(١٥٤) فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ نَفْسَهُ وَالنُّفَسَاءُ مِنَ الزِّنَا هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ

کوئی شخص خودکشی کرلے یا عورت کو زنا کے بعد نفاس آئے (بچہ ہو جائے) تو کیا ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟

(١١٩٨١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي نِفَاسِهَا مِنَ الْفُجُورِ أَيُصَلَّى عَلَيْهَا ، فَقَالَ :صَلِّ عَلَى مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۱۹۸۱) حضرت ابو زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کوئی عورت اس نفاس میں مرجائے جو گناہ کی وجہ سے تھا کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر وہ شخص جو لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کا اقرار کرتا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھو۔

(١١٩٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنِ أَبِي النُّعْمَانِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى وَلَدِ الزِّنَاءِ وَعَلَى أُمِّهِ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا.

(۱۱۹۸۲) حضرت ابو النعمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ولد زنا اور اس کی ماں کی نماز جنازہ ادا فرمائی جو حالت نفاس میں فوت ہوئی تھی۔

(١١٩٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي أُمَامَةَ الرَّجُلُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَيَمُوتُ أَيُصَلَّى عَلَيْهِ ، قَالَ نَعَمْ لَعَلَّهُ اضْطَجَعَ عَلَى فِرَاشِهِ مَرَّةً ، فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَغُفِرَ لَهُ بِهَا.

(۱۱۹۸۳) حضرت ابو غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ سے دریافت کیا کوئی شخص شراب پی کر فوت ہو جائے کیا اس کی نماز جنازہ ادا کیا جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں شاید اس نے بستر پر لیٹے ہوئے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ پڑھا ہو اس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہو جائے۔

(۱۱۹۸٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُصَلَّى عَلَى الَّذِي قَتَلَ نَفْسَهُ وَعَلَى النُّفَسَاءِ مِنَ الزِّنَا وَعَلَى الَّذِي يَمُوتُ عريقًا مِنَ الْخَمْرِ.

(۱۱۹۸۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص خودکشی کرے، یا عورت حالت نفاس میں مرجائے جو نفاس زنا کی وجہ سے آیا تھا، یا کوئی شخص شراب پیتے ہوئے مرجائے ان سب کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۸۵) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ ، قَالَ :صَلَّى أَبُو وَائِلٍ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فَقُلْت لَهُ :إنَّهَا تُرَهَّقُ ، فَقَالَ :أي بُنَيَّ صَلِّ عَلَى مَنْ صَلَّى إلَى الْقِبْلَةِ.

(۱۱۹۸۵) حضرت زبرقان السراج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل ؒ نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھائی، میں نے کہا یہ عورت تو برائی کی طرف منسوب تھی، آپ ؒ نے فرمایا میں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی ہے جو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتی تھی (مسلمان تھی)۔

(۱۱۹۸٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :صَلِّ عَلَى مَنْ صَلَّى إلَى قبلتك.

(۱۱۹۸۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جو آپ کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے (وہ جیسا بھی ہو) اس کے جنازے میں شرکت کی جائے گی۔

(۱۱۹۸۷) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا أَعْلَمُ ، أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَلاَ التَّابِعِينَ ترَكَ الصَّلاَةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ تَأَثُّمًا.

(۱۱۹۸۷) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ اہل علم اور تابعین میں سے کسی نے اھل قبلہ کی نماز جنازہ ترک کی ہو گنہگار سمجھتے ہوئے۔

(۱۱۹۸۸) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ إنَّ لِي جَارًا مِنَ الْخَوَارِجِ مَاتَ أَأَشْهَدُ جِنَازَتَهُ ؟ قَالَ أَخَرَجَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ :قُلْتُ لاَ قَالَ فَاشْهَدْ جِنَازَتَهُ فَإِنَّ الْعَمَلَ أَمْلَكُ بِهِ مِنَ الرَّأْيِ.

(۱۱۹۸۸) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا میرا خارجی پڑوسی فوت ہوگیا ہے کیا میں اس کے جنازے میں شریک ہوسکتا ہوں؟ آپ ؒ نے فرمایا کیا وہ مسلمانوں کے خروج کیا کرتا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ نے فرمایا: تم اس کے جنازے پر جاؤ عمل رائے سے زیادہ اہم ہے۔

(۱۱۹۸۹) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَآلَمَتْهُ بِهِ فَدَبَّ إلَى قَرْنٍ لَهُ فِي سَيْفِهِ فَأَخَذَ مِشْقَصًا فَقَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، وَذَكَرَ شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إنَّمَا أَدَعُ الصَّلاَةَ عَلَيْهِ أَدَبًا لَهُ.

(مسلم ۱۰۷۔ ابوداؤد ۳۱۷۷)

(۱۱۹۸۹) حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک شخص کو زخم لگا جس سے اس کو بہت

تکلیف ہوئی، تو وہ پہنچا اپنی تلوار کے کنارے کی طرف اور اس کے پھل سے اپنے آپ کو قتل کر دیا تو حضور اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی۔ حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی نماز جنازہ ان سے ادب حاصل کرنے کے لیے چھوڑی۔

(۱۱۹۹۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ عَنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ نَفْسَهُ أَيُصَلَّى عَلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّمَا الصَّلاَةُ سُنَّةٌ.

(۱۱۹۹۰) حضرت عمران ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی ؒ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے خودکشی کر لی ہے کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا ہاں، نماز جنازہ تو سنت ہے۔

(۱۵۵) فِي الْكَافِرِ أَوِ السَّبِيِّ يَتَشَهَّدُ مَرَّةً ثُمَّ يَمُوتُ أَيُصَلَّى عَلَيْهِ

کافر یا قیدی ایک بار شہادت کا اقرار کرے اور پھر فوت ہو جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی

(۱۱۹۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي السَّبِيِّ يُسْبَى مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ ، وَقَالَ : إِذَا أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ وَبِالشَّهَادَتَيْنِ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۱) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا جس قیدی کو دشمن کی زمین سے پکڑا گیا ہو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر وہ توحید اور شہادتین کا اقرار کرتا ہو تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : إِذْ صَلَّى مَرَّةً صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۲) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک بار نماز ادا کی ہو تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۹٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جبْر، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ شَابٌّ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ ، فَقَالَ : أَتَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى أَبِيهِ ، فَقَالَ : قُلْ كَمَا يَقُولُ لَكَ مُحَمَّدٌ ، فَقَالَ : ثُمَّ مَاتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ.(حاکم ۳۶۳۔ بخاری ۵۶۵۲۔ احمد ۳/ ۲۶۰)

(۱۱۹۹۴) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نوجوان تھا جو حضور اقدس ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو حضور اقدس ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

اللہ کا رسول ہوں؟ اس یہودی نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس کے والد نے کہا اسی طرح کہو جیسا محمد ﷺ کہہ رہے ہیں، اس نے اسی طرح کہا اور اس کا انتقال ہو گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۱۹۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَهْلٍ السَّرَّاجِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ أَقْبَلُوا بِسَبْيٍ فَكَانُوا إِذَا أَمَرُوهُمْ أَنْ يُصَلُّوا صَلَّوْا ، وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : تَبَيَّنَ لَكُمْ أَنَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ فَقَالُوا :لاَ مَا تَبَيَّنَ لَنَا ، قَالَ :اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَحَنِّطُوهُ وَصَلُّوا عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۵) حضرت سھل بن سراج رطیفیہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رطیفیہ سے سوال کیا گیا کہ کچھ لوگ تیری بنا کر لائے گئے۔ ان کی حالت پر کہی کہ اگر انہیں نماز کا کہا جاتا تو نماز پڑھتے، اگر نہ کہا جاتا تو نہ پڑھتے۔ ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا ہے، لیکن اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ فرمایا کیا تم پر ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ جہنمی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں تو فرمایا اس کو غسل دو، کفن پہناؤ، خوشبو لگاؤ اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۱۹۹۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشقرِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الشَّعْبِيِّ إِنِّي أَجْلِبُ الرَّقِيقَ فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ أَفَأُصَلِّي عَلَيْهِ ، فَقَالَ :إِنْ صَلَّى فَصَلِّ عَلَيْهِ ، وَإِنْ لَمْ يُصَلِّ فَلاَ تُصَلِّ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۶) حضرت ایک شخص نے حضرت شعبی رطیفیہ سے عرض کیا میں غلاموں کو جمع کرتا ہوں ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو کیا میں اس کی نماز جنازہ ادا کروں؟ آپ رطیفیہ نے فرمایا اگر وہ نماز ادا کرتا ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرو ورنہ مت ادا کرو۔

(۱۱۹۹۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا تَشَهَّدَ الْكَافِرُ وَهُوَ فِي السَّوْقِ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۷) حضرت زہری رطیفیہ فرماتے ہیں کہ اگر کافر حالت نزع میں شہادت کا اقرار کرے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۵۶) فِي ثَوَابِ الْوَلَدِ يُقَدِّمُهُ الرَّجُلُ

کسی شخص کا کوئی بچہ انتقال کر جائے تو اس کے ثواب کا بیان

(۱۱۹۹۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِي ، قَالَ :أَتَانِي أَبُو صَالِحٍ يُعَزِّينِي ، عَنِ ابْنٍ لِي ، فَأَخَذَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لَهُ النِّسَاءُ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا كَمَا جَعَلْته لِلرِّجَالِ ، قَالَ :فَجَاءَ إِلَى النِّسَاءِ فَوَعَظَهُنَّ وَعَلَّمَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ ، وَقَالَ لَهُنَّ :مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَدْفِنُ ثَلاَثَةَ فَرَطٍ إِلاَّ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ ، قَالَ :فَقَالَتِ امْرَأَةٌ :يَا رَسُولَ اللهِ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ :ثَلاَثَةٌ ، ثم قَالَ : وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحِنْثَ. (بخاری ۱۰۲۔ مسلم ۱۵۳)

(۱۱۹۹۸) حضرت عبد الرحمٰن بن الاصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ میرے پاس میرے بیٹے کی تعزیت کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ عورتوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمارے لیے بھی ایک دن خاص فرما دیں جس طرح آپ نے مردوں کے لئے کر رکھا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو وعظ فرمایا، تعلیم دی اور ان کو (مختلف) حکم دیئے، اور ان سے فرمایا: نہیں ہے کوئی عورت جس کے تین نومولود بچے دفن کر دیئے گئے ہوں مگر وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بنیں گے۔ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے تو دو بچے فوت ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) دو، دو (بھی)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ بچے مراد ہیں جو ابھی نابالغ ہوں۔

(۱۱۹۹۹) حدَّثنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ ، قَالَ :مَنْ قَدَّمَ ثَلاَثَةً مِنْ وَلَدِهِ لَنْ يَلِجَ النَّارَ إِلاَّ تَحِلَّةَ الْقَسَمِ. (بخاری ۱۲۵۱۔ مسلم ۲۰۲۸)

(۱۱۹۹۹) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے جس کے تین بچے فوت ہو گئے، اس کو آگ نہیں چھوئے گی مگر بالکل خفیف اور آسانی سے۔

(۱۲۰۰۰) حدَّثنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ بِصَبِيٍّ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلاَثَةً ، قَالَ :دَفَنْتِ ثَلاَثَةً ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، قَالَ :لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۴۷۔ مسلم ۱۵۶)

(۱۲۰۰۰) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت اپنا بچہ لے کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں (اللہ اس کی عمر دراز کرے) تحقیق میں تین بچے دفنا چکی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین بچے دفنا چکی ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ تیرے لیے آگ کی شدت سے رکاوٹ ہیں (قیامت کے دن)۔

(۱۲۰۰۱) حدَّثنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، حدَّثنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ فَحدَّثنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَفْرَاطٍ إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ وَثَلاَثَةٌ، قَالَ :وَثَلاَثَةٌ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ وَاثْنَانِ ، قَالَ :وَاثْنَانِ. (ابن ماجہ ۱۶۰۵۔ احمد ۴/ ۲۱۲)

(۱۲۰۰۱) حضرت عبد اللہ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک رات بیٹھا ہوا تھا، حضرت حارث بن اقیش ہمارے پاس تشریف لائے اور اس رات ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان شوہر و بیوی کے چار چھوٹے بچے انتقال کر جائیں اللہ پاک ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول

اللہ! تین بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اور دو بھی۔

(۱۲۰۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي رَمْلَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ قَالُوا: وَذُو الاِثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: وَذُو الاِثْنَيْنِ. (ابن ماجه ۱۶۰۹۔ احمد ۵/ ۲۳۷)

(۱۲۰۰۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چھوٹے بچے فوت ہو جانے والوں پر جنت واجب ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو بچے والوں پر؟ آپ ﷺ نے دو بچوں والوں بھی جنت واجب ہوچکی۔

(۱۲۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الأَوْلَادِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. (احمد ۴/ ۳۸۶)

(۱۲۰۰۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن مسلمان والدین کے تین چھوٹے نابالغ بچے فوت ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے ان کو (والدین کو) جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۱۲۰۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ ابنة مِلْحَانَ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ ، أَنَّهَا سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول :مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ. (احمد ۶/ ۳۷۲۔ طبرانی ۳۰۶)

(۱۲۰۰۴) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جن مسلمان والدین کے تین چھوٹے نابالغ بچے فوت ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے ان کو (والدین کو) جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۱۲۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَجَبُوهُ بِإِذْنِ اللهِ مِنَ النَّارِ.

(۱۲۰۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کے تین چھوٹے بچے اس حالت میں انتقال کر گئے کہ وہ صابر ہے اور ثواب کا امیدوار ہے تو وہ اس کے لئے اللہ کے حکم سے آگ سے حجاب ہوں گے۔

(۱۲۰۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :لَقِيت أَبَا ذَرٍّ فَقُلْت :حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِهِمَا لَمْ يَبْلُغُوا حِنْثًا إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ. (نسائی ۲۰۰۲۔ احمد ۵/ ۱۵۱)

(۱۲۰۰۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جن مسلمان والدین کے تین چھوٹے نابالغ بچے فوت ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے ان کو (والدین کو) جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۱۲۰۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا مُسْلِمَيْنِ مَضَى لَهُمَا مِنْ أَوْلاَدِهِمَا ثَلاَثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا حِنْثًا إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ مَضَى لِي اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاثْنَانِ ، فَقَالَ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ مَضَى لِي وَاحِدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَوَاحِدٌ وَذَلِكَ فِي الصَّدْمَةِ الأُولَى. (ترمذی ۱۰۶۱۔ احمد ۱/ ۴۲۹)

(۱۲۰۰۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن مسلمان والدین کے تین نابالغ بچے وفات پا جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو بچے فوت ہو چکے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دو میں بھی (جنت واجب ہے) حضرت ابو المنذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک میں بھی اور (یہ تب ہے جب) مصیبت کے آغاز پر ہی صبر کیا جائے۔

(۱۲۰۰۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتُحِبُّهُ ؟ قَالَ : أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ ، قَالَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ ابْنُكَ ، فَقَالَ : أَشَعَرْتَ أَنَّهُ تُوُفِّيَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَا يَسُرُّكَ ، أَنَّهُ لاَ تَأْتِي بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ تَسْتَفْتِحُهُ إِلاَّ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى يَفْتَحَهُ لَكَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً ؟ قَالَ : لَكُمْ عَامَّةً. (نسائی ۱۹۹۷۔ احمد ۳/ ۴۳۶)

(۱۲۰۰۸) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا بھی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے، پھر (کچھ عرصہ بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو گم پایا تو فرمایا: تیرے بیٹے کو کیا ہوا؟ پھر فرمایا: کیا تو نے اس کی وفات کا اعلان کروایا تھا؟ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آئے اس کو کھلوانے کیلئے، مگر تیرا بیٹا دوڑتا ہوا آئے اور تیرے لیے جنت کا دروازہ کھلوا دے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ صرف میرے لیے خاص ہے یا لوگوں کیلئے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب کے لیے ہے۔

(۱۲۰۰۹) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِنْ أَدْخَلَ أَبَوَاهُ النَّارَ

حَتَّی یُقَالَ أَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ ارْفَعْ فَإِنِّی أَدْخَلْت أَبَوَیْك الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَیَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ ، حَتَّی یُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ. (ابن ماجه ۱۶۰۸۔ بزار ۸۱۵)

(۱۲۰۰۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک جنین اپنے رب سے پناہ مانگے گا کہ اس کے والدین کو آگ میں داخل کیا جائے، یہاں تک کہ اس کو کہا جائے گا، اے اپنے رب سے پناہ مانگنے والے بچے ٹھہر جا: بیشک میں نے تیرے والدین کو جنت میں داخل کر دیا ہے، اور فرمایا: وہ بچہ ان دونوں کو (والدین کو) ناف کاٹنے کی جگہ سے کھینچ کر جنت میں داخل کروا دے گا۔

(۱۲۰۱۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِیُّ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ رُومَانَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :لَسِقْطٌ أُقَدِّمُهُ بَیْنَ یَدَیَّ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ فَارِسٍ أُخَلِّفُهُ خَلْفِی.

(ابن ماجه ۱۶۰۷)

(۱۲۰۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بچہ مقدم کیا جائے میرے آگے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ وہ شہسوار بن کر (میدان جہاد) میں میرے پیچھے آئے۔

(۱۲۰۱۱) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِی امْرَأَةٌ کَانَتْ تَأْتِینَا یُقَالُ لَهَا مَاوِیَةُ ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَی عُبَیْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عُبَیْدَ اللهِ بْنَ مَعْمَرٍ :عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ بِصَبِیٍّ لَهَا ، فَقَالَتْ :یَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ أَنْ یُبْقِیَهُ فَقَدْ مَضَی لِی ثَلاَثَةٌ ، فَقَالَ :لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :أَمُنْذُ أَسْلَمْتِ قَالَتْ نَعَمْ ، قَالَ :جُنَّةٌ حَصِینَةٌ مِنَ النَّارِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ لَهَا :أَمُنْذُ أَسْلَمْت ثَلاَثَةٌ جُنَّةٌ حَصِینَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَتْ :فَقَالَ لِی عُبَیْدُ اللهِ :یَا مَاوِیَةُ تَعَالَی فَاسْمَعِی هَذَا الْحَدِیثَ ، قَالَتْ :فَسَمِعْتُهُ ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُبَیْدِ اللهِ فَأَتَتْنَا ، وَحَدَّثَتْنَا بِهِ.

(۱۲۰۱۱) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک عورت نے بیان کیا جو ہمارے پاس آئی تھی جس کا نام ماویہ تھا، وہ کہتی ہے کہ میں حضرت عبید اللہ بن معمر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ان کے پاس نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ موجود تھے، اس صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقی رکھیں بیشک میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں، آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا جب سے تو مسلمان ہوئی ہے تب سے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرے لیے آگ سے محفوظ ڈھال ہے۔

(۱۵۷) فِی الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ یُدْفَنَانِ فِی الْقَبْرِ

مرد اور عورت کا ایک ہی قبر میں دفن کیا جانا

(۱۲۰۱۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِیُّ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إذَا دُفِنَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِی قَبْرٍ قُدِّمَ الرَّجُلُ أمام الْمَرْأَةِ.

(۱۲۰۱۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مرد اور عورت کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جائے تو مرد کو عورت کے آگے مقدم کریں گے۔

(۱۲۰۱۳) حدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِی الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ یُدْفَنَانِ فِی الْقَبْرِ قَالاَ : یُقَدَّمُ الرَّجُلُ أَمَامَ الْمَرْأَةِ فِی الْقَبْرِ.

(۱۲۰۱۳) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مرد اور عورت کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جائے تو مرد کو عورت کے آگے مقدم کریں گے۔

(۱۲۰۱۴) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِیًّا کَانَ إذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا یَلُونَهُ وَالنِّسَاءَ مِمَّا یَلِی الْقِبْلَةَ ، وَإِذَا دَفَنَهُمْ قَدَّمَ الرَّجُلَ وَأَخَّرَ النِّسَاءَ.

(۱۲۰۱۴) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب مردوں اور عورتوں کا اکٹھا جنازہ پڑھاتے تو مردوں کو امام کی طرف (قریب) رکھتے اور عورتوں کو قبلہ کے قریب رکھتے۔ اور جب ان کو دفن فرماتے تو پہلے مردوں کو رکھتے پھر عورتوں کو۔

(۱۲۰۱۵) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِی الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ یُدْفَنَانِ فِی قَبْرٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : یُقَدَّمُ الرَّجُلُ أَمَامَهَا.

(۱۲۰۱۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک قبر میں مرد اور عورت کو دفن کیا جائے تو مرد کو اس کے آگے مقدم کیا جائے گا۔

(۱۲۰۱۶) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیدَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : إذَا دُفِنَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِی قَبْرٍ وَاحِدٍ جُعِلَ الرَّجُلُ قُدَّامَ الْمَرْأَةِ.

(۱۲۰۱۶) حضرت قتادہ ؒ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۵۸) فِی النَّصْرَانِیَّةِ تَمُوتُ وَفِی بَطْنِهَا وَلَدٌ مِنْ مُسْلِمٍ أَیْنَ تُدْفَنُ

نصرانیہ عورت فوت ہو جائے لیکن اس کے پیٹ میں کسی مسلمان کا بچہ ہو تو اس عورت کو کہاں دفن کیا جائے گا؟

(۱۲۰۱۷) حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ؛ فِی امْرَأَةٍ

نَصْرَانِيَّةٍ فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مِنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :تُدْفَنُ فِي مَقْبَرَةٍ لَيْسَتْ مَقْبَرَةَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى.

(۱۲۰۱۷) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نصرانی عورت جس کے پیٹ میں مسلمان کا بچہ ہو تو اس مقبرہ میں دفن کریں گے جو یہود و نصاریٰ کا نہ ہو۔

(۱۲۰۱۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ مَاتَتِ امْرَأَةٌ بِالشَّامِ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مِنْ مُسْلِمٍ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا.

(۱۲۰۱۸) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی عورت کا انتقال ہوگیا اس کے پیٹ میں مسلمان کا بچہ تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو اس کے بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو۔

(۱۵۹) فِي الْحَائِضِ تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ

حائضہ عورت نماز جنازہ ادا کرے کہ نہ کرے؟

(۱۲۰۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :الْحَائِضُ لاَ تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۲۰۱۹) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت نماز جنازہ نہیں ادا کرے گی۔

(۱۲۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجِلٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الْحَائِضِ تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ ، قَالَ : لاَ وَلاَ الطَّاهِرُ.

(۱۲۰۲۰) حضرت مُجل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ سے حائضہ عورت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا وہ نماز جنازہ ادا کرے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ حائضہ ادا کرے گی اور نہ ہی طاہرہ عورت۔

(۱۲۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيب بنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً تُصَلِّي الْحَائِضُ عَلَى الْجِنَازَةِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۲۰۲۱) حضرت عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حائضہ عورت نماز جنازہ ادا کرے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔

(۱۶۰) فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْعِظَامِ وَعَلَى الرُّؤُوسِ

ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی نماز جنازہ ادا کرنا

(۱۲۰۲۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ صَلَّى عَلَى رُؤُوسٍ بِالشَّامِ.

(۱۲۰۲۲) حضرت ثور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کھوپڑیوں پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۲۳) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ.

(۱۲۰۲۳) حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١٢٠٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَلَّى عَلَى رِجْلٍ.

(۱۲۰۲۴) حضرت سفیان رحمہ اللہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ایک ٹانگ پر نماز پڑھائی۔

(١٢٠٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ صَلَّى عَلَى عِظَامٍ بِالشَّامِ.

(۱۲۰۲۵) حضرت عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہڈیوں پر نماز جنازہ ادا فرمائی شام کے علاقہ میں۔

(١٢٠٢٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي ثَلاَثَةِ أَحْيَاءَ رَأْسُهُ فِي حَيٍّ ، وَوَسَطُهُ فِي حَيٍّ وَرِجْلُهُ فِي حَيٍّ ، قَالَ يُصَلَّى عَلَى الْوَسَطِ.

(۱۲۰۲۶) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ مقتول تین جگہوں میں (محلوں) پایا گیا، اس کا سر ایک جگہ، درمیانہ حصہ ایک جگہ اور ٹانگیں دوسری جگہ؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کے درمیانی حصہ پر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(١٦١) مَنْ قَالَ يُقَامُ لِلْجَنَازَةِ إِذَا مَرَّتْ

جب جنازہ گزرے اس کے لیے کھڑا ہوا جائے گا

(١٢٠٢٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ ، أَوْ تُوضَعَ.

(بخاری ۱۳۰۷۔ ابوداؤد ۳۱۶۴)

(۱۲۰۲۷) حضرت عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ گزرتے ہوئے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ (کر آگے نکل جائے) یا وہ رکھ دیا جائے۔

(١٢٠٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَوْ نَحْوَهُ. (بخاری ۱۳۰۸۔ مسلم ۷۵)

(۱۲۰۲۸) حضرت عامر بن ربیعہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١٢٠٢٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ ، وَقَالَ لِمَنْ مَعَهُ ، قُومُوا فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا.

(ابن ماجہ ۱۵۴۳۔ احمد ۲/ ۲۸۷)

(۱۲۰۲۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اپنے ساتھ والوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ بیشک موت کے لیے خوف اور گھبراہٹ ہے۔

(١٢٠٣٠) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ :عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ فَطَلَعَتْ جِنَازَةٌ ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَارَ وَثَارَ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى تَعَدَّتْ ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مِنْ تَأَذٍّ بِهَا ، أَوْ مِنْ تَضَايُقِ الْمَكَانِ وَمَا أَحْسَبُهَا إِلاَّ يَهُودِيَة ، أَوْ يَهُودِيًّا ، وَمَا سَأَلْنَاهُ عَنْ قِيَامِهِ. (احمد ۴/ ۳۸۸۔ حاکم ۵۹۱)

(۱۲۰۳۰) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک جنازہ نکلا، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کھڑے ہوگئے اور جنازے کے گزرنے تک کھڑے رہے، میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی تکلیف یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑے ہوئے ہوں، اور میرا خیال ہے کہ یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ تھا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کھڑے ہونے کی وجہ دریافت نہ کی۔

(١٢٠٣١) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أَخْبَرَهُمْ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ قَامَ حَتَّى تُجَاوِزَهُ. (ابویعلی ۲۶۶)

(۱۲۰۳۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب کوئی جنازہ گزرتا تو آپ کھڑے ہو جاتے جب تک کہ وہ گزر نہ جاتا۔

(١٢٠٣٢) حدَّثَنَا الْفَضْلُ ، وَكَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمَ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا.

(۱۲۰۳۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

(١٢٠٣٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّهُ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : اجْلِسْ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ ، فَقَامَ مَرْوَانُ.

(نسائی ۲۰۴۶۔ احمد ۳/ ۵۳)

(۱۲۰۳۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے، مروان نے کہا بیٹھ جائیے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے یہ سن کر مروان بھی کھڑا ہو گیا۔

(١٢٠٣٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ قَيْسًا وَأَبَا مَسْعُودٍ مَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ فَقَامَا.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس سے جنازہ گذرتا تو یہ دونوں کھڑے ہو جاتے۔

(١٢٠٣٥) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالُوا لِعَلِيٍّ : إِنَّ أَبَا مُوسَى أَمَرَ بِذَلِكَ ، وَقَالَ : إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ يَكُونُونَ مَعَهَا فَقُومُوا لَهَا.

(۱۲۰۳۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی ؓ سے کہا کہ حضرت ابوموسیٰ اس کا حکم دیتے ہیں۔ (آپ کی کیا رائے ہے) آپ ؓ نے فرمایا: بیشک ملائکہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں تم ان کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔

(١٢٠٣٦) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا عَلِمْت أَحَدًا كَانَ يَقُومُ إِذَا مَرُّوا عَلَيْهِ بِالْجِنَازَةِ غَيْرَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ.

(۱۲۰۳۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن میمون ؒ کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرتا ہو اور وہ کھڑا ہو جاتا ہو (صرف حضرت عمرو کھڑے ہوا کرتے تھے)۔

(١٢٠٣٧) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بشر ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ شَهِدَهُ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَمَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ فَقَامَ سَالِمٌ ، وَلَمْ يَقُمْ سَعِيدٌ.

(۱۲۰۳۷) حضرت ابو بشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ اور حضرت سالم بن عبد اللہ ؒ حاضر تھے کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا، حضرت سالم ؒ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت سعید ؒ کھڑے نہ ہوئے۔

(١٢٠٣٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ.

(۱۲۰۳۸) حضرت ولید بن المہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ کو دیکھا کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہو گئے۔

(١٢٠٣٩) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ النَّاسُ حِينَ طَلَعَتِ الْجِنَازَةُ ، فَقَالَ : الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّمَا مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ أَنْ يَعْلُوَ رَأْسَهُ جِنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ فَقَامَ. (نسائی ۲۰۵۴۔ احمد ۱/ ۲۰۱)

(۱۲۰۳۹) حضرت جعفر ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی ؓ تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس سے جنازہ گزرا، جب جنازہ ان کے پاس سے گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے، حضرت حسن بن علی ؓ نے ارشاد فرمایا ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور حضور ﷺ اس کے راستہ میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔

(١٢٠٤٠) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَمَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ فَقَامَا ، فَقِيلَ لَهُمَا : إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ فَقَالاَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ ، أَنَّهُ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :أَلَيْسَتْ نَفْسًا. (بخاری ۱۳۱۲۔ مسلم ۶۶۱)

(۱۲۰۴۰) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تھے کہ آپ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ دونوں حضرات کھڑے ہو گئے، آپ سے عرض کیا گیا یہ اہل ارض میں سے ہے (مسلمان نہیں ہے) تو انہوں نے فرمایا ایک بار حضور اقدس ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، آپ کو کہا گیا یہ تو یہودی تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ انسان نہیں ہے؟۔

(١٦٢) مَنْ كَرِهَ الْقِيَامَ لِلْجِنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے کیلئے کھڑے ہونے کو ناپسند کیا ہے

(١٢.٤١) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا فَمَرَّتْ جِنَازَةٌ فَقُمْنَا ، فَقَالَ :مَا هَذَا فَقُلْنَا هَذَا أَمْرُ أَبِي مُوسَى ، فَقَالَ :إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ. (احمد ۱۴۲۔ نسائی ۲۰۵۰)

(۱۲۰۴۱) حضرت ابی معمر ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ جنازہ گذرا ہم کھڑے ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس کا حکم فرمایا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور اقدس ﷺ صرف ایک بار کھڑے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہونے کا اعادہ نہ فرمایا۔

(١٢.٤٢) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِجِنَازَةٍ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :مَا هَذَا لَكَأَنَّ هَذَا مِنْ صَنِيعِ الْيَهُودِ.

(۱۲۰۴۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تھے کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گذرا، ایک شخص کھڑا ہو گیا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ یہ تو یہود کے طریقوں میں سے ہے۔

(١٢.٤٣) حدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا رَأَيَا جِنَازَةً فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الآخَرُ ، فَقَالَ الَّذِي قَامَ لِلَّذِي لَمْ يَقُمْ أَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :بَلَى ، ثُمَّ قَعَدَ. (نسائی ۲۰۵۲۔ طبرانی ۲۷۴۷)

(۱۲۰۴۳) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازہ دیکھا تو ان میں سے ایک کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھے رہے، جو کھڑے ہوئے تھے انہوں نے ان سے پوچھا جو کھڑے نہ ہوئے تھے کہ کیا حضور اکرم ﷺ کھڑے نہ ہوتے تھے؟ انہوں کہا کیوں نہیں پھر بیٹھ گئے۔

(١٢.٤٤) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ وَأَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ لاَ يَقُومُونَ لِلْجَنَائِزِ إِذَا مَرَّتْ بِهِمْ.

(۱۲۰۴۴) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اور حضرت عبد اللہ ؓ کے اصحاب کے پاس سے جب جنازہ گذرتا تو کھڑے نہ ہوتے۔

(۱۲۰۴۵) حدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ تَمُرُّ بِهِمُ الْجَنَائِزُ فَلاَ يَقُومُ مِنْهُمْ أَحَدٌ.

(۱۲۰۴۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ کے اصحاب کے پاس سے جنازہ گزرا تو ان میں سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔

(۱۲۰۴۶) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَمْ يَكُونُوا يَقُومُوا لِلْجَنَائِزِ إذَا مَرَّتْ بِهِمْ.

(۱۲۰۴۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام) کے پاس سے جب جنازہ گزرتا تو وہ کھڑے نہ ہوتے تھے۔

(۱۲۰۴۷) حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ يَرَيَانِ الْجَنَازَةَ ، فَلاَ يَقُومَانِ إلَيْهَا.

(۱۲۰۴۷) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ اور حضرت مجاہد ؒ نے جنازہ دیکھا لیکن کھڑے نہ ہوئے۔

(۱۲۰۴۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَازَةِ فَقُمْنَا ، ثُمَّ جَلَسَ فَجَلَسْنَا. (ابو داؤد ۳۱۶۷۔ ترمذی ۱۰۴۴)

(۱۲۰۴۸) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے، پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

(۱۶۳) فِي عِيَادَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

یہود و نصاریٰ (کافروں) کی عیادت کا بیان

(۱۲۰۴۹) حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَادَ جَارًا لَهُ يَهُودِيًّا.

(۱۲۰۴۹) حضرت ارطاۃ بن المنذر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ نے اپنے پڑوسی یہودی کی عیادت کی۔

(۱۲۰۵۰) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ أَبَا طَالِبٍ مَرِضَ فَعَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۳۲۳۲۔ حاکم ۴۳۲)

(۱۲۰۵۰) حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ابو طالب بیمار ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے ان کی عیادت فرمائی۔

(۱۲۰۵۱) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ شَابٌّ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ.

(۱۲۰۵۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نوجوان حضور اکرم ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو حضور اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کی عیادت کی۔

(۱۲۰۵۲) حدَّثَنَا أَبُو أسامة ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ أَبَا طَالِبٍ مَرِضَ فَعَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۲۰۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو طالب بیمار ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی۔

(١٦٤) فِي الْمَيِّتِ يُصَلَّى عَلَيْهِ بَعْدَ مَا دُفِنَ مَنْ فَعَلَهُ

میت کو دفنانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنا، کس نے اس طرح کیا ہے؟

(۱۲۰۵۳) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَحَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :قَالَ :صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ. (بخاری ۱۳۱۹۔ ابوداؤد ۵۳)

(۱۲۰۵۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میت کو دفنانے کی بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۵۴) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، أَخْبَرَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيعَ إِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيدٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا :هَذِهِ فُلاَنَةُ فَعَرَفَهَا ، فَأَتَى الْقَبْرَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

(۱۲۰۵۴) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بار نکلے جب ہم جنت البقیع میں آئے تو وہاں ایک نئی قبر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا فلاں خاتون کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچانا اور اس کی قبر کے پاس آئے ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپ نے اس پر چار تکبیریں پڑھیں، (نماز جنازہ ادا فرمائی)۔

(۱۲۰۵۵) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُورٍ تُوُفِّيَ قَبْلَ قُدُومِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهِ.

(۱۲۰۵۵) حضرت حمید بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت البراء بن معرور رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۵۶) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ. (ابویعلی ۲۵۱۷)

(۱۲۰۵۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو دفنانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۵۷) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ أُمَّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مَاتَتْ

وَهُوَ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا. (ترمذی ۱۰۳۸۔ بیہقی ۴۸)

(۱۲۰۵۷) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ام سعد کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر پر تشریف لائے اور نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۵۸) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْبَقِيعَ فَرَأَى قَبْرًا جَدِيدًا ، فَقَالَ :مَا هَذَا الْقَبْرُ ؟ فَقِيلَ :فُلاَنَةُ مَوْلاَةُ بَنِي غَنْمٍ الَّتِي كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى عَلَيْهَا.

(عبدالرزاق ۶۵۴۱)

(۱۲۰۵۸) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لائے اور آپ نے وہاں ایک نئی قبر دیکھی تو دریافت فرمایا یہ کس کی قبر ہے؟ عرض کیا گیا فلاں خاتون کی جو بنو غنم کی باندی تھی اور مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۵۹) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَاءَ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فِي رَهْطٍ مَعَهُ ، وَقَدْ صَلَّى عَلِيٌّ على ابْنِ حُنَيْفٍ وَدُفِنَ ، فَأَمَرَهُ عَلِيٌّ أَنْ يُصَلِّيَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْقَبْرِ ، فَفَعَلَ.

(۱۲۰۵۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابن حنیف کی نماز جنازہ ادا کر کے ان کو دفنا چکے تھے، اتنے میں قرظہ بن کعب چند رفقاء کے ساتھ تشریف لے آئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ اور ان کے ساتھی ان کی قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کریں، چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا۔

(۱۲۰۶۰) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :جَاءَ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَدْ صَلَّى عَبْدُ اللهِ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ :تَقَدَّمْ فَصَلِّ عَلَى أَخِيك بِأَصْحَابِك.

(۱۲۰۶۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اس وقت حضرت عبداللہ نماز جنازہ ادا کر چکے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آگے بڑھو اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے بھائی کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۲۰۶۱) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَنَسًا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ بعد أَنْ صُلِّيَ عَلَيْهَا.

(۱۲۰۶۱) حضرت یحییٰ بن ابی سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ ادا کیے جانے بعد اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۶۲) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي مَنْزِلٍ كَانَ فِيهِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى رِقَابِنَا سِتَّةَ أَمْيَالٍ إِلَى مَكَّةَ وَعَائِشَةُ غَائِبَةٌ فَقَدِمَتْ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَتْ أَرُونِي

قَبْرَهُ فَأَرَوْهَا فَصَلَّتْ عَلَيْهِ.

(۱۲۰۶۲) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا جہاں وہ تھے، تو ان کے ساتھیوں نے ان کے جنازے کو اٹھا کر چھ میل سفر کر کے مکہ لائے اور دفن کر دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود نہ تھیں، جب آپ تشریف لائیں تو فرمایا مجھے قبر دکھلاؤ، جب آپ رضی اللہ عنہا کو قبر دکھائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(١٢٠٦٣) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ، وَابْنُ عُمَرَ غَائِبٌ فَقَدِمَ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ أَيُّوبُ أَحْسَبُهُ ، قَالَ بِثَلاثٍ ، قَالَ :فَقَالَ :أَرُونِي قَبْرَ أَخِي فَأَرَوْهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

(۱۲۰۶۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حاضر نہ تھے، پھر بعد میں جب آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ایوب رحمہ اللہ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے تین دن بعد آئے، تو فرمایا مجھے بھائی کی قبر دکھلاؤ، آپ کو دکھائی گئی تو آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔

(١٢٠٦٤) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا سُبِقَ الرَّجلُ بِالْجَنَازَةِ فلْيُصَلِّ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۰۶۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص سے نماز جنازہ سبقت کر جائے (وہ نماز جنازہ ادا نہ کر سکے) تو اس کو چاہئے کہ قبر پر جا کر نماز ادا کر لے۔

(١٢٠٦٥) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ وَنَحْنُ نُرِيدُ جَنَازَةً فَسُبِقْنَا بِهَا حَتَّى دُفِنَتْ ، قَالَ :فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :تَعَالَ حَتَّى نَصْنَعَ كَمَا صَنَعُوا ، قَالَ :فَكَبَّرَ عَلَى الْقَبْرِ أَرْبَعًا.

(۱۲۰۶۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھا اور ہم جنازے کا انتظار کر رہے تھے وہ ہم سے پہلے ہی ادا کر لیا گیا اور دفن کر دیا گیا۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا آجاؤ ہم وہی کرتے ہیں جو انہوں نے کیا پھر آپ نے قبر پر چار تکبیریں کہیں۔

(١٢٠٦٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى صَلَّى عَلَى الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ بَعْدَ مَا صُلِّيَ عَلَيْهِ ، أَدْرَكَهُمْ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صُلِّيَ عَلَيْهِ ، قَالَ يَحْيَى :وَقَالَ شَرِيكٌ مَرَّةً :أَمَّ أَبُو مُوسَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ.

(۱۲۰۶۶) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا ہو جانے کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی ان کو جنگل میں پایا اور نماز جنازہ ادا ہو جانے کے بعد نماز جنازہ ادا فرمائی، یحییٰ راوی کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے امامت کروائی اور ان کے لیے استغفار کیا۔

(١٢٠٦٧) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ انْتَهَى إِلَى جِنَازَةٍ وَقَدْ صُلِّيَ عَلَيْهَا فَصَلَّى.

(۱۲۰۶۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر بن کعب رحمہ اللہ جب جنازے کے پاس پہنچے تو نماز جنازہ ہو چکی تھی، آپ رحمہ اللہ نے پھر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۲.۶۸) حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ إِذَا مَاتُوا ، قَالَ : فَتُوُفِّيَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَدَفَنَّاهَا ، قَالَ : فَمَشَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِهَا ، فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۲۰۶۸) حضرت ابو امامہ بن سہل رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فقرائے اہل مدینہ کی عیادت فرماتے اوران کے مرنے پران کی نماز جنازہ ادا فرماتے ،فرماتے ہیں اہل عوالی میں سے ایک خاتون کا انتقال ہوا تو اس کو دفن کر دیا گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور چار تکبیریں پڑھیں۔

(۱۲.۶۹) حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ حَدِيثٍ ، فَقَالَ : مَا هَذَا الْقَبْرُ ؟ فَقَالُوا : قَبْرُ فُلاَنَةٍ ، قَالَ : فَهَلاَّ آذَنْتُمُونِي ، فَصَفَّ عَلَيْهِ فَصَلَّى .(ابن ماجہ ۱۵۲۹۔ احمد ۳/ ۴۴۴)

(۱۲۰۶۹) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک نئی قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا فلاں خاتون کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہ دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قبر پر صفیں بنائی اور نماز ادا کی۔

(۱٦٥) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الصَّلاَةَ عَلَيْهَا إِذَا دُفِنَتْ وَقَدْ صُلِّيَ عَلَيْهَا

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو دفن کرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی

(۱۲.۷۰) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ مَرَّتَيْنِ.

(۱۲۰۷۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میت کی نماز جنازہ دو بار نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱۲.۷۱) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُبِقَ بِالْجَنَازَةِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَجْلِسُ ، أَوْ يَنْصَرِفُ.

(۱۲۰۷۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نماز جنازہ ادا ہو چکی ہو تو اسکے لیے استغفار کرے، اور بیٹھ جائے یا چلا جائے۔

(۱۲.۷۲) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۰۷۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کو اچھا نہ سمجھتے تھے۔

(۱۶۶) مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

نجاشی بادشاہ کی نماز جنازہ سے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۱۲۰۷۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ ، يَعْنِي النَّجَاشِيَّ.

(ترمذی ۱۰۳۹۔ مسلم ۶۷)

(۱۲۰۷۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی کا انتقال ہو چکا ہے، کھڑے ہو جاؤ اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو، یعنی نجاشی کی۔

(۱۲۰۷۴) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ. (احمد ۴/ ۴۴۱)

(۱۲۰۷۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے، ان کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۲۰۷۵) حدَّثَنَا عَفَّانَ ، حدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الأَعْلَى. (ترمذی ۱۰۳۹۔ نسائی ۲۱۰۲)

(۱۲۰۷۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۰۷۶) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ ابن جارية الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ.

(ابن ماجه ۱۵۳۶۔ احمد ۴/ ۶۴)

(۱۲۰۷۶) حضرت ابن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے، ان کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۲۰۷۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَقِيعِ وأصحابه فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

(۱۲۰۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جنت البقیع تشریف لے گئے ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور چار تکبیریں کہیں۔

(۱۲۰۷۸) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ.

(احمد ۴/ ۳۶۳۔ طبرانی ۲۳۴۷)

(۱۲۰۷۸) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو چکا ہے اس کے لیے استغفار کرو۔

(۱۲.۷۹) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أخبرَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۲۰۷۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی اور اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(۱۲.۸۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ ، وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا دَعَا لَهُ.

(۱۲۰۸۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے لیے دعا فرمائی۔

(١٦٧) فِي الزَّوْجِ وَالأَخِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ

شوہر اور بھائی میں سے نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون ہے

(۱۲.۸۱) حدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ الرجُلُ أَحَقُّ بِغُسْلِ امْرَأَتِهِ وَالصَّلاَةِ عَلَيْهَا.

(۱۲۰۸۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ شوہر عورت کو غسل دینے اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۲.۸۲) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُبِقَ بِالْجَنَازَةِ الأَبُ أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ ، ثُمَّ الزَّوْجُ ، ثُمَّ الأَخُ.

(۱۲۰۸۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کی نماز جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حق دار اس کا والد ہے، پھر اس کا شوہر پھر اس کا بھائی۔

(۱۲.۸۳) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الرَّجُلُ أَحَقُّ بِامْرَأَتِهِ حَتَّى يُوَارِيَهَا.

(۱۲۰۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شوہر عورت کی نماز جنازہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۲.۸۴) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَاتَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ ، فَقَالَ :أَنَا

كُنتَ أَوْلَى بِهَا إِذْ كَانَتْ حَيَّةً ، أَمَّا الآنَ فَأَنتُمْ أَوْلَى بِهَا.

(۱۲۰۸۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا انتقال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ زندہ تھی تو میں اس کا زیادہ حق دار تھا، اوراب (مرنے کے بعد) تم اس کے زیادہ حق دار ہو۔

(۱۲۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى المرأة ، فَقَالَ الْحَكَمُ :الأَخُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :الإِمَامُ ، فَإِنْ تَدَارَوْا فَالْوَلِيُّ ، ثُمَّ الزَّوْجُ.

(۱۲۰۸۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہما اللہ سے دریافت کیا عورت کی نماز جنازہ کا زیادہ حق دار کون ہے؟ حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زیادہ حق دار ہے، اگر امام اور بھائی جمع ہو جائیں تو ولی زیادہ حق دار ہے پھر خاوند کا زیادہ حق ہے۔

(۱۲۰۸۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ انْقَطَعَتْ عِصْمَةُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا.

(۱۲۰۸۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے اور اس کے شوہر کا ازدواجی رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۲۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الأَبُ وَالابْنُ وَالأَخُ أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنَ الزَّوْجِ.

(۱۲۰۸۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کے اولیاء شوہر سے زیادہ نماز جنازہ کے حق دار ہیں۔

(۱۲۰۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:الأَوْلِيَاءُ أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَيْهَا مِنَ الزَّوْجِ.

(۱۲۰۸۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عورت کے اولیاء شوہر سے زیادہ نماز جنازہ کے حق دار ہیں۔

(۱۲۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا ، وَأَوْلِيَاؤُهَا أَحَقُّ بِهَا.

(۱۲۰۸۹) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان جو رشتہ ازدواج ہے وہ ختم ہو جاتا ہے، اس عورت کے اولیاء اس کی نماز جنازہ کے زیادہ حق دار ہوتے ہیں۔

(۱۲۰۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الزَّوْجُ أَحَقُّ مِنَ الأَخِ.

(۱۲۰۹۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شوہر بھائی سے زیادہ حق دار ہے۔

(۱۲۰۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي كَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، امْرَأَةٌ لأَبِي بَكْرَةَ ، فَمَاتَتْ فَتَنَازَعُوا فِي الصَّلاَةِ عَلَيْهَا ، فَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُو بَكْرَةَ ، وَقَالَ :لَوْلاَ أَنِّي

أَحَقُّكُم بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا مَا صَلَّيْت عَلَيْهَا.

(۱۲۰۹۱) حضرت عبد العزیز بن ابی بکرہ ؒ فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کی ایک خاتون حضرت ابو بکرہ ؓ کے عقد نکاح میں تھی، جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی نماز جنازہ کے بارے میں جھگڑا ہوا، اس کی نماز جنازہ حضرت ابو بکرہ ؓ نے پڑھائی اور فرمایا اگر میں تم سے زیادہ حق دار نہ ہوتا تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاتا۔

(۱۶۸) فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

بعض حضرات کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(۱۲۰۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا صُلِّيَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ إِلاَّ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۲۰۹۲) حضرت ہشام بن عروہ ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی گئی۔

(۱۲۰۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ : صُلِّيَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ تُجَاهَ الْمِنبَرِ.

(۱۲۰۹۳) حضرت عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر ؓ کی نماز جنازہ منبر کی طرف رخ کر کے ادا کی گئی۔

(۱۲۰۹۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ صُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۲۰۹۴) حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔

(۱۲۰۹۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْعَجْلاَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ إِلاَّ فِي الْمَسْجِدِ. (مسلم ۱۰۰۔ ترمذی ۱۰۳۳)

(۱۲۰۹۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم حضور اکرم ﷺ نے حضرت سہیل بن بیضاء ؓ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا فرمائی۔

(۱۲۰۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا ، أَنَّ عُمَرَ صُلِّيَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمِنبَرِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ أَفْوَاجًا.

(۱۲۰۹۶) حضرت محمد بن عمرو ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ کی نماز جنازہ منبر کے قریب ادا کی گئی لوگ فوج در فوج ان کی نماز جنازہ ادا کر رہے تھے۔

(۱۶۹) مَنْ كَرِهَ الصَّلاَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

بعض حضرات مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱۲۰۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلاَ صلاة لَهُ ، قَالَ : وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَضَايَقَ بِهِمُ الْمَكَانُ رَجَعُوا ، وَلَمْ يُصَلُّوا.

(ابوداؤد ۳۱۸۴۔ ابن ماجہ ۱۵۱۷)

(۱۲۰۹۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ مسجد میں ادا کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جگہ تنگ ہو جاتی تو واپس لوٹ جاتے لیکن نماز ادا نہ کرتے۔

(۱۲۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَمَّنْ أَدْرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا تَضَايَقَ بِهِمُ الْمُصَلَّى انْصَرَفُوا ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۲۰۹۸) حضرت صالح رحمہ اللہ ان حضرات سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے شیخین رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ جاتے جب جنازگاہ میں جگہ تنگ ہو جاتی لیکن نماز جنازہ مسجد میں ادا نہ فرماتے۔

(۱۲۰۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَأَعْرِفَنَّ مَا صَلَّيْتَ عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۷۰) فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَيْهِ نَعْيُ الرَّجُلِ مَا يَقُولُ

کسی کی موت کی خبر سن کر کیا کہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.

(۱۲۱۰۰) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا انْتَهَى إِلَيْهِ نَعْيُ الرَّجُلِ ، قَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ ، وَنَحْتَسِبُهُ عِنْدَكَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، لاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ.

(۱۲۱۰۰) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی کی موت کی خبر سنتے تو فرماتے: انا للہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! اس کے درجات کو جنت میں بلند فرما، اور باقی ماندہ لوگوں میں دشوار گزار رستہ میں اس کا قائم مقام بنا، اور اے رب العالمین! ہم اس کے لیے ثواب کی امید رکھتے ہیں، ہمیں اس کے بعد راہ سے نہ ہٹانا (گمراہ نہ کرنا) اور اس کے اجر وثواب سے ہمیں محروم نہ فرمانا۔

(۱۲۱۰۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَخْبَرَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ : أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ زَيْدٍ وَجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ. (ابن سعد ۴۶)

(۱۲۱۰۱) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کام (معاملہ) کو ذکر فرمایا اور پھر فرمایا: اے اللہ! تو زید کی مغفرت فرما اے اللہ! تو زید کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو زید کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

(۱۲۱۰۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا نُعِيَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا خَلَّفَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

(۱۲۱۰۲) حضرت حریث بن ظہیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع ملی تو فرمایا: ان کے بعد ان کی طرح کا قائم مقام نہ ہوگا۔

(۱۲۱۰۳) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الْحَسَنَ بِمَوْتِ الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : رحمه الله ، وَاللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الإِسْلاَمِ لَبِمَكَانٍ.

(۱۲۱۰۳) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو حضرت شعبی رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع دی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، خدا کی قسم! اسلام میں ان کا عظیم مقام تھا۔

(۱۲۱۰۴) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَر ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الشَّعْبِيَّ بِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : يرحمه الله أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُخَلِّفْ خَلْفَهُ مِثْلَهُ ، أَمَا إِنَّهُ مَيِّتًا أَفْقَهُ مِنْهُ حَيًّا.

(۱۲۱۰۴) حضرت ابن ابجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع دی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے بہر حال ان کے بعد ان کی طرح ان کا قائم مقام نہ ہوگا، بہر حال مرنے کے بعد بھی زندوں سے زیادہ فقیہ ہیں۔

(۱۲۱۰۵) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : اسْتَرَاحَ ، وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۱۲۱۰۵) حضرت یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن کا جنازہ لے کر لوگ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آرام وسکون پایا اور ان سے آرام و راحت لوگوں نے پایا۔

(۱۲۱۰۶) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۱۲۱۰۶) حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت نعمان بن مقرن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر رونا شروع کر دیا۔

(۱۲۱۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي السُّوقِ فَنُعِيَ إِلَيْهِ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَطْلَقَ حُبْوَتَهُ ، وَقَامَ وَغَلَبَهُ النَّحِيبُ.

(۱۲۱۰۷) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے آپ کو وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی اطلاع دی گئی تو آپ کھڑے ہوگئے اور آپ پر رونے کا غلبہ ہوگیا۔

(۱۲۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أبو كُلْثُوم ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ مَاتَ ربانى الْعِلْمِ. (حاکم ۵۳۵)

(۱۲۱۰۸) حضرت ابوکلثوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے میں فرما رہے تھے: آج علوم کا ماہر اور علوم میں کامل وفات پا گیا۔

(۱۲۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : جَلَسْنَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي جِنَازَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ دُفِنَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ.

(۱۲۱۰۹) حضرت عمار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے جنازے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ محل کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: آج بہت زیادہ علم دفن کر دیا گیا۔

(۱۷۱) مَا قَالُوا فِي سَبِّ الْمَوْتَى وَمَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ

مردوں کو گالی دینے کو ناپسند کیا گیا ہے

(۱۲۱۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى. (ترمذی ۱۹۸۲۔ احمد ۴/ ۲۵۲)

(۱۲۱۱۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَبَّ أَمِيرٌ مِنَ الأُمَرَاءِ عَلِيًّا ، فَقَامَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْت أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى ، فَلِمَ تَسُبُّ عَلِيًّا وَقَدْ مَاتَ. (احمد ۴/ ۳۶۹۔ طبرانی ۴۹۷۴)

(۱۲۱۱۱) حضرت قطبہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ امراء میں سے ایک امیر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو گالی دی تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کھڑے ہوگئے اور فرمایا: بیشک مجھے معلوم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو، تحقیق وہ وفات پا چکے ہیں۔

(۱۲۱۱۲) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِلاَلَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ خَطَبَ بِمِنًى عَلَى جَبَلٍ ، فَقَالَ : لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ فَإِنَّ مَا يُسَبُّ بِهِ الْمَيت يُؤْذَى بِهِ الْحَيُّ.

(۱۲۱۱۲) حضرت ھلال بن یساف ریلیٹیڈ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منیٰ کے پہاڑ پر خطبہ دیا اور فرمایا: مردوں کو گالی مت دو، کیونکہ جو مردوں کو گالی دیتا ہے اس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۱۲۱۱۳) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَابُّ الْمَيِّتِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

(۱۲۱۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں مردوں کو گالی دینے والا شخص ھلاکت کے قریب اور سامنے ہے۔

(۱۲۱۱٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لاَ تَذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ إِلاَّ بِخَيْرٍ.

(۱۲۱۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ اپنے مردوں کا ذکر صرف خیر اور اچھائی کے ساتھ کرو۔

(۱۲۱۱٥) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَذَى الْمُؤْمِنِ فِي مَوْتِهِ كَأَذَاهُ فِي حَيَاتِهِ.

(۱۲۱۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد مؤمن کو تکلیف دینا ایسے ہی ہے جیسے اس کو زندگی میں تکلیف دینا۔

(۱۷۲) مَنْ كَرِهَ الزِّحَامَ فِي الْجِنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے میں ازدحام کو ناپسند فرمایا ہے

(۱۲۱۱٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : شَهِدْت جِنَازَةً فِي الأَسَاوِرَةِ ، فَازْدَحَمُوا عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ أَبُو السَّوَّارِ الْعَدَوِيُّ : تُرَى هَؤُلاَءِ أَفْضَلَ أَوْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَدُهُمْ إن رَأَى مَحْمَلاً حَمَلَ وَإِلاَّ اعْتَزَلَ ، فَلَمْ يُؤْذُوا أَحَدًا.

(۱۲۱۱۶) حضرت قتادہ ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں اساورہ (بصرہ کے رہنے والے عجمی) میں سے ایک شخص کے جنازے میں شریک ہوا، انہوں نے جنازے کو کندھا دینے میں ازدحام کیا تو حضرت ابو السوار العدوی ریلیٹیڈ نے فرمایا: ان لوگوں کو دیکھو یہ افضل ہیں یا نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ عنہم؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی صحابی اگر جنازے کو کندھا دینا ممکن دیکھتا تو کندھا دیتا وگرنہ ہٹ جاتا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاتا۔

(۱۲۱۱۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ الْجَحْدَرِيُّ ، قَالَ : خَرَجْنَا فِي جِنَازَةٍ فَشَهِدَهَا الْحَسَنُ ، قَالَ : فَرَأَى قَوْمًا ازْدَحَمُوا عَلَى السَّرِيرِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا شَأْنُ هَؤُلاَءِ إِنِّي لأَظُنُّ الشَّيْطَانَ حَسَّ مِنَ النَّاسِ فَاتَّبَعَهُمْ لِيُحْبِطَ أُجُورَهُمْ.

(۱۲۱۱۷) حضرت اسماعیل الجحدری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں نکلے تو اس میں حضرت حسن رحمہ اللہ بھی شریک تھے، انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ چارپائی پر ازدحام کر رہے ہیں، حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ میرا گمان ہے کہ شیطان نے لوگوں میں خیر اور اجر کا احساس دیکھا تو ان کے ساتھ مل گیا اور ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ وہ جنازے کو کندھا دینے میں ازدحام سے کام لیں اور اس سے دوسروں کو تکلیف ہو اور وہ ان کے اجر کو ضائع کر دے۔

(۱۷۳) فِي الْجَنَازَةِ يُمَرُّ بِهَا فَيُثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا

جنازہ قریب سے گزرنے پر اس کی تعریف بیان کرنا

(۱۲۱۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ الْبُنَانِي ، عَنِ الْحَسَنِ :قَالَ :مَرَّتْ جَنَازَةٌ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا حَتَّى تَتَابَعَتِ الأَلْسُنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ ، قَالَ :وَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا حَتَّى تَتَابَعَتِ الأَلْسُنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ ، فَقَالَ :عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ فِي الْجَنَازَةِ الأُولَى حَيْثُ أُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا وَجَبَتْ ، وَقُلْتَ فِي الثَّانِيَةِ كَذَلِكَ ، فَقَالَ :إِنَّكُمْ شُهُودُ اللهِ فِي الأَرْضِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(۱۲۱۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو کسی نے اس کی تعریف بیان کی اس کی دیکھا دیکھی میں کئی اور زبانوں پر بھی اس کی تعریف تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، (پھر ایک دفعہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو کسی نے اس کی برائی بیان کی اس کی دیکھا دیکھی میں کئی اور زبانوں پر اس کی برائی تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب پہلا جنازہ گزرا اور اس کی تعریف کی گئی، تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی، اور دوسرے میں بھی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (کیا واجب ہوئی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو، دو یا تین بار یہ جملہ مبارکہ ارشاد فرمایا۔

(۱۲۱۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَقَالَ :وَجَبَتْ ، ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا دُونَ ذَلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا وَجَبَتْ ، قَالَ :الْمَلاَئِكَةُ شُهُودُ اللهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهُودُ اللهِ فِي الأَرْضِ. (طبرانی ۶۲۶۲)

(۱۲۱۱۹) حضرت ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس کی تعریف بیان کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی، پھر ایک جنازہ گذرا تو اس کی برائی بیان کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا واجب ہوگیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ آسمان میں اللہ کے گواہ ہیں اور تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(۱۲۱۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فِي مَنَاقِبِ الْخَيْرِ ، فَقَالَ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فِي مَنَاقِبِ الشَّرِّ ، فَقَالَ : وَجَبَتْ إِنَّكُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ. (احمد ۲/ ۲۶۱۔ ابویعلی ۵۹۷۹)

(۱۲۱۲۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو اس کی اچھائی بیان کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو برائیوں میں سے اس کی برائی بیان کی گئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی، بیشک تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

(۱۲۱۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ ، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جِنَازَةٌ ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا ، فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا ، فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ ، فَقَالَ أَبُو الأَسْوَدِ : فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيُّمَا مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَقُلْنَا وَثَلاَثَةٌ ؟ قَالَ : وَثَلاَثَةٌ ، فَقُلْنَا وَاثْنَانِ ، قَالَ وَاثْنَانِ ، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. (بخاری ۱۳۶۸۔ ترمذی ۱۰۵۹)

(۱۲۱۲۱) حضرت ابوالوسود الدیلی فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اس میں وبا پھیلی ہوئی تھی، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جس کی اچھائی بیان کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، پھر ایک جنازہ گزرا تو اس کی برائی بیان کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، حضرت ابوالاسود رحمہ اللہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کی چار بندے اچھائی کی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے، ہم نے عرض کیا اگر تین ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین پر بھی، ہم نے عرض کیا اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو پر بھی جنت میں داخل فرمائیں گے، پھر ہم نے ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۱۲۱۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْظُرُوا النَّاسَ عِنْدَ مَضَاجِعِهِمْ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يَمُوتُ عَلَى خَيْرٍ مَا تَرَوْنَهُ فَارْجُوا لَهُ الْخَيْرَ ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ يَمُوتُ عَلَى شَرٍّ مَا تَرَوْنَهُ فَخَافُوا عَلَيْهِ.

(۱۲۱۲۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ان کے چارپائیوں کے پاس دیکھو، اگر تم کسی مرنے والے بندے میں خیر دیکھو تو اس کے لیے خیر کی امید رکھو، اگر تم مرنے والے میں برائی دیکھو تو اس پر خوف کھاؤ۔

(۱۲۱۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعر ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ،

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : تُوُفِّیَ رَجُلٌ فَذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ فَأُثْنِیَ عَلَیْهِ خَیْرٌ ، فَقَالَ : وَجَبَتْ وَتُوُفِّیَ آخَرُ فَذُکِرَ مِنْهُ شَرٌّ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : عَجَبٌ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : بَعْضٌ شُهَدَاءُ عَلَی بَعْضٍ.

(۱۲۱۲۳) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر خیر ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر (جنت) واجب ہوگئی، دوسرے شخص کا انتقال ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر شر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر (جہنم) واجب ہوگئی، کچھ حضرات نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ کے قول واجب ہوگئی سے تعجب ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض لوگ بعض پر گواہ ہیں۔

(۱۷۴) مَنْ کَانَ إِذَا حَمَلَ جِنَازَةً تَوَضَّأَ

بعض حضرات فرماتے ہیں جو جنازے کو کندھا دے وہ وضو کرے

(۱۲۱۲۴) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخبرنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَ جِنَازَةً فَلْیَتَوَضَّأْ.

(۱۲۱۲۴) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جو میت کو غسل دے وہ بعد میں نہائے اور جو اس کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(۱۲۱۲۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ : عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْیَتَوَضَّأْ.

(۱۲۱۲۵) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اس کو چاہئے وہ نہالے، اور جو اس کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(۱۲۱۲۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً فَلْیَتَوَضَّأْ.

(۱۲۱۲۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو جنازے کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(۱۷۵) مَنْ کَانَ یَرَی التَّعْجِیلَ بِالْمَیِّتِ وَلاَ یُحبس

میت کو دفنانے میں جلدی کرے اس کو روک کر نہ رکھے

(۱۲۱۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ عن عُرْوَةَ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَیِّتُ مِنْ أَهْلِهِ ، قَالَ : عَجِّلُوا عَجِّلُوا ، أَخْرِجُوا أَخْرِجُوا ، قَالَ : فَیَخْرُجُ أَیَّةَ سَاعَةٍ کَانَتْ.

(۱۲۱۲۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں میں سے کسی کا انتقال ہوتا تو آپ فرماتے: جلدی کرو، جلدی کرو، اسے نکالو، اسے نکالو۔ پھر جنازے کو کسی بھی وقت (بغیر کسی خاص وقت کے اہتمام کے) گھر سے نکال دیا جاتا۔

(۱۲۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَاتَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلَةَ الثَّلاَثَاءِ، وَدُفِنَ لَيْلَةَ الثَّلاَثَاءِ.

(۱۲۱۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال منگل کی رات کو ہوا، اور منگل کی رات میں ہی ان کو دفن کیا گیا۔

(۱۷۶) فِي مَوْتِ الْفَجْأَةِ وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

اچانک آنے والی موت کا ذکر

(۱۲۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ اقْتِرَابُ السَّاعَةِ مَوْتُ الْفَجْأَةِ.

(۱۲۱۲۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقتراب الساعۃ سے مراد اچانک آنے والی موت ہے۔

(۱۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَوْتُ الْفَجْأَةِ رَاحَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَتَحَيُّفٌ عَلَى الْكَافِرِ.

(۱۲۱۳۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اچانک اور غیر متوقع آنے والی موت مؤمن کیلئے راحت ہے اور کافر کیلئے سزا۔

(۱۲۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :مَاتَ مِنَّا رَجُلٌ بَغْتَةً ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخِذَ غَضَبٍ ، فَذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ ، وَقَلَّ مَا كُنَّا نَذْكُرُ لإِبْرَاهِيمَ حَدِيثًا إِلاَّ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فِيهِ ، فَقَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ أَخْذَةً كَأَخْذَةِ الأَسِفِ.

(۱۲۱۳۱) حضرت تمیم بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص اچانک فوت ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا غصہ کی حالت میں اٹھایا گیا ہے، میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کیا اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کوئی حدیث ذکر کرتے مگر ان کے پاس اس کو پا لیتے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے اچانک اٹھائے جانے کو (موت کو) جس طرح غصب کرنے والا اچانک اٹھا لیا جاتا ہے۔

(۱۲۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَعَائِشَةَ قَالاَ :مَوْتُ الْفَجْأَةِ رَأْفَةٌ بِالْمُؤْمِنِ وَأَسَفٌ عَلَى الْفَاجِرِ.

(۱۲۱۳۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ اچانک آنے والی موت مؤمن کے لیے باعث راحت اور کافر کے لیے باعث حسرت وافسوس ہے۔

(۱۲۱۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدَ بْنَ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :قَالَ مُجَاهِدٌ :مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مَوْتُ الْبِدَارِ.

(۱۲۱۳۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اچانک آنے والی موت قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

(۱۲۱۳۴) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مَوْتَ الْفَجْأَةِ.

(۱۲۱۳۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اچانک آنے والی موت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۲۱۳۵) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي مَوْتِ الْفُجَاءَةِ ، قَالَ أَخْذَةُ أَسَفٍ. (ترمذی ۹۸۲۔ احمد ۳/ ۴۲۴)

(۱۲۱۳۵) حضرت عبید بن خالد ؒ صحابہ ؓ میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ اچانک آنے والی موت غاصب کے لینے کی طرح ہے۔

(۱۷۷) فِي الرَّجُلِ يَرْشَحُ جَبِينُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ

موت کے وقت میت کی پیشانی سے پسینہ صاف کرنا

(۱۲۱۳۶) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : كَانُوا عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَعَرِقَ جَبِينُهُ ، فَذَهَبَ رَجُلٌ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ الْعَرَقَ ، فَضَرَبَ يَدَهُ ، قَالَ سُفْيَانُ : إنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ الْعَرَقَ لِلْمَيِّتِ.

(۱۲۱۳۶) حضرت عمارہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے اصحاب میں سے ایک شخص بیمار تھے لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا، ایک شخص ان کی پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگا تو انہوں نے اس کے ہاتھ پر مارا، حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ بیشک صحابہ کرام ؓ میت کے لیے پسینہ کو پسند فرماتے تھے۔

(۱۲۱۳۷) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى صَدِيقٍ لَهُ مِنَ النَّخَعِ يَعُودُهُ ، فَمَسَحَ جَبِينَهُ فَوَجَدَهُ يَرْشَحُ فَضَحِكَ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : مَا يُضْحِكُكَ يَا أَبَا شِبْلٍ ؟ قَالَ : ضَحِكْت مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : إنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا ، وَإِنَّهُ يَكُونُ قَدْ عَمِلَ السَّيِّئَةَ فَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِيَكُونَ بِهَا ، وَإِنَّ نَفْسَ الْكَافِرِ اوِ الْفَاجِرِ لَتَخْرُجُ مِنْ شِدْقِهِ كَمَا يَخْرُجُ نَفَسُ الْحِمَارِ ، وَإِنَّهُ يَكُونُ قَدْ عَمِلَ الْحَسَنَةَ فَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِيَكُونَ بِهَا.

(۱۲۱۳۷) حضرت علقمہ ؒ اپنے ایک دوست کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جس کو (بلغم کی) بیماری تھی، آپ نے اس کی پیشانی کو چھوا تو پسینہ نکل رہا تھا آپ ؒ یہ دیکھ کر ہنس پڑے، لوگوں میں سے بعض نے عرض کیا اے ابوشبل! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا: مجھ کو عبداللہ کی بات پر ہنسی آ گئی کہ مؤمن کو (جان کنی کے وقت) پسینہ نکلتا ہے تو اس کے کچھ برے عمل ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے اس پر موت کے وقت کچھ سختی ہوتی ہے تا کہ ان برائیوں کا کفارہ بن جائے، اور کافر و فاجر کی روح گدھے کے سانس کی طرح نکلتی ہے، کیونکہ اس کے بھی کچھ اچھے اعمال ہوتے ہیں تو موت کے وقت اس پر آسانی ہوتی ہے تا کہ یہ آسانی ان نیکیوں کا بدلہ ہو جائیں۔

(۱۷۸) فِیمَا نُہِیَ عَنْہُ أَنْ یُدْفَنَ مَعَ الْقَتِیلِ

مقتول کے ساتھ جن چیزوں کے دفن کرنے کی ممانعت آئی ہے ان کا بیان

(۱۲۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : یُنْزَعُ عَنِ الْقَتِیلِ الْفَرْوُ ، وَالْجَوْرَبَانِ ، وَالْمُوزَجَانِ ، والأفرھیجان إِلاَّ أَنْ یَکُونَ الْجَوْرَبَانِ یُکْمِلان وترًا فَیُتْرَکَانِ عَلَیْہِ ، وَیُدْفَنُ بِثِیَابِہِ.

(۱۲۱۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مقتول (شھید) سے پوستین، کپڑے، موزے اتار دیے جائیں گے، اگر اس کی جرابیں مکمل ہوں تو وہ چھوڑ دی جائیں گی اور اسے کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا۔

(۱۲۱۳۹) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ : لاَ یُدْفَنُ مَعَ الْقَتِیلِ خُفٌّ ، وَلاَ نَعْلٌ.

(۱۲۱۳۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مقتول کو موزوں اور جوتوں کے ساتھ دفن نہیں کیا جائے گا۔

(۱۲۱۴۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ الْعَبْدِیِّ ، قَالَ : قَالَ زَیْدُ بْنُ صُوحَانَ : لاَ تَنْزِعُوا عَنِّی ثَوْبًا إِلاَّ الْخُفَّیْنِ فَإِنِّی مُحَاجٌّ أُحَاجُّ.

(۱۲۱۴۰) حضرت زید بن صوحان فرماتے ہیں مجھے دفنا دینا اور میرا خون نہ دھونا اور موزے اتار دینا لیکن کپڑے نہ اتارنا۔ کیونکہ میں قیامت کے دن ان کے ذریعے اپنے حق کا دفاع کروں گا۔

(۱۷۹) فِی الرَّجُلِ یَمُوتُ وَعَلَیْہِ الدَّیْنُ مَنْ قَالَ لاَ یُصَلَّی عَلَیْہِ حَتَّی یُضْمَنَ دَیْنُہُ

کوئی شخص فوت ہو جائے لیکن اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک قرض نہ ادا کر لیا جائے نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی

(۱۲۱۴۱) حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ أَبِی قَتَادَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : أُتِیَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہَا ، فَقَالَ : عَلَیْہِ دَیْنٌ ؟ قَالُوا : نَعَمْ دِینَارَانِ ، قَالَ : تَرَکَ لَہُمَا وَفَاءً ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : فَصَلُّوا عَلَی صَاحِبِکُمْ ، قَالَ أَبُو قَتَادَۃَ : ہُمَا عَلَیَّ یَا رَسُولَ اللہِ ، فَصَلَّی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۱۰۶۹۔ دارمی ۲۵۹۳)

(۱۲۱۴۱) حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا، کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اس کے ذمہ کسی کا قرض ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا جی ہاں دو دینار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے ادائیگی ہو سکے؟ عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو، حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ میرے ذمہ ہیں پھر حضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۱۴۲) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :هَلْ تَرَكَ شَيْئًا ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، عَلَيْهِ دِينَارَانِ ، قَالَ :صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ :هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَخْبَرَنِي إِيَاسٌ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَقِيَهُ أَبُو قَتَادَةَ ، قَالَ :مَا فَعَلَ الدِّينَارَانِ ؟ حَتَّى قَضَاهُمَا. (بخاری ۲۲۸۹۔ احمد ۴/ ۴۷)

(۱۲۱۴۲) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے ذمہ کسی کا قرض ہے؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ اس کے ذمہ دو دینار قرض ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے ساتھی کا جنازہ خود ہی ادا کرو، حضرت ابو قتادہ ؓ نے عرض کیا: وہ میرے ذمہ ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ ادا فرمائی، راوی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ایاس ؓ نے بتلایا کہ حضور ﷺ کی جب حضرت ابو قتادہ ؓ سے ملاقات ہوئی تو دریافت فرمایا: ان دو دیناروں کا کیا بنا؟ یہاں تک کہ انہوں نے وہ دینار ادا کر دیے۔

(۱۲۱۴۳) حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَخَطَا خُطًى ، قَالَ :عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ فَقُلْنَا :نَعَمْ عَلَيْهِ دِينَارَانِ ، قَالَ :صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. (احمد ۳/ ۳۳۰۔ بیہقی ۷۵)

(۱۲۱۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا تو ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تا کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، پس آپ ﷺ چلے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اس کے ذمہ قرض ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں اس کے ذمہ دو دینار ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی ادا کرو۔

(۱۲۱۴۴) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ مَوْلَى اللَّيْثِيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ :أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي إِنْ قُتِلْت فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ :الْجَنَّةُ ، فَلَمَّا وَلَّى ، قَالَ :إِلاَّ الدَّيْنَ سَارَّنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا. (احمد ۴/ ۳۵۰۔ طبرانی ۵۵۷)

(۱۲۱۴۴) حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اللہ کے راستہ میں اپنی جان قربان کر دوں۔ (تو کیا بدلہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا جنت، پھر جب وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے قرض کے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ابھی بتلایا ہے۔

(۱۲۱۴۵) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ،

عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ لِي جِبْرِيلُ عليه السلام.

(مسلم ۱۱۷۔ ترمذی ۱۷۱۲)

(۱۲۱۴۵) حضرت عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں مگر اس کے آخر میں ہے کہ مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا ہے۔

(۱۸۰) فِي الرَّجُلِ يَتْرُكُ الشَّيْءَ مَا جَاءَ فِيهِ

آدمی کوئی چیز چھوڑ کر مرے اس کا بیان

(۱۲۱۴٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :مَا تَرَكَ ؟ قَالُوا :تَرَكَ دِينَارَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، قَالَ ، تَرَكَ كَيَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَ كَيَّاتٍ. (احمد ۲/ ۴۲۹۔ بزار ۳۶۴۹)

(۱۲۱۴٦) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری شخص کا جنازہ لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی پھر دریافت فرمایا: اس نے کیا چھوڑا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: دو یا تین دینار چھوڑے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو یا تین داغ چھوڑے ہیں۔

(۱۲۱٤۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَدَّاءِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دينار أو دِينَارَيْنِ ، قَالَ :كَيَّةٌ ، أَوْ كَيَّتَيْنِ.

(احمد ۵/ ۲۵۲۔ طبرانی ۸۰۰۸)

(۱۲۱۴۷) حضرت عبدالرحمٰن بن العداء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے ایک یا دو دینار چھوڑے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک داغ یا دو داغ چھوڑے ہیں۔

(۱۲۱٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَسْوَدُ فَمَاتَ ، فَأُوذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :انْظُرُوا هَلْ تَرَكَ شَيْئًا ؟ فَقَالُوا : تَرَكَ دِينَارَيْنِ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيَّتَانِ. (احمد ۱/ ۴۰۵۔ ابویعلی ۵۰۱۵)

(۱۲۱۴۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سیاہ فام غلام ملا پھر اس کا انتقال ہوگیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں آگاہ کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا دو دینار چھوڑے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔

(۱۲۱٤۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا عُتَيْبَةُ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَصْرَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ

عَلِيًّا يَقُولُ :مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَرَكَ دِينَارًا ، وَدِرْهَمًا ، فَقَالَ : كَيَّتَانِ ، فَقَالَ :صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. (بخاری ۱۹۷۴)

(۱۲۱۴۹) حضرت برید بن اصرم رطیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا، صحابہ کرام رضی اللہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے ایک دینار اور ایک درھم چھوڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو داغ ہیں، تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔

(۱۸۱) فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِمَّ هُوَ

عذاب قبر کا بیان

(۱۲۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :دَخَلَتْ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةٌ فَوَهَبَتْ لَهَا طِيبًا ، فَقَالَتْ :أَجَارَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قَالَتْ :فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فِي الْقَبْرِ عَذَابًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ. (بخاری ۶۳۶۶۔ مسلم ۱۲۵)

(۱۲۱۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودیہ خاتون آئی پس اس نے آپ کو خوشبو ھبہ کی، اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے دل میں اس کے بارے میں خیال آیا، جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا قبر میں عذاب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بیشک وہ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں، جس کو بہائم سنتے ہیں۔

(۱۲۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۱۲۱۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ ، تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. (ترمذی ۳۶۰۴)

(۱۲۱۵۲) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو، عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو، اللہ پاک سے دنیا و آخرت کے فتنوں کی پناہ مانگو۔

(۱۲۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلاَ أَنْ لاَ تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِی أَسْمَعُ مِنْهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (مسلم ۶۷۔ احمد ۵/ ۱۹۰)

(۱۲۱۵۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اس امت کو قبروں میں (عذاب میں) مبتلا کیا جائے گا، اگر تم لوگ مردہ کو دفن کرنا چھوڑ نہ دو تو میں اللہ پاک سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر سنواتا جو میں سنتا ہوں، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے عرض کیا ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۱۲۱۵٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّك قَدْ سَأَلْت اللَّهَ لآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ، لَنْ يُعَجِّل شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أو يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ ، وَلَوْ كُنْت سَأَلْت اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ.

(مسلم ۲۰۵۰۔ احمد ۱/ ۳۹۰)

(۱۲۱۵۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یوں دعا مانگی، اے اللہ! مجھے میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والد ابو سفیان اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہما سے فائدہ پہنچا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تو نے اللہ سے ان تقدیروں کے بارے میں جو طے ہو چکی اور ان دنوں کے جو گنے جا چکے اور اس رزق کا جو تقسیم ہو چکا ہے سوال کیا ہے، کوئی بھی چیز اپنی تدبیر سے نہ پہلے ہوگی، نہ مؤخر ہوگی، اگر تو اللہ تعالیٰ سے عذاب جہنم سے نجات اور عذاب قبر سے نجات کا سوال کرتی تو وہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا۔

(۱۲۱۵۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو فِي إِثْرِ الصَّلاَةِ يقول :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(احمد ۵/ ۳۶۔ ترمذی ۳۵۰۳)

(۱۲۱۵۵) حضرت مسلم بن ابی بکرہ رحمہ اللہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۲۱۵٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ. (احمد ۱/ ۲۲۔ بزار ۳۲۴)

(۱۲۱۵٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بزدلی، بخل، عذاب قبر اور دل کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

(۱۲۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ : عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ ، كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الأَرْضِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ .

(۱۲۱۵۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے پر گئے، جب ہم قبرستان پہنچے اور لحد ابھی تک تیار نہ ہوئی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد اس طرح بیٹھ گئے جس طرح ہمارے سروں پر پرندے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو کرید رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

(۱۲۱۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ . (مسلم ۲۰۸۸۔ ترمذی ۳۵۷۲)

(۱۲۱۵۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے سامنے بیان نہیں کرتا مگر جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، عاجزی، سستی، بزدلی، بخل اور عذاب قبر سے۔

(۱۲۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ : عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فِيهِ قُبُورٌ مِنْهُمْ قَدْ مُوِّتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْقَبْرِ عَذَابٌ ، قَالَ : إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ . (طبرانی ۲۵۔ احمد ۶/ ۳۶۲)

(۱۲۱۵۹) حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں بنو نجار کی دیواروں میں سے ایک دیوار کے پاس تھی جس میں زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی قبریں تھیں، (جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر چکے تھے) فرماتی ہیں کہ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نکلے میں نے سنا آپ فرما رہے تھے، لوگو! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قبر میں عذاب بھی ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے جس کو تمام جانور سنتے ہیں۔

(۱۲۱۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : هَذِهِ أَصْوَاتُ الْيَهُودِ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا . (بخاری ۱۳۷۵۔ مسلم ۶۹)

(۱۲۱۶۰) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت ایک (چیخ کی) آواز سنی تو فرمایا: یہ یہودیوں کے (چیخنے کی) آواز ہے جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(١٢١٦١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (نسائی ۷۸۸۱۔ احمد ۳/ ۲۰۸)

(۱۲۱۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بزدلی، بخل، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

(١٢١٦٢) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (بخاری ۱۳۷۶۔ احمد ۶/ ۳۶۵)

(۱۲۱۶۲) حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

(١٢١٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ له مَا عِلْمُك بِهَذَا الرَّجُلِ ، قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ :هو مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللهِ ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى ، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا ، فَيُقَالُ :نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّك مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ ، أَوِ الْمُرْتَابُ لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لاَ أَدْرِي ، سَمِعْت النَّاسَ قَالُوا قَوْلاً فَقُلْتُهُ. (بخاری ۸۶۔ مسلم ۱۲)

(۱۲۱۶۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بیشک تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے (فتنہ میں مبتلا کیے جاؤ گے) اس کے مثل یا مسیح دجال کے فتنہ کے قریب، پھر تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اس کو کہا جائے گا، اس شخص کے بارے میں تو کیا جانتا ہے؟ فرمایا مؤمن شخص کہے گا، یہ محمد ہیں، اللہ کے رسول ہیں، جو ہمارے پاس واضح دلائل اور ھدایت لے کر آئے ہم نے اس کو قبول کیا اور ان کی اتباع کی، اس کو کہا جائے گا امن وسلامتی سے سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو اللہ پر ایمان لانے والا ہے، بہر حال منافق اور شک کرنے والا، (کہے گا) مجھے نہیں معلوم یہ کون ہیں، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ کہے گا، مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی۔

(١٢١٦٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ:سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ:إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا، فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الآخَرُ، فَكَانَ لاَ يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ أَبُو مُعَاوِيَةَ سَمِعْت مُجَاهِدًا.

(۱۲۱۶۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو کسی بڑے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا

پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

(۱۲۱۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ ، قَالَ : كُنت أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَالِسَيْنِ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ، أَوْ شِبْهُهَا ، فَاسْتَتَرَ بِهَا ، ثُمَّ بَالَ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَقُلْنَا : تَبُول يَا رَسُولَ اللهِ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ ، قَالَ : فَجَاءَنَا ، فَقَالَ : أَوَمَا عَلِمْتُمْ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ إِذَا أَصَابَهُ الشَّيْءُ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ.

(۱۲۱۶۵) حضرت عبدالرحمن بن حسنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چمڑہ کی ڈھال یا اس کے مشابہ کوئی چیز تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پردہ فرمایا اور بیٹھ کر قضائے حاجت کی، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس طرح (چھپ کر) قضائے حاجت فرمائی ہے جس طرح عورت کرتی ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم بنی اسرائیل کے صاحب پر کیا گذری؟ ان میں سے کسی شخص کے کپڑوں کو اگر پیشاب کا قطرہ لگ جاتا تو وہ اس کو قینچی سے کاٹ دیتا، پس ان کو روکا اس سے تو ان کو قبر میں عذاب ہوا۔

(۱۲۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيْ بَنِيَّ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ بِكَلِمَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ ... ، فَذَكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ.

(بخاری ۶۳۷۴۔ ترمذی ۳۵۶۷)

(۱۲۱۶۶) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے بیٹے! ان کلمات سے اللہ سے پناہ مانگو جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عذاب قبر کا ذکر فرمایا۔

(۱۲۱۶۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (بخاری ۶۳۷۴)

(۱۲۱۶۷) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۸۲) فِيمَا يُخَفَّفُ بِهِ عَذَابُ الْقَبْرِ

جن چیزوں سے عذاب قبر میں کمی ہوتی ہے

(۱۲۱۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِجَرِيدَتَيْنِ ، فَجَعَلَ إِحْدَاهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ ، وَالأُخْرَى عِنْدَ رِجْلَيْهِ ، فَقِيلَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَيَنْفَعُهُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُ بَعْضُ عَذَابِ الْقَبْرِ مَا

فِيهِ نُدُوَّةٌ. (احمد ۲/ ۴۴۱)

(۱۲۱۶۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو اس کے پاس کھڑے ہو گئے پھر فرمایا، میرے پاس دو کھجور کی لکڑیاں لے کر آؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی لکڑی سر کے پاس اور دوسری پاؤں کے پاس گاڑ دی، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید کہ ان سے کچھ عذاب قبر میں کمی آجائے جب تک ان میں رطوبت باقی ہے، (جب تک کہ یہ تر ہیں)۔

(۱۲۱۶۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَسْوَد بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ :حدَّثَنِي بَحْرُ بْنُ مَرَّارٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ مَنْ يَأْتِينِي بِجَرِيدَةٍ ؟ فَاسْتَبَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فَأَتَيْنَا بِهَا ، قَالَ :فَشَقَّهَا مِنْ رَأْسِهَا ، فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدَةً ، وَعَلَى هَذَا وَاحِدَةً ، وَقَالَ :لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا بَقِيَ فِيهِمَا مِنْ بُلُولَتِهِمَا شَيْءٌ ، إِنْ يُعَذَّبَانِ لَفِي الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ.

(۱۲۱۶۹) حضرت بحر بن مرار اپنے دادا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، کون ہے جو میرے پاس کھجور کی لکڑی لے کر آئے، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور ایک شخص نے جلدی کی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کی لکڑی لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرے سے لکڑی کو چیر کر دو حصوں میں تقسیم فرمایا اور ایک کو ایک قبر پر اور دوسری کو دوسری قبر پر گاڑ دیا، اور فرمایا: جب تک کہ ان لکڑیوں میں تری موجود ہے شاید کہ اس کی وجہ سے ان کے عذاب میں کمی ہو جائے، ان کو عذاب غیبت اور پیشاب (کے قطروں سے نہ بچنے کی وجہ سے) ہو رہا ہے۔

(۱۲۱۷۰) حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي جَبِيرَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ ، فَقَالَ :إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَوَضَعَهَا عَلَى قَبْرِهِ ، ثُمَّ قَالَ :لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُ مَا كَانَتْ رَطْبَةً. (مسنده ۵۹۵۔ احمد ۴/ ۱۷۲)

(۱۲۱۷۰) حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جس کو عذاب ہو رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قبر والے کو کسی بڑے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی لکڑی منگوا کر اس کی قبر پر گاڑ دی اور فرمایا: شاید کہ اس کی وجہ سے اس کے عذاب میں کمی ہو جائے جب تک کھجور کی لکڑی تر رہے۔

(۱۲۱۷۱) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا ، فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الآخَرُ ، فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ، ثُمَّ غَرَسَ فِي كُلِّ قَبْرٍ

وَاحِدَةً ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا ؟ قَالَ :لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

(۱۲۱۷۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اوران کو کسی بڑے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خور تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی گیلی ٹہنی لی اور اس کو چیر کر دو کیا اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک گاڑھ دی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ ان کے عذاب میں کمی کر دی جائے جب تک یہ گیلی رہیں۔

(۱۲۱۷۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا ، قَالَ :فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ.

(۱۲۱۷۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۸۳) فِي الْمَسَاءَلَةِ فِي الْقَبْرِ

قبر میں سوال وجواب کا بیان

(۱۲۱۷۳) حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلُ قَبْرَهُ ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ ثَبَّتَهُ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فَيُسْأَلُ مَا أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا عَبْدُ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ فَيُقَالُ كَذَلِكَ كُنْت ، قَالَ فَيُوَسَّعُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُدْخَلُ عَلَيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَرِيحِهَا حَتَّى يُبْعَثَ ، وَأَمَّا الآخَرُ فَيُؤْتَى فِي قَبْرِهِ فَيُقَالُ لَهُ مَا أَنْتَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَيَقُولُ لاَ أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ لاَ دَرَيْتَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلاَعُهُ ، أَوْ تَمَاسَّ وَتُرْسَلُ عَلَيْهِ حَيَّاتٌ مِنْ جَانِبِ الْقَبْرِ فَتَنْهَشُهُ وَتَأْكُلُهُ كُلَّمَا جَزِعَ وَصَاحَ قُمِعَ بِقِمَاعٍ مِنْ حَدِيدٍ ، أَوْ مِنْ نَارٍ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ.

(۱۲۱۷۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو قبر میں اتارا جائے تو اگر وہ نیک بختوں میں سے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سوال وجواب کے لیے مضبوط فرما دیتا ہے، اس سے سوال کیا جاتا ہے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں زندہ ہونے کی حالت میں اور مرنے کی حالت میں اللہ کا بندہ ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اس کو کہا جاتا ہے تو اسی طرح تھا، پھر اس کی قبر کو جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کشادہ فرما دیتا ہے اور اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس پر جنت کی خوشبو اور ہوا داخل کی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ دوبارہ اٹھایا جائے، اور دوسرے شخص کو قبر میں لایا جاتا ہے تو اس سے دریافت کیا جاتا ہے کون ہے تو؟ تین بار یہی سوال ہوتا ہے، وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا، اس کو کہا جائے گا تو جانتا بھی نہیں تھا، تین بار یہی کہا جائے گا، پھر اس کی قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ اس کے جسم اور پسلیاں

آپس میں مل جائیں گے، اور اس پر قبر کی طرف سے بہت سانپ چھوڑے جاتے ہیں جو اسے ڈستے ہیں اور کھاتے ہیں، جب بھی وہ چیخے اور چلائے گا اس کو لوہے یا آگ کا گرز مارا جائے گا اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔

(۱۲۱۷۴) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ ، قَالَ : التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِذَا جَاءَ الْمَلَكَانِ إِلَى الرَّجُلِ فِي الْقَبْرِ فَقَالاَ لَهُ : مَنْ رَبُّك ؟ فَقَالَ : رَبِّي اللَّهُ ، قَالاَ : وَمَا دِينُك ؟ قَالَ : دِينِي الإِسْلاَمُ قَالاَ : وَمَنْ نَبِيُّك ؟ قَالَ نَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. (بخاری ۱۳۶۹۔ ابوداؤد ۴۷۱۷)

(۱۲۱۷۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ میں دنیا کی زندگی میں ثابت قدمی سے مراد یہ ہے کہ جب قبر میں کسی شخص کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس سے کہتے ہیں، تیرا رب کونسا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کونسا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ پوچھتے ہیں تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ دنیا کی زندگی میں ثابت قدمی ہے۔

(۱۲۱۷۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ. (ابن حبان ۳۱۱۸۔ بزار ۸۷۳)

(۱۲۱۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ مردے کو دفنانے کے بعد لوگ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز (آہٹ) سنتا ہے۔

(۱۲۱۷۶) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ مَا مِنْ جِنَازَةٍ إِلاَّ تُنَاشِدُ حَمَلَتَهَا إِنْ كَانَتْ مُؤْمِنَةً وَاللَّهُ عَنْهَا رَاضٍ قَالَتْ أَسْرِعُوا بِي وَإِنْ كَانَتْ كَافِرَةً وَاللَّهُ عَنْهَا سَاخِطٌ قَالَتْ رُدُّونِي فَمَا شَيْءٌ إِلاَّ يَسْمَعُهُ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ وَلَوْ سَمِعَهُ الإِنْسَان جَزِعَ وَخَرِعَ. (عبدالرزاق ۶۲۵۰)

(۱۲۱۷۶) حضرت نبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کوئی جنازہ ایسا نہیں ہے مگر وہ اپنے اٹھانے والے کو کہتا ہے (مطالبہ کرتا ہے) اگر وہ مؤمن ہو اور اللہ پاک اس سے راضی ہوں، مجھے جلدی لے کر چلو اور اگر وہ کافر ہوں اور اللہ پاک اس سے ناراض ہوں تو کہتا ہے مجھے واپس لے چلو، جن وانس کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے۔ اگر انسان آواز سن لے تو چیخے اور (چیختے چیختے) کمزور لاغر ہو جائے۔

(۱۲۱۷۷) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ تَمِيمٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنَّك قَدْ أَصْبَحْتَ عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا ، فَمُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ ، وَأَذْكُرُك بِهِ ، قَالَ : إِنَّك مِنْ أُمَّةٍ مُعَافَاةٍ ، فَأَقِمِ الصَّلاَةَ ، وَأَدِّ زَكَاةَ مَالِكِ ، إِنْ كَانَ لَكَ ، وَصُمْ رَمَضَانَ وَاجْتَنِبِ الْفَوَاحِشَ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، قَالَ : ثُمَّ أَعَادَ الرَّجُلُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ،

قَالَ شُعْبَةُ : وَأَحْسَبُهُ أَعَادَ عَلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ أَبُو الدَّرْدَاءِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَنَفَضَ الرَّجُلُ رِدَائَهُ ، وَقَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَيَلْعَنُهُمَ اللاَّعِنُونَ﴾ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : عَلَيَّ الرَّجُلَ ، فَجَاءَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَا قُلْتَ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً مُعَلَّمًا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَيْسَ عِنْدِي ، فَأَرَدْت أَنْ تُحَدِّثَنِي بِمَا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ ، فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ إِلاَّ قَوْلاً وَاحِدًا ، فَقَالَ له أَبُو الدَّرْدَاءِ : اجْلِسْ ، ثُمَّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ عَرْضُ ذِرَاعَيْنِ فِي طُولِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ ، أَقْبَلَ بِكَ أَهْلُكَ الَّذِينَ كَانُوا لاَ يُحِبُّونَ فِرَاقَكَ ، وَجُلَسَاؤُكَ ، وَإِخْوَانُكَ فَأَتْقَنُوا عَلَيْكَ الْبُنْيَانَ ، ثُمَّ أَكْثَرُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ ، ثُمَّ تَرَكُوكَ لِمَتَلِّكَ ذَلِكَ ، ثُمَّ جَاءَكَ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ جَعْدَانِ ، اسْمَاهُمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَأَجْلَسَاكَ ، ثُمَّ سَأَلاَكَ مَا أَنْتَ أَمْ عَلَى مَاذَا كُنْت ؟ أم مَاذَا تَقُولُ فِي هَذَا ، فَإِنْ قُلْتَ : وَاللَّهِ مَا أَدْرِي ، سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوا قَوْلاً ، فَقُلْتُ ، فَقَدْ وَاللَّهِ رَدِيتَ ، وخَزِيتَ ، وَهَوِيتَ ، وَإِنْ قُلْتَ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ كِتَابَهُ ، فَآمَنْتُ بِهِ ، وَبِمَا جَاءَ بِهِ ، فَقَدْ وَاللَّهِ نَجَوْتَ ، وَهُدِيتَ ، وَلَمْ تَسْتَطِعْ ذَلِكَ إِلاَّ بِتَثْبِيتٍ مِنَ اللهِ ، مَعَ مَا تَرَى مِنَ الشِّدَّةِ وَالْخَوْفِ.

(۱۲۱۷۷) حضرت تمیم بن غیلان بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ بیمار تھے، اس نے عرض کیا اے ابو الدرداء! بے شک آپ دنیا کی جدائی کے پہلو میں ہیں (جدائیگی قریب ہے) آپ مجھے ایسے کام کا حکم فرمائیں جس سے اللہ پاک مجھے فائدہ دے اور اس کے ساتھ میں آپ کو یاد کروں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو عافیت والی امت میں سے ہے نماز قائم کر، تیرے مال پر اگر زکوٰۃ ہے تو وہ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اور برے کاموں سے اجتناب کر، پھر تیرے لیے خوشخبری ہے۔ اس شخص نے پھر یہی سوال دہرایا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی اسی طرح جواب ارشاد فرمایا، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شخص نے تین بار سوال دہرایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار یہی جواب ارشاد فرمایا وہ شخص اپنی چادر کو جھٹکتے ہوئے کھڑا ہوا اور یہ آیت پڑھی ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ﴾ سے ﴿وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ [البقرة ۱۵۹] تک حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس واپس لے کر آؤ! پھر اس سے فرمایا تو نے کیا کہا؟ اس نے عرض کیا آپ سکھانے والے ہیں آپ کے پاس وہ علم ہے جو میرے پاس نہیں میں آپ کے پاس ارادے سے آیا تھا کہ آپ مجھ سے وہ چیز بیان کریں گے جس سے اللہ پاک مجھے نفع دیں گے مگر آپ مجھ سے صرف یہی بات بار بار فرماتے رہے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا میرے پاس بیٹھ جا اور جو میں کہوں اس کو اپنے پلے باندھ لے۔ اس دن تو کہاں ہوگا (تیرا کیا ہوگا) جس دن زمین میں سے تیرے لیے دو گز چوڑائی اور چار گز لمبائی کے سوا کچھ نہ ہوگا منحرف ہو جائیں گے تیرے وہ اہل وعیال جو تجھ سے جدا نہیں ہونا چاہتے تیرے ہم نشین اور تیرے بھائی تجھ پر عمارت کو مضبوط کریں گے۔ پھر تجھ پر کثرت سے مٹی ڈالیں گے پھر تجھے ہلاکت کے لیے چھوڑ دیں گے پھر

تیرے پاس دو سیاہ فرشتے، زرد رنگ کا لباس پہنے گنگھریالے بالوں والے آئیں گے جن کا نام منکر نکیر ہے۔ وہ دونوں تیرے پاس بیٹھیں گے اور تجھ سے سوال کریں گے تو کیا ہے؟ یا تو کس پر تھا؟ یا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر تو نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا میں نے لوگوں کو اس کے بارے میں ایک بات کرتے ہوئے سنا تھا میں نے بھی کہہ دیا تو خدا کی قسم تو ہلاک اور ذلیل ورسوا ہوگیا۔ اور اگر تو نے یوں کہا یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ پاک نے ان پر کتاب اتاری میں اس کتاب پر اور جو کچھ یہ لے کر آئے اس پر ایمان لایا تو خدا کی قسم تو نجات و ہدایت پا گیا اور تو ہرگز شدت اور خوف کی وجہ سے ان سوالوں کے جواب نہیں دے سکتا مگر اللہ تعالیٰ تیرے دل کو مضبوط کردے تو دے سکتا ہے۔

(۱۸۴) فِي أَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کا بیان

(۱۲۱۷۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ فِي جَبَلٍ بَيْنَ إبْرَاهِيمَ وَسَارَةَ يَكْفُلُونَهُمْ.

(۱۲۱۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے بچے حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کے پاس ایک پہاڑ پر ہوں گے اور ان کی کفالت کریں گے۔

(۱۸۵) فِي مَوْتِ إبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور ﷺ کے لاڈلے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کا بیان

(۱۲۱۷۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا مَاتَ إبْرَاهِيمُ ، قَالَ : أَمَا إنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۴/ ۳۰۰۔ ابن سعد ۱۳۹)

(۱۲۱۷۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لاڈلے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہے۔

(۱۲۱۸۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ تُتِمُّ بَقِيَّةَ رَضَاعَتِهِ. (عبدالرزاق ۱۴۰۱۳۔ احمد ۴/ ۲۹۷)

(۱۲۱۸۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر ہے جو اس کی رضاعت کی مدت پوری کرے گی۔

(۱۲۱۸۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلى عليه وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا. (ابوداؤد ۳۱۸۰)

(۱۲۱۸۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے لاڈلے کی نماز جنازہ ادا فرمائی اس وقت اس کی عمر سولہ مہینے تھی۔

(۱۸۶) فِي رَشِّ الْمَاءِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر پانی چھڑکنا

(۱۲۱۸۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَا يَرَى بَأْسًا بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۱۸۲) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ قبر پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۱۸۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۱۸۳) حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۲۱۸٤) حدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَكْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جَنَازَةٍ وَمَعَنَا زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنُ حَيَّةَ ، فَلَمَّا سَوَّوُا الْقَبْرَ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، فَذَهَبَ رَجُلٌ يَمَسُّهُ وَيُصْلِحُهُ ، فَقَالَ : زِيَادٌ يُكْرَهُ أَنْ تَمَسَّ الأَيْدِي الْقَبْرَ بَعْدَ مَا يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ.

(۱۲۱۸۴) حضرت عبداللہ بن بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں جنازے میں تھا ہمارے ساتھ حضرت زیاد بن جبیر بن حیہ ؒ بھی تھے جب قبر برابر کر لی گئی تو اس پر پانی ڈالا گیا، ایک شخص آیا وہ قبر کو چھونے لگا اور اس کو درست کرنے لگا حضرت زیاد ؒ نے فرمایا قبر پر پانی ڈالنے کے بعد اس کو ہاتھوں سے چھونا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۸۷) فِي نَفْسِ الْمُؤْمِنِ كَيْفَ تَخْرُجُ وَنَفْسِ الْكَافِرِ

مؤمن کی روح کس طرح قبض کی جاتی ہے اور کافر کی روح کس طرح قبض کی جاتی ہے

(۱۲۱۸٥) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ : عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، أَوْ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ بِيضُ الْوُجُوهِ ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ ، حَتَّى يَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ ، وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ : أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ ، فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا ، فَإِذَا أَخَذُوهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا

فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ ، وَذَلِكَ الْحَنُوطِ ، فَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْخَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلاَ يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ إِلاَّ قَالُوا : مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ ؟ فَيَقُولُونَ : هَذَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْتَفْتِحُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ، فَيَسْتَقْبِلُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا ، حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ اللَّهُ تعالى اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى ، فَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولاَنِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولاَنِ لَهُ : مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ دِينِي الإِسْلاَمُ ، فَيَقُولاَنِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ فَيَقُولُ : هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَيَقُولاَنِ : مَا عَمَلُكَ به ؟ فَيَقُولُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ وَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ بِهِ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ ، فَيَأْتِيهِ مِنْ طِيبِهَا وَرَوْحِهَا ، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ ، حَسَنُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ : أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ ، فَيَقُولُ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ ، فَيَقُولُ : أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ ، فَيَقُولُ : رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ ، رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ ، حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي ، وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا ، وَإِقْبَالٍ مِنَ الآخِرَةِ ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلاَئِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ ، مَعَهُمَ الْمُسُوحُ ، حَتَّى يَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، قَالَ : ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَيَقُولُ : يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ ، اخْرُجِي إِلَى سَخَطِ اللهِ وَغَضَبِهِ ، قَالَ : فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ ، قَالَ : فَتَخْرُجُ تُقَطَّعُ مَعَهَا الْعُرُوقُ وَالْعَصَبُ ، كَمَا تُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ ، فَيَأْخُذُوهَا فَإِذَا أَخَذُوهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ ، فَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا ، فَلاَ يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ إِلاَّ قَالُوا : مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ ؟ فَيَقُولُونَ : فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْتَفْتِحُونَ فَلاَ يُفْتَحُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿لاَ تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ قَالَ : فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي سِجِّينٍ فِي الأَرْضِ السُّفْلَى ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى ، قَالَ : فَيُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ، قَالَ : ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾ قَالَ :

فَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّك ؟ فَيَقُولُ : هَاهَا لَا أَدْرِي ، وَيَقُولَانِ : لَهُ وَمَا دِينُك ، فَيَقُولُ : هَاهَا لَا أَدْرِي ، قَالَ : فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ ، أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إلَى النَّارِ ، قَالَ : فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا ، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فيه أَضْلاَعُهُ ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ ، وَقَبِيحُ الثِّيَابِ ، مُنْتِنُ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ : أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوؤُك ، هَذَا يَوْمُك الَّذِي كُنْت تُوعَدُ ، فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُك الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالشَّرِّ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا عَمَلُك الْخَبِيثُ ، فَيَقُولُ : رَبِّ لاَ تُقِمِ السَّاعَةَ ، رَبِّ لاَ تُقِمِ السَّاعَةَ.

(۱۲۱۸۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری کے جنازے میں گئے جب ہم قبر پر پہنچے اور لحد ابھی تک تیار نہ ہوئی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے جس طرح ہمارے سروں پر پرندے بیٹھ گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو کرید رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا لوگو! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو! دو یا تین بار یہ فرمایا پھر فرمایا مؤمن بندے کا جب دنیا سے تعلق ختم ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ (جانے) ہونے کا وقت آتا ہے تو آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج ہیں یہاں تک کہ وہ اس کی آنکھوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں ان کے ساتھ (پاس) جنت کے کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر ملک الموت آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاکیزہ نفس! اللہ کی رضا اور اس کی مغفرت (کے سایہ) میں نکل تو وہ روح اس طرح بہہ نکلتی ہے جس طرح مشکیزہ سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے پھر وہ اس کو پکڑ لیتا ہے جب اس کو پکڑتا ہے تو پلک جھپکنے کی دیر کے لیے بھی اس کو نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کو کفن اور خوشبو میں رکھ دیتے ہیں اس میں سے پاکیزہ مشک کی خوشبو نکلتی ہے جیسی خوشبو زمین میں پائی جاتی ہے۔ پھر وہ فرشتے اس پاکیزہ روح کو لے کر آسمانوں کی طرف چڑھتے ہیں اور وہ جس فرشتوں کی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں اسے اچھے نام کے ساتھ پکارتے ہیں جو دنیا میں اس کا اچھا اور خوبصورت نام تھا، یہاں تک کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں پھر وہ فرشتے دروازہ کھلواتے ہیں تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو ساتویں آسمان تک لے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کی کتاب چوتھے آسمان پر علیین میں لکھ دو اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو بے شک اسی میں سے میں نے ان کو پیدا کیا تھا اور اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی میں سے دوبارہ (قیامت کے دن) نکالوں گا۔ پھر اس کی روح کو جسم کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کونسا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ

کہتے ہیں اس کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ وہ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب کی تلاوت کی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

پھر آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لیے جنت سے بچھونا بچھا دو اور جنت کا لباس اس کو پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو پس اس کے لیے جنت کی خوشبو اور ہوا آئے گی اور اس کی قبر کو تا حد نگاہ وسیع کر دیا جائے گا اس کے پاس خوبصورت چہرے خوبصورت کپڑے اور خوبصورت خوشبو والا شخص آئے گا وہ کہے گا خوشخبری ہے ان نعمتوں کی جو تجھ کو خوش کر دیں گی۔ یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، وہ شخص پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ بھلائی اور خیر کے ساتھ اس کے چہرے کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا میں تیرا نیک عمل ہوں وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! قیامت قائم فرما! اے میرے رب! قیامت قائم فرما تا کہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹ جاؤں۔

اور جب کافر بندے کا دنیا سے تعلق ختم ہو رہا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جانے کا وقت آتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے آتے ہیں ان کے ساتھ پرانے کمبل ہوتے ہیں اور وہ اس کی آنکھوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث نفس! اللہ کی ناراضگی اور غصہ میں نکل، فرمایا روح اس کے جسم میں جدا جدا ہو کر نکلتی ہے وہ اس طرح نکلتی ہے کہ جس کی وجہ سے اس کے پٹھے اور رگیں کٹ جاتے ہیں جیسے سیخ کو گیلی روئی میں سے کھینچ کر نکالا جائے پھر وہ اس کو پکڑ لیتے ہیں جب اس کو پکڑتے ہیں تو پلک جھپکنے کی دیر کے لیے بھی اس کو نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کمبل میں ڈال دیتے ہیں اس میں مردار کی سی بدبو نکلتی ہے جیسی بدبو زمین پر پائی جاتی ہے پھر وہ فرشتے اس کی روح کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں وہ فرشتوں کی کسی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ دریافت کرتے ہیں یہ خبیث روح کس کی ہے؟ وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں کی ہے اس برے نام سے اس کو پکارتے ہیں جس نام سے وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو آسمان دنیا تک لے جایا جاتا ہے پھر فرشتے دروازہ کھلواتے ہیں لیکن دروازہ اس کے لیے نہیں کھولا جاتا۔ پھر حضور اقدس نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ [الأعراف ٤٠] پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کی کتاب سجین میں لکھ دو جو زمین کی تہہ میں ہے اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو بے شک میں نے انہیں اسی میں سے پیدا کیا تھا اور اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر دوبارہ (قیامت کے دن) اسی میں سے نکالوں گا۔ پھر اس کی روح ڈال دی (پھینک دی) جاتی ہے۔

پھر حضور اقدس ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ۝﴾ [الحج ٣١] پھر فرمایا اس کی روح اس کے جسم کی طرف لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور بیٹھ جاتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے تو نہیں معلوم، وہ اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کون سا ہے؟ وہ کہتا ہے مجھے نہیں معلوم، پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے اس کے لیے جہنم سے بچھونا بچھا دو، اور اس کو جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم سے ایک دروازہ کھول دو، پھر اس کے پاس جہنم کی

گرمی اور بدبو آتی ہے اور اس کی قبر کو اس پر تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پھر اس کے بعد بدشکل، بدلباس اور بری بو والا ایک شخص آئے گا اور کہے گا خوشخبری ہے دردناک مصائب کی، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا وہ پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ برے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا میں تیرا برا عمل ہوں تو وہ کافر کہے گا اے رب! قیامت قائم نہ فرمانا اے میرے رب! قیامت قائم نہ فرمانا۔

(۱۲۱۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ :وَالسِّجِّينُ تَحْتَ الأَرْضِ السُّفْلَى.

(۱۲۱۸۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ سجین نچلی زمین کی تہہ میں ہے۔

(۱۲۱۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ تَخْرُجُ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ وَهِيَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ، قَالَ فَتَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلْقَاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ الْمَاءِ فَيَقُولُونَ مَنْ هَذَا مَعَكُمْ فَيَقُولُونَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ وَيَذْكُرُونَهُ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ فَيَقُولُونَ حَيَّاكُمُ اللَّهُ وَحَيَّا مَنْ مَعَكُمْ ، قَالَ فَتُفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، قَالَ فَيُشْرِقُ وَجْهُهُ ، قَالَ فَيَأْتِي الرَّبَّ وَلِوَجْهِهِ بُرْهَانٌ مِثْلُ الشَّمْسِ ، قَالَ وَأَمَّا الآخَرُ فَتَخْرُجُ نَفْسُهُ وَهِيَ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ فَيَصْعَدُ بِهَا الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا ، قَالَ فَتَلْقَاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَنْ هَذَا مَعَكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا فُلاَنٌ وَيَذْكُرُونَهُ بِأَسْوَإِ عَمَلِهِ ، قَالَ فَيَقُولُونَ رُدُّوهُ فَمَا ظَلَمَهُ اللَّهُ شَيْئًا وَقَرَأَ أَبُو مُوسَى ، (وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ).

(۱۲۱۸۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے وہ مشک کی بہترین خوشبو میں ہوتی ہے، پھر وہ فرشتے جنہوں نے اس کی روح قبض کی ہوتی ہے اس کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں، تو آسمان کے نیچے ان کی ملاقات فرشتوں سے ہوتی ہے وہ پوچھتے ہیں یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ وہ جواب دیں گے فلاں شخص، اس کے اچھے اعمال کے ساتھ اس کا ذکر کریں گے، وہ فرشتے کہیں گے اللہ پاک تمہیں بھی باقی اور زندہ رکھے اور جو تمہارے ساتھ ہے اس کو بھی، پھر اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا، پھر اس کا رب آئے گا اس کے چہرے پر دلیل ہوگی سورج کے مثل، پھر فرمایا: دوسرے شخص کی (کافر) روح نکالی جائے گی اس سے مردار کی بدبو آئے گی، پھر اس کو لے کر اوپر چڑھیں گے وہ فرشتے جنہوں نے اس کی جان قبض کی تھی، آسمان کے نیچے ملائکہ سے ان کی ملاقات ہوگی وہ پوچھیں گے تمہارے ساتھ کون ہے؟ وہ جواب دیں گے فلاں اس کے برے اعمال کے ساتھ اس کا ذکر کریں گے، فرشتے کہیں گے، اس کو واپس لوٹا دو، پس اللہ تعالیٰ نے اس پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا، پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾.

(۱۲۱۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ الْمَيِّتَ

لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ مُدْبِرِينَ ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَانَتِ الصَّلاَةُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَتَقُولُ الصَّلاَةُ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ وَيَأْتِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَقُولُ الزَّكَاةُ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ وَيَأْتِي عَنْ يَسَارِهِ فَيَقُولُ الصِّيَامُ مَا قِبَلِي مَدْخَل وَيَأْتِي مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُولُ فِعْلُ الْخَيْرِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ ، قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فَيَجْلِس قَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ تَدَانَتْ لِلْغُرُوبِ فَيُقَالُ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ مَا نَسْأَلُكَ عَنْهُ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَيُقَالُ لَهُ إِنَّكَ سَتَفْعَلُ فَأَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُكَ فَيَقُولُ وَعَمَّ تَسْأَلُونِي فَيَقُولُونَ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَا تَقُولُ فِيهِ وَمَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ ، قَالَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيُقَالُ لَهُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَشْهَدُ ، أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ حَيِيتَ وَعَلَى ذَلِكَ مُتَّ وَعَلَى ذَلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ ، فَيُقَالُ لَهُ : ذَلِكَ مَقْعَدُكَ وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا لَو عَصَيته فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا ثُمَّ يُجْعَلُ نَسَمَةً فِي النَّسْمِ الطَّيِّبِ وَهِيَ طَيْرٌ خُضْرٌ تَعَلَّقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ وَيُعَادُ الْجِسْمُ إِلَى مَا بُدِأَ مِنْهُ مِنَ التُّرَابِ فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى : ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ، وَفِي الآخِرَةِ﴾ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَنَامُ نَوْمَةَ الْعَرُوسِ لاَ يُوقِظُهُ إِلاَّ أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ مُحَمَّدٌ ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَإِنْ كَانَ كَافِرًا فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ، فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، ثُمَّ يَأْتِي عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، ثُمَّ يَأْتِي عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، ثُمَّ يَأْتِي مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، فَيُقَالُ لَهُ : اجْلِسْ فَيَجْلِسُ فَزِعًا مَرْعُوبًا ، فَيُقَالُ لَهُ : أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ ؟ فَيَقُولُ : وَعَمَّ تَسْأَلُونِي ؟ فَيُقَالُ : أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : أَيُّ رَجُلٍ ؟ قَالَ : فَيُقَالُ الَّذِي فِيكُمْ فَلاَ يَهْتَدِي لاِسْمِهِ فَيُقَالُ : مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ : لاَ أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلاً فَقُلْتُ كَمَا قَالُوا : فَيُقَالُ عَلَى ذَلِكَ حَيِيتَ ، وَعَلَى ذَلِكَ مُتَّ ، وَعَلَى ذَلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ ، فَيُقَالُ لَهُ ذَلِكَ مَقْعَدُكَ وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ ذَلِكَ مَقْعَدُكَ مِنْهَا فَيَزْدَاد حَسْرَةً وَثُبُورًا ، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلاَعُهُ ، وَهِيَ الْمَعِيشَةُ الضَّنْكُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى﴾. (عبدالرزاق ۶۷۰۳)

(۱۲۱۸۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک میت جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ اس کو دفنا کر واپس جاتے ہیں، پھر اگر مؤمن ہو تو نماز اس کے سر کے پاس ہوتی ہے، زکوٰۃ اس کی دائیں جانب اور روزہ اس کے بائیں جانب اور اس کے نیک

اعمال، صدقہ، صلہ رحمی، اور لوگوں کے ساتھ احسان اس کے پاؤں کے پاس ہوتے ہیں، پھر وہ عذاب سر کی طرف سے آئے گا تو نماز کہے گی نہیں ہے میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے، اگر آئے گا اس کے دائیں جانب سے تو زکوٰۃ کہے گی میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے، اس کے بائیں جانب سے آئے گا تو روزہ کہے گا میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے پھر اس کے پاؤں کی جانب سے آئے گا تو اس کے اچھے اعمال صدقہ، صلہ رحمی اور احسان کہیں گے، ہماری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے۔

پھر اس کو کہا جائے گا، بیٹھ جا، وہ بیٹھ جائے گا تو اس کو ایسا لگے گا جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہو، فرشتے اس کو کہیں گے جو ہم تجھ سے سوال کریں گے اس کا جواب دے، وہ کہے گا مجھے چھوڑو تاکہ میں نماز ادا کرلوں، اس کو کہا جائے گا بیشک تو یہ ادا کر چکا ہے، ہمیں بتا جو ہم تجھ سے سوال کریں گے، وہ کہے گا تم مجھ سے کیا سوال پوچھتے ہو؟ وہ کہیں گے کیا تو اس شخص کو دیکھتا ہے جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا اس کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اور تو اس کے بارے میں کیا گواہی دیتا ہے؟ وہ پوچھے گا محمد ﷺ؟ اس کو کہا جائے گا ہاں، تو وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ ہمارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل لے کر آئے تھے تو ہم نے ان کی تصدیق کی، اس کو فرشتے کہیں گے، اسی پر تو زندہ تھا، اسی پر تجھے موت آئی اور اسی پر تو دوبارہ اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پھر اس کی قبر ستر گز لمبی کر دی جائے گی اور اس میں اس کے لیے روشنی کر دی جائے گی پھر اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا، اور اس کو کہا جائے گا دیکھ جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھ سے وعدہ فرمایا تھا، اس کے سرور اور خوشی میں اضافہ ہو جائے گا، پھر ایک دروازہ جہنم کی طرف کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا تیرا ٹھکانہ یہ ہوتا جس کا اللہ نے تجھ سے وعدہ فرمایا تھا اگر تو نافرمانی کرتا، اس کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا، پھر اس کے لیے خوشبودار ہوا (بادِ نسیم) چلے گی اور وہ سبز رنگ کا پرندہ ہے جو جنت کے درخت کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ اور اس کے جسم کو لوٹا دیا جائے گا جس مٹی سے اس کو پیدا کیا گیا تھا، اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾.

محمد ؒ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن حکم بن ثوبان ؒ نے فرمایا: پھر اس کو کہا جائے گا دلہن کی طرح آرام سے سوجا اس کو نہیں اٹھاتا مگر اس کے گھر میں محبوب شخص یعنی خاوند، یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اٹھائیں گے۔

محمد ؒ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ ؓ نے فرمایا: اگر وہ کافر تھا تو اس کے سر کے جانب لایا جائے گا وہ عذاب اس کے لیے کچھ نہ پائے گا، پھر اسے کے بائیں جانب لایا جائے گا نہیں پائے گا اس کے لیے کچھ، پھر اس کے بائیں جانب لایا جائے گا تو نہیں پائے گا اس کے لیے کچھ، پھر اس کے پاؤں کی جانب لایا جائے گا نہیں پائے گا اس کے لیے کچھ، اس کو کہا جائے گا، بیٹھ جا، وہ خوف زدہ انداز میں بیٹھے گا، اس کو کہا جائے گا جو ہم پوچھیں اس کا جواب دے، وہ کہے گا تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو؟ اس کو کہا جائے گا، یہ شخص جو تم میں تھا تو اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اور اس کے متعلق کیا گواہی دیتا ہے؟ وہ پوچھے گا کونسا

شخص؟ اس کو کہا جائے گا جو تمہارے درمیان تھا، وہ ان کے نام کی طرف رہنمائی نہیں پائے گا، اس کو کہا جائے گا محمد ﷺ، تو وہ کہے گا مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں سے اس کے متعلق سنا تھا تو جس طرح انہوں نے کہا اسی طرح میں نے کہا، اس کو کہا جائے گا اسی پر تو زندہ تھا، اسی پر تو مرا اور اسی پر دوبارہ ان شاء اللہ اٹھایا جائے گا، پھر اس کے لیے جہنم کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کا اللہ نے تجھ سے وعدہ کیا تھا، اس کی حسرت اور ھلاکت میں اضافہ ہو جائے گا، پھر اس کے لیے ایک دروازہ جنت کی طرف کھولا جائے گا، اور اس کو کہا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا (اگر نیک اعمال کرتا ایمان لاتا) تو اس کی حسرت اور ھلاکت میں اضافہ ہو جائے گا، پھر اس کی قبر کو اس پر تنگ کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں مل جائیں گی، اور یہی اس کی تنگ زندگی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى﴾.

(۱۸۸) فِي الرَّجُلِ يَرْفَعُ الْجِنَازَةَ مَا يَقُولُ

کوئی شخص جنازے کو اٹھائے تو کیا کہے؟

(۱۲۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً فِي جِنَازَةٍ يَقُولُ :ارْفَعُوا عَلَى اسْمِ اللهِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لاَ تَقُولُوا ارْفَعُوا عَلَى اسْمِ اللهِ فَإِنَّ اسْمَ اللهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ، وَقُولُوا :ارْفَعُوا بِسْمِ اللهِ.

(۱۲۱۸۹) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے جنازے میں ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: اس کو اٹھاؤ اللہ کے نام پر، حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا یہ مت کہو کہ اللہ کے نام پر اٹھاؤ، کیونکہ اللہ کا نام تو ہر چیز پر ہے، بلکہ یوں کہو اٹھاؤ اللہ کے نام کے ساتھ۔

(۱۲۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ :إِذَا حَمَلْتَ السَّرِيرَ فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ وَسَبِّحْ.

(۱۲۱۹۰) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی ؒ فرماتے ہیں کہ جب چارپائی کو اٹھاؤ تو بسم اللہ پڑھو اور تسبیح (سبحان اللہ) پڑھو۔

(۱۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ إِذَا حَمَلَ، فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ وَسَبَّحَ مَا حَمَلَ.

(۱۲۱۹۱) حضرت بکر بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب جنازے کی چارپائی اٹھاؤ تو بسم اللہ پڑھو اور اللہ کی پاکی بیان کرو۔

(۱۸۹) فِي الْمَيِّتِ يُقَبَّلُ بَعْدَ الْمَوْتِ

مرنے کے بعد میت کو بوسہ دینا

(۱۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

عُتْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

(بخاری ۱۱۷۵۔ ترمذی ۳۹۰)

(۱۲۱۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا۔

(۱۲۱۹۳) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ. (ترمذی ۹۸۹۔ ابوداؤد ۳۱۵۵)

(۱۲۱۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد بوسہ دیا، میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو آپ رضی اللہ عنہ کے رخسار مبارک پر بہہ رہے تھے۔

(۱۲۱۹۴) حدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ. (ابن سعد ۲۶۵)

(۱۲۱۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا۔

(۱۲۱۹۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا قُبِضَ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ، وَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا أَطْيَبَ حَيَاتَكَ وَأَطْيَبَ مِيتَتَكَ.

(۱۲۱۹۵) حضرت عبداللہ البہی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی کتنی پاکیزہ تھی اور موت بھی کتنی پاکیزہ ہے۔

(۱۲۱۹۶) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبُو وَائِلٍ قَبَّلَ أَبُو بُرْدَةَ جَبْهَتَهُ.

(۱۲۱۹۶) حضرت عاصم بن بہدلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

(۱۹۰) فِي الرَّجُلِ يُعَزَّى مَا يُقَالُ لَهُ

جس کی تعزیت کی جائے تو اس کو کیا کہنا چاہیے؟

(۱۲۱۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّى رَجُلاً ، فَقَالَ : يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَيَأْجُرُكَ.

(۱۲۱۹۷) حضرت خالد الوالبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کی تعزیت کرتے تو فرماتے: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور آپ کو اجر دے۔

(۱۲۱۹۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ شِمْرٍ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَزَّى مُصَابًا، قَالَ: اصْبِرْ لِحُكْمِ اللهِ رَبِّكَ.

(۱۲۱۹۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شمر رحمہ اللہ جب کسی کی تعزیت کرتے تو فرماتے، اپنے رب کے حکم کے آگے صبر کر۔

(۱۲۱۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ، قَالَ: قَالَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا كَسَاهُ اللَّهُ رِدَاءً يُحْبَرُ بِهِ يَعْنِي يُغْبَطُ بِهِ.

(۱۲۱۹۹) حضرت عبداللہ بن کریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چادر پہنائیں گے کہ اس پر رشک کیا جائے گا۔

(۱۲۲۰۰) حدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ نَافِذٍ، قَالَ: قُلْتُ لعبيد اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ كَيْفَ كَانَا هَذَانِ الشَّيْخَانِ يُعَزِّيَانِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ، وعبيد بْنَ عُمَير، قَالَ: كَانَا يَقُولاَنِ أَعْقَبَكَ اللَّهُ عُقْبَى الْمُتَّقِينَ صَلَوَاتٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ، وَجَعَلَكَ مِنَ الْمُهْتَدِينَ، وَأَعْقَبَكَ كَمَا أَعْقَبَ عِبَادَهُ الأَنْبِيَاءَ وَالصَّالِحِينَ.

(۱۲۲۰۰) حضرت داؤد بن نافذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبید رحمہ اللہ سے دریافت کیا یہ دونوں حضرات (ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور عبید بن عمیر) کس طرح تسلی اور دلاسا دیتے تھے؟ فرمایا یہ دونوں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے متقین والا ٹھکانہ دے، مغفرت اور رحمت ہو اس کی طرف سے اور تجھے ھدایت پانے والوں میں سے بنائے، اور تجھے ٹھکانہ دے (آخرت میں) جیسے انبیاء اور صالحین کو ٹھکانہ دیا۔

(۱۹۱) فِي ثَوَابِ مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا

جو شخص میت کو کفن پہنائے اس کا ثواب

(۱۲۲۰۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ يُوسُفُ يُحَدِّثُ أُمِّي، قَالَ: مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَانَ كَمَنْ كَفَلَهُ صَغِيرًا حَتَّى يَكُونَ كَبِيرًا.

(۱۲۲۰۱) حضرت منصور بن صفیہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت یوسف رحمہ اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی والدہ سے کہ جس نے میت کو کفن پہنایا وہ اس شخص کی طرح ہے جو بچے کی پرورش کر کے اس کو بڑا کر دے۔

(۱۲۲۰۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ سُنْدُسِ الْجَنَّةِ وَحَرِيرِهَا. (حاکم ۳۵۴)

(۱۲۲۰۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو کفن پہنائے گا اللہ

تعالیٰ اس کو جنت کا ریشمی لباس پہنائے گا۔

(۱۹۲) ما یتبع المیّت بعد موتِہِ

موت کے بعد میت کو کیا چیز پہنچتی ہے (ثواب کے اعمال میں سے)

(۱۲۲۰۳) حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ أُمِّي افْتُتِلَتْ نَفْسُهَا ، وَأَنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ ، فَهَلْ لَهَا مِنْ أَجْرٍ إِنْ تَصَدَّقْت عَنْهَا ، قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۲۷۶۰۔ مسلم ۵۱)

(۱۲۲۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا اور بیشک وہ اگر گفتگو کرتی تو صدقہ وخیرات کرتی، اگر اب میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲۲۰۴) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْعَاصِ بْنَ وَائِلٍ كَانَ يَأْمُرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ تُنْحَرَ مِئَةُ بَدَنَةٍ ، وَإِنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ مِنْ ذَلِكَ خَمْسِينَ بَدَنَةً ، أَفَأَنْحَرُ عَنْهُ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبَاكَ لَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ فَصُمْت عَنْهُ ، أَوْ تَصَدَّقْت عَنْهُ ، أَوْ أَعْتَقْتَ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ. (بیهقی ۲۷۹)

(۱۲۲۰۴) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں حکم دیا تھا کہ سو اونٹ ذبح کیے جائیں اور ھشام بن العاص نے ان کے حصہ کے پچاس اونٹ ذبح کیے تھے، کیا میں ان کی طرف سے ذبح کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے والد نے توحید کا اقرار کرلیا تھا تو تمہارے ان کی طرف سے روزہ رکھنے سے، صدقہ کرنے سے اور غلام آزاد کرنے سے ان کو ثواب ملے گا۔

(۱۲۲۰۵) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : لَوْ تَصَدَّقَ ، عَنِ الْمَيِّتِ بِكُرَاعٍ لَتَبِعَهُ.

(۱۲۲۰۵) حضرت سعید بن ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میت کی طرف سے تھوڑا سا گوشت صدقہ کیا جائے تو البتہ اس کو ثواب پہنچتا ہے۔

(۱۲۲۰۶) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ : اقْضِهِ عَنْهَا. (بخاری ۶۶۹۸۔ مسلم ۱۲۶۰)

(۱۲۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے بارے میں دریافت فرمایا کہ وہ نذر پوری کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے

پوری کردو۔

(۱۲۲۰۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْقَى الدَّرَجَةَ ، فَيَقُولُ :مَا هَذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ مِنْ بَعْدِكَ لَكَ. (احمد ۲/ ۵۰۹۔ بیہقی ۷۹)

(۱۲۲۰۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کسی شخص کا ایک درجہ (جنت میں) بڑھ جاتا ہے، وہ پوچھتا ہے یہ کیسے ہوا؟ تو اس کو کہا جاتا ہے یہ اس استغفار کی وجہ سے ہے جو تیرے بیٹے نے تیرے بعد تیرے لیے کی۔

(۱۲۲۰۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

(۱۲۲۰۸) حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک آدمی کا درجہ (جنت) بڑھ جاتا ہے اس کے بیٹے کی دعا کی وجہ سے جو وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے مانگتا ہے۔

(۱۲۲۰۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ عن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالاَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ أُعْتِقُ عَنْ أَبِي وَقَدْ مَاتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(عبدالرزاق ۱۶۳۴۰)

(۱۲۲۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ اور حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲۲۱۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا ابْنُ رَوَّادٍ ، حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمَا مَعَ صَلاَتِكَ ، وَأَنْ تَصُومَ عَنْهُمَا مَعَ صِيَامِكَ ، وَأَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُمَا مَعَ صَدَقَتِكَ.

(۱۲۲۱۰) حضرت حجاج بن دینار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ تو والدین کے لیے اپنی نماز کے ساتھ نماز ادا کر، اور ان کی طرف سے روزہ رکھ اپنے روزے کے ساتھ، اور اپنے صدقہ کے ساتھ ان کی طرف سے بھی صدقہ کر۔

(۱۲۲۱۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يُقْضَى ، عَنِ الْمَيِّتِ أَرْبَعٌ الْعِتْقُ وَالصَّدَقَةُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

(۱۲۲۱۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میت کی طرف سے چار کام (اعمال) کیے جا سکتے ہیں، غلام آزاد کرنا، صدقہ کرنا، حج کرنا اور عمرہ کرنا۔

(۱۲۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهِ الْعِتْقُ وَالْحَجُّ وَالصَّدَقَةُ.

(۱۲۲۱۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے غلام آزاد کرنے، حج کرنے اور صدقہ کرنے کا ثواب اسے ملتا ہے۔

(۱۲۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرَيْنِ أَفَيَجْزِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا ، قَالَ : نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَيَجْزِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا ، قَالَ : نَعَمْ.

(مسلم ۱۵۸۔ احمد ۳۵۱)

(۱۲۲۱۳) حضرت بریدہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری والدہ کے ذمہ دو مہینے کے روزے تھے کیا یہ کافی ہے کہ میں ان کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اس نے عرض کیا: میری والدہ نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا کافی ہے (جائز ہے) کہ میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲۲۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يُعْتِقَانِ ، عَنْ عَلِيٍّ بَعْدَ مَوْتِهِ.

(۱۲۲۱۴) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرات حسنین ؓ حضرت علی ؓ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے تھے۔

(۱۹۳) فِي الصَّبْرِ مَنْ قَالَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر ہی کیا جائے

(۱۲۲۱٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الأُولَى. (ترمذی ۹۸۷۔ ابن ماجہ ۱۵۹۶)

(۱۲۲۱۵) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر کیا جائے۔

(۱۲۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى.

(۱۲۲۱۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر ہو۔

(۱۲۲۱۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ، قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى.

(۱۲۲۱۷) حضرت ابوسلمہ الحمصی ؒ فرماتے ہیں کہ حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر کیا جائے۔

(۱۲۲۱۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الصَّبْرَ فِي أَوْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى. (بخاری ۱۲۵۲۔ ابوداؤد ۳۱۱۵)

(۱۲۲۱۸) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد سنا صبر وہی ہے جو صدمہ کے آغاز پر کیا جائے۔

(۱۲۲۱۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى.

(۱۲۲۱۹) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقیقی صبر وہی ہے جو صدمہ کے آغاز پر ہو۔

(۱۹۴) فِي نَبْشِ الْقُبُورِ

قبروں کا اکھاڑنا (کسی اور جگہ منتقل کرنا)

(۱۲۲۲۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانَ فِي نَبْشِ قُبُورٍ كَانَتْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ فَنَبَشَهَا وَأَخْرَجَهَا مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ وَإِنَّمَا كَانَتْ تُرِكَتْ فِي الْمَسْجِدِ لأَنَّهُ كَانَ فِي أَرِقَّاءِ النَّاسِ قِلَّةٌ.

(۱۲۲۲۰) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت ؓ نے حضرت عثمان ؓ سے اجازت مانگی کہ جو قبریں مسجد نبوی ﷺ میں ہیں ان کو اکھیڑ (کھود) دیا جائے، تو آپ ؓ نے ان کو اجازت دے دی، تو انہوں نے ان قبروں کو کھود کر مسجد سے نکال دیا (اور کہیں اور دفنا دیا) اور وہ قبریں مسجد میں اس لیے چھوڑی گئی تھی کہ لوگوں کی نرم زمینیں بہت کم تھیں۔

(۱۲۲۲۱) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ مَسْجِدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِبَنِي النَّجَّارِ ، فَقَالَ لَهُم رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَامِنُونِي بِهِ فَقَالُوا : لاَ نَلْتَمِسُ بِهِ ثَمَنًا إِلاَّ عِنْدَ اللهِ وَكَانَ فِيهِ قُبُورٌ مِنْ قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ وَنَخْلٌ وَحَرْثٌ فَأَمَرَ بِالْحَرْثِ فحرث وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِالْقُبُورِ فَنُبِشَتْ. (بخاری ۴۲۸۔ مسلم ۱۰)

(۱۲۲۲۱) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی ﷺ بنی نجار کی تھی، حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھ سے اس کا ثمن لے لو، انہوں نے عرض کیا ہم اس کا ثمن اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں، اور مسجد میں مشرکین کی قبریں، کھجور کے درخت اور کھیتی تھی، آپ ﷺ نے کھیتی کو کاٹنے، درختوں کو کاٹنے اور قبروں کو کھودنے کا حکم دیا۔

(۱۲۲۲۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، قَالَ رَمَى مَرْوَانُ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ بِسَهْمٍ فِي رُكْبَتِهِ

فَمَاتَ فَدَفَنَّاهُ عَلَى شَاطِئِ الْكَلَّاءِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِهِ ، أَنَّهُ قَالَ أَلَا تُرِيحُونِي مِنْ هَذَا الْمَاءِ فَإِنِّي قد غَرِقْت ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُهَا ، قَالَ فَنَبَشُوهُ فَاشْتَرَوْا لَهُ دَارًا مِنْ دور آلِ أَبِي بَكْرَةَ بِعَشْرَةِ آلَافٍ فَدَفَنُوهُ فِيهَا.

(۱۲۲۲۲) حضرت قیس ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں مروان نے حضرت طلحہ ولیٹھیڈ کے گھٹنے پر نیزہ مارا جس سے وہ شہید ہو گئے اور ان کو بصرہ میں دفن کر دیا گیا، ان کے اھل میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے اس پانی سے؟ بیشک میں ڈوب رہا ہوں، تین بار یہی کہا، پھر انہوں نے اس قبر کو کھودا اور ان کے لیے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے آل کے گھروں میں سے ایک گھر دس ہزار کا خرید کر اس میں ان کو دفن کر دیا۔

(۱۹۵) فِي النِّيَاحَةِ على المَيِّتِ وما جاء فِيهِ

میت پر نوحہ کرنے کا بیان

(۱۲۲۲۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ. (بخاری ۱۲۹۲۔ مسلم ۶۳۹)

(۱۲۲۲۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قبر میں میت کو عذاب دیا جاتا ہے (ان کے رشتہ داروں کے) نوحہ کرنے کی وجہ سے۔

(۱۲۲۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الأَسَدِيُّ ، سَمِعَاهُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ. (بخاری ۱۲۹۱۔ مسلم ۶۴۴)

(۱۲۲۲۴) حضرت سعید بن عبید ولیٹھیڈ اور حضرت محمد بن قیس ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ربیعہ الوالبی ولیٹھیڈ سے سنا کہ کوفہ میں سب سے پہلے مرنے والے پر نوحہ قرظہ بن کعب الانصاری ولیٹھیڈ نے کیا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہیں ہوئے سنا کہ: جو شخص مرنے والے پر نوحہ کرتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے اس کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۲۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۶۱)

(۱۲۲۲۵) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مرنے والے پر نوحہ کرتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے اس کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۲۲۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ قَالَتْ : كان مِنْهُ النِّيَاحَةَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا آلَ

فُلاَنٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقَالَ :إِلاَّ آلَ فُلاَنٍ. (بخاری ۴۸۹۲۔ مسلم ۳۲)

(۱۲۲۲۶) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب قرآن پاک کی آیت ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ سے لے کر ﴿وَلاَ يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ تک نازل ہوئیں تو اس میں نوحہ نہ کرنا بھی شامل تھا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سوائے فلاں کی آل کے، بیشک انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میری مدد کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے فلاں کے آل کے۔

(۱۲۲۲۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ - مَوْلَى الصَّهْبَاءِ - عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ﴿وَلاَ يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ قَالَ :النَّوْحُ. (ترمذی ۳۳۰۷۔ احمد ۳۲۰)

(۱۲۲۲۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی آیت ﴿وَلاَ يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ میں نوحہ نہ کرنا بھی شامل ہے۔

(۱۲۲۲۸) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِمَّا بِالنَّاسِ كُفْرًا النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ. (مسلم ۱۲۱۔ ترمذی ۱۰۰۱)

(۱۲۲۲۸) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک لوگوں میں دو کفر کی (علامتیں) موجود ہیں، نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا۔

(۱۲۲۲۹) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا أَبَانٌ الْعَطَّارُ ، حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدٍ عن أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لاَ يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الأَحْسَابِ ، وَالطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ وَالاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ ، وَالنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ مِنْ قَبْلِ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ. (مسلم ۲۹۔ احمد ۵/ ۳۴۲)

(۱۲۲۲۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار باتیں موجود ہیں انہوں نے ان کو ترک نہ کیا، حسب پر فخر کرنا، نسب میں طعن کرنا، ستاروں سے پانی طلب کرنا اور نوحہ کرنا اور نوحہ کرنے والی اگر توبہ کرنے سے قبل فوت ہو جائے تو اس کو قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور اس پر تارکول کی قمیص اور خارش زدہ چادر ہوگی۔

(۱۲۲۳۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ نُهِيَ عَنِ النَّوْحِ.

(ابوداؤد ۲۰۶۹۔ عبدالرزاق ۱۰۷۹)

(۱۲۲۳۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نوحہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۲۲۳۱) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّوْحِ.

(۱۲۲۳۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۲۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ :(وَلاَ يَعْصِينَك فِي مَعْرُوفٍ) قَالَ :النَّوْحُ.

(۱۲۲۳۲) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِيْ مَعْرُوفٍ﴾ سے مراد نوحہ نہ کرنا ہے۔

(۱۲۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :النَّوْحُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۲۲۳۳) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ میت پر نوحہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۲۲۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ الْكِلاَبِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهَا مَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي نُهِيتُنَّ عَنْهُ قَالَتِ :النِّيَاحَةُ. (احمد ۵/ ۸۵۔ ابوداؤد ۳۱۳۲)

(۱۳۱۳۴) حضرت اسماعیل بن عبد الرحمٰن بن عطیہ الانصاری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا (قرآن پاک میں) وہ کونسا معروف ہے جس سے آپ کو روکا گیا؟ انہوں نے فرمایا نوحہ کرنا۔

(۱۲۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ :(وَلاَ يَعْصِينَك فِي مَعْرُوفٍ) قَالَ :لاَ يَشْقُقْنَ جَيْبًا ، وَلاَ يَخْمُشْنَ وَجْهًا ، وَلاَ يَنْشُرْنَ شَعْرًا ، وَلاَ يَدْعُونَ وَيْلاً.

(۱۲۲۳۵) حضرت زید بن اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِيْ مَعْرُوفٍ﴾ سے مراد، عورتیں اپنے گریبان چاک نہیں کریں گی، چہروں پر نہیں ماریں گی، بالوں کو نہیں پھیلائے (بکھیریں) گی اور آہ آہ (مصیبت کے وقت چیخنا اور نوحہ کرنا) نہیں پکاریں گی۔

(۱۲۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ (وَلاَ يَعْصِينَك فِي مَعْرُوفٍ) قَالَ : فِي كُلِّ أَمْرٍ وَافَقَ لِلَّهِ طَاعَةً وَلَمْ يَرْضَ لِنَبِيِّهِ أَنْ يُطَاعَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۱۲۲۳۶) حضرت ابوالعالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِيْ مَعْرُوفٍ﴾ میں معروف سے مراد ہر وہ کام ہے جو اللہ کی اطاعت کے موافق ہو، اور اس کا نبی راضی نہ ہوگا کہ اللہ کی معصیت میں اس کی اطاعت کی جائے۔

(۱۲۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَاسِمٍ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ لُعِنَتِ النَّائِحَةُ وَالْمُمْسِكَةُ.

(۱۲۲۳۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت کی گئی ہے۔

(۱۲۲۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنِ النَّوْحِ. (ترمذی ۱۰۰۵)

(۱۲۲۳۸) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۹۶) مَنْ رَخَّصَ فِي اسْتِمَاعِ النَّوْحِ

بعض حضرات نے نوحہ سننے کی اجازت دی ہے

(۱۲۲۳۹) حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: كَانَ أَبُو الْبُخْتَرِي رَجُلاً رَقِيقا وَكَانَ يَسْمَعُ النَّوْحَ.

(۱۲۲۳۹) حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ بڑے نرم دل کے تھے اور وہ نوحہ بھی سنتے تھے۔

(۱۲۲٤۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ أَرَاهُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَمِعُ النَّوْحَ وَيَبْكِي.

(۱۲۲۴۰) حضرت سعید بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ نوحہ سنتے اور روتے تھے۔

(۱۹۷) فِي التَّشْدِيدِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کی ممانعت

(۱۲۲٤۱) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْت، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. (بخاری ۱۲۹۰۔ مسلم ۱۹)

(۱۲۲۴۱) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہائے ہمارے بھائی (کہہ کر رونے لگے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! کیا تجھے نہیں معلوم کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: بیشک زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے؟

(۱۲۲٤۲) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حدَّثَنَا عُبَيْدِ اللهِ بْنُ عُمَرُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَهْلاً يَا بُنَيَّةَ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

(مسلم ۱۶۔ احمد ۱/ ۳۶)

(۱۲۲۴۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹی! رونا چھوڑ دے کیا تو نہیں جانتی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کے اہل کے اس پر رونے کی وجہ سے۔

(۱۲۲٤۳) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صُبَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ قَالُوا: وَكَيْفَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، قَالَ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۴/ ۴۳۷)

(۱۲۲۴۳) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے سامنے ذکر کیا کہ میت کو عذاب ہوتا ہے

زندوں کے رونے کی وجہ سے، لوگوں نے پوچھا کیسے عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(۱۲۲٤٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. (بخاری ۱۲۸۶۔ مسلم ۲۴)

(۱۲۲۴۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۲۲٤٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبة وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لأبكينه بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ ، فَكُنْتُ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصعيد تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : تُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَتْ :فَسَكَتُّ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ. (مسلم ۱۰۔ احمد ۶/ ۲۸۹)

(۱۲۲۴۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا میں مسافرہ ہوں، اجنبی زمین میں ہوں، میں ان کے لیے ایسا روؤں گی جو اس سے بیان کیا جائے گا، جب میں نے رونے کا (نوحہ) ارادہ کیا تو ایک عورت اونچی زمین سے میرے پاس آئی جو میری مدد کرنا چاہتی تھی رونے میں، بس حضور اقدس رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم دونوں چاہتی ہو شیطان کو اس گھر میں داخل کر دو جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نکالا ہے؟ دوبار یہی ارشاد فرمایا، فرماتی ہیں میں رونے سے خاموش ہوگئی پھر میں نہ روئی۔

(۱۲۲٤٦) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :لَمَّا أَتَتْ وَفَاةُ جَعْفَرٍ عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ النِّسَاءَ يَبْكِينَ ، قَالَ : فَارْجِعْ إِلَيْهِنَّ فَأَسْكِتْهُنَّ ، فَإِنْ أَبَيْنَ فَاحْثُ فِي وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ قَالَ:قَالَتْ عَائِشَةُ :فَقُلْت فِي نَفْسِي وَاللَّهِ لاَ تَرَكْت نَفْسَك ، وَلاَ أَنْتَ مُطِيعٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۱۲۹۹۔ مسلم ۶۴۴)

(۱۲۲۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع آئی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر غم کے اثرات دیکھے، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عورتیں رو رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی طرف جاؤ ان کو چپ کراؤ اگر خاموش ہونے سے انکار کر دیں تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم تو نے اپنے نفس کو نہ چھوڑا اور نہ ہی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے۔

(۱۲۲٤۷) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قِيلَ لَهَا إِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى

النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَیِّ ، فَقَالَتْ وَهَلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْمَیِّتِ لَیَبْكُونَ عَلَیْهِ ، وَإِنَّهُ لَیُعَذَّبُ بِجُرْمِهِ. (بخاری ۳۹۷۸۔ مسلم ۲۵)

(۱۲۲۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے فرماتی ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یوں فرمایا: میت کے گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں اور اس کو اپنے جرموں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہوتا ہے۔

(۱۲۲٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الْهَجَرِیِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِی أَوْفَى ، قَالَ : رَأَى النِّسَاءَ یَتَرَثَّیْنَ ، فَقَالَ : لاَ تَتَرَثَّیْنَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا ، أَنْ نَتَرَاثَى. (ابن ماجه ۱۵۹۲۔ طیالسی ۸۲۵)

(۱۲۲۴۸) حضرت الہجری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو میت پر (واویلا مچا کر) روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۲٤۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِیسَى ، عَنْ جَبْرِ بْنِ عَتِیكٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ دَخَلْت مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَأَهْلُهُ یَبْكُونَ فَقُلْت أَتَبْكُونَ عَلَیْهِ وَهَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهُم یَبْكِینَ مَا دَامَ عِنْدَهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ لَمْ یَبْكِینَ. (ابو داؤد ۳۱۰۲۔ احمد ۵/ ۴۴۶)

(۱۲۲۴۹) حضرت جبر بن عتیک رحمہ اللہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری شخص (کے جنازے پر) حاضر ہوا اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے، میں نے کہا کیا تم روتے ہو یہ حضور اقدس ﷺ (تم میں) موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو ان کو رونے دو، جب اس پر واجب ہو جائے گا (قبر میں اتار دیا جائے گا تو) یہ نہیں روئیں گی۔

(۱۹۸) مَنْ رَخَّصَ فِی البكاءِ عَلَى المیّتِ

بعض حضرات نے میت پر رونے کی اجازت دی ہے

(۱۲۲٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ ، قَالَ دَمَعَتْ عَیْنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِینَ أُتِیَ بِابْنَةِ زَیْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِی شَنٍّ ، قَالَ فَبَكَى ، قَالَ فَقَالَ لَهُ: رَجُلٌ تَبْكِی وَقَدْ نَهَیْتَ عَنِ الْبُكَاءِ ، فَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِی قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا یَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ. (مسلم ٦٣٦۔ احمد ۵/ ۲۰۴)

(۱۲۲۵۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو لایا گیا تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا سانس اکھڑ رہا تھا، گویا کہ وہ بڑھاپے میں ہیں، یہ حالت

دیکھ کر آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رو پڑے، ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ نے تو رونے سے منع کیا ہوا ہے؟ آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ تو رحمت (کے آنسو) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، بیشک اللہ پاک اس پر رحم کرتا ہے جو اس کے بندوں پر رحم کرنے والا ہو۔

(۱۲۲۵۱) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَخَرَجَ بِهِ إلَى النَّخْلِ فَأُتِيَ بِإِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَوُضِعَ فِي حَجْرِهِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ لاَ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَبْكِي يَا رَسُولَ اللهِ أَوَ لَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ ، قَالَ : إنَّمَا نَهَيْتُ عَنِ النَّوْحِ ، عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ ، صَوْتٍ عِنْدَ نِغْمَةٍ لَهْوٍ وَلَعِبٍ ، وَمَزَامِيرِ شَيْطَانٍ ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ ، خَمْشِ وُجُوهٍ ، وَشَقِّ جُيُوبٍ ، وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ ، إنَّمَا هَذِهِ رَحْمَةٌ ، وَمَنْ لاَ يَرْحَمْ لاَ يُرْحَمْ ، يَا إبْرَاهِيمَ لَوْلاَ أَنَّهُ أَمْرٌ حَقٌّ ، وَوَعْدٌ صِدْقٌ ، وَسَبِيلٌ مَأْتِيَّةٌ ، وَأَنَّ أُخْرَانَا سَيَلْحَقُ أُولَنَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا أَشَدَّ مِنْ هَذَا ، وَإِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ ، تَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ، وَلاَ نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ.

(۱۲۲۵۱) حضرت جابر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا ہاتھ پکڑا اور کھجور کے درختوں کی طرف گئے، آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بیٹے ابراہیم کو لایا گیا وہ اس وقت قریب المرگ تھے، ان کو حضور اقدس صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی گود میں رکھا گیا آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے بیٹے! میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں اور آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، حضرت عبد الرحمٰن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ رو رہے ہیں؟ کیا آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے، دو فاجر اور احمق آوازوں سے: نغمہ کے وقت لھو ولعب کی آواز اور شیطان کی بانسری (کی آواز) اور مصیبت کی وقت کی آواز: چہروں کو نوچنا، گریبان چاک کرنا اور شیطان کی طرح زور سے چیخنا، بیشک یہ تو رحمت کے آنسو ہیں، اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اگر یہ امر حق نہ ہوتا، وعدہ سچا نہ ہوتا اور راستہ اور جہت انجانی نہ ہوتی اور ہمارے آخر والے عنقریب ہمارے پہلوں سے ملنے والے نہ ہوتے تو ہمارا غم تیرے بارے میں اس سے زیادہ ہوتا، اور ہم تیری وجہ سے البتہ غمگین ہیں آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین اور مغموم ہے اور ہم ایسی بات نہیں کریں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔

(۱۲۲۵۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ ذُكِرَ لَهَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، إنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ، فَقَالَتْ : وَهَلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمَا وَهَلَ يَوْمَ قَلِيبِ بَدْرٍ إنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّهُ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ. (احمد ۶/ ۲۰۹)

(۱۲۲۵۲) حضرت عروہ رَحِمَهُ اللهُ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے سامنے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کی حدیث بیان کی

گئی کہ میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابوعبدالرحمٰن کو اسی طرح غلطی ہوئی ہے جس طرح انہیں بدر کے کنویں کے مقتولوں کے بارے میں غلطی ہوئی تھی۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میت کو عذاب دیا جارہا ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں۔

(۱۲۲۵۳) حدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ ‌: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلاَمٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ بِالْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَصَادَفْنَا أَبَا سَيْفٍ يَنْفُخُ فِي كِيرِهِ ، وَقَدِ امْتَلأَ الْبَيْتُ دُخَانًا ، فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إلَى أَبِي سَيْفٍ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمْسَكَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إلَيْهِ ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ . قَالَ أَنَسٌ . فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ ، قَالَ : فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ، وَلاَ نَقُولُ إلاَّ مَا يرضى رَبَّنَا وَإِنَّا بِكَ يَا إبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ.

(مسلم ۲۲۔ ابوداؤد ۳۱۱۹)

(۱۲۲۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات میرا بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے والد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔

پھر آپ نے اس کو ام سیف کے پاس دودھ پلانے کے لیے بھیج دیا جو مدینہ کے ابو سیف دھار کی بیوی تھی۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا، ہم اچانک ابو سیف کے پاس پہنچے جو اپنی دھونکنی میں پھونک مار رہا تھا جس کی وجہ سے سارے گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز چل کر ابو سیف کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: اے ابو سیف رضی اللہ عنہ رک جا رک جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، تو وہ رک گیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کو بلایا اور اس کو سینے سے لگایا اور کہا جو اللہ نے چاہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان (ابراہیم) کو دیکھا کہ وہ نزع کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھیں بہہ رہی ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم بات نہیں کریں گے مگر جس سے ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم! ہم تیری وجہ سے بہت غمگین اور مغموم ہیں۔

(۱۲۲۵٤) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :رَجَعَ رَسُولُ اللهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَمِعَ نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلَى هَلْكَاهُنَّ ، فَقَالَ :لَكِنَّ حَمْزَةَ لاَ بَوَاكِيَ لَهُ فَجِئْنَ نِسَاءُ الأَنْصَارِ فَبَكَيْنَ عَلَى حَمْزَةَ فَرَقَدَ فَاسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ :يَا وَيْحَهُنَّ إنَّهُنَّ لَهَاهُنَا حَتَّى الآنَ مُرُوهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ ، وَلاَ يَبْكِينَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ. (احمد ۲/ ۴۰۔ حاکم ۱۹۴)

(۱۲۲۵۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن جب واپس لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد الاشھل کی خواتین کو اپنے مردوں پر روتے ہوئے سنا تو فرمایا: حمزہ کے لیے کوئی رونے والی نہیں ہے تو انصار کی عورتیں آئیں اور حمزہ پر رونے لگیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بے تاب ہو کر اٹھے اور فرمایا: اللہ ان کا بھلا کرے یہ ابھی تک یہیں ہیں ان سے کہو کہ چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر ہرگز نہ روئیں۔

(۱۲۲۵۵) حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْفَظُوا هَذَا الْحَدِيثَ إِنَّ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِي الْمَوْتِ قَالَ: فَوَضَعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَدَيْهِ ، وَوَضَعَ رَأْسَهَا عَلَى ثَدْيَيْهِ وَهِيَ تَسُوقُ حَتَّى قضت فَوَضَعَهَا وَهُوَ يَبْكِي ، قَالَ : فَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ أَرَاكِ تَبْكِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : أَوَلاَ أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ، قَالَ : إِنِّي لَمْ أَبْكِ وَلَكِنَّهَا رَحْمَةٌ. (احمد ۱/ ۲۷۳)

(۱۲۲۵۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس حدیث کو یاد کرو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی موت کے قریب تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور سینے سے لگایا، راوی کہتے ہیں کہ وہ قریب المرگ تھیں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نیچے رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے چیخنا شروع کر دیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے مناسب نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روئے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں رسول اللہ کو روتے ہوئے نہیں دیکھ رہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں رو رہا یہ تو رحمت کے آنسو ہیں۔

(۱۹۹) بَابُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يبكي

اس بات کے بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہیں روتے تھے

(۱۲۲۵۶) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : حَضَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لأَعْرِفُ بُكَاءَ عُمَرَ مِنْ بُكَاءِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنِّي لَفِي حُجْرَتِي ، قَالَتْ : فَكَانُوا كَمَا قَالَ اللَّهُ ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ ، قَالَ عَلْقَمَةُ : أَيْ أُمَّاهُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَانَتْ عَيْنُهُ لاَ تَدْمَعُ عَلَى أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا وَجَدَ فَإِنَّمَا هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ. (احمد ۶/ ۱۴۱۔ ابن حبان ۶۴۳۹)

(۱۲۲۵۶) حضرت علقمہ بن وقاص رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر

صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں پہچان رہی تھی کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے اور میں اپنے حجرے میں تھی، فرماتی ہیں کہ وہ تو ایسے تھے جیسے اللہ نے فرمایا ہے ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ آپس میں رحم دل، حضرت علقمہ نے فرمایا: امی جان حضور ﷺ (غم میں) کیا کرتے تھے؟ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ کسی پر (آواز نکال کر نوحہ کے انداز میں) نہیں روتے تھے جب آپ ﷺ کوئی غم پاتے تو اپنی داڑھی مبارک پکڑ لیتے۔

(۱۲۲۵۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۱۲۲۵۷) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر لایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر رونا شروع کر دیا۔

(۱۲۲۵۸) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : إِنْ بَكَتْ بَاكِيَةٌ ، أَوْ دَمَعَتْ عَيْنٌ فَلاَ بَأْسَ وَلَكِنْ قَدْ نُهِينَا ، عَنِ التَّرَثِّي.

(۱۲۲۵۸) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی روئے یا اس کے آنسو نکل آئیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن واویلا مچانے اور نوحہ کے انداز میں رونے سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۲۲۵۹) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عن ابن عون ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي السُّوقِ فَنُعِيَ إِلَيْهِ حُجْرٌ فَأَطْلَقَ حَبْوَتَهُ وَقَامَ وغلبه النَّحِيبُ.

(۱۲۲۵۹) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے آپ رضی اللہ عنہ کو حجر رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع دی گئی تو آپ نے اپنی چادر پکڑی اور کھڑے ہو گئے اور آپ پر رونے کا غلبہ ہو گیا۔

(۱۲۲۶۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَثَابِتِ بْنِ يَزِيدٍ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالُوا : رُخِّصَ لَنَا فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ.

(۱۲۲۶۰) حضرت عامر بن سعد البجلی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میت پر نوحہ کے بغیر رونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۱۲۲۶۱) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ دَخَلْت عَلَى أَبِي مَسْعُودٍ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ فَقَالاَ : إِنَّهُ رُخِّصَ لَنَا فِي الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ. (حاکم ۱۸۴۔ طبرانی ۸۲)

(۱۲۲۶۱) حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابی مسعود اور حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو آپ دونوں حضرات نے فرمایا: بیشک ہمیں مصیبت میں رونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۱۲۲۶۲) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ نَحْوَهُ.

(حاکم ۱۸۴)

(۱۲۲۶۲) حضرت عامر بن سعد سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۲۶۳) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَزْرَقِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا وَأَنَا مَعَهُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَانْتَهَرَ عُمَرُ اللاَّتِي يَبْكِينَ مَعَ الْجَنَازَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهُنَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَإِنَّ النَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

(احمد ۲/ ۴۰۸۔ عبدالرزاق ۶۶۷۴)

(۱۲۲۶۳) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جس کے ساتھ رونے والی عورتیں بھی تھیں میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنازے کے ساتھ رونے والیوں کو ڈانٹا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! ان کو چھوڑ دو، بیشک نفس مصیبت زدہ ہے، اور آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور وعدہ (مقرر وقت) قریب ہے۔

(۱۲۲٦٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(۱۲۲۶۴) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۲۰۰) فِي الْمَيِّتِ أَوِ الْقَتِيلِ يُنْقَلُ مِنْ مَوْضِعِهِ إِلَى غَيْرِهِ

میت یا مقتول کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا

(۱۲۲٦٥) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَرُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَصَارِعِهِمْ. (ابوداؤد ۳۱۵۷۔ ترمذی ۱۷۱۷)

(۱۲۲۶۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مقتولوں کو (ان کی لاش کو) جہاں وہ قتل ہوئے ہیں (میدان) وہاں لوٹا دو (جہاں قتل ہوئے ہیں وہیں ان کو دفناؤ)۔

(۱۲۲٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا فِي بَنِي عَامِرٍ أَحَدِ بَنِي سُوَاءَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعِيَّةَ ، قَالَ : أُصِيبَ رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَحُمِلاَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَبَعَثَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا ، أَوْ لُقِيَا.

(۱۲۲۶۶) حضرت عبداللہ بن معیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طائف کے دن دو مسلمان شہید ہوئے تو لوگ ان کی لاشوں کو اٹھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جانے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں شہید کیے گئے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔

(۱۲۲۶۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أُعَزِّيهَا بِأَخٍ لَهَا مَاتَ فِي مَكَانٍ فَحُمِلَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَدُفِنَ فِي مَكَانٍ آخَرَ ، فَقَالَتْ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلاَّ أَنِّي وَدِدْت ، أَنَّهُ كَانَ دُفِنَ حَيْثُ مَاتَ.

(۱۲۲۶۷) حضرت منصور بن صفیہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو ان کو دلاسا دیا جا رہا تھا ان کے بھائی کے بارے میں جس کا ایک جگہ انتقال ہو گیا تھا، ان کی مفت کو دوسری جگہ لا کر دفن کر دیا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے دل میں اس کے متعلق کچھ نہیں ہے سوائے اس بات کے کہ میں چاہتی تھی کہ جہاں یہ فوت ہوئے ہیں وہیں ان کو دفن کر دیا جاتا۔

(۱۲۲۶۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ بُهْمَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُدْفَنُ الأَجْسَادُ حَيْثُ تُقْبَضُ الأَرْوَاحُ. (ابن سعد ۲۹۳)

(۱۲۲۶۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو وہیں دفناؤ جہاں ان کی روح قبض کی جائے۔

(۳۰۱) فِي الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي النِّعَالِ

قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلنا

(۱۲۲۶۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِمَا. (نسائی ۲۱۷۵۔ ابوداؤد ۳۲۲۲)

(۱۲۲۶۹) حضرت بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے جوتوں والے (گائے کی کھال کے جوتے والے) ان کو اتار دے۔

(۱۲۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ يَمْشِيَانِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نِعَالِهِمَا.

(۱۲۲۷۰) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو قبروں کے

درمیان جوتے پہن کر چلتے ہوئے دیکھا۔

(۲۰۲) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُسْتَقَى مِنَ الآبَارِ الَّتِي بَيْنَ الْقُبُورِ

قبرستان میں موجود کنوؤں سے پانی بھرنے کی کراہت کا بیان

(۱۲۲۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ الْجَنَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْتَسْقَى مِنَ الآبَارِ الَّتِي تَكُونُ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْمَقَابِرِ.

(۱۲۲۷۱) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قبرستان میں موجود کنوؤں سے پانی بھرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-7224228-7355743
فیکس: 042-7221395